



”بین الاقوامی شہرت یافتہ“ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی ”سنتوں بھری کتاب“ جسے پڑھ/سن کر اب تک لاکھوں مرد و زن راہِ راست پر گامزن ہو چکے ہیں، دنیا بھر میں کھپت پوری کرنے کیلئے تقریباً سارا ہی سال اس کی چھپائی جاری رہتی ہے۔

خریدیں جلد اول

# فیضانِ عِندت

(جلد اول)



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

دامت بركاتہم  
الغنائم

## محمد الیاس عطاء قادری رضوی

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کی بہاریں خوشبوئیں لٹا رہی ہیں

مکتبۃ الدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286



# فیضانِ سیرت

(جلد اول)

اس جلد میں یہ 4 ابواب شامل ہیں





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب : **فیضانِ سنت**

مؤلف : **محمد الیاس عطار قادری رضوی**

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ، اکتوبر 2006ء تعداد: 26000 (چھتیس ہزار)

دوسری بار : ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ، دسمبر 2006ء تعداد: 17000 (سترہ ہزار)

تیسری بار : شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر 2007ء تعداد: 26000 (چھتیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ۱۴۳۰ھ، 2009ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ۱۴۳۱ھ، 2010ء تعداد: 36000 (چھتیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ۱۴۳۲ھ، 2011ء تعداد: 41000 (اکتالیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ۱۴۳۳ھ، 2012ء تعداد: 27000 (ستائیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ۱۴۳۴ھ، 2013ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)

تاریخ اشاعت : ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر 2013ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

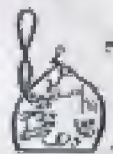
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے  
اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَلَوْ عَلٰی جُودِ كَبَّحَ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

**اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ  
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما!



طبع  
مکتبہ  
دار الفکر بیروت

(نستطرف ج ۱ ص ۱۰۰ دار الفکر بیروت)

اے علمت اور بزرگی والے!

(اول آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

دار الفکر بیروت ۱۴۲۹ھ

**مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔**



# اجمالی فہرست

(1) حمد

(2) نعت

(3) مفتیان کرام کی تقاریف

(4) وزارت داخلہ کا مکتوب

(5) کتاب پڑھنے کی نیتیں

(6) پیش لفظ

(7) سوغاتِ عطار

(8) درس کا طریقہ

(9) فیضانِ بسم اللہ

(10) آدابِ طعام

(11) پیٹ کا قفل مدینہ

(12) فیضانِ رمضان

تفصیلی فہرست اور ماخذ و مراجع آخری صفحات پر ہیں

## مَنَاجَات



دردِ دل کر مجھے عطا یارب <sup>مزدجل</sup> دے مرے درد کی دوا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 لاج رکھ لے گناہ گاروں کی نامِ رُحمن ہے ترا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 عیب میرے نہ کھول تحشر میں نامِ ستار ہے ترا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نامِ غفار ہے ترا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 خاک کر اپنے آستانے کی یوں ہمیں خاک میں ملا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي تُو نے جب سے سنا دیا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِسِي میرے ہر درد کی دوا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 تُو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں دامنِ مُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 ظَن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 ہوگا دنیا میں قبر دَحْشَر میں مجھ سے لہتا مُعَامَلہ یارب <sup>مزدجل</sup>  
 اِس نکتے سے کام لے ایسے یہ نکلتا ہو کام کا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اِس بُرے کو بھی کر بھلا یارب <sup>مزدجل</sup>  
 بُو نے والے جو بُوئیں وہ کاٹیں یہ ہوا تو میں مُرِ مِثَا یارب <sup>مزدجل</sup>

رَحْمۃُ اللہِ عَلَیْہِ  
 تُو حَسَن کو اٹھا حَسَن کر کے

ہو مَعَ الْخَیْرِ خاتمہ یارب <sup>مزدجل</sup> (ذوقِ نعت)



شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا

ساتی میں ترے صدقے دے دے زمناں آیا

بُخت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا

اب تک کے ہر اک کامنہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے بوا سب باغِ پامالِ فنا ہوں گے

دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ نواں آیا

سُر اور وہ سبِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور

ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے

سُلتہ میں پڑی ہے عقل چلر میں سُرماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی

لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کنناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے تو جہاں والو!

کیا دیکھ کے جیتا ہے جوواں سے یہاں آیا

ناے سے رضا کے اب مٹ جاؤ بُرے کاموں

دیکھو برے پلے پر وہ لپٹے میاں لے آیا



نعت

پاک

مفتیانِ کرام  
کی  
تقاریظِ جلید



## تقریظ جلیل

محسن دعوت اسلامی، عالم با عمل، حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل قادری رضوی مدظلہ العالی  
(شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَمَّا بَعْدُ  
امیر اہلسنت باقی دعوت اسلامی علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب مدظلہ العالی کی کتاب مستطاب  
فیضان سنت جلد اول (مطبوعہ ۱۴۲۷ھ) ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل ہوا جو کہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ موصوف کی  
دینی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے، آپ کی سخی عظیم سے لاکھوں بے عمل مسلمان خصوصاً نوجوان نہ صرف خود نیکی کی  
راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ مبلغ بن کر دوسروں کو راہ سنت کی طرف مائل کرنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک اور بیرون  
ملک دعوت اسلامی کے مدنی قافلے سفر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ میری آخری معلومات کے مطابق اس وقت  
تقریباً 60 ملک میں دعوت اسلامی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

حضرت نے اس کتاب میں وہ بیش قیمت مواد جمع کیا ہے جو سینکڑوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل  
ہو سکتا ہے، یہ کتاب بیک وقت مسائل شرعیہ کی بخاندی کے ساتھ ساتھ تصوف و حکمت کے لئے بھی مفید ہے۔ اللہ ہم  
زد ہزد۔ درجنوں موضوعات پر پیش کردہ آیات قرآنی، احادیث نبوی و اقوال اکابرین کے ساتھ ساتھ دلچسپ حکایات  
نے اس کتاب کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ احادیث و روایات اور فقہی مسائل کے حوالہ جات کی استخراج نے اس  
کتاب کو علماء کے لئے بھی مفید تر بنا دیا ہے۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت نے خُصّہ و مقامات پر اکابرین  
اہل سنت و جمہور کا ذکر فرمایا ہے، جس سے ان کی اپنے علماء و اکابرین سے والہانہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اس ذکر خیر کا  
ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں اپنے اسلاف سے بخوار رہتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی  
بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائے اور ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنے اور حی الوسخ اس سے درس دینے کی توفیق دے۔

امین بحاجہ النبی الامین ﷺ

محمد صالح خاتم النبیین

دارالعلوم المدینہ

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

6-2-2007



## تقریظ جلیل

شرفِ ملت، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری اطفال اللہ عمرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ حدیث شریف میں ہے: "مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي بَعْدَ مَا أُمِيتَتْ فَلَهُ أَجْرُ مَالِكٍ شَهِيدٍ" جس شخص نے ہماری ایسی سنت کو رائج کیا جسے ترک کر دیا گیا ہو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس حدیث مبارک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوت اسلامی کے مبلغین کو کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا جن کی مساعی جیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔ اس کامیابی میں جہاں حضرت امیر دعوت اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دخل ہے وہاں فیضانِ سنت کا بھی بڑا عمل دخل ہے، فیضانِ سنت فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔ اس کی زبان عام فہم اور انداز نامحاذی اور مبلغانہ ہے۔ اس وقت میرے سامنے ۱۴۲۷ھ کے چھپے ہوئے ایڈیشن کی پہلی جلد ہے۔ یہ جلد چار ابواب پر مشتمل ہے:

(۱) فیضانِ بسم اللہ (۲) آدابِ طعام (۳) پیٹ کا قفلِ مدینہ (۴) فیضانِ رمضان

اس ایڈیشن میں قابلِ قدر کام یہ ہوا کہ حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور بھی اقتباسات کے حوالوں نے اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔

آج جب کہ روشن خیالی اور اجماعِ الپندی کے اندھیرے چار سو پھیل رہے ہیں اور پاکستان میں ہندوانہ عقائد تہذیب و ثقافت کے پھیلائے کی بھرپور ٹم چلائی جا رہی ہے، مسلمانوں کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات اور سنتوں سے وابستگی اور ان کی اشاعت کی ضرورت پہلے سے کئی سو گنا بڑھ گئی ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۶ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ  
۲۸ دسمبر ۲۰۰۶ء



## تقریظ جلیل

خواجہ علم و فن، خیرالاذکیہ، استاذ العلماء والمشاخ، جامع معقول و منقول  
حضرت علامہ و مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
شیخ الحدیث دارالعلوم نورالحق، چہرہ محمد پور، فیض آباد، یوپی، الحمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الحمد للہ۔ فقیر کو یہ شرف و سعادت حاصل ہے کہ فقیر نے بہت سے علماء اہل سنت کی پیش بہا کتب  
پر تقاریر لکھیں۔ خصوصاً فخر الاماثل، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی افضل حسین صاحب سوگیری خٹم پاکستانی  
قدس سرۃ الربانی (سابق صدر الدرسین مہر اسلام، بریلی شریف) کی ہندوستان سے شائع ہونے والی  
تقریرات نام کتب پر فقیر کو تقاریر لکھنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ  
بالمعلماء والمشاخ کے نگران نے جب "فیضانِ سنت" (جلد اول ۱۴۲۷ھ) کا جدید  
ایڈیشن بغرض مطالعہ و تقریظ حاضر کیا تو میرے دل کی کلیاں کھل اٹھیں اور قلم برداشتہ یہ تحریر حاضری۔

قرآن کریم جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں صراطِ مستقیم کی ہدایت کے لیے جا بجا "امرو  
نہی" کی شمع روشن کر دی گئی ہے۔ اور لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (توبہ ص ۱۸) ايمان  
بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ ۲۱ سورۃ الاحزاب ۲۱) فرما کر ایک بہترین نمونہ عمل کی نشاندہی  
کر کے ان کی پیروی کو بخیر و حیات قرار دیا گیا ہے۔ یعنی قرآن کریم ایک کتاب ہے اور حضور سرِ پانور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل کو یا اس کتاب کی عملی تفسیر ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان خاک سے بلند ہو کر ملکوتی  
صفات کا حامل بن جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اقوال و افعال جنہیں سنت کہتے ہیں،  
احادیثِ کریمہ، اقوالِ مشائخ اور علماء کرام کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ہزاروں ہزار فضل و کرم کی  
برسات ہو امیر اہل سنت بانی و امیر دعوتِ اسلامی عاشقِ مدینہ حضرت علامہ و مولانا محمد الیاس عطار قادری  
رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ پر کہ انہوں نے ان لعل و جواہر اور گوہر پاروں کو جن جن کر یکجا فرما دیا اور  
"فیضانِ سنت" کے حسین نام سے موسوم کر کے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں دھڑکنے والے دلوں کی  
خدمت میں پیش فرمایا۔ زبان و بیان کی روانی اور طرزِ تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو  
لوگ اسے برسی آنکھوں اور ترستے دلوں کے ساتھ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے لگے۔



بندہ ناچیز خود بھی اس کتاب سے اتنا متاثر ہوا کہ جب اس کا پہلا ایڈیشن مجھے ملا تو با وضو بھیگی آنکھوں سے رل پر رکھ کر پڑھتا رہا اور بار بار پڑھتا رہا۔ اور اب تو یہ جدید ایڈیشن کچھ اور ہی خوبیوں کے ساتھ بن سنور کر سامنے آیا ہے۔ حوالہ جات سے مُرَّصَع، تحریجات سے آراستہ اور مزید اضافات سے سجا ہوا ہے۔ نیز اس کتاب کی ایک خاص اور اچھوتی خوبی یہ ہے کہ اس میں جگہ بہ جگہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کی ”ایمان افروز بہاریں“ اپنی خوشبوئیں نفا رہی ہیں۔

میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اعتبار سے یہ پہلی اُردو کتاب ہے جو پاکستان میں چھپی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ گئی۔ سننے میں آیا ہے کہ دعوتِ اسلامی میں ایسے ایسے دیوانے بھی ہیں کہ تقریباً ساڑھے پندرہ سو صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت (جلد اول) ان میں سے کسی نے 12 دن میں تو کسی نے فقط سات یام میں مکمل پڑھ لی۔ اس بات سے اس کتابِ مُستطاب کی خوبیوں اور تحریرِ دلپذیر کی چاشنیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میری اپیل ہے کہ لوگ اسے خرید کر اپنے گھر کے ہر طاق پر سجائے رکھیں تاکہ جہاں سے جی چاہے اسے حاصل کر کے پڑھتے رہیں۔ دوستوں کو بطور تحفہ خرید کر پیش کریں۔ بہن، بیٹی کی شادی کے موقع پر بطور جہیز اس کتاب کو عنایت کریں۔ بالخصوص اہل ثروت اس کتاب کو خرید کر مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں وقف کریں۔ تمام مُبَلِّغین و مُبَلِّغَاتِ دعوتِ اسلامی اور عوام و خواص بھی اس کا درس گھر گھر، مسجد مسجد، دکان دکان، کارخانوں، بازاروں اور چوکوں پر جاری کریں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو ہماری ترک شدہ کسی سنت کو رائج کرے، اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ آئیے ہم اور آپ ترک شدہ سنتوں پر عمل کرنے اور اس کو رائج کرنے کا عہد کریں اور اس عہد کو نباہ کر سو شہیدوں کا نہیں بلکہ ہزاروں شہیدوں کا ثواب حاصل کریں۔

خواجہ مظفر حسین رضوی  
۲۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

خواجہ مظفر حسین رضوی، ۲۶ / محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

شیخ الحدیث دارالعلوم نورالحق، چرہ محمد پور، فیض آباد (یوپی، الہند)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
**”یا اللہ! فیضانِ سنت عام ہو جائے“ کے تئیس حُرُوف**

**کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیتیں**

**فرمانِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ** ”مسلمان

کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (طبرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

**دو مَدَنی پھول: (۱)** بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعویذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔

(اسی صُغْرے پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)

﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿۶﴾ حُثّی

الْوَسْعِ اس کا با وضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾

احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا

وہاں عزوجل اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم پڑھوں گا ﴿۱۲﴾ اس روایت ”بِعَنْدِ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ

یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (جلیۃ الاولیاء حدیث)



۷۵۰-۱۰۷ ج ۷ ص ۲۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بزرگان دین

کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے

پر) عِنْدَ النَّفْسِ ورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی

نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿۱۵﴾ دوسروں کو

یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿۱۶﴾ اس حدیثِ پاک ”تَهْـاذُّوْا

تَحَابُّوْا“ یعنی ایک دوسرے کو ٹھکھ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (موطا امام مالک،

ج ۲ ص ۴۰۷، رقمہ ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرے

کو ٹھکھ دوں گا (علماء و ائمہ کو بالخصوص پیش کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ رحمہ اللہ ثواب زیادہ ملے گا) ﴿۱۷﴾

اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ

میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ضعیف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اخلاط

صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ اس کتاب سے درس دیا کروں گا ﴿۲۰﴾

ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ﴿۲۱﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا

اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسَلُّوْا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ

کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (زب ۱۴ السج ۴۳) پر عمل

کرتے ہوئے علماء سے رُجوع کروں گا ﴿۲۲﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس

کو بار بار پڑھوں گا ﴿۲۳﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## پیش لفظ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، ہادی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

**اللہ** عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو شخص میری امت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت قائم کی جائے یا اس سے بد مذہبی دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔ (صحیح ابوداؤد ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۱۴۱۶۶) تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مذہنی کاموں میں سے ایک مذہنی کام یہ بھی ہے کہ ہر اسلامی بھائی روزانہ دو درس (مسجد، گھر وغیرہ میں) دے یا سنے۔ اس درس والے مذہنی کام کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ فیضانِ سنت (جلد اول) حاضر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کتابِ مسطاب کے ذریعے خوب درس دیجئے یعنی پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنائیے اگر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگیا تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ **بیٹھے بیٹھے آقا، مکی** مذہنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: "اگر اللہ عزوجل تیرے ذریعے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو وہ تیرے لئے سُرُخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

(صحیح مسلم ص ۱۳۱۱ الحدیث ۲۹۰۶) (اس حرمِ بیروت)

**فیضانِ سنت** (جلد اول) چار ابواب اور تقریباً 1572 صفحات پر مشتمل ہے۔

دعوتِ اسلامی ایک ایسی سُنتوں بھری تحریک ہے جس میں علماء و ذُعماء کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی ایک جَم غفیر ہے۔ عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے **فیضانِ سنت** (جلد اول) کو خوشی اِلا مکن آسان پیرائے میں لکھنے کی سعی (یعنی کوشش) کی ہے اور کئی مقامات پر قصداً دقیق (یعنی مشکل) الفاظ لکھ کر ہدائیں میں اس کے معنی بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائیوں



اسلامی بہنوں کو دیگر اسلامی کُتب کا مطالعہ کرنے میں مدد حاصل ہو۔ کتاب ہذا کو اخلاط سے بچانے کی بہت کوشش کی گئی ہے تاہم ممکن ہے کہ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ لہذا اس میں اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو برائے مہربانی مجھے ضرور تحریری طور پر خبردار فرمائیں اور خود کو ثواب کا حقدار بنائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل سب مدینہ منیٰ عنہ کو ہٹ دھرم نہیں شکریہ کے ساتھ رجوع کرنے والا پائیں گے۔

**آخر میں سنی عالموں پر مبنی دعوتِ اسلامی کے ایک اہم شعبہ، المدینۃ العلمیۃ کے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بالانستیعاب (یعنی حرف بہ حرف) تفتیش فرمائی، روایات کی تخریج کی اور جگہ بہ جگہ حوالہ جات سے مؤید کر کے فیضانِ سنت (جلد اول) کو دعوتِ اسلامی کے مبلغین و مبلغات کے ساتھ علماء و واعظین، خطباء و مقررین اور مصنفین و مؤلفین کیلئے مفید ترین بنا دیا۔ جزی اللہ عنا علماؤنا أحسن الجزاء (یعنی: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے علماء کو اچھی جزاء عطا فرمائے)۔**

امین بحاجہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## دُعائے عَطَار

**یارِ پُرسِ مَصلیٰ** عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کوئی 163 ایام کے اندر اندر **فیضانِ سنت** (جلد اول) کو مکمل پڑھ لے اُسے ایمان پر استقامت، سُکرات میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت، قبر و حشر میں راحت اور اپنی رحمت سے بے حساب مغفرت سے نواز کر جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوسِ عنایت فرما اور سب مدینہ منیٰ عنہ، معاویہ بنی، مصفیٰ شین علمائے کرام، نگران و آراکینِ مجلسِ مکتبۃ المدینہ اور مکتبۃ المدینہ کے مدنی عملے کے حق میں بھی یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔



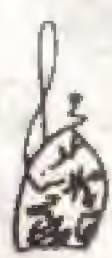
مدینہ منیٰ عنہ  
مکتبۃ المدینہ  
میں سرکار کے پڑوس کا  
طلبِ عظمہ و تبحر

امین بحاجہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ



## سوغاتِ عطار

یارِ مصطفیٰ ﷺ غُزُو خَلِّیْ وُضِعَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فیضانِ سنت (جلد اول) کو اپنی بارگاہِ عظمت میں قبول فرما اور اس کا ثواب میرے ناقص عمل کے مطابق نہیں اپنی کامل رحمت کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ **یا اللہ!** غُزُو خَلِّیْ اس کا ثواب میری طرف سے اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عنایت فرما۔ **یا اللہ!** غُزُو خَلِّیْ اس کا ثواب جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ائمہ مجتہدین، علمائے کابلیں، مشائخِ عالمین اور تمام بزرگانِ دین جبرمہ النہج کو پہنچا۔ **یا اللہ!** غُزُو خَلِّیْ اس کا ثواب ائمہ مذہبِ اربعہ، پیشوایانِ سلاسلِ اربعہ علیہم الرحمۃ خصوصاً سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اللہ اکرم، سیدنا غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ اللہ اعظم، سیدنا محبہ و اعظم امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ، سیدی و مرشدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی علیہ الرحمۃ، میرے والدین کریمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم، مفتی و عوتِ اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ الرحمۃ، بھیل روضہ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ الرحمۃ وباری اور تمام فوت شدہ دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں اور ہر مسلمان جن و انس کو پہنچا۔ **یا اللہ!** غُزُو خَلِّیْ بالخصوص



تم مدینہ و بیروت  
صاحبِ مغفرت  
بختِ فردوس میں  
سردار کے پردیس کا  
طلبکار عطار گنہگار

اس کا ثواب دعوتِ اسلامی کے ہر اُس مبلغ و مبلغہ کو پہنچا  
جو کم از کم 40 روز تک فیضانِ سنت (جلد اول) سے  
روزانہ درس دینے کی سعادت حاصل کرے۔





”مَنْ رَافَعَ رَأْسَهُ فِي رَجُلٍ مِنْكُمْ فَهُوَ كَرَّامٍ يَكُونُ فِي عِلَالَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

الْعَدُوُّ يَتَوَرَّبُ الْعَلْبِيَّةَ وَالْشُّلُوَّةَ وَالسَّلَامَةَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا تَعَدُّ فَأَنْتُمْ ذُو اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بانیس حروف

کی نسبت سے درسِ فیضانِ سنت کے 22 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو شخص میری اُمت تک کوئی

اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دوری

جائے تو وہ جلتی ہے۔“ (جَلِیَّةُ الْاَوَّلِیَّہ ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۱۶۶)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تَعَالٰی اس کو

خرد تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُنَنِ تِرْمِذِی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

حضرت سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَامُ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام مبارک کی

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبُ الْہِیَئَہ کی کثرت درس و تدریس کے باعث

آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام ادریس ہوا۔

(تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیرِ الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى

صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے علم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَّت پر قاز

ہو گیا۔ (قصیدۂ غوثیہ)

فیضانِ سنت سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔

گھر، مسجد، دکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ

درس کے ذریعے خوب خوب سنتوں کے مَدَنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں

ثواب کمائیے۔

فیضانِ سنت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل

کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر درس“ ضرور ہو)

پارہ 28 سُورَةُ الْمُحْرِیْمِ کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَكُفُّوا هَذَا النَّاسَ

وَالْحِجَارَاتِ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے راہِ مَن آدمی اور پتھر ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص کچھ پڑھو و پاک پڑھنا قبول کیا وہ جنت کا راستہ قبول کیا۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سنت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنائیے)

۱۱۔ ذمے دار گھڑی کا وقت مقرر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حقوق عامہ تکلف نہ ہوں مثلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

۱۲۔ درس کیلئے وہ نماز مُنتَخِب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔

۱۳۔ درس والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیے۔

۱۴۔ محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

۱۵۔ ذیلی مشاورت کے نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو ترمیمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

۱۶۔ پردے میں پردہ کیے دُوزانو بیٹھ کر درس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی خرچ نہیں جبکہ کسی ایک بھی نمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

۱۷۔ آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حسیّ الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صرف حاضرین سن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔





فیضانِ نبویؐ: ہر جلسہ صبح ۱۱ بجے جس کے پاس میرا گھر اور وہاں نے اچھ پڑا تو پاکستان میں ہر عاقلین اور محققین کو کیا۔

دُرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیتے۔

جو کچھ دُرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مطالعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

فیضانِ سنت کے معرب الفاظ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَلَفُّظ کی دُرس ادا نیگی کی عادت بنے گی۔

حمد و صلوٰۃ، دُرود و سلام کے دونوں صیغے، آیت دُرود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سُنی عالم یا قاری کو ضرور سُنا دیجئے۔ اسی طرح عَزَّوَجَلَّ دعائیں وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

فیضانِ سنت کے علاوہ دُعا و دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مدنی رسائل سے بھی دُرس دے سکتے ہیں۔

دُرس مع اختتامی دُعاسات مِنٹ کے اندر اندر مکمل کر لیجئے۔

ہر مبلغ کو چاہیے کہ وہ دُرس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دُعا زبانی یاد کر لے۔

دُرس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسب ضرورت ترمیم کر لیں۔

### فیضانِ سنت سے دُرس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: ”قریب قریب تشریف لائیے۔“ پردے میں پردہ کئے دو زانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ  
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

۱۔ امیر المسلمین و ائمہ اربعہ علیہم السلام کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دُرس کی اجازت نہیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ مدینہ



فہرست ان تصانیف کے مصنفین، ملاحظہ فرمائیے۔

اگر مسجد میں ہیں تو اس طرح اغشکاف کی نیت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْإِسْلَامِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اسلام کی نیت کی)

پھر اس طرح کہئے: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آ کر درس کی تعظیم کی نیت سے ہو سکے تو دوزانو بیٹھ جائیے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اسی طرح بیٹھ کر نکاہیں نیچی کیے تو جُڑ کے ساتھ رضائے الہی کیلئے علم دین حاصل کرنے کی نیت سے فیضانِ سنت کا درس سنئے کہ لا پرواہی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے، زمین پر انگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے اسکی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اسی انداز میں رغبت دلائیے اور اچھی اچھی سنتیں بھی کروائیے) یہ کہنے کے بعد فیضانِ سنت سے دیکھ کر ایک دُرود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی پڑھ کر سنائیے۔ آیات و عزبی عبارات کا صرف ترجمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خلاصہ مت کیجئے۔

دُرُس کے آخر میں اِس طرح ترغیب دے دینے

(ہر مبلغ کو چاہیے کہ قربانی یاد کر لے اور اس بیان کے آخر میں ہلا کی بیشی اسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی انتہی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں یہ نیت ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پڑھ کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس



فیضانِ نصرتِ علامہ سید محمد واجہ وسلم جس کے پاس میرا نوکر ملا وہ اس نے مجھ پر زور و شریعت نہ مٹا اس نے بھائی۔

دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے،  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت  
 کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو  
آخر میں خشوع و خضوع (یعنی جسم و دل کی عاجزی) اور قبولیت کے یقین  
کے ساتھ دعا میں ہاتھ اٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کی بیشی اس طرح  
دعا مانگئے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

یا رب مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ! بَطْفِیلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اَدْرَس کی غلطیاں اور تمام گناہ مُعَاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُخْلِص عاشق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضدار یوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، بے جامقہ سے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ کنبدِ تحضرِ جلوۂ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں سفر کرانا ہے۔



فروشانِ حق تعالیٰ سے ملنے والے سب سے بڑے اور سب سے عمدہ اور سب سے قیمتی ہونے کے باعث جو کچھ پروردگار نے دوسری مخلوق پر بھیجا اس کی حفاظت کر دیں گے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں شہادت، جَنَّتِ الْبَقِيعِ میں تدفین اور حَتَّ الْفِرْدَوْسِ میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ عزوجل! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔ کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شعر کے بعد یہ آیت مبارک پڑھئے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (پ ۲۲ الاحزاب: ۵۶)

سب دُرود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٣٧﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٣٨﴾  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣٩﴾ (٢٣٧-الضمت)

دوس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) بیٹھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھالیجئے اور انفرادی کوشش کے ذریعے خوب مسکراتے ہوئے انہیں مَدَنی انعامات اور مَدَنی قافلوں کی برکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عموماً چل پڑتے ہیں یوں انفرادی کوشش کی سعادت سے محرومی ہو سکتی ہے)

تفہیں اسے مبلغ یہ میری دعا ہے

کے چاروں طرف سے ہم ترقی کا فریضہ

دعائے عطار: یا اللہ عزوجل! مجھے اور پابندی کے ساتھ فیضانِ سنت سے روزانہ کم از کم دو دوس ایک گھر میں اور دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفرت فرما اور ہمیں خشن اخلاق کا چکر بنا۔

أَمِين بِجَاةِ الشَّيْءِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجھے دُوسری فیضانِ سنت کی توفیق ملے دن میں دو مرتبہ یا الہی





**RAO SIKANDAR IQBAL**  
Senior Federal Minister for Defence

**No 5/1/DM/2007**  
GOVERNMENT OF PAKISTAN  
MINISTRY OF DEFENCE  
RAWALPINDI  
**8th October, 2007**

### **TO WHOM IT MAY CONCERN**

- ❖ *Dawat-e-Islami is the largest religious, non-political propagational and peaceful movement of Quran and Sunnah throughout the world.*
- ❖ *Dawat-e-Islami strongly believes in preaching of Islam through character.*
- ❖ *Dawat-e-Islami wants to spread Islam by love and peace. The jammat is against sectarianism, political, linguistic or social difference between muslim community not only in Pakistan but throughout the world, wherever the effect of the preaching has reached.*
- ❖ *Dawat-e-Islami is never found to be involved in any kind of anti state or terrorist activities.*
- ❖ *A letter of appreciation has already been issued by the Government of Pakistan Ministry of Religious Affairs. Uptill now neither any ban nor any observation has been recorded throughout the world by any Government Muslim or non-Muslim.*
- ❖ *Therefore Ministry of Defense is satisfied from their propagation of Islam as well as other religious activities in the country.*

*Na. Shind?*



## وزارت داخلہ (پاکستان) کی طرف سے جاری کردہ مکتوب کا اردو خلاصہ

☆ دعوت اسلامی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر، پرامن، پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی تحریک ہے۔

☆ دعوت اسلامی مسلمانوں کے ذاتی اخلاق و کردار کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے پر یقین رکھتی ہے۔

☆ دعوت اسلامی دنیا بھر میں اسلام کا پیغام امن و محبت عام کرنا چاہتی ہے۔

☆ یہ مدنی تحریک ملک و بیرون ملک مسلمانوں میں نسلی، سیاسی، لسانی اور معاشرتی درجہ بندیوں سے مکمل طور پر پاک ہے۔

☆ ملک و بیرون ملک جہاں بھی دعوت اسلامی کا پیغام پہنچتا ہے مسلمانوں، خواہ وہ نو مسلم ہوں یا پیرائشی مسلمان ان کے اخلاق و کردار میں ایک مثبت اور تعمیری تبدیلی واضح طور پر دیکھی جاتی ہے۔

☆ حکومت پاکستان کی طرف سے دعوت اسلامی کے لئے کئی تعریفی مکتوب جاری کیے جا چکے ہیں وفاقی وزارت برائے مذہبی امور کی طرف سے بھی دعوت اسلامی کے قابل قدر مدنی کاموں کے بارے میں تعریفی مکتوب جاری کیا گیا ہے۔

☆ ہماری معلومات کے مطابق دعوت اسلامی کو دنیا بھر میں نہ کسی پابندی کا سامنا ہے اور نہ ہی کسی رکاوٹ کا نیز یہ مدنی تحریک کسی معاملہ میں بھی زیر تفتیش نہیں ہے۔





No 1(1)PS/2004  
Government Of Pakistan  
Ministry of Religious Affairs  
Zakat & Ushr

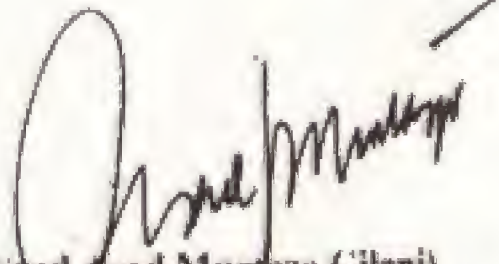
PARLIAMENTARY SECRETARY

Islamabad, the 11th September, 2006

Tel: 9203384  
Fax: 9205740

### TO WHOM IT MAY CONCERN

Dawat-e-Islami is the largest religious, non-political propagational and peaceful movement of Quran and Sunnah in the country working for propagation of the message of Holy Quran and Sunnah all over the country as well as abroad. The Jammat is purely non-political, non-extremist and non-terrorists. Therefore, Ministry of Religious Affairs is satisfactory on their propagation for Islam as well as other activities relates to Religion.

  
(Syed Asad Murtaza Gilani)  
**SYED ASAD MURTAZA GILANI**  
Parliamentary Secretary  
Ministry of Religious Affairs, Z & U  
Government of Pakistan  
Islamabad.



## وفاقی وزارت برائے مذہبی امور کی طرف سے جاری کردہ مکتوب کا اردو خلاصہ

دعوت اسلامی ایک غیر سیاسی، پرامن سب سے بڑی مذہبی تحریک ہے۔ جو کہ ملک اور بیرون ملک قرآن و سنت کے مطابق اسلام کا پیغام عام کرنے میں مصروف عمل ہے۔ یہ تحریک مکمل غیر سیاسی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہا پسندی اور دہشت گردی سے پاک ہے۔ وفاقی وزارت برائے مذہبی امور اس تحریک کے نیکی کی دعوت عام کرنے کے انداز اور اس سے متعلق دیگر تمام امور سے مطمئن ہے۔



# فیضانِ بسمِ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اس باب میں

71	دردِ سر کے سات علاج	2	جنات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ
80	آفتیں دور ہونے کا آسان ورد	11	پراسرار یوڑھا اور کالا جن
99	روگنے کھڑے کر دینے والی حکایت	41	کمریلو جھگڑوں کا علاج
107	جانور بھی ذلی کی تعلیم کرتے ہیں	44	اکا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ نہیں
145	خواب بیان کرنے کے دلائل	64	بخار کے پانچ مدنی علاج
167	چالیس روحانی علاج	70	آدھے سر کے درد کے چھ علاج

ورق اللہ





خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پر دعا اللہ تعالیٰ اُس پر دس دُستیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فیضانِ بسمِ اللہ

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عنِ الغیوب عزوجل و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، "جو مجھ پر ایک بار دُور و بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر  
دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسیح ۱ ص ۱۷۵، رقم الحدیث ۴۰۸)

مَثُوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اُدھورا کام! سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ  
مدینہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جو بھی اکھم کام بِسْمِ اللہ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ اُدھورا رہ جاتا ہے۔

(الذُّرُّ الْمُنْتَوَرُ ج ۱ ص ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے،  
دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاری

وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، جی جانے، پکھا چلانے، دسترخوان





موجہ میں سے نکلتے ہیں اور جس نے کچھ پانی مرچہ ڈال دیا اس پر عذابِ تعالیٰ اس پر سونپ دیا گیا ہے۔

بچھانے بڑھانے، پچھونا لیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتی پہننے عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَضُ ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنا کر اس کی برکتیں اوشائیں سعادت ہے۔

حضرت سیدنا صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”انسان کے ساز و سامان اور ملبوسات کو بچات استعمال کرتے ہیں۔ لہذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہنے

بچات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ

کے لئے) اٹھائے یا (اتار کر) رکھے تو ”بسم اللہ شریف“ پڑھ لیا کرے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام مہر ہے۔“ (یعنی بسم اللہ پڑھنے سے بچات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔)

(مُعْتَمِدٌ عَلٰی مَوَاقِفِ الْحَدِیثِ بِسْمِ اللّٰهِ ص ۹۸)

میتھے میتھے اسلام میں یہاں لڑائی طرح ہر چیز رکھتے

اٹھاتے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے۔ ان شاء اللہ عزوجل شریر بچات کی دُست بُرڈ سے حفاظت حاصل ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے میں دُست بخارج سے خُروف کی ادائیگی لازمی ہے۔ اور کم از کم اتنی آواز بھی دُست پڑھے ضروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں

بِسْمِ اللّٰهِ دُست پڑھے





قرآن مجید (سورۃ النور ص ۱۶) تم جہاں بھی ہو مجھ پر نازل ہوا کہ تمہارا اللہ وہی ہے۔

سے سن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حُرُوف پُجا جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنی فاسد ہونے کی صورت میں گناہ۔ لہذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غلط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اصلاح کر لیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں صرف ”بِسْمِ اللہ“ کہہ لیں تب بھی دُرست ہے۔

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہہ لیتی چکی

نے فرمایا، جب بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نازل ہوئی تو بادل مشرق کی سمت دوڑے،

ہوائیں ساکن ہو گئیں، سمندر جوش میں آ گیا، پہرے پاویں نے غور سے سننے کیلئے

اپنے کان لگا دیئے اور شیطانوں کو آسمانوں سے تھر مارے گئے اور اللہ عز و جل نے

فرمایا، ”مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جس شے پر بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(النور السورہ ص ۱۶)

پڑھی گئی میں اس میں برکت دوں گا۔“

بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پارہ ۹ سورۃ النمل کی تیسویں آیت

کا حصہ بھی ہے اور قرآن مجید کی ایک پوری آیت مبارکہ بھی جو کہ دو سورتوں کے

(احسن تفسیر ص ۲۰۷)

مابین فاصلہ کیلئے اتاری گئی۔





**غوربان مصطفیٰ** (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے ۱۱۱۱ھ میں حرم شریف میں ایک بڑے محلے کے نام سے ایک محلے کی بنیاد رکھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْئَلُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ  
اَسْمٰیْکَ الْحَمْدُ

اللہ عزوجل نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 پر صحائف اور کتب نازل فرمائیں جن کی تعداد  
 ۱۰۴ ہے۔ ان میں سے ۵۰ صحیفے

حضرت سیدنا شیث علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر، **30 صحیفہ** حضرت سیدنا ادریس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر، **10 صحیفہ** حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ، **10 صحیفہ** حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو رات شریف اترنے سے قبل نازل ہوئے نیز یہ چار بڑی کتابیں نازل ہوئیں: (۱) **تورات شریف** حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر (۲) **زبور شریف** حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر (۳) **انجیل مقدس** حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور (۴) **قرآن مبین** جنابِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر۔

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج ١ ص ٢٨٨، حلية الاولياء، ج ١ ص ٢٢٢، ملخصاً)

ان تمام کتابوں اور جملہ صحائف کا متن اور مہامین قرآن مجید میں اور سارے قرآن مجید کا مضمون سورۃ فاتحہ میں اور سورۃ فاتحہ کا سارا مضمون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا سارا مضمون اس کے حرف ”ب“ میں موجود ہے، اور اسکے معنی یہ ہیں کہ **بِیْ** کا **کَانَ** **وَبِیْ** **یَکُوْنُ** (یعنی جو کچھ بھی ہے مجھ (یعنی اللہ عزوجل) ہی سے ہے اور جو کچھ ہوگا مجھ (یعنی





فرمانِ معظم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر نازل ہوا کہ یہ ایک پتھار سے لے لیا جائے۔

(المَحَالِسُ الشَّيْئَةُ ص ۳)

اللہ عزوجل (ہی سے ہوگا۔)

## صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان ابن عفان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیوں کے سلطان، سرور و ایشان، سرور دو جہان، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (کی فضیلت) کے بارے میں استفسار

(اس۔ تھ۔ سار) کیا، تو اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُیُوبِ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”یہ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ عزوجل کے اِسْمِ اعظم اور اسکے درمیان ایسا ہی قُرب ہے جیسے آنکھ

کی سیاہی (پٹلی) اور سفیدی میں۔“ (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۱۰۷ ص ۷۳۸ رقم الحديث ۲۰۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”اِسْمِ اعظم“ کی بہت برکتیں ہیں، اِسْمِ اعظم کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے، ساتھ جو دعاء کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے، ”سرکار

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت رئیس المتکلمین مولانا غنی علی خان علیہ رحمۃ اللہ انان فرماتے ہیں، ”بعض علماء نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو

اِسْمِ اعظم کہا۔ سرکار بغداد و خوارزم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے بِسْمِ اللّٰهِ





قرآن مجید (مکہ مکہ) میں ۱۰ سال تک عرصہ گزارا اور ۱۰ سال تک اپنی زندگی کے لئے ہنگامہ کرتے رہے۔

زبانِ عارف (عارف یعنی اللہ عز و جل کو پہچاننے والا) سے ایسی ہے جیسے کلامِ خالق عز و جل سے ”کُنْ“۔ ”کن“ یعنی ”ہو جا“۔  
(افضل العلماء ص ۶)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو!** اپنے نیک اور جائز کاموں

میں برکت داخل کرنے کیلئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ضرور پڑھ

لینا چاہئے۔ اگر آپ بات بات پر بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت

بنانے کے آرزو مند ہیں تو دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں

میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا

لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عز و جل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں دعائیں کرنے

والوں کے مسائل حل ہونے کے مُتَعَدِّد واقعات ملتے رہتے ہیں۔ چنانچہ

**میرٹھ ناک** ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں، میری ناک کی ہڈی

میرٹھ تھی، آنکھوں اور سر کا دُور دُور بھی پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ میں نے مدینۃ الاولیاء

مُلک شریف میں واقع نیشنل میڈیکل اسپتال میں آپریشن کروانے کا ارادہ کیا تھا۔

اس سے قبل عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے

کے ساتھ پاکستان شریف کے سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلے ہی

سے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافلے میں دعائیں قبول ہوتی ہیں لہذا میں نے بارگاہ





موسمِ صیفی (مئی تا اگست) میں اس دعا کی پڑھنا بہت زیادہ نفع دینے والا ہے۔

خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں دُعاء کی، ”یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میری ناک کی ہڈی دُرست فرما دے۔“ **سنتِ قافلے** سے واہنسی کے چند روز بعد جو ناک کی ہڈی کو بغور دیکھا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قُرب میں رہ کر **سنتِ قافلے** کے صدقے مانگی ہوئی دُعاء کی قبولیت کھلی آنکھوں سے نظر آرہی تھی اور وہ یوں کہ میری **ناک کی میڑھی ہڈی** بالکل دُرست ہو چکی تھی!

سیکھے سنتیں قافلے میں چلو	لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافلے میں چلو	پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
میڑھی ہوں ہڈیاں	ہوں گی سیدھی میاں
دُور دُور سارے مٹیں	قافلے میں چلو

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ**

**سنتِ میڑھی** اسلامی جہانگیرا بے شک مسافروں کی دُعاء قبول ہے اور پھر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر ہو اور مزید عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قُرب میں دُعاء مانگی جائے وہ کیوں نہ قبول ہوگی۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد رئیسِ الْمُتَكَلِّمِینِ حضرت مولینا تقی علی خاں علیہ رحمۃ الخان ”أَحْسَنُ الدُّعَاءِ“ ص 57 پر دُعاء کی قبولیت کے آداب میں سے 23 واں ”ادب“ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ”أولياء وعلماء کی مجالس۔“ (یعنی کسی بھی دلی اور سنی عالم کی تخیل میں یا اُن کے قُرب میں





غرضِ معلومہ (مذہبِ اہلِ حق) کے لئے ایک تیرا اور لکھتا ہے اور غیر ائمہ پر مبنی ہے۔

دعاء مانگیں گے تو قبول ہوگی۔ اس ”ادب“ کے حاشیہ میں سرکارِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیاءِ علماء کے بارے میں فرماتے ہیں، ربِّ عَزَّوَجَلَّ صحیح حدیثِ قدسی میں فرماتا ہے، **هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ**۔ یعنی ”یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد نکت نہیں رہتا۔“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

يَا زَمَانَهُ صُحْبَتِ بِالْأَوْلِيَاءِ بِهْتَرَا ز صَدَسَالِه طَاعَتِ بِرِ يَا  
(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر صحبت) (سوسال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

ولی خواہ حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف ہو یا مزارِ شریف میں تشریف فرما ہو اُس کا قُرب قبولیتِ دُعاء کا سبب ہے۔ کروڑوں شافعیوں کے پیشوا حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رکعت نماز ادا کر کے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پر انوار پر جا کر دعا مانگتا ہوں، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔

(الخیرات الحسنان ص ۲۳۰ مدینہ پبلشنگ لراچی)

معلوم ہوا مزاراتِ اولیاء رَحِمَتُهُمُ اللہُ تَعَالٰی پر بھی  
**اعلیٰ حضرت**  
**کی کرامت**  
آتی ہیں پچنانچہ سرکارِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب 21

برس کے نو جوان تھے اُس وقت کا واقعہ خود اُن ہی کی زبانی ملاحظہ ہو، پچنانچہ فرماتے









ترجمہ: (اللہ تعالیٰ ہمیں رحم کرے)۔ چھ روزہ اشریف ہر مہینہ خالی نہیں رہتا۔

رَحْمَتِ وَمَعُونَتِ ہے۔ شکر بجالایا اور حاضر موانعہ عالیہ ہو کر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی، جب باہر آیا پھر وہی حال تھا کہ خانقاہ اقدس کے باہر قیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گزری ہوئی گزارش کی، کہ اول تو وہ نعمت الہی غزوہ جمل تھی اور رب غزوہ جمل فرماتا ہے، **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** اپنے رب غزوہ جمل کی نعمتوں کو لوگوں سے خوب بیان کر۔ مع هذا اس میں غلامان اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ تعالیٰ کیلئے بشارت اور منکروں پر بلا و حسرت ہے۔ الہی! غزوہ جمل صدقہ اپنے محبوبوں (رَضَوْنَ اللَّهُ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا ہمیں دنیا و آخرت وقبر و حشر میں اپنے محبوبوں عَلَیْہُمُ الرِّضْوَانُ کے بَرَکات بے پایاں سے بہرہ مند فرما۔ (التَحْسِنُ الرَّغَاءُ لِأَذَانِ الْمُنَادِ ص ۶۰ تا ۶۱)

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

**مِیقَاتِ السَّلَامِ بِہائیکو!** یہ حکایت ”بائیس خواجہ کی پوکھٹ دیلی شریف“ کی ہے۔ اس میں تاجدار دیلی حضرت سیدنا خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمایاں کرامت ہے۔ جبکہ میرے آقا علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی یہ کرامت ہی ہے کہ قبر انور والے کمرہ میں قدم رکھتے تھے تو انہیں ڈھول باجوں کی آوازیں نہ سنائی دیتی تھیں۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بالفرض اگر مزارات اولیاء پر جھلاء غیر شرعی حرکات کر رہے ہوں اور ان کو روکنے کی قدرت نہ ہو تب بھی اپنے آپ کو اہل اللہ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تعالیٰ کے درباروں کی حاضری سے









غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ روئے نمودار و شریف ہے گا میں قیامت کے دن اس کی قیامت کروں گا۔

میرے حوالے کر دے!“ اُس نے کہا، ”اے آدمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آ جا اور اگر امداد درکار ہے تو ہم تیری مدد کریں گے۔“ میں نے کہا، ”باتیں مت بنا، تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کر دے!“ تو وہ بوڑھا کمزوروں کی طرح بمشکل تمام کھڑا ہوا اور **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایت پھرتی سے مجھ پر چھپا اور مجھے پَسَنخ کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا، ”اب بول! میں تجھے ذَنج کر دوں یا چھوڑ دوں؟“ میں نے گھبرا کر کہا، ”چھوڑ دو۔“ وہ میرے سینے سے ہٹ گیا۔ میں نے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی اور کہا، اے عَمْرُو! تُو عَرَب کا مشہور شہسوار ہے اس کمزور بوڑھے سے ہار کر بھاگنا نامردی ہے اس ذلت سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے پھر اُس سے کہا، ”تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کر دے!“ یہ سنتے ہی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر وہ پُر اَسرار بوڑھا پھر مجھ پر حملہ آور ہوا اور چشمِ زَقَن میں مجھے گرا کر سینے پر سوار ہو گیا اور کہنے لگا، ”بول، تجھے ذَنج کر دوں یا چھوڑ دوں؟“ میں نے کہا، مجھے مُعاف کر دو۔ اُس نے چھوڑ دیا مگر پھر میں نے اُس سے سارے مال کا مطالبہ کر دیا۔ اُس نے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پالیا، میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا، ”اب تیسری بار میں ایسے ہی نہیں چھوڑ دوں گا“ یہ کہہ کر اُس نے پکار کر کہا، اے کنیر! حیز دھار دار تلوار لے آ! وہ لے آئی، اُس نے





مومن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اللہ پر زور دیا کہ وہ ہر سال کے ہر مومن کو ایک بار دہائی کاٹ دے۔

میرے سر کے اگلے حصے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور مجھے چھوڑ دیا۔ ہم غزبوں میں رواج ہے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دیے جاتے ہیں تو وہ دوبارہ اُگنے سے قبل اپنے گھر والوں کو منہ دکھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ (کیوں کہ چوٹی کٹ جانا شکست خوردہ کی علامت ہے) چنانچہ میں ایک سال تک اُس پر اُسرار بوڑھے کی خدمت کا پابند ہو گیا۔ سال پورا ہو جانے کے بعد وہ مجھے ایک وادی میں لے گیا۔ وہاں اُس نے بلند آواز سے بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی تو تمام ہرندے اپنے گھونسلوں سے باہر نکل کر اڑ گئے، دوبارہ اسی طرح پڑھنے پر تمام درندے اپنی اپنی پناہ گاہوں سے باہر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے پر اُونس لباس میں ملبوس گھجور کے تنے جتنا لمبا خوفناک کافہ جن ظاہر ہوا، اُس کو دیکھ کر میرے بدن میں خھر خھری کی لہر دوڑ گئی۔ پھر اُسراں بوڑھے نے کہا، اے عَمْرُو! ہمت رکھ، اگر یہ مجھ پر غلبہ پالے تو کہنا، اب کی بار میرا ساتھی بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکت سے غالب ہوگا! پھر وہ پُر اُسرار بوڑھا اور کالا جن دونوں گٹھم گٹھا ہو گئے، پھر اُسراں بوڑھا ہار گیا اور کالا جن اُس پر غالب آ گیا۔ اس پر میں نے کہا، ابکی بار میرا ساتھی لات و عزیٰ (یعنی کافروں کے ان دونوں بھوں) کی وجہ سے جیت جائے گا۔ یہ سن کر پھر اُسراں بوڑھے نے مجھے ایسا زوردار طمانچہ رسید کیا کہ مجھے دن دھاڑے تارے نظر آ گئے اور ایسا





میرا اس کا لے جن کو دبوچنے میں کامیاب ہو گیا تو میں نے کہا،

محسوس ہوا کہ ابھی میرا سرا کھڑ کر ڈھڑ سے جدا ہو جائیگا۔ میں نے معذرت چاہی اور کہا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں میں پھر مقابلہ ہوا۔

**نیرا سرا بوڑھا اُس کا لے جن** کو دبوچنے میں کامیاب ہو گیا تو میں نے کہا،

”میرا ساقھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بَرَکت سے غالب آ گیا۔“ یہ کہنے کی دیر تھی کہ **نیرا سرا بوڑھا** نے نہایت بھرتی کے ساتھ اُس کو زمین میں لکڑی کی طرح گاڑ دیا اور پھر اُس کا پیٹ چیر کر اُس میں سے لاشیں کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا، ”اے عَمْرُو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے۔“ میں نے اُس پر **اُسرا بوڑھے** سے استفسار کیا، آپ کا اور اس کا لے جن کا قصہ کیا ہے؟ کہنے لگا، ایک نصرانی جن میرا دوست تھا، اُس کی قوم سے ہر سال ایک جن میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عز و جل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بَرَکت سے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔

پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ ایک مقام پر وہ **نیرا سرا بوڑھا** جب غافل ہو کر سو گیا تو موقع پا کر میں نے اُس کی تلوار چھین کر نہایت بھرتی کے ساتھ اُس کی پنڈلیوں پر ایک زوردار وار کیا جس سے دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جدا ہو گئیں، وہ چیخنے لگا، ”اُوغڈا را! تو نے مجھے سخت دھوکہ دیا ہے!“ مگر میں نے اُس کو سننے کا موقع ہی نہ دیا، پئے در پئے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خیمہ میں واپس آیا تو وہ کنیر بولی، اے عَمْرُو! جن سے مقابلے کا کیا بنا؟ میں نے کہا،



میرزا حسن علی (علیہ السلام) اُس کی ہاک خاک آلود ہونے کے پاس ہوا اگر وہ اور کچھ ذرا پاک نہ ہوتا۔

بوڑھے شیخ کو جنات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی، تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ اُو بے وفا!  
اُس کے قاتل جنات نہیں بلکہ تُو خود ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے بیقرار و آشکبار ہو کر غریبی  
میں پانچ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے،

- (۱) اے میری آنکھ تو اُس بہادر شہسوار پر خوب رو اور پے در پے آنسو بہا۔ (۲) اے عَمْرُو  
تیری زندگی پر افسوس ہے، حالانکہ تیرے دوست کو زندگی نے موت کی طرف دھکیل دیا ہے۔
- (۳) اور (اے عَمْرُو اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کر نیچے بعد تُو (اپنے قبیلے) بنی زبیدہ اور کفار  
(یعنی ہاشموں) کے گروہ کے سامنے کس طرح لڑ کے ساتھ چل سکتا ہے۔ (۴) مجھے میری عمر کی  
قسم! (اے عَمْرُو) اگر تُو لڑنے میں واقعی سچا ہوتا (یعنی بغیر دھوکہ دیئے مردوں کی طرح اس سے  
مقابلہ کرتا) تو اُس کی طرف سے ضرور تیز دھار دار تلوار تجھ تک پہنچ کر رہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی)
- (۵) (اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) تجھے بُرا اور ذلت والا بدلہ دے  
(تیرے خرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اس کی طرف سے ذلت و رسوائی والی زندگی ملے  
(بصطرح کہ تو نے اپنے دوست کے ساتھ ذلت و رسوائی والا سلوک کیا ہے)

میں جھوٹا کر قتل کرنے کیلئے اُس پر چڑھ دوڑا مگر وہ حیرت انگیز طور پر میری نظروں سے اوجھل ہو  
گئی گویا اُس کو زمین نے نگل لیا!

(ملخص از: لفظ المرجان فی احکام الحان للشیوطی ص ۱۴۱ تا ۱۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر دانگ ہولناک پڑا تو دشر پف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کسی کو توجہ نہیں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سَمِ اللہ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کی کس قدر حیرت انگیز برکات ہیں۔ ان برکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عز و جل آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور **اللہ** عز و جل کے فضل و کرم سے غیبی امدادیں ہوں گی۔

**نیت صاف**  
**میزانِ ساین**

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کھڑا وِج (گجرات احمد)  
پہنچا، ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران ایک  
شرابی سے مَد بھیر ہو گئی، عاشقانِ رسول ﷺ علیہ السلام

نے اُس پر خوب **انعامی عویش** کی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سج گیا، مدنی لباس کا بھی ذہن بن گیا، چھ دن تک **مدنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کر سکا، مزید 92 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے ملاقات ہو گئی اُس نے جب معاشرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مدنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مدنی قافلے میں سفر کی برکت ہے اور





مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہر اکابر و عوام نے کھجور و دھڑیل کے پانچ عمارتیں بنائی۔

ان شاء اللہ عزوجل اسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا عزمِ مضمّم ہے۔ تو اس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92 دن کے مدنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اخراجات بھی اپنے ذمہ لیتا ہوں، یوں وہ ”دیوانہ“ 92 دن کیلئے مدنی قافلہ کا مسافر بن گیا۔

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو رزق کے درگھلیں بڑکتیں بھی ملیں

چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو لطیف حق دیکھ لیں قافلے میں چلو  
صلوات علیٰ الصبیب

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## پانچ مدنی پھول

کا ارشادِ سعادت بنیاد ہے، پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انھیں اختیار کر لے تو دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جائے۔

(۱) تَوَقَّفُوا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہتا رہے

(۲) جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہو جائے یا پریشانی کی خبر سنے)

تَوَانَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پڑھے (۳) جب بھی نعت ملے تو شکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے

(۴) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے اور

(۵) جب گناہ کر بیٹھے تو یوں کہے، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ (یعنی میں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کے پاس ہر ذکر اور اس سے کچھ بڑا ذکر پاک نہ ہو جائے اور نہ ہو جائے۔

عظمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اُس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

(الْمُنِيبَاتِ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ مِنْ ۵۸)

## جیسا دروازہ وہی بھیک

مفسرِ فہم حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الٰہان فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں اپنے اسم ذات کے ساتھ رَحْمَت کی دو صفات کا بیان فرمایا

ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ مبارک میں ہیبت تھی اور رَحْمٰن اور رَحِیْم میں رَحْمَت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض کرنے کی جُزأت (جزء) نہ ہوتی تھی لیکن رَحْمٰن اور رَحِیْم سُن کر ہر مجرم اور خطاکار کو بھی عرض کرنے کی ہمت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے، اس کے جلال کے سامنے کون دم مار سکتا ہے اور ظہورِ جمال کے وقت ہر ایک ناز کر سکتا ہے۔ ”تفسیرِ کبیر شریف“ میں اس کے ماتحت ایک عجیب حکایت لکھی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشان دروازے پر آیا اور کچھ سوال کیا، مکان میں سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاؤڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا، مالک نے پوچھا، یہ کیا کرتا ہے؟ فقیر نے کہا، ”یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر یا دروازہ عطا کے لائق کر“ یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور





عزیزِ مصلح (دلِ جلیل) نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نام کے لائق ہی ہونی چاہیے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں، اے

**مولیٰ! عَزَّوَجَلَّ** ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جو دوسخا کے لائق دے۔ بیشک ہم

گنہگار ہیں لیکن تیری عفوگاری ہماری گنہگاری سے وسیع ہے (تفسیر نعیمی پہلا پارہ ص ۱۰)

مگر گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

عَزَّوَجَلَّ

میں عفو ترے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

**صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ یقیناً رحمت**

اور رَحْمَہ ہے، جو اس کی رحمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ اپنا حسن ظن قائم

کرے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

رحمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ **تفسیر نعیمی** پارہ اول ص

۳۸ پر ہے،

دو بھائی تھے، ایک پرہیزگار دوسرا بدکار۔ جب بدکار

مرنے لگا تو پرہیزگار بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے

**رحمت بھری حکایت**

یہت سمجھایا مگر تُو اپنے گناہوں سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اُس نے

جواب دیا کہ اگر قیامت کے روز میرا رب عَزَّوَجَلَّ میرا فیصلہ **میری ماں** کے سپرد

کر دے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی دوزخ میں یا جنت میں؟ پرہیزگار بھائی نے





فرمانِ معظّم (علیہ السلام) جس نے مجھ پر مریضہ زور پاک (عالمِ شمال) اس پر سو رحمتیں نازل فرمائی ہے۔

کہا کہ ماں تو واقعی جنت میں ہی بھیجے گی۔ گنہگار نے جواب دیا ”میرا رب عزوجل میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔“ یہ کہا اور اہتمال ہو گیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں اُسے نہایت خوشحال دیکھا، مغفرت کی وجہ پوچھی، کہا، مرتے وقت کی اُسی بات نے میرے تمام گناہ بخشوا دیئے۔ اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

ہم گنہگاروں پہ تیری مہربانی چاہئے  
سب گنہ دہل جائیں گے رحمت کا پانی چاہئے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے، زبان سے نکلا ہوا ”ایک لفظ“ مغفرت کا سبب بھی ہو سکتا ہے اور ہلاکت کا بھی۔ جیسا کہ ابھی حکایت میں آپ نے سنا کہ ایک جملے نے اُس گنہگار کا بیڑا پار کروا دیا۔ اسی طرح ہلاکت کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی زبان سے صریح کفر تک دے اور توبہ کئے بغیر مر جائے تو ہمیشہ کیلئے جہنم اُس کا مقدر ہے۔ ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سٹوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی نچی نیت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی اِن شَاءَ اللہ عزوجل بیڑا پار ہے۔**





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو، جو محوِ تمہارا زور دو، مجھ تک پہنچتا ہے۔

مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کرنے والے ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ پُچھا نہیے۔

**باغِ جُھولا** [خیدر آباد (بابِ الاسلام سندھ) کے ایک محلّہ میں علاقائی ورہ برائے نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر

ایک ماڈرن نوجوان مسجد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں

اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قہنائے الٰہی غرّو جُلّ سے اُس کا انتقال ہو گیا۔ کسی اہل خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ

میں ہفتاش ہفتاش جھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا،

”دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ غرّو جُلّ کا

بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں

یہاں بہت خُشن سے ہوں۔“

خُلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے

مَزَّو عَلَیْہِ سَلٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





نورِ مصلحہ: اس کی تائید سے علمِ شریعت میں ہرگز شک نہیں رہتا کہ اللہ عزوجل کی رحمت سے انسان کی ہر کوتاہی کو مٹا دیا جاتا ہے۔

غیر بنی کا خوابِ سریت میں حجت نہیں مگر ہمیں اللہ عزوجل کی رحمت کی اُمید رکھنی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا بھی چاہیے۔

یہ سب اللہ عزوجل کی مشیت پر ہے کہ اگر چاہے تو کسی ایک گناہ پر گرفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر نواز دے۔ یا محض اپنے فضل و کرم سے یوں ہی نواز دے۔ پچنانچہ پارہ ۲۴ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۵۳ میں خدائے رحمن عزوجل کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،

اَقْلُ يَعْبَادِي الَّذِينَ اَسْرَفُوا  
عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ

رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ  
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ (۵۳) ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ

100 افراد کا  
قاتل بخشا گیا  
بنی اسرائیل کا ایک شخص جس نے 99 قتل کئے تھے ایک راہب کے پاس پہنچا اور پوچھا، کیا میرے جیسے مجرم کیلئے کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے

۱۔ یعنی عیسائی عبادت گاہ، قارک الدنیا۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گناہوں کی توبہ کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اسے مایوس کر دیا تو اُس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ مگر پھر نادیم ہو کر توبہ کا طریقہ لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ آخر کسی نے کہا کہ فلاں قصبہ میں چلے جاؤ (وہاں اللہ غُزُو جَلُّ کا ایک دلی ہے وہ تمہاری رہنمائی کرے گا۔) پُچھا نہ وہ اُس کی طرف چلے یا مگر راستے میں بیمار ہو گیا۔ جب قَرِیبُ الْمَرْگِ ہوا تو اس نے اپنا سینہ اُس قصبہ کی طرف کر دیا اور فوت ہو گیا۔ اب اس کو لے جانے کے بارے میں رَحْمَتِ و عَذَابِ کے فرشتوں میں اختلاف ہوا۔ اللہ غُزُو جَلُّ نے مِیت اور قصبہ کے درمیان والے حصّہ زمین کو رَمَتْ کر مِیت کے قریب ہو جانے کا حُکْم فرمایا اور چدھر سے وہ چلا تھا اور جہاں پہنچ کر فوت ہوا تھا اُس درمیانی فاصلے کو مزید طویل ہو جانے کا حُکْم فرمایا۔ پھر پیمائش کا حُکْم فرمایا تو وہ جس قصبہ کی طرف جا رہا تھا اُس سے ایک بالشت قریب پایا گیا اور اللہ غُزُو جَلُّ نے اُس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۴۷۰ ج ۲ ص ۱۶۶)

اللہ غُزُو جَلُّ کس اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

سَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَسَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ عَلَی سَلاَمٍ

میتھے میتھے سلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیائے کرام

رَحْمَتُہُمُ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری اور ان کی بستی کی تعظیم کرتے ہوئے اُس کو اپنی رُوح کا قبلہ بنانا اجماعی پسندیدہ عمل ہے، بس اللہ غُزُو جَلُّ کی رَحْمَت پر جھوم جائیے جو ہر دروگاہ غُزُو جَلُّ 100 آدمیوں کے قاتل کو بخش اپنی رَحْمَت سے بخش













موسمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک دفعہ شریفِ حجاز میں اپنے اصحاب کے لئے ایک قبر اٹھارہ گز سے اونچے اور گہرائی میں چار گز بنوائے۔

خواب میں اپنے آپ کو وسمِ عطاری کی قبر کے پاس پایا، یکا یک قبر شق ہوئی اور مرحوم سر پر ہنر سبز عمامہ سجائے ہوئے سفید کفن میں ملبوس باہر نکل آئے! کچھ بات چیت کی اور پھر قبر میں داخل ہو گئے اور قبر دوبارہ بند ہو گئی۔ اللہ عز و جل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

یا اللہ عز و جل میری، مرحوم کی اور امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مغفرت فرما۔ اور ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت دے اور مرتے وقت ذکر و زود اور کلمہ طیبہ نصیب فرما۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عاصی ہوں، مغفرت کی دعائیں ہزار دو

نعت نبی سنا کے کلمہ میں اُتار دو  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بعض لوگ اس طرح کہہ دیتے ہیں، ”بسم اللہ“  
”کیجئے!“ ”آؤ جی بسم اللہ“ ”میں نے بسم اللہ  
کہنا ممنوع ہے“

کر ڈالی، ”تاہر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں  
اُس کو عموماً ”جوئی“ کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ”بسم اللہ“ کہتے ہیں، مثلاً  
”میری تو آج ابھی تک بسم اللہ ہی نہیں ہوئی!“ جن جملوں کی مثالیں پیش کی  
گئیں یہ سب غلط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر



امام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ فرمایا کہ بسم اللہ سے پہلے کسی چیز کو نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

کھانے والا اُس سے کہتا ہے، آئیے آپ بھی کھالیجے، عام طور پر جواب ملتا ہے، ”بسم اللہ“ یا اس طرح کہتے ہیں، ”بسم اللہ کیجئے!“ بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۳۲ پر ہے کہ، ”اس موقع پر اس طرح بسم اللہ کہنے کو علماء نے بہت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔“ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں، بسم اللہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مثلاً بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی اللہ عزوجل ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زبان میں کہہ دیجئے۔ اللہ عزوجل بَرَکت دے۔

**بسم اللہ کہنا**  
حرام و ناجائز کام سے قبل بسم اللہ شریف  
ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے کہ ”فتاویٰ عالمگیری“  
میں ہے، ”شراب پیتے وقت، زنا کرتے وقت یا

جو اکیلیتے وقت بسم اللہ کہنا غلط ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

**فرشتے نیکیاں**  
لکھتے رہتے ہیں۔  
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ یاقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ

نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ”جب تم وضو کرو تو بسم اللہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اُس وقت تک تمہارے فرشتے (یعنی کرنا کا تین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے





خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو شخص بسم اللہ سے شروع کرے۔"

رہیں گے۔"

(طہرانہ صغیر ج ۱ ص ۷۳ رقم الحدیث ۱۸۶)

**ہر قدم پر ایک نیکی** ! جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے تو اُس جانور کے ہر قدم

پر اُس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۲)

**کشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں** ! جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے، جب تک وہ اُس میں

سوار رہے گا اُسکے واسطے نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔ (تفسیر نعیمی ج اول ص ۴۲)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ پڑھ یا سُن کر جی چاہتا کہ ہر وقت "بسم اللہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہی پڑھتے رہیں، مگر یہ سعادت صرف ربُّ العزت عزوجل ہی

کی عنایت سے مل سکتی ہے، اللہ عزوجل کی عطا سے دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں رہ کر ایک دوسرے پر انفرادی کوشش کے ذریعے بھی اللہ عزوجل

کا کرم ہو جائے تو بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے رہنے کی عادت بن سکتی ہے۔

یقیناً دین کی تبلیغ و اشاعت میں انفرادی کوشش کو بڑا عمل دخل ہے۔ حسی کہ

ہمارے میتھے میتھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیز

سب کے سب انبیاء علیہم السلام نے نیکی کسی دعوت کے کام میں انفرادی



قرآنِ مجید (علیہ السلام) میں لکھا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِٖ وَ صَحْبِهِٗ وَسَلِّمْ

کوشش فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غُزُو جَلَدِ عَوْتِ اِسلام کے مُبَلِّغین بِسْمِ  
انفرادی کوشش کرنے والی سُنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دلوں میں  
عشقِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں۔ اُن  
کی انفرادی کوششوں کی بَرَکتوں بھری تحریریں کبھی کبھی مجھے نظر نواز ہو جاتی ہیں  
پہنچانچے

**ڈرائیور پر  
انفرادی  
کوشش**  
ایک عاشقِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے تحریر دی تھی،  
اُس کا خلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش  
کرتا ہوں، ”دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ  
(باب المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار  
سُتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص  
بسیں واپسی کے انتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں  
کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چرس کے کش لگا رہا ہے،  
میں نے جا کر ڈرائیور سے مَحَبّت بھرے انداز میں ملاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
غُزُو جَل ملاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور  
چرس والی سگریٹ بھی بُجھا دی۔ میں نے مُسکرا کر سُتوں بھرے بیان کی کیسیٹ  
قَبْر کی پہلی رات اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈ میں لگا دی،



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پروردگارِ عز و جلال نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کی امت کو اس کے لئے

میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سننے لگا کہ دوسروں کو بیان سنانے کا مفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بہت اچھا اثر لیا، گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔“

مَلُوا عَلٰی الْحَبِیْبِ اِذَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**بیان کی کیسیٹ**  
میتھے میتھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش سے کتنا فائدہ ہوتا ہے! لہذا ہر مسلمان پر انفرادی کوشش کرنا اور ان کو نمازوں کی دعوت دینا چاہئے۔ اجتماع وغیرہ کیلئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہئے۔ اگر بالفرض کوئی آنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو سننے کی درخواست کر کے اُس کو بیان کی کیسیٹ پیش کر دی جائے، اور وہ سن لے تو وہاں لے کر دوسری دی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسیٹیں دیکر بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسیٹیں لیکر ڈب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اس طرح کچھ نہ کچھ گناہوں بھری کیسیٹوں کا ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا۔ انفرادی کوشش اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ ربُّ الْعَالَمِینِ جلّ جلالہ پارہ ۲۷ سورۃ الذّٰرِیّٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے،

تَرْجِمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ : اور سمجھاؤ کہ

سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَی

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ





پیشانیِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ فتح اور بارِ زورِ پاک پر عطا اس کے سو سال کے گناہِ کافروں کے۔

کوئی مانے یا نہ مانے  
اپنا ثواب کھرا لے لے

اگر ہماری بات کوئی نہیں مانتا پھر بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ  
غزوہ جمل ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا ثواب مل جائے گا۔  
پچنانچہ **حُجَّۃُ الْاِسْلَام** حضرت سیدنا امام محمد غزالی

علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی "مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب" میں فرماتے ہیں، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ  
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا، اے اللہ غزوہ جمل! جو اپنے بھائی کو  
بلائے۔ اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے، اُس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا، "میں  
اُس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے  
میں مجھے حیا آتی ہے۔" (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۷۸)

رُوءِ زَمِیْن کی  
سُلْطَنَت سے بہتر ہے

اگر آپ کی **انفرادی کوشش** سے کوئی نمازوں اور  
سنّتوں کی راہ پر چل پڑا تو آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔  
جیسا کہ رَحْمَتِ عَالَم، **نُورِ مُجْتَمِع**، شاہِ بنی آدم،  
رَسُولِ مُجْتَمِع صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ معظّم ہے، "اللہ تعالیٰ ایک شخص کو  
تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لیے تمام رُوءِ زَمِیْن کی سلطنت ملنے  
سے بہتر ہے۔" (جامع الصغیر ص ۷۷۹ رقم الحديث ۷۲۱۹)

زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا  
ایک مرتبہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
کچھ مَجوسیوں نے عرض کیا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو زہر دیا کہ چمکا ہوا ہو اور نہ کھانے کا راستہ ہو۔

ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیے جس سے ہم پر اسلام کی حقیقت واضح ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **زہرِ قتیل** منگوایا اور **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر اُسے کھالیا۔ **بِسْمِ اللہِ** کی بَرَکت سے اُس **زہرِ قتیل** نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اٹھے، **وہینِ اسلام حق ہے۔**

(تفسیر کبیر، ج ۱ ص ۱۵۵)

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے

سے قبل **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضر (نقصان دہ) اجزاء شامل ہوں بھی تو وہ ان شاء اللہ غزوہِ جَلّٰی نقصان نہیں کریں گے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر **زہرِ اُردنہ** کرنے کا یہ واقعہ دیگر کُتب میں کچھ الفاظ کے فَرْق کے ساتھ بھی ملتا ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بار یہ کرامت ظاہر ہوئی ہو۔ چنانچہ

**خونِ کازہر** حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ "حیرہ" میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یاسیدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو **زہرِ اردنہ** دے دیں لہذا محتاط رہئے گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "لاؤ میں دیکھ لوں کہ عجمیوں کا



حضرت سیدنا خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ) اس مجلس کی ناک خاک اٹھا کر اس کے پاس میرا لہجہ پڑا تو پاک نہ رہا۔

زہر کیسا ہوتا ہے؟“ لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”بسمِ اللہ“ پڑھ کر کھالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ جمل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بال برابر بھی ضرر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ”کلبی“ کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عیسائی پامری جس کا نام عبدالمسیح تھا۔ ایک ایسا زہر لے کر آیا کہ اُس کے کھالینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے زہر مانگ کر اُس کے سامنے ہی بسمِ اللہ و بِاللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ ذَاۃ۔ پڑھا اور زہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدالمسیح نے اپنی قوم سے کہا، ”اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح کر لی جائے، ورنہ ان کی قتل یقینی ہے۔“ یہ واقعہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ (مختصر لا سیحۃ اللہ علی العظیم ج ۲ ص ۶۱۷) اللہ غزوہ جمل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میتھے میتھے سلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیدنا

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ غزوہ جمل کا کتنا خاص کرم تھا اور یقیناً بآذن اللہ یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت تھی۔ کرامت کی بے شمار اقسام ہیں جن میں سے ایک قسم ”مہلکات“ (یعنی ہلاک کر دینے والی اشیاء) کا اثر نہ کرنا“ بھی ہے۔ اولیاء اللہ

رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر بھی زہر وغیرہ اثر نہ کرنے کے واقعات منقول ہیں پختاچی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس مرد گرہاں نہ لگاؤ اور نہ عورتوں میں سے کوئی بی بی لگے۔

**آگ تھی یا باغ؟** ایک بد عقیدہ بادشاہ نے ایک خُدا رسیدہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مجمعِ رُفقاء گرفتار کر لیا اور کہا کہ کرامت دکھاؤ

ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُونٹ کی مینگلیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو اٹھا لاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے ان کو اٹھا کر دیکھا تو وہ **خالص سونے کے ٹکڑے** تھے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خالی پیالے کو اٹھا کر گھمایا اور اوندھا کر کے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اوندھا ہونے کے باوجود اُس میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دیکھ کر امتیں دیکھ کر **بد عقیدہ بادشاہ** کہنے لگا کہ یہ سب نظر بندی اور جادو ہے۔ پھر بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دیا۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے رُفقاء آگ میں کود پڑے۔ ساتھ میں چھوٹے سے شہزادے کو بھی لیتے گئے، بادشاہ اپنے بچے کو آگ میں گرتے دیکھ کر اُس کے فراق میں بے چین ہو گیا، کچھ دیر کے بعد اُسے شہزادے کو اس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا گیا کہ اس کے ایک ہاتھ میں **سب** اور دوسرے ہاتھ میں **انار** تھا۔ بادشاہ نے پوچھا، بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اُس نے کہا، میں ایک **باغ** میں تھا، یہ دیکھ کر ظالم **بد عقیدہ بادشاہ** کے درباری کہنے لگے اس کام کی کوئی حقیقت نہیں (یہ جادو ہے) بادشاہ نے کہا، اگر تم یہ زہر کا پیالہ پی لو تو میں تمہیں سچا



غور جان مصلحت! اسلئے اہلِ علم و دین کے پاس ہر اذکار و اعمال کے لئے کھ ہاؤز و شریف چھ عمارتیں بنوائی گئیں۔

مان لوں گا۔ اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بار بار زہر کا پیالہ پیا، ہر مرتبہ زہر کے اثر سے اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقط کپڑے پھٹتے رہے مگر اُن کی ذات پر زہر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ (مَنْعَى رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْفُلَمِيْنَ ج ۲ ص ۶۱۱) اللہ عز و جل

کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ”ہوا“ کرے  
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

کی توہمت بڑی شان ہے اور ان کی کرامات کے بھی کیا کہنے! اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی غلامی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے، اس سے وابستگان پر بھی رب کائنات عز و جل کے ایسے ایسے انعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں پچنانچہ

حیرت انگیز حادثہ! بروز اتوار ۲۶ ربیع الثور شریف ۱۴۲۰ھ مطابق 11.7.1999 بوقت دوپہر پنجاب کے مشہور

شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار، مبلغ دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَارِی (مَحَلَّہ سائکن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بڑی طرح گھل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اوپر



قرآن مجید (الہ تعالیٰ علیہ السلام) جس کے پس منظر لاکھوں سالوں سے کھم اُڑ رہا تھا، اب اس نے اپنے حقیقی وجود کو ظاہر کیا۔

اور نیچے کا حصہ الگ الگ ہو گیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حواس اتنے بحال تھے کہ بلند آواز سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھے جا رہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر **عجرات** کے عزیز بھئی اسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا تقسیم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی زبان پر پورے راستے اسی طرح بلند آواز سے دُرود و سلام اور کَلِمَۃ طَیِبَہ کا ورد جاری تھا۔ یہ مدنی منظر دیکھ کر ڈاکٹر زبھی حیران و ششدر تھے کہ یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال کہ بلند آواز سے دُرود و سلام اور کَلِمَۃ طَیِبَہ پڑھے جا رہے ہیں! انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باخوصلہ اور باکمال مزد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے بارگاہِ محبوبِ باری عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ہمد و بیقراری اس طرح استغاثہ کیا،

یا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آ بھیجئے !

یا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری مدد فرمائیے !

یا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے مُعَاف فرما دیجئے !





نورمان مسکتہ (علیہ السلام) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس کے بعد باواز بلند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مسلمان حادثہ میں فوت ہو وہ شہید ہے۔ اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

مغفرت ہو۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سستی مرے

یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا  
سَلَوَا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ (دعاؤں میں جس سے)

نمازِ فجر کیلئے  
جگنا سنت کے  
میتھے میتھے اسلامی بھائیو! یہ واقعہ اُن دنوں مختلف اخبارات نے شائع کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عزوجل شہید دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار مبلغ تھے اور حادثہ کے ایک روز قبل ہی

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سٹوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے کے ساتھ

سفر کر کے لوٹے تھے۔ مرحوم روزانہ صدائے مدینہ بھی لگاتے تھے۔ دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگنا "صدائے مدینہ لگانا" کہلاتا

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل بے شمار خوش نصیب اسلامی بھائی یہ سنت ادا کرتے ہیں۔

جی ہاں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگنا سنت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکرؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ بنی ثقیف کے ایک صحابی ہیں) فرماتے ہیں، میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ





نورِ مبین (مجلد اول، ص ۱۰۱) میں ہے کہ جو شخص نماز کو ادا کرتا ہے وہ اس پر سورۃ بقرہ کی آیت لکھی جاتی ہے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کیلئے نکلا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے اُسے نماز کیلئے آواز دیتے یا اپنے پاؤں مبارک سے ہلاتے۔

(ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۳۳ رقم الحدیث ۱۶۶۱)

جو خوش نصیب ”صدائے مدینہ“ لگاتے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ ادا کے سنت کا ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے

پاؤں سے ہلانے کی سب کو اجازت نہیں۔ صرف وہ

بزرگ پاؤں سے ہلا سکتے ہیں کہ جس سے سونے والے کی دل آزاری نہ ہوتی ہو۔

ہاں اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو اپنے ہاتھوں سے پاؤں دبا کر جگانے میں خرچ نہیں۔

یقیناً ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر اپنے کسی غلام

کو مبارک پاؤں سے ہلا دیں تو اُس کے سوائے نصیب جگادیں اور کسی خوش بخت کے

سر، آنکھوں یا سینے پر اپنا مبارک قدم رکھ دیں تو خدا کی قسم! کوئین کا چین بخش دیں۔

ایک ٹھوکر میں اُٹھ کا زلزلہ جاتا رہا  
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے  
جدھر چاہو رکھو قدم جانا عام  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مراتے وقت کلمہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے محمد منیر حسین عطاری

علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِئِ کی خدمتِ دعوتِ اسلامی رنگ

پڑھنے کی فضیلت  
لائی اور انہیں آخری وقت کیلئے نصیب ہو گیا۔ اور





فرمانِ معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھ پڑو اور پڑھو تمہارا زور دیکھ تک پہنچتا ہے۔

جس کو مرتے وقت کلمہ نصیب ہو جائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چنانچہ نبی رحمت، شفیع امت، مالکِ جنت، محبوبِ رب العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو وہ داخلِ جنت ہوگا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

فضل و کرم جس پر بھی ہوا اُس نے مرتے دم کلمہ

پڑھ لیا اور جنت میں گیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک مرتبہ دو شیاطین میں ملاقات ہوئی۔ ایک **موٹا تازہ شیطان** شیطان خوب موٹا تازہ تھا۔ جبکہ دوسرا فبلا پستلا۔

موٹے نے دُبلے سے پوچھا، بھائی! آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا، میں ایک ایسے نیک بندے کیساتھ ہوں جو گھر میں داخل ہوتے اور کھاتے پیتے

وقتِ بسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو مجھے اُس سے دُور بھاگنا پڑتا ہے۔ یا رب یہ تو

بتاؤ! تم نے بہت جان بنا رکھی ہے اس میں کیا راز ہے؟ موٹا بولا، ”میں ایک ایسے

غافل شخص پر مسلط ہوں جو گھر میں بسمِ اللہ پڑھے بغیر داخل ہو جاتا ہے اور کھاتے

پیتے وقت بھی بسمِ اللہ نہیں پڑھتا لہذا میں اس کے ان تمام کاموں میں شریک ہو

جاتا ہوں اور اس پر جانور کی طرح سوار رہتا ہوں۔ (یہ راز ہے میری صحت مندی کا)“

(آسرار الفایحہ ص ۱۵۵)



فیضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ کی طرف سے تمام دنیا کو اللہ کی طرف سے فیضان کے لیے ہر ایک کی خدمت کی۔

## نوشیاطین کے نام و کام

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! اس

حکایت سے یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے کاموں میں شیطان کی شرکت سے حفاظت اور خیر و برکت کے طلبگار ہیں۔ تو ہر نیک کام کے آغاز میں **بسمِ اللہ** پڑھا کریں۔ بصورت دیگر ہر فعل میں شیطانِ لعین شریک ہو جائے گا۔ شیطان کی کثیر اولاد ہے اور ان کی مختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں پچنانچہ حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں۔

(۱) **زَلِیْتُون** (۲) **وَشِیْن** (۳) **لَقُوس** (۴) **اَعْوَان** (۵) **هَفَاف** (۶) **مُرَّة** (۷) **مُسَوِّط** (۸) **دَاسِم** اور (۹) **دَلْهَان**۔

**زَلِیْتُون** :- بازاروں میں مقرر رہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

**وَشِیْن** :- لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلا کرنے کے لئے مقرر رہے۔

**لَقُوس** :- آتش پرستوں پر مقرر رہے۔

**اَعْوَان** :- حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

**هَفَاف** :- شرایبوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

**مُرَّة** :- گانے باجے، بجانے والوں پر مقرر رہے۔





خود طلبِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر یہ سچ بولا کہ وہی سچ ہے کہ وہاں جو امت کے جان بھر کر فضا صحت کے لیے۔

**مَسَوَط:**۔ افواہیں عام کرنے پر مقرر ہے۔ وہ لوگوں کی زبانوں پر افواہیں جاری

کروا دیتا ہے، اور اخصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں۔

**دائیں :-** گھروں میں مقیم رہے۔ اگر صاحب خانہ گھر میں داخل ہو کر نہ سلام

کرے اور نہ بسم اللہ پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھروالوں کو

آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتیٰ کہ طلاق یا خلع یا مار پیٹ تک نوبت پہنچ

جاتی ہے۔

**وَلَحْمَان:** - وَضُو، نماز اور دیگر عبادات میں دُوسرے ڈالنے کے لئے مقرر ہے۔

(المسببات العفلاتي، ص ١٩)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ بیان فرماتے ہیں، محمدؐ میں

داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پہلے

سیدھا قدم دروازہ میں داخل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو

مسلم کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ

ہو تو السّلامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض

بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتداء میں گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللہ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيفٌ پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اتفاق

بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں برکت بھی۔ (ہر السامع ج ۶ ص ۱۹)





مفسرِ جامعہ اسلامیہ دہلی، مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے کھانا کھا کر بسمِ اللہ پڑھا تو اس کے لئے بھلائی ہے۔

یا الہی ہر گھڑی شیطان سے محفوظ رکھ

دے جگہ فردوس میں نیران سے محفوظ رکھ

کھانے سے پہلے کھانے پینے سے قبل بسمِ اللہ پڑھنا سنت ہے۔

کھانے سے پہلے  
بسمِ اللہ ضرور پڑھئے

حضرت سیدنا خدۃ اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے

کہ جس کھانے پر بسمِ اللہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہو جاتا  
ہے (یعنی بسمِ اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔)

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۲۰۱۷)

کھانے سے پہلے بسمِ اللہ نہ پڑھنے سے  
کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا

کھانے کو شیطان بچاؤ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت،  
مالکِ کوثر و جنت، محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ سراپا  
رحمت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، اجدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں  
نہیں دیکھی مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ!

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا، ہم سب نے کھانا کھاتے  
وقت بسمِ اللہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بغیر بسمِ اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس

کے ساتھ شیطان نے کھانا کھا لیا۔ (شرح السنہ ج ۶ ص ۶۲ رقم الحدیث ۲۸۱۸)





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) ہر روز کھانے پر بسمِ اللہ پڑھتے تھے، روایت ہے کہ جس عورت نے کھانے پر بسمِ اللہ پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ نے کھانے کی نعمت سے محروم کر دیا۔

**بِسْمِ اللّٰهِ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ،

صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا فرمانِ باقرینہ ہے، جب کوئی شخص کھانا کھائے تو **اللہ** غزوِ جُلّ کا نام لے۔ یعنی

بسمِ اللہ پڑھے اور اگر شروع میں **بسمِ اللہ** پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے،

”بسمِ اللہِ اَوَّلُهُ وَ اٰخِرُهُ“۔ (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۷)

**شیطان کُنْے کھانا اکل دیا!** حضرت سیدنا امیہ بن مخشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غفور،

محبوبِ ربِّ غفور غزوِ جُلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص غیر

**بسمِ اللہ** پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھاپکا اور صرف ایک ہی قلمہ باقی رہ گیا تو وہ

قلمہ اٹھایا اور اُس نے کہا، **بسمِ اللہِ اَوَّلُهُ وَ اٰخِرُهُ**۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے مسکرا کر ارشاد فرمایا، شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، جب اس نے

**اللہ غزوِ جُلّ** کا نام لیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا **اُکل** دیا۔

(ابوداؤد شریف، ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۸)

**سَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہم ایک اور چیز بسمِ اللہ کے ساتھ کھاتے ہیں اور اگر کوئی اس کے بغیر کھاتا ہے تو اس کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔

**ننگاہِ مصطفیٰ سے**  
**کچھ پوشیدہ نہیں**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا کھائیں یاد کر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کریں۔ جو نہیں پڑھتا اس کا قرین نامی شیطان

بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سیدنا امیہ بن مخشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مقدّس نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی ہیں، جبھی تو شیطان کو قے کرتا ہوا ملاحظہ فرمایا اور شیطان کی بدحواسی دیکھ کر مسکرا دیے۔ پُٹناچہ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، اَرْحَمَتِ عَلَیْہِمْ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مقدّس نظریں حقیقت میں چمچی ہوئی مخلوق کو بھی ملاحظہ فرماتی ہیں، اور حدیثِ مبارک بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ جیسے ہمارا پیٹ مٹھی والا کھانا (جبکہ مٹھی اس میں موجود ہو) قبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا معدہ بِسْمِ اللّٰهِ والا کھانا ہضم نہیں کر پاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی اہمیت شدہ بَرَکت لوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دُو نقصان اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بغیر بِسْمِ اللّٰهِ والا کھانا بھی اس دُور سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذکر ہے غالباً وہ اکیلا کھارہا تھا اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ



عز و جل دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مدنی قافلے میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ہمارا

علیہ السلام کے ساتھ کھانا تو بسمِ اللہ نہ بھولنا کیوں کہ وہاں تو حاضرین بسمِ اللہ بلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسمِ اللہ کہنے کا حکم کرتے تھے۔

(مراہ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں بھی کھانے کی ابتداء و انتہا کے وقت اکثر بلند آواز سے بسمِ اللہ شریف کے ساتھ دعائیں پڑھائی جاتی ہیں، مدنی قافلے کا مسافر دعائیں اور سنتیں سیکھنے کی سعادت حاصل کرتا رہتا ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مدنی قافلے میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ہمارا

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ہمارا مدنی آپریشن فرمایا! مدنی قافلے "ناکہ کھارڑی" (بلوچستان، پاکستان) میں

سنتوں کی تربیت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ مدنی قافلے کے ایک مسافر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہو گئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیمسی (یعنی آدھے سر) کا درد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب استقد رتڑپتے کہ دیکھانہ جاتا۔ ایک رات اسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے، جسم نے گولیاں کھلا کر اُن کو سلا دیا۔ صبح اُٹھے تو ہمشاش ہمشاش تھے۔

انہوں نے بتایا کہ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہو گیا، میرے خواب میں





طرحِ مدنی (مسیحی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محمد پر زور و شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائیے۔

سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجمعِ چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔  
 سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیدنا  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”اس کا دُزدِ ختم کر دو“۔ پچنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیدنا  
 صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا اس طرحِ مدنی آپریشن کیا کہ میرا سر کھول  
 دیا اور میرے دماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا، ”بیٹا! اب تمہیں کچھ  
 نہیں ہوگا“ واقعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندِ رُست ہو چکے تھے۔ سفر سے وہ کسی پر  
 انہوں نے دوبارہ ”چیک اپ“ کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا بھائی کمال ہے،  
 تمہارے دماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں! اس پر اُس نے رور کر  
 دیندی قافلے میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت متاثر ہوا۔ اُس  
 اسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود ۱۲ افراد نے ۱۲ دن کے مدنی قافلے میں سفر  
 کی نیتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹر نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبّت کی نشانی یعنی واڑھی مبارک سجانے کی نیت کی۔

مسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہے نبی کی نظر

قافلے والوں پر

قافلے میں چلو

آؤ سارے چلیں

قافلے میں چلو

سیکھنے سیکھیں

قافلے میں چلو

لوٹنے رُحمتیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد







نورِ حق (علیہ السلام) پر ایمان رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہمیشہ نوا رہے گا۔

## (۲) آقا نے گھٹٹیوں کا علاج فرمادیا

حضرت سیدنا نقی الدین ابو محمد عبد السلام علیہ رحمۃ ربی نام فرماتے ہیں، ”میرے بھائی ابراہیم کے گلے میں خنازیر (یعنی گھٹٹیاں) ہو گئی تھیں، شدتِ درد کے سبب بے قرار تھے، خواب میں سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کرم فرمایا، عرض کیا، یا رسول اللہ! غزوہ جمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیماری کے سبب سخت تکلیف میں ہوں۔ فرمایا، ”تمہاری فریاد سن لی گئی ہے“۔ الحمد للہ غزوہ جمل سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی برکت سے میرے بھائی کو شفاء حاصل ہو گئی۔ (ایضاً ص ۵۶)

سر بالیس انہیں رحمت کی ادا لائی ہے

حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

مَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ! مَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۳) آقا کے کرم سے دہمہ کے مریض کو شفاء ملی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں سخت بیمار تھا اور اپنے مکان کی بچلی منزل پر صاحبِ فراش (یعنی بچھونے پر پڑا) تھا، میرے ضعیف العمر والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضیقِ النفس (یعنی دہمہ) کے مرض کی شدت کے باعث اوپر کی منزل پر بستر میں تھے۔ نہ میں اوپر چڑھ سکتا تھا نہ وہ بے چارے نیچے اتر پاتے تھے۔

الحمد للہ غزوہ جمل خوش قسمتی سے میں ایک رات سو رکناات، شاہِ موجودات،





میراں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ہندوستان کو پہنچا دیا وہ ایک چمکاس کے نورانی کائنات ہیں۔

سراپا بَرَکات، مُنْجِ عَنایات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مُشْرِف ہوا، میں نے سرکارِ مآد ار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں تکیہ پیش کیا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک لگا کر تشریف فرما ہوئے، میں نے اپنی اور اپنے ضعیفُ العُمر والدِ صاحب کی بیماری کے بارے میں فریاد کی۔ میری فریاد سن کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اوپر کی منزل پر تشریف لے گئے۔ جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو میرے کانوں میں آہ! آہ! کی آواز آئی، دراصل میرے والدِ محترم میٹھیوں سے نیچے اتر رہے تھے، میرے پاس آکر فرمانے لگے، بیٹا! کرم بالائے کرم ہو گیا، آج شب رَحْمَتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ پر کرم فرمادیا۔ میں نے عرض کیا، ابا جان! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ گنہگار کے پاس ہی سے ہو کر آپ کو نوازنے کیلئے اوپر کی منزل پر جلوہ آراء ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ اس کے بعد محبوبِ ربِّ العزت، تاجدارِ رسالت، فہمِشاہِ نبوت، مُنْجِ جُود و سخاوت، سراپا رَحْمَتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بَرَکات سے ہم دونوں رُوبہ صحت ہو گئے۔ (اَبْنُ ص ۵۲۷)

مَریضانِ جہاں کو تم شفاء دیتے ہو دم بھر میں  
خدا را دَر دکا ہو میرے دَر ماں یا رسول اللہ (عِبَالہ بکشتش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



نورِ جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): جو شخص مجھ پر دُعا کرے وہ پاک پرست ہو جائے گا اور اللہ کا راستہ بھول جائے گا۔

## (۴) آقا نے برص کا علاج فرمایا

حضرت سیدنا شیخ ابوالفتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرے کندھے پر برص (کوڑھ) کا داغ پیدا ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلْ خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا تو میں نے اپنے مرض کی شکایت کی۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ شفاء پھیرا، صُحُج جاگا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلْ برص کا نام و نشان تک نہ تھا۔

(ایضاً ص ۵۳۱)

مرضِ عصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بلب  
مجھ کو لہتا کیجئے حالتِ بری ابھی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۵) آقا نے ہاتھ کے ابلے درست کر دیئے

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ کر پھٹ گئے تھے، طبیبوں نے مُحَقَّقہ طور پر رائے دی کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرت سیدنا حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، وہ رات میں نے انتہائی کُرب و اضطراب کے عالم میں گھر کی چھت پر گزاری، اور رگڑا کر بارگاہِ حُدُودِ غَزُوْ جَلْ میں دعائے شفاء کی۔ جب سویا اور ظاہری آنکھ بند ہوئی تو دل کی آنکھ کھل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلْ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں





خبر من مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ہاک خاک کھانسی اور اس نے پاس میرا کر بھرا وہ کھڑا ہو گیا۔

زیارت ہوئی، میں نے عرض کی، **یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاتھ پر چشم کرم فرمائیے۔ فرمایا! ہاتھ پھیلاؤ، میں نے پھیلا دیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دست مبارک پھیر دیا اور فرمایا، کھڑے ہو جاؤ! جب کھڑا ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے میرے ہاتھ کی بیماری ختم ہو چکی تھی۔

(آبِضاً ص ۵۲۸)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شفاء ہے

اے طبیب جلد آنا مدنی مدینے والے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُحَمَّد**

**وَسُوْسَہ** : صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی شفاء دینے والا ہے مگر ان حکایات کو سن کر دُوسرے آتے ہیں کہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ بھی کوئی شفاء دے سکتا ہے؟

**عِلَاجِ وَسُوْسَہ** : بے شک ذاتی طور پر صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی شفاء

دینے والا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی شفاء دے سکتے ہیں۔

ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت کے بغیر فلاں

دوسرے کو شفاء دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافر ہے۔ کیوں کہ شفاء ہو یا دواء ایک ذرہ

بھی کوئی کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ

ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام وَ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ شخص





طرحِ بیان: حضرت علیؓ نے اپنے ہاتھوں سے قرآن مجید کو پڑھا اور فرمایا کہ یہ قرآن مجید ہے۔

**اللہ** غُزُو جُل کی عطا سے دیتے ہیں، **مَعَاذَ اللہ** غُزُو جُل اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ **اللہ** غُزُو جُل نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ تو ایسا شخص حکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔ پ ۳ سورۃ ال عمران کی آیت نمبر ۹۷ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے **إِنْ شَاءَ اللہ** غُزُو جُل وَسُوْسَہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام و نامراد ہوگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک قول کی حکایت کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: اور میں شفا دیتا ہوں

**وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ**

یعنی (یعنی) مادِ رزاد اندھوں اور سپید داغ والے

**وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللہ**

(کوڑھی) کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ

(پ ۳ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۷۹) (غُزُو جُل کے حکم سے۔)

دیکھا آپ نے؟ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

صاف صاف فرما رہے ہیں کہ میں **اللہ** غُزُو جُل کی بخشی ہوئی قدرت سے مادِ رزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں۔ حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔

**اللہ** غُزُو جُل کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے

اختیارات عطا کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء سے اولیاء کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہذا وہ بھی شفا دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ جب حضرت سیدنا عیسیٰ

روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ، سردارِ انبیاء،





حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: یہ عمارت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو بند کر دیا۔

بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان کیسی ہوگی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع مخلوقات اور جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جس کو جو ملا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے صدقے ملا۔

تو معلوم ہوا کہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مر یضوں کو شفاء اندھوں کو آنکھیں اور مردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سب بدرجہ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف  
علیہ السلام علیہ السلام  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولتِ اُن کی (ذوقِ نعت)

سَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

76 ہزار نیکیاں! حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہؐ، سرورِ مگنہ مکرمہؐ،

سرورِ ہر دُسرؐ، محبوبِ کبریاؐ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ فرحت نشان ہے، جو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر حرف کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دیگا اور

چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔ (بروسس الأعبار ج ۱ ص ۲۶ رقم الحدیث ۵۵۷۲)





غرضانِ بسمِ اللہ (بسمِ اللہ) بسمِ اللہ کے پاس ہر ذکر اور اس نے جو ذکر پاک نہ چاہتے، وہ بسمِ اللہ ہے۔

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جھوم جائے! اپنے**

پیارے پیارے اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان ہو جائے! اذرا حساب تو

لگائے بسمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں 19 حروف ہیں۔ یوں ایک بار

بسمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے سے چھہتر ہزار نیکیاں ملیں گی، چھہتر

ہزار گناہ معاف ہونگے اور چھہتر ہزار درجات بلند ہونگے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِیْمِ۔ (یعنی اور اللہ عزوجل صاحبِ فضل و عظمت ہے)

**بوقتِ ذبحِ الرحمن الرحیم** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان خدائے رحمن

عزوجل کی رحمت بے پایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے

فرماتے ہیں، ”غور تو کرو کہ سورۃ توبہ میں

بسمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی گئی اسی طرح ذبح کے وقت پوری

بسمِ اللہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بسمِ اللہِ اللہِ اکبر، اس میں کیا حکمت

ہے؟ حکمت یہ ہے کہ سورۃ توبہ میں اول سے آخر تک جہاد اور قتال کا ذکر

ہے اور یہ کافروں پر فہر ہے، اسی طرح ذبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی خبر

وقبر کا وقت ہوتا ہے اس موقع پر رحمت کا ذکر نہ کرو۔ سبحن اللہ عزوجل تو جو شخص

پوری بسمِ اللہ شریف (یعنی بسمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کا ذکر کرے تو ان شاء اللہ

عزوجل خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۳)

صلواتی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**اُنیس اُحُرُوف کی حکمتیں** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے 19 حُرُوف

ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فرشتے بھی

اُنیس<sup>۱۹</sup>۔ پس اُمید ہے کہ اس کے ایک ایک حرف کی بَرَکت سے ایک ایک فرشتے

کا عذاب دور ہو جائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں 24 گھنٹے

ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور 19 گھنٹوں کیلئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اُنیس<sup>۱۹</sup> حُرُوف عطا فرمائے گئے۔ پس جو بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا وِز دِکرتا رہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہر گھنٹہ عبادت

میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۶)

**قبر سے عذاب اُٹھ گیا** حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی سَیْنَا وَ عَلَیْہِ السَّلَام

ایک قَبْر کے قریب گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ

وَقْت کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اُس قَبْر میں تُو رہی تُو رہے اور وہاں

رَحْمَتِ اِلهی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور بارگاہِ اِلهی

عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، کہ مجھے اِس کا بُھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا، ”اے عیسیٰ! (علیہ

السلام) یہ شخص حَتّٰتِ گنہگار ہونے کے سبب عَذَاب میں گرفتار تھا، لیکن بوقتِ اِنْتِقَال

اِس کی بیوی ”اُمید“ سے تھی، اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو مکتب بھیجا گیا،

اُستاد نے اُس کو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھائی، مُجھے حَیَا اُنس کہ میں اُس شخص کو



نورانی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ پر اس حد تک توفیق حاصل کیا کہ اس پر سو رکعتیں نازل فرمائی گئیں۔

زمین کے اندر عذابِ ذوں کہ جس کا پتہ زمین کے اوپر میرا نام لے  
رہا ہے۔“ (تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۵) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو  
اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اے خدا اے مصطفیٰ میں، تری رحمتوں پر قرباں  
ہو کر م سے میری بخشش، بے پناہ شایہ جلاں  
سب بخن اللہ، سب بخن اللہ، سب بخن اللہ! ہم سب کو چاہئے

کہ اپنے بچوں کو ”ٹاٹا پاپا“ سکھانے کے بجائے ابتداء ہی سے اللہ عزوجل کا نام  
لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صرف مرنے والے والدین کو ہی اس کی برکتیں حاصل  
ہوتی ہیں، خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اس کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں لہذا اپنے  
مَدَنی مَنے اور مَدَنی مَنی سے کھلتے ہوئے سکھانے کی نیت سے اُن کے سامنے بار بار  
اللہ اللہ کرتے رہیں تو وہ بھی اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل زبان کھولتے ہی سب سے  
پہلا لفظ اللہ کہیں گے۔

بچے کی مَدَنی تربیت کی حکایت  
حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ ثنہری  
علیہ رحمۃ اللہ البزری فرماتے ہیں، میں تین سال

کی عمر کا تھا کہ رات کے وقت اٹھ کر اپنے ماموں حضرت سیدنا محمد بن سوار  
علیہ رحمۃ الغفار کو نماز پڑھتے دیکھا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تُو اُس



نورِ مبین (مجلد اول) ص ۱۰۱: تم جہاں کی ہو گھر پڑو اور پھر کوئی تہوار آؤ تو دیکھو تکبیر پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا، میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو زبان کو حرکت دیئے بغیر شخص دل میں تین مرتبہ یہ کلمات (ک۔ ل۔ مات) کہو۔

اللَّهُ مَعِيَ، اللَّهُ نَاطِرٌ إِلَيَّ، اللَّهُ شَهِيدِي۔

یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے۔ ۱۔

فرماتے ہیں، میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔

انہوں نے فرمایا، اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان

کو مطلع کیا۔ فرمایا، ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کلمات پڑھو۔ (فرماتے ہیں) میں

نے اسی طرح پڑھا تو میرے دل میں اس کی لذت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال

گزر گیا تو میرے ماموں جان علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا، میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا

ہے اسے قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل یہ تمہیں دُنیا

اور آخرت میں نفع دے گا۔ سیدنا سہل بن عبد اللہ شہری علیہ رحمۃ اللہ البزوی فرماتے ہیں

، میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے ابھارہ پایا۔ میں تنہائی

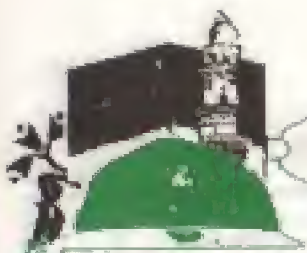
میں یہ ذکر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا، اے سہل!

اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اُس کی نافرمانی کرتا

ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔ پھر ماموں جان علیہ رحمۃ اللہ

۱۔ ہو سکے تو یہ کلمات لکھ کر گھر اور دکان وغیرہ میں ایسی جگہ آویزاں کر دیجئے جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے۔





نورِ حیاتِ حقیقیہ (جلد اول) میں ہے کہ جس نے کھجور کا پتہ لگا کر اس کو شام کو روک دیا تو اس نے دنیا سے نجات کے لیے عمری عبادت کی۔

نے مجھے **مکتب** میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذکر میں خلل نہ آجائے لہذا اُستاد صاحب سے یہ شرط مقرر کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپس آ جاؤں گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میں نے مکتب میں **چھ** یا **سات برس** کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عمر تک میں بھوکے روٹی کھاتا رہا۔ **تیرہ سال** کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ (مَسْئَلہ) پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لیکر میں **بصرہ** آیا اور وہاں کے علماء سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں **عبادان** کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالم دین حضرت سیدنا ابو حبیب حمزہ بن ابی عبد اللہ عبادانی قدس سرہ الربانی سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلی بخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صحبت میں رہا، ان کے کلام سے فیض حاصل کرتا اور ان سے آداب سیکھتا پھر میں **تستر** کی طرف آ گیا۔ میں نے گزارہ کا انتظام یوں کیا کہ میرے لیے **ایک درہم** کے بھوکے شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیسے کر روٹی پکائی جاتی۔ میں ہر رات سحری کے وقت **ایک اوقیہ** (یعنی تقریباً 70 گرام) بھوکے روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک درہم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ تین دن مسلسل فاقہ کروں گا





حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں ہر چیز نامہ و پاک و حلال ہے قیامت کے دن ہر نبی کو اس کی

اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر پچیس دنوں کا مسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سیر و سیاحت کی، واپس شتر آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اختیار کی۔ حضرت سیدنا امام احمد علیہ رحمۃ الٰہی فرماتے ہیں، میں نے مرتے دم تک سیدنا سہیل بن عبد اللہ شتر کی علیہ رحمۃ اللہ البڑی کو کبھی نَمَک استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۱) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔  
صلو علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی صلی اللہ  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب والدین دنیا

کے بجائے آخرت کے معاملے میں اپنی اولاد کے لئے زیادہ حُفَکَر ہوتے ہیں، چنانچہ ایک ایسی ہی سمجھدار ماں نے اپنے بیٹے پر انفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں اس کی اصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور جھومئے :-

**دعوتِ اسلامی کے جھنگ** (پنجاب پاکستان) کے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیان کا اپنے انداز میں خلاصہ پیش کرتا ہوں، "امی جان طویل عرصہ سے غلیل تھیں، ان کی شدید خواہش تھی کہ میں کسی طرح گناہوں کے دلدل سے نکل جاؤں اور سُدھر جاؤں۔ امی جان کو دعوتِ اسلامی سے بے حد پیار تھا۔ انہوں نے اخراجات دے کر مجھے



[illegible]

باصرار باب المدینہ کراچی بھیجا اور تاکید کی کہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَحمتوں کی چھماچھم برسات کے اندر **ترہیتی کورس** کرنا اور میری شفا یابی کی دعاء بھی مانگنا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے باب المدینہ کراچی آکر ترہیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کی، مَدَنی قافلوں میں سفر سے مُشرَّف ہوا، اُمّی جان کے لئے خوب دعائیں بھی کیں۔ فراغت کے بعد جب گھر آیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ ترہیتی کورس کے دوران فیضانِ مدینہ میں مانگی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے میری اُمّی جان صحت یاب ہو چکی تھیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ترہیتی کورس کی بَرَکت سے میں نمازی بن گیا اور مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی، سُنّتوں کی خدمت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کا جذبہ ملا۔ میری تمنا ہے کہ ہمارے گھر کا ہر فرد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رنگ جائے۔ اور ہماری تمام پریشانیاں دُور ہوں۔



نو مسلمہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حج کثرت سے آؤں گا کہ جو میرے لیے تیار ہوگا وہ میرے لیے نیکو عمل ہے۔

مدنی قافلے سے روکنے کا نقصان  
 مدینہ الاولیاء احمد آباد شریف (الہند) کے ایک عاشق  
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک نو جوان پر انفرادی  
 عیش کر کے اُس کو مدنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کر لیا،

مگر والد صاحب نے دنیوی تعلیم میں رکاوٹ کے خوف سے انحرافی تعلیم کے سفر  
 سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت ملتے ملتے  
 رہ گئی، نتیجہ وہ بُرے دوستوں کے ہتھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والد  
 صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو  
 درخواست کی، ”اس کو قافلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لت چھوٹے۔“  
 اُس نو جوان پر دوبارہ انفرادی کوشش کی گئی مگر چونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا  
 یعنی بے چارہ بہت زیادہ بگڑ چکا تھا لہذا کسی صورت مدنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ  
 نہ ہوا۔

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے لہجہ اور مدنی ماحول فراہم  
 کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل  
 جاتی ہے۔ سب مدینہِ مہینہ کو اس کی بڑی بہن نے بتایا، ایک اسلامی بہن نے رو  
 رو کر دعاء کیلئے کہا ہے کہ میرے بیٹے کی اصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! ہائے! میں  
 نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اس کو دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ میں حفظ





نورمان مصطفیٰ علیہ السلام ایک زور اثر چمکا کر اپنے مخالف کو ہار دیا۔

کیلئے بٹھاتے تو دشما دیا مگر بے چارہ جو سستیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو اُس کا مذاق اڑاتے۔ آخر شِش اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صحبت میں رہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اتفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحْبَتِ صَالِحٍ ثَرَا صَالِحٌ كُنْتُ  
(یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی) (اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی)

**درندوں کا گھر** میثمے میثمے اسلامی بھائیو!

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ شُتری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَرِّی میثمے (یعنی اوّل ذرّے کے اولیاء میں سے) تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمک اسلئے استعمال نہیں فرماتے تھے کہ نمک کی وجہ سے کھانا لذیذ ہو جاتا ہے۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لذّتوں سے دور رہتے تھے۔ واقعی تو رومہ بریانی وغیرہ میں چاہے ہزار مصالحہ جات ڈالیں، اگر نمک نہیں ڈالیں گے تو کھانے کا سارا مزہ کر کر اہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نمک کی ایک مخصوص مقدار بدنِ انسانی کیلئے ضروری ہے اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت تھی کہ غیر نمک استعمال کئے زندہ تھے! شُتر شریف میں واقع آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکانِ عالیشان کو لوگ ”بیت السباع“ یعنی درندوں کا گھر کہتے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے یہ کہہ کر ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اس شخص کو جس کی ہر بات میری پسند ہو، وہ میری رضا ہو۔

تھے کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں بکثرت ذرندے (شیر چیتے) وغیرہ حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشت کے ذریعے اُن کی ضیافت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخری عمر میں اپنا حج ہو گئے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو ہاتھ پاؤں گھل جاتے اور نماز سے فارغ ہو جاتے تو حسب سابق معذور ہو جاتے۔

(الر رسالة الفطيرة ص ۳۸۷) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُخَار کا علاج! منقول ہے، ایک شخص کو بخار آ گیا، اُس کے استاذِ محترم حضرت شیخ فقیہ دلی عمر بن سعید علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمَعْبُود

عیادت کیلئے تشریف لائے، جاتے ہوئے ایک تعویذ عنایت کر کے فرمایا، اُس کو کھول کر دیکھنا مت۔ اُن کے جانے کے بعد اُس نے تعویذ باندھ لیا، فوراً بخار جاتا رہا۔ اُس سے رہا نہ گیا، کھول کر جو دیکھا تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔ دل میں دُوسرا آیا، یہ تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے! عقیدت میں کمی آتے ہی فوراً بخار لوٹ آیا۔ گھبرا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر غلطی کی معافی چاہی۔ انہوں نے تعویذ بنا کر اپنے دستِ مبارک سے باندھ دیا، بخار فوراً چلا گیا۔ اب کی بار دیکھنے کی ممانعت نہ فرمائی تھی مگر ڈر کے مارے کھول کر نہ دیکھا۔ بالآخر سال بھر کے بعد جب کھول کر دیکھا تو وہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر تھی۔ اللہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُردو شریف پر مبنی قرآن مجید کی تفسیر ہے۔

عَزَّوَجَلَّ کسے اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میں نے اس پر سلامتی بھیجی! واقعی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کی بڑی برکتیں ہیں اور اس میں بیماریوں کا علاج بھی۔ اس حکایت سے درس ملا کہ بزرگانِ دین علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ السَّیِّدِ اگر کسی مُباح بات سے بھی منع کر دیں تو سمجھ میں نہ آنے کے باوجود بھی اُس سے باز رہنا چاہئے۔ یہ بھی درس ملا کہ تعویذ کھول کر نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس سے اعتقاد متزلزل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ پھر اس کی تہ کرنے کے مخصوص طریقے کے ساتھ ساتھ لپیٹنے کے دوران بعض اوقات کچھ پڑھا ہوا بھی ہوتا ہے۔ لہذا کھول کر دیکھنے سے اُس کے فوائد میں کمی آسکتی ہے۔

”پانچویں“ کے پانچ حُرُوف کی

نسبت سے بخار کے ۵ مَدَنی علاج

لَا یَرُوْنَ فِیْہَا شَمْسًا وَّ لَا زَہْرًا (ترجمہ کنز الایمان: نہ اس

میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھنڈ (یعنی سردی) پ ۱۲۹ الذہر ۱۳) یہ آیت کریمہ

سات بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ بخار کی شدت میں نمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سکون

محسوس کریگا۔ (ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)





نورِ مَنانِ مَسْطُور (مُکمل ذیلِ اعلیٰ علم) : جہانِ تہذیبی (ادبیاتِ اسلامیہ) کا چہرہ، علامہ محمد امجد علی دہلوی کے نام پر ہونے والے، پندرہ سالہ ہیں۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سورۃ الفاتحہ

40 بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے مُنہ پر چھینٹے ماریے **إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** بخار چلا جائے گا۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بخار تھا تو حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعاء پڑھ کر دم کیا تھا:

**بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعْيِيْ حَاسِدٍ ۚ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔**

(ترجمہ: اللہ عز ووجل کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس بیماری کیلئے جو آپ کو ایذا دیتی ہے اور دوسروں کے شر اور حسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔ اللہ عز ووجل آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں آپ پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔“)

(مسلم ص ۱۲۰۲ رقم الحدیث ۲۱۸۶) بخار کے مریض کو بِصَرَفِ عَزَّوَجَلَّ میں دعا (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کر دیجئے۔

بخار والا بکثرت **بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِيْرِ** پڑھتا رہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اس پر تین دن تک صبح کے وقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔

(المُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۴ ص ۲۲۳ رقم الحدیث ۷۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ





میرا نام مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر وہ نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ناموں کی فہرست میں رکھا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی پر ناز ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کر کے دعاء مانگنے سے بسا اوقات ڈاکٹروں کی طرف سے لاعلاج قرار دیئے گئے مریضوں کی خوشیاں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ لوٹ آئی ہیں۔ پچنانچہ

لیاقت کالونی خیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مبلغ نے ایک نوجوان کو **مَدَنی قافلے** کی دعوت پیش کی جس پر وہ برہم ہو کر کہنے لگے، آپ لوگ کسی

**آسمانِ گشتیں**  
**روشن ہوئیں**

کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غلط کر دیا جس کی بناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، **مَدَنی قافلے** میں سفر کرو۔ مبلغ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی والدہ کو شفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹر ز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی علاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھڑا گئی۔ مبلغ نے بڑی مَحَبَّت سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب





فوجانِ مصلوٰہ اعلیٰ درجہ کی ہیں جن میں سے کچھ پروردگار کا نور پاک چمکا اس کے نور سال کے گاہِ کھاف میں گئے۔

دے دیا ہے اس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شفاء عطا فرمانے والا ہے،  
مُسا فر کی دعاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے آپ عاشقانِ رسول سَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے اور اس دوران والدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے،

اُس مُبلغ کی دلجوئی بھری انفرادی کوشش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے  
سُتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا، دورانِ سفر والدہ کیلئے خوب دُعا  
مانگی۔ جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ  
مَدَنی قافلے کی برکت سے اُس کی والدہ کی آنکھوں کا نور واپس آ چکا  
تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ -

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُتیں قافلے میں چلو  
چشمِ بینا ملے سکھ سے جینا ملے باؤ گئے راحتیں قافلے میں چلو  
مِلو گئے حبیب! مِلو گئے نصرتِ حق سے  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کے تاجدار

سَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، تین قسم کی دُعا میں مقبول ہیں انکی قبولیت  
میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دُعا (۲) مُسا فر کی دُعا (۳) اپنے بیٹے کے حق میں  
باپ کی دُعا۔ (جامعِ برصغیر ج ۵ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۳۴۵۹) سفر اور وہ بھی مَدَنی قافلے



مَرْحُومِ مَسْکُونِ (علیہ السلام) کی مجلسِ محفلِ ہمدردی کا ذکر کیا اور حضرت کا راستہ بھول گیا۔

میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ ہو تو پھر اُس کے کیا کہنے! اس میں دُعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی! اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ انفرادی کوشش میں نہایت صَبْر و حُکْم کی ضرورت ہے، سامنے والا جھاڑے بلکہ مارے تب بھی مایوس ہوئے بغیر انفرادی کوشش جاری رکھے اگر آپ غصہ میں آگئے یا چھ جھوڑہیں پر اتر آئے تو دینِ کابیت سارا نقصان کر بیٹھیں گے۔ سمجھانا ترک نہ کریں کہ سمجھانا ضرور رنگ لاتا ہے اور کیوں رنگ نہ لائے کہ پارہ ۲۷ سورۃ الذریت کی آیت نمبر ۵۵ میں ہمارے پیارے پیارے اللہ عز و جل کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے،

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ

ترجمہ کنز لایمان : اور سمجھاؤ کہ

الْمُؤْمِنِينَ

سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

در دِسر کا اعلان : قیصرِ روم نے امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے ہانسی در دِسر کی

شکایت ہے اگر آپ کے پاس اس کی دوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی قیصرِ روم اُس ٹوپی کو پہنتا تو اس کا دردِ سر کا فور ہو جاتا اور جب سر سے اتارتا تو دردِ سر پھر لوٹ آتا۔ اسے بڑا تعجب ہوا۔ آخر کار اُس نے اس ٹوپی کو اڈھیڑا تو اس میں سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۲ تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۵)



فرمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) اس شخص کی ناک ناک آلودہ ہونے کے پاس ہر طرح کے دواؤں سے زیادہ ناک پاک نہ ہے۔

## بِسْمِ اللّٰہ سے علاج کا طریقہ

میتھے میتھے اسلامی بنائیو!

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو درد سر ہو وہ ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ کر یا لکھوا کر اُس کا تعویذ سر پر باندھ لے۔ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آئینٹ سیاہی مثلاً بال پوائنٹ سے لکھے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ۵ اور تینوں ”م“ کے دائرے گھلے رکھے، تعویذ لکھنے کا اصول یہ ہے کہ آیت یا عبارت لکھنے میں ہر دائرے والے حرف کا دائرہ گھلا ہو یعنی اس طرح مثلاً ط، ظ، ہ، ہ، ص، ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔ اعراب لگانا ضروری نہیں، لکھ کر موم جامہ (یعنی موم میں تر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا پیٹ لیں) یا پلاسٹک کو تنک کر لیں پھر کپڑے، ریگزیں یا چمڑے میں تعویذ بنا لیں، اور سر پر باندھ لیں جن کو **عمامہ شریف** کا تاج سجانے کی سعادت حاصل ہے وہ چاہیں تو عمامہ شریف کی ٹوپی میں سی لیں۔ اسی طرح اسلامی بہنیں دوپٹے یا برقع کے اُس حصے میں سی لیں جو سر پر رہتا ہے۔ اگر اعتقاد کامل ہوگا تو ان شاء اللہ عزوجل درد سر جاتا رہے گا۔ سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں۔ اسی طرح کسی بھی دھات کی زنجیر خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ اسی طرح سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کڑا جس پر



فوجانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے ہاں ہر انگریز و ملحد و کافر نے ہاتھ دیا تو ان میں سے کوئی بڑا نہیں ہے۔

کچھ لکھا ہوا ہو یا نہ لکھا ہوا اگر چہ اللہ کا مبارک نام یا **یٰحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** وغیرہ گھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مرد کیلئے ناجائز ہے۔ عورت سونے چاندی کی ڈبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔

## یا اللہ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے آدھے سر کے دَرَد کے 6 علاج

مسجد اگر کسی کو آدھے سر کا دَرَد ہو تو ایک بار **سُورَةُ الْاِخْلَاصِ** (اَوَّلِ آخِرِ ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے، حسب ضرورت تین بار، سات بار یا گیارہ بار اسی طرح دم کیجئے۔ گیارہ کا عدد پورا ہونے سے قبل ہی **اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سر کا دَرَد ٹھیک ہو جائیگا۔**

مسجد جب دَرَد ہو رہا ہو اُس وقت سُونٹھ (یعنی سوکھی ہوئی اُورک جو کہ ہنَساری یعنی دیسی دوا والوں سے مل سکتی ہے) کو تھوڑے سے پانی میں گھس کر سُونٹھ کا گھسا ہوا حصہ پیشانی پر ملنے سے **اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سر کا دَرَد جاتا رہے گا۔**  
مسجد خشک دھنیا کے تھوڑے دانے اور تھوڑی سی رِکشمش اِٹلے کے ٹھنڈے یا سادہ پانی میں چند گھنٹے بھگو کر پینے سے **اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔**  
مسجد گرم دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

مسجد نازِک کا پانی پینے سے آدھا سیسی (یعنی آدھے سر کا دَرَد) اور پورے سر کے ۱۔ یعنی سوکھے ہوئے چھوٹے انگوڑ جس کو پنجابی میں ”سوکی“ کہتے ہیں۔





نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے ہاں میرا اگر کوئی واس سے ملے گا وہ میرا ہے نہ چھوڑے گا۔

درد میں کمی آتی ہے۔

**سیدنا** نیم گرم پانی کے بڑے برتن میں نمک ڈال کر دونوں پاؤں ۱۲ منٹ کیلئے

اُس میں ڈالے رہیں **اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** غزوہ جمل فائدہ ہو جائیگا۔ (مُرد و نسا وقت

میں کی پیشی کر لیجئے)

## یا مصطفیٰ کے سات حُرُوف کی

### نسبت سے درد سر کے سات علاج

**اَلَا یُصَدِّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُزْفُوْنَ** ترجمہ کنز الایمان: نہ انہیں درد سر

ہونہ ہوش میں فرق آئے۔ پ ۲۷ الواقعہ ۱۹) یہ آیت کریمہ تین بار (اول

آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر **درد سر والے** پر دم کر دیجئے۔

**اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** غزوہ جمل فائدہ ہو جائیگا۔ (ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)

**سورۃ الناس** سات بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر سر پر دم کیجئے،

اور پوچھئے، اگر ابھی درد باقی ہو تو دوسری بار بھی اسی طرح دم کیجئے۔ اگر

اب بھی درد ہو تو تیسری بار بھی اسی طرح دم کیجئے۔ پورے سر کا درد ہو یا

آدھے سر کا کیسا ہی شدید درد ہو تین بار میں **اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** غزوہ جمل جاتا

رہے گا۔



فروغِ صبح (مطالعہ نزل علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہو اس نے مجھ پر دُور پاک شہزادہ کا تخت ہو گیا۔

**مسئلہ** پورے سر کا دَر دہو یا شقیقہ (یعنی آدھے سر کا دَر) بعد نمازِ عصر سورۃ الشکائر ایک بار (اول اثر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ غزو جَلّ دَر دہو میں افاقہ ہوگا۔

**مسئلہ** زبّان پر ایک چُنکی نمک رکھ کر ۲ امٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیں سر میں کیسا ہی دَر دہو اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ افاقہ ہو جائیگا۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض کیلئے نمک کا استعمال نقصان دہ ہوتا ہے۔)

**مسئلہ** ایک کپ پانی میں ایک چمچ ہلدی ڈال کر جوش دیکر پینے یا بھاپ لینے سے اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ سر کا دَر دُور ہو جائیگا۔ (سائن وغیرہ میں ہلدی ضرور استعمال کیجئے، روزانہ ایک گرام) (یعنی چُنکی بھر) ہلدی کھانے والا اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ کینسر سے محفوظ رہے گا۔

**مسئلہ** دِیسی گھی میں تلی ہوئی، گرما گرم تازہ جَیّیں طلوعِ آفتاب سے قبل کھانے سے اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ دردِ سر میں آرام آجائے گا۔

**مسئلہ** کبھی اِثناقیہ دردِ سر ہو جائے تو کھانا کھانے کے بعد ڈسپیرین (DISPIRIN) کی دو ٹکیہ پانی میں گھول کر پی لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ غزو جَلّ ٹھیک ہو جائے گا۔ (ہر طرح کے دَر دہو کی ٹکیہ کھانا کھانے کے بعد ہی استعمال کی جائے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے)

**مَدَنی مشورہ:** اگر دواؤں سے دردِ سر ٹھیک نہ ہوتا ہو تو آنکھیں میسٹ کر دیا



موسىٰ علیہ السلام نے جو ایک بار دُعا کرنا شروع کی تھی اس پر اس نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ دعا ہے۔

لیجئے اگر نظر کمزور ہو تو عینک پہننے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر ٹھیک ہو

جائے گا۔ پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو دماغ کے خصوصی ڈاکٹر سے رجوع کرنا

ضروری ہے۔ اس میں کوتاہی بعض اوقات سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

**نکسیر پھوٹنے کا علاج:** اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت

کی انگلی سے پیشانی پر بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لکھنا شروع کر کے ناک کے آخر پر ختم کرے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ خون بند ہو جائے گا۔

**دوا کی حکایت:** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں،

جو بیمار بِسْمِ اللہ کہہ کر دوا پچان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

دوا فائدہ دے گی۔ ایک بار حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پیٹ میں نہایت سخت درد ہوا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا، ارشاد ہوا کہ جنگل کی

فلاں بوٹی کھاؤ۔ پچنانچہ آپ علیہ السلام نے کھائی اور فوراً آرام ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد

پھر وہی بیماری ہوئی، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر

وہی استعمال کی مگر درد میں زیادتی ہو گئی! جناب باری عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا کہ الہی!

یہ کیا تھکید ہے کہ دوا ایک تا شیر دوا کہ پہلی بار اس نے شفا دی اور اس دفعہ (دفعہ) نہ

بیماری بڑھائی! ارشاد الہی عَزَّوَجَلَّ ہوا کہ اے موسیٰ! اس بار تم میری طرف

سے بوٹی کے پاس گئے تھے اور اس دفعہ اپنی طرف سے۔ اے موسیٰ! شفا تو میرے





فروغِ مصلحت (الذی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جو یہاں مرتبہ زہد و پاک پر حاکم تعالیٰ اس پر سزا میں نازل فرماتا ہے۔

نام میں ہے میرے نام کے غیر دنیا کی ہر چیز زہرِ قاتل ہے اور میرا نام ہی اس کا  
تربیاتی (یعنی علاج) ہے۔ (تفسیر نعیمی ج اول ص ۴۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر**  
**رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

دوا پر نہیں خدا پر <sup>مذکورہ</sup> معلوم ہوا کہ بھروسہ دواء پر نہیں خدا عَزَّوَجَلَّ پر رکھنا  
چاہئے۔ اگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** چاہے تو ہی دواء سے شفا ملے  
بھروسہ رکھے **مَدِیْنَة**  
گی وہ نہ چاہے تو یہی دواء بیماری بڑھنے کا سبب بن جائیگی

اور عام مشاہدہ ہے کہ ایک ہی دواء سے ایک بیمار صحت مند ہو جاتا ہے اور دوسری دواء  
جب دوسرا مریض پیتا ہے تو اُس کو مضر اثر (REACTION) ہو جاتا اور مزید سخت  
امراض میں مبتلا یا معذور ہو جاتا یا موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔ جب بھی دواء نہیں تو  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ لیجئے **یَا بِسْمِ اللّٰهِ شَافِی** بسمِ اللہ کافی  
کہہ لیجئے۔

**روح کی سیرابی** اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ  
الصلوة والسلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ ”دنیا سے

ہر روح پیاسی جاتی ہے سوائے اُنکے جس نے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھا  
ہوگا۔“ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۲)





فروغِ مصلحت (اصل و ثواب) میں ہم روزِ تم جہاں بھی ہو گئے پڑو اور پڑھو کہ تمہارا روزِ نکاح ہو جاتا ہے۔

**عُمَدِ گِی سے پڑھنے کی فضیلت** حضرت مولائے کائنات علی الرضی شیر خدا

عَزَّم اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت

ہے، ”ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو خوب عُمَدِ گِی سے پڑھا، اُس کی

بخش ہو گئی۔“ (شُعَبُ الْاٰیْمَان ج ۲ ص ۵۴۶ رقم الحدیث ۲۶۶۷)

ایک گناہ گار کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں **نامِ خُدا کی مٹھاس**

دیکھ کر پوچھا **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ **بِاعْتِثِ نَجَاتٍ**

عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے

جواب دیا، ایک بار میں ایک مدرّسے کی طرف سے گزرا اور ایک پڑھنے والے نے

**بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھی، اُس نے میرے دل میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بیٹھے

بیٹھے نام کی مٹھاس نے اثر کیا اور اُسی وقت میں نے یہ غیبی آواز سنی، ”ہم دو چیزوں کو

جمع نہ کریں گے (۱) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کی لُذّت (۲) موت کی تلخی۔“ (ابیس

الم اعظمین ص ۴) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کسی پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

مَغْفِرَت ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حکایت سے معلوم ہوا

کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے لُذّت اندوز ہونے والا، رَحْمَتوں کے

سائے میں دنیا سے رُخَصّت ہوتا ہے اور موت اُس کے لئے نجات و بخشش کا پیام





انور علی مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح دعا پڑھے، وہ نیکو نواز ہے، بظاہر معمولی نظر آنے والے اعمال کے سبب بڑے سے بڑے گنہگاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

لائی ہے، اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے، وہ نکتہ نواز ہے، بظاہر معمولی نظر آنے والے اعمال کے سبب بڑے سے بڑے گنہگاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

رحمتِ حق ”بہا“ نہ می ہوید رحمتِ حق ”بہا“ نہ می ہوید

(اللہ عزوجل کی رحمت ”بہا“ (یعنی قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عزوجل کی رحمت تو بہا نہ تلاش کرتی ہے۔)

**قیامت کے لئے نرالی سند:** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”تفسیر عزیز“ میں بسم اللہ کے فوائد میں

لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے کفن میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ کر رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ قیامت کے دن یہ میری دستاویز (یعنی تحریری ثبوت) ہوگی جس کے ذریعہ سے رحمتِ الہی کی درخواست کروں گا۔“ (تفسیر نعیمی پارہ اول ص ۴۶)

اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

ملیگا دونوں عالم کا خزانہ پڑھ لو بِسْمِ اللّٰهِ

خدا چاہے تو ہو جنت نہکانہ پڑھ لو بِسْمِ اللّٰهِ

مَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

مَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





خبر من مصلیہ (ملفوظات امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کے علمی و تحقیقی خدمات کے بارے میں)

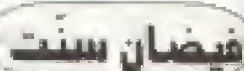
**تو عذاب سے بچ گیا!** فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب ”دُرِّ مُخْتَار“ میں ہے، ایک شخص نے مرنے سے پہلے یہ وصیت کی کہ

اتِّمَّال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ دینا۔ پھر ایسا ہی کیا گیا۔ پھر کسی نے خواب میں اُس شخص کو دیکھ کر حال پوچھا، اُس نے بتایا کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، جب پیشانی پر بسمِ اللہ شریف دیکھی تو کہا، تُو عذاب سے بچ گیا! (الدُّرُّ الْمُخْتَارُ مَعْرُوفٌ وَمُخْتَارٌ ج ۳ ص ۱۵۶) اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**کفن پر لکھنے کا طریقہ!** میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وغیرہ ضرور لکھ لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ بے چارے مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور میت کے ساتھ ہمدردی کی نیکی آپ کی بھی نجات کا باعث بن سکتی ہے۔ حضرت علامہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میت کی پیشانی پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھے اور سینے پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھے۔ مگر نہلانے کے بعد اور کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کسی انگلی سے لکھے، روشنائی (INK) سے نہ





مكة  
المنورة





مَدَنی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُورِ پاک ہو جو بے شک تمہارا گھر ہو دُورِ پاک ہو جہاں تمہارے گناہوں کیلئے نظرت ہے۔

کہ جس کو چاہے بخش دے۔ یقیناً اُس شخص نے اخلاص کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی تھی جو کام آگئی کہ اخلاص کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر چھوٹا عمل بھی بہت بڑا درجہ رکھتا ہے۔ چنانچہ اِمَامُ الْمُخْلِصِیْنَ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ قبولیت نشان ہے، اَخْلَصْ دِیْنَكَ یَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ ”اپنے دین میں مُخلص ہو جاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔“

(المُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۵ ص ۴۳۵ رقم الحدیث ۷۹۱۴)

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت اِمَامُ مُحَمَّدُ غَزَالِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَالِی اِیْک بُوْرْگ سے نُقْل کرتے ہیں، ”ایک ساعت کا اخلاص ہمیشہ کی نجات کا باعث ہے مگر اخلاص بہت کم پایا جاتا ہے۔“

(اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ج ۴ ص ۳۹۹)

**خَالِصِ عَمَلٍ**  
**کی پہچان**  
**مَدَنی**  
حضرت سَیِّدُنا عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، ”کس کا عمل خَالِص ہوتا ہے؟“ فرمایا، ”اُسی شخص کا عمل اخلاص پر مبنی مانا جائیگا جو صُرْف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے عمل کرے اور اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔“ (ایضاً ص ۴۰۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کِس اُن پَر رَحْمَت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہ ایک تہذیب و تربیت کا جامع خاکہ ہے اس کے لئے ایک نیا اور کتب سے گہرا اثر ہے اور یہ ایک نیا جہان ہے۔

یا اللہ عزّ و جلّ تیرے مُخْلِصِ نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا واسطہ ہمیں بے سبب بخش دے۔ امین۔ ہائے! ہائے! نفّس و شیطان کے ہاتھوں ہم تیزی کے ساتھ تباہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! ”حوصلہ افزائی“ کے نام پر جب تک ہمارے اعمال اور دینی افعال کی تعریف اور واہ واہ نہیں کی جاتی ہمیں سکون ہی نہیں ملتا۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو  
کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ  
شیخِ خدایا تکرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے  
کا آسان و رفتاری

کہ حضرت اعلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، ”اے علی! (تکرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتا دوں جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو۔“ عرض کیا، ”ضرور ارشاد فرمائیے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر میری جان قربان! تمام لہجہاں میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی سے سیکھی ہیں۔“ ارشاد فرمایا، ”جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو۔“



موسمِ صیفی (اولِ تابستان) میں بے پرواہی سے اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہوئے ایک بڑا دن تک اس کیلئے کیا گئے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پس اللہ عزوجل اسکی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دور فرما دے گا۔

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ لَا یَنْتَهِی ص ۱۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی

بیماری، قرضداری، مقصد مہ بازی و تمن کی طرف سے

ایذا رسانی، بے روزگاری یا کوئی سی بھی آفت ناگہانی

مُشْکِلِیْنَ جَلَّ

ہوں گی انشاء اللہ

آن پڑے۔ کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے،

دل دکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار

میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے الغرض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی پریشانی

ہو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پڑھتے رہنے کی عادت بنا لیجئے۔ نیت صاف ہوگی تو ان شاء اللہ عزوجل منزل

آسان ہوگی۔ مشکل کی آسانی کیلئے ایک عمل یہ بھی ہے، قبل از نماز جمعہ غُسل

کر کے پاک صاف لباس پہن کر تنہائی میں یا اللہ 200 بار (اول آخر تین بار) رُود

پاک) پڑھ لیجئے کیسی ہی مُصِیبت ہو دور ہوگی یا کیسی ہی حاجت ہو پوری ہوگی

ان شاء اللہ عزوجل۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دُعَوِیِّ اِسْلَامِیِّ کے سنتوں کی تربیت







میرا نام مستطیر اصل طرائقِ حیات ہے، اس لیے آپ (علیہ السلام) ہمیں اندر کی بات کو ظاہر میں ظاہر کرنے کے لیے دعا قبول فرمائی۔

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

**تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ**

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غُزُو جَلُّ دَل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہو سکتی۔

اللہ غُزُو جَلُّ کی بارگاہ میں جو بھی دعا مانگی جائے وہ لازماً قبول ہوتی ہے اور کیوں

نہ ہو کہ خود ہمارے پیارے پیارے سچے اللہ غُزُو جَلُّ کا سچا فرمان ہے:-

**وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي** ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب (غُزُو جَلُّ)

**اَسْتَجِبْ لَكُمْ** (پس المؤمنین) نے فرمایا، مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

**وَسُوسَه**: خدائے حمید غُزُو جَلُّ کلامِ مجید میں جب خود ارشاد فرماتا ہے کہ ”مجھ سے

دعا کرو، میں قبول کروں گا“ مگر بارہا قبولیتِ دعا کا اظہار نہیں ہوتا۔ مثلاً دعا کی جاتی

ہے فلاں جگہ نوکری مل جائے مگر نہیں ملتی۔

**وَسُوسَه کا علاج**: ”قبول ہونے کے معنی سمجھنے میں خطا کھانے کی وجہ سے

شیطان و سُو سے ڈالتا ہے۔ دعا قبول ہی قبول ہے۔ قبولیت کی صورتیں مختلف

ہیں، قبولیت دعا کی تین صورتیں ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) جو اس نے مانگا وہ نہ دیا گیا کہ اس کے حق میں بہتر نہ تھا اور وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

جل جلالہ اپنے بندوں کے حق میں بہتری چاہتا ہے۔





موسلمین (مسلّمین) کے لئے دعاؤں کا مجموعہ جو کہ اس کی قیامت کے دن اس کی طاقت کو دکھائے گا۔

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُهُوَ شَيْئًا  
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَحِبُّوا  
شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور قریب ہے کہ  
کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق  
میں بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ کوئی بات  
تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں  
نہی ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) اس دعاء مانگنے والے پر کوئی سخت بلا و مصیبت آئی تھی۔ جسے اس کا پروردگار  
عز و جل اس بظاہر قبول نہ ہونے والی دعا کے صلہ میں دُور فرما دیتا ہے۔ مثلاً اتوار کو  
بعد نماز مغرب اسکوٹر کے حادثے میں اس کا پاؤں ٹوٹنے والا تھا اور عصر کی نماز  
میں اس نے دعاء مانگی، **یا اللہ!** افلاں پر میرا **1000** روپیہ قرض ہے وہ آج مغرب  
کے بعد مل جائے۔ یہ نماز مغرب ادا کر کے صحیح سلامت مقروض کے پاس پہنچ گیا۔  
اُس نے قرض نہیں لوٹایا، یہ دعا مانگنے والا سمجھا کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ مگر اس  
بے خبر کو کیا خبر کہ مقروض کے پاس پہنچنے سے قبل حادثے میں اس کا جو پاؤں ٹوٹنے  
والا تھا وہ اس دعاء کی برکت سے نہیں ٹوٹا!

(۳) یہ کہ جو مانگا وہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس دعا کے عوض (رع۔ ورض) آخرت میں  
ثواب کا ذخیرہ عطا کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا، ”جب بندہ  
آخرت میں اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مقبول نہ ہوئی تھیں، تمنا



فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھ پروردگار و ۳۶ بار روزِ پاک پر حاس کے دو سال کے کائنات ہوں گے۔

کریگا، کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔“ (أَحْسَنُ الرِّعَاءِ ص ۳۷ حاشیہ منقہ توضیح) ایک حدیثِ پاک میں ہے، ”جس کو دعا کی توفیق دی جائے دروازے پر پشت (یعنی جنت) کے اس کیلئے کھولے جائیں گے۔“ (ایضاً ۱۴۱)

**بِسْمِ اللّٰہِ کی دیوانی** ایک مبلغِ اجماع میں بِسْمِ اللّٰہِ شریف کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ ایک یہودن لڑکی فہائل بِسْمِ اللّٰہِ سُن کر بے حد متاثر (متک۔ عث۔ خز) ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اُس کی زبان پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا ورد جاری ہو گیا۔ ہر وقت اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتی رہتی۔ لڑکی کے کافر ماں باپ اس سے سخت ناراض رہے اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے نیز اسلام دشمنی کے سبب اس کو شش میں لگ گئے کہ اپنی بیٹی پر کوئی الزام عائد کر کے معاذ اللہ اس کو قتل کروادیں۔ چنانچہ ایک دن اُس کے باپ نے جو کہ بادشاہِ وقت کا وزیر تھا۔ شاہی مہر والی انگوشی بیٹی کو رکھنے کیلئے دی، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اُس نے لی اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر جیب میں ڈال لی۔ رات کو جب وہ سو گئی تو اُس کے باپ نے اُس کی جیب سے انگوشی نکال کر دریا میں ڈال دی۔ ایک مچھلی نے وہ انگوشی نگل لی۔ صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا تو





فرمانِ معظمہ (علیہ السلام): جو شخص کچھ بڑا اور پاک ہر امت بھول گیا وہ کھانا کا راستہ بھول گیا۔

اتفاق سے وہی مچھلی جال میں پھنس گئی، اُس نے لا کر وزیر کو تحفہ دیدی، وزیر نے پکانے کیلئے لڑکی کے حوالے کی۔ اُس نے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر مچھلی لی، جب بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر اُس کا پیٹ چاک کیا تو اُس میں سے آنگوٹھی نکل پڑی، اُس نے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر جیب میں ڈال لی اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔ کھانا کھانے کے بعد جب دربار کا وقت آیا، باپ نے لڑکی سے آنگوٹھی طلب کی۔ اُس نے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر جیب سے نکال کر دیدی۔ باپ یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا اور اللہ عزوجل نے بِسْمِ اللہِ کی دیوانی کو قتل سے محفوظ فرمالیا۔ (لمعانِ صوفیاء) اللہ عزوجل کسی اُس پر رحمت ہو اور اُس کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**بِسْمِ اللہِ لکھنے کی فضیلت:** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عزوجل و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جس نے اللہ عزوجل کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر کیا اللہ عزوجل اُسے بخش دے گا۔“ (القرآن المشرورج ۱ ص ۲۷)

سرکارِ عالم حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے



میرے مصلحتاً (میں نے) اس شخص کی ایک خاک آلود کپڑی کے پاس حرا کر رکھی ہے، جو خود پاک نہ رہے۔

والد گرامی تاج العلماء، راس الفضلاء، رئیس المتکلمین حضرت سید شاہ نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذوالقعدة الحرام ۱۲۹۷ھ بمجمعات بوقت ظہر وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کی آخری تحریر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تھی۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کی رقت انگیز منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ”روزِ وصال نمازِ صبح (نجر) پڑھ لی تھی اور ہنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظہر باقی تھا کہ انتقال فرمایا۔ نزع میں سب حاضرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کئے مُتَوَاتِر سلام فرماتے تھے۔ (یہ اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَتُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی ارواحِ مقدّہ ساستقبال کیلئے جمع ہو رہی تھیں) جب چند سانس باقی رہے۔ ہاتھوں کو اعضائے وضو پر یوں پھیرا گویا وضو فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ استِشاق (یعنی ناک کی صفائی) بھی فرمایا۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وہ اپنے طور پر حالتِ بیہوشی میں نمازِ ظہر بھی ادا فرما گئے۔ جس وقت رُوحِ پر فُتُوح نے جدائی فرمائی، فقیر سر ہانے حاضر تھا۔ وَاللّٰهُ الْعَظِیْمُ ایک نورِ مَلِیْح (یعنی حسین نور) عکاسیہ نظر آیا (یعنی جو بھی موجود تھا وہ دیکھ سکتا تھا) کہ سینہ سے اٹھ کر بُرقِ تابندہ (یعنی چمکدار بجلی) کی طرح چہرہ پر چمکا جس طرح لُحْانِ خورشید (یعنی سورج کی روشنی) آئینہ میں جَلِش کرتا ہے۔ یہ حالت ہو کر غائب ہو گیا اس کے ساتھ ہی رُوحِ بدن میں نہ تھی۔ پچھلا (یعنی آخری) کلمہ زبَانِ فیضِ ثَرْجَمَان سے نکلا، لَفْظِ اللّٰهِ تھا وہ بس۔ اور آخر تحریر کہ دستِ مبارک سے



غرض یہی مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ہاں ہر اک طرف سے دعا کرتے ہوئے کسی سے گزرتی تھی۔

ہوئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تھی کہ انتقال سے دو روز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ بعد فقیر (یعنی سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے حضورِ پیر و مرشدِ برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوڑ دیا (یعنی خواب) میں دیکھا کہ حضرت والد ماجد قدس سرہ العاجد کے مرقد (مزار) پر تشریف لائے۔ غلام نے عرض کیا، ”حضور! یہاں کہاں؟“ فرمایا، آج سے، یا اب سے یہیں رہا کریں گے (ہیات النبیّت بن اس ۵۱، ۵۰ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

عرش پر دھو میں چٹیں وہ مومن صالح ہلا

فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا (مدائق بخشش شریف)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے سلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لکھنے کا عظیم ثواب پانے کیلئے ہو سکے تو کبھی کبھی با وضو خوش خطی کے ساتھ

کاغذ وغیرہ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر فرمایا کریں، لیکن بے ادبی کی جگہ

ہرگز نہ لکھے، دیواروں پر بھی آیات و مقدس کلمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لکھائی

کے ذرات زمین پر جھڑ جاتے ہیں۔ (لہذا مساجد میں بھی اس ادب کا خیال رکھئے)

اور زمین پر لکھنے کے بارے میں تو خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے صراحتاً منع فرمادیا ہے، چنانچہ





نورِ مبین (مجلد اول، صفحہ ۸۹) میں ہے کہ ہر کلمہ اور حرف اس نے اللہ عز و جل کے لئے دعا کی۔

**زمین پر لکھنا** حضور پر نور، شاہِ غیور، شافعِ یومِ القُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک جگہ سے گزرے جہاں زمین پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ سرکار

عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قریب بیٹھے ہوئے نوجوان سے استفسار فرمایا، ”یہ کیا لکھا ہوا ہے؟“ اُس نے عرض کی ”بسمِ اللہ“ فرمایا، ”ایسا کرنے والے پر لعنت ہو بسمِ اللہ کو اسکی جگہ پر ہی رکھو۔“ (التَّوَاتُورُ ج ۱ ص ۲۹)

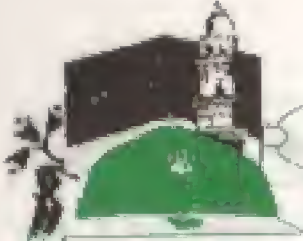
از خدا توفیق خواہیم  
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

(ہم اللہ عزوجل سے ادب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے ادب فضلِ رب عزوجل سے محروم ہو کر درج ذیل دُخوار پھرتا ہے۔)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! زمین پر**  
**ہر زبان کے حُرُوف کی تعظیم کیجئے**  
کسی بھی زبان میں کوئی لفظ نہیں لکھنا چاہئے بعض اوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ انگریزی زبان کا ادب کرنے

کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کی سخت غلط فہمی ہے۔ غور تو فرمائیے! اگر انگریزی میں **ALLAH** لکھا ہوگا تو کیا آپ ادب نہیں کریں گے؟ کریں گے اور یقیناً کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر توہین کی نیت سے **مَعَاذَ اللہ** اس پر پاؤں رکھ دے یا پیچ دے تو کافر ہو جائیگا۔ بہر حال انگریزی اور دنیا کی ہر زبان کے حُرُوف کا ادب کرنا چاہئے **تفسیر عبیر شریف جلد اول ص ۳۹۶** کے مطابق دنیا میں بولی





غرض ان مصنفین (مؤلفین) ہیں جن کے پاس صرف لکھنا اور اس سے کچھ پر ڈال دینا پاک نہ پر حاشیہ نہیں دینا ہوتا۔

**جانے والی تمام زبانیں الہامی ہیں**، ظاہر ہے زمین پر کسی بھی زبان میں

لکھنے سے اُس کی بے ادبی یقینی ہے، آج کل ٹریفک کے محکمہ کی جانب سے رہنمائی

کیلئے سڑکوں پر بعض تحریریں ہوتی ہیں یہ غلط <sup>طریقہ</sup> ہے، کاش! صرف رنگ برنگے (مگر

بزرگ علاوہ) پتھروں سے کام چلایا جاتا۔ دروازوں پر ایسے **پانی دان** نہ رکھے جائیں

جن پر **WELL COME** لکھا ہوتا ہے۔ افسوس! آج کل حروف کا ادب کرنا

تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ عموماً بچھانے کی درمی و چادر پر نیز قوم کے گدیوں کے اُستر

اور پلنگ کی چادروں پر کمپنی یا ڈیکوریشن کا نام تحریر ہوتا ہے، **W.C.** پر، چٹپلوں اور

جوتوں کے اندرونی حصوں بلکہ تلووں پر اور کپڑے کی گناریوں پر کارخانے کے نام

وغیرہ کی لکھائی ہوتی ہے۔ بعض اوقات رسوائی میں پاجامے کے اندر بیٹھنے کی جگہ پر

تحریر آجاتی ہے تو مسلسل بے ادبی کا سلسلہ رہتا ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تشویشناک

بات یہ ہے کہ عموماً ہر ”لال اینٹ“ پر اور ”فلور ٹائل“ کے نیچے لکھائی ہوتی ہے۔ <sup>بچھانے کی</sup> لال

اینٹوں اور فلور ٹائلز کی لکھائی گریڈر سے مٹائی جاسکتی ہے اور زیادہ مقدار میں

خریدنے والے کارخانے والوں سے بغیر لکھائی کے بھی بنا سکتے ہیں مگر اتنی ساری

زحماتیں اٹھانے والا باادب مدنی ذہن کیسے بنے؟ **اللہ** عزوجل کی عطا کردہ توفیق سے

سب ممکن ہے۔ ایک بار (باب المدینہ) کراچی میں فرش پر رکھی ایک لال اینٹ کی لکھائی

دیکھ کر سب مدینہ علی کا دل بے قرار ہو گیا اُس پر عمر لکھا ہوا تھا۔ لال اینٹیں حمام



موصوفہ (علیہ السلام) جس نے کھ پراک بارؤ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں، بیتِ الخلاء میں ہر جگہ کی دیوار و فرش میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ الفاظ لکھتے ہوئے ماضی کی ایک دلخراش یاد ذہن پر ابھر رہی ہے اُس کو بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

مدینہ شریف کی مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی مشرقی جانب بابِ جبریل کے سامنے ایک قدیم گلی تھی جو ایک دلخراش یاد کہ جنت البقیع کی طرف جاتی تھی اُس مقدس گلی کو عشاق پرہشتی گلی کہا کرتے تھے، اُس میں کئی یادگاریں مثلاً اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے مکانات طہیات وغیرہ تھے، اب وہ میٹھی میٹھی حقیقی مدنی علی شہید کردی گئی ہے۔

۱۹۷۰ء کی ایک سہانی شام کو (سب مدینہ) اسی پرہشتی گلی سے گزر رہا تھا کہ گٹر کے ایک ڈھلن کی عَرَبی لکھائی پر نظر پڑی۔ غور سے دیکھا تو اُس پر لوہے کی ڈھلائی سے ”مَجَارِی المدینہ“ تحریر تھا میں نے جذبہ عقیدت میں اس تحریر کو چوم لیا اور جن بد نصیبوں نے میرے میٹھے میٹھے مدینہ (زادۃ اللہ شرفاً) کے نام کو گٹر کے ڈھلن پر لکھوایا اُن سے میرے دل میں اس قدر نفرت پیدا ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتا۔ چومتا ہوا دیکھ کر ایک یمنی بوڑھے نے مجھے جھوٹا، میں سر نیچا کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پیچھے سے کسی کے سلام کرنے کی آواز آئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی پاکستانی تھا، بڑے پُر خپاک طریقے سے ملا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا، ”اُس یمنی





خود صاف صاف کہہ دیا کہ میں نے اس کے لئے جو چیزیں ضروری تھیں ان میں سے کچھ بھی مانگا نہیں ہے۔

بوڑھے کا بُرا مت منائیے گا،“ مزید اُس نے کہا، ”مسجد النبی الشریف علی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کا اندازہ دیکھ کر مجھے کشش ہوئی اور میں مسلسل آپ کا پیچھا کئے چلا آ رہا ہوں اور آپ کی ہر نقل و حرکت کا جائزہ لے رہا ہوں، آپ میرے مکان پر قیام کر لیجئے۔“ میں نے جواب دیا، ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس قیام کی سہولت موجود ہے۔“ کہا، ”کھانا ہی کھا لیجئے۔“ میں نے جواب دیا، ”اس کی فی الحال حاجت نہیں،“ کہا، ”میری طرف سے کچھ رقم قبول کر لیجئے،“ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، ”میں حاجتمند نہیں، الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس اخراجات موجود ہیں۔“ بہر حال وہ خوش عقیدہ شخص تھا اور اُس نے مجھ سے بہت سی مَحَبَّت کا اظہار کیا، میرے لئے وہ اجنبی تھا اور اس کے بعد پھر کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور ہر مسلمان کو بے ادبی اور بے ادبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَزَّوَجَلَّ

محفوظ خدا رکھنا سدا بہ ادبوں سے

اور مجھ سے بھی سَرَزَد نہ کہی بی ادبی ہو

صلو علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

سینے کی دلیل! عربی میں مدینہ کے معنی ”شہر“ ہے۔ اس لئے گٹھڑ کے ڈھلکن پر مدینہ لکھنے میں حرج نہیں۔



مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ (مدینہ منورہ) نام جہاں بھی ہو گھر پر ڈاڑھ پر ڈاڑھ پر ڈاڑھ تک پہنچتا ہے۔

**دیوانے کا جواب:** عَرَبِی میں شہر کیلئے ”بَلَد“ کا لفظ بھی معروف ہے مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ کی شہری انتظامیہ کو بھی بَلَدِ یہ ہی کہتے ہیں آخر ایسا پیارا

نام **مَدِیْنَةُ** زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا گنگو کے ڈھکن ہی پر لکھنے کی کیوں سوچھی؟ عَرَبِی زَبَان کے علاوہ بشمول اُردو دنیا کی کسی بھی زَبَان میں جب **مَدِیْنَةُ** کہا جائے گا تو ہر ایک اس سے مراد مَدِیْنَةُ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ہی لے گا۔ بلکہ علمائے کبار رحمہم اللہ انفقار نے مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا کے جو مُتَعَدِّدَ اَسْمَاءِ مَبَارَکَہ تحریر فرمائے ہیں اُن میں مُجَرَّد (یعنی تنہا) لفظ **مَدِیْنَةُ** بھی شامل کیا ہے۔ اور اس کو مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا کی تاریخ پر لکھی ہوئی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے مثلاً علامہ نور الدین علی بن احمد السَّمُہودی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے وفاء الوفا ج ۱ ص ۲۲ میں مدینہ شریف کے بہت سارے اَسْمَاءِ مَبَارَکَہ لکھے ہیں اُن میں ایک نام **مَدِیْنَةُ** بھی لکھا ہے۔ بہر حال کسی بھی زاویہ سے گنگو کے ڈھکن پر مدینہ بلکہ المَدِیْنَةُ لکھنے کو عشاق کا دل تسلیم کر ہی نہیں سکتا۔ ”المَدِیْنَةُ“ کیا ہے یہ تو عشاق کا دل ہی جانتا ہے۔ عاشقوں کے امام، امامِ اہلسنّت، حُجَّۃُ دِیْن و مِلّت، پروانۂ شمع رسالت، عاشقِ ماہِ نبوّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے نزدیک **مَدِیْنَةُ** زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا کی اَہَمِّیَّتِ مَلاَظَہ ہو۔ پُچھا نہ فرماتے ہیں۔

نامِ مَدِیْنَةُ لے دیا چلنے لگی نسیم خلد

سوزِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں (حاتیٰ فیض شریف)



میرا دل بے یار گارِ مدینہ (ذوقِ امت)

علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی جان حضرت مولانا حسن رضا

خان علیہ رحمۃ اللہ ان یوں اظہارِ تمنا کرتے ہیں۔

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے

میرا دل بے یار گارِ مدینہ (ذوقِ امت)

وَسَوْسَه: گٹر پھر گٹر ہوتا ہے اس کا ڈھلن چو مناسخت معیوب ہے۔

علاجِ وَسَوْسَه: گٹر کا ڈھلن اوپر ہوتا ہے نواد اندر۔ سوکھے ہوئے ڈھلن کو جس

پر نجات کا کوئی ظاہری اثر نہ ہو اس کو ناپاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں، لُحْدِ اَمْدِیْنَةُ السَّمَوْرَہ

رَاذِیَ اللہُ شَرَفًا کے المَدِیْنَةُ لکھے ہوئے سوکھے ہوئے ڈھلن کو عشق و مستی میں چومنے کو

اِنْ شَاءَ اللہُ شَرَفًا دُنْیَا کا کوئی بھی مفتی اسلام ناجائز نہیں کہے گا۔ سرکارِ والا تبار،

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس دیار کے ڈھلن پر لکھے ہوئے

اَلْمَدِیْنَةُ کو چومنا اور مستی میں جھومنا صُرْفِ عَاشِقَانِ مَدِیْنَتِہُ کَثُرَ ہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا

حصہ ہے۔ بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانو، مدینے کے مستانوں اور شمع

بزمِ رسالت کے پردانو۔ جھوم جھوم کر کہئے۔

اَلْمَدِیْنَةُ سَے ہمیں تو پیار ہے

نزدوں

اِنْ شَاءَ اللہُ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





میرا دل مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے چھوڑ دیا ہے جس کا وہاں ہر جگہ اللہ کا نور ہے۔

**شرابی کی بخشش ہو گئی!** ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، وہاں ہی وہ پانی

میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ جب اُسے دفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اس کا مرحوم بھائی جنت میں ٹہل رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، تو تو شرابی تھا اور نشہ ہی کی حالت میں مرا پھر تجھے جنت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ

کہنے لگا، ”آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور نکل لیا۔ پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔ جب قبر میں پہنچا تو مُنکر کبیر کے سوالات

پر میں نے عرض کیا، آپ مجھ سے سوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پروردگار عزوجل کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی اَصَدَقَ عَبْدِي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اسے

بخش دیا۔ (نورۃ المجالس ج ۱ ص ۲۷) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





موسمِ رمضان المبارک کی آمد اس وقت کی ہے کہ ہمارے ملک میں ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے عقائد اور رسوم کے مطابق مناجات کرتے ہیں۔

کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو کر سنتیں سیکھنے سکھانے والے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہو جائے، ہر درس اور ہر سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر حاضری کی سعادت حاصل کرے اور اس کیلئے صدقِ دل سے جہد و جہد کرے جیسا کہ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب باب المدینہ کراچی میں منعقد ہونے والے تبلیغ کا انعقاد ہوا۔

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ مدنی قافلے لانے کیلئے متعدد شہروں سے باب المدینہ کراچی کیلئے ٹھوسی ٹرینوں کا سلسلہ تھا۔ انہیں دنوں ہمارے ایک عزیز فوت ہو گئے۔ چند روز کے بعد گھر کے کسی فرد نے مرحوم کو خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو کہنے لگے، میں نے کراچی میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نیت سے ٹھوسی ٹرین میں نشست بک کروائی تھی۔ اور اللہ عز و جل نے اس نچی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔

رحمتِ حق ”بہا“ نہ می جوید رحمتِ حق ”بہانہ“ می جوید

(اللہ عز و جل کی رحمت ”بہا“ یعنی قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ عز و جل کی رحمت تو ”بہانہ“ (محفوظ) ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَمْلِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





نہ جان سکتے (مگر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے) کہ کون سا نیکو عمل یا نیکو شخصیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

**اچھی نیت**  
**کی برکتیں**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟

اچھی نیت کا کس قدر بلند رتبہ ہے کہ عمل کرنے کا موقع نہ

ملنے کے باوجود اجتماع میں شرکت کی نیت کرنے والے

خوش نصیب کی مغفرت کر دی گئی۔ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں، انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں اچھی نیت سے جنت حاصل ہوگی۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۶۱)

یاد رکھئے! نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہونے کی

صورت میں خالی ہاں کر دینے سے نیت کا ثواب نہیں ملتا۔ مثلاً کسی سے کہا گیا کہ کل

آنا۔ اُس نے ہاں کہہ دیا اور دل میں یہ ارادہ ہے کہ نہیں جاؤں گا تو یہ جھوٹا وعدہ ہوا اور

جھوٹا وعدہ کرنا حرام اور جھٹھم میں لے جانا والا کام ہے۔ جب نبی اکرم، نورِ مجسم،

رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو

فرمایا، مہینہ طیبہ میں کچھ لوگ ہیں کہ ہم جو بھی داوی طے کرتے ہیں یا ایسی جگہ کو

پامال کرتے ہیں جس سے کفار کو غصہ آئے نیز ہم کوئی مال خرچ کرتے ہیں یا ہم

بھوکے ہوتے ہیں تو وہ ان تمام باتوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں حالانکہ

وہ دینہ منورہ میں ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یا رسول اللہ! غزوہ جمل

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کیسے؟ وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



پروانِ معصومہ (مفت محمد رفیع رحمانی) رحمہ اللہ ایک ذہن فربہ صاحبہ تھیں جن کی فکر نے انور کلمات جاریہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نے فرمایا، انہیں عذر (یعنی مجبوری) نے روک رکھا ہے۔ (وہ اس لئے ثواب کے حقدار قرار پائے کہ شرکت کی پہلی نیت ہونے کے باوجود مجبوراً شریک نہ ہو سکے تھے۔)  
(السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۶ ص ۲۴ و تحفہ)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا جوئی) کے لیے خوشبو لگائے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کی خوشبو گسٹوری سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو آدمی غیر خدا کی خاطر خوشبو لگائے وہ قیامت کے دن یوں آئے گا کہ اس کی بومردار سے زیادہ بدبودار ہوگی۔ (مُصَنَّفُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ج ۴ ص ۳۱۹ حدیث ۷۹۳۲، إحياء العلوم ج ۴ ص ۸۱۳)

حُجَّةُ الْإِسْلَامِ اِمَامُ مُحَمَّدُ غَزَالِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِي كَيْمِيَّائے سعادت میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ سَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اس نیت سے قرض لے کہ واپس نہیں کریگا تو وہ چور ہے۔“

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲ ص ۶۰۲)

**اللہ تعالیٰ کی**  
**کسی تدبیر**  
خدا نے رحمن عزوجل کی رحمت پر قربان! وہ بے نیاز ہے۔ کس بندے کے ساتھ اس کی کیا خفیہ تدبیر ہے یہ کوئی نہیں جانتا کہ جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو بظاہر بہت ہی چھوٹے سے عمل پر جنت کی اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا ہے اور جب گرفت کرنے پر آتا ہے تو کسی ایک صغیرہ گناہ پر پکڑ لیتا ہے۔ لہذا بندے کو





حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بڑا آدمی جس کے لیے دنیا کی ہر شے تیار تھی۔

چاہئے کہ کسی بھی نیکی کو ہرگز ترک نہ کرے اور گناہ سے ہر صورت میں اپنے آپ کو بچائے اور ہر حال میں ربِّ ذوالجلال غُذُو جَلِّ کی **بے نیازی** سے ڈرتا رہے۔  
حضرت علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں،

**رونق کھڑے کر دینے**  
**والے حکایت ہے**  
حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اُتباب کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ لوگ ایک مقتول (یعنی قتل کئے ہوئے مُردے) کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے

گزر رہے۔ سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب مقتول کی شکل دیکھی تو ایک دم **بے ہوش** ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا، کسی نے ماجر اور یافث کیا تو فرمایا، یہ **مقتول** کسی وقت بہت بڑا عابد و زاہد تھا۔ لوگوں کا تجسس بڑھا۔ عرض کیا، یاسپی! ہمیں تفصیلی واقعہ ارشاد فرمائیے! فرمایا، یہ **عابد** ایک روز نماز کیلئے گھر سے چلا تو راستے میں ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑ گئی اور ایک دم اُس کے دل میں عشق کی آگ شعلہ زن ہوئی اور اُس کے ہنسنے میں پڑ گیا، اُس سے شادی کا مطالبہ کیا، اُس نے شرط رکھی کہ عیسائی ہو جاؤ۔ کچھ عرصہ **عابد** نے ضبط کیا، مگر آخر کار شہوت کے ہاتھوں لاچار ہو کر اسلام چھوڑ کر نصرانی بن گیا۔ جب اُس نے لڑکی کو آکر خبر دی تو وہ بپھر گئی اور نفَرین (نعت۔ ریح۔ ن) کرتے ہوئے کہا، اوبد نصیب! تیرے اندر کوئی بھلائی

نہ یعنی ملامت۔





خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر روز شریف و شریفہ دعا پڑھنا ہر روز کی ہے۔

نہیں، تو نے اپنے دین سے وفا نہیں کی تو کسی اور کے ساتھ کیا وفا کریگا **ابد بخت** !  
تو نے شہوت سے بدمست ہو کر عمر بھر کی عبادت و ریاضت بلکہ اپنا دین تک داؤ پر  
لگا یا دیا ہے **سنا تو اسلام سے پھر کر مُرتد ہو چکا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** میں  
**عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو چکی ہوں**۔ یہ کہہ کر اُس نے  
**سُورَةُ الْاِخْلَاصِ** کی تلاوت کی، کسی سننے والے نے حیرت سے پوچھا، یہ تجھے  
کیسے یاد ہو گئی؟ کہنے لگی، دراصل بات یہ ہے کہ خواب کے اندر میں جہنم میں داخل  
ہونے لگی، اچانک ایک صاحب وہاں آ گئے اور مجھے تسلی دیتے ہوئے کہنے لگے،  
ڈرو مت، تمہاری جگہ اُسی شخص کو فدیہ بنا دیا گیا ہے۔ اتنے میں یہ عاشق ناشاد و نامراد  
میری جگہ جہنم میں جانے کیلئے آ گیا۔ پھر وہ صاحب مجھے جنت میں لے گئے وہاں  
میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا،

ترجمہ کنز الایمان: اللہ جو چاہے

منانا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا

اُسی کے پاس ہے۔

يَعُوْا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ

وَعِنْدَهُ اَمْرُ الْكِتٰبِ (۳۹)

(پ ۱۳ اربعہ ۳۹)

پھر انہوں نے مجھے **سُورَةُ الْاِخْلَاصِ** یاد کروائی، جب میں بیدار  
ہوئی تو یہ مجھے یاد ہو چکی تھی۔

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، وہ خوش نصیب لڑکی تو  
مسلمان ہو گئی لیکن بد نصیب عابد شہوت سے مغلوب ہو کر مُرتد ہونے کے بعد آج





ترجمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تو انہیں (علیہم السلام) پروردگار کے رسول کے ساتھ ہی ہیں۔

قل کر دیا گیا۔ نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ اَهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(بَحْرُ الدُّعَاءِ فَصْلُ السَّادِسِ عَشْرُ ص ۱۰۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی**

اور اُس کی **خُفِیَہ تدبیر** سے ہر ایک کو ہر دم ڈرتے رہنا چاہئے ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا بھی یا نہیں۔ آہ! آہ! آہ! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم دنیا میں پیدا ہو کر سخت ترین آزمائش میں پڑ گئے، اس معاملہ میں تو جانور اور کیڑے مکوڑے اچھے رہے کہ نہ انہیں سَلْبِ ایمان کا خوف، نہ سُکرات و قُبُور و حَشَر کی ہولناکیوں کی وحشت، نہ عذابِ جہنم کا ڈر۔

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سَلْبِ ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

آہ! کثرتِ مِضیاں ہائے خوف و رزخ کا

کاش! اس جہاں کا میں نہ بکھر جاتا ہوتا

**اللہ عَزَّوَجَلَّ** بے نیاز ہے، ہمیں اُس سے ہر دم ڈرتے رہنا چاہئے،

ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کبھی بھی غفلت نہیں کرنا چاہئے، بُری صحبت میں

ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صحبت اور اچھوں سے مَحَبَّت و نسبت میں ہر طرح

سے عافیت ہے۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی



نو جانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر روزِ شنبہ و روزِ جمعہ پڑھے گا جس کی قیامت کے دن اس کی نعمت کرے گا۔

کے مدنی ماحول سے منسلک ہو کر جو عمر بھر وابستہ رہتا ہے اُس پر وہ رحمتیں برسی ہیں کہ سننے والے و زکوٰۃ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ چنانچہ

**مدینہ کا مسافر** بابُ الحمد یمنہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش

کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ میرے والد بزرگوار حاجی عبد الرحیم عطاری (پٹی) جن کی عمر کم و بیش 70 سال تھی۔ اجدائی دور دنیا کی رنگینیوں کی نڈر رہا مگر پھر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ 1995ء میں جب دوسری بار حج کا مہوارہ جانظر املا تو ان کی خوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا خوشی دو چند ہوتی جا رہی تھی۔ آخر ان کی خوشیوں کی معراج کا وقت قریب آ گیا۔ رات 4:00 بجے ایئر پورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خوشی خوشی سیاری میں مشغول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا تقریباً 3:00 بجے اخرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکل پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دستک پڑی۔ پوچھا کہ دروازہ کھولا تو سامنے والدہ پریشانی کے عالم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والد صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ میں بے غجالت تمام پہنچا تو والد صاحب بے قراری کے ساتھ سینہ سہلا





خود میں مسئلہ (علیہ السلام) نے کبھی پرواز نہ کر سکا اور وہ پاکستان کے ساحل کے کنارے ہوں گے۔

رہے تھے، فوراً اسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں گھبراہٹ مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے روانگی ہے اور والد صاحب کو یہ کیا ہو گیا! افسوس طیارہ والد صاحب کو لئے بغیر ہی سوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والد محترم 5 دن اسپتال میں رہے۔ اس دوران مزید بچہ چار بار دل کا دورہ پڑا۔ مگر الْحَمْدُ لِلّٰہ غُذُو جَلَّ دَعْوَتِ اسلامی کی برکت سے ہوش کے عالم میں اُن کی ایک بھی نماز قضا نہ ہوئی۔ جب بھی نماز کا وقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ **تَسْمِ** (ت۔ یَم۔ نَم) کر دیا جاتا اور آپ ثقاہت کے باعث اشارے سے نماز پڑھ لیتے۔ آخری ”ایک“ پر پھر بے ہوش ہو گئے۔ عشاء کی اذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، بابا جان نماز کیلئے **تَسْمِ** کروادوں، اشارے سے فرمایا، ہاں۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ غُذُو جَلَّ** میں نے **تَسْمِ** کر دیا اور والد صاحب نے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے مگر پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہم گھبرا کر دوڑے اور ڈاکٹر کو بلا لائے۔ فوراً I.C.U. میں لے جایا گیا، چند منٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والد بڑے خوش نصیب تھے کہ انہوں نے بلند آواز سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَيْہِ رَاجِعُونَ** (آپ البقرہ ۱۵۶)

ایک سپہ زادے نے والد مرحوم کو غسل دیا۔ چونکہ والد صاحب کو آنکھوں پر گن کر



میرزا حسن مصطفیٰ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا نام اور شخصیت کے بارے میں پڑھنا اور پاکیزہ دعا پڑھنا اور دعا کا راز کھولنا۔

پرگن کر آؤ کار پڑھنے کی عادت تھی لہذا آپ کی انگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار انگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والد صاحب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کی کہ میرے مرحوم والد کا حال مجھ پر مُنْکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والد بزرگوار علیہ رحمۃ الغفار احرام پہنے تشریف لائے اور فرما رہے ہیں، ”میں عمرہ کی نیت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں بہت خوش ہوں“۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مسجد الحرام شریف کے اندر کعبۃ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحیم عطّاری کو عین بیداری کے عالم میں اپنے برابر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز سے فارغ ہو کر بہت تلاش کیا مگر نہ پا سکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مدینے کا مسافرِ سندھ سے پُھنچا مدینے میں

قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں





میرا جی (میرا جی) اس شخص کی بات نہ کرنا کہ اس شخص کے پاس میرا کوئی سودا نہ ہے۔

## مَنْ أَعْلَى الْخَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

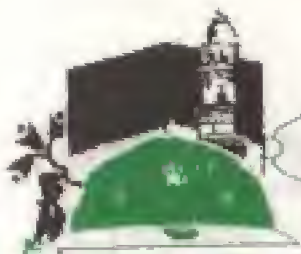
اللہ عزوجل اپنے نام کی تعظیم کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا اور انعام و اکرام کی بارشیں فرمادیتا ہے یہ بھی اُس کی **خفیہ تعبیر** ہے کہ سخت گنہگار و شراب خور کے بظاہر چھوٹے سے نیک عمل سے خوش ہو کر توبہ کی توفیق دیکر ولی کامل بنا دے۔ چنانچہ

**شرابی ولی بن گیا** حضرت سیدنا شرف الدین علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْكَافِي توبہ سے قبل بہت بڑے شرابی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دھت کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعظیماً اٹھالیا اور عطر خرید کر معطر کیا پھر اُسے ایک بلند جگہ پر آداب کے ساتھ رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ”جاؤ! بشارت ہے کہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔“ اُن بزرگ نے دل میں سوچا کہ **بشارت تو شرابی سے**۔

شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری اور تیسری بار بھی جیسی خواب دیکھا اور یہ بھی سنا کہ ”ہمارا یہ پیغام بشارت ہی کی طرف ہے، جاؤ! انہیں ہمارا پیغام پہنچا دو!“ چنانچہ وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ





خود میں مصروف رہ کر دنیا میں کسی اور کی بات نہ کرے۔ نہ دوسروں کی بات نہ کرے۔ نہ کسی اور کی بات نہ کرے۔

حضرت دشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور پشور کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نشے میں بدست ہیں! انہوں نے کہا، انہیں جا کر کسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے۔ کسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرت سیدنا دشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے فرمایا، اُس سے پوچھو کہ وہ کس کا پیغام لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، اللہ عزوجل کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو مجھوم اٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پیغام حق سن کر بچے دل سے توبہ کی اور اُس بلند مقام پر جا پہنچے کہ مشاہدہ حق کے غلبہ کی شدت سے ننگے پاؤں رہنے لگے۔ اسی لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۶۸) اللہ عزوجل کسی اُن پر

رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلوا علی الحبیب آ  
صلی اللہ تعالیٰ علی محمد  
میتھے میتھے اسلامی بہائیوا اللہ عزوجل

بِأَدَبٍ بِالنَّبِيِّ

کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا آدب کرنے سے

بے ادب بے نصیب

ایک سخت گنہگار اور شرابی و لسی اللہ بن گیا تو جن کے

دلوں میں ارباب الاغنام عزوجل کا نام گندہ (گنہ دہ) ہے اور جن کے قلوب

ذکر اللہ سے معمور ہیں اُن نفوسِ قدسیہ کے آدب کے سبب ہم گنہگار، اللہ عزوجل





نور علی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہر نوکر جو اس نے کچھ دیا، وہ شریف نہ ہو گا جس نے بھلا کر۔

کے فضل و کرم سے کیوں بہرہ ور نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیاء و انبیاء کے بھی آقا ہیں یعنی سید الانبیاء، **احمد مجتبیٰ**، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کا ادب ہمارے رب عزوجل کو کس قدر محبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا ادب اُجڑ و ثواب کا موجب ہے۔ حضرت سیدنا شریح حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے اللہ رب العزت عزوجل کے نام کا ادب کیا تو عظمت پائی۔ تو آج ہم اگر شاہِ عالی نسب، سلطانِ عرب، محبوبِ رب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک کا ادب کریں، جہاں سنیں چوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزت نہ پائیں گے؟ حضرت سیدنا شریح حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے جہاں اللہ عزوجل کا نام دیکھا وہاں **عطر** لگایا تو پاک ہو گئے، ہم بھی جہاں ذکرِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہو وہاں **عرقِ محلاب** چھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

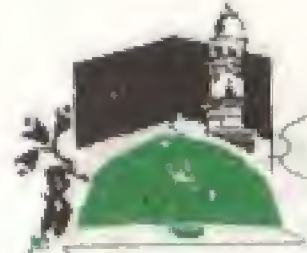
کیا مہکتے ہیں مہکتے والے بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حدائقِ بخشش شریف)

**جٹا نور بھی ولی کی**  
**تعظیم کرتے ہیں**  
حضرت سیدنا شریح حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی ہمیشہ تنگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک **بغداد شریف** میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات رہے کسی پتھر پائے نے راستے میں





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پھر فرما کہ وہ اس نے تم پر ذرا پاک تر و عاقل تر و دہرے ہو گیا۔

گو بر نہ کیا اور وہ صرف اس حرمت و اُذب کے پیش نظر کہ حضرت سیدنا شریح حانی علیہ رحمۃ اللہ کافی یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔ ایک دن ایک پتھر پائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اُس کا مالک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہونہ ہو آج حضرت سیدنا شریح حانی علیہ رحمۃ اللہ کافی کا انتقال ہو گیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے۔  
(مُلخص از احسن البرعاء ص ۱۳۷) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن

### کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مزدہل جو کہ اس ذر کا ہوا خلق خدا اُس کی ہوئی جو کہ اس ذر سے پھر اللہ اُس سے پھر گیا  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
ٹھوکر میں کھاتے پھر دے ان کے ذر پر پڑ ہو قافلہ تو اے رضا اذل گیا آخر گیا

حضرت سیدنا شریح حانی علیہ رحمۃ اللہ کافی کو عقیدتمندوں کی بھی مغفرت  
انتقال کے بعد قاسم بن مہر نے خواب میں دیکھ

کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، یا اللہ عزوجل مجھ سے محبت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ عزوجل کی رحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، قِیَاسَتُكَ جَوْنُکَ سے محبت کریں گے اُن

(شرح القشور ص ۲۸۹)

سب کو بخش میں نے بخش دیا۔  
صلوا علی الحبيب  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم





قرآن مجید (سورۃ النحل، ص ۱۰۹) جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا  
خلیق نے مجھ یوں بخش دیا، سبحن اللہ سبحن اللہ

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! بسمِ اللہ الرحمن الرحیم

کی تعظیم کی بزرگت سے سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا مقام کتنا بلند ہو گیا کہ ان کی بزرگوں سے ہمیں بھی اس کا حصہ مل رہا ہے! جی ہاں! بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کرنے پر انہیں ان سے مَحَبَّت کرنے والوں کی مغفرت کی بھی بشارت مل گئی۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہماری بھی بگڑی بن جائے گی، کیوں کہ ہمیں تمام اولیاء اللہ سے مَحَبَّت اور وَلْنِ کَامِلِ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے

بھی پیار ہے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
بشر حافی سے ہمیں تو پیار ہے  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ اٰہِنَا بِيْزَا پَار ھے  
رحمۃ اللہ تعالیٰ  
ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ اٰہِنَا بِيْزَا پَار ھے  
صلوٰ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد  
اب زمین سے مقدس کاغذ اٹھانے کی فضیلت سنئے اور چھو مئے:-

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ دُجھاں کے  
سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
کا فرمانِ فضیلت نشان ہے، ”جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ

مُتَبَرِّک کاغذ  
اُٹھاۓ کی  
فضیلت



رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اٹھائے جس میں اللہ غزوِ جَل کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ غزوِ جَل اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عَلَیِّیْن (علیٰ - لی) میں بلند فرمائے گا اور اُس کے والدین کے عذاب میں تَخْفِیف (یعنی کمی) کرے گا اگرچہ اُس کے والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں۔“ (مَخْنَعُ الزَّوَالِدِ ج ۴ ص ۲۰۰)

عالمِ باعمل، فاضلِ اَجَل، عاشقِ نبیِ مُرْسَل، ولیِ ربِّ لَمْ یَزَلْ، آفتابِ ولایت، ماہتابِ ہدایت، تاجدارِ اہلسنت، شہزادہٴ اعلیٰ حضرت سیدنا و مولینا الحاج محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المعروف

مفتی اعظم ہند  
اور کاغذات و  
حُرُوف کی تعظیم

حُضُور مفتی اعظم ہند“ سادہ کاغذات اور حُرُوفِ مُقَرَّوہ کی بھی تعظیم بجالاتے تھے کیوں کہ وہ قرآن و حدیث اور شریعت کی باتوں کو لکھنے میں کام آتے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں دَارُ الْعُلُومِ رَبَّانِیہ، باندہ (الہند) کے سالانہ جلسہٴ دستار بندی میں حُضُور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے۔ سواری سے اتر کر چند ہی قدم چلے تھے کہ آپ کی نظر اُردو لکھائی والے کاغذ کے چند بوسیدہ ٹکڑوں پر پڑی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً ان کو زمین سے اٹھایا اور فرمایا: کاغذات اور عَرَبی حُرُوف (کہ اُردو کے بھی چند کے علاوہ سبھی حُرُوفِ عَرَبی ہیں ان) کا احترام کرنا چاہیے اس لیے کہ ان سے قرآنِ عظیم و احادیثِ مقدّسہ اور تفاسیر وغیرہ مُرَثَّب ہوتی ہیں۔“ (مُلَکُ الْمُنَافِقِ)



فرمانِ مصطفیٰ: (اصل اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک چھ ماہ تک پڑھ کر اسے قبول کیا۔

اعظم کی استقامت و کرامت ص ۱۲۴) اللہ عزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حضور مفتی اعظم ہند  
دُھیاروں کی غمخواری  
مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جذبہ ادب! جو  
فحش حُرُوفِ تَجَنُّی (ALPHABETS)

بلکہ سادہ کاغذ تک کا احترام کرتا ہو گا وہ احترامِ امِ مسلم کا نہ جانے کتنا خیال رکھتا ہو گا! پُٹانچہ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کی غمخواری اور دلجوئی کرنے میں بھی اپنی مثال آپ تھے، مسلمان کا دل توڑنے سے ہر دم اجتناب فرماتے، ان کو فائدہ پہنچانے کے بے حد حریص تھے اور حریص کیوں نہ ہوتے کہ جس مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے والہانہ عشق تھا اُنہیں کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی ”بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔“

(الجامع الصغير للسيوطی ص ۲۴۶ حدیث ۴۰۴۴ دار الکتب العلمیہ بیروت) اس حدیثِ پاک پر عمل کی مَدَنی جھلک پیش کرتی ہوئی ایک انوکھی حکایت ملاحظہ فرمائیے پُٹانچہ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک خاص موقع سے مدرسہ فیض العلوم (دھکی ڈیہہ جمشید پور، جھارکھنڈ الہند) میں مدعو کیے گئے۔ واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کیلئے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک سالہ روزہ رکھا تو اس پر اللہ تعالیٰ اس پر دس سالہ بخشش فرماتا ہے۔

ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: حضور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تعویذ مرحمت فرمادیجئے۔ مدرسہ کے مہتمم رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب نے اُس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لیے بول رہے ہو! حضور مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے علامہ زیند مجدّد کو، اُس شخص کو روکنے سے منع فرمایا۔ علامہ صاحب نے عرض کی: حضور! گاڑی ہتھوٹ جائیگی۔ اس پر حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے خوفِ خدا و زل سے سرشار اور دکھیااری اُست کی دلجوئی میں بے قرار ہو کر جو جواب دیا وہ سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے چنانچہ فرمایا: ”ہتھوٹ جانے دو، دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دن اگر خدائے کریم جلّ جلالہ نے پوچھ لیا کہ تُو نے میرے فلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا!“ یہ فرما کر پرکشہ سے سارا سامان اُتر دیا لیا۔ (مفتی اعظم کی ایقتاوت و کرامت ص ۱۲۰، ۱۲۱) اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

خیالِ خاطرِ احباب چاہیے ہر دم  
انہیں بھیس نہ لگ جائے آگینے کو

مدینہ

۱۔ یہ مضمون غالباً حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں لکھا گیا ہے کیونکہ ”زیند مجدّد“ زندوں پر لکھنے کا عرف ہے۔ ۲۔ آگینہ یعنی دل



نورانی مسئلہ (ملفوظات علیہ السلام) مجاہد ذرہ پاک کی کثرت کر کے ایک پتھر سے کئی طہارت ہے۔

**مقدس کاغذ کی برکت!** حضرت سیدنا منصور بن عمار رضی اللہ عنہما کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پرزہ

پلا۔ جس پر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** لکھا تھا۔ انہوں نے آدب سے رکھنے کی کوئی مناسب جگہ نہ پائی تو اُسے نکل لیا۔ رات خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے، اس **مقدس کاغذ** کے اخراج کی برکت سے اللہ رب العزت جل جلالہ نے تجھ پر رحمت کے دروازے کھول دیئے۔ (الرسالۃ الغفریۃ ص ۴۸) **اللہ عزوجل کی ان پر**

**رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔**  
صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد  
میثوے میثوے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** لکھے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر اس کی تعظیم کرنے والے کو اللہ عزوجل نے توبہ کی توفیق دیکر ولایت کا رتبہ عنایت فرما کر اوتاد کے عظیم منصب سے سرفراز فرمادیا جیسا کہ **کتاب جمہ الاسرار شریف** میں ہے، حضرت سیدنا شیخ ابوبکر بن ہوار علیہ رحمۃ الجبار فرماتے ہیں، عراق کے اوتاد سات ہیں، (۱) حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی (۲) حضرت سیدنا شیخ امام احمد بن حنبل (۳) حضرت سیدنا شیخ یسیر حافی (۴) حضرت سیدنا شیخ منصور بن عمار (۵) حضرت سیدنا شیخ جفید (۶) حضرت سیدنا شیخ محمد بن عبد اللہ شستری (۷) حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہم اللہ تعالیٰ (ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی





نورِ حیاتِ سنی (۱) میں، ہم اس سے کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب ہمارے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ غیب کی خبر سن کر (عرض کیا گیا، عبدُ القادر جیلانی کون؟ حضرت سیدنا شیخ ہوار علیہ رحمۃ الہیاء نے جواباً ارشاد فرمایا، ”ایک عجمی“ شریف“ ہو گئے (اہلِ عرب کے یہاں ساداتِ کرام کو ”شریف“ اور ”صیب“ بولتے ہیں جبکہ جناب کی جگہ لفظ ”سید“ استعمال کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک غیر عربی سید صاحب) جو کہ **بغداد شریف** میں قیام فرمائیں گے، ان کا ظہور **پانچویں صدی ہجری** میں ہوگا اور وہ صدیقین (یعنی اولیائے کرام کی سب سے اعلیٰ قسم) سے ہوں گے۔“ اوتا دودہ افراد ہیں جو دنیا کے سردار اور زمین کے قطب ہیں۔ (تہذیب الاسرار مرقم ۲۸۵ پر مگر سو بسکس) **اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔** کسی خطہ زمین یعنی شہر وغیرہ کا انتظام جس دلی اللہ کے سپرد (سہ ۳) ہو اُس کو قطب کہتے ہیں۔

**چار دعاؤں کی حکایت** بِسْمِ اللّٰہِ شریف کی تحریر والے کاغذ کی تعظیم کی بڑکت سے حضرت سیدنا منصور بن عتہار علیہ رحمۃ اللہ کا شمار اولیائے کبار سے ہونے لگا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے تھے، لا تعداد افراد بصد عقیدت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سننے آتے تھے۔ ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اجتماع میں کسی حقدار نے چار درہم کا سوال کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلان فرمایا، جو اس کو چار درہم دے گا میں اُس کے لئے چار دعاؤں کروں



فرمانِ معصومہؑ: اللہ تعالیٰ ہم کو، اللہ کو، اس کے آزاد پاک آدمی کے ساتھ رہنا، آزاد پاک آدمی کے ساتھ رہنے کا سبب بننے کی عطا فرمائے۔

گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غلام گزر رہا تھا ایک ولی کامل کی رحمت بھری آواز سن کر اُس کے قدم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار درہم تھے وہ اس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سیدنا منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بتاؤ کون کون سی چار دعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا، (۱) میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں (۲) مجھے ان درہم کا بدلہ مل جائے۔ (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نصیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بخشش ہو جائے۔ حضرت سیدنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ الغفار نے ہاتھ اٹھا کر دعاء فرمادی۔ غلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا۔ آقا نے سبب تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقعہ کہہ سنایا، آقا نے پوچھا، پہلی دعاء کون سی تھی؟ غلام بولا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔ یہ سن کر آقا کی زبان سے بے ساختہ نکلا، ”جا تو غلامی سے آزاد ہے۔“ پوچھا، دوسری دعاء کون سی کروائی؟ کہا، جو چار درہم میں نے دیدیئے ہیں اُس کا نعم البدل مل جائے۔ آقا بول اٹھا، میں نے تجھے چار درہم کے بدلے چار ہزار درہم دیئے۔ پوچھا، تیسری دعاء کیا تھی؟ بولا، مجھے اور میرے آقا کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔ یہ سنتے ہی آقا کی زبان پر استغفار جاری ہو گیا اور کہنے لگا، میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ چوتھی دعاء بھی بتا دو، کہا، میں نے التجاء کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرین





خداوند مصلحت (صلوات اللہ علیہ وسلم) کو ہر ایک کو شریف و مطہر بنانا چاہتا ہے اور ہر ایک کو عبادت اللہ کی راہ میں آمادہ بنانا چاہتا ہے۔

اجتماع کی مغفرت ہو جائے۔ یہ سن کر آقائے کہا، تمین باتیں جو میرے اختیار میں تھیں وہ کر لی ہیں چوتھی سب کی مغفرت والی بات میرے اختیار سے باہر ہے۔ اسی رات آقائے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا، جو تمہارے اختیار میں تھا وہ تم نے کر دیا۔ اور میں اَوْحَمُ الرَّاحِمِینَ ہوں میں نے تمہیں تمہارے غلام کو، منصور کو اور تمام حاضرین کو بخش دیا۔ (روض الزیامین ص ۲۲۲، ۲۲۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مَلُّوْا عَلَی الصَّیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا محمد و مہدی کا شیکستہ پیالہ! اَلْفِ ثانی فہم سن بسراء الزبانی نے ایک دن عام بیت الخلا میں بھنگی کا صفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مٹی کا پیالہ ملاحظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللہ لکھا تھا! لپک کر پیالہ اٹھا لیا اور خادم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دست مبارک سے خوب مَل مَل کر اچھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام فرمایا گیا، جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخرت میں تمہارا



مرحومہ سیدہ امینہ بنت ابی طالبؓ کی خدمت میں سے یہ روایت منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا میں نے اپنے لیے کچھ ایسا ہی نہیں کیا۔

نام اونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، اللہ عزوجل کے نام پاک کا آداب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو سال کی عبادت و ریاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا! (نقص از حضرت اقدس، دفتر دوم ص ۱۱۳، مکلفہ نمبر ۳۵)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا شیخ احمد سرہندی المعروف مجددِ دُلفِ ثانی علیہ رَحْمَةُ الزَّمانِ سادہ کاغذ کا بھی احرام فرماتے تھے چنانچہ ایک روز اپنے

بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہو کر نیچے اتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زبدۃ المفاتیح ص ۱۹۲)

راہِ حلی ہوئے کاغذاتِ میثمہ میثمہ اسلامی بہانیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی آداب ہے اور کیوں نہ ہو کولاتِ مت مالِ بیکہ کہ اس پر قرآن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حکایت میں حضرت سیدنا محمد دُلفِ ثانی علیہ رَحْمَةُ الزَّمانِ کی گھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہری طور پر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ بن دیکھے پتا چل گیا اور آپ نیچے اتر آئے تاکہ غلاموں کو بھی کاغذات کے آداب کی ترغیب ملے۔ ”بہارِ شریعت“ میں ہے، کاغذ سے استنجاء منع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی

نہ لکھا ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (حقیقہ ۲ ص ۱۱۱ مطبوعہ مَدِیْنَةُ الْمَدِیْنَةِ، بریلی شریف)





نورِ مصلح (مصلحین کی رہنمائی) اور نورِ شریف (مصلحین کی رہنمائی) پر مشتمل ہے۔

جو نکل لفظ ”ابو جہل“ کے تمام حروف تہجی (اب و ج ہ ل) قرآنی ہیں۔ اس لئے لکھے ہوئے لفظ ”ابو جہل“ کی (نہ کہ شخص ابو جہل کی) ان معنوں کو تعظیم ہے کہ اس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور بھوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اخبارات کو بطور پڑیا استعمال کرتے اور پھر **مَعَاذَ اللہ** غزوہ جلد وہ اخبارات بے ادبیوں کے مختلف مراحل مثلاً **مَعَاذَ اللہ** غزوہ جلد گھر کے کچر ڈالنے کے ڈبے، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے، گندیوں اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا گوندی میں جا پہنچتے ہیں، نیز بعض لوگوں کی یہ نامعقول عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے لکھائی والے خالی ڈبوں، اخبارات اور کاغذات وغیرہ کو **مَعَاذَ اللہ** غزوہ جلد لاتیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ثواب تو اس میں ہے کہ تحریروں والے کاغذات اور گتے اٹھا کر آداب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کئے جائیں۔ بہر حال لاتیں مارنے اور ادھر ادھر پھینکنے، اخبارات یا لکھے ہوئے کاغذات سے میز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے نیز اخبارات وغیرہ بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنے وغیرہ سے بچنا بہت ضروری ہے۔

”بہارِ شریعت“ میں ہے، نئے قلم کا تراشہ (یعنی پھیلین)

ادھر ادھر پھینک سکتے ہیں مگر **مُسْتَعْمَل** (یعنی استعمال شدہ)

قلم کا تراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ اجترام کے خلاف

قلم کی  
پھیلین



عزیزِ مصلح (علیہ السلام) جب تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک چم تھا جس سے ان کے ہاتھ میں لکھنے کے لیے لکھنا مکروہ ہے۔

ہو۔ (جب خراش کا اجرام ہے تو خود **مُسْتَعْمَل** قلم کا کتنا احترام ہو گا یہ ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔) نیز جس کاغذ پر اللہ عزوجل کا نام لکھا ہو اس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسمائے الٰہی عزوجل لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو کاغذ سے پونچھنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۱۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف، عالمگیری) رشتہ پیپر سے ہاتھ پونچھنے، جہاں مفت ڈھیلے وغیرہ دستیاب نہ ہوں وہاں ٹامکیٹ پیپر سے جائے استعجاء خشک کرنے کی علماء اجازت دیتے ہیں کیوں کہ یہ اسی کام کیلئے ہے اس پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔ جبکہ کاغذ لکھنے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

**صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد**

**سیاہی کے نقطے کا ادب** حضرت سیدنا محمد ہاشم کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اربعہ ثانی علیہ رحمۃ الزبانی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ تحریری کام کر رہے تھے، ضرورتاً بیٹ انخلاء گئے مگر فوراً وہ اس آکر پانی کا لونٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن شریف دھویا، پھر بیٹ انخلاء تشریف لے گئے۔ بعد فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا، بیٹ انخلاء میں جوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کی پشت پر پڑی جس پر قلم کا امتحان کرتے وقت کا (یعنی قلم کو چیک کرنے کیلئے کام کر رہا ہے یا نہیں اس موقع کا) سیاہی (ink) کا نقطہ لگا ہوا تھا۔ چونکہ یہ اسی



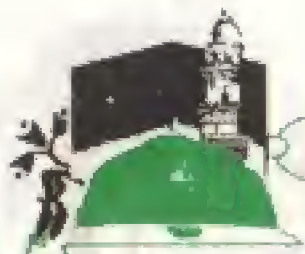


قرآن مجید کے اہل حق و عدل کے لئے ہر لمحہ اور ہر لمحہ کی نیت کے لئے اس کی فلاحت کروں گا۔

قلم سے تھا جس سے قرآنی حروف (عربی زبان کے سارے جبکہ فارسی اور اردو کے اکثر حروف ثرائی ہیں) لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اس نقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا آدب کے خلاف تھا، حالانکہ بہت شدت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اس تکلیف کے مقابلے میں اس بے ادبی کی تکلیف بہت زیادہ تھی لہذا فوراً باہر آ کر سیاہی کے نقطے کو دھو کر پھر گیا۔ (زینۃ المقامات ص ۱۸۰)

**دیواروں پر اللہ! اللہ! سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت**  
**مجددِ دُلفِ ثانی علیہ رحمۃ الہی قلم کی سیاہی (ink) کے**  
**استہارہ لگائیں!** نقطے کا بھی اس قدر آدب فرماتے تھے جبکہ ہمارے یہاں حالت یہ ہے کہ لکھنے کے دوران لگی ہوئی سیاہی کے نشانات دھو کر غمو ماگٹر میں بہا دیا جاتا ہے اور ناقابلِ استعمال ہو جانے پر قلم اور اس کے اجزاء کو پہلے کھرے کے ڈبے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی بنڈر کر دیتے ہیں۔ بلیک بورڈ پر چاک (CHALK) کی عام لکھائی گجا اکثر احادیث مبارکہ لکھنے والے بھی ہلا تکلف صافی سے پونچھ کر چاک کے ذرات کے آدب کا بالکل بھی خیال نہیں کرتے۔ کھوتِ العباد کی مطلق پرواہ کئے بغیر دیواروں پر ”چاکنگ“ کی جاتی اور دنیوی یا دینی لکھائی والے اشتہارات دوسروں کے سائن بورڈوں اور لوگوں کے گھروں یا دکانوں وغیرہ کی دیواروں پر ہلا اجازت مانکان لگا دیئے جاتے ہیں جو کہ مالک کو ناگوار گزرنے کی صورت میں حرام اور جہنم میرا لے جانے والے کام ہیں۔





میرے دوست! میں نے اس نے جو روزہ دوسوا روزہ رکھا کہ پانچ سال کے گناہ جاتے ہیں۔

اور بچہ بچہ جانتا ہے کہ دیوار پر چسپاں کردہ مذہبی اشتہار انجامِ کار پر زہر زہ ہو کر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے ادبی ہوتی ہے اُس کا تصوّر ہی دل ہلا دینے والا ہے۔ کاش! اشتہار چسپاں کرنے کے بجائے کٹوں پر لگا کر مناسب مقامات پر ٹانگے کی ترکیب رواج پا جائے۔ مگر ضرورت پوری ہو جانے کے بعد کٹوں کو بھی اُتار لینا چاہئے۔ اسی طرح ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اُتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لیروں لیروں ہو کر بکھر جاتے ہیں۔

**میشے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل عموماً**

اخبارات میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیاتِ کریمہ،

احادیثِ مبارکہ اور اسلامی مضامین ہوتے اور لوگ صرف

چند سکوں کی خاطر انہیں رڈی میں فروخت کر دیتے ہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس!

اس قسم کے اخبارات گندی نالیوں تک میں نظر آتے ہیں۔ کاش! **مقدس اوراق**

کا ہمیں ادب نصیب ہو جاتا۔ **میرے زندہ دل اسلامی بھائیو! برائے کرم!**

حقیر تم پانے کیلئے رڈی میں بیچنے کے بجائے اخبارات کو بیچ سمندر میں ٹھنڈا کر دیا کریں،

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ **میرے تاجر اسلامی بھائیو!**

آپ بھی **رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ** اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت

اور عظمت کی خاطر اخبارات کو پڑیا باندھنے کیلئے استعمال کرنے سے گریز فرمائیے۔



نورانی مصحفہ (مسلطہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص محمد پر ذکر و یاد کرے یا مناجات کیا و حضرت کارست بھول گیا۔

بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیہ اخبار کو بندل وغیرہ بنانے میں استعمال کر کے دل کو یوں منالیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے ادبی نہیں کی۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مکمل اخبار ہی ٹھنڈا کر دیجئے کیوں کہ خبریں ہوں یا فلمی اشہار جگہ بہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عموماً ”اللہ“ اور ”محمد“ کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمن، غلام محمد وغیرہ۔ اردو ہو یا سندھی، انگریزی ہو یا ہندی دنیا کی ہر زبان میں شائع ہونے والے ہر اخبار میں مقدس ناموں کا امکان موجود ہے۔ بلکہ دنیا کی ہر زبان کے حروف تہجی (ALPHABETS) کا ادب کرنا چاہئے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں الہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی ج ۱ ص ۳۰) لہذا ان کو ٹھنڈا کر دینے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ عز و جل اس ادب کا آپ کو ضرور صلہ عطا فرمائے گا۔

**میرے والد صاحب**  
**زمانی مریض ہیں**  
ایک بارسکِ مدینہ (راقم الحروف) کے پاس ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے والد صاحب کیلئے دُعا کروانی ہے تاکہ ان کا ذہن ٹھیک ہو جائے، وہ ذہنی مریض ہیں، ان پر ایک دُھن سوار رہتی ہے اور وہ آخبارات، لکھے ہوئے کاغذات سڑکوں سے چلتے اور جمع کر کے ٹھنڈے کرتے ہیں، میرے پیسے بھی استعمال نہیں



ترجمہ: (علیٰ رضی اللہ عنہ) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا کرہ ہو اور وہ کلمہ چاندی نہ پڑھے۔

کرتے۔ میں معاملہ سمجھ گیا، میں نے اُس نوجوان سے پوچھا، کیا آپ سرکاری ملازم ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ تو میں نے اُن سے کہا، والد صاحب کو میرا سلام عرض کر کے اور میرے لئے دُعاؤں مغفرت کروائیے، آپ بھی اُن کی خدمت کیجئے وہ اخبار وغیرہ اس لئے چلتے ہیں کہ اُن میں مقدّس تحریریں ہوتی ہیں اور آپ کے پیسے اس لئے استعمال نہیں فرماتے کہ آپ سرکاری ملازم ہیں اور اکثر سرکاری ملازمین پوری ڈیوٹی نہ کر کے ناجائز تنخواہ لیتے ہیں۔ یہ بات سُن کر اُس نے تسلیم کیا کہ واقعی میں ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیو! اگر اُس نوجوان کے والد صاحب کَثَرُ اللہُ تَعَالٰی لَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت کرے) کی طرح ہر مسلمان دُہنی سَدَنی مریض ہو جائے تو یقیناً ہر طرف انوار و تجلیات کی برسات اور برکات کی بہتات ہو اور ہمارا سارا معاشرہ ”مَدَنی معاشرہ“ بن جائے۔

اے ہم نشین اُذِیّتِ فرزا نگئی نہ پوچھ

جس میں ذرا سی عقل تھی دیوانہ ہو گیا  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
میتھے میتھے اسلامی بھائیو! ”مَدَنی سوچ“ پیدا

کرنے کیلئے عاشقانِ رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر فرماتے رہئے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والوں پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لطف و کرم کا ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے:



عمر بن الخطابؓ نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے گھڑی گھماتا ہے۔

ایک عاشقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز و الفاظ میں خلاصہ پیش خدمت ہے، ہمارا صدیقی صاحبؒ کی کرمِ انواری

تربیت لینے کے لئے حیدرآباد (بابِ الاسلام سندھ) سے صوبہ سرحد پہنچا۔ ایک مسجد میں تین دن گزار کر دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جانکے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی، دور دور تک آبادی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا، لمحہ بہ لمحہ تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، اتنے میں اُمید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دور ایک جتنی ٹھیکانی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سمت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ روشنی غائب ہو گئی، ہم ٹھٹھک کر کھڑے کے کھڑے رہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک دم اضافہ ہو گیا! کیا کریں، کیا نہ کریں اور کس سمت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ آہ! آہ! آہ! سونا جنگل رات اندھیری پھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے جنگو چکے چنا کھڑکے مجھ تھا کاہل دھڑکے ڈر سمجھائے کوئی فون ہے یا اگیا بھالی ہے بازل گرے بجلی غوپے دھک سے کلیجا ہو جائے تن میں گٹا کی بیابان صورت کیسی کالی کالی ہے پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر آوند سے منہ مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھڑک کھائی پالی ہے ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے پھر جھٹھٹھلا کر سردے ہنگوں چلے رہے سولی والی ہے پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے ہی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاندِ غرب کے ہو پیارے تم تو نجم کے نورِ جہ

دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

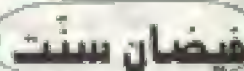


فرمانِ معظمہ (سیدنا محمد ﷺ) جس کے پاس ہر ذکر ہو اور اس نے حج پر ازاد شریف نہ ہو اس نے دعا کی۔

اس پریشانی میں نہ جانے کتنا وقت گزر گیا، یکایک اُسی سمت پھر روشنی نمودار ہوئی۔ ہم نے اللہ عزوجل کا نام لیکر ہمت کی اور ایک بار پھر آبادی کی امید پر روشنی کی جانب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُر تپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشقانِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مَدَنی قافلے کے بارہ مسافروں کی تعداد کے مطابق 12 کپ موجود تھے اور چائے بھی تیار۔ اُس نے گرم گرم چائے کے ذریعے ہماری ”خیر خواہی“ کی۔ ہم اس نفیسی امداد اور پورے بارہ کپ چائے کی پہلے سے تیاری پر حیران تھے۔ استفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے انکشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی، جناب رسالت مآب ﷺ میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح ارشاد فرمایا،

”موتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے مسافر راستہ بھول گئے ہیں ان کی رہنمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہر کھڑے ہو جاؤ۔“ میری آنکھ کھل گئی اور تپتی لیکر باہر نکل پڑا۔ کچھ دیر تک کھڑا رہا مگر کچھ نظر نہ آیا، وسوسہ آیا کہ شاید غلط فہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخل ہو کر پھر سو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپس کھل گئی اور پھر ایک بار مدینے کے تاجدار ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ نور بار نظر آیا، لہجہ مبارک کو جھٹکھٹکھٹ ہوئی اور رحمت کے









فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں بھوکا ہوں، یکبارگی آنکھ لگ گئی، دُریں اُٹا کسی نے جگادیا، اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، پُٹانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے، گھجوریں، گھی اور کندم کی روٹی پیش کر کے کہا، پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِ امجد، بیٹھے مکی مدنی **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُکْمُ اللّٰهِ عَلٰی الْمَلٰٓئِکِیْن ج ۲ ص ۵۷۳)

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا

پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ (سامان بخشش)

**مَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو!**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور دیگر اسمائے مقدّسہ

کو ایسی جگہ ہرگز مت لکھے جہاں ان کی بے حرمتی ہونے

**ہر زبان کے حُرُوف کا ادب رکھیے**

کا اندیشہ ہو۔ بلکہ کسی بھی زبان میں زمین پر کچھ نہ لکھا جائے ہر زبان کے حُرُوف

تسہجی (ت، تہج، جی) (یعنی ALPHABETS) کی تعظیم کی جائے۔ لکھائی کسی

بھی زبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔ مثلاً ایسے پائیدان (DOOR MATE)

دروازے کے باہر نہ رکھے جائیں جن پر **WELL COME** لکھا ہوتا ہے۔



ہر مصلحت کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔ جس نے ہم پر اس مرتبہ نازل کیا کہ اس پر سو گناہیں نازل فرماتا ہے۔

پچل وغیرہ پر خواہ انگلش زبان ہی میں کمپنی کا نام لکھا ہو پہنے سے قبل اسے مٹا دینا چاہئے۔ اکثر مصلوں کے ساتھ چٹ لگی ہوتی ہے جس پر عربی اردو یا انگلش میں فیکٹری وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر پاؤں رکھنے کی جگہ پر۔ نیز پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ میں بھی اکثر تحریری چٹ ہوتی ہے، لہذا ایسی چٹ کو جدا کر کے ٹھنڈی کر دینا چاہئے۔ پلنگ پر بچھے ہوئے قوم کے گدیوں کے اسٹر پر غمو MOLTLY FOAM وغیرہ لکھا ہوتا ہے کاش! کمپنیوں والے ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں، یہ فیکٹی بوجریہ (بجریہ۔ بی۔ سی۔ یہ) غور سے ملاحظہ فرمائیے، پختانچہ بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۳۷ پر رَدُّ الْمُخْتَار کے حوالے سے لکھا ہے، ”پچھونے یا مصلے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی (INK) سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُقَرَّدَہ (مُث۔ ر۔ دہ) (ALPHBETS) لکھے ہوں کیوں کہ حُرُوفِ مُقَرَّدَہ (یعنی جدا جدا لکھے ہوئے حُرُوف) کا بھی احترام ہے۔“ صاحب بہار شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، ”اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے (کمپنی کا نام یا اشعار لکھے ہوئے) دسترخوان کو استعمال میں لانا اور ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کو بھی استعمال نہ کیا جائے۔“ بہر حال مصلے ہوں یا چادریں، قالین ہوں یا ڈیکوریشن کی دریاں، تکیہ ہو یا گدیلا جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے





درمیانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جہاں بھی ہو کچھ پڑاؤں پر حرمِ کربلا اور کربلا کی یاد دلاتی ہے۔

کی ضرورت پڑتی ہو اس پر کسی بھی زبان میں کچھ بھی نہ لکھا جائے نہ ہی تجھی ہوئی چٹ  
سلائی کی جائے۔ خوبصورت مکمل قالین (ONE PIECE CARPET) کے  
پیچھے عام طور پر کمپنی کا نام دپٹا لکھا ہوا اسٹیکر چسپاں ہوتا ہے، اس اسٹیکر پر پانی لگا  
دیجئے پھر چند منٹ کے بعد اتار لیجئے۔ **عربی تحریروں** کا تو خاص طور پر ادب کرنا  
چاہئے کہ میٹھے میٹھے عربی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان عربی ہے، قرآن  
پاک کی زبان عربی اور رحمت میں اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔ **عربی تحریریں**  
خواہ کھانے پینے کے پکٹ پر ہی کیوں نہ ہوں اس کو پھینک دینا یا معاذ اللہ غزوہ جمل  
کچرا کوٹھی میں ڈال دینا سخت بے ادبی و بد نصیبی ہے۔

**نمبروں کی نسبتیں** بعض اوقات چٹل پر اگر کچھ نہیں بھی لکھا ہوتا تو نمبر  
ضرور نقش ہوتا ہے اس پر پاؤں رکھنے میں بھی اہل محبت  
کا دل نہیں کرتا، کیوں کہ ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً طاق عدد  
(SINGULER) کے بارے میں ”اتحسن الوعاء“ ص ۲۲ پر دعاء کی تکرار کے بارے  
میں ہے، ”اللہ وتر (اکیلا) اور وثر (یعنی ایک، تین، پانچ، سات، وغیرہ کو) دوست (محبوب)  
رکھتا ہے، پانچ بہتر ہے اور سات کا عدد اللہ غزوہ جمل کو نہایت محبوب اور اقل (یعنی کم از کم)  
تین ہے۔“ (مطلب یہ ہے کہ جب بھی دعاء مانگو تو اس کو سات مرتبہ دو ہزار دو  
پانچ مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ ہی دو ہزار دو۔) جُفَّت عدد (PLULER) میں بھی





فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے جو پہلی مرتبہ نماز کو ۱۷ رکعت کا کر دیا ہے اس کی قیامت کے دن بھی دعا ملے گی۔

نسبتیں ہی نسبتیں ہیں۔ ۲ کی نسبت: مثلاً ۲ محرم الحرام کو حضرت سیدہ نامتوف کرخی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ۲ ذیقعدہ الحرام کو صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کا یومِ عرس۔ ۴ کی نسبت: چار یار علیہم الرحمۃ ان سے جس کسی کو پیار ہے، ان شاء اللہ

غزوہ جمل اُس کا بیڑا پار ہے، ۶ کی نسبت: رَجَبُ الْمُرجَب کو غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی ہتھی شریف۔ ۸ کی نسبت: جتنیں آٹھ ہیں اور ۸ محرم الحرام شیر پیشہ اہل سنت

حضرت مولانا خشت علی خان علیہ رحمۃ اللہ ان کا یومِ عرس، ۱۰ کی نسبت: یومِ عاشورا،

امامِ عالی مقام سید الشہداء، سلطانِ کربلا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت، بقرہ عید

اور ۱۱، ۱۲ کی نسبتوں کی تو عشاق میں ہر طرف دھوم دھام ہے۔

کیا غور جب کیا رحوں بارحوں میں منعمہ یہ ہم پر گھلا غوثِ اعظم  
تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

جو خوش نصیب مسلمان تحریروں کا آداب کرتے ہوئے

مقدس اوراق ٹھنڈے  
اخبارات و مقدس کاغذات اور گئے وغیرہ زمین پر دیکھ  
کر اٹھالیتے اور ان کو بیچ سمندر یا گہرے دریا میں ٹھنڈا کر

دیتے ہیں وہ قابلِ رشک ہیں۔ کم گہرے سمندر میں مقدس اوراق نہ ڈالے جائیں

کہ عموماً بہہ کر کنارے پر آجاتے ہیں، ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقدس

اوراق کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وڈنی پھیر دیا جائے نیز تھیلی یا بوری





مَرْحُومِ مَحَبَّتِ (الْمَدَائِنِ الْمَدِينَةِ) میں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت علیہم السلام کی اہمیت کے بارے میں دعوت ہے۔

پر چند جگہ چیرے ضرور لگائے جائیں تاکہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تیرے میں چلی جائے۔ کہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلوں تک تیرتی ہوئی گنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات گنوار یا کُفّار بوری حاصل کرنے کے لالچ میں **مقدس اوراق** گنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر **عُشّاق** کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مقدّس اوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان **محبتی والدہ** سے بھی تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مگر بوری

میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** **مقدّس اوراق کو دفن** بھی کر سکتے ہیں اس کا طریقہ **مُقدّس اوراق دفن** **کرنے کا طریقہ** ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ بہارِ شریعت حصہ ۶ صفحہ ۱۶۷ (ص ۱۶۷) نمبر ۱۲۱ پر عالمگیری کے حوالے سے

لکھا ہے، ”اگر **مُصحف** شریف پُرانا ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق **مُشرّس** ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احیاط کی جگہ **دفن** کیا جائے اور **دفن** کرنے میں اس کیلئے (گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مقدّس اوراق سما جائیں ایسی) **لحد** بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر مچھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے، **مُصحف** شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جُلا یا نہ جائے۔“

**مَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**



فوتو: مصطفیٰ (علیہ السلام) نے اہل بیت کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو ان کے لیے بھجوا دیتے ہیں۔

”ثَوْتُ لَوْ فَيَظَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ“ کے

## اَنْتِيسْ حُرُوف کی نسبت سے 29 مَدَنی پھول

(ابتدائی دس مہنی پھول تفسیر نعیمی پارہ اول صفحہ نمبر ۴۴ سے لئے گئے ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قرآن پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سورت کا جُز نہیں بلکہ سورتوں میں فاصلہ کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اسی لئے نماز میں اس کو آدھہ ہی پڑھتے ہیں ہاں جو حافظ تراویح میں پورا قرآن پاک ختم کرے وہ ضرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ زور سے پڑھے۔

سورۃ توبہ کے علاوہ باقی ہر سورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کیجئے اگر سورۃ توبہ سے ہی تلاوت شروع کریں تو تلاوت کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیجئے۔

**سجده شامی** میں ہے کہ **ھ** پیتے وقت اور بدبودار چیزیں (کچی پیاز، لہسن وغیرہ) کھاتے وقت **بسم اللہ** نہ پڑھنا بہتر ہے۔

استنجاء خانہ میں پہنچ کر بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔

نمازی نماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو پہلے آپستہ سے بِسْمِ اللہ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ پُرہٹا مستحب ہے۔





مذہبِ حنفیہ (علیہ السلام) کے لوگ سے زورِ پاک چاہیے کہ تمہارا دھڑ زورِ پاک چاہیے کہ تمہارے گناہوں کی غلطی نہ ہو۔

**مسئلہ** جو صاحبِ شان کام بغیر بسمِ اللہ کے شروع کیا جائے گا اُس میں برکت نہ ہوگی۔

**مسئلہ** جب مردہ کو قبر میں اتارا جائے تو اتارنے والے یہ پڑھتے جائیں  
بسمِ اللہ و علیٰ ملئکَ رَسُوْلِ اللہ۔ (عز و جل و سَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ اٰلہٖ و سلم)

**مسئلہ** جُصَّہ، عیدین، نکاح وغیرہ کا خطبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے شروع کیا جائے  
یعنی (ابتداءً) بِسْمِ اللہ آہستہ پڑھی جائے پھر جب قرآنِ پاک کی  
آیت آئے تب خطیب بلند آواز سے بسمِ اللہ پڑھے۔

**مسئلہ** جانور کو ذبح کرتے وقت بسمِ اللہ پڑھنا (یعنی اللہ کا نام لینا) واجب  
ہے کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا (یعنی اللہ عز و جل کا نام نہ لیا) تو جانور  
مردار ہوگا اگر بھولے سے بھٹوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

**مسئلہ** (ذبحِ اضطراری مثلاً) شکاری تیر یا بھالا وغیرہ دھاردار چیز سے شکار کرے  
اور یہ چیزیں پھینکتے وقت بسمِ اللہ پڑھ لے تو اگر جانور اس کے پاس  
پہنچتے پہنچتے مر بھی گیا تب بھی حلال ہوگا۔ یونہی اگر پالتو جانور قبضے سے  
نکل گیا مثلاً گائے کنوئیں میں گر گئی یا اونٹ بھاگ گیا تو بسمِ اللہ کہہ  
کر تیر یا بھالا یا تلوار ماردی گئی تو جانور حلال ہے۔ (بسمِ اللہ پڑھ کر  
ڈنڈا یا تھر مارنے یا بندوق سے گولی یا تھڑا چلانے سے وحشی جانور یا پرندہ مر گیا





فروغِ مہتابِ دلہنِ طہریں تم آج ہم ایک ذوقِ شریفِ امت ہے مگر تمہاری اس کے لئے ایک قرآنِ شریف کھتا ہے اور یہ اللہ کا ہوا ہے۔

تو حرام ہے کیوں کہ یہ خون پہنے کے سبب نہیں بلکہ چوٹ سے مرا ہے۔ ہاں اگر زخمی حالت میں ہاتھ آگیا تو ذبحِ شرعی سے حلال ہو جائے گا۔ جو وحشی جانور یا پرندہ قبضے میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذبحِ اختیاری ضروری ہے۔ یعنی اللہ کا نام لیکر اس کو قاعدے کے مطابق ذبح کرنا ہوگا)

حضرت سیدنا شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بلا ناغہ سات دن تک بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 786 بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے **اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** عزوجل اس کی ہر حاجت پوری ہو۔ اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (شمس المعارف مترجم ص ۷۲)

جو کوئی سوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 21 بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ لے **اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** عزوجل اس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ رہے۔

(ایضاً ص ۷۲)

جو کسی ظالم کے سامنے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 50 بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے اس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہیبت پیدا ہو اور اس کے شر سے بچا رہے۔ (ایضاً ص ۷۲)





ہر ماہ مضبوطاً ایک بار پڑھ کر اس سے بہت نفع ملے گا۔ اگر ہر روز ایک بار پڑھ کر اس سے بہت نفع ملے گا۔

جو شخص طلوع آفتاب کے وقت سورج کی طرف رخ کر کے بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 300 بار اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے

اللہ عزوجل اُس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی

نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل ایک سال کے

اندرا اندر امیر و کبیر ہو جائے گا۔ (ایضاً ص ۷۳)

گند ذہن اگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 786 بار (اول آخر ایک

بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل

اس کا حافظہ مضبوط ہو جائے اور جو بات سنے یاد رہے۔

(ایضاً ص ۷۳)

اگر قسط سالی ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 61 بار (اول آخر ایک بار

دُرُود شریف) پڑھیں (پھر دعا کریں) اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل بارش ہوگی۔

(ایضاً ص ۷۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کاغذ پر 35 بار (اول آخر ایک بار دُرُود

شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل شیطان کا گزرنہ

ہو اور خوب برکت ہو۔ اگر دکان میں لٹکائیں تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل

کاروبار خوب چلے۔ (ایضاً ص ۷۳، ۷۴)





یٰلَکُم مَّحْرَمٌ الْحَرَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 130 بار لکھ کر (یا

لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر پڑے، ریگزین یا چڑے میں سلوا کر پہن لے، دھات کی ڈبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پھینس اس کا مسئلہ ص ۶۹ پر مقرر) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَرْوُ جَلِّ عَمْرٍ بھراس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (ایضاً ص ۷۴)

جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

61 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھے (چاہے تو موم جامد یا پلاسٹک کوٹنگ کر کے پڑے، ریگزین یا چڑے میں سی کر گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے۔) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَرْوُ جَلِّ بچے زندہ رہیں گے۔ (ایضاً ص ۷۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 70 بار لکھ کر میت کے کفن میں رکھ دیجئے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَرْوُ جَلِّ مُنْکَرِ نَکِیْر کا مُعَامَلہ آسان ہو جائیگا۔ (بہتر یہ ہے کہ میت کے چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں محرابِ مُطَاق بنا کر اُس میں رکھے ساتھ ہی عہد نامہ اور میت کے پیر صاحب کا شجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے۔) (ایضاً ص ۸۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کسی قاری یا عالم کو پڑھ کر سنا دیجئے اگر

خُروفِ صحیحِ مُخَارِج سے ادا نہ ہوتے ہوں تو سیکھ لیجئے ورنہ فائدے کے بدلے نقصان کا اندیشہ ہے۔



ہر ماہ رمضان (محلِ نزولِ قرآن) میں ہر مہینے (معلوم فہم) پڑھنا، پانچ سو تیرہ سو بار پڑھنا، پانچ سو بار پڑھنا، پانچ سو بار پڑھنا، پانچ سو بار پڑھنا۔

مسجد

لکھنے میں اعراب لگانے کی ضرورت نہیں۔ جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطور تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حروف کے دائرے کھلے رکھنے ہوئے مثلاً ”اللہ“ میں ”ہ“ کا اور ”رحمن“ اور ”رحیم“ دونوں میں ”م“ کا دائرہ کھلا ہو۔

مسجد

کپڑے اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لینے سے جناتِ شر نہیں دیکھ سکتے۔ (غسل النہم والثلث لا یمن منہ ص ۸) کمرے کا دروازہ، کھڑکیاں، الماری کی درازیں جتنی بار بھی کھول بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اٹھاتے ہر بار بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنا لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکش جنات آپ کے گھر میں داخلے، چوری اور آپ کی چیزیں استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

مسجد

سواری (گاڑی) بھسلے، یا اس کو ٹھٹھا لگے تو بِسْمِ اللّٰہ کہئے۔

مسجد

سر میں تیل ڈالنے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیجئے ورنہ 70 شیطان سر میں تیل ڈالنے میں شریک ہو جاتے ہیں۔

مسجد

گھر کا دروازہ بند کرتے وقت یاد کر کے بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان اور سرکش جنات گھر میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ (صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۱۲)

مسجد

رات کو کھانے پینے کے برتن بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر ڈھک دیجئے، اگر





صَلُّوا عَلَى الصَّيِّبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





میر جانی مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھ پر درخشندہ روشنی ڈالی ہے کہ میں نے اس کے ۳۰ سال کے گناہ گار ہونے کے۔

# بسم اللہ کے سات حروف کی نسبت سے سات حکایات

## (۱) لکڑہارا کیسے مالدار بنا؟

ایک لکڑہارا روزانہ دریا پار جا کر لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور بیچ کر اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا۔ پل پونکہ اُس کے گھر سے کافی دور تھا اس لئے آنے جانے میں کافی وقت صرف ہو جاتا اور یوں مالی طور پر وہ مُستَحکَم (مُس - ح - کم) نہیں ہو پاتا تھا۔ ایک دن اُس نے مسجد کے اندر **مُلتَمِع** کے بیان میں **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کے عظیم الشان فضائل سُنے۔ مُلتَمِع کی یہ بات اُس کے ذہن میں بیٹھ گئی کہ **بِسْمِ اللہِ** شریف کی بَرَکت سے بڑے سے بڑا مسئلہ (مُس - ع - لہ) حل ہو سکتا ہے۔ پُتھانچہ جب جنگل میں جانے کا وقت ہوا تو **مِل** پر جانے کے بجائے **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر وہ دریا میں اتر گیا اور چلتا ہوا جلد ہی آسانی کے ساتھ دوسرے کنارے پہنچ گیا، لکڑیاں کاٹنے کے بعد اُس نے پھر اسی طرح کیا۔ **بِسْمِ اللہِ** کی بَرَکتوں کا ظہور ہونے لگا اور تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار ہو گیا۔ (مُلتَمِع از شمس الواعظین)

ہے پاک رتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا

کچھ دَخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا (ذوقِ نفی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پر زور و پاک چڑھنا بھول گیا وہ کشت کا راستہ بھول گیا۔

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! یہ سب یقین کا مل کی**

بہاریں ہیں، اگر اغترقا ذمّت زلزل ہو تو اس طرح کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔

”یقین کامل“ سے متعلق حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی

نے سورۃ یوسف کی تفسیر میں ایک انتہائی سبق آموز حکایت نقل کی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ بغدادِ معلّیٰ میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر لوگوں سے ایک درّہم

کا سوال کیا، مشہور محدّث حضرت سیدنا ابنِ سنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، تم کو

کون سی سورۃ اچھی طرح یاد ہے؟ اُس نے کہا، سورۃ الْفَاتِحہ۔ فرمایا، ایک بار

پڑھ کر اُس کا ثواب میرے ہاتھ بیچ دو، میں اس کے بدلے اپنی ساری دولت

تمہارے حوالے کر دوں گا! سائل کہنے لگا، حضرت! میں مجبور ہو کر ایک درّہم کا

سوال کرنے آیا ہوں، قرآن بیچنے نہیں آیا۔ یہ کہہ کر وہ سائل قبرستان کی طرف چلا گیا،

بادِ شرع ہو گئی تھی کہ اُو لے برسنے لگے، وہ ایک چھجّر کے نیچے پناہ لینے

کیلئے لپکا، وہاں سبز لباس میں ملبوس ایک سوار پہلے ہی سے موجود تھا اُس نے کہا،

تم نے ہی سورۃ الْفَاتِحہ کا ثواب بیچنے سے انکار کیا تھا؟ کہا، جی ہاں۔ سوار نے

اس کو دس ہزار درّہم کی تھیلی دی اور کہا، ان کو خرچ کرو ختم ہونے پر اِنْ شَاءَ اللہ

غزوہ جمل اتنے ہی مزید دوں گا۔ سائل نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ سوار نے بتایا، میں

تیرا یقین ہوں یہ کہہ کر سوار چلا گیا۔ (مُلَخَّص از تفسیر سورۃ یوسف للغزالی ص ۱۷-۱۸)

**مَنْوَا عَلَى الْخَبِيبِ! مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**



عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) اس شخص کی ہاک خاک آلودہ کس کے پاس ہوا کہ وہ ہر روز نماز پاک نہ پڑھے۔

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بھیک مانگنے کیلئے تلاوت کرتے، پیسے اور کھانا ملنے کی لالچ میں محافلِ ختمِ قرآن اور اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کرتے اور رقم ملنے کے شوق میں تراویح میں قرآن پاک سناتے ہیں۔

اللہ عزوجل ہمیں **اخلاص** و **یقین** کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مراہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الہی! عزوجل

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اخلاص نہایت ہی**

عظیم دولت ہے، جس کو مل جائے اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھر اسفر اختیار کیجئے **اِنْ شَاءَ اللہ**

عزوجل اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی ”مَدَنی سوچ“ بنے گی اور جب اعمال میں

اخلاص پیدا ہو جائے گا تو **اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل**

**جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف۔**

**دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں**

بھرے اجتماع (محرانے مدینہ، مدرسۃ الاولیاء ملتان) کے

اختتام پر عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ڈھیروں

**کیسیٹ اجتماع**  
**میں دیدارِ مصطفیٰ**





خود بیان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہوا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو اپنے گھر میں سے نکال دیا ہے۔

**مدنی قافلے** سنتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں روانہ ہوتے ہیں، چنانچہ ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیان کا اپنے انداز میں خلاصہ پیش خدمت ہے، ۱۴۲۳ھ کے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع سے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ایک مدنی قافلہ 12 دن کیلئے ضلع لئیہ (پنجاب پاکستان) پہنچا، جدّ ول کے مطابق ایک دن جب **کیسیٹ اجتماع** ہوا تو کیسیٹ کا سنتوں بھرا بیان سن کر ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی اور وہ پلک پلک کر رونے لگے یہاں تک کہ ہوش جاتا رہا، جب افاقہ ہوا تو کافی ہشاش بشاش تھے، انہوں نے بتایا کہ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار پر فیضانِ کرم ہوا اور مجھے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار کا شربت نصیب ہو گیا۔ دوسرے دن پھر **کیسیٹ اجتماع** ہوا، اُن کے ساتھ ہی کیفیت ہوئی، اب کی بار خواب میں وہ زیارتِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس طرح فیضیاب ہوئے کہ مدنی قافلے کے تمام مسافر بھی حاضر خدمت تھے۔

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدمہ رکھلیں حسن

جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف (ذوقِ نعت)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**وَسُوْسَہ** : بعض لوگ خواب سنا سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لہٰذا جو بھی



خواب میں زیارت کا دعویٰ کرے اُس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کرنا چاہئے کم از کم اُس سے قسم تو لینی ہی چاہئے۔

**علاج و سوسہ:** صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ تو اگر کوئی حُبِ جاہ کے باعث لوگوں کو اپنا خواب

سناتا، اپنی شہرت اور واہ واہ چاہتا ہے تو واقعی مجرم ہے۔ اور اگر اچھی نیت سے سناتا

ہے، مثلاً دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں خوش قسمتی سے

کسی نے لہجھا خواب دیکھا اب وہ اس لئے سنا رہا ہے تاکہ اس گئے گزرے دور میں

لوگوں کو راہِ خد لغز و جَلُّ میں سفر کی ترغیب ملے اور انہیں اطمینان کی دولت نصیب ہو

کہ دعوتِ اسلامی اہل حق اور عاشقانِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں بھری

تحریک ہے اور یوں اس سے وابستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کریں۔ یہ

نیت محمود ہے اور اس نیت سے خواب سنانے والے کو ان شاء اللہ غز و جَلُّ ثواب

ملے گا۔ نیز تَحْدِیثِ نِعْمَتِ یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیت سے سناتا ہے تب بھی جائز

ہے۔ ہاں اگر ریا کاری کا خوف ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرے کہ اس میں زیادہ عافیت

ہے۔ بہر حال دل کی نیت کا حال اللہ ذوالجلال غز و جَلُّ جانتا ہے، مسلمان کے

بارے میں بلا وجہ بدگمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، بدگمانی کی





ترجمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اس نے مجھ پر نوازا کہ نہ پڑھا تمہیں (وہ بدعت ہو گیا)۔

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں مذمت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۶  
سورۃ الحجرات کی بارہویں آیت میں ارشادِ ربّانی ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا  
كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ  
بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ  
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو!  
بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ  
ہو جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، ”بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے  
زیادہ ٹھوٹی بات ہے۔“  
(صحیح بخاری شریف ج ۶ ص ۱۶۶ رقم الحديث ۵۱۴۳)

میرے آقا علیہ السلام نے فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل کرتے  
ہیں، حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو  
چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا، کیا تُو نے چوری نہیں کی؟ اُس نے کہا، خدا غرّ و خُلّ  
کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، یہ سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا، واقعی تُو نے چوری  
نہیں کی میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے**

**احترامِ مسلم کی اہمیت** کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ شریعت کے دائرہ  
میں رہتے ہوئے مسلمان کی پردہ پوشی کی جائے یہ نہ ہو کہ بے سبب اُس پر بدگمانی کا  
دروازہ کھول کر اُسے ٹھوٹا اور گئی وغیرہ قرار دیکر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتے ہوئے





ہر مہینہ (مذہبِ اسلامی) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خود کو معاذ اللہ جہنم کا حقدار بنادیا جائے۔

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

**جھوٹا خواب** یا **الفرض** کوئی جھوٹا خواب گڑھ کر سنا تا بھی ہے تو اس کا وہ خود ہی ذمہ دار، سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب،

مُنَزَّةٌ عَنِ الْغُيُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو جھوٹا خواب بیان کرے اُسے بروزِ قیامت یو کے دُودانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور وہ ہرگز گانٹھ نہیں لگائے گا۔“ (صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۰۶ رقم الحدیث ۷۰۴۲)

**بے سوچے سمجھے بولنے** یا **پچنے والو خبردار!** ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، ایک شخص ایسا کلام کرتا ہے جس میں وہ غور و فکر نہیں کرتا (حالانکہ یہ گفتگو جھوٹ، غیبت، عیب یوئی یا من گھڑت خواب وغیرہ حرام پر مبنی

ہوتی ہے) تو وہ اس بات کے سبب جہنم میں اس مقدار سے بھی زیادہ گرے گا جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

(صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ۶۵۷۷)

خواب سنانے والے سے قسم کا مطالبہ شرعاً واجب نہیں اور جو معاذ اللہ عزوجل جھوٹا ہوگا، ہو سکتا ہے وہ جھوٹی قسم بھی کھالے۔









خود آپ ہی کی زبانی مروی ہیں۔ ان میں سے ایک خواب کے ضمن میں عرض ہے،

خود آپ ہی کی زبانی مروی ہیں۔ ان میں سے ایک خواب کے ضمن میں عرض ہے،  
**اعلیٰ حضرت** <sup>رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</sup> **سرکارِ اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو ہاتھ سے  
**کا خواب** مصافحہ کے جواز میں 40 صفحات کا رسالہ بنام  
**”صَفَائِحُ اللَّجِّینِ فِی کَوْنِ تَصَافِحِ بَکْفِیِّ الْیَدَیْنِ“**

(یعنی چاندی کے پتر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مصافحہ کرنے کے بیان میں) تحریر فرمایا  
 ہے، اُس کے صفحہ نمبر ۳ پر اپنا وہ خواب مفصل طور پر بیان فرمایا ہے جس میں آپ  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت سیدنا امام قاضی خان علیہ رحمۃ اللہ کی زیارت ہوئی ہے۔ نیز  
 مسلمانوں کو دوسوایس سے بچانے اور ان کی معلومات میں اضافہ فرمانے کی خاطر اسی  
 رسالہ مبارکہ میں لوگوں کے آگے خواب بیان کرنے کے بارے میں دلائل قائم  
 کئے ہیں۔ پختانچہ مذکورہ رسالے میں فرماتے ہیں،

**آج کس نے** **خواب دیکھا؟**  
 احادیث صحیحہ سے ثابت حضورِ اقدس سید عالم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے (یعنی خواب کو) امرِ عظیم جانتے  
 اور اس کے سننے، پوچھنے، بتانے، بیان فرمانے میں نہایت

درجے کا اہتمام فرماتے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نمازِ صبح پڑھ کر حاضرین سے دریافت  
 فرماتے، ”آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا؟“ جس کسی نے دیکھا ہوتا عرض



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر نبی کا درجہ عطا کیا وہاں کے تمام نبیوں کو دیکھنا میری غلامت لے گی۔

کر دیتا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تعبیر فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۷ رقم الحدیث ۱۳۸۶)

سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، احمد و بخاری و ترمذی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چاہئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۰۲ رقم الحدیث ۶۲۲۳)

**بشارتیں باقی ہیں**  
سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ رسالے میں نقل فرماتے ہیں، حضور مفيض النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اس کیلئے دیکھی جائے۔

(طبرانی المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۳۰۵۱)

**اپنے بارے میں اچھا خواب دیکھنے والے کو انعام**  
سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، یہ بھی سنت صحابہ علیہم الرضوان سے ثابت کہ جو خواب ایسا دیکھا گیا جس میں ان کے قول کی تائید نکلی اس پر شاد (یعنی خوش) ہوئے اور دیکھنے والے کی توقیر (عزت و اہمیت) بڑھادی۔ **حیث** میں ہے،





اور صفحہ ۱۵۶ پر امام ابو نعیم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔

”ابو جَمْرَةَ صَبَّی رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے تَمَتُّع حج میں خواب دیکھا، جس سے (بھی مسائل میں) مذہب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تائید ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (وہ مبارک خواب سن کر اپنے مال سے) اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور اس روز سے انہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھانا شروع کیا۔ (مُلَخَّصاً از صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۸۶ رفقہ الحدیث ۱۵۶۷) اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

**امام بخاری کی والدہ کا خواب**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دوسروں کو خواب سنانے کے ضمن میں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے بھی دو روایات ملاحظہ فرمائیں۔  
صحیح بخاری شریف کے مؤلف حضرت سیدنا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے نہایت ہی عَرَق ریزی کے ساتھ احادیث مبارکہ کی تدوین فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں: ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے ”صحیح بخاری“ میں تقریباً چھ ہزار احادیث شریفہ ذکر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے قبل غسل کر کے دو رَحْمَتِیں نماز ادا کر لیا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت سیدنا شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت نیک آدمی تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا صالحہ اور مُجَابَبَةُ الدُّعَاء (یعنی وہ خاتون جس کی دُعائیں قبول ہوتی ہو) تھیں۔ بچپن شریف میں حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رَحْمَةُ اللہ الباری کی بیٹائی جاتی رہی۔





فروغِ مصلیٰ (کتابِ سنی) میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھ کر فراموش ہو گئے تھے۔

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اس صدمہ سے روتی رہیں اور گڑگڑا کر دعائیں مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا ستارہ چمک اٹھا، دل کی آنکھیں کھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں، ”آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارک ہو کہ آپ کی دعائیں قبول ہو چکی ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔“ جب صبح ہوئی اور دیکھا تو حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔“ (ملخص از تفہیم البخاری ج اول ص ۱، مؤلف شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی) اللہ عزوجل ہی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) یہودی اور یہودن کی دلچسپ حکایت

ایک یہودی ایک یہودن پر عاشق ہو گیا اور اُس کے عشق میں مجنون کی مثل ہو گیا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہتا۔ آخر شہر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کاغذ کے پرزہ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ کر دی اور فرمایا، اس کو نگل جاؤ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے معاملے میں تسلی عطا فرمادے یا تمہیں اس سے نواز دے۔ جب اُس یہودی نے اسے نگل لیا، (بس نکلے ہی اُس کے دل میں



مرحومہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ بارگاہِ عالی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی، ”اے امام المسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں جس کا تذکرہ اسلام قبول کرنے والے یہودی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا اور میں نے گزشتہ شب خواب دیکھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آ کر کہنے لگا، ”اگر تو جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا چاہتی ہے تو سیدنا عطاءُ الکبر علیہ رحمۃ اللہ اور کی خدمت میں حاضر ہو جاوے تجھے تیرا ٹھکانہ دکھا دیں گے۔“ تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہوں ارشاد فرمائیے، ”جنت کہاں ہے؟“ ارشاد فرمایا، ”اگر جنت کا ارادہ ہے تو پہلے تجھے اس کا دروازہ کھولنا ہوگا اس کے بعد ہی تُو اُس (اپنے ٹھکانے) کی طرف جاسکے گی۔“ عرض کیا، ”میں اس کا دروازہ کس طرح کھول سکوں گی؟“ ارشاد فرمایا، ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ“ اُس نے بِسْمِ اللّٰهِ شریف پڑھی۔ (بس پڑھتے ہی اُس کے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا پچانچے) کہنے لگی، ”اے عطاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میں نے اپنے





جو عابد بے غم ہو، وہ بھی ایک ذوقِ شریف پر دستِ پائے ہوئے ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرمایا ہے۔

دل میں نور پالیا اور اللہ عزّوجلّ کی خُدا کی کو دیکھ لیا، مجھے اسلام سے آگاہ فرمائیے۔“  
 آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا تو بسم اللہ شریف کی بَرَکت سے وہ  
 بھی مسلمان ہو گئی، پھر اپنے گھر لوٹی۔ اُسی رات جب سوئی تو عالمِ خواب میں  
 جنت میں داخل ہوئی اور اُس نے جنت کے محل اور گنبد دیکھے اور ان میں سے ایک  
 گنبد پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
 (سَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس نے اسے (یعنی اس عبارت کو) پڑھا تو ایک مُنادی کہہ رہا  
 تھا، ”اے پڑھنے والی! جو تو نے پڑھا، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح سب کا سب تجھے عطا  
 فرمادیا۔“ عورت جاگ اٹھی اور عرض کیا، ”یا الٰہی عزّوجلّ! میں جنت میں داخل  
 ہو چکی تھی پھر تُو نے مجھے اس سے باہر نکال دیا۔ اے اللہ (عزّوجلّ) اپنی قدرتِ کاملہ  
 کے واسطے مجھے غمِ دنیا سے نجات عطا فرما۔“ جب اپنی دُعا سے قاریغ ہوئی تو گھر کی  
 چھت اُس پر گر پڑی اور یہ شہید ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 کی بَرَکت سے اُس پر رحم فرمایا۔ (قلیوبی حکایت ۲۶ ص ۲۲۰۲۲)

اللہ عزّوجلّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت

ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ



مومنو! اللہ تعالیٰ کے نام سے پڑھو کہ تمہاری دعا قبول ہوگی اور تمہاری دعا قبول ہوگی اور تمہاری دعا قبول ہوگی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

عَزَّوَجَلَّ

بسمِ اللہ کی برکت ہے کتنی اچھی قسمت ہے

عَزَّوَجَلَّ

ہم نے پائی جنت ہے یہ سب رب کی رحمت ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت**

بہت بڑی ہے، وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے دلیوں کے آستانوں پر بھیج کر بڑے

سے بڑے بگڑے ہوئے کی بھی بگڑی بنا دیتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل تبلیغِ قرآن و

سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا بچہ بچہ اولیاء اللہ رَحِمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

کی غلامی پر نازاں ہے، اولیائے کرام رَحِمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے غلام بھی جب اخلاص

کے ساتھ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مَدَنی قافلوں میں سفر کر کے نیکی

کی دعوت دیتے ہیں تو بسا اوقات کفار و امنِ اسلام میں آ جاتے ہیں۔ چنانچہ مَدَنی

قافلے کی ایک بہار ملاحظہ ہو۔

خانپور (پنجاب) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان

ہے کہ بابِ امدینہ کراچی سے سنتوں کی تربیت حاصل

کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافلے کے

ساتھ مجھے بھی علاقائی دورہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک درزی کی دکان کے

باہر لوگوں کو اکٹھا کر کے ہم ”نیکی کی دعوت“ دے رہے تھے۔ جب بیان ختم ہوا

**ایک عیسائی کا  
قبولِ اسلام**





فروغِ عالمی (مکتبہ اسلامیہ، لاہور) میں شائع ہوا ہے۔

تو اُسی دوکان کے ایک ملازم نو جوان نے کہا، ”میں عیسائی ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے۔“ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** وہ مسلمان ہو گیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو ”دعوتِ اسلامی“  
صدقہ تجھے اے رب غفار <sup>مزدہل</sup> مدینے کا

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**

## (۳) بُوڑگ پہلوان

ایک کافر ڈاکو کسی شاندار محل میں داخل ہوا، وہاں ایک بوڑھے بُوڑگ اور اُن کی ایک نو جوان بیٹی کے سوا کوئی نہ تھا، اُس نے ارادہ کیا کہ اُن بُوڑگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر کے ان کی لڑکی پر جمع مال و دولت قابض ہو جاؤں، پُٹا نچہ اُس نے حملہ کر دیا، مگر **وہ بُوڑگ تو پہلوان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نکلے! انہوں نے فوراً اُس نو جوان ڈاکو کو چاروں خانے چت کرادیا! ڈاکو کسی طرح آزاد ہو کر پھر حملہ آور ہو گیا مگر **بُوڑگ پہلوان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ حاوی ہو گئے! اس طرح کشتی چلتی رہی، ہر بار وہ ضعیف العمر بُوڑگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کامیاب ہوتے رہے، ڈاکو نے محسوس کیا کہ وہ بُوڑگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہے ہیں، اُس نے پوچھا، کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے اپنی پہلوانی کاراز فاش کرتے ہوئے مسکرا کر فرمایا، میں



اور میں مصطفیٰ اکبرؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پڑھ کر ہر کام میں کامیاب رہا۔

ایجابی کمزور شخص ہوں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھتا ہوں تو تم پر اللہ عزوجل غلہ عطا فرمادیتا ہے۔ جب اُس کافر ڈاکو نے یہ سنا تو اُس کے دل میں **تَدْنِیْ اِنْقِلَاب** برپا ہو گیا، اور کہنے لگا، جس دین میں **فیضانِ بسمِ اللہ** کی یہ شان ہے تو خود اُس دین کی نہ جانے کیا آن بان ہوگی! الحمد للہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** سننے کی بَرَکت سے مسلمان ہو گیا۔ اُن کے آپس میں گہرے مُراسم ہو گئے یہاں تک کہ اُن بڑے بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد وہ **شاندار محل** اور ساری دولت اُسی **موسلم** کو مل گئی اور اُس بڑے بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی سے اُس کی شادی ہو گئی۔ **مُتَلَخَّصُ اَرْسَرَاوُ** (المغنیۃ ص ۱۶۵) **اللہ عزوجل کسی اُن پر رخصت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

خُدیو نے اُس ذات کو جس نے مسلمان کر دیا  
عشقِ سلطان جہاں سینے میں بہاں کر دیا (فہرِ بخشش)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! وہ بڑے یقینا ولی اللہ تھے**  
اور **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کی بَرَکت سے وہ کافر پر غلہ پالیتے تھے جو کہ ان کی کرامت تھی اور بالآخر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کی بَرَکت سے کافر ڈاکو کو اسلام کی عظیم نعمت مُیَسَّر آ گئی۔ اب ایک **بسمِ اللہ** کی دیوانی کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے:

**صَلُّوْا عَلَی الصَّبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**



نور علی مسکنی (مفتی اعظم پاکستان) نے ۱۰ جون ۲۰۱۱ء کو شریف پور میں قیامت کے دن اُس کی خلافت کروا کر۔

## (۴) کُنویں سے تھیلی کیسے نکلی؟

ایک نیک خاتون تھیں جو بات بات پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتی تھیں، اُن کا شوہر جو کہ **ضَافِق** تھا وہ اُن کی اس عادت سے بہت چڑتا تھا، آخر کار اُس نے یہ طے کیا کہ میں اپنی زوجہ کو ایسا ڈلیل کروں گا کہ یاد کر لگی۔ چنانچہ اس نے اُس کو ایک تھیلی دیتے ہوئے کہا، سُنْجِیال کر رکھ لو، خاتون نے وہ تھیلی بحفاظت رکھ لی، شوہر نے موقع پا کر وہ تھیلی اٹھالی اور اپنے گھر کے **کُنوئیں** میں پھینک دی تاکہ ملنے کا سوال ہی نہ رہے۔ اس کے بعد اس نے اُن سے تھیلی طلب کی۔ یہ نیک بندی تھیلی کی جگہ آئی اور بچوں ہی بِسْمِ اللہِ کہا، تو اللہ عزوجل نے **جبریل** علیہ السلام کو حکم دیا کہ تیزی کے ساتھ جاؤ اور تھیلی اُسی جگہ رکھ دو۔ چنانچہ سَیِّدُنا جبریل علیہ السلام نے آنا فانا تھیلی کُنویں سے نکال کر اُس کی جگہ رکھ دی۔ جب خاتون نے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو تھیلی کو ویسے ہی پایا کہ جیسے رکھا تھا۔ شوہر تھیلی پا کر حُثَّت مُتَعَجِب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اُس نے سچے دل سے توبہ کی۔

(قلمبوی حکایت ۱۱ ص ۱۲۰، ۱۱) **اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن**

کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّیْنِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! یہ سب بسمِ اللہ کی**



اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دروازہ کھولا اور پاک و حلال کے دروازے کے کھل جانے کی۔

بہاریں ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے اور ہر جائز و صاحبِ شان چھوٹے بڑے کام سے قبل جو خوش نصیب **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھتا رہتا ہے مصیبت کے وقت اُس کی غیب سے مدد کی جاتی ہے۔

مَحَبَّت میں ایسا غمایا الٰہی عزوجل نہ پاؤں پھر اپنا پتا یا الٰہی عزوجل

## (۵) فِرْعَوْنِ کَامَحَل

**فِرْعَوْن** نے خُدا کی دعوت سے پہلے مکمل بنایا تھا اور اُس کے باہری دروازے پر **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** لکھوایا تھا، جب اُس نے خُدا کی دعوت کی اور حضرت **سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** نے اُس کو **اللہ** عزوجل پر ایمان لانے کی دعوت دی، تو اُس نے سرکشی کی۔ حضرت **سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** نے **اللہ** عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا، **یا اللہ** عزوجل میں بار بار اسے تیری طرف بلاتا ہوں لیکن یہ سرکشی سے باز نہیں آتا، مجھے تو اس میں بھلائی کے آثار نظر نہیں آتے، **اللہ** عزوجل نے فرمایا، ”اے **موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** تم اسے ہلاک کر دینا چاہتے ہو، تم اس کے کمر کو دیکھ رہے ہو اور میں اپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اُس نے اپنے دروازے پر لکھ

رکھا ہے!

(تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۲)





فروغِ مصلحتی (اسلامی تعلیمی اداروں میں) علم و اخلاق کا فروغ دینا اور دنیاوی امور سے متعلق مسائل کا حل فراہم کرنا۔

## گھر کی حفاظت کیلئے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھر کے دروازے پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ لیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی دُشمنی آنکوں سے حفاظت ہوگی۔ حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس نے اپنے گھر کے باہری دروازے (MAIN GATE) پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ لیا وہ (صرف دُنیا میں) ہلاکت سے بے خوف ہو گیا خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو، تو بھلا اُس مُسلمان کا کیا عالم ہوگا جو زندگی بھر اپنے دل کے آگینے پر اس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔“ (تفسیر کبیرج، ج ۱ ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۶) آپ انسان ہیں یا جن؟

کتاب النُصَایح میں ہے، مشہور صحابی حضرت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے ایک دن عرض کیا، حضور! سچ بتائیے کہ آپ انسان ہیں یا جن؟ فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں انسان ہی ہوں۔ کہنے لگی، مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں چالیس دن سے لگا ہوا ہوں مگر آپ کو زُہْر کھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک پیر کا نہیں ہوا! فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ



غرضانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) اس شخص کی ناک ٹانگ اور ہاتھ کے پاس ہر طرف سے نورانی چمک رہا ہے۔

اسمِ اعظم کے ساتھ اللہ عز و جل کا ذکر کرتا ہوں۔ پوچھا، وہ اسمِ اعظم کون سا ہے؟  
فرمایا، (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں):

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ  
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (یعنی اللہ عز و جل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت  
سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا ہے)

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار فرمایا کہ تو نے کس وجہ سے مجھے  
زہر دیا؟ عرض کیا، مجھے آپ سے بغض تھا۔ یہ جواب سنتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا، تُو لِوَجْهِ اللّٰهِ (یعنی اللہ عز و جل کیلئے) آزاد ہے۔ اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا  
وہ بھی میں نے تجھے معاف کیا۔ (حیاءُ الخبوانِ الکبریٰ جلد اول ص ۳۹۱) اللہ عز و جل  
کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مانندِ شمع تیری طرف لو لگی رہے

دے لطفِ میری جان کو سوز و گداز کا

سُبْحَنَ اللّٰهِ اصْحَابُہُ کرام علیہم الرضوان کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ حضرات

حکمِ قرآنی، اِدْفَعُ بِالَّتِیْ هِیْ اَحْسَنُ (ترجمہ کنز الایمان: اے سُننے

والے! نبی الٰہی کو بھلائی سے ٹال) (پ ۲۴ ختم السجدہ ۳۴) کی صحیح تفسیر تھے، بار بار زہر

پلانے والی کنیز کو سزا دلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا! اس حکایت سے ملتی جلتی





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر بات پر عمل کرنا اور ان کی سنتوں کو اپنانا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔

ایک اور حکایت ملاحظہ ہو۔

## صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ (۷) زَهْرُ الْوُدِّ كِهَانَا

حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ کی ایک کثیران سے  
بُخس رکھتی تھی۔ یہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کو زَهْرُ دیتی تھی مگر اثر نہ کرتا تھا۔ جب عرصہ  
دراز تک یہ معاملہ چلتا رہا تو کہنے لگی، ”ایک دراز مدت سے میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ  
کو زَهْر دیتی چلی آرہی ہوں مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ پر اثر انداز ہی نہیں ہو رہا! ارشاد  
فرمایا، ”ایسا کیوں کرتا پڑا؟“ کہا، ”اس لئے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ بہت بوڑھے ہو  
چکے ہیں۔“ ارشاد فرمایا، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ میں کھانے، پینے سے قبل بِسْمِ اللہِ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کرتا ہوں۔“ (اس کی بَرَکت سے زَهْر سے حفاظت ہوتی رہی)  
آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے پھر اُسے آزاد فرما دیا۔ (قُلُوبِی حکایت ۶۴ ص ۵۲)

بے نوا مُفْلِسِ بِحُتَّاجِ گدا کون؟ کہ میں

صاحبِ بُود و کرم و صَف ہے کس کا؟ تیرا (ذوقِ امت)

## صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سُبْحَنَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ! بسمِ اللہِ شریف کی کیا خوب بہاریں ہیں۔

وَسُوْسَه: روایات و حکایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بسمِ اللہِ شریف پڑھ کر





میرزا محمد علی صاحب نے اس کے پاس میرزا محمد اس نے محمد ہذا اور شریف نے دعا اس نے بھائی۔

زہر بھی کھالیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ہم اتنا بڑا خطرہ کس طرح مول لیں! کیونکہ ہمارا تو تجربہ ہے کہ اگرچہ **بسمِ اللہ** پڑھ کر بھی کوئی مرغن غذا کھالی تو پیٹ ”میں گڑ بڑ“ ہو جاتی ہے!

**علاجِ وسوسہ:** ”کارتوس“ شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق سے اچھی طرح کٹر (fire) کیا جائے، اسی طرح یوں سمجھیں کہ اوراد و وظائف اور دعائیں ”کارتوس“ کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زبان مثل بندوق۔ تو دعائیں وہی ہیں مگر ہماری زبانیں صحابہ و اولیاء علیہم الرضوان کی سی نہیں۔ جس زبان سے روزانہ جھوٹ، غیبت، پھٹلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بد اخلاقی کا صدمہ درجاری رہے اس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو بُرڈنگوں کے پاس حاضر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ ہر ایک کا ذہن یہی بنا ہوا ہے کہ **پاک زبان** سے نکلی ہوئی دُعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ یقیناً **بسمِ اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر **خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ** نے بلا خطر زہر پی لیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُن کی زبان پاک، اُن کا دل پاک، اُن کا سارا وجود گناہوں سے پاک لہذا **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نام پاک کی برکت سے زہر نے اثر نہ کیا۔ اسی طرح حضرت **سیدنا ابوالدرداء**، اور **سیدنا ابومسلم خولانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی پاک زبان سے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا پاک نام لیتے تو زہر بے اثر ہو کر رہا۔



مروجان مصطفیٰ (علیہ السلام) کی عمر ۱۱ مئی کے پاس ہوا کہ وہ اس نے کھ پڑا تو وہ پاک تر ہو جائے گا۔ وہ بڑے ہو گیا۔

جاتا تھا۔ ورنہ زہر پھر زہر ہوتا ہے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا اس کو اس سستی خیر

حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، کتابُ الاذکیاء میں ہے، ایک حج کا قافلہ

دوران سفر ایک چشمہ پر پہنچا، معلوم ہوا کہ یہاں ماہر طبیبوں کا گھر ہے، ان کے پاس

جانے کا انہوں نے یہ جیلہ نکالا کہ جنگل کی ایک لکڑی سے اپنے ایک ساتھی کی پنڈلی

پر خراش لگادی جس سے وہ خون آلود ہوگئی، پھر اُس کو لیکر اُس گھر کے دروازے

پر پہنچ کر آواز لگائی، کیا سانپ کے کاٹے کا یہاں علاج ممکن ہے؟ آواز سن کر

ایک چھوٹی لڑکی باہر نکل پڑی، اُس نے پنڈلی کے زخم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا،

”اس کو سانپ نے نہیں کاٹا بلکہ جس چیز سے اس کو خراش لگی ہے اُس پر کوئی نر سانپ

پیشاب کر گیا ہوگا، اب یہ شخص بچے گا نہیں، جب آفتاب طلوع ہوگا تو انتقال کر

جائے گا!“ چنانچہ ایسا ہی ہوا سورج نکلنے ہی اُس نے دم توڑ دیا۔

(مُلخص از حیاۃ الحيوان الکبری جلد اول ص ۳۹۱)

ہر شے سے عیاں مرے صانع کی صنعیں

عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا (ذوقِ نعت)

یادِ مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں بار بار بِسْمِ

اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی سعادت دے، گناہوں سے نجات عطا کر کے

ہماری مغفرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدینہ منورہ میں زیرِ کعبہ حضر اجلوہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُعا پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

محبوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شہادت اور جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری امت کی مغفرت فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

## غمخواری کا ثواب

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرتا (یعنی تسلی دیتا) ہے اللہ عز و جل بروزِ قیامت اُسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

(التَّزْوِیْتُ وَالتَّوْبِیْتُ ج ۱ ص ۳۴۴)



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے یہ کہا کہ اللہ کا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک ہزاروں تک کیلئے عجایب کئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

### محمود غزنوی کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہ القویٰ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں مدتِ مدید سے حبیبِ ربِّ مجید عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دید کی عیدِ سعید کا آرزو مند تھا قسمت سے گزشتہ رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت ملی۔ حضورِ مَفِیضُ النُّور، شاہِ غُیُوہِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مسرور پا کر عرض کی، یا رسولَ اللہ عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں ایک ہزار دِہم کا مقروض ہوں، اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر اسی حالت میں مر گیا تو بارِ قرض میری گردن پر ہوگا۔ رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: محمود سُبُکْتِگین کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔ میں نے عرض کی، وہ کیسے اعتماد کریں گے؟ اگر اُن کیلئے کوئی نشانی عنایت فرمادی جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔

آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جا کر اس سے کہو، اے محمود! تم رات کے

۱۔ محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی و ثنویں صدی عیسوی میں غزنی کے نہایت بہادر اور عاشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بادشاہ گزرے ہیں ان کا نام سلطان ناصر الدین ابنِ سُبُکْتِگین تھا، انہوں نے کافی فتوحات کیں اور زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔



عزیزانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد پرانہ اور شریف پر ممتد تعالیٰ تم پر رزق بھیجے گا۔

اول حصے میں تیس ہزار بار دُرُود پڑھتے ہو اور پھر بیدار ہو کر رات کے آخری حصے میں مزید تیس ہزار بار پڑھتے ہو۔ اس نشانی کے بتانے سے (ان شاء اللہ عزوجل) وہ تمہارا قرض اُتار

دے گا۔ سلطان محمود علیہ رحمۃ اللہ القورود نے جب شاہ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کا رُخسوں بھرا پیغام سنا تو رونے لگے اور تصدیق کرتے ہوئے اُس کا قرض

اُتار دیا اور ایک ہزار روپے ہم مزید پیش کئے۔ دُزاراء وغیرہ مُتَعَجِب ہو کر عرض گزار

ہوئے! عالجہ! اس شخص نے ایک ناممکن سی بات بتائی ہے اور آپ نے بھی اس کی

تصدیق فرمادی حالانکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ نے کبھی اتنی

تعداد میں دُرود شریف پڑھا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی آدمی رات بھر میں ساٹھ ہزار بار ۶۰۰۰۰

دُرود شریف پڑھ سکتا ہے۔ سلطان محمود علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلَدُود نے فرمایا! تم سچ کہتے ہو

لیکن میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ جو شخص **دس ہزاری دُرود**

**شریف** ایک بار پڑھ لے اُس نے گویا دس ہزار بار دُرود شریف پڑھے۔ میں

تین بار اول شب میں اور تین بار آخر شب میں دس ہزاری دُرود شریف

۶۰۰۰  
پڑھ لیتا ہوں۔ اس طرح سے میرا گمان تھا کہ میں ہر رات ساٹھ ہزار بار دُرود

شریف پڑھتا ہوں۔ جب اس خوش نصیب عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے



دوسرے جھٹلے (کلیں) میں سے کچھ لے کر آج بھی (میں) سلام پڑھاؤں گا۔ پھر قرآن مجید کی پانچ سو آیتوں کے پانچ سو سال ہیں۔

شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا رُخسوں بھرا پیام پہنچایا، مجھے اس دن ہزاری دُرود شریف کی تصدیق ہو گئی، اور اگر یہ کرنا (یعنی رونا) اس خوشی سے تھا کہ علمائے کرام کا فرمان صحیح ثابت ہوا کہ رسولِ غیب دان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس پر گواہی دی ہے۔ (مفسر: تفسیر روح البیان ج ۷ صفحہ ۲۳۱ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دس ہزاری دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اَخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلَغَ رُوْحَهُ وَاَرْوَاحُ اَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر دُرود بھیج جب تک کہ دن گردش میں رہیں اور باری باری آئیں صبح و شام، اور باری باری آئیں رات دن، اور جب تک کہ دو ستارے بلند ہیں۔ اور ہماری طرف سے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی اور اہل بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی ارواح کو سلام پہنچا اور بڑکت دے اور ان پر بہت سلام بھیج۔



ہر ماہ رمضان میں ہر روز صبح ۱۰ بجے تک ہر ایک بار دُرود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## چالیس رُوحانی علاج دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃُ اللہ جب فوت ہوئے تو اہل

شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حُلّہ (جتنی لباس) زیب تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر رُحمت میں داخل کیا۔“ پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(القول المذہب ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر روز کے اوّل و آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے، فائدہ ظاہر نہ ہونے

کی صورت میں شکوہ کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کی شامت تھوڑ کیجئے، اللہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص روزہ رکھے، چھ ماہ بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عزّوجلّ کی حکمت پر نظر رکھئے۔

﴿هُوَ اللَّهُ الرَّحِيمُ﴾ جو ہر نماز کے بعد سات بار پڑھ لیا کرے گا،

ان شاء اللہ عزّوجلّ شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اُس کا ایمان پر

خاتمہ ہوگا۔

﴿يَا مَلِكُ﴾ 90 بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے ان شاء اللہ

عزّوجلّ غربت سے نجات پا کر مالدار ہو۔

﴿يَا قُدُّوسُ﴾ کا جو کوئی دورانِ سفروز دکرتا رہے ان شاء اللہ عزّوجلّ

تھکن سے محفوظ رہیگا۔

﴿يَا سَلَامُ﴾ 11 بار پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے ان شاء اللہ عزّوجلّ شفاء

حاصل ہوگی۔

﴿يَا مُهَيِّمُ﴾ 29 بار جو کوئی غمزدہ روزانہ پڑھ لے، ان شاء اللہ عزّوجلّ

اُس کا غم دور ہو۔

﴿يَا مُهِمُّ﴾ 29 بار روزانہ پڑھنے والا ان شاء اللہ عزّوجلّ ہر آفت و بلا

سے محفوظ رہے گا۔

﴿يَا عَزِيزُ﴾ 41 بار حاکم یا افسر وغیرہ کے پاس جانے سے قبل پڑھ



عمران مصطفیٰ (علیہ السلام) نے کچھ پالیہ بار بار پاک و معزز خدائے اقدس سے کہی ہیں۔

لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ خُلّ وہ حاکم یا افسر مہربان ہو جائیگا۔

**یا مُتَكَبِّرُ 21** بار پڑھ لیجئے، ڈراؤ نے خواب آتے ہوں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ

غزوہ خُلّ خواب میں نہیں ڈریں گے۔ (مُدّتِ علاج: تا حصولِ شفاء)

**زوجه سے "ہلاپ" سے قبل یا مُتَكَبِّرُ 10** بار پڑھ لینے والا اِنْ شَاءَ اللہ

غزوہ خُلّ نیک بیٹے کا باپ بنے گا۔

**یا بَارِئُ** دس بار جو کوئی ہر جُمُعہ کو پڑھ لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ

غزوہ خُلّ اُس کو بیٹا عطا ہوگا۔

**یا قَهَّارُ 100** بار اگر کوئی مُصِیبت آ پڑے تو پڑھے، اِنْ شَاءَ اللہ

غزوہ خُلّ مُشکل آسان ہوگی۔

**یا وَهَّابُ 7** سات بار جو روزانہ پڑھا کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ خُلّ

مُسْتَجَابُ الدُّعَوَات ہوگا (یعنی ہر دُعا قبول ہوا کریگی)

**یا فَتَّاحُ 70** بار جو روزانہ بعد نمازِ فَجْرِ دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر پڑھا

کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ خُلّ اُس کے دل کا زنگ و میل دُور ہوگا۔

**یا فَتَّاحُ 7** سات بار جو روزانہ (کسی بھی وقت دن میں ایک مرتبہ) پڑھا

کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ خُلّ اُس کا دل روشن ہوگا۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ زود پاک پڑھا تو اُس پر ستر مہینے نازل فرماتا ہے۔

**یا قَابِضُ، یا بَاسِطُ** 30 بار جو ہر روز پڑھا کرے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ دشمن پر فتح پائے گا۔

**یا رَافِعُ** 20 بار جو روزانہ پڑھا کرے گا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مراد پوری ہوگی۔

**یا بَصِیْرُ** سات بار جو کوئی روزانہ بوقتِ عَصْر (یعنی پہلے اے وقتِ عَصْر تا غروبِ آفتاب کسی بھی وقت) پڑھ لیا کریگا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچانک موت سے محفوظ رہیگا۔

**یا سَمِیْعُ** 100 بار جو روزانہ پڑھے اور اس دوران گفتگو نہ کرے اور پڑھ کر دُعا مانگے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو مانگے گا پائیگا۔

**یا حَکِیْمُ** 80 بار جو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا مُحتاج نہ ہو۔

**یا جَلِیْلُ** دس بار پڑھ کر جو اپنے مال و اسباب اور رقم وغیرہ پر دم کر دے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چوری سے محفوظ رہے۔

**یا شَهِیدُ** 21 بار صُبح (طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے) تا فرمانِ نچے یا نچی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے جو پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ



فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ پڑھو کہ تمہارا روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ اُس کا وہ بچہ یا بچی نیک بنے۔

**یا وَکِیلُ** سات بار جو روزانہ عَصْر کے وقت پڑھ لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ آفت سے پناہ پائے۔

**یا حَمِیدُ** 90 بار جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جاتی ہو وہ پڑھ کر کسی

خالی پیالے یا گلاس میں دم کر دے۔ حسبِ ضرورت اُسی میں پانی

پیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فحش گوئی کی عادت نکل جائے گی۔ (ایک بار

کادم کیا ہوا گلاس برسوں تک چلا سکتے ہیں)

**یا مُحصِی** ایک ہزار بار جو کوئی ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات و جمعہ کی

درمیانی شب) پڑھ لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قمر و قیامت کے

عذاب سے محفوظ ہو۔

**یا مُحِیی** سات بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیجئے، گیس ہو یا پیٹ یا کسی

بھی جگہ درد ہو یا کسی عضو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدتِ علاج: تا حصولِ شفاء روزانہ کم از کم ایک بار)

**یا مُحِیی، یا مُمِیت** سات بار روزانہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا

کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادو اثر نہیں کرے گا۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے کھجوریں کھائیں، پھر کھجوریں کھاتے ہوئے ان کے ہاتھ کی بات کی۔

**یا واجدُ** جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا ان شاء اللہ

غزوہ خلد وہ کھانا اُس کے پیٹ میں ٹور ہوگا اور بیماری دُور ہوگی۔

**یا ماجدُ** دس بار پڑھ کر شربت پر دم کر کے جو پی لیا کرے ان شاء اللہ

غزوہ خلد بیمار نہ ہوگا۔

**یا اواحدُ** <sup>1001</sup> ایک ہزار ایک بار، جس کو اکیلے میں ڈر لگتا ہو، تنہائی میں

پڑھ لے ان شاء اللہ غزوہ خلد اُس کے دل سے خوف جاتا رہے گا۔

**یا قادرُ** جو دُشو کے دوران ہر عضو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنا

لے ان شاء اللہ غزوہ خلد دشمن اس کو اغوا نہیں کر سکے گا۔

**یا قادرُ** 41 بار مُشکل آ پڑے تو پڑھ لیجئے ان شاء اللہ غزوہ خلد آسانی

ہو جائیگی۔

**یا مُقتدرُ** 20 بار جو روزانہ پڑھ لیا کرے گا ان شاء اللہ غزوہ خلد

رحمتوں کے سائے میں رہے گا۔

**یا مُقتدرُ** 20 بار جو نیند سے بیدار ہو کر پڑھ لیا کرے گا اُس کے ہر کام

میں مددِ الہی شامل رہے گی۔

**یا اَوَّلُ** 100 بار روزانہ پڑھ لیا کرے گا ان شاء اللہ غزوہ خلد اُس کی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کر دے تک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

زوجہ اُس سے مَحَبَّت کرے گی۔

**یَا مَانِعُ، یَا مُعْطِی** 20 بار بیوی ناراض ہو تو شوہر اور اگر شوہر ناراض ہو تو بیوی سونے سے قبل بچھونے پر بیٹھ کر پڑھے **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

صَلَح ہو جائے گی۔ (مدّت: تا حصولِ مُراد)

**یَا ظَاہِرُ** گھر کی دیوار پر لکھ لیجئے **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، دیوار سلامت رہے گی۔

**یَا رَءُوفُ** 10 بار جو کسی مظلوم کا کسی ظالم سے پیچھا چھڑانا چاہے، پڑھے پھر اُس ظالم سے بات کرے **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ ظالم اُس کی سفارش قبول کر لے گا۔

**یَا غَنِیُّ**، ریڑھ کی ہڈی، گھٹنوں، جوڑوں یا جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہئے **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ درد جاتا رہے گا۔  
**یَا مُفْنِی** ایک بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے درد کی جگہ پر ملنے سے **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سکون ملیگا۔

**یَا نَافِعُ** 20 بار جو کسی کام کو شروع کرنے سے قبل پڑھ لے، **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ کام اُس کی مرضی کے مطابق پورا ہوگا۔



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کفن کیلئے تین انمول تحفے

(۱) جو ہر نماز (یعنی فرض و سنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور دعا کی جائے عہد والے کہاں ہیں، انھیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا، امام طاووس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔ (الدر المنثور ج ۵ ص ۵۴۲ دار الفکر بیروت) امام فقیہ ابن عجل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی دُعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا، جب یہ عہد نامہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے سوال نکیرین و عذاب قبر سے امان دے، عہد نامہ یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنِّیْ  
اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ  
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَنْ مُّحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ فَلَا تُكَلِّبْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاَنْتَ اِنْ تُكَلِّبْنِیْ  
اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَ تَبَا عَذْبِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَ اِنِّیْ لَا اُثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ  
فَاَجْعَلْ رَحْمَتَكَ لِیْ عَهْدًا عِنْدَكَ تُؤَدِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

(الدر المنثور ج ۵ ص ۵۴۲ دار الفکر بیروت)



(۲) جو یہ دُعا مہیت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ قیامت تک اُس سے عذاب اٹھالے۔ وہ دُعا یہ ہے:-

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطْرِ یَا خَالِقَ الْبَشَرِ  
یَا مُوَقِعَ الْخَفَرِ یَا مَعْرُوْفَ الْاَثْرِ یَا ذَا الطَّلُوْلِ وَالْمَنِّ یَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِخْنَ  
یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ هُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَ  
صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ

(فتاویٰ رضویہ جدید بحوالہ فتاویٰ کبریٰ ج ۹ ص ۱۱۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳) جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذاب قبر نہ ہونہ منکر ظہر نظر آئیں اور وہ

دُعا یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللّٰهُ لَہٗ الْمُلْكُ وَلَہٗ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ۔ (فتاویٰ رضویہ جدید بحوالہ فتاویٰ کبریٰ ج ۹ ص ۱۰۸ مرکز الاولیاء لاہور)

**مَدَنی پھول:** بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ یہ پرچہ اور شجرہ وغیرہ) مہیت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب

(قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اُس میں رکھیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۶۴ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

**مَدَنی مشورہ:** کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب

کمائے نیز کفن فروشوں اور تجھیز و تکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کیلئے کفن

کے ساتھ ایک پرچہ فی سبیل اللہ دے دیا کریں۔

(صوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ہدیۃ طلب کیجئے)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے کہے

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ۝

تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات ص ۶۵۵)

## بھلائی کی مہر اور گناہِ مُعَاف

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔ اور جو مجلس خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ۝

(ابو داؤد شریف کتاب الادب ص ۱۶۶/۱۶۷)

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزوجل تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے غشیش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

**دعا کے عطاوار:** عطاوار مہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کوئی اجتماع، درس، سنتی قائلوں کے حلقے اور دینی و دنیوی میٹنگ کے اختتام پر حسبِ حال یہ دعاء پڑھے اور موقع پا کر پرخوالے کی عادت بنائے اس کو خیراتِ مفردوں میں اپنے مکتبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پانی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعاء قبول فرما۔ آمین بِحَمْدِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ہدیۃ طلب کیجئے)



# آدابِ معلم



اس باب میں ---

280	گرم کھانے کے نقصانات	179	نہرِ طال کی فضیلت
333	جگت لیوں سے گھبراتے ہیں	186	بازاروں سے حفاظت کے نسخے
343	99 دکیات	236	صاحبِ عمار کی الطراوی کو شش
444	دعوتِ اسلامی کا اولین مدنی مرکز	247	داعیہ کے کھانے کے طبی فوائد
566	سوالات و جوابات	248	ایک سو ادنیٰ کھانوں پر نثر
618	مکتوبِ عطارِ رامت زکاءِ نجم العابد	253	تکبہ کا کھانے کے طبی نقصانات
629	حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	262	اولاد کو کم مٹلی سے بچانے کا نسخہ

ورق الٹئے ---



فرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## آدابِ طعام

شیطان لاکھ روکے یہ باب مکمل پڑھ لیجئے۔ شاید آپ

کو احساس ہو کہ آج تک مجھے ”کھانا“ ہی نہیں آتا تھا!

سرکارِ مدینہ راحۃِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ  
مُعَظَّرِ پَیْنِہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاعت

نشان ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام

مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر

دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا

ہے، فلاں بن فلاں نے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔“

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۱ حدیث ۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلٰی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دُرُودِ شریف پڑھنے والا کس قدر بختور ہے کہ



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ وہ دیکھے وہ دیکھ کر کھائے اور جو کچھ نہ دیکھے نہ کھائے۔

اُس کا نام بجمع وَلَدِیَّتْ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ فکرت بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبر منثور علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قوتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر دُور و شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُور و دِپاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والد صاحبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادمِ دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قوتِ سماعت اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا ستبار، مکے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروردگار غزوہ جَلَد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اختیارات و علمِ غیب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ تعالیٰ امداد فرمائیں گے!

میں قرآن اس ادائے دُستگیری پر ہرے آقا  
 ﷺ  
 مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا اللہ غزوہ جَلَد کی بہت ہی

پیاری نعمت ہے، اس میں ہمارے لئے طرح طرح کی

لذت بھی رکھی گئی ہے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ

کھانا بھی  
 عبادت ہے



غزوہٗ بدر (۱) اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانا تھا، وہ روزہ داروں کو منع فرماتا تھا کہ اس میں کھانا کھانا ہے۔

شریعت و سنت کے مطابق حلال کھانا کا ثواب ہے، مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”کھانا بھی اللہ عزوجل کی عبادت ہے مومن کیلئے۔“ مزید فرماتے ہیں، ”دیکھو نکاح سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے مگر حضرت سیدنا محمدی اعلیٰ نبیائو علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبیائو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکاح نہیں کیا مگر کھانا وہ سنت ہے کہ از حضرت سیدنا

آدم علیہ السلام تا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب ہی نبیوں نے ضرور کھایا۔ جو شخص بھوک ہڑتال کر کے بھوک سے جان دیدے وہ حرام موت مرے گا۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۵۱) سرکار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد حقیقت بیا د ہے، ”کھانے والا شکر گزار و یا ہے

جیسا صبر کرنے والا روزہ دار۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۹ حدیث ۲۴۹۴)

ہم اگر اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت کے مطابق کھانا کھائیں تو اس میں ہمارے لئے بڑکتیں ہی بڑکتیں ہیں۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی

علیہ رحمۃ اللہ الوالی اخیاء العلوم کی دوسری جلد میں ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

نقل کرتے ہیں کہ مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا ائمہ کھاتا ہے، اس کے

پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طلبِ حلال کیلئے رسوائی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: کھانے پر کھانا نہ لے کر نہ جانا، اور نہ کھانا نہ لے کر نہ جانا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۶)

کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح ٹھرتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۱۶)

**کھانے کی نیت**  
بکس طرح کریں!  
کھاتے وقت بھوک لگی ہونا سنت ہے۔ کھانے میں یہ نیت کیجئے کہ اللہ رب العزت غزوہ کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں۔

کھانے سے فقط لذت مقصود نہ ہو۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”میں نے اُسی برس سے کوئی بھی چیز فقط لذتِ نفس کی غرض سے نہیں کھائی۔“ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵) کم کھانے کی نیت بھی کرے کہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت جیسی سچی ہوگی کیونکہ پیٹ بھر کے کھانے سے عبادت میں الٹا رکاوٹ پیدا ہوتی ہے! کم کھانا صحت کیلئے مفید ہے ایسے شخص کو ڈاکٹر کی ضرورت کم ہی پیش آتی ہے۔

**کھانا کتنا کھانا چاہئے!**  
اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزۃ عن العیوب غزوہ جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ صحت نشان ہے، ”آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برابر تن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۸ حدیث ۲۳۵۹)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو کھانا کھاؤ اور چھوڑنا چاہو تو چھوڑ دو۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰۰ حدیث ۱۰۰۰)

## نیت کی اہمیت

بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث پاک اسبابِ اعمالِ بائنیات یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۰ الحدیث ۱۰۰۰) جو عمل اللہ عز و جل کی

رضا کیلئے کیا جائے اُس میں ثواب ملتا ہے، ریاء یعنی اگر

دکھا دے کیلئے کیا جائے تو وہی عمل گناہ کا باعث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو

تو نہ ثواب ملے نہ گناہ جبکہ وہ عمل فی نفسہ مباح (یعنی جائز) ہو۔ مثلاً کوئی حلال چیز

جیسا کہ آنسکریم یا مٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ بھی نیت نہ کی تو نہ ثواب ہوگا

نہ گناہ۔ البتہ قیامت میں حساب کا معاملہ درپیش ہوگا جیسا کہ سرکارِ نامدار، دُعا عالم

کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے،

خَلَالُهَا حِسَابٌ وَ خَرَامُهَا عَذَابٌ۔ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں

(مردود من سائر الخطایا ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲)

عذاب۔

رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک

## بُرمے کیوں ڈالیں؟

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

بے شک قیامت کے دن آدمی سے اس کے ہر ہر کام خبی کہ آنکھ کے سرے کے

بارے میں بھی پوچھا جائے گا (جلد الاولیاء ج ۱ ص ۳۱ حدیث ۱۱۵۰) لہذا عاقبت

اسی میں ہے کہ اپنے ہر مباح کام میں اچھی اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں۔ چنانچہ



فہر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو باتیں فرمائی ہیں، ان پر عمل کرنا ہمارے لیے واجب ہے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۲۶)

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں ہر کام میں نیت پسند کرتا ہوں حتیٰ کہ

کھانے، پینے، سونے اور بیت الخلاء میں داخل ہونے کیلئے بھی۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۲۶)

نبیوں کے سلطان، رحمۃ عالمیان، سرِ دارِ دو جہان محبوبِ رحمن عزوجل،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، ”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے

بہتر ہے۔“ (طبرانی معجم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) نیت دل کے ارادے کو

کہتے ہیں، زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ زبان سے نیت کے الفاظ کہے مگر دل میں

نیت موجود نہ ہوئی تو نیت ہی نہیں کہلائے گی اور ثواب نہیں ملیگا۔ **کھانے کی**

**43 نیتیں** پیش خدمت ہیں ان میں سے جو جو سب حال ہوں اور ممکن ہوں

کر لینی چاہئیں۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ نیتیں مکمل نہیں، علمِ نیت رکھنے والا

اس کے ذریعے اور بہت ساری نیتیں نکال سکتا ہے۔ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی

ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ **ان شاء اللہ عزوجل**

**کھانے کی 43 نیتیں** ﴿۱﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وضو کروں گا

(یعنی ہاتھ منہ کا اگلا حصہ دھوؤں گا اور نکلیاں کروں گا)

﴿۲﴾ کھانا کھا کر عبادت ﴿۳﴾ تلاوت ﴿۴﴾ والدین کی خدمت ﴿۵﴾

تحصیلِ علمِ دین ﴿۶﴾ سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر ﴿۷﴾

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۸﴾ امورِ آخرت اور ﴿۹﴾





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اصل اللہ تعالیٰ مالہ والہ سلم اللہ پروردگار پاک کی کرامت کہ ہے ملک یہ تمہارا تہہ لئے عبادت ہے۔

حسب ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ بنیسی اسی صورت میں مفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ خوب ڈٹ کر کھانے سے الٹا عبادت میں سستی پیدا ہوتی، مگنا ہوں کی طرف رجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جنم لیتی ہیں) ﴿۱﴾ زمین پر ﴿۲﴾ اعتبارِ سنت میں دسترخوان پر ﴿۳﴾ (چادر یا گرتے کے دامن کے ذریعے) پردے میں پردہ کر کے ﴿۴﴾ سنت کے مطابق بیٹھ کر ﴿۵﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۶﴾ دیگر دعائیں پڑھ کر ﴿۷﴾ تین انگلیوں سے ﴿۸﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿۹﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۱۰﴾ ہر لقمہ پر یا واجد پڑھوں گا (یا ہر لقمہ کے ختم پر الحمد للہ اور ہر لقمہ کے آغاز پر یا واجد اور بسم اللہ) ﴿۱۱﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿۱۲﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا (تاکہ روٹی کے ذرات برتن ہی میں گریں) ﴿۱۳﴾ ہڈی اور کڑم مصالحہ وغیرہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿۱۴﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۱۵﴾ آخر میں سنت کی ادائیگی کی نیت سے برتن اور ﴿۱۶﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۱۷﴾ کھانے کے برتن دھو پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۱۸﴾ جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے اُس وقت تک بلا ضرورت نہیں اٹھوں گا (کہ یہ بھی سنت ہے) ﴿۱۹﴾ کھانے کے بعد جمعِ اول آخر و زود شریف مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۲۰﴾ خلال کروں گا۔



فروغِ حق تعالیٰ کے نور سے ہمیں یہ کتابیں بھی دیکھیں کہ ہم ان سے بہت فائدہ لیں۔ ان کی کاپیاں بھی لیں۔ ان کی کاپیاں بھی لیں۔ ان کی کاپیاں بھی لیں۔

## من کرکھانے کی مزید نیتیں

﴿۳۱﴾ دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو ان سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۲﴾ مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ﴿۳۳﴾ ان کو

بوٹی، کدہ و شریف، بکھر چُن اور پانی وغیرہ کی پیش کش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا (کسی کتے پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے اٹھا کر ڈال دینا آداب کے خلاف ہے۔ جو چیز ہم نے ڈالی

ہو سکتا ہے اُس وقت اُسے اس کی خواہش نہ ہو) ﴿۳۴﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا

ثواب کماؤں گا ﴿۳۵﴾ کسی کو مسکراتا دیکھ کر اس کی مسنون دُعا پڑھوں گا (مسکراتا

دیکھ کر پڑھنے کی دُعا: أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ یعنی اللہ عزوجل تجھے سدا ہنستار کھے۔ (صحیح

الحجاری ج ۱ ص ۱۰۳، الحدید: ۳۲۹) ﴿۳۶﴾ کھانے کی نیتیں اور ﴿۳۷﴾ سُنَّیں

بتاؤں گا ﴿۳۸﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۹﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں

گا ﴿۴۰﴾ غذا کا عمدہ حصہ مثلاً بوٹی وغیرہ حُرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر

رایا کر کروں گا (تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، جو شخص اُس

چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔)

(اصناف اللہ العتص ج ۲ ص ۷۷۹) ﴿۴۱﴾ ان کو خلال اور ﴿۴۲﴾ تین انگلیوں سے

کھانے کی مُشَقُّ کرنے کیلئے ربڑ جینڈ کا ٹکڑہ پیش کروں گا ﴿۴۳﴾ کھانے کے ہر لقمہ پر ہو

سکا تو اس نیت کے ساتھ بلند آواز سے **یا واجد** کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔



میرزا محمد علی صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص روزہ کے روز کھانا کھائے تو اس کا روزہ ٹھیک نہیں رہتا۔

## کھانے کا وضو مُتاجی و کرنا ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمت

بُیاد ہے، ”کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا مُتاجی کو ضرور کرتا ہے اور یہ مُرسَلین (علیہم السلام) کی سنتوں میں سے ہے۔ (المعجم الأوسط ج ۵ ص ۲۳۱ حدیث ۷۱۶۶)

## کھانے کا وضو گھر میں بھلائی بڑھاتا ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا، ”جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اُس وقت بھی وضو کرے۔“ (ابن ماجہ شریف ج ۱ ص ۹ حدیث ۳۲۶۰)

## کھانے کے وضو کی نیکیاں اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”کھانے سے پہلے وضو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔“ (جامع صغیر ص ۵۷۱ حدیث ۹۶۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کے اول آخر ہاتھ وغیرہ دھونے



غیر صائم مصطفیٰ ﷺ سے کھانا کھا کر دیا، وہ نے صرف اتنا کہہ کر توبہ لے لی کہ ایک ایک تیرا حصہ ہے اور تیرے حصے کا وہ پلا نہیں ہے۔

میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خدا کی قسم! ”ایک نیکی“ کی اصل حقیقت بروز قیامت ہی پتا چلے گی کہ جب کسی کی صرف ایک ہی نیکی کم پڑ رہی ہوگی اور وہ اپنے عزیزوں سے صرف ایک نیکی کا سوال کریگا مگر دینے کیلئے کوئی تیار نہ ہوگا۔

**شیطان سے حفاظت** سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کھانے سے

پہلے اور بعدِ وضو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) برزق میں کشادگی کرنا اور شیطان کو ڈر کرنا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۶ حدیث ۴۰۷۵۵)

**بیماریوں سے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کے وضو سے مراد نماز والا وضو نہیں بلکہ اس میں دونوں ہاتھ رگتوں تک اور منہ کا اگلا حصہ دھونا اور گھٹی کرنا ہے۔

مفتی شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الہان فرماتے ہیں، ”توریت شریف میں دو بار ہاتھ دھونے لکھی کرنے کا حکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر یہود نے صرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے لکھی کرنے کی ترغیب اس لئے ہے کہ عموماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ میلے، دانت میلے ہو جاتے ہیں، اور کھانے سے ہاتھ منہ چکھنے ہو جاتے ہیں لہذا دونوں وقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر گھٹی کرنے والا شخص اِنْ شَاءَ اللہ غزوہٗ جَلِّ دانتوں





قرآن مصطفیٰ ﷺ پر اس حدیث میں ہے کہ: "وَأَشْرَافُ مَا رَزَقْنَاهُ أَنْ يَأْكُلَ الرِّجَالُ مِنْ ثَمَرِهِمْ بِحَبِّ الْخَلْقِ"۔

کے مؤذی مرض پسائیریا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وضو میں مسواک کا عادی دانتوں اور معدہ کے امراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اس سے گردہ و مثانہ کے امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بہت مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔"

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ - ج ۶ ص ۳۲)

**ڈرائیور کی پُراسرار موت!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً سنت میں عظمت ہے، جہاں سنت پر عمل کرنے میں

ثواب ملتا ہے وہیں اس کے دُنیوی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ کھانے سے پہلے دُونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سنت ہے۔ منہ کا اگلا حصہ دھونا اور کُلی بھی کر لینا چاہئے۔ چونکہ ہاتھوں سے جُدا جُدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مُس ہوتے ہیں لہذا ان پر میل کچیل اور کُئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صفا کی ہو جاتی اور اس سنت کی بَرَکت کے سبب ہمیں کُئی بیمار یوں سے تحفُّظ (ث۔ کف۔ فظ) حاصل ہو جاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پونچھے جائیں کہ تولیہ وغیرہ کے جراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کُئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر انہیں کچھ بھی









قرآنِ مصطفیٰ: اصل قولِ جانِ نعم! جو ہر لمحہ ذمہ شریف ہے کہ میں یا سب سے پہلے اس کی دعا کرتا ہوں۔

فہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والد صاحب ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی، ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا تھا۔ والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جُرات نہ ہوتی۔

(تعلیمُ المستعَلِم طریفُ الشُّعْلَم ص ۶۷ ماٹِ المدینہ کراچی)

**بازاری کھانا بڑی برکت ہوتا ہے!**  
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ التَّیِّبِینِ تقوے کا کس قدر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غذا کیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرت امام زکریاؑ جی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو زہانت و گندگی کے قریب اور ذِکْرُ خداوندی غُضُوخُلُ سے دُور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غُرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بنا پر جب اس



ہر ماہ رمضان میں ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھ کر صوم و صیام کے ساتھ ساتھ روزہ کے احکامات و آداب کو بھی پڑھ لے۔

کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔“  
(ایضاً ص ۸۸)

**ہوٹل میں کھانا کیسا؟**  
بازاروں میں ٹھیلوں اور بستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چھپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا بُرا ہے تو فلمی گیتوں کی دھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وقت بے وقت کھانا، چائے کی پُھکیاں لینا اور ٹھنڈے مشروبات پینا کس قدر معیوب ہوگا! اگر گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحول اکثر غفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شرِ فاء اور با شرع حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ لہذا ضرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ مگر جب ہوٹل میں فلمیں ڈرامے یا گانے باجے کا سلسلہ ہو تو وہاں نہ جائے کہ جان بوجھ کر موسیقی کی آواز سننا گناہ ہے۔ پُچھا نہ

**موسیقی کی آواز سے بچنا واجب ہے**  
حضرت سیدنا علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،  
” (لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اڑانا، تالی بجانا، ستار کے تار بجانا، بُربط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون (ایک ساز کا نام)، جھانجنھن، بگل بجانا، مکروہ تحریمی (یعنی قریب بحرام) ہے



غیر جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کو کہہ جائے کہ اس سے پانی پیرا کر نہ پئے اور نہ دھو کر نہ پاؤں نہ دھو کر نہ نہ پائے۔

کیونکہ یہ سب کفار کے شعار ہیں، نیز بانسری اور (موسیقی کے) دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔  
(ردالمحتار ج ۹ ص ۵۶۶)

**کانوں میں انگلیاں ڈالنا**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربِّ کائنات غرّو خلّ، نعتِ شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سنتوں بھرے بیانات تو سنتے

ہیں مگر فلمی گانوں اور موسیقی کی آواز آنے پر بسبب خوفِ خداوندی نہ سننے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کانوں میں انگلیاں داخل کر کے وہاں سے فوراً دور ہٹ جاتے ہیں۔ پُچھا نہ حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں بچپن میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں بڑا مار (یعنی بلیہ) بجانے کی آواز آنے لگی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال دیں اور راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے اور دور جانے کے بعد پوچھا، نافع! آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کی، اب نہیں آرہی۔ تو کانوں سے انگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا، ”ایک بار میں سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا جو میں نے کیا۔“  
(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۰۷ الحدیث ۴۹۲۴)









میرا جانِ مصطفیٰ! اسلامی امت کو اپنے اس علم و ایمان کے پاس چھوڑ کر نہ بھڑاس۔ کہہ رہا ہوں کہ اس بات پر حقائق و حجتیں ہوں گی۔

آگولہ (مہاراشٹر، الھند) کے ایک اسلامی بھائی نے  
**گھر درس کی**  
**برکت کی حکایت**

کچھ اس طرح کا بیان دیا کہ بد مذہبوں کیساتھ  
 تعلقات کے باعث ہمارا گھر انہ بد عملی کے ساتھ

ساتھ بد عقیدگی کی طرف بھی گامزن تھا، ایک دن ہم سب گھر والے ملکر T.V.

دیکھنے میں مشغول تھے کہ میرا سترہ سالہ چھوٹا بھائی جو کہ **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں

بھرے اجتماع میں آنے جانے لگا تھا وہ T.V. کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ

میں داخل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اسی انداز پر واپس پلٹا۔ اس کی یہ

عجیب و غریب حرکت دیکھ کر میں غصے میں چینا، کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو آج

یہ عجیب بچکانہ حرکت کر رہا ہے! وہ جوابی کارروائی کئے بغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

والدہ صاحبہ نے خلاصہ کیا، کہ اس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ

T.V. کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں! میں نے غصہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے

بات چیت بند کر دی۔ اس نے گھر میں سب کو اکٹھا کر کے **فیضانِ سنت** کا درس

جاری کر دیا۔ میں اس میں نہیں بیٹھتا تھا، ایک دن میں قریب ہو کر بیٹھ گیا کہ سنتوں

تو سنی یہ درس میں کیا بتاتا ہے، سنا تو بہت اچھا لگا، لہذا میں روزانہ **گھر درس**

میں شریک ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ میرے دل کی سیاہی دور ہونے لگی، حتیٰ کہ دعوتِ

اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری دینے لگا۔ **الحمد للہ**



مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے گھر پر ایف بارود و پاکہ پر حفاظتِ عالیٰ اس پر دیکھیں بھیجئے ہے۔

عَزَّوَجَلَّ نَعْل ٹھکانے آئی، بدنہ بیوں کی صحبت سے جان بچھڑائی اور چہرے پر داڑھی سجائی نیز بدعتِ قدیمہ مقرر کی گمراہ کن کیسیٹیں جو کہ شوق سے سنا کرتا تھا اب اس کی جگہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے لگا۔ ہمارے چاروں کمروں میں T.V. رکھے ہوئے تھے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ باہمی مشورہ سے چاروں T.V. گھر سے نکال دیئے ہیں۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر اور اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول تمہیں اُطف آ جائیگا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**ایمان کی حفاظت کا ذریعہ** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر درس میں اہل خانہ

کے ایمان کے تحفظ اور اصلاحِ اعمال کے اسباب موجود ہیں۔ اسی طرح اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اخلاقی تربیت کیلئے فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے کی بھی ترکیب ہے اور اس کارڈ میں درج شدہ گیارہویں مدنی انعام کے مطابق ہر ایک کو روزانہ فیضانِ سنت سے دو درس دینے یا سننے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ ان دو درسوں میں ایک ”گھر درس“ بھی ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گھر درس جاری کرنے کی مدنی التجاء ہے۔





فیضانِ مصطفیٰ ﷺ: اہل بیت علیہم السلام نے جو احادیث و روایات بیان فرمائی ہیں، ان سے ہمیں بہت سی باتیں سیکھنی چاہئیں۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنت کی روزانہ دو مرتبہ یا الہی

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرت علامہ  
جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی "شرح

**قبر کی روشنی**

الصدور" میں نقل کرتے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ

علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، "بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو

اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو

روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔

(جلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۷۶۲۲)

اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اُجرہ

**قبریں جگمگاتی ہوں گی!**

ثواب معلوم ہوا۔ سنتوں بھرا بیان کرنے یا درس

دینے اور سننے والوں کے تودارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ غَرُوزُ خُلِّ

اُن کی قبریں اندر سے جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس

نہیں ہوگا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مدنی

قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کا کارڈ روزانہ پُر کرنے کی



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی حدیثی ہے، اس سے پہلے کبھی نہ آیا۔ یہ حدیث بھول گیا وہ جس کا وہ سنت بھول گیا۔)

ترغیب دلانے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبَلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کے صدقے نور علی نور ہوں گی۔

قبر میں ابراہیم کے مآخِزِ چشمے نور کے  
مزدب و مصلیٰ (اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)  
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی  
(حدیثِ غشی)

**گھر والوں کی اصلاح ضروری ہے**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور اپنے اہل خانہ کی  
اصلاح ہم پر ضروری ہے پُختانچہ پارہ ۲۸ سورۃ النحریم  
کی آیت نمبر ۶ میں ارشادِ خداوندی ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
تَرْجَمَةُ كُنُوا الْإِيمَانِ: اے ایمان والو!  
اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے  
بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ”گھر دُرس“ کے ذریعے بھی اس آیت کریمہ میں  
دیئے گئے حکم پر عمل ممکن ہو جائے گا۔ نیز اس ضمن میں مکتبۃ المدینہ سے جاری  
کردہ سنتوں بھرے رسائل پڑھنا پڑھانا اور سنتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرہ  
کی کیسٹیں گھر میں چلانا بھی مفید ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے  
رسائل و کیسٹوں کے ذریعے بھی کئی لوگوں کی اصلاح کے واقعات ملتے ہیں، پُختانچہ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "اِنَّ فِيَّ سِتْرًا ثَلَاثًا: فِيَّ رِجْلٌ فِيَّ رِجْلِي وَفِيَّ رِجْلٌ فِيَّ رِجْلِي وَفِيَّ رِجْلٌ فِيَّ رِجْلِي"۔

## مکتبۃ المدینہ کے رسالے کی بہار

ضلع بہاولپور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی  
بھائی کا بیان ہے کہ اسکول میں بُرے ماحول کے  
سبب فلموں کا جنون کی حد تک شوقین ہو گیا تھا، صرف

فلمیں دیکھنے دوسرے شہروں مثلاً لاہور، اوکاڑہ وغیرہ شہر کی کراچی تک پہنچ جاتا۔

فلموں کے SEX APEAL مناظر کی نحوست کے باعث مَعَاذَ اللہ غُرُوجِ  
بے پردہ لڑکیوں کا کالج تک پیچھا کرنا اور روزانہ داڑھی منڈانا میری عادت تھی۔

نُحُوسَتِ بالائے نُحُوسَتِ یہ کہ مجھ پر تھینشٹر میں، سرکس اور موت کے کُنویں کے اندر  
کام کرنے کا بھوت سوار ہو گیا۔ گھر والے انتہائی پریشان تھے۔ ایک دن والد

صاحب نے دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سے بات کر کے علاقے کے عاشقانِ  
رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر پر بھیج دیا۔ آخری دن

امیر قافلہ نے مجھے کالے پتھو (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) نامی رسالہ پڑھنے کو دیا،  
میں نے پڑھا تو کانپ اُٹھا۔ فوراً گناہوں سے توبہ کی اور چہرے پر ایک مٹھی داڑھی

سجانے کی نیت کر لی۔ واپسی پر دعوتِ اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں  
بھرے اجتماع میں شرکت کی اور مکتبۃ المدینہ کی جانب سے جاری ہونے

والے بیان کی کیسیٹ جس کا نام ”ڈھل جائے گی یہ جوانی“ تھا خریدی اور  
جب گھر آ کر بیان سنا تو اُس نے میرے دل کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہ





غرضانِ مصطفیٰ ﷺ: اس میں اس شخص سے کچھ ایسی باتیں نہ آجائیں جن سے اس کا دل بے رغبت ہو جائے۔

غزوہِ خلد میں پابندی سے نمازیں پڑھنے لگا اور دعوتِ اسلامی کامدنی کام شروع کر دیا۔  
 الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہِ خلد اس وقت (یہ بیان دیتے وقت) میں اپنے شہر میں مَدَنی قافلہ و مَدَنی  
 دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کامدنی کام کر رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

خلیفہ ثانی، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رولیت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مملکتِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے، کہ اگٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کیساتھ ہے۔  
 (ابن ماجہ شریف ج ۱ ص ۲۱ حدیث ۳۲۸۷)

سیرتِ ہونے کا سبب حضرت سیدنا وحشی بن خرب رضی اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رولیت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ”یا رسول اللہ! غزوہِ خلد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟“ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟“ عرض کی، ”جی ہاں۔“ فرمایا، ”میل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں برکت دی جائیگی۔“  
 (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۸۶ حدیث ۳۷۶۱)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "ما ملأ الله قلبا طعاما لم يملأه من غيره" (جو کھانہ اور دھن کو بھر دے گا، وہ کسی اور چیز سے بھرنا نہ سکے گا)۔

**مل کر کھانے کی فضیلت**

ایک ہی دسترخوان پر مل کر کھانے والوں کو مبارک ہو کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل کو یہ بات سب سے زیادہ

پسند ہے کہ وہ بندہ مؤمن کو بیوی بچوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا دیکھے۔ کیوں کہ جب سب دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں تو اللہ عز و جل اُن کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جُدا ہونے سے پہلے پہلے اُن سب کو بخش دیتا ہے۔

(تسبیح العاقلین ص ۳۴۳)

**مل کر کھانے میں معدے کا علاج**

وہ حالو جی کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا ہے جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو سب کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں اور وہ دوسرے

امراض کے جراثیم کو مار ڈالتے ہیں نیز بعض اوقات کھانے میں شفاء کے جراثیم شامل ہو جاتے ہیں جو معدہ کے امراض کیلئے مفید ہوتے ہیں۔

**ایک کا کھانا دو کو کافی ہے**

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم، رؤوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا، "ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا کھانا

تین چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۰ حدیث ۲۰۵۹)









غریبان مصطفیٰ: (علی بن ابی طالب)ؑ کو ہذا روایات کی کثرت کو بے شک یہ تبارہ لے ملہارت ہے۔

آپ حلوا خرید لیں تو آپ نے وہ رقم لی اور بیت المال میں لوٹا دی اور فرمایا کہ یہ ہمارے اخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آئندہ کے لیے بیت المال سے ملنے والے وظیفے میں اتنی رقم کم کروادی۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۶۱)

**مٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سن کر فقط نعرہ داد و تحسین بلند**

کر کے دل کو خوش کر لینے کے بجائے ہمیں بھی تقویٰ اور قناعت کا درس حاصل کرنا چاہئے۔ بالخصوص اربابِ اقتدار و حکومتی افسران نیز ائمہ مساجد، دینی مدارس کے مدیرین اور مختلف اسلامی شعبہ جات سے وابستہ اسلامی بھائیوں کیلئے اس حکایت میں قناعت و خودداری اپنانے، حرص و طمع سے خود کو بچانے اور اپنی آخرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب خوب سامانِ عبرت ہے۔ کاش! ہم سب محض نفس کی تحریک پر تنخواہ کی کمی بیشی یعنی ”اُس کی تنخواہ تو اتنی زیادہ اور میری اتنی کم“ کہہ کہہ کر اس طرح کے معاملات میں الجھنے کے بجائے قلیل آمدنی پر قناعت کرتے ہوئے نیکیوں میں کثرت کے ثمراتی بن جائیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرہیزگاری اور دولتِ دنیوی سے بے رغبتی کے متعلق ایک اور حکایت سماعت فرمائیے چنانچہ

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ اہتمام حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
خليفة الرسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**وقف کی چیزوں کے بارے میں احتیاط**

نے اپنی وفات کے وقت اُمّ المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

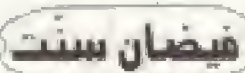


طرحان مصطفیٰ ﷺ: ان میں سے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ کھا کر رہے ہو، اسے کھا کر چھوڑ دو۔"

سے فرمایا، دیکھو! یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں یہ سب بیٹ المال سے لیا گیا ہے۔ ہم ان سے اُسی وقت تک نفع اندوز ہو سکتے تھے جب تک میں مسلمانوں کے امور خلافت انجام دیتا تھا۔ جس وقت میں وفات پا جاؤں تو یہ تمام سامان حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دینا۔ پُٹانچہ جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اُمّ المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تمام چیزیں حسب وصیت واپس کر دیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (چیزیں واپس پا کر) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے کہ انھوں نے تو اپنے بعد میں آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۰)

**کھانے والے کی مغفرت**  
**کی ایک صورت**  
جو بھی صاحبِ شان کام شروع کیا جائے اُس سے قبل بِسْمِ اللہ شریف ضرور پڑھنی چاہئے کہ سنت ہے۔ اسی طرح کھانے یا پینے سے قبل بھی بِسْمِ اللہ پڑھنا سنت ہے اور اس کی بڑی بڑکتیں ہیں۔ پُٹانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، دُعا عالم کے مالک و مختار، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے ہی اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بِسْمِ اللہ





البنو



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے پیار کرے، اللہ تعالیٰ سے پیار ہوگا۔“

## اے کون سا دسترخوان سنت ہے؟

مفسرِ شہیرِ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں، ”سنت

یہ ہے کہ کھانے کے آگے قدرے جھک کر بیٹھے۔ دسترخوان کپڑے کا، چمڑے کا اور کھجور کے پتوں کا ہوتا تھا ان تین قسم کے دسترخوانوں پر کھانا کھو ر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھایا ہے، دسترخوان بھی نیچے زمین پر بچھتا تھا اور خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔“ (مراۃ ج ۶ ص ۱۳) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ٹیبل کرسی پر کھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنت ہے اور سنت ہی میں عظمت ہے۔ افسوس! آج کل یہ سنت مسلمانوں نے کافی حد تک ترک کر رکھی ہے، مذہبی گھرانوں میں بھی اب ٹیبل کرسی پر کھانے کا رواج ہو گیا ہے۔ شادیوں میں بھی ٹیبل کرسی بلکہ اب تو کرسی بھی ہٹا لی گئی ہے لوگ ٹیبل کے ارد گرد پھر کر کھانا کھاتے ہیں۔ آہ! سنتوں بھرا دور پھر کب آئے گا!

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

”اللہ عز و جل اُس بندے سے راضی ہوتا ہے کہ

جب لقمہ کھاتا ہے تو اُس پر اللہ عز و جل کی حمد کرتا

ہر لقمہ پر  
ذکر اللہ



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) کھانے پر ناز و شریف پر موالدہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۶۳ الحدیث ۲۷۳۴)

**ہر لقمہ پر پڑھنے کا طریقہ:** سبحن اللہ غزو جمل! رضائے الہی غزو جمل! پانے کا کتنا آسان نسخہ ہے۔ خدا غزو جمل کی قسم!

اللہ غزو جمل کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت ہی نہیں۔ جس سے وہ راضی ہوگا اسی کو اپنا دیدار بخشے گا، اسی کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے گا۔ ہر لقمہ کھانے اور ہر گھونٹ پینے پر اللہ غزو جمل کا نام لینے اور لقمہ کھا چکنے اور گھونٹ پی چکنے کے بعد الحمد للہ کہنے کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ کھانے پینے کا وقت بھی غفلت میں نہ گزرے۔ ہو سکے تو ہر دو لقمے کے درمیان الحمد للہ، یا واجد اور بسم اللہ کہنے کی عادت بنائیے کہ یوں ہر لقمہ کی ابتدا بسم اللہ اور یا واجد کے ذکر پر اور ہر لقمہ کا اختتام حمد پر ہوگا۔ ان شاء اللہ غزو جمل نیکوں کا انبار اور ثواب کے انوار ہی انوار ہوں گے۔ مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ جیبی سائز کے رسالے 40 روحانی علاج کے ص ۱۱ پر ہے، یا واجد جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا ان شاء اللہ غزو جمل وہ کھانا اس کے پیٹ میں نور ہوگا اور مرض دور ہوگا۔

ایہ صرف 16 صفحات کا رسالہ ہے اور برکتوں بھرارا سال مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حدیث طلب فرمائیے۔

— مجلس مکتبہ المدینہ —





قرآن مجید میں اس بارے میں جو احادیث مذکور ہیں، ان سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ کھانے پینے کے وقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنی چاہیے۔

کر اُلفت میں اپنی فنا یا الہی  
عطا کر دے اپنی رضا یا الہی

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے**

ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترکیب بناتے رہئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**  
عَزَّوَجَلَّ عملی طور پر کھانے کی سنتوں بھری تربیت ہوتی رہے گی اور **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**  
عَزَّوَجَلَّ کبھی تو ایسا کھانا مل جائے گا کہ آپ کے وارے نیا رہے ہو جائیں گے چنانچہ  
اسلامی بھائیوں کے ساتھ پیش آنیوالا **مَدَنی واقعہ** اپنے انداز میں پیش کرنے کی  
سُنّی کرتا ہوں۔

**داتا صاحب کی طرف سے**  
**مَدَنی قافلے کی خیر خواہی**  
ہمارا مَدَنی قافلہ مرکز الاولیاء لاہور داتا  
ور بار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد کے اندر تین  
دن کے لئے قیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافلے

کے جدول کے مطابق سنتوں کی تربیت حاصل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک  
صاحب تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ  
ملاقات کی پھر کہنے لگے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور  
مُحُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف  
لائے اور کچھ اس طرح فرمایا، ”**دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والے عاشقان**



نورِ جان مصطفیٰ ﷺ: اس طرح چاروں حصوں پر عمل کرنا ہی سنت ہے جس کی شہادت کروں گا۔

رسول تین دن کے لئے میری مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہذا تم ان کے کھانے کا انتظام کرو۔“ لہذا میں مدنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قبول فرمائیے۔

کیا غرض دُور پُوروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا بیا  
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو میری امید کا گلشن ہرا داتا بیا  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صاحبِ مزار نے مد فرمائی! سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اولیائے کرام ہر جہنم اللہ تعالیٰ مزارات میں رہتے ہوئے بھی اپنے

مہمانوں کی خاطر مدارات فرماتے ہیں چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کچھ اس طرح نقل کرتے ہیں، مکہ منکرہ کے ایک شافعی مُجاوِر کا کہنا ہے، مِصْر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچے کی ولادت ہوئی اُس نے ایک سماجی کارکن سے رابطہ کیا، وہ نو مولود کے والد کو لیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخر کار ایک حرار پر حاضری دی، اُس سماجی کارکن نے کچھ اس طرح فریاد کی، ”یاسیدی! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی ظاہری زندگی میں بہت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے نو مولود کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔“ یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دینار نو مولود کے والد کو اُدھار





حضرت مصطفیٰ ﷺ نے کھانے پر جو احکام دیے ہیں ان سے ہمیں اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیے۔

پیش کرتے ہوئے کہا، ”جب بھی آپ کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لوٹا دینا۔“ دونوں اپنے اپنے راستے ہو گئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں صاحب مزار کا دیدار ہوا، فرمایا، آپ نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ انجیکٹس (اُن کی ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مشکیزہ نکلے گا اُس میں 500 دینار ہوں گے وہ ساری رقم اُس نومولود کے والد کو پیش کر دیجئے۔“ پُتناچہ وہ صاحب مزار کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابق جگہ کھودی اور 500 دینار نکال کر حاضر کر دیئے۔ سماجی کارکن نے کہا، یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اعتبار! وہ بولے، جب ہمارے بزرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! پُتناچہ ان لوگوں نے ہر صرار وہ دینار اُس سماجی کارکن کو دیئے اور اس نے جا کر اُس نومولود کے والد کو پیش کر دیئے اور سارا واقعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے آدھے دینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا، ”مجھے یہی کافی ہے۔“ باقی سب اُسی سماجی کارکن کو دیتے ہوئے کہا، بقیہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ راوی کا بیان ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں کون زیادہ بخشنے والا ہے! (احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۲۰۹) اللہ



غرضانِ محفلہ: اسلئے کہ تعالیٰ ماہِ اہلِ اسلام اس مجلس کی ایک ناکام نشست سے پاس نہ کرے اور نہ وہ ہذا پاکست چمے۔

عَزَّوَجَلَّ عِیْ اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو اے سائلو! نگو تو ذرا ہاتھ بڑھا کر خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی خود کہتے ہیں یا رب! مرے سنگا کا بھلا کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیاء بعدِ وفات بھی  
نفع پہنچاتے ہیں  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کے لوگ بزرگوں کے بارے میں کس قدر اچھا عقیدہ رکھتے تھے اور بوقتِ ضرورت اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔ ان

کا یہ ذہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ اللہ والے بے طوائف الٰہی عَزَّوَجَلَّ مدد کیا کرتے ہیں۔

بہر حال اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اپنے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ہدایت و

استعانت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کے معاملات کی بھی خبر رکھتے ہیں، جیسی تو

صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں جا کر اُس سماجی کارکن کی رہنمائی

فرمائی اور اُس نو مولود کے غریب باپ کی دستگیری (دُست - گیری) اور مالی امداد کی۔

حضرت علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ

تعالیٰ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مختلف درجات رکھتے ہیں اور رازِ رین کو اپنے

(رَدُّ الْمَحْفَاحِ ۱ ص ۶۰۴)

معارف و اسرار کے لحاظ سے نفع پہنچاتے ہیں۔





موسان بنی اسرائیل کے پاس پھر فرما کر ہمارے لیے روزانہ صرف دو کھانے کا حکم دیا، گوشت نہیں کھاتے۔

وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے

مُزَوِّج

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

**ہو سنا کھانا بیماری ہے**  
حضرت سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عز و جل کے پیارے نبی، مکی

مدنی، عز بنی قریش سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے، ”جس کھانے پر اللہ عز و جل کا نام نہ لیا گیا ہو وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بِسْمِ اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھالیا گیا ہو تو بِسْمِ اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔“

(الحاشیۃ الصغیرہ ص ۳۹۴ حدیث ۶۳۲۷)

**شیطان کیلئے کھانا حلال**  
حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس کھانے پر بِسْمِ اللہ نہ

پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کیلئے حلال ہو جاتا ہے۔“ (یعنی بِسْمِ اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے) (صحیح مسلم ص ۱۱۱۶ حدیث ۲۰۱۷)

**کھانے کو شیطان سے بچاؤ**  
کھانے سے پہلے بِسْمِ اللہ نہ پڑھنے سے کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے۔



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں سے کسی ایک پر اللہ تعالیٰ نے کھانا پینے کا حکم دیا ہے۔

حضرت سیدنا ابوباب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”ہم تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، انجندہ میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں پائی، مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی، ”یا رسول اللہ! غزوہ جمل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟“ ارشاد فرمایا، ”ہم سب نے کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص غیر بِسْمِ اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔“

(کُرُوحُ السُّنَّةِ ج ۶ ص ۶۲ حدیث ۲۸۱۸)

## شیطان سے حفاظت

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رَحْمَتِ عالم، نورِ مجسم،

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جیسے یہ بات پسند ہو کہ شیطان اس کے پاس سے نہ تو کھانا پائے اور نہ قیلولہ کرنے پائے اور نہ ہی رات گزار سکے تو اسے چاہئے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کر لے اور کھانے کیلئے بِسْمِ اللہ پڑھ لے۔“

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۷۷ حدیث ۱۲۷۷۳)

## گھر بنو جھگڑو کا علاج

مفتی شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”گھر میں داخل ہوتے

وقت بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخل





ہو جانے جھٹکے، اسکی حد نہال جائے اور مسلم یا کسی سے کچھ پر ایک اور زور دیا کہ یہ حالہ تعالیٰ اس پر دل نہ گھٹیں میرا ہے۔

کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو السَّلامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہئے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتدا میں گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ شَرِیْفٌ پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکات بھی۔“

(میراق ج ۶ ص ۹)

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُ شَاعِرَہ صِدِّیقِہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ غزوِ جَل کا نام لے۔ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے اور اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے، ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہُ وَاٰخِرَہُ۔“

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۴۸۷ حدیث ۳۷۸۷)

حضرت سَیِّدَتُ نَاصِیَہ بن فَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص غیر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھا چکا، صرف ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا، وہ لقمہ اٹھایا اور اُس نے یہ کہا، بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہُ وَاٰخِرَہُ۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ





ہر صائم مصطفیٰ ﷺ کے لئے یہ امر لازم ہے کہ وہ روزانہ صائم رہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ہر روز صائم رہے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسکرانے لگے اور یہ ارشاد فرمایا، ”شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اس نے اللہ عز و جل کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔“

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۳۵۶ حدیث ۳۷۶۸)

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی **نگاہِ مصطفیٰ** کے کچھ پوشیدہ ہیں!

کھانا کھائیں یاد کر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینا چاہئے۔ جو نہیں پڑھتا اس کا ”قرین“ نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سیدنا اُمّیہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے مٹھے مٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی تھیں جیسی تو شیطان کو بدحواسی کے عالم میں قے کرتا ہوا ملاحظہ فرما کر مسکرا دیئے۔ چنانچہ مُفْتَرِ شہیر حکیم اَلْاَمْت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”مَحْمُودِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مقدّس نظریں حقیقت میں ہنسی ہوئی مخلوق کو بھی ملاحظہ فرماتی ہیں، اور حدیثِ مبارک بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں، جیسے ہمارا پیٹ مٹھی والا کھانا (جبکہ مٹھی اُس میں موجود ہو) قبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا معدہ بِسْمِ اللّٰهِ والا کھانا ہضم نہیں کر پاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی فوت





فرمانِ مصطفیٰ: (اسی احتمال ہے کہ اس نام پر وہ پاک چہرہ بھول گیا، ورنہ کھانا بھول گیا۔)

خُذْهُ بَرَكْتِ لَوْثِ آتِي هِيَ۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دو نقصان، اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بغیر بسم اللہ والا کھانا بھی اِس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بسم اللہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذکر ہے غالباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھاتا ہوتا تو بسم اللہ نہ بھولتا کیوں کہ وہاں تو حاضرین بسم اللہ بلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسم اللہ کہنے کا حکم کرتے تھے۔

(وراثۃ شریح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ غزوہٗ خلد و دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول اور بالخصوص مدنی قافلہوں میں خوب دعائیں پڑھنے اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے، دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے تو کیا کہنے! باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

میری امی جان سخت بیماری کے سبب چار پائی سے اٹھنے تک سے معذور ہو گئی تھیں اور ڈاکٹروں نے

بھی جواب دیدیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ عاشقانِ

رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہوں میں سفر کرنے سے دعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ پچنانچہ میں نے بھی

ماں چار پائی سے  
اٹھ کھڑی ہوئی!





غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے جو یہ باتیں کہیں، ان میں سے جو حدیثیں صحیح ہیں۔

دل باندھا اور دعوتِ اسلامی کے نور برساتے عالمی مَدَنی مرکزِ فیضانِ مدینہ میں ”مَدَنی تربیت گاہ“ حاضر ہو کر تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی معیت میں ہمارا مَدَنی قافلہ بابِ الاسلام سندھ کے صحرائے مَدَنیہ کے قریب ایک گوشہ میں پہنچا، دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دلاسا دیا، امیرِ قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیت کر لی۔ میں نے امی جان کی صحت یابی کیلئے خوب گڑ گڑا کر دعائیں کیں، تین دن کے اس مَدَنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بُردِ گھکی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا، ”اپنی امی جان کی فکر مت کرو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔“ تین دن کے مَدَنی قافلہ سے فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ کھلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امی جان جو کہ چارپائی سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مَدَنی قافلے





شرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہر روز ایک یا دو حدیثیں پڑھ کر رکھیں اور ان سے عمل کریں۔

میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو  
رب کے در پر ٹھکیں راتیں کریں بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو  
دل کی کالک دھلے مرضِ عصیان نلے آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے میں سفر کر کے**

دُعا کرنے کی بَرَکت سے اسلامی بھائی کی مایوسِ اَعلاجِ ماں شفا یاب ہو گئی۔ دعا پھر  
دُعا ہوتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا  
تَعَالَى وَجْهَ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مَلِکِ مدنی سرکار، دُعا لَم کے مالِک و  
مُختار مَلِکِ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَ  
عِمَادُ الدِّیْنِ، وَنُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (مسند نبی تَعَالَى ج ۱ ص ۲۱۵)  
یعنی ”دُعا مومنین کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا  
نور ہے۔“ آئیے ضمناً دُعا کے مدنی پھولوں سے اپنے دلوں کے مدنی گلہ سٹوں کو  
رہکاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھ پڑو اور جو کچھ ہمارا از خود کھ نکھ چکتا ہے۔

## ”دُعَاؤِ مَن کا ہتھیار ہے“ کے سترہ حُرُوف کی

### نسبت سے دُعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول

(تقریباً تمام مَدَنی پھول احسن الدعاء، الادب الدعاء، مع شرح ذیل الدعاء لاحسن الدعاء، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب الدُّعَا سے ماخوذ ہیں)

﴿۱﴾ ہر روز کم از کم بیس بار دُعا کرنا واجب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازیوں کا یہ

واجب، نماز میں سُورَةُ الْفَاتِحَةِ سے ادا ہو جاتا ہے کَلٰھِدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

(ترجمہ کنز الایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا) بھی دُعا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(ترجمہ کنز الایمان: سب ثوییاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا) کہنا بھی دُعا ہے

﴿۲﴾ دُعا میں حد سے نہ بڑھے۔ مَثَلًا اَنْبِیاءُ کَرَامٌ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَام

کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنا کرنا۔ نیز دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں اور

سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی مُشَع ہے کہ ان خوبیوں میں مراتب اَنْبِیاءُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَام

بھی ہیں جو نہیں مل سکتے (س ۸۰، ۸۱) ﴿۳﴾ جو مُحَال (یعنی ناممکن) یا قریب بہ مُحَال ہو

اُس کی دُعا نہ مانگے۔ لہذا ہمیشہ کے لئے سِنْدُ رُستی عاقبت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی

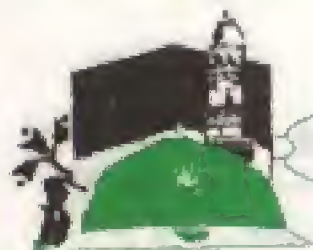
طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحَالِ عادی کی دُعا مانگنا ہے۔ یُوْنٰہی لَنْہُ قَدْ کے

آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ

ایسے اُمُر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے (س ۸۱) ﴿۴﴾ گناہ کی دُعا نہ کرے

کہ مجھے پرایا مال مل جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔ (س ۸۲) ﴿۵﴾ تَطْعِ رَحْمَ





خبر عامہ مصطفیٰ ﷺ سے کہ ہمارے گھر میں ہر روز کھانا ہو، ایک چھوٹے قباوت کے دو بھائی تھے۔

(مثلاً فلاں رشتے داروں میں لڑائی ہو جائے) کی دُعا نہ کرے ﴿۶﴾ (ص ۸۴) ﴿۶﴾ اللہ عز و جل سے صرف حقیر چیز نہ مانگے کہ پروڑ ڈگا ر عز و جل غنی ہے بلکہ اپنی تمام توجہ اسی کی طرف رکھے اور ہر چیز کا اسی سے سوال کرے ﴿۷﴾ (ص ۸۵) ﴿۷﴾ رنج و مصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعا نہ کرے۔ خیال رہے کہ دُنیوی نقصان سے بچنے کے لئے موت کی تمنا ناجائز ہے اور دینی مُضرّت (یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز (ص ۸۵، ۸۷) ﴿۸﴾ بلا ضرورت شرعی کسی کے مرنے اور خرابی (بربادی) کی دُعا نہ کرے، البتہ اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظن غالب ہو اور (اس کے) بچنے سے دین کا نقصان ہو یا کسی ظالم سے توبہ اور ظلم چھوڑنے کی اُمید نہ ہو اور اُس کا مرنا، تباہ ہونا مخلوق کے حق میں مُفید ہو تو ایسے شخص پر بددعا کرنا دُرست ہے ﴿۹﴾ (ص ۸۶، ۸۹) ﴿۹﴾ کسی مسلمان کو یہ بددعا نہ دے کہ ”تُو کافر ہو جائے“ کہ بعض علماء کے نزدیک (ایسی دُعا مانگنا) کُفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کُفر کو لہجہ یا اسلام کو بُرا جان کر کہے تو بے شک کُفر ہے ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) حرام ہے، خصوصاً یہ بدخواہی (کہ فلاں کا ایمان برباد ہو جائے) تو سب بدخواہیوں سے بدتر ہے (ص ۹۰) ﴿۱۰﴾ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مردود و ملعون نہ کہے اور جس کافر کا کُفر پر مرنے کا یقین نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یونہی پتھر اور ہوا اور مُعادات (یعنی بے جان چیزوں مثلاً پتھر، لوہا وغیرہ) و حیوانات پر لعنت ممنوع ہے۔ البتہ کچھ وغیرہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی پڑھنا یا کسی عورت کو کھانا لے کر گھر سے باہر لے جانا منع ہے۔

بعض جانوروں پر حدیثِ پاک میں لعنت آئی ہے (ص ۹۰) ﴿۱۱﴾ کسی مسلمان کو یہ بددعا نہ دے کہ ”تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تُو (بھاڑ اور) آگ یا دوزخ میں داخل ہو“ کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارد ہے (ص ۱۰۰) ﴿۱۲﴾ جو کافر مرا اس کے لئے دعائے مغفرت حرام و کفر ہے (ص ۱۰۱) ﴿۱۳﴾ یہ دُعا کرنا، ”خدایا! سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے۔“ جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارکہ کی تکذیب (یعنی ٹھٹھانا) ہوتی ہے جن میں بعض مسلمان کا دوزخ میں جانا وارد ہوا (ص ۱۰۶) البتہ یوں دُعا کرنا ”ساری اُمتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مغفرت (یعنی بخشش) ہو یا مسلمانوں کی مغفرت ہو“ جائز ہے (ص ۱۰۲) ﴿۱۴﴾ اپنے لئے اور اپنے دوست اَحباب، اہل و مال اور اولاد کے لئے بددعا نہ کرے، کیا معلوم کہ قبولیت کا وقت ہو اور بددعا کا اثر ظاہر ہونے پر ندامت ہو (ص ۱۰۷) ﴿۱۵﴾ جو چیز حاصل ہو (یعنی اپنے پاس موجود ہو) اُس کی دُعا نہ کرے مثلاً مَرَد یوں نہ کہے ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَرَد کر دے“ کہ اَشْجَزاء (مذاق بنانا) ہے۔ البتہ ایسی دُعا جس میں شریعت کے حکم کی تعمیل یا عاجزی و بندگی کا اظہار یا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اور مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مَحَبَّت یا دین یا اہل دین کی طرف رغبت یا کفر و کافریں سے نفرت وغیرہ کے فوائد نکلتے ہوں وہ جائز ہے اگرچہ اس اثر کا حصول یقینی ہو۔ جیسے دُرود شریف پڑھنا، وسیلے کی، صراطِ مستقیم کی اللہ و رسول



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق اگر کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چھ سو بار اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی پڑے گی۔

عَزَّوَجَلَّ رَسُوْلُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں پر غضب و لعنت کی دُعا کرنا (ص ۱۰۸، ۱۰۹)

﴿۱۶﴾ دُعا میں تنگی نہ کرے مثلاً یوں نہ مانگے یا اللہ تنہا مجھ پر رحم فرمایا صرف مجھے اور

میرے فلاں فلاں دوست کو نعمت بخش (ص ۱۰۹) بہتر یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو دُعا

میں شامل کر لے اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر خود اس نیک بات کا حقدار نہ بھی

ہو تو اچھے مسلمانوں کے طفیل پالے گا ﴿۱۷﴾ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا

امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، مضبوط عقیدے کے ساتھ دُعا مانگے اور

قبولیت کا یقین رکھے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۷۷۰)

**بیٹھنے کی ایک سنت!** کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کی ایک سنت یہ ہے کہ

سیدھا گھٹنا کھڑا کریں اور الٹا پاؤں بچھا کر اس

پر بیٹھ جائیں۔ جبکہ ایک اور بھی سنت بیٹھنے کی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سراپا نور، شاہِ غنی رَسُوْلُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

پُچھو ہارے تناول فرماتے دیکھا اور حضور رَسُوْلُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمین سے لگ کر

اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۳۰ الحدیث ۲۰۵۴)

**گھٹنے کھڑے کر کے** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دونوں گھٹنے کھڑے کر

کے زمین سے سرِین لگا کر کھانے سے بقدر ضرورت

ہی کھانا معدے میں جاتا ہے جس کے سبب





شریحان مسطوریہ: اگر بیمار ہو کر کھانا کھا کر صحت پزیر ہو جائے تو اس کا اجر ہے کہ وہ کھانا کھا کر صحت پزیر ہو جائے۔

امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ ایک پاؤں کھڑا کر کے اور دوسرا بچھا کر کھانے کی سنت کی بزرگت سے تکی کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا ہے اور رانوں کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں، چارزانو یعنی چوڑی مار کر کھانے کے عادی کا موٹا پاؤں بڑھتا اور توند نکل آتی ہے۔ نیز چارزانو کھانے سے در وقتونج (بڑی آنت کا درد) ہو جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ ایک آدمی کا کہنا ہے، ”میں نے ایک انگریز کو دیکھا کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے زمین پر سرین لگا کر کھا رہا تھا، میں نے حیرت سے اس کا سبب پوچھا، تو فوراً اپنے نکلے ہوئے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا، ”اس کو اندر کرنے کیلئے۔“

**کھانا اور بڑے ٹیبل پر زہا**  
کھانے میں سنت کے مطابق بیٹھنے والے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ گھٹنوں سے لیکر پاؤں کے پنجوں تک چادر سے اچھی طرح پردے میں پردہ کر لے۔ اگر گرتے کا دامن بڑا ہو تو اسی کو اچھی طرح پھیلا کر پردے میں پردہ کر لیجئے۔ پردے میں پردہ نہ کرنے سے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کیلئے بعض اوقات آنکھوں کی حفاظت بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اکیلے میں بھی پردے میں پردہ کرنا چاہئے کہ اللہ عزوجل سے حیا کرنے کا سب سے زیادہ حق ہے۔ اللہ عزوجل سے حیا کر رہا ہوں یہ نیت کر لیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کا کثیر ثواب پائیں گے اور





خیر جان مصطفیٰ! اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ و پُرہیز چاہتا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو کھانا پینے اور تفریح سے دور رکھا ہے۔

دوسروں کی موجودگی میں پردے میں پردہ کرتے وقت یہ نیت بھی کی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں کے لئے بدنگاہی کا سبب دُور کر رہا ہوں۔ "ہر کام میں جس قدر ہو سکے اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں، جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اُسی قدر ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اللہ غزوہ جُل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، "مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"

(طہرانی معجم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**ٹیبِل کرسی پر کھانا** اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، "جو تاپنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا ہے اور فرش (یعنی دری وغیرہ) نہیں جب تو صرف ایک سُنَّتِ مُسْتَحَبَّہ (مُس۔ ث۔ کجہ) کا ترک ہے۔ اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اُتار لیتا اور میز پر کھانا (رکھا ہوا) ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے تو وَضْعُ خاصِ نِصاری کی ہے۔ اس سے دُور بھاگے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں،

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ

انہیں میں سے ہے۔ (ابو داؤد ج ۶ ص ۶۶ حدیث ۴۰۳۱)

**مشاد کی خانہ بادی کے اشبات** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد  
کروڑ افسوس! آج کل ہمارے یہاں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر موالفہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

تقریباً ہر معاملہ میں یہود و نصاریٰ کی نقل کی جاتی ہے۔ شادی یقیناً میٹھی میٹھی سنت ہے مگر افسوس کہ اس عظیم سنت کی ادائیگی میں دیگر مقدس سنتوں بلکہ مُتَعَدِّد (م۔ت۔ع۔ذ۔) فرائض تک کا خون کر دیا جاتا ہے! گانے باجے، فلمیں، ڈرامے، ورائٹی پر گرام اور نہ جانے کیا کیا ڈھاپو کڑیاں ہوتی ہیں، کہ گھر کی عورتیں خوب ڈھول پیٹتی ہیں، مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ غزوہ جمل رقص بھی کرتی ہیں آخر کون سا حرام کام ایسا ہے جو آجکل ہمارے یہاں شادیوں میں نہیں کیا جاتا؟ مَعَاذَ اللہ غزوہ جمل دُولہا شادی سے قبل ہی اپنی منگیت کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہناتا ہے، ساتھ سیر و تفریح ہوتی ہے، شادی میں بے حیائی سے بھرپور تقاریب مُتَعَدِّد ہوتی ہیں۔ عورتوں میں اجنبی مرد و بیویز بناتے ہیں۔ کھانے کی دعوت بھی تو میز گری پر، بلکہ اب تو زیادہ ”ترقی“ ہونے لگی ہے کہ گریاں بھی ہٹالی گئی ہیں صرف میز پر انواع و اقسام کے کھانے پُچن دیئے جاتے ہیں اور لوگ چلتے پھرتے میز کے گرد گھومتے ہوئے کھاتے پیتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا ہرگز سنت نہیں۔ آپ غور تو فرمائیے کہ آج ”شادی خانہ آبادی“ ہوتی کس کی ہے؟ شادی کے بعد عموماً ہر کوئی ”خانہ بربادی“ کا شکار نظر آ رہا ہے! کہیں ایسا تو نہیں کہ شادی جیسی پاکیزہ اور میٹھی میٹھی سنت میں غیر شرعی رسومات کی دنیا ہی میں سزا دی جا رہی ہو! اگر اللہ غزوہ جمل غصب ناک ہوا تو آخرت کی سزا کس قدر ہو لناک ہوگی!! اللہ غزوہ جمل ہمیں فرنگی خندہ زیب و فیشن





مرسلان مصطفیٰ ﷺ اور اہل بیت علیہم السلام نے جو احکام و سنن بیان کیے ہیں، ان سے ہمیں اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیے۔

سے نجات عطا فرما کر سنتوں کا آئینہ دار بنائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ سَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی**

**ماحول** سے ہر دم وابستہ رہنے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُزُو جُلُ بَرِّ کتیں اور سعادتیں ہی سعادتیں پائیں گے۔ ایک مبلغ **دعوتِ اسلامی** نے دعوتِ اسلامی میں اپنی فُتُو لیت کے جو اسباب بیان کئے وہ سننے سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ ان کے جذبات اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں،

**میں دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟** مَنڈَن گڑھ ضلع رتناگری مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے

بتایا کہ 2002ء کی بات ہے میں بڑے دوستوں کی صحبت کے باعث غنڈہ گینگ میں شامل ہو گیا۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا سوائے جینز (jeans) کے دوسری پیٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا۔ والد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو **مَعَاذَ اللّٰہ** (غُزُو جُلُ) زبانِ درازی کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے کسی باعمامہ اسلامی بھائی نے ملاقات پر ایک رسالہ جنّات کا





مکتبہ المدینہ، لاہور، پاکستان۔ یہ کتاب مکتبہ المدینہ کے زیرِ نگرانی و نفاذ ہے۔

بادشاہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) تحفے میں دیا، پڑھا تو لہجھا لگا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ایک دن کسی مسجد میں جانے کی سعادت ملی تو اتفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ نوجوان پر نظر پڑی معلوم ہوا یہاں مُعْتَكِف ہیں۔ انہوں نے **درسِ فیضانِ سنت** دیا تو میں بیٹھ گیا۔ بعدِ درس انہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتائیں۔ ان اسلامی بھائی کا لباس اس قَدِ رسادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب اُن کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بالکل سادہ تھا! میں ان کی سادگی سے بہت زیادہ متاثر ہوا مجھے ان سے مَحَبَّت ہو گئی، میں ان سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔ اِتِّفَاق سے عیدُ الْفِطْرِ کے بعد ان اسلامی بھائی کا نکاح تھا۔ یہ بے چارے غریب و تنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی احساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سوال کیا۔ میں اور زیادہ متاثر ہوا کہ **مَا شَاءَ اللہ** غزوہ جَلْدِ دَعْوَتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** کتنا پیارا ہے اور اس کے وابستگان کس قَدِ رسادہ اور خوددار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ جَلْدِ دَعْوَتِ اسلامی کی مَحَبَّت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی تھی کہ میں نے **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ 8 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا۔ میرے دل کی دنیا زبرد زبرد ہو گئی، قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر کے





فرمانِ مصطفیٰ: اصلِ تعلیم یہ ہے کہ تم کو جو کچھ روزہ بسر اور شریف چم سے کاشی ناست کے ان ناس کی سلامت کروں گا۔

اپنی ذات کو دعوتِ اسلامی کے حوالے کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزیزِ اجل مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ آج کل میں علاقائی مُشاوَرَت کے خایم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

سادگی چاہئے عمارتی چاہئے آپ کو گر چلیں قافلے میں چلو  
خوب خود داریاں اور خوش اخلاقیوں آئے سکھ لیں قافلوں میں چلو  
عاشقانِ رسول لائے سنت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے دین کی تبلیغ کیلئے استری کیا ہوا، بھڑکیلا لباس اور گُلف دار خوبصورت عمامہ ہی ضروری نہیں، پیوند دار لباس، سادہ عمامہ شریف سے بھی کام چلتا ہے۔۔۔۔۔ چلتا ہی نہیں دوڑتا ہے۔۔۔۔۔ بلکہ دوڑتا ہی نہیں اس کو تو مَدَنی پر لگ جاتے ہیں اور سُوئے مَدِیْنۃ منورہ اُڑنے لگتا ہے! سادہ لباس کے تو کیا کہنے!

**سادہ لباس کی فضیلت** کفار کی نقالی میں فیشن کرنے والے، ہر وقت بنے سنورے رہنے والے، بُت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تراش تراش والے لباس پہننے والے اگر سادگی اپنائیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو۔ چنانچہ سادہ لباس پہننے کی فضیلت



حضرت مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص روزانہ ۳۰ بار "یا اے اللہ! میری ساری حاجتیں تو میری طرف سے کر دے" کہے گا میں اس کے لئے جہنم میں داخل ہوں گا۔"

پڑھے اور جھومے۔

**تاجدارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو باؤ کو قدرت اچھے کپڑے پہننا، تواضع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ عز و جل اس کو کرامت کا خَلہ (یعنی چلتی لباس) پہنائے گا۔  
(ابو داؤد ج ۱ ص ۳۶۶ حدیث ۱۷۷۸)

**فیشن پرستو! خبردار!!!**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جاؤ! پاس دولت ہے، عمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے

پھر بھی اللہ رب العزت عز و جل کی رضا کی خاطر عاجزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا چلتی لباس پائے گا اور ظاہر ہے جو چلتی لباس پائیگا وہ یقینی طور پر جنت میں بھی جائیگا۔ لوگوں پر رعب ڈالنے، امیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور شخص اپنے نفس کیلئے لوگوں کو متاثر کرنے کی خاطر نمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے پڑھیں اور گڑھیں۔

**حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما** سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "دنیا میں جس نے فہرت کا لباس پہنا، قیامت کے دن اللہ اُس کو ذلت کا لباس پہنائیگا۔" (مسند ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۴ حدیث ۳۶۰۶)

**لباسِ شہرت کسے کہتے ہیں؟!**  
مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک

کے تحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی بالدار) جانیں یا ایسا لباس









ہر حال میں صحت کے لیے اس بات پر عمل کرنا ضروری ہے کہ کھانا کھانے کے بعد فوراً نہ سوئے اور نہ ہی کھانا کھانے کے بعد فوراً نہ کھائے۔

ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پڑنا ہونا ایمان سے ہے۔

(مسئل امی مالوہ حدیث ۴۱۶۱ ج ۴ ص ۱۰۲)

اس روایت کے تحت حضرت سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”زینت کا ترک کرنا اہل ایمان کے اخلاق“

(اشیعة المسمعات ج ۲ ص ۵۸۵)

یعنی عمدہ عادات سے ہے۔

حضرت سیدنا عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں، امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات،

علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکَریم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پھونڈ کیوں لگاتے

ہیں؟ فرمایا، اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن اس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴ حدیث ۲۵۴)

دل نرم ہی ہونا چاہئے)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں، نبی کریم، رؤوف رحیم

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہو کر پینے اور کھڑے ہو کر کھانے سے منع

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۳ حدیث ۷۹۲۱)

فرمایا ہے۔



خبر مایہ معظمہ: (اصلی حدیث نقل کیا ہے اس مسلم) جس کے پاس میرا ارشاد رسول سے کچھ اور پاک نہ ہو جائے وہ جنت نہ لے گا۔

**کھڑے ہو کر کھانے کے**  
**طبی نقصانات**  
اٹلی کے ایک باہر اُغڈ بیڈا کڑکا کہنا ہے، ”کھڑے ہو کر کھانا کھانے سے تلی اور دل کی بیماریاں نیز نفسیاتی امراض پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ

بعض اوقات انسان ایسا پاگل ہو جاتا ہے کہ اپنوں تک کو پہچان نہیں پاتا۔“

**سیدھے ہاتھ سے**  
**کھانے پینے**  
سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، حبیب لبیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے۔“ (صحیح مسلم ص ۱۱۱۷ حدیث ۲۱۷۴)

**شیطان کا طریقہ**  
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”کوئی شخص نہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پئے کہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔“ (ایضاً)

**سیدھے ہاتھ سے**  
**سے پسینہ اور دیر**  
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مَعْطَرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”تم





خبر جان محمد ﷺ (اسلامی اہل بیت علیہم السلام) نے جو ہر ایک ہادیہ و ہبات پر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔“

(امین ماحدہ شریف ج ۱ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

**ہر کام میں لٹا ہاتھ کیوں؟**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل ہم دنیا کے چکر میں اس قدر گھر چکے ہیں کہ محبوب باری عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری

سُنّتوں کی طرف ہماری توجّہ ہی نہیں رہتی۔ یاد رکھئے! حدیث مبارک میں ہے کہ آدمی کی رگوں میں شیطان خون کے ساتھ ٹیرتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۹۷ حدیث ۲۱۷۴) ظاہر ہے کہ یہ ہمیں سُنّتوں کی طرف کہاں جانے دے گا؟ اگرچہ سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی اُلٹے ہاتھ سے کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چونکہ سیدھا ہاتھ آلودہ ہوتا ہے لہذا پانی اُلٹے ہی ہاتھ سے پی ڈالتے ہیں، چائے پیتے وقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رکابی اُلٹے ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کسی کو پانی پلاتے وقت جب سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔

”حیاتِ مُحَدّثِ اعظم“ ص 374 پر ہے، مُحَدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولینا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، لینے اور دینے میں دائیں (یعنی







قرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص کھانے پر درود پاک پڑھا تو قبول کیا، رحمت کا دروازہ کھل گیا۔

**تیرا چہرہ بگڑ جائے!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ صداقت نشان کی یہ شان ہے

کہ جو کچھ فرماتے وہ ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رُتبہ تو یُسُتِ عظیم ہے، غلاموں کا حال ملاحظہ ہو، چنانچہ ایک عورت مشہور صحابی حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھانکا کرتی تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہا اُس کو منع کیا مگر وہ باز نہ آئی۔ ایک دن اُس نے جب حسبِ معمول جھانکا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانِ کرامت نشان سے یہ الفاظ نکلے، شَاہ و جَہُک یعنی ”تیرا چہرہ بگڑ جائے۔“

پس اُسی وقت اُس کا چہرہ کڑی کی طرف پھر گیا (جامع کراماتِ اولیاء ج ۱ ص ۱۱۲)

محفوظ شہا رکھنا سدا بے اذبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانِ قبولیت نشان کی یہ تاثیر دراصل مہرِ منیر، بشیر و نذیر، رسولِ شہیر محبوبِ ربِّ قدیر غزوِ جَلِّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء کا ثمرہ تھا۔ جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ ربِّ العلیٰ میں دعاء کی، اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ سَعْدًا اِذَا دَعَاكَ یعنی ”یا اللہ غزوِ جَلِّ! جب بھی سعد تجھ سے دعا کرے تو قبول فرمایا کر۔“

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۱۸ حدیث ۳۷۷۲) مُحَمَّدٌ شَیْنٌ کَرِہٌ جَنَّتُمْ لَہُ اللّٰہُ نَعَلٰی فرماتے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے کہ ایک روز ایک شخص نے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دعا پڑھائی۔

ہیں، ”سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی دعاء کرتے قبول ہو جاتی۔“

(جامع کرامات اولیاء ج ۱ ص ۱۱۳)

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دہن بن کے نکلی دعائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بھی بڑی شان**

ہے، غلامانِ صحابہ یعنی اولیاءِ عِزَّتِہُمُ اللہ تعالیٰ بھی بڑی عظمتوں کے مالک ہوتے ہیں  
پہنچانچے

زیر دست عالم و متحدت حضرت سیدنا عبد اللہ بن

وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک لاکھ حدیثوں کے حافظ

تھے، مصر کے حاکم عبّاد بن محمد نے انہیں قاضی بنانا

چاہا تو عہدہ ٹھکڑا سے بچنے کیلئے کہیں روپوش ہو گئے۔ ایک حاسد ”صباحی“ نے جھوٹی

پٹھلی کھاتے ہوئے حاکم سے کہا، ”عبد اللہ بن وہب نے خود مجھ سے قاضی بننے کی

جرّص ظاہر کی تھی مگر اب آپ کی قصدِ نافرمانی کرتے ہوئے غائب ہو گئے ہیں۔“

حاکم نے غصہ میں آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکانِ عالی شان کو مُنہدم (منہ - ہ -

دم) کروا دیا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلال میں آکر

بارگاہِ ربّ ذوالجلال غصّ و جَلّ میں عرض کر دی، یا اللہ! عِزِّ و جَلّ ”صباحی“ کو



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے کبھی اس درخت پر کھانا کھا کر نماز پڑھ کر نہیں دیکھا ہے۔

اندھا کر دے۔ چنانچہ آٹھویں دن وہ ”صباحی“ اندھا ہو گیا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن وھب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوفِ خدا غزوہ جمل کا غلبہ رہتا تھا۔ ایک بار ذکرِ قیامت سن کر دہشت طاری ہو گئی اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد صرف چند روز زندہ رہے اور اس دوران کچھ بھی نہ بولے۔ ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۲۳) اللہ عز و جل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اولیاء کا جو کوئی ہو بے ادب

نازل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

یارِ مصطفیٰ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں اپنے پیارے حبیب شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا سچا ادب نصیب فرما، ان کی بے ادبی اور ان کے بے ادبوں کے شر سے سدا محفوظ رکھ۔ اور اپنے پیارے حبیب کا سچا دیوانہ بنا۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

یارِ رب میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم

دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو، کچھ پروڑو اور چھو کہ تمہارا ذرہ دھم تک پہنچتا ہے۔

**صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بزرگوں کا بہت اذہب کیا جاتا ہے، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت

عزوجل کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیاء ہی کی بدولت چل رہی ہے۔

پچانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مدنی قافلے کے لئے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقعہ اپنے انداز میں پیش کرتا

ہوں، الحمد للہ عزوجل عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ چکوال (پنجاب

پاکستان) سے مظفر آباد اور اطراف کے دیہاتوں میں سنتوں کی بہاریں لٹاتا ہوا

ایک مقام ”انوار شریف“ وارد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی بھائی تین

دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان

چاروں میں ”انوار شریف“ کے صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خانوادے

کے ایک فرزند بھی تھے۔ مدنی قافلہ نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتا ہوا ”گڑھی

دوپٹہ“ پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمل ہو گئے تو صاحبِ مزار

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رشتے دار نے کہا، میں تو وائس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات

میں نے اپنے ”حضرت“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے، ”بیٹا! پلٹ

کر گھر نہ جانا مدنی قافلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھنا۔“ صاحبِ مزار





خواجه صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ جو شخص روزِ جمعہ کو کھانا کھائے اور اسے اپنا سونے کا برتن استعمال کرے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش کا یہ واقعہ سن کر مدنی قافلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

دیتے ہیں فیضِ عام <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> اولیائے کرام <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو  
اولیا کا کرم تم پہ ہو لازم مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**خواب کے ذریعے گھوڑی کا تحفہ!** <sup>میرزا جیل</sup> میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی ولی اللہ کا

بعد وفات خواب میں رہنمائی کرنا کوئی

اَجَنَبے کی بات نہیں، اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نیک بندے بَعَطَّائے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بہت کچھ کر سکتے ہیں پختانچہ خواجہ امیر خرد کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں، سلطان المشائخ حضرت سیدنا محبوب الہی نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ، غیاث پور کے

قیام سے پہلے میں ایک کوس (یعنی تقریباً تین کلو میٹر دور) کیلوکھری کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے جایا کرتا تھا۔ ایک بار اسی طرح نماز جمعہ کیلئے پیدل جا رہا تھا گرم ہوا نہیں چل رہی تھیں اور میں روزے سے تھا، مجھے چکر آنے لگے اور میں ایک دوکان پر بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ اگر میرے پاس سواری ہوتی تو سہولت رہتی۔

بعد میں شیخ سعدی کا یہ شعر میری زبان پر آیا





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اصل سے خال ہونے والا کھانا کھانا کی لذت کو بے شک یہ تمہارے لئے مہارت ہے۔

مَا قَدَّمَ اَزْ سَرِّ كُنَيْمٍ دَرْ طَلَبِ دُوسْتَانِ  
رَاہِ بَجَائِے بُرِّدْ ہر کہ بَا قَدَامِ رَفْتْ

(اہم دوستوں کی طلب میں سر کو پاؤں بنا کر چلتے ہیں، کیونکہ جو کوئی اس راہ میں قدموں سے چلتا ہے وہ آگے نہیں بڑھ پاتا) میں نے دل میں آنے والے سواری کے خیال سے توبہ کی۔ اس واقعہ کو تین روز گزرے تھے کہ ”خلیفہ ملک یار پراں“ میرے لئے ایک گھوڑی لے کر آئے اور کہنے لگے، میں مسلسل تین راتوں سے خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے فرما رہے ہیں، ”فلاں صاحب کو گھوڑی دے آؤ۔“ لہذا گھوڑی حاضر ہے قبول فرما لیجئے۔ میں نے کہا، بے شک آپ کے شیخ نے آپ سے فرمایا ہوگا لیکن جب تک میرے شیخ مجھ سے نہیں فرمائیں گے میں یہ گھوڑی نہیں لوں گا۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیر و مرشد حضرت سپہناشاخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ ملک یار پراں کی دل جوئی کے لئے وہ گھوڑی قبول کر لو۔ دوسرے روز وہ گھوڑی لے کر آیا تو میں نے اسے عطیۂ خُداوندی سمجھتے ہوئے قبول کر لیا۔

(رسولِ اولیاء ص ۲۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ایک برتن میں جب ایک ہی طرح کا کھانا ہو، تو اپنی طرف سے کھانا سنت

ہے۔ چنانچہ حضرت سپہنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور



المسيرة





ہر ماہ رمضان میں ہر روز کوئی ایک سو بار "اللہم اغفر لی" کہے اور ہر روز کوئی ایک سو بار "اللہم اغفر لی" کہے۔

محروم کرنے کیلئے شیطان ہاتھ پکڑ کر بیچ میں ڈال دیتا ہو! حقیقت یہی ہے کہ شیطان اس بات کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ مسلمان بھلائیوں سے محروم رہیں۔

مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں،

”کھانے کے برتن کے بیچ میں اللہ عز و جل کی رحمت نازل ہوتی ہے، بیچ سے کھانا جڑوں کی علامت ہے، جڑیں رحمت الہی عز و جل سے محروم ہے۔“ اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے کھانے کے وقت بھی رحمت باری عز و جل کا نزول ہوتا ہے خاص کر جب کہ سنت کی نیت سے کھایا جائے۔

(میراثہ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۱۳۲، ۱۳۱)

**دُور و کُثر مندگی سے بچائیے**

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمت عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ”جب دسترخوان لگے تو ہر شخص اپنے قریب سے کھائے اور اپنے ساتھ کھانے والوں کے آگے سے نہ کھائے اور رکابی کے درمیان سے نہ کھائے (کیونکہ بَرَکت اُسی طرف سے آتی ہے اور کوئی بھی دسترخوان اٹھائے جانے سے پہلے نہ اٹھے اور نہ ہی اپنا ہاتھ روکے جب تک سب لوگ اپنا ہاتھ نہ روک لیں اگرچہ سیر ہو چکا ہو اور لوگوں کے ساتھ لگا رہے کیونکہ اسکا رُک جانا باقی لوگوں





مذہبِ محمدیؐ کی روایات و احادیث کے مجموعہ ہے۔

کی شرمندگی کا باعث ہوگا اور وہ اپنا ہاتھ روک لیں گے حالانکہ شاید انہیں ابھی اور کھانے کی حاجت ہو۔  
(شفیٰ الاہمال ج ۵ ص ۸۲ حدیث ۵۸۶۴)

**بیچ میں برکت کی وضاحت**  
مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ بیان فرماتے ہیں، برتن کے کناروں سے اپنے اپنے آگے سے کھاؤ، بیچ میں سے مت کھاؤ کہ برتن

کے بیچ میں برکت اترتی ہے وہاں سے کناروں تک پہنچتی ہے۔ اگر تم نے بیچ میں سے کھانا شروع کر دیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں برکت آنا بند ہو جائے۔ غرضیکہ برکت اترنے کی جگہ اور ہے اور برکت لینے کی جگہ کچھ اور۔ (مرآۃ ج ۶ ص ۶۳)

**کھانے کی پانچ سنتیں**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ حدیث مبارک میں کھانے کی پانچ سنتیں بیان کی گئی ہیں:-

- ۱) اپنے آگے سے کھائے ﴿۱﴾ کوئی ساتھ کھا رہا ہو اُس کے آگے سے نہ کھائے ﴿۲﴾
- ۲) رکابی کے درمیان سے نہ کھائے ﴿۳﴾ پہلے دسترخوان اٹھایا جائے اس کے بعد کھانے والے اٹھیں۔ (افسوس! آج کل عموماً الٹا انداز ہے یعنی پہلے کھانے والے اٹھتے ہیں اس کے بعد دسترخوان اٹھایا جاتا ہے) ﴿۴﴾
- ۳) دوسرے بھی کھانے میں شامل ہوں تو اُس وقت تک ہاتھ نہ روکے جب تک سارے فارغ نہ ہو جائیں۔ افسوس! کہ کھانے کی بیان کردہ ان سنتوں پر عمل کرنے والے اب نظر ہی





نہیں آتے۔ سنتیں سیکھنے اور عوام الناس کی موجودگی میں سنتوں پر عمل کی جھجک اُڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور وہاں ان سنتوں کی باقاعدہ مشق کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سفر کی برکت سے سنتوں پر عمل کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

**ڈراؤنے خوابوں سے نجات** مَدَنی قافلوں کی برکتوں کے تو کیا کہنے! ایک اسلامی بھائی کے بیان کا

خلاصہ ہے کہ مجھے بے حد ڈراؤنے خواب آیا کرتے تھے۔ میں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی برکت سے ڈراؤنے خواب آنے بند ہو گئے، مجھے خواب میں بیٹھے مدینے کی زیارت ہوئی اور اب خوابوں میں کبھی اپنے آپ کو نماز میں مشغول پاتا ہوں تو کبھی تلاوت میں۔

خواب میں ڈر لگے بوجھ دل پر لگے خوب جلوے ملیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤں گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یا مُتَکَبِّرُ 21 ہزار اول آخر ایک بار دُرود شریف

سوئے وقت پڑھ لیگے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔





فرمانِ مصطفیٰ: «صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر روز دو شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔»

اگر مختلف قسم کے کھانے مثلاً زردہ، پلاؤ اور آچار وغیرہ ایک ہی تھال

میں ہوں تو اس صورت میں دوسری جانب سے لینے کی بھی اجازت ہے چنانچہ

حضرت سیدنا عکراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت  
**مختلف کھجوروں کا تھال**

کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول، رسول

مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی بارگاہ میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں بہت سا ترید تھا۔ ہم انہیں سے

کھانے لگے پس میں اپنا ہاتھ اسکے کناروں میں ادھر ادھر چلانے لگا تو سرکارِ عالی وقار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی

(طرح کا) کھانا ہے۔“ پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں کئی اقسام کی تازہ

کھجوریں تھیں۔ حضور سر اپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک برتن میں ہر طرف

تشریف لے جانے لگا اور ارشاد فرمایا: ”اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ

(کھجوریں) مختلف اقسام کی ہیں۔“ (ابن ماجہ شریف ج ۵ ص ۶۵ حدیث ۳۲۷۴)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں، سرورِ ذی شاں،

دو جہاں کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھوٹھے

**پانچ انگلیوں سے کھانا**  
**کنواروں کا طریقہ ہے**

اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”ان دو انگلیوں سے مت



خبر سنان مصطفیٰ ﷺ سے پہلے آپ قہر علی (علیہ السلام) پر آئے اور آپ نے فرمایا کہ: "میرے پاس ہے جو میرے پاس ہے۔"

کھاؤ (بلکہ ان کے ساتھ چچ والی ملا کر) تین اُگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچ سے مت کھاؤ کہ یہ گنواروں کا طریقہ ہے۔“ (شکر العفال ج ۵ ص ۱۱۵ حدیث ۸۷۲)

## شیطان کے کھانے کا طریقہ

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم،

(جامع صغير ص ۱۸۴ حدیث ۳۰۷۴)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مَظہَر

پسینہ مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بعض اوقات چار مبارک انگلیوں سے بھی کھانا تناول فرماتے تھے۔

(ملخصاً الجامع الصغير ص ٢٥٠ - حديث ٦٩٤٢)

تین انگلیوں سے  
اکھانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تین<sup>۳</sup> انگلیوں سے کھانے  
 سے نوالہ چھوٹا بنے گا، چھوٹا نوالہ چبانا آسان رہے  
 گا۔ جتنا بہتر طریقہ بری جائیں گے اتنا ہی منہ سے



قرآن مجید (المائدہ: ۸۷) میں ہے: ﴿لَا يَجُوزُ لَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِمَّا كَسَبْتُمْ إِلَّا بِذِئْبِ شَاوٍ مُبِينٍ﴾

حضرت سیدنا ملا علی قاری علیہ رحمۃ الہاری فرماتے ہیں، ”پانچ انگلیوں سے کھانا خریدوں کی علامت ہے۔“ (میرقاتہ ج ۸ ص ۹) روٹی تین انگلیوں سے کھانا زیادہ دشوار بھی نہیں فقط تھوڑی توڑھ کی ضرورت ہے۔ البتہ چاقول تین انگلیوں سے کھانا تھوڑا سا دشوار ہوتا ہے مگر منہ ذیہن رکھنے والے عاشقانِ سنت کیلئے یہ بھی کوئی مشکل بات نہیں یقیناً سنت ہی میں عظمت ہے۔ بڑے نوالوں کی حرص میں پانچ انگلیوں سے کھانے کے بجائے تربیت کی خاطر سیدھے ہاتھ کی بنصر (چنگلیا کے برابر والی انگلی) کو خم کر کے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ایک ٹکڑا چھوٹی انگلی اور بنصر سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے۔ اگر جذبہ صادق ہو تو ان شاء اللہ عزوجل تین انگلیوں سے کھانے کی عادت بن جائے گی۔ جب تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ہو جائے تو اب ربڑ بینڈ اور روٹی کا ٹکڑا ہتھیلی کی طرف دبانے کی حاجت نہیں۔ اگر چاقول کے دانے جدا جدا ہوں اور تین انگلیوں میں ان کا نوالہ بن ہی نہ پاتا ہو تو اب چار یا پانچ انگلیوں سے کھا لیجئے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ ہتھیلیاں آلودہ نہ ہوں بلکہ انگلیاں بھی جڑ تک آلودہ نہ ہوں۔

مخمری کانٹوں اور پنچوں کے ساتھ کھانا خلافِ سنت ہے۔ ہمارے اسلاف پنچے کے ساتھ کھانے

سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

پنچے کے ساتھ  
کھانے کی حرکات



حضرت محمد ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، زیتون، بادام، انار، کھجور، انار، کھجور، انار کے کھانا کھانے کے کھانا کھانے کے۔

علیہ والہ وسلم سے تین انگلیوں کے ساتھ کھانا ثابت ہے۔ حضرت سیدنا امام ابراہیم باجوڑی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ”ایک بار عباسی خلیفہ مامون الرشید کے سامنے کھجوروں کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا، اُس وقت کے قاضی القضاۃ حضرت سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، ”اللہ عزوجل پارہ ۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۷۰ میں ارشاد فرماتا ہے،

نَرْحَمُهُ كُنْزَ الْإِيمَانِ: اور بے شک ہم نے

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ

اولادِ آدم کو عزت دی۔

(ب ۱۵ بنی اسرائیل ۷۰)

اے خلیفہ! اس آیت کریمہ کی تفسیر میں آپ کے دادا جان حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”ہم نے اُن کے لئے انگلیاں بنائیں جن سے وہ کھانا کھاتے ہیں، سو اُس نے ان کھجوروں کو ترک کر کے انگلیوں سے کھایا۔“ (المواہب اللدنیہ للباجوری ص ۱۱۴)

**چمچ سے کھا سکتے ہیں!** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر غذا ایسی ہے

مَثَلًا فَرَنِي يَارَقِيقَ (یعنی پتلی) ذہی وغیرہ کہ انگلیوں سے کھائی نہیں جاسکتی اور پی بھی نہیں سکتے یا ہاتھ میں زخم ہے یا ہاتھ میلے ہیں اور دھونے کیلئے پانی میسر نہیں۔ تو پھر ضرورتاً چمچ کی اجازت ہے۔ اسی طرح گوشت کا پکا ہوا بڑا ٹکڑا یا ران وغیرہ کو پھری سے کاٹ کر کھانے کی بھی اجازت ہے۔





طریقہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اس شخص کی ہر ایک حرکت اور بات کے پاس حیران کن اور حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔

**ہاتھ سے کھانے کے طبی فوائد** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈاکٹروں نے اعتراف کیا ہے کہ جو لوگ ہاتھ سے

کھاتے ہیں ان کی انگلیوں سے ایک خاص قسم کی ”ہاضم رطوبت“ نکل کر کھانے میں شامل ہو جاتی ہے جو جسم میں انسولین (INSULIN) کم نہیں ہونے دیتی اور اس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے، پھر کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضم رطوبت پیٹ میں داخل ہوتی ہے جو آنکھوں، دماغ اور معدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دل، معدہ اور دماغی امراض کا زبردست علاج ہے۔

**APENDIX**  
**کا اعلان ہو گیا** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کی سستی اپنی زندگی میں نافذ کرنے کیلئے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے

افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے الحمد للہ غزوہٴ خلد اور راست پر آچکے ہیں۔ اس ضمن میں متھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبہ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ”T.V. کی تباہ کاریاں“ سننے کا شرف حاصل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا



ہر سال مسلمانوں کو ہجرتِ عمرہ کی دعوت ملتی ہے، جس کے پاس ہر مسلمان کو ہجرتِ عمرہ کی دعوت ملتی ہے۔

مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے تین دن کے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ **الحمد للہ** عزوجل **مَدَنی قافلے** کی برکت سے بغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ **الحمد للہ** عزوجل میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کرتا ہوں، ہر ماہ **مَدَنی انعامات** کا کارڈ جمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطر گھوم پھر کھدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سر بسر    تو بھی اے بھائی کر قافلے میں سفر  
انجھی صحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر    کاش! کر لے اگر قافلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا    صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بغیر ہوشی کے آپریشن**  
میں نے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافلوں** میں سفر کی کیسی برکتیں ہیں۔ یہ یاد رکھئے! بیماری اور مصیبت مسلمان کیلئے عام طور پر باعثِ

رحمت ہوتی ہے، ابھی آپ نے سنا کہ اسلامی بھائی کو لپٹنڈس کی تکلیف ہوئی پھر شفاء کا سبب **مَدَنی قافلے** کا سفر بنا اس طرح **مَدَنی ماحول** میں رچ بس گئے اور ان کا **مَدَنی ماحول** میں خوب پکا ہو جانا یقیناً باعثِ استحقاقِ رحمت ہے۔ تکلیف



شرفانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو، اس نے مجھ کو روایات سے چھ مہینوں تک روک دیا۔

آئے تو صبر کی کوشش کر کے خوب اجر و ثواب کمانا چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَجَعْتُمْ إِلَهُ الَّذِينَ كُنْتُمْ مِنْهُمْ کے صبر فرمانے کا انداز اور اس پر ثواب و اجر کمانے کا جذبہ بھی کیا خوب تھا! پختاچہ شارح بخاری فقیہ الہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ "تُرُغَةُ الْقَارِي شَرْحُ صَحِيحِ الْبُخَارِي" جلد ثانی ص ۲۱۳ تا ۲۱۵ پر نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے والد گرامی مشہور صحابی خواری رسول اللہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور والدہ محترمہ حضرت سیدنا أسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سگے بھائی اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور "قُہْمَائِ سُبُعَہ" (یعنی سات چھ علمائے کرام) میں سے ایک تھے، عابد و زاہد اور شب زندہ دار بزرگ تھے روزانہ پلاناغہ چوتھائی قرآن پاک مِصْحَف شریف سے دیکھ کر تلاوت فرماتے اور چوتھائی قرآن شریف رات تہجد میں پڑھتے۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کہا کرتا تھا کہ جسے جتنی کود یکھنا ہو وہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھے۔ ایک بار سفر کر کے ولید بن عبد الملک کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک میں آکر کھ ہو گیا۔ یہ وہ بیماری





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ہاندہ رو پاک چھانڈی اُس پر وہ مجھ سے بھگتا ہے۔

ہے جو عضو کو سزا دیتی ہے چٹانچہ ولید نے مشورہ دیا کہ عملِ جراحت (آپریشن) کروا لیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی نہ ہوئے، مگر مرض پنڈلی تک بڑھ گیا۔ ولید نے عرض کی، عالی جاہ! اب تو پاؤں کٹوانا ضروری ہے ورنہ یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جائیگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہو گئے۔ چٹانچہ طیب آیا، اُس نے کہا، شراب پی لیجئے تاکہ کٹنے میں تکلیف کا احساس نہ ہو۔ فرمایا، اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیز کے ذریعے مجھے عاقبت نہیں چاہئے۔ عرض کی، اجازت ہو تو کوئی خواب آور دواء دیدوں۔ فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ کوئی عضو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور تکلیف اور صبر کے ذریعے ملنے والے اجر سے میں محروم رہ جاؤں۔ عرض کی گئی، لہذا، کچھ لوگوں کو اجازت دیجئے کہ آپ کو پکڑے رہیں۔ فرمایا، اس کی بھی ضرورت نہیں۔ یا لآخر پہلے پاؤں کا گوشت ٹھری سے اور پھر ہڈی آری سے کاٹی گئی مگر آپ کا صبر و تحمل (ثبات۔ ملن) مرحبا! زبان سے آہ! تک نہ کی، مسلسل ذکر اللہ میں مصروف رہے، حتیٰ کہ جب لوہے کے چمچوں کے ذریعے زیتون شریف کے کھولتے ہوئے تیل سے زخم کو دغا گیا تو ہڈی سے درد کے سبب بے ہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو چہرہ مبارکہ سے پسینہ پونچھنے لگے اور کٹا ہوا پاؤں مبارک ہاتھ میں لیکر الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا، اُس





حضرت سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اور اس پر اللہ کی قسم لے کر کہ میں نے کبھی کبھار کھانا کھا ہے تو اسے اللہ کی رحمت ملے گی۔

ذات کی قسم! جس نے مجھے تجھ پر سوار فرمایا، میں تیرے ذریعے کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں گیا۔ جراثحت (آپریشن) کی تمام کاروائی اس طرح ہوئی کہ ولید باتوں میں مصروف تھا اُسے خبر تک نہ ہوئی جب داغنے کی بو پھیلی تب معلوم ہوا۔

اس سفر میں حضرت سیدنا غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہادت کی شہادت! دوسرا امتحان یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

شہزادے حضرت سیدنا محمد بن غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولید کے اصطفیل میں تشریف لے گئے تو کسی پو پائے نے مار کر شہید کر دیا۔ جب مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما واپسی ہوئی تو پارہ ۵ اسوۃ الکھف کی آیت نمبر ۶۲ کا یہ حصہ تلاوت کیا،

لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ۝۶۲ ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہمیں اپنے

(ب ۱۵ الکھف ۶۲) اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

حضرت سیدنا غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہو دو سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیار ہو جاتے تو ادا حاطے کی دیوار میں شگاف فرما

دیتے لوگ آکر کھاتے اور باندھ کر لے بھی جاتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ ۵ اسوۃ الکھف کی آیت نمبر ۳۹ کا یہ حصہ ورد زبان ہوتا۔





طرحان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھی ہوئی ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھا کر بھوکا رہے اور اسے کھانا نہ ملے تو اسے کھانا نہ کھانا چاہیے۔

وَلَوْ لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(ب ۱۵ الکہف ۳۹) اللہ ہمیں کچھزور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ نامدار، دُعا عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ”میں تجلیہ

(یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتا۔“

ٹیک لگا کر کھانا  
سُنَّتِ نہیں ہے

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۲ حدیث ۱۰۷۰۴)

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم

ٹیک لگا کر منہ کھاؤ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔“

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۷۹۱۸)

کھاتے وقت تجلیہ (یعنی ٹیک) لگانے کی چار

صورتیں ہیں :- ۱) ایک پہلو زمین کی طرف کر

کے (یعنی دائیں یا بائیں جھکے ہوئے) بیٹھنا ۲) چار

زانو (یعنی چوڑی مار کر) بیٹھنا ۳) ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اُس پر) ٹیک لگا کر

ٹیک لگا کر کھانے  
کی چار صورتیں





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: ”ایک ہزار روپے کا کھانا جو کھاتے ہو، اس میں سے کچھ بچا ہے۔“

بیٹھنا ﴿۴﴾ دیوار (یا کرسی کی پشت) وغیرہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ یہ چاروں صورتیں مناسب نہیں۔ دوزانو یا اُکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے) بیٹھ کر کھانا لہجھا ہے، طبی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا لہجھا نہیں۔

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۱۲)

ٹیک لگا کر کھانے کے طبی نقصانات

ٹیک لگا کر کھانا سُنٹا نہیں۔ اس سنت پر عمل نہ کرنے میں تین طبی نقصانات بھی ہیں: ﴿۱﴾ کھانا اچھی طرح چبایا

نہیں جاسکے گا اور اس میں لعاب جس مقدار میں ملنا چاہئے اُتتا نہیں ملے گا جو کہ معدے میں جا کر شاستہ دار غذاؤں کو ہضم کر سکے اور یوں نظامِ انہضام (یعنی ہاضمہ) متاثر ہوگا ﴿۲﴾ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے لہذا اس طرح غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائے گی اور ہاضمہ خراب ہوگا ﴿۳﴾ ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں،

”ٹیک لگا کر پانی پینا بھی معدے کیلئے نقصان دہ ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵)

روٹی کا احترام کرو

گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھا لینا سنت ہے پختا چھ

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا





فرمانِ مصطفیٰ: (ﷺ) میں نے تم پر اس پرہیزگار اور پاکیزہ معاشرہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

فرماتی ہیں، ”سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، ”عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔“

(ابن ماجہ ج ۴ ص ۵۰، حدیث ۲۳۵۲)

**کھانے کے اسراف**  
**مٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے برکتی**  
 اور تنگدستی کا رونا رورہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا  
 اجرام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی  
 مسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حرمتی کے دسوز  
 نظارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا یزیدگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی نیاز کے تہوار کات۔  
 افسوس صد کروڑ افسوس! دسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا  
 جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈیوں کے ساتھ بوٹی اور مصالحہ برابر صاف نہیں کیا  
 جاتا، گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں،  
 تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پیتلیوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استعمال  
 کرنے کا اکثر لوگوں کا ذہن نہیں، اس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عموماً کچرا  
 گونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اسراف کیا ہے برائے مہربانی!





فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کچھ پڑو اور چھوڑ دو تمہارا دوزخ کچھ تک بچتا ہے۔

اُس سے توبہ کر لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے کا اسراف نہ ہو اس کا عہد کر لیجئے۔ **وَاللّٰهُ الْعَظِيمُ** قیامت میں ڈرہ ڈرہ کا حساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قیامت کے حساب کی تاب نہیں رکھتا، توبہ سچی توبہ کر لیجئے۔ دُرود پاک پڑھ کر عرض کیجئے۔ یا اللہ عزوجل! آج تک میں نے جتنا بھی اسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یا ربِّ <sup>مزدبذ</sup> مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب  
بخش بے پوچھے نچائے کو نچانا کیا ہے

(حدائق بخشش شریف)

پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱ میں اللہ رب العالمین کا فرمان

عالیشان ہے:-

**كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا** ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو اور  
**إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ** حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے

بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (پ ۸ الاعراف ۳۱)





میر جان مصطفیٰ در محل داخل ہوا، تم اس نے لہجہ پروردگار سے کہہ دیا کہ: "میر جان مصطفیٰ، تم نے میری خدمت کی۔"

## اسراف کسے کہتے ہیں؟

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ پر

فرماتے ہیں، اسراف کی بہت تفسیریں ہیں ﴿۱﴾ حلال چیزوں کو حرام جاننا ﴿۲﴾ حرام چیزوں کو استعمال کرنا ﴿۳﴾ ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا ﴿۴﴾ جو دل چاہے وہ کھاپی لینا پہن لینا ﴿۵﴾ دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے ﴿۶﴾ مضر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا ﴿۷﴾ ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا (روح البیان ج ۲ ص ۱۵۴) ﴿۸﴾ غفلت کیلئے کھانا ﴿۹﴾ گناہ کرنے کیلئے کھانا ﴿۱۰﴾ اچھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھاپی نہ سکے ﴿۱۱﴾ اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دم شکم سیر رہنے سے بچو کہ یہ بدن کو بیمار، معدہ کو خراب اور نماز سے سست کرتا ہے، کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو کہ یہ ضد ہا بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ موئے شخص کو ناپسند کرتا ہے، (کشف الحیفاء ج ۱ ص ۲۲۱ حدیث ۷۶۰) جو شخص شہوت (یعنی خواہش) کو اپنے دین پر غالب کرے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(روح المتعانی ج ۱ ص ۱۶۲ ملتان، تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

نہ صرنا کہ کسی صبر پر ہنس کر بھیر کر دینا کھانا گناہ ہے۔



خود جان مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم پر ضرور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## دُبَلِ آدَمِ کی فضیلت! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا کم کھانے کے

ساتھ ساتھ یا مخصوص میدہ، مٹھاس و چکناہٹ

اور اس کی بناؤں کے استعمال میں (طیب کے مشورہ کے مطابق) کمی رکھنے سے بدن کے وزن میں کمی آتی، ابھرا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آتا اور آدمی خوش اندام (یعنی SMART) رہتا ہے۔ کم کھانے والے ہلکے بدن والے مسلمان کو خدائے رحمن عز و جل پسند فرماتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم، رؤوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ”اللہ عز و جل کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور حلیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔“ (المجامع الصغیر ص ۲۰ حدیث ۲۲۱)

## میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی ماحول

ضروری ہے، ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فقدان (یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ لہذا عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرنے کیلئے مدنی قائلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بزرگت سے ہر طرف سنتوں کی دھوم دھام ہے۔ آئیے دعوت

۱۔ بدن کا وزن کم کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کیلئے فیضانِ سنت کے ماہ ”پیٹ کا قلندر“ ص ۷۹ تا ۷۶





ہر جانِ مصطفیٰ (ﷺ) میں سے کتاب میں جو حدیث آئی ہے وہاں میں نے ہر جگہ اس کی تفسیر لکھ دی ہے۔

اسلامی کی ایک ایمان افروز ”بہار“ سے اپنے قلب و جگر کو گل گلزار کیجئے۔ پختانچہ

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈ کرنگر (یو پی حید) کے ایک

اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں کفر کی

تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے

مکتبہ المدینہ کا ایک رسالہ **احترامِ مسلم** تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت

زدہ رہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب

”اسلام“ آپس میں اس قدر امن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر

بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گئی اور میرے دل میں اسلام کی محبت کا چشمہ

موجیں مارنے لگا۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامہ والے

اسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں،

میرے دل میں اسلام کی محبت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہذا میں احترام کی نظر سے ان کو

دیکھنے لگا، اتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے بھی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، میری

دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے **خُشگوش** شروع کر دی وہ تاڑ گیا کہ میں

مسلمان نہیں ہوں، اُس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا،

میں آپ کو اسلام قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، رسالہ **احترامِ مسلم**





خبر جانیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بعد دعا پڑھ کر کھانا کھا کر دیا اور فرمایا کہ کھانا کھا کر دینا اور کھانا کھا کر دینا۔

پڑھ کر میں چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس کے عاجزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے انکار نہ بن پڑا، الحمد للہ غزوہ بدر میں نے سچے دل سے اسلام قبول کر لیا۔ الحمد للہ غزوہ بدر میں یہ بیان دیتے وقت مسلمان ہوئے مجھے چار ماہ ہو چکے ہیں، میں پابندی سے نماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیت کر لی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت بھی پارہا ہوں۔

کافروں کو چلیں مُشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو  
دین پھیلایے سب چلے آئیے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

لوگوں سے شرمناک سُنَّتِ  
تَرَک نہیں کی جاتی!  
ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان، آقائے  
نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت میں غم رہا

کرتے تھے۔ دُنیا کی کوئی کشش اور بے وقامت شُرے کی کوئی ٹھوٹی ”مُرُوَّت“  
اُن سے سُنَّت نہ چھڑا سکتی تھی۔ چنانچہ حضرت سیدنا حَسَن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مُعْقِل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ وہاں مسلمانوں کے  
سردار تھے) کھانا کھا رہے تھے کہ اُن کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا، انہوں نے اٹھالیا اور



عمر حیان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ کھائے اور پئے، اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کہے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کہے۔

صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کیا کہ کتنی عجیب بات ہے، کہہ کرے ہوئے قلم کو انہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، ”اللہ عز و جل امیر کا بھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ امیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کراہوا قلم کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مویو د ہے۔“ انہوں نے فرمایا، ”إِنْ عَجَمِيَّوْنَ كِي وَجْهٍ سَ مِنْ أَسْ حِزْ كُوْنِمْ جِھُوْزْ سَكَا جَسَ مِمْ نَ، مَرَكَا مَدِيْنَه، رَا حَتْ قَلْبٍ وَ سِيْنَه، فَيَضْ مَحْجِيْنَه، صَا حِبْ مَعْطَرٍ پَسِيْنَه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حاتم دیتے تھے کہ قلم کر جائے تو اُسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔“

(ابن ماجہ شریف ج ۴ ص ۱۷ حدیث ۳۲۷۸)

رُوحِ اِيْمَانٍ مَغْزِ قُرْآنِ جَانِ دِيں

هَسَتْ حُبِّ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ

**خوب انفرادی**  
**کوشش کیجئے**  
مٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جلیل القدر صحابی اور مسلمانوں کے سردار سپہ نامہ مَعْقِل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عجمیوں کے اشاروں کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دھڑک سنتوں پر عمل جاری رکھا۔ اور آج بعض نادان مسلمان ایسے بھی ہیں کہ





ضرر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ کھانا کھانے کی ایک نئی روایت ہے، جو قرآن و حدیث سے ملتی ہے۔

ماڈرن ماحول میں داڑھی مبارک جیسی عظیم الشان سنت کے ترک کو معاذ اللہ عزوجل ”حکمتِ عملی“ تصور کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بڑا ماحول ہو، اغیار کا زور ہو، بد مذہبوں کا شور ہو، کچھ ہی ہو آپ داڑھی شریف، علامہ پاک اور سنتوں بھرے سادہ لباس میں ملبوس رہے، کھانے پینے اور روزمرہ کے معمولات میں سنتوں کا دامن تھامے رہے، لوگوں کی اصلاح کیلئے انفرادی کوشش جاری رکھے، ان شاء اللہ عزوجل چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہوگا، شیطان کا منہ کالا ہوگا، ہر طرف سنتوں کا اُجالا ہوگا۔ دولتِ دنیا کا ہر عاشق، بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا متوالا ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل گھر گھر نور حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُجالا ہوگا۔

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہوگا آپ آئیں تو میرے گھر میں اُجالا ہوگا ہوگا سیراب سر کوثر و تسنیم وہی جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہوگا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ۱ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

**کافر کا قبول اسلام** دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) سے عاشقانِ رسول

کا ایک 92 دن کا مدنی قافلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن صُبح ”ایرو“ 30 دن کیلئے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کرمِ شریف پڑم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مَدَنی قافلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلم نوجوان کو امیرِ قافلہ کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافلہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعلیٰ کردار سے متعلّق چند خوشبودار مَدَنی پھول پیش کر کے اُس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اس پر اُس نے بعض سوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔  
**الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کم و بیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے اِنْ شَاءَ اللہ چلیں قافلے میں چلو  
 کفر کا سر جھکے دیں کا ڈنکا بجے اِنْ شَاءَ اللہ چلیں قافلے میں چلو  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**اولادِ کم عقلی سے بچانے کا نسخہ**  
 اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منورۂ عن العیوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خیریت نشان ہے، ”جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۱۰۸۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جب تم کھانا کھاؤ یا پانی پیا تو اس کے ساتھ دعا پڑھو: یا اللہ! یہ کھانا میری طرف سے ہے اور میں اس سے کب تک رہوں گا۔

## تنگدستی کا علاج

زبردست مُجِدِّث حضرت سیدناہد بہ بن خالد علیہ رحمۃ  
الماجد کو خلیفہ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا،

طعام کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُجِدِّث موصوف چُن چُن کرتاؤں فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا، کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت سیدناحماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے، ”جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔“ میں اسی حدیث مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرت سیدناہد بہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرت سیدناہد بہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** حدیث مبارکہ پر عمل کی باتھوں ہاتھ بڑکتا ظاہر ہوگئی۔ (تذکرۃ الأوراق ج ۱ ص ۸)

## شرما کر سنتیں میت چھوڑ دینے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ سنتوں پر عمل کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پرواہ

نہیں کرتے۔ اس حکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو درس حاصل کرنا





چاہئے جو لوگوں کی مُرُوّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سُنّتیں ٹُک کر دیا کرتے ہیں، نیز داڑھی شریف اور عمامہ مُبارک کے تاجِ عزّت کو سر پر سجانے سے کتر اجاتے ہیں۔ یقیناً سنت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں باعثِ سعادت ہے، کبھی کبھی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی اس کی بڑکتیں ظاہر ہو جاتیں ہیں جیسا کہ حضرت سیدُ ناہد بہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد کو شاہی دربار میں سنت پر عمل کرنے کی بڑکت سے ایک ہزار دینار مل گئے اور آپ مالدار ہو گئے۔

جو اپنے دل کے گلہ تے میں سنت کو سجاتے ہیں  
وہ بے شک رُخسّیں دونوں جہاں میں حق سے پاتے ہیں

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** جس طرح روزی میں بڑکت کی وجوہات ہیں اسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو ان شاء اللہ عزّوجلّ روزی میں بڑکت ہی بڑکت دیکھیں گے۔ آپ کی معلومات کیلئے تنگدستی کے 44 اسباب عرض کرتا ہوں:-

- ﴿۱﴾ غیر ہاتھ دھوئے کھانا ﴿۲﴾ ننگے سر کھانا ﴿۳﴾
- اندھیرے میں کھانا ﴿۴﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا
- پینا ﴿۵﴾ میت کے قریب بیٹھ کر کھانا ﴿۶﴾ جنابت ﴿۷﴾

**تنگدستی کے 44 اسباب**

یعنی جماع یا احتلام کے بعد غسل سے قبل ﴿۷﴾ کھانا کھانا ﴿۸﴾ نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر



میرزا محمد علی شاہ، جس نے محمد پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے کلام مخالف ہوں گے۔

- کرنا ﴿۸﴾ چار پائی پر بغیر دسترخوان بچھائے کھانا ﴿۹﴾ چار پائی پر خود سر ہانے بیٹھنا اور کھانا پسائنتی (یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اُس حصے) کی جانب رکھنا ﴿۱۰﴾ دانتوں سے روٹی کترنا (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ﴿۱۱﴾ چینی یا مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا خواہ اس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مٹی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصہ سے تھوڑی سی بھی مٹی اکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھائیے کہ میل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا ﴿۱۳﴾ جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُسی میں ہاتھ دھونا ﴿۱۴﴾ خلال کرتے وقت جو ریشہ نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا ﴿۱۵﴾ کھانے پینے کے برتن گھلے چھوڑ دینا۔ کھانے پینے کے برتن بسم اللہ کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مشروب بیماریاں لاتا ہے ﴿۱۶﴾ روٹی کو خوار رکھنا کہ بے ادبی ہو اور پاؤں میں آئے۔ (مُلْعَمَسْتی بہشتی زیور ص ۶۰۱ تا ۵۹۵) حضرت سیدنا امام بُرہان الدین زرَنُو جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنگدستی کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں ﴿۱۷﴾ زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے) ﴿۱۸﴾ ننگے سونا ﴿۱۹﴾ بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بلا تکلف پیشاب کرنے والے غور





فرمانِ عظمیٰ (علیہ السلام) کے پاس بھیجی تاکہ اس کے پاس موجود کتب و نسخہ ہائے کتب جمع کرے۔

فرمائیں ﴿۲۰﴾ دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرے وغیرہ اٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾ پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا ﴿۲۲﴾ گھر میں کپڑے سے جھاڑ نکالنا ﴿۲۳﴾ رات کو جھاڑ دینا ﴿۲۴﴾ گوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا ﴿۲۵﴾ مَسَاخ کے آگے چلنا ﴿۲۶﴾ وَالِدَین کو انکے نام سے پکارنا ﴿۲۷﴾ ہاتھوں کو گارے یا مٹی سے دھونا ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ﴿۲۹﴾ بیٹ اِخْلَاء میں وضو کرنا ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا ﴿۳۱﴾ چہرہ لباس سے خشک کر لینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نماز فجر کے بعد مسجد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صبح سویرے بازار جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو ”کوسنیں“ (یعنی بد دعائیں) دینا (اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بد دعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں!) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خصوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چراغ پھونک مار کر بجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹوٹی ہوئی کنگھی استعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں نائم ٹول (نائم ٹول) کرنا۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ ۷۶ تا ۷۷ باب المصلیٰ کراچی)





عزیزانِ مصلحت! اسلام آباد، جس کے پاس میرا کرہاں دھیرے دھیرے ڈھونڈ رہا ہے، مجھے تو کوئی ملے، مگر میں نہیں چاہتا۔

**گری ہوئی روٹی**  
**کھانے کی فضیلت**  
میں نے اسلانی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے بعض اوقات بظاہر عمل بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر اس کی فضیلت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن اُمّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دو جہاں کے سلطان، سرورِ ایشان، محبوبِ رحمن عزوجل و سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

(الحامع الصغیر ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۶)

**سُبْحَنَ اللّٰہِ** عزوجل! پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ہم تھوڑی سی جھجھک اڑا دیں اور دسترخوان پر گری ہوئی روٹی اور چاول کے دانے وغیرہ اٹھا کر کھالیا کریں اور مغفرت کے حقدار ٹھہریں۔

طالبِ مغفرت ہوں یا اللہ

بخش دے بہرِ مصطفیٰ یا رب!

**روٹی کے ٹکڑے**  
**ہکی حکایت**  
ایک مرتبہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غلام سے فرمایا، ”اسے صاف کر کے رکھ دو۔ جب غلام سے شام



**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلوات علیہ) امام، سلم، شمس کے پاس میرا ذکر کیا اور اس نے مجھ کو رات پاک تر کر دیا۔

کو افطار کے وقت وہ ٹکڑا مانگا، اُس نے عرض کی، ”وہ تو میں نے کھالیا۔“ فرمایا، ”جا  
تو آزاد ہے کیوں کہ میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ  
مُعَظَرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے، ”جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اٹھا کر  
کھا لیتا ہے تو اُس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عز و جل اُس کی  
مَغْفِرَت فرما دیتا ہے۔“ اب جو مغفرت کا حقدار ہو گیا میں اُس کو غلامِ کس طرح

بنائے رکھوں؟

(تبيين المغاليل ص ٢٤٨ حديث ٥١٤)

مذنی سوچ

سُبْحَنَ اللّٰہ غُرُجُل! ہمارے بزرگوں کی بھی کیسی  
مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ گری ہوئی روٹی کھا کر غلام

مغفرت کا حقدار ہو گیا تو آقا نے بھی اپنی غلامی سے آزاد کر دیا۔ یا ربِّ مصطفیٰ  
عَزَّوَجَلَّ وَ سَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بِطَفِیلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں بھی مَدَنی  
سراج اور سنّتوں سے حَقِّقی مَحَبَّت عطا فرما اور ہمیں بھی توفیق دے کہ جب زمین پر  
رَبِّی کا کَلَمُ اِپڑا دیکھیں، اَدب سے اُٹھا کر چوم کر صاف کر کے کھا لینے کی سعادت  
داصل کر لیا کریں۔ یا اَللّٰہی عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں پر عمل کے مُعَامَلتے میں ہماری جھجک اُڑ جائے  
اور ہماری مغفرت فرما۔ آمین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سُنَّووں سے مجھے فحبت دے

میرے مرشد کا واسطہ یا رب!





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک چڑھا تو تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے۔

**دستر خوان بڑھاؤ!** یوگرگوں کا معمول یہ ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ”دستر خوان اٹھاؤ“

بلکہ کہتے ہیں، ”دستر خوان بڑھاؤ“ یا کھانا بڑھاؤ۔ یہ کہنے میں دسترخوان بڑھنے اور کھانا بڑھنے اور برکت، فراخی اور وسعت کی ضمانت دے رہا ہوتا ہے۔

(مٹھائشی بہشتی زیور ص ۵۶۶)

**جب میں نے رسالہ ”بھائی کاٹھ پرہا“** پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے۔

دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے! کلکتہ (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنتوں بھری زندگی سے بہت دور ایک فیشن اہل نوجوان تھا، ایک رات گھر کی طرف آتے ہوئے اٹھائے راہ بنز بنز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو سننا چاہئے لہذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اختتام پر ان حضرات نے مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ پہلی چیز جو کھا جائے، وہ پاک ہو، مگر کھانے کا وقت نہ ہو، نہ کھانے کا مکان نہ ہو، نہ کھانے کا لباس نہ ہو۔

میرے ہاتھ میں بھی آگیا، اُس پر لکھا تھا، بھیا تک اُونٹ۔ میں گھر آگیا کل پڑھوں گا یہ ذہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قبل یونہی رسالہ بھیا تک اُونٹ کا جب وَرَق پلٹا تو میری نظر اس عبارت پر پڑی، شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ ضرور پڑھ لیجئے **ان شاء اللہ عزوجل** آپ کے اندر **مَدَنی انقلاب** برپا ہو جائیگا۔“ اس جملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہئے، اس کو ابھی پڑھ لینا چاہئے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شروع کیا، اُس پاک پروردگار **عزوجل** کی قسم جس کے دربارِ عالی میں حاضر ہو کر بروز قیامت حساب دینا پڑے گا! جب میں نے رسالہ بھیا تک اُونٹ پڑھا تو اُس میں کُفارِ نابکار کی جانب سے سرکارِ مدینہ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** پر توڑنے جانے والے مظالم کا پُر سوز بیان پڑھ کر میں اشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عزم کیا کہ صُبح ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر کروں گا۔ جب صُبح والدین کی خدمت میں عرض کی تو انہوں نے بخوشی اجازت مرحمت فرمادی اور میں تین دن کیلئے **عائِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا، قافلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بتا دیا! **الحمد للہ عزوجل** میں نمازی بن کر پلٹا، ہر عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز ہو گیا، تن **مَدَنی لباس** سے آ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص کھڑا ہو، وہ پاک، پرستار، بھول، گناہ، جنت کا راستہ بھول گیا۔

راستہ ہو گیا۔ میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دعاؤں سے نوازا، عزیز ورشتہ دار سب مجھ سے خوش ہو گئے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ آج کل **دعوتِ اسلامی** کی ایک تحصیل مُشاوَرَت کے خادِم (مکرم) کی کثیثیت سے حسبِ توفیق سنتوں کی دھومیں مچانے کی سعادت پار ہا ہوں۔

عاشقانِ رسول لائے بخت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو  
بھاگتے ہیں کہاں ابھی جائیں یہاں پائیں گے جثیں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

**رسالے تقسیم فرمائیے** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے ایک بے نمازی

ماڈرن نوجوان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا! یہ بھی معلوم ہوا کہ مکبۃ المدینہ کی جانب سے شائع ہونے والے سنتوں بھرے رسائل بانٹنے کے بہت فوائد ہیں، اُس ماڈرن نوجوان نے بھیا تک اونٹ نامی رسالہ پڑھا تو تڑپ کر ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے کا مسافر بنا اور سرسبز و ہرا بھرا ہو گیا۔ لہذا اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے، غُرسوں اور اجتماعات، شادی غمی کی تقریبات، جنازہ و بارات اور جلوسِ میلاد میں سنتوں بھرے رسائل اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کے جُدا جُدا پمفلٹ مکبۃ المدینہ سے حدیثِ حاصل کر کے خوب خوب تقسیم کیجئے، شادی کارڈز





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس نے صحیح ایک اور ذرا پاک چھوڑ دیا تو اس میں دشمن بھی ہے۔

میں بھی ایک ایک رسالہ بھی کر دیجئے۔ اگر آپ کا دیا ہوا رسالہ یا پمفلٹ پڑھ کر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ نمازی اور سنتوں کا عادی بن گیا تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کا بھی دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے  
ان شاء اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

**انگلیا چاٹنا سنت ہے**  
حضرت سیدنا عابر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور جب فارغ ہو جاتے تو انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۳ حدیث ۷۹۲۳)

**معلوم کھانے کے کس حصے میں برکت ہے**  
حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مہرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، سلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کے چائے کا حکم دیا اور فرمایا، ”تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۱۱۲۲ الحدیث ۲۰۲۳)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (مطابق حدیث) جس نے کھجور کا پتہ زور رکھ کر رکھا تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کو سات سو سال تک عافیت عطا فرماتا ہے۔

کھانے کی برکتیں  
حاصل کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس!

آج کل مسلمانوں کے کھانے کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بہت کم ہی خوش نصیب ایسے ہوں گے جو

سنت کے مطابق کھانا کھاتے اور اس کی برکتیں پاتے ہوں۔ بیان کردہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا، ”تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

لہذا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ کھانے کا ایک ذرہ بھی ضائع نہ ہو، ہڈی وغیرہ کو اس قدر چوس چاٹ لینا چاہئے کہ اس پر بوٹی کا کوئی بچہ اور کسی قسم کے غذائی اثرات

باقی نہ رہیں، ضرورتاً رکابی میں ہڈی کو جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی دانہ وغیرہ اٹکا ہو تو باہر آجائے اور کھایا جاسکے، اگر ہو سکے تو کھانے میں پکے ہوئے گرم مصالحے مثلاً

الاچھی، کالی مرچ، لونگ، دارچینی، وغیرہ بھی کھا لیجئے **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی ہوگا۔ اگر نہ کھا سکیں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ بریانی وغیرہ سے ثابت ہری مرچیں

نکال کر پھینک دینے کے بجائے ممکن ہو تو کھانا شروع کرنے سے پہلے ہی انہیں چُن کر محفوظ کر لیجئے اور آئندہ کسی کھانے میں پیس کر ڈال دیجئے۔ اکثر لوگ مچھلی کی

کھال بھی پھینک دیتے ہیں اس کو بھی کھا لینا چاہئے۔ اگر ضرورت کھانے کے تمام اجزاء پر غور کر لیا جائے اور اس کی ہر بے ضرر چیز کھالی جائے۔ نیز انگلیاں اور برتن اس

قدر چائیں کہ ان میں کھانے کے اجزاء باقی نہ رہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو، اگر دو روزہ صوم کرنا چاہو تو روزہ رکھ کر صوم کرنا۔

## انگلیاں چاٹنے کی ترتیب

حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو انگوٹھا، شہادت والی اور درمیانی انگلی ملا کر

تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں پونچھنے سے پہلے چاٹ لیا سب سے پہلے درمیانی پھر شہادت والی اور پھر انگوٹھا شریف چاٹا۔

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۹ حدیث ۷۹۴)

## انگلیاں تین مرتبہ چاٹنا سنت ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! انگلیاں تین تین بار چاٹنا سنت ہے اگر تین بار کے باوجود انگلیوں پر غذا چسکی ہوئی نظر آئے تو زیادہ بار چاٹ لیجئے یہاں تک کہ غذا کا اثر نظر نہ آئے۔ شمائلِ ترمذی میں ہے، سلطانِ دو جہاں، فہم شاہ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کھانے کے بعد) اپنی انگلیاں تین تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

(شمائلِ ترمذی ص ۶۱ حدیث ۱۳۸)

## برتن چاٹنا سنت ہے

سرورِ مملکتِ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ”جو برکاتی اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ عز و جل اُس کو دنیا و آخرت میں آسودہ (سیر) رکھتا

ہے۔“ (طہرانی کبیر ج ۱۸ ص ۲۶۱ حدیث ۶۵۳)





خود بخور: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے کھانا نہیں کھاتے کہ اس میں کوئی چیز ہو جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے چاہتا ہو۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”کھانے کے برتن کو نہ اٹھایا جائے یہاں تک کہ کھانے والا اس کو چاٹ لے یا کسی اور کو پکچوا

**آخر میں برکت زیادہ ہوتی ہے**

دے کہ، ”کھانے کے آخر میں برکت (زیادہ) ہوتی ہے۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱)

حضرت نبی ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بِإِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، ملکی مدنی سرکار، محبوبِ عُقَّار عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**برتن دعائے مغفرت کرتا ہے**

نے ارشاد فرمایا، ”جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اُس کیلئے استغفار کرے گا۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۱ حدیث ۳۲۷۱) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن کہتا ہے ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جہنم سے آزاد کر جس طرح اس نے مجھے شیطان سے نجات دی۔“ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۲)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں،

سنا ہوا (یعنی آلودہ) برتن بغیر صاف کئے پڑا رہے تو اس سے شیطان چاٹتا ہے۔“

(مراۃ ج ۶ ص ۵۲)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ

**برتن چاٹنے کی حکمتیں**

رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”برتن چاٹنے میں کھانے کا





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محمد پروردگار کی کلمات کہ بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ادب ہے، اس کو بربادی سے بچانا ہے، برتن یوں ہی چھوڑ دینے سے اس پر مٹکیاں بہنہناتی ہیں، برتن میں لگے ہوئے کھانے کے اجزاء **اللہ عزوجل** نالیوں، گندگیوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں، جس سے اس کی ٹھٹ بے ادبی ہوتی ہے۔ اگر ایک وقت میں ہر فرد چند دانے بھی برتن میں چھوڑ کر ضائع کر دے تو روزانہ کئی من کھانا برباد ہوگا۔ غرضیکہ برتن چاٹنے میں کئی حکمتیں ہیں۔“

(مُلخص از میراق ج ۶ ص ۳۸)

## ایمان افزہ و آشارِ آ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”پیالہ چاٹ لینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ پیالہ

بھر کھانا تصدق کر دوں۔“ (یعنی چاٹنے میں چونکہ ایکساری ہے لہذا اس کا ثواب اس صدقہ کے ثواب سے زیادہ ہے) (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۱)

مٹھے مٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا، ”جو رکابی اور اپنی انگلیاں چاٹے اللہ عزوجل

دنیا و آخرت میں اس کا پیٹ بھرے۔“ (یعنی دنیا میں فقر وفاقہ سے بچے، قیامت کی ٹھوک سے محفوظ رہے، دوزخ سے پناہ دیا جائے کہ دوزخ میں کسی کا پیٹ نہ بھرے گا)

(طہرانی کبیر ج ۱۸ ص ۲۶۱ حدیث ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



غزوہ بدر میں حضور ﷺ نے آپ کی خدمت میں پہنچا دیا اور آپ نے فرمایا: ”جو کھانے کا برتن،

**ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب** حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، ”جو کھانے کا برتن،

چائے اور دھو کر اس کا پانی پی لے اُس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۷)

**دھو کر منے کا طریقہ** پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! صرف کھانے کی رکابی ہی کو چائنا کافی نہیں، جب بھی کسی پیالے یا گلاس وغیرہ میں چائے، دودھ، لسی، پھلوں کا رس (JUICE) وغیرہ استعمال فرمائیں ان کو بھی چائے اور دھو کر پی لیجئے۔ اسی طرح سالن یا کسی اور غذا کا اجتماعی کٹورا، کڑاہی یا پتیلا خالی ہو چکا ہے یا اُس میں معمولی سی غذا باقی رہ گئی ہے تو اس کو اور نکالنے کے کچھ کو بھی ممکن ہو تو صاف کر لیجئے غنومادیوں، پتیلوں اور بڑے برتنوں کے اندر کچھ نہ کچھ غذا باقی رہ جاتی ہے جو ضائع کر دی جاتی ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے جتنا ممکن ہو اُس سے غذائی اجزاء نکال لیجئے ایک دانہ بھی ضائع نہ ہونے دیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کو دھو کر پانی جمع کر کے فریج میں رکھ لیا جائے اور پکانے میں استعمال کر لیا جائے، مگر یہ سب توفیق الہی عزوجل سے ہی ممکن ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ برتن یا گلاس وغیرہ کو چائے یا دھونے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ اس سے کھانے کے اجزاء ختم ہو جائیں۔ اگر برتن میں کھانے کے اجزاء لگے







[illegible]

سے کئی امراض کے انیسیداد (ان۔س۔داد) یعنی روک تھام کا باعث بنتے ہیں۔

**گروہ کی پتھری کیسے نکلیں؟** دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہوں میں سفر کی بڑکت سے کئی مسائل حل ہو جاتے ہیں

اور مُتَعَدِّد امراض کا علاج ہو جاتا ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارا 12 دن کا مَدَنی قافلہ بلوچستان سے وہیسی پر کسی اسٹیشن پر اترا،

قافلے والے انفرادی کوشش میں مشغول ہوئے، اس دوران وہاں ایک اسلامی  
 بھائی سے ملاقات ہوئی، وہ مدنی قافلوں کی بدکتیں کوٹنے کا اپنا ذاتی تجربہ بیان  
 کرتے ہوئے فرمانے لگے، میں گر دے کی پٹری کے سبب سخت اذیت میں تھا،

ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا، دس اٹنا ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دلا سہ دیا کہ گھبرائیے نہیں مَدَنی قافلے میں سفر کر لیجئے،

۴۰  
 فرمیں دُعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل آپ کا مسئلہ حل فرما دے گا۔ ان کے  
 مَحَبَّت بھرے انداز نے دل جیت لیا اور میں تین دن کے مَدَنی قافلے کا مسافر

بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تین روز کے اندر اندر میری پتھری نکل گئی۔ میں نے جب ڈاکٹر کو بتایا تو وہ حیران رہ گیا کیوں کہ شاید میری پتھری اس قسم کی تھی کہ بغیر

آپریشن کے اس کاڈاکٹروں کے پاس علاج نہیں تھا۔



غرض حق مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے یہ امر ہے کہ اگر کوئی کھانا کھائے تو اس کا ہاتھ دھو کر رکھے۔

گرچہ بیماریاں نکل کریں پھر یاں پاؤ گئے صحتیں قافلے میں چلو  
گرم میں ناچاقیاں ہوں یا تنگدستیاں پائیں گے بڑکتیں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**گرم کھانا منع ہے** حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
”صحی کریم، رسول عظیم، رؤوف رحیم

علیہ الفضل الملقب بالفلسف نے ارشاد فرمایا، ”گرم (گڑم) کھانا ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ  
گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔“ (مُسْتَدْرَکُ لِلْحَاکِم ج ۴ ص ۱۳۲ حدیث ۷۱۲۵)

**کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے** حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی اکرم، نور مجسم،

سرد و دو عالم، رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھانے کی بھاپ ختم ہونے  
سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔ (معجم الزوائد ج ۵ ص ۱۳ حدیث ۷۸۸۳)

**گرم کھانے کے نقصانات** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا  
چاہئے مگر یہ ضروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کر دیں کہ جم  
کر بد مزہ ہو جائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ

بھاپ اٹھنا بند ہو جائے۔ مظہر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ  
رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”کھانے کا قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہو جانا اور پھونکوں سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر تو دُرُود شریف چڑھاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرکت ہے اور اس طرح کھانے میں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔“  
(میراق ج ۶ ص ۵۲) تیز گرم کھانے یا خوب گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے  
مُتہ اور گلے کے چھالے، معدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ نیز اس پر  
فوراً ٹھنڈا پانی پینا سُوڑھوں اور معدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

**کھانے میں مکھی!** کھانے یا پینے کی کسی چیز میں مکھی گر جائے  
تو اس غذا کو پھینک دینا اِسراف و گناہ ہے مکھی  
کو غوطہ دے کر نکال دیجئے اور وہ غذا بلا تکلف استعمال کیجئے۔ چنانچہ طبیبوں کے  
طیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں،  
”جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیوں کہ اس  
کے ایک بازو میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری، کھانے میں گرتے وقت پہلے  
بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہذا پوری ہی کو غوطہ دے دو۔“

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۵۱۱ حدیث ۳۸۱۴)

**سائنس کا اعتراف!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان! ہمارے میٹھے میٹھے آقا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا تھا اب سائنس بھی اس کو تسلیم کرنے پر مجبور  
ہو گئی ہے۔ چنانچہ سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ مکھی کے ایک پر میں خطرناک







نور مانی مصنف: (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

کی طرح کا ہوتا ہے اور وہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک ہوتا ہے نیز گردن کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو مضبوط ٹکڑے کندھے تک کھچے ہوتے ہیں یہ کافی سخت ہوتے ہیں آسانی سے کھٹے نہیں ان کا اور غلہ و کھانا بھی حرام ہے۔ ذبیحہ کے گوشت کے اندر جو خون رہ گیا وہ اگرچہ پاک ہے مگر اس خون کا کھانا حرام ہے۔ لہذا گوشت کے وہ حصے جن میں ٹھونا خون رہ جاتا ہے ان کو اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ مثلاً مرغی کے پکے ہوئے گوشت میں سے گردن، پر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے کالی ڈوریاں نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔ مرغی کی گردن کے ٹکڑے اور حرام مغز بھی نہ کھائیں۔

**سائل کا کشف شدہ بھائی مل گیا**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی تربیت کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر فرماتے رہئے، علمِ دین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ عزوجل دنیا کے مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ سبز پور (ہری پور، سرحد، پاکستان) میں سنتوں بھرے سفر پر تھا، اس میں ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی جان رُوزگار کے سلسلے میں بیرون ملک گئے ہوئے تھے، آج 12 برس ہو گئے ان کا



ہر جانِ مسکینہ و مسکینہ میں اس نے کچھ پروردگار کا نور و پاک چمکاس کے دو سال کے کائنات میں لے۔

کوئی اتنا پتا نہیں۔ ان کے تین بچوں اور اُن بچوں کی والدہ کے اخراجات ہمارے ذمے ہیں اور تنگدستی کا عالم ہے، میں عاجِ حقانِ رسول کے ساتھ سفر میں دعاء کی نیت سے مدنی قافلہ کا مسافر بنا ہوں۔ **مدنی قافلے** کے اختتام کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ایک **مدنی مشورہ** میں وہ اسلامی بھائی شریک ہوئے اُن کے جذبات قابلِ دید تھے، رورو کر فرما رہے تھے، **الحمد لله عز وجل مدنی قافلہ میں سفر کی برکت سے کرم ہو گیا، 12 سال سے مفقودِ اکبر (کم شدہ) بھائی جان کا فون آگیا اور انہوں نے ہمیں ایک لاکھ 25 ہزار روپے بھی روانہ کئے ہیں۔**

جو کہ مفقود ہو وہ بھی موجود ہو ان شاء اللہ، چلیں قافلے میں چلو

دور ہوں سارے غم ہوگا رست کا کرم غم کے مارے سُیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**دُعَاء قبول ہوئے**  
**میں بھی حکمتیں**  
الحمد لله عز وجل اس طرح کے کئی واقعات ہیں جن میں قافلوں میں سفر کر کے دعاء کرنے والوں کی مُرادیں پوری ہوئی ہیں، بہت سے ایسے بھی ملیں

جس کی مُرادیں پوری نہیں ہوئیں۔ اگر کبھی آپ کی دعاء کی قبولیت کے آثار نظر نہ بھی آئیں تب بھی اللہ عز وجل کی رضا پر راضی رہئے۔ کہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جو کچھ مانگ رہے ہیں اُس کے نہ ملنے ہی میں ہمارے لئے بہتری ہوتی ہے جیسا کہ









عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْبَرَ رَأْسَهُ فِي مَائِدَةٍ فَهُوَ كَمَنْ أَدْبَرَ رَأْسَهُ فِي مَائِدَةِ النَّارِ.

کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ اس طرح بازو و ضائع ہوتا ہے کسی اور تنگ سے خلال کر لیا جائے، خلال کی اہمیت سے احادیثِ کریمہ مالا مال ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اُسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نکل جائے۔ جس نے ایسا کیا لہجھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔“ (ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۴۶ حدیث ۳۵)

حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدِ دو عالم، نبیِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس

**کرنا کا تبین اور خلال کرنے والے**

تشریف لائے اور فرمایا، ”خلال کرنے والے کتنے عمدہ ہیں۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کس چیز سے خلال کرنے والے؟“ فرمایا، ”دُھو میں خلال کرنے والے اور کھانے کے بعد خلال کرنے والے۔ دُھو کا خلال کٹی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور انگلیوں کے درمیان (خلال کرنا) ہے جبکہ کھانے کا خلال کھانے کے بعد ہے اور کھانا کھاتین (یعنی اعمال کھنے والے دونوں بزرگ فرشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرر ہیں اُسے اس حال میں نماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی





نور خان مصنف: (ملفوظات علیہ السلام) میں ہے کہ اس کو اگر حال اس سے کچھ دور ہو جائے تو اس کو کھانا کھانے کا حکم ہے۔

## پان کھانے والے متوجہ ہوں!

میرے آقا علیہ حضرت امام

اہلسنت، ولی نعمت، عظیم

البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت،

حامی سنت، حاجیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر

و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام

احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے

عادی خصوصاً جبکہ دانتوں میں فہا (گیپ) ہو تجربہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے

باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے اطراف

و اکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھس

جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ ٹکلیاں بھی اُن کے تصفیہ نام (یعنی مکمل صفائی)

کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خلال انہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سو اٹکیوں کے کہ پانی

منافذ (یعنی سوراخوں) میں داخل ہوتا اور جُنبش دینے (یعنی ہلانے) سے جے

ہوئے باریک ذروں کو جُتھ ریت جُتھو اٹھو اکر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تحدید (حد

بندی) نہیں ہو سکتی اور یہ کامل تصفیہ (یعنی مکمل صفائی) بھی بہت مؤثر (یعنی اس کی

تحت تاکید) ہے متعدد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے

فرشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے



غور و جان و حوصلہ کے ساتھ (مسلحہ قتال کے لیے) کسی کے ساتھ ہر ایک پارہ ٹروم پاک چڑھاؤ۔ قتال کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ۔

کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

خُصْرُ اکرم، نُورِ مُجَنَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم سَلٰی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک  
کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قرائت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ  
اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں  
داخل ہو جاتی ہے۔ (کسرُ الخصال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طبِ ترانی نے کبیر میں  
حضرت سیدنا ابوالباب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں  
پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس  
کے دانتوں میں کھانے کے تریزے پھنسے ہوں۔ (مُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ۴ ص ۱۷۷۔ فتاویٰ  
رضویہ ج اول ص ۶۲۱ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن سرکٹر الاولیاء لاہور۔)

**دانتوں میں کنزوری** حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”جو کھانا (بوٹی کے ریٹے وغیرہ) داڑھوں میں رہ

جاتا ہے وہ داڑھوں کو کنزور کر دیتا ہے۔“ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۷۹۵۲)

**خلال کیسا ہو؟** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا یا کوئی غذا کھائیں خلال کی عادت بنانی چاہئے۔ بہتر یہ



شرعی مسائل (محلّہ شریعت) میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے جوابات بھی دیے گئے ہیں۔

ہے کہ خلالِ نیم کی لکڑی کا ہو کہ اس کی تلخی سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور یہ مسوڑھوں کیلئے مفید ہوتی ہے۔ بازاری **TOOTH PICKS** عموماً موٹی اور کمزور ہوتی ہیں۔ ناریل کی تیلیوں کی غیر مُستَعْمَل جھاڑو کی ایک تیلی یا کھجور کی چٹائی کی ایک پٹی سے بلیڈ کے ذریعے کئی مضبوط خلال تیار ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات منہ کے کونے کے دانتوں میں خلا ہوتا ہے اور اُس میں بوٹی وغیرہ کاریشہ پھنس جاتا ہے جو کہ تنگے وغیرہ سے نہیں نکل پاتا۔ اس طرح کے ریشے نکالنے کیلئے میڈیکل اسٹور پر مخصوص طرح کے دھاگے (flossers) ملتے ہیں نیز آپریشن کے آلات کی دکان پر دانتوں کی اسکیل کی ٹریڈنی ((curved sickle scaler)) بھی ملتی ہے مگر ان چیزوں کے استعمال کا طریقہ سیکھنا بہت ضروری ہے ورنہ مسوڑھے زخمی ہو سکتے ہیں۔

**خلال کی سات نیات** حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان

ہے، ”مسلمان کی قیمت اسکے عمل سے بہتر ہے“ (طبرانی معجم کبیر ج 6 ص ۱۸۵ حدیث

۵۹۴۲) خلال شروع کرنے سے قبل بلکہ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہی یہ نیاتیں کر

کے ثواب کا خزانہ حاصل کر لیجئے۔ ﴿۱﴾ کھانے کے بعد خلال کی سنت ادا کروں

کا ﴿۲﴾ خلال شروع کرنے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھوں گا ﴿۳﴾ مسواک کرنے

کے لئے مدد حاصل کروں گا (کیوں کہ دانتوں کے خلا میں اگلے ہوئے غذائی اجزاء جب





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: «مَنْ طَعَلَ طَعَامَ النَّاسِ لَمْ يَكُنْ بِمَنْ مَنَعَهُ مِنْ جَنَّةٍ كَارِئَةً بَعُولًا»۔

سڑتے ہیں تو مسوڑھے کمزور اور بیمار پڑ جاتے اور ان سے خون بہنے لگتا ہے لہذا مسواک کرنا دشوار ہو جاتا ہے ﴿۴﴾ وضو میں کامل طور پر کھلیاں کرنے پر مدد حاصل کروں گا

اندرونِ منہ ہر ہر پُزے پر اور دانتوں کی درمیانی خلاؤں میں پانی بہ جائے اس طرح تین بار کھلیاں کرنا وضو میں سنتِ مؤکدہ ہے اور مذکورہ طریقے پر غسل میں ایک بار کھلی کرنا فرض اور تین بار سنت ہے ﴿۵﴾ دانتوں کو امراض سے بچانے کی کوشش کر کے عبادت پر

قوت حاصل کروں گا (کیوں کہ خلال کرنے کی وجہ سے غذا کے اجزاء نکل جائیں گے اور یوں مسوڑھوں کی بیماریوں سے تحفظ حاصل ہوگا اور انھیں صحت سے عبادت پر قوت حاصل ہوتی

ہے) ﴿۶﴾ منہ کو بدبو سے بچا کر مسجد کے اندر داخلہ بحال رکھنے پر مدد حاصل کروں

گا (ظاہر ہے کھانے کے اجزاء دانتوں میں اٹکے رہیں گے تو سڑ کر بدبو کا باعث ہوں گے اور جب منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے) ﴿۷﴾ فرشتوں کو ایذا دینے سے بچوں

گا (منہ میں غذائی ریشہ ہوتے ہوئے نماز میں قرآنِ پاک پڑھنے سے فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے)

**ہکلی کا طریقہ** وضو میں اس طرح کھلی کرنی ضروری ہے کہ منہ کے ہر گل پُزے اور دانتوں کی تمام کھڑکیوں وغیرہ

میں پانی پہنچ جائے۔ وضو میں تین مرتبہ اس طرح کھلیاں کرنا سنتِ مؤکدہ (م۔ ع۔

س۔ کذا) ہے اور غسل میں ایک بار فرض اور تین بار سنت۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغره

بھی کیجئے۔ گوشت کے ریشے وغیرہ نکالنے ضروری ہیں۔ ہاں اگر کوئی ریشہ یا چھالیہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے جو یا ایک بار روزہ پاک چھ ماہ تک رکھ لیا وہ اس شخص کا حق ہے۔

وغیرہ کا ذرہ نکل ہی نہیں رہا تو اب اتنی بھی سختی نہ فرمائیں کہ مسوڑھے زخمی ہو جائیں کہ جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

## خلال کی طبی حکمتیں

آج سے ۱۴۰۰ سال سے بھی زائد عرصہ پہلے

ہی کئی امراض سے تحفظ کیلئے خلال کی اہمیت (اہم۔ ہی۔ نت) سمجھا دی۔ اب صدیوں بعد سائنس دانوں کی سمجھ میں بھی آ گیا۔ پختانچہ خلال کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے اطباء کہتے ہیں، ”کھانے کے بعد غذائی اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں، اگر ان کو خلال کے ذریعے نکالا نہ جائے تو یہ سڑتے ہیں جس سے ایک خاص قسم کا پلاسما (PLASMA) بن کر مسوڑھوں کو خوردم کرتا (یعنی نجاتا) اور اس کے بعد دانتوں اور مسوڑھوں کے تعلق کو ختم کر دیتا ہے، نیچے دانت آہستہ آہستہ گر جاتے ہیں، خلال نہ کرنے سے دانتوں میں پائیریا (PHYORRHEA) کی بیماری بھی ہوتی ہے۔ جس میں مسوڑھوں میں پیپ ہو جاتی ہے جو کھانے کے ساتھ پیٹ میں جاتی اور پھر مہلک (مذہ۔ لک) امراض جنم لیتے ہیں۔

## دانتوں کا کینسر

چائے پان کے عادی غذا کی کمی کے ساتھ ساتھ چائے اور پان میں بھی کمی کا ذہن بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غذا میں





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کبھی کسی کو بھوک مٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی

کمی کرنے جائیں اور نفسِ مکار آپ کو بھوک مٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسا دے۔ چائے گردوں کیلئے مُضر (یعنی نقصان دہ) ہے۔ پان، گڑکا، مین پوڑی اور خوشبودار سونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکال دینے میں ہی عافیت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان کو مُسوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رہتا ہے۔ زیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہو جاتا ہے، اگر مُسوڑھوں میں خون یا پیپ ہو گیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ چونکہ ایک عرصہ تک پیپ نکلتا رہتا ہے مگر درد بالکل نہیں ہوتا لہذا ان کو شاید معلوم بھی اُس وقت ہو گا جب خدا نخواستہ کسی خطرناک بیماری نے جڑ پکڑ لی ہوگی!

پاکستان میں غالباً کتھے کی پیداوار نہیں ہوتی، لہذا دولت کے خریص افراد جنھیں کسی کی دنیا اور اپنی آخرت کے برباد ہونے کی کوئی فکر نہیں ہوتی وہ مٹی میں چمڑا رنگنے کا رنگ ملا کر اُسی مٹی کو کتھا کہہ کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے پاکستانی پان خور گندی مٹی کھا کر طرح طرح کے امراض کا شکار اور سخت بیمار ہو کر تباہی کے غار میں جا پڑتے ہیں۔ جان بوجھ کر کتھا ہرگز استعمال نہ فرمائیں۔ نعلی کتھے کے تاجر اور نعلی کتھے والا پان بیچنے والے اس فعل سے سچی توبہ





فرمانِ مصطفیٰ: «مَنْ جَلَسَ إِلَى طَعَامٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ بِرُذُولٍ حَتَّى يَكُونُ تَحْتَهُ كَبْكَبَانِ»۔

کریں نیز جان بوجھ کر مٹی کھانے والے بھی باز آئیں۔ مٹی کے بارے میں شرعی مسئلہ (مس۔ ۶۔ لہ) یہ ہے، ”معمولی مقدار میں مٹی کھانے میں خرچ نہیں مگر حدِ ضرر تک یعنی نقصان دہ مقدار میں کھانا حرام ہے۔“

(ردالمحتار ج ۱ ص ۳۶۴ بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۳)

**دانتوں میں خون**  
آنکے کے اسباب  
بعض لوگوں کو مسواک کرنے سے خون آتا ہے بلکہ ایسوں کا خون کھانے کے ساتھ پیٹ میں بھی جاتا ہوگا۔ اس کا ایک سبب پیٹ کی خرابی بھی ہوتا ہے۔

ایسے مریض کو قبض وغیرہ کا علاج کرنا ضروری ہے۔ وزنی اور بادی غذاؤں سے پرہیز کرے اور کھانا بھوک سے کم کھائے، بے وقت کوئی چیز نہ کھائے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ دانتوں کی صفائی میں لاپرواہی کی وجہ سے غذائی اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان جمع ہو کر پوٹھنے کی طرح سخت ہو کر جم جاتے ہیں، ڈاکٹری زبان میں اس کو ٹاٹر TATAR بولتے ہیں اس لئے دانتوں کے ڈاکٹر سے رجوع کیجئے اگر نیک طبیعت ڈاکٹر ہوگا اور کوئی مانع نہ ہو تو ایک ہی وقت میں تمام دانتوں کی صفائی (SCALING) کر دے گا۔ ورنہ چند بار دھکے کھلا کر تھوڑا تھوڑا کام کر کے زیادہ پیسے نکلوائے گا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد





میر جان مصطفیٰ ﷺ نے اس حدیث میں اس بات پر تاکید فرمائی ہے کہ مسواک کا استعمال ہر روز کرنا ضروری ہے۔

**دانتوں کا بہترین علاج مسواک**  
صحیح طریقے پر مسواک کی جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی دانتوں کی بیماری نہ ہوگی۔ آپ کے دل میں ہو سکتا ہے یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں

سے مسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں۔ میرے بھولے بھالے اسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا ہی قصور ہے، میں سب مدینہ عفی عنہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدمی ہی ایسا ہو جو صحیح اصولوں کے مطابق مسواک استعمال کرتا ہو! ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر دُضو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ ”رسم مسواک“ ادا کرتے ہیں!

**”مسواک کرنا سنت ہے“ کے ۱۴ حروف**  
**کی نسبت سے مسواک کے ۱۴ مدنی پھول**

- ﴿۱﴾ مسواک کی موناائی چھن گلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو ﴿۲﴾ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿۳﴾ اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور منوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) کا باعث بنتے ہیں ﴿۴﴾ مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ﴿۵﴾ اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کارآمد





ضرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پر زور پاک کی کثرت کرنا ہے ایک یہ تھا کہ اس لئے طہارت ہے۔

رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ﴿۶﴾ دانتوں کی پھوڑائی میں مسواک کیجئے ﴿۷﴾ جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴿۸﴾ ہر بار دھو لیجئے ﴿۹﴾ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ ٹھنکایا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ﴿۱۰﴾ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ﴿۱۱﴾ چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور ﴿۱۲﴾ مٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ﴿۱۳﴾ مسواک وضو کی سنتِ قبلہ ہے البتہ سنتِ مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳) ﴿۱۴﴾ مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شدہ) مسواک کے ریشے نیز جب یہ ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اداۓ سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا سمندر میں ڈال دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۷-۱۸ کا مطالعہ فرمائیے)

**دانتوں کی حفاظت کے لئے چار مدنی پھول**  
﴿۱﴾ کوئی بھی چیز کھانے یا چائے وغیرہ پینے کے بعد تین بار اس طرح گھٹی کریں کہ ہر بار پانی کو منہ میں ایک آدھ منٹ تک اٹھی طرح جھپٹیں دینے

یعنی ہلانے کے بعد اٹکیں ﴿۲﴾ جب بھی موقع ملے منہ میں گھٹی بھر لیں اور چند





منٹ تک ہلاتے رہیں پھر اُگل دیں۔ یہ عمل روزانہ مختلف اوقات میں چند بار کیجئے ﴿۳﴾ اگر مذکورہ انداز پر کھلیوں کیلئے سادہ پانی کے بجائے نمک والا نیم گرم پانی استعمال کیا جائے تو مزید مفید ہے۔ اگر پابندی سے کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے غذاء کے اجزاء دھل دھل کر نکلتے رہیں گے، نہ وہ مسوڑھوں میں ٹھہریں گے کہ سڑیں ان شاء اللہ عزوجل اس طرح کرنے سے مسوڑھوں میں خون کی شکایت بھی نہ ہوگی۔ ﴿۴﴾ زیتون شریف کا تیل دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور ہلٹے ہوئے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

اگر منہ میں بدبو آتی ہو تو ہر ادھنیہ چبا کر کھائیے نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے

**منہ کی بدبو کا علاج**

دانت مانجنے سے بھی ان شاء اللہ عزوجل دور ہو جائے گی۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بدبو آتی ہو تو ”کم خوری“ کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی برکتیں لوٹنے سے ان شاء اللہ عزوجل ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصوں کے درد، قبض، سینے کی جلن ”منہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے درد مسوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہت سارے امراض کے ساتھ ساتھ منہ کی بدبو سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک سے کم کھانے میں 80 فیصد امراض سے بچت ہو سکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ کا مطالعہ





خبر صحیحہ: (۱) علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کچھ کھائے اور پینے کے بعد اس کی رائی کھائے۔

فرمائیے) اگر نفس کی حرص کا علاج ہو جائے تو کئی امراض خود ہی ختم ہو جائیں۔

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چند رانے والے (حدیث کا سن کر شریف)

یہ دُرود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس **مُنہ کی بو کا دینی علاج** میں گیارہ مرتبہ پڑھ لیجئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ**

مُنہ کی بد بو زائل ہو جائیگی:-

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الطَّاهِرِ.

ایک سانس میں **ایک سانس میں** ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ

مُنہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شروع کیجئے اور جتنا ممکن ہو اتنی ہوا پیپھڑوں **پڑھنے کا طریقہ**

میں بھر لیجئے۔ اب دُرود شریف پڑھنا شروع کیجئے۔ چند بار اس طرح مِشَقُّ کریں

گے تو سانس ٹوٹنے سے قبل **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** مکمل گیارہ بار دُرود شریف

پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد

تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارج کرنا صحت کیلئے انتہائی مفید ہے۔ دن بھر

میں جب موقع ملے یا بالخصوص گھلی فضاء میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔

مجھے (سب مدینہ غیبی عنہو) ایک سن رسیدہ حکیم صاحب نے بتایا تھا کہ میں سانس





پانچ خوشبودار مینے  
سرکارِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ایک عظیم معجزہ

(والخصائص الكبرى من اخصائصه)

**حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ**

وَاذْعَا اللّٰهُ فَرْطَاوُ نَكْرِبَا مِثْلَ اِيْكَ بِيْ شَرْمٍ اَوْ رِبْذِ زَبَانِ عَوْرَتِ تَحْمِيْ - اِيْكَ وَثَقْعَهُ وَهُ هُخُوْر





ترجمانِ مصطفیٰ ﷺ: احادیث میں اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کھانا کھائے اور پانی پئے، تو اس سے اس کی بیماری دور ہوگی۔

سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غنیِ رسولی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس سے گزری، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس وقت کھد پید یعنی خشک گوشت کے ٹکڑے تناول فرما رہے تھے، اُس نے بھی اس میں سے مانگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُس کو اپنے آگے کے حصے سے کچھ دے دیا، وہ بولی، نہیں، اپنے منہ شریف میں جو ہے وہ عطا فرمایے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ من مبارک سے نکال کر عنایت فرمایا، تو اُس نے اپنے منہ سے لا اور کھالیا اس واقعہ کے بعد اُس عورت سے کبھی بدزبانی یا فحش کلامی نہیں سنی گئی۔

(الحضائضُ الکُبریٰ ج ۱ ص ۱۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے

**مَوْسِلًا دَهَارًا بَارِئًا**

مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں

بھرے اجتماع میں شرکت فرمایا کیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی بلکہ دُنوی پریشانیاں بھی دُور ہوں گی، عاشقانِ رسول کے قُرَب میں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا شَرِّمُ اللَّهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے کہ مکی مَدَنی سرکار، دُورِ عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، **الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَنُورُ**





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نازل شدہ شریف پر صوالہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (مسند ابنِ عثیم ج ۱ ص ۲۱۵ ح ۲۳۵) یعنی ”دُعاءِ مومنین کا ہتھیار ہے اور دینِ کاستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے۔“ بالخصوص سفر میں دعاءِ رَدّ نہیں کی جاتی اور اگر عاشقانِ رسول کا مَدَنی قافلہ ہو پھر تو کیا ہی بات ہے! پُنانچہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کاستوں کی تربیت کا ایک مَدَنی قافلہ بکمال ( کشمیر، پاکستان ) میں سفر پر تھا۔ مقامی لوگوں نے دُعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ بکمال کے مسلمان عرصہ دراز سے برسات کی نعمت سے محروم ہیں۔ پُنانچہ مَدَنی قافلے والوں نے اجماعی دُعا کی ترکیب کی۔ بکمال کے کافی مسلمان شریک ہوئے، دن کا وقت تھا، دھوپ نکلی ہوئی تھی، عاشقانِ رسول نے گڑگڑا کر برکت انگیز دعاء شروع کر دی، الْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَوَجَلَّ دیکھتے ہی دیکھتے ابرِ رحمت چھا گیا، گھنگھور گھٹائیں اُمنڈ آئیں اور موسلا دھار بارش برسنے لگی اخوشی کے نعرے بلند ہونے لگے، لوگ بارش میں شرابور ہو گئے، دعوتِ اسلامی کی سَخْبَت اور مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول کی عقیدت سے حاضرین کے قلوب الا مال ہو گئے، دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ غَزَوَجَلَّ کے اس عظیم کرم کا گھسی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے سبب کافی اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور بکمال میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی دھوم دھام ہو گئی۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر چیز میں (میں) کچھ کھانا ہے اور کچھ کھانا نہیں ہے۔ (مسند احمد)

قافلہ میں ذرا مانگو آکر دعاء ہوں گی خوب بارشیں قافلے میں چلو  
عاشقانِ رسول لے لو جو کچھ بھی پھول تم کو سست کے دیں قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**ہاتھوں کی چکنائی**  
حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ خلق کے زہر، شلیف، کھنجر،

محبوبِ داور غزو و جُل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو اس حال  
میں رات گزارے کہ اسکے ہاتھ پر (کھانے کی) چکنائی کا اثر ہو اور اسے کوئی مصیبت  
پہنچ جائے تو سوائے اپنی جان کے کسی اور کو ملامت نہ کرے۔“

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۳ حدیث ۷۹۵۱)

**سانپ کا خطرہ**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کے بعد  
ہاتھوں کو صابون وغیرہ سے اتھنی طرح دھو کر تویہ

سے پونچھ لینا چاہئے تاکہ کھانے کی بو اور چکنائی جاتی رہے، ورنہ آپ کسی سے  
مصافحہ کریں گے تو وہ کی وجہ سے اس کو گھمن آ سکتی ہے۔ مظہر شہید حکیم الامت  
حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”اس حدیثِ پاک میں مصیبت  
سے مراد سانپ یا چوہے کا کاٹ جانا ہے۔ یہ دونوں جانور کھانے کی خوشبو پر  
دوڑتے ہیں یا اس سے مراد برص کی بیماری ہے کہ کھانے سے سنے ہوئے ہاتھ جسم





خود جان چھوڑے: (علیہ السلام) یہاں تک کہ وہ روزِ عشاء اور صبح کے ۴۰ برس تک کھانے کی عادت نہ کرے۔

کے پسینے سے لگ کر جہاں چھو جائیں وہاں کوڑھ کے سفید داغ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔“  
(بہارِ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۸)

خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”کھانے سے فارغ ہو کر بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے تو شیطان ہاتھ چاٹتا ہے اور معاذ اللہ عز و جل برص کا باعث ہوتا ہے۔“  
(سنی بھٹی زیور ص ۶۰۷)

**دوسروں کے برتن استعمال کرنا کیسا؟**  
کسی کے گھر سے حدیث کھانا آئے تو برتن فوراً خالی کر کے فوراً لوٹا دیجئے۔ اگر اس وقت نہ دے سکے تو آٹھ رکھ لیجئے اور بعد میں واپس کر دیجئے مگر یاد رہے دوسروں کے وہ برتن اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۵۶۹) اگر زندگی میں کبھی یہ گناہ سرزد ہوا ہے تو برتن کے مالک سے معافی مانگ لیجئے اور بارگاہِ خدواندی عز و جل میں بھی توبہ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

**سرکار کی سنت میں عظمت ہی عظمت ہے کہ پچیس حروف کی نسبت سے کھانے کی ۲۵ سنتیں**

﴿۱﴾ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تکبیر (یعنی فیک) لگا کر نہیں کھاتے

تھے (ملخصاً سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۱۸۸ حدیث ۳۷۶۹) ﴿۲﴾ میز پر رکھ کر کھانا تناول









قرآن مجید: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ہر ایک حرکت و عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت ہے۔

حدیث (۱۵۸۹۳) ﴿۱۲﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا

(مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۵ ص ۵۳۳ حدیث ۱۷۸) ﴿۱۳﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ارشاد فرماتے، گوشت کانوں کی سماعت بڑھاتا ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا

سردار ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو

عنایت فرماتا (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۲۳۸) ﴿۱۴﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم گوشت اور کدو سے شید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور کدو شریف کے سالن

میں روٹی کے ٹکڑے انجھی طرح چھلک کر تناول فرماتے) (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص

۲۳۹) ﴿۱۵﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب گوشت تناول فرماتے تو اُس کی

طرف سِرِّ اقدس کو نہ جھکاتے (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۲۳۹) بلکہ اُس کو

اپنے دِہْن (منہ) مبارک کی طرف اٹھاتے اور پھر دندانِ مبارک سے کاٹتے

(مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۲۹ حدیث ۱۸۱۲) ﴿۱۶﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کو بکری (اور بکرے) کے گوشت میں دُشت (یعنی بازو) اور شانہ (یعنی کندھا) پسند تھا

(مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۳۰ حدیث ۱۸۴۴، ۱۸۴۵) ﴿۱۷﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے تھے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے

ہیں (مُلَخَّصاً کما للعمال ج ۷ ص ۴۱ حدیث ۱۸۲۱۲) ﴿۱۸﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

گوشتی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اس کو حرام قرار نہیں دیا (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين





قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے کچھ پر ایک بار ذکر کیا کہ یا اللہ تعالیٰ اس پر اس کو بخش دیتا ہے۔

ج ۸ ص ۲۴۳ ﴿۱۹﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی مبارک انگلیوں سے رکابی

چاٹے اور فرماتے، کھانے کے آخر میں بَرَکت زیادہ ہوتی ہے (شعب الایمان ج ۵

ص ۸۱ حدیث ۵۸۵۱) ﴿۲۰﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تازہ پھلوں میں خربوزہ اور

انگور زیادہ پسند تھے (مُلَخَّصاً کتبخانۃ العمال ج ۲ ص ۱۱ حدیث ۱۸۲۰۰) ﴿۲۱﴾ خربوزہ

روٹی اور شکر کے ساتھ تناول فرماتے تھے (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۲۳۶)

﴿۲۲﴾ بعض اوقات تر کھجور کے ساتھ (خربوزہ) کھاتے (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳

ص ۳۳۲ حدیث ۱۸۵۰) ﴿۲۳﴾ دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے ایک بار تر کھجوریں

دائیں ہاتھ سے تناول فرما رہے تھے اور گٹھلیاں بائیں ہاتھ میں رکھ رہے تھے ایک

بکری گزری آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو گٹھلی کے ساتھ اشارہ فرمایا وہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں ہاتھ سے (گٹھلیاں) کھانے لگی اور آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھا رہے تھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فارغ

ہوئے تو وہ بھی چلی گئی (مُلَخَّصاً اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۲۳۷) ﴿۲۴﴾ سرکار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کچا لہسن، کچی پیاز و کندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے

(مُلَخَّصاً تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۶۲) ﴿۲۵﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی

کھانے کو بُرا نہیں کہا اگر لہجہ کا تو تناول فرمایا اور ناپسند ہوا تو ہاتھ مبارک روک لیا۔

(مُلَخَّصاً صحیح مسلم ص ۱۱۴۱ حدیث ۲۰۶۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



## کھانے کے 92 مَدَنی پھول

### کھانے کی نیت کر لیجئے

کھانے سے مقصود مَحْوِل لَذَّت اور خواہش کی تکمیل نہ ہو بلکہ کھاتے وقت یہ نیت کر لیجئے، ”میں اللہ عز و جل کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں“ یاد رہے! کھانے میں عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت اُسی صورت میں سچی ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھانے کا بھی ارادہ ہو ورنہ سرے سے نیت ہی جھوٹی ہو جائے گی کیوں کہ خوب ڈٹ کر کھانے سے عبادت کیلئے قوت حاصل ہونے کے بجائے مزید سُستی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ بھوک لگی ہوئی ہو کہ بغیر بھوک کے کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی اَلْنا صَحّت خراب اور دل بھی سخت ہو جاتا ہے۔ حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے، ”سیر ہونے کی حالت میں کھانا برص پیدا کرتا ہے۔“

(قوت القلوب ج ۲ ص ۳۲۶ مرکزِ اہلسنت برکاتِ رضا ہند)

ایسا دسترخوان بچھائیے جس پر کوئی حَرْف، لفظ، عبارت، شعر یا کہنی

وغیرہ کا نام اُردو، انگریزی کسی بھی زبان میں نہ لکھا ہوا ہو۔







ہر زمان فیضانِ حلال و حرام، ہر لمحہ پھلِ حلال و حرام، ہر دم پاک و عافیت قیامت کے بنی مری قیامت کے۔

چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا سنت نہیں، اس سے پیٹ باہر نکلتا ہے۔

پہلے لقمہ پر بِسْمِ اللہ دوسرے سے قبل بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ اور تیسرے سے پہلے بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھئے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۶)

بِسْمِ اللہ زور سے پڑھئے تاکہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔

شروع کرنے سے قبل یہ دعاء پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں ڈر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ غزوہ جُلّ اُخْر نہیں کرے گا۔ دعایہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ  
اَسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی  
السَّمَاءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم۔  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا  
ہوں جسکے نام کی بڑکت سے زمین  
و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی،

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۹ حدیث ۱۰۷۹۲) اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔

اگر شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول گئے تو ذرا ان طعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ترجمہ: اللہ غزوہ جُلّ اُخْر کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہاء۔  
کھاتے ہوئے بھی ذکر اللہ جاری رکھئے

یا واجد جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کر یگان شاء اللہ





فروان رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ذرہ بھر شریفہ پر معاف کرنے کا کیا۔

غزوہ جمل وہ کھانا اُس کے پیٹ میں ٹور ہو گا اور بیماری دور ہوگی۔ یا

ہر لقمہ سے قبل ”اللہ“ یا ”بِسْمِ اللہ“ کہتے جائے تاکہ کھانے کی

حُرْمَتِ ذِکْرِ اللہ غزوہ جمل سے غافل نہ کر دے۔ ہر دو لقمہ کے درمیان

الْحَمْدُ لِلّٰہ یا واجِدا اور بِسْمِ اللہ کہتے جائے، اس طرح ہر لقمہ کا آغاز

بِسْمِ اللہ سے، بیچ میں یا واجِدا اور ختم لقمہ چھد کی ترکیب ہو جائے گی۔

مٹی کے برتن میں کھانا افضل ہے کہ ”جو اپنے گھر میں مٹی کے برتن

بنواتا ہے فرشتے اُس گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں۔“

(رد المحتار ج ۹ ص ۴۹۵)

سالن یا پٹنی کی پیالی ردنی پر مت رکھے۔ (ایضاً ص ۴۹۰)

ہاتھ یا تھری کو روٹی سے نہ نہچھے۔ (ایضاً)

زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنت ہے۔ ٹیک لگا کر، ننگے سر یا ایک

ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھ کر، لیٹے لیٹے یا چار زانو (یعنی چوڑی مار کر)

مت کھائے۔

روٹی اگر دسترخوان پر آگئی تو سالن کا اٹیکار کئے بغیر کھانا شروع فرما

(رد المحتار ج ۹ ص ۴۹۰)

دیتے۔


اول آخر نمک یا نمکین کھائے کہ اس سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

(ایضاً ص ۴۹۱)






فیضانِ نبوی ﷺ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم جو کچھ پروردگارِ مہربان و مہربان پر ہے کامیں قیامت کے دن اُس کی خلافت کروں گا۔

 روٹی ایک ہاتھ سے نہ توڑیے کہ مغروروں کا طریقہ ہے۔


 روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیے کہ یہ سنت ہے۔

ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنائیے۔ اس طرح اجزاء کھانے ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر ضائع ہو سکتے ہیں۔

 سیدھے ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا،

شیطان کا طریقہ ہے۔

## تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالنے

 تین انگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ

سنتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ عادت بنانے کیلئے اگر چاہیں تو

ابتداءً سیدھے ہاتھ کی بِصَر (چھوٹی انگلی کے برابر والی کو قصّر کہتے ہیں) کو خم

کر کے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ٹکڑا ان دونوں انگلیوں سے

بھیلی کی طرف دبائے رکھئے یا دونوں عمل ایک ساتھ کر لیجئے، جب عادت

ہو جائے گی تو **إِنْ شَاءَ اللہ** غزوہ خلد ربڑ وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ حضرت

سیدنا ملا علی قاری علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں: ”پانچ انگلیوں سے کھانا

حریموں کی نشانی ہے۔“ (امرقاۃ ج ۸ ص ۹) اگر چادل کے دانے جدا



حضرت انیسویں علیہ السلام: مجھ پر نوز و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جدا ہوں اور تین اگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اگلیوں سے کھا سکتے ہیں۔

## روٹی کا گناہ رات توڑنا

روٹی کا کنارہ توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا حصہ کھا لینا اسراف ہے۔ ہاں اگر کنارے کچے رہ گئے ہیں، اس کے کھانے سے نقصان ہوگا تو توڑ سکتا ہے، اسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کنارے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں، یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصہ پھولا ہوا ہے اُسے کھا لیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔

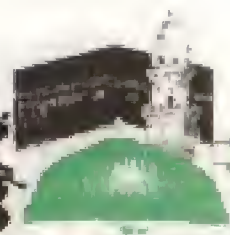
(مخلص از بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸، ۱۹)

دانت کا کام آنت سے مت لیجئے

لقمہ چھوٹا لیجئے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اور  
اچھی طرح چبا کر کھائیے۔ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو  
ہضم کرنے کیلئے معدہ کو سخت زحمت کرنی پڑے گی لہذا دانتوں کا کام آنتوں  
سے مت لیجئے۔

جب تک خلق سے نیچے نہ اتر جائے دوسرے لقمے کی طرف ہاتھ بڑھانا بالقدم اٹھالینا کھانے کی حرص کی علامت ہے۔





فرمانِ حضرت علیؓ: تم جہاں بھی ہو کھو پو اور دھو کر تیار اور دھو کر کھاؤ۔

روٹی کو دانت سے کاٹ کر کھانا حد درجہ معیوب اور بے برکتی کا باعث

ہے، یوں ہی کھڑے کھڑے کھانا سنتِ نصاریٰ ہے۔ (سنی ہشتی زیور ص ۵۶۵)

## کھانا کھانے میں پھل پہلے کھانے چاہئیں

ہمارے یہاں پھل آخر میں کھانے کا رواج ہے جبکہ حُجَّةُ الْإِسْلَام

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”اگر پھل ہوں تو

پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ ملتی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مؤلفق ہے، یہ

جلد ہضم ہوتے ہیں لہذا ان کو معدے کے نچلے حصے میں ہونا چاہئے اور

قرآن پاک سے بھی پھل کے مُقَدِّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصل

ہوتی ہے چنانچہ پارہ ۲۷ سورۃ الْوَلَقَعہ کی آیت نمبر ۲۱، ۲۰ میں ارشاد ہوتا

ہے:-

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿۲۱﴾ تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور میوے

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۰﴾ جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو

چاہیں۔ (پ ۲۷ الوقیعہ ۲۰، ۲۱)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱)

میرے آقا علیؓ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن روایت

نقل کرتے ہیں، ”کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے

اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۵ ص ۱۵۲)



قرآن مجید ص ۱۳۷ سطر ۱۵ و ۱۶ جس نے مجھ کو اس مرتبہ تہذیب پاک پر ماحولہ تعالیٰ اس پر سو گنجی نازل فرماتا ہے۔

## کھانے کو عیب مت لگائیے

کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے مثلاً یہ مت کہئے کہ میٹھی (لذیذ) نہیں، کچا رہ گیا ہے، نمک کم ہے، ٹیکھا بہت ہے یا پھیکا پھیکا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پسند ہے تو کھا لیجئے، ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ہاں پکانے والے کو مہرچ مصالحہ کی کچ میٹھی کیلئے ہدایت دینا مقصود ہو تو تنہائی میں رہنمائی میں مہایت نہ کریں۔

## پھلوں کو عیب لگانا زیادہ بُرا ہے

پھلوں کو عیب لگانا انسان کے پکائے ہوئے کھانے کے مقابلے میں زیادہ بُرا ہے کہ کھانا پکانے میں انسانی ہاتھوں کا زیادہ دخل ہے جبکہ پھلوں کے معاملے میں ایسا نہیں۔

کھانے یا سالن وغیرہ کے بیچ میں سے مت لیجئے کہ بیچ میں بُرکت نازل ہوتی ہے۔

اپنی طرف کے کنارے سے کھائیے، ہر طرف ہاتھ مت ماریے۔

اگر ایک تھال میں مختلف قسم کی چیزیں ہیں تو دوسری طرف سے بھی اٹھا سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## کھانے کے دوران اچھی باتیں کیجئے

کھانا کھاتے ہوئے لہجھا سمجھ کر چپ رہنا آتش پرستوں کا طریقہ ہے، ہاں بولنے کو جی نہیں چاہ رہا تو حرج نہیں، یوں ہی فضول گوئی ہر حال میں نامناسب ہی ہے، لہذا کھانے کے دوران اچھی باتیں کرتے جائیے مثلاً جب بھی گھر میں مل جل کر یا مہمانوں وغیرہ کے ساتھ کھا رہے ہوں تو کھانے پینے کی سُنتمیں بیان کیجئے۔ زہے نصیب! کھانے کے ان مَدَنی پھولوں کی نوٹو کا پیاں فریم کروا کر یا گتے پر پُساں کر کے کھانے کی جگہ پر آویزاں کر دی جائیں اور کھانے کے اوقات میں دقتاً فوقتاً پڑھ کر سنائی جائیں۔

کھانے کے دوران اس قسم کی گفتگو نہ کیجئے جس سے لوگوں کو گھمن آئے مثلاً دست، پیمیش، بٹے وغیرہ کا تذکرہ۔

کھانا کھانے والے کے لقمے مت مٹائیے۔

## اچھی اچھی بوٹیاں ایثار کیجئے


کھانے میں سے اچھی اچھی بوٹیاں چھانٹ لینا یا مل کر کھا رہے ہوں تو اس لئے بڑے بڑے نوالے اٹھا کر جلدی جلدی رنگنا کہ کہیں میں رہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْفَرَض کسی بھی طریقے سے




خوشحال بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو کہہ دیا کہ اگر وہ کچھ چڑا کر کھا جائے تو اسے پھانسی دے دو۔


دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مروتوں اور حریصوں کا شیوہ ہے۔ اچھی اشیاء اپنے اسلامی بھائیوں یا اہل خانہ کیلئے ایثار کی نیت سے خرک کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل ثواب پائیں گے۔ جیسا کہ سلطان دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان بخشش نشان ہے، ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو رد کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (تحف السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹)

## گرے ہوئے دانے کھالینے کے فضائل

 کھانے کے دوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اٹھا کر بونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفرت کی بشارت ہے۔

 حدیث پاک میں ہے، جو کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵)

 حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں، ”روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو بچھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچے صحیح و سلامت اور بے عیب ہوں گے اور وہ



شہزادہ نذیر علی نے میر تقی میر سے کہا: میں نے آج روزہ ٹکڑا دیا تو دو سال کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ٹکڑے خوردوں کا مہربانی گے۔“

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۷)

گر مری ہوئی روٹی کو اٹھا کر پھونکا جائز ہے۔

دستر خوان پر جو دانے وغیرہ گر گئے انہیں مرغیوں، چوہوں، گائے یا

بکری وغیرہ کو کھلا دینا جائز ہے۔ یا ایسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ

چوہے نہ کھالیں۔

## کھانے میں پھونک مارنا منع ہے

کھانے اور چائے وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک مت ماریے کہ

بے بدکتی ہوگی۔ زیادہ گرم کھانا مت کھائیے کھانے کے قابل ہو جانے کا

انتظار فرما لیجئے۔

(ملخصاً زاد المسافر ج ۹ ص ۴۹۱)

کھانے کے دوران بھی سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ

ہاتھ آلود ہونے کے سبب اُٹے ہاتھ میں گلاس تمام کر سیدھے ہاتھ کی انگلی

مَس کر کے دل کو متا لیا کہ سیدھے ہاتھ سے پی رہا ہوں!

## پانی چوس کر پینا سیکھئے

پانی ہو یا کوئی سا مشروب ہمیشہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر

چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا چاہئے مگر پھونسنے میں آواز پیدا نہ ہو، پانی ہو یا

کوئی اور مشروب، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی



فَرَوَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى تَمَّ بِرَحْمَتِهِ يَسِّرْهُ

ہے۔ آخر میں **الْحَمْدُ لِلَّهِ** کہئے۔ افسوس افسوس کر پینے والی سنت پر اب شاید ہی کوئی عمل کرتا ہو، برائے کرم! اس کیلئے مشق فرمائیے اور اس سنت کو اپنائیے۔

جب کچھ بھوک باقی رہ جائے کھانا ٹک کر دیجئے۔

## لذت صرف زبان کی جڑ تک ہے

ڈٹ کر کھانا سنت نہیں، زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے کہ صرف زبان کی نوک سے جڑ تک لذت رہتی ہے حلق میں پہنچتے ہی لذت ختم ہو جاتی ہے تو لمحہ بھر کے ذائقے کی خاطر سنت کا ثواب چھوڑنا دانشمندی نہیں۔ نیز زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی، عبادت میں سستی آتی، معدہ خراب ہوتا اور بعضوں کو موٹاپا آتا ہے۔ قہض، گیس شوگر اور دل وغیرہ کی بیماریوں کا امکان بڑھتا ہے۔

فراغت کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی انگلی اور آخر میں انگوٹھا تین<sup>۳</sup> تین بار چائے۔ ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھانے کے بعد مبارک انگلیوں کو تین مرتبہ چائے۔“ (شمائل ترمذی ص ۶۱ حدیث ۱۳۸)

## برتن چاٹ لیجئے

برتن بھی چاٹ لیجئے۔ حدیث پاک میں ہے، ”کھانے کے بعد جو شخص



قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کھانے اور پینے کے بارے میں کئی احکام دیے ہیں جن سے ہمیں اپنے آپ کو پاک رکھنا چاہیے۔

برتن چائنا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تُو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔<sup>۱</sup> (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۲) اور ایک روایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے استغفار کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۱ حدیث ۳۲۷۱)

جس برتن میں کھایا اس کو چائنے کے بعد دھو کر پی لیجئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غُزْجُلُ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۷)

## دھو کر پینے کا طریقہ

چائنا اور دھونا اُسی وقت کہلائے گا جب کہ غذا کا کوئی جز اور شوربے کا اثر وغیرہ باقی نہ رہے۔ لہذا تھوڑا سا پانی ڈالکر برتن کے اوپری کنارے سے لیکر نیچے تک ہر طرف اُٹکی وغیرہ سے انھیں طرح دھو کر پینا چاہئے۔ دو یا تین بار اسی طرح دھو کر پی لیں گے تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غُزْجُلُ برتن خوب صاف ہو جائیگا۔

پینے کے بعد رکابی یا تھال میں معمولی سا بچا ہوا پانی بھی اُٹکی سے جمع کر کے پی لینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ مصالحہ کا کوئی ذرہ ہی کہیں چپکارہ جائے اور اسی میں برکت بھی چلی جائے! کہ حدیث پاک میں یہ بھی ہے، ”تم




نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

سالمین کے شوربے سے آلودہ گٹھورے، چٹخ نیز چائے، تسی، پھلوں کے

رس (JUICES) شربت اور دیگر مشروبات کے آلودہ، پیالے، گلاس اور جگ وغیرہ کو دھوپی کر اسی طرح صاف کر لیجئے۔ کہ غذا کا کوئی ذرہ یا اثر باقی نہ رہے اور یوں خوب برکتیں لوٹئے۔

گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابل

استعمال ہونے کے باوجود خواجواہ پھینک کر ضائع کر دینا اسراف ہے اور اسراف حرام۔ (تلفہاسی بہشتی زیور ص ۵۶۷)


**آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہئے۔ اول آخر ماثور (یعنی قرآن وحدیث کی)  
 دُعائیں بھی یاد ہوں تو پڑھئے۔

صابون سے اچھی طرح ہاتھ دھو لیجئے تاکہ نو اور چکناہٹ جاتی رہے۔

کھانے کے بعد مسخ کرنا سفت ہے

۵۷  حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے، (کھانے سے فراغت کے بعد) ”سرکارِ مدینہ

مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ دالہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی ٹری سے منہ اور

کلائیوں اور سِرِ اقدس پر مَسْخ کر لیا اور اپنے پیارے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



فرمانِ نبوی ﷺ: جس نے لاپرواہی سے کھانا کھا لیا تو اس کا اجر گناہوں کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۳۵ حدیث ۱۸۵۵)

فرمایا، ”عکراش! جس چیز کو آگ نے بھجوا (جو آگ سے پکائی گئی ہو) اُس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔“

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۳۵ حدیث ۱۸۵۵)

کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرنا سنت ہے۔

### پچھلے گناہ معاف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں:-

دعا کے وہ کلمات یہ ہیں:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ  
غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ .  
ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بہارت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔“

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۲۸۱)

کھانے کے بعد یہ دعا بھی پڑھے:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ .  
ترجمہ: اللہ عز و جل کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۵۱۲ حدیث ۲۸۵۰)



ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ ہم نے کھا یا پیا، اسے ہمارے لیے نفع بخش اور شکر دے۔ (اس کی تائید کرتا ہے۔)

اگر کسی نے کھلایا ہو تو یہ دعا بھی پڑھے:-

اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

(صحیح مسلم ص ۱۳۶ حدیث ۲۰۵۵)

ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ میں نے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

کھانا کھانے کے بعد یہ دعا بھی پڑھے:-

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرَ امْنَةٍ

ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ ہمارے لئے اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھانا

ہمیں کھلا۔ (ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۴۷۵ حدیث ۳۷۳۰)

دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھے:-

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْ نَامِنَهُ

ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ ہمارے لئے

اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے

زیادہ عنایت فرما۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ضلوا، شہد، سرکہ، کھجور، ترخیز، گلڑی اور

لوکی (کدو شریف) بہت پسند تھے۔

گوشت میں دست (بازو) گردن اور کمر کا گوشت مرغوب تھا۔

آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کبھی کبھی کھجور اور خرخیز کھجور



**خبر جاری ہے:** وزیر خزانہ نے کہا کہ پاکستان نے جو پوری دنیا کو دیا ہے اس کا وہاں کے لوگوں کو سامنا کرنا پڑے گا۔

اور کلکڑی یا سنگھ جود اور روٹی ملا کر شتاؤ ل فرماتے تھے۔

۶۷ **خُھر چن** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند تھی۔

**تَرِید** یعنی سالن کے شور بے میں بھکوائی ہوئی روٹی کے ٹکڑے سرکار

مدریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بہت پسند تھے۔

ایک انگلی سے کھانا شیطان کا اور دو انگلیوں سے کھانا مغز وروں کا طریقہ

ہے تین انگلیوں سے کھانا سُٹتے انبیاء علیہم السلام ہے۔

کتنے کھائے؟

مُحُوك کے تین حصے کرنا بہتر ہے۔ ایک حصہ کھانا، ایک حصہ پانی اور

ایک حصہ ہوا۔ مثلاً تین روٹی میں سیر ہو جاتے ہیں تو ایک روٹی کھائیے

ایک روٹی جتنا پانی اور باقی ہوا کیلئے خالی چھوڑ دیجئے۔ اگر پیٹ بھر کر بھی

کھالیا تو مباح ہے کوئی گناہ نہیں۔ مگر کم کھانے کی دینی و دنیوی برکتیں

مرحبا! تجربہ (ٹچ۔ریس) کر کے دیکھ لیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللّٰهُ** غزوہ خلد پیٹ ایسا

دُرست ہو جائے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ اللہ عز و جل ہم سب کو

پیٹ کا قتل مدینہ نصیب فرمائے۔ یعنی حرام سے بچنے اور حلال کھانا

بھی ضرورت سے زیادہ کھانے سے بچائے۔

أَمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



خبر مہمان جھٹکنا: (اسلئے نہ خیال دیا کہ اس طرح اس شخص کی دل کا مالک اس کے پاس سر نہ کرے اور اس کو نہ پکارتے اور نہ پکارتے۔)

## قِيلَوْلہ سنت ہے

دوپہر کے کھانے کے بعد قِيلَوْلہ کہجئے کہ دوپہر کے وقت لیٹنے کو قِيلَوْلہ 

کہتے ہیں اور یہ خصوصاً رات کو عبادت کرنے والوں کے لئے سنت ہے

کہ اس سے رات کی عبادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ شام کو کھانے کے

بعد کم از کم 150 قدم چلئے۔ شام کے کھانے کے بعد مطلقاً ٹھلنا بہتر ہے

اور یہ ڈیڑھ سو قدم چلنے کا قول اطباء کا ہے۔

کھانے کے بعد الحمد للہ ضرور کہئے۔ 

دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے مت اٹھئے۔ 

کھانے کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھو کر پونچھ لیجئے۔ صابون بھی 


استعمال کر سکتے ہیں۔

کاغذ سے ہاتھ پونچھنا منع ہے۔ 

تولیہ سے ہاتھ پونچھ سکتے ہیں، پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ مت 

پونچھئے۔

## برکت اڑانے والے افعال

عَلَمِلُ الْعُلَمَاء مفتی محمد غلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”جس 


برتن میں کھانا کھایا ہے اُس میں ہاتھ دھونا یا ہاتھ دھو کر گرتے یا تہبند کے




ہر صلیبی مسطحیہ "اسلمہ" نامی ہے، جس کے پاس ہر لاکر اور وہ مسطحیہ ہر لاکر کے لئے ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہے۔

دامن یا آنچل سے پونچھنا کت کو اڑا دیتا ہے۔


(مکھنشی ہشتی زیور ص ۵۷۸)

 کھانا کھانے کے فوراً بعد سخت ورزش کرنا یا زیادہ وزنی چیز اٹھانا، گھسیٹنا وغیرہ سخت محنت کے کام سے آنت اتر جانے، اپنڈکس ہو جانے یا پیٹ بڑھنے کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

 کھانے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** بلند آواز سے اُس وقت کہئے جب سب کھانے سے فارغ ہو چکے ہوں ورنہ آہستہ کہئے۔ (ردالمحتار ج ۹ ص ۱۹۰)

کھانے کے بعد دعائیں بھی اُسی وقت پڑھائی جائیں جب ہر فرد فارغ ہو چکا ہو ورنہ جو کھارہا ہے وہ شرمندہ ہوگا۔

### کسی کے درخت کا پھل کھانا کیسا؟

 باغ میں پہنچا وہاں پھل گرے ہوئے ہیں تو جب مالک باغ کی اجازت نہ ہو، پھل نہیں کھا سکتا اور اجازت دونوں طرح ہو سکتی ہے۔ یا صراحتہ اجازت ہو مثلاً مالک نے کہہ دیا کہ گرے ہوئے پھلوں کو کھا سکتے ہو یا دلالتہ اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عرف و عادت ہے کہ باغ والے گرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو منع نہیں کرتے۔ درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جب کہ پھلوں کی کثرت ہو اور معلوم ہو کہ توڑ



مرحمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پر حلالہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کر کھانے میں مالک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔ مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اٹھالائے (مُتَخَصِّصًا) ماہگیری ج ۵ ص ۲۲۹) ان سب صورتوں میں عُرف و عادت کا لحاظ ہے اور اگر عُرف و عادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالک کو ناگواری ہوگی تو گرے ہوئے پھل بھی کھانا جائز نہیں۔

### غیر پوچھے کھانا کیسا؟

دوست کے گھر گیا کوئی چیز پکی ہوئی ملی خود لیکر کھالی یا اُس کے باغ میں گیا اور پھل توڑ کر کھالیے اگر معلوم ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے مگر یہاں اچھی طرح غور کر لینے کی ضرورت ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اُسے ناگوار ہے۔

(مُتَخَصِّصًا ماہگیری ج ۵ ص ۲۲۹)

ذبیحہ کا ”حرام مَفْزُ“ کھانا ممنوع ہے لہذا پکاتے وقت گردن، چانپ اور پیٹھ کی ریڑھ کی ہڈی کے گوشت کو انتہی طرح دیکھ کر حرام مَفْزُ الگ کر لیجئے۔

مُرْغٰی کا حرام مَفْزُ باریک ہوتا ہے اور اس کے نکالنے میں خرچ ہے لہذا پکانے میں رَہ گیا تو مُضَایقہ نہیں۔ مگر کھایا نہ جائے، اسی طرح مُرْغٰی کی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص کھڑا ہو کر کھائے، اس کا راس نہ ہوگا۔

گردن کے تھمے اور کالی ڈوری نما خون کی رگیں بھی نہ کھائیں۔

ذبیحہ کا ”عُذُوذُ“ (یعنی گانٹھ، گٹھی) کھانا مکروہ تحریمی ہے لہذا پکانے سے قبل ہی اس کو نکال دیجئے۔

## مرغی کا دل

مرغی کا دل پھینکنا نہیں چاہئے، لہائی میں چار چیرے ڈال کر یا جس طرح بھی ممکن ہو چیر کر اس میں سے خون اچھی طرح صاف کر کے پھر سالن میں ڈال دیجئے۔

## پکی ہوئی خون کی رگیں مت کھائیے

ذبیحہ کے گوشت کے اندر جو خون رہ گیا وہ پاک ہے مگر اُس خون کا کھانا ممنوع ہے۔ لہذا گوشت کے وہ حصے جن میں عموماً خون رہ جاتا ہے اُن کو اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ مثلاً مرغی کی گردن، پر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے کالی ڈوریاں نکال لیا کریں کہ یہ خون کی ٹسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔

## ”بسم اللہ کرو“ کہنا سخت ممنوع ہے

ایک کھانا کھا رہا ہے دوسرا آیا پہلے نے اُس سے کہا: ”آؤ کھانا کھا لو“ دوسرے نے کہا: ”بسم اللہ کرو!“ یہ بہت سخت ممنوع ہے ایسے









فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص کھجور، روہ، پاک چائے، بھول کھاد، رشتہ کار اور بھول کھاد۔

## کیکڑا اور جھینگا کھانا کیسا؟

 مچھلی کے برادر یا کاہر جانور حرام ہے۔ جو مچھلی بغیر مارے خود ہی مرکز

پانی میں الٹی تیر گئی وہ حرام ہے، لیکڑا کھانا بھی حرام ہے، جھینگے میں اختلاف ہے کھانا جائز ہے مگر پچنا افضل۔

 ہڈی مری ہوئی بھی حلال ہے ہڈی اور مچھلی دونوں بغیر ذبح کے حلال ہیں۔

**یاربِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہماری

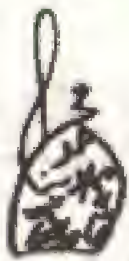
مغفرت فرما، ہمیں اتنی بار "آدابِ طعام" کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرما کہ کھانے کی سنتیں اور آداب یاد ہو جائیں اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق

عنایت فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہِ اَسْتَغْفِرُ اللہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



طالبِ غم  
مدینہ و  
بقیع  
و  
مغفرت

خاموشی بخیر  
سلطنت کی  
ہیبیت





فروغِ مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے جو پر ایک بار نذر و پاک پر حالہ تعالیٰ اس پر درخشیں بھیجا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## جنت کی غذاؤں کا بیان

### دُرود شریف کی فضیلت

**سلطانِ دو جہان**، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالیشان، سرورِ دیشان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، جو مجھ پر **جُمُعہ** کے دن اور رات  
سومر جبہ دُرود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اسکی سوچا جتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی  
اور تیس دنیا کی۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۶ الحدیث ۲۲۳۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**جنت کا دُعا بارگاہِ رسالت** حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی رحمت، شفیع

اُمت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت سراپا عظمت  
میں جنت کا ایک وفد حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، ”آپ کی اُمت ہڈی، گوہر اور

کونکہ سے استیجا نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق مقرر فرمادیا ہے تو

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (اُمت کو) اس سے منع فرمادیا۔“

(ترمذی ترمذی ج ۱ ص ۲۸ حدیث ۲۲۳۹)









فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے تم پر ایک ہزار ایک چھٹہ تعالیٰ اس پر کرنا چاہتا ہے۔

سانپ آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں کھڑا ہو گیا پھر اُس نے اپنا منہ کھُوراکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کان مبارک کے قریب کر لیا گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگا تو ”نہی کریم، رُءُوفٌ رَّحِیم علیہ افضل الصلوٰتِ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”ہاں ٹھیک ہے۔“ پھر وہ سانپ واپس چلا گیا۔ میں نے کھُور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا؟ تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ وہ بخات کا ایک فرد تھا اور وہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو حُکْم فرما دیجئے کہ وہ گوہر اور لُؤسید ہڈی سے استنجاء نہ کیا کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق بنا دیا ہے۔

(نقطہ المر حال فی احکام الحال ص ۶۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ**

آلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بخات بھی فریاد لاتے ہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ ہڈی اور گوہر بخات کی غذا ہے۔ ہمارے لئے ہڈی، گوہر اور کولے سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ اس ضمن میں ایک اور حکایت ملاحظہ ہو پختانچہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

**کالے آدمی**

ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ سرکارِ نادر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم





قرمان مصطفیٰ ﷺ سے کچھ نہیں مرچا، وہ ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس کا نام لڑکا تھا۔

مکہ مکرمہ زادہ اللہ عزوجل کے قرب و جوار میں تشریف لے گئے وہاں پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے لئے ایک لکیر کھینچ دی اور فرمایا، جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں تم کسی سے کوئی کھٹکھو نہ کرنا پھر فرمایا، کوئی چیز دیکھ کر گھبرانا بھی مت۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ اچانک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کالے آدمی آ گئے گویا وہ لوگ زنگی (جھشی) ہیں اور وہ لوگ اس شکل کے ساتھ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا** (سورۃ النازعات: ۱۷) تو قریب تھا کہ جن اس پر گزروہ کے گزروہ ہو جائیں۔ پھر وہ حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس سے جانے لگے تو میں نے ان سے سنا وہ عرض کر رہے تھے، **یا رسول اللہ! عوذ بخل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** ہمارا گھر بہت دور ہے، اب ہم جا رہے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں زاد سفر عنایت فرما دیجئے۔ سلطان انس و جان، رحمتِ عالمیان، سرورِ یزیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، گوہر تمہاری غذا ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اُس پر تمہارے لئے گشت ہوگا اور جس گوہر کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔ جب لوگ واپس چلے گئے تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یہ کون لوگ تھے؟ حضور رحمة للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گھر پر ازاد ہو محکم کہ تمہارا ذرہ نہ گھر تک پہنچتا ہے۔

ارشاد فرمایا، یہ نصیبینِ شہر کے جَنّات تھے۔ (لفظ الفرحان فی احکام الحال ص ۱۷)

شہنشاہ و گدا جن و بشر اور اولیاء اللہ

ہے سب کا تیرے نکلروں پر گزرا یا رسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قاضی علی بن حسنِ خلعی کی ”سوانحِ حیات“ میں

ہے کہ جَنّات ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک

مرتبہ عرصہ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحب نے

ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جنوں نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم

ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۲)

دو فرامینِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:

﴿سفید مرغ رکھا کر اس لئے کہ جس گھر میں

سفید مرغ ہوگا تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا

اور نہ جادوگر ان گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر

کے ارد گرد ہیں۔ (المعجم الاوسط ج ۱ ص ۲۰۱ حدیث ۶۷۷) ﴿سفید مرغ کو

برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا

دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جَنّات کو دفع کرتا ہے۔

(لفظ الفرحان فی احکام الحال ص ۱۶۵)





مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الدَّارِ جَاءَ بِمِثْلِ ثَمَرِهَا وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

**جَنّات کے جانوروں کا چارہ** قوم جن کے وَفَد جو کھو را کرم، نُورِ مُجَسِّم،

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی بارگاہِ محترم میں حاضر ہوئے اور اپنے لئے اور اپنے جانوروں کے لئے

خوراک طلب کی۔ اُن سے ارشاد ہوا، تمہارے لیے ہڈی ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

نام پاک لیا جائے یعنی حلال مُزَنّی (پاک) جانور کی ہڈی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں

اُس حال پر ہوگی جیسی اُس وقت تھی جب اُس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت

مُخَوَّائی ہوئی ہڈی تمہیں منع گوشت ملے گی) اور ہر میٹھی تمہارے چوپایوں کے لیے چارہ

ہے۔ اور پھر انسانوں سے ارشاد فرمایا، ہڈی اور میٹھی سے استیجاء نہ کرو کہ وہ

تمہارے بھائیوں (مسلمان بچّات) کی خوراک ہے۔

(صحیح مسلم ص ۲۳۶ حدیث ۴۵۰)

**جَنّاتِ اغواء** ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کے لئے

گھر سے نکلے تو اُن کو جَنّات نے اغواء کر لیا اور کئی

سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینہ منورہ

رَاحِمَ اللہ شَرَفَاوُ تَعَالٰی تَشْرِیْف لائے تو امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے

جَنّات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے





خبرِ مانِ مصطفیٰ: اہلِ بیتِ قرآن علیہ السلام، جو ہر روز رو پاک کی کثرت کر رہے تھے یہ تیار رہنے لگے۔

بعدِ مسلمانِ جَنّات نے (اُن جَنّات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بہت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ مسلمانِ جَنّات آپس میں کہنے لگے کہ یہ انسان مسلمان ہے اس کو قید کرنا مناسب نہیں۔ پھر انہوں نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں ان کے پاس قیام کروں یا اپنے اہل و عیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو وہ جَنّات مجھے مدینہ منورہ رَافَعَةُ اللّٰہُ شَرَفًاوُعَظْمًا لے آئے۔ امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی غذاؤں کے بارے میں دریافت کیا تو اس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ **لویا** (ہزی) کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں اللہ غزو و جل کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مثلاً غیر بسم اللہ پڑھے کھانے والے کی غذا) پھر حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتلایا **جَنَف**۔ (حیۃ لِحَوْنٍ لِّکَبْرِی ج ۱ ص ۲۹۵) جَنَف سے مراد یا تو وہ نمی گھاس ہے جسے کھانے والے کو پانی پینے کی حاجت نہیں رہتی، یا اس سے مراد پانی وغیرہ کا وہ برتن ہے جسے ڈھانپ کر بند کھا جائے۔ (لِیْہَاۃ فِی غَرِیْبِ الْحَلِیْثِ وَالْاَثَرِ ج ۱ ص ۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے کافر

جَنّات کی مختلف غذائیں سامنے آئیں یعنی وہ لویا

بھی کھاتے ہیں اور جن کھانوں پر بسم اللہ نہیں پڑھی

**جَنّاتِ اِدْجَاوَسْ**  
**حَفَاطَتُ کِلْبَیْنِ**





قرآن مجید اور احادیث میں مذکور کتب کی تصانیف و تالیفات کی تصدیق و تصحیح کے لیے اسلامی کونسل برائے تعلیم و تحقیق، اسلام آباد، پاکستان، ۱۹۷۶ء میں قائم کی گئی۔

جاتی اُن کو بھی استعمال کرتے ہیں نیز کھانے پینے کی چیز موجود ہونے کے باوجود جو برتن گھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اُس میں سے بھی کھاتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بحاث انسانوں کو اغواء بھی کر جاتے ہیں اور یہ ایجابی تشویش کی بات ہے ان سے حفاظت کیلئے دُنیوی اسلحہ بلکہ انسانی فوج بھی کارآمد نہیں۔ اس کیلئے ”مَدَنی ہتھیار“ درکار ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کی طرف سے شائع کردہ ۱۶ صفحات پر مشتمل تجویزی ساز کے رسالے 40 روحانی علاج میں سے چار ”مَدَنی ہتھیار“ حاضر ہیں ﴿۱﴾ **یا مُہِیْمُنْ** 29 بار (دن میں کسی بھی وقت) روزانہ پڑھنے والا **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا ﴿۲﴾ **یا وَکِیْلُ** سات بار جو روزانہ عصر کے وقت پڑھ لیا کرے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** ہر آفت سے پناہ پائے ﴿۳﴾ **یا مُمِیْتُ** سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اوپر دم کر لیا کرے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** اُس پر جادو اثر نہیں کرے گا ﴿۴﴾ **یا قَادِرُ** جو وضو کے دوران ہر عضو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** دشمن (جن اور انسان) اس کو اغواء نہیں کر سکے گا۔ (وضو میں ہر عضو دھوتے وقت دُرود شریف بھی پڑھے کہ مستحب ہے اور بے فائدہ بھی پڑھتے رہے) اپنے اپنے پیروم و مرشد کی اجازت سے حفاظت کے اُرد بھی پڑھتے رہئے!

۱۔ امیر اہلسنت و عہد العالی نے اُردو زبان میں شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ ترتیب کیا ہے اس میں حفاظت کے مختلف اُرد شامل ہیں اس شجرہ کا دُنیا کی مختلف زبانوں مثلاً اُردو، عربی، سندھی، ہندی، گجراتی، انگریزی اور دیگر فرج میں ترجمہ کیا جا چکا ہے، امیر اہلسنت و عہد العالی نے اپنے مُریدین و طالبین کو اس کے پڑھنے کی عام اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ پاکت ساز شجرہ مکتبۃ المدینہ کی ہر شاخ سے حدیث طلب کیا جاسکتا ہے۔



فرمان مصطفیٰ ﷺ: ایک چھوٹا لہو بڑا مالک ہے، ایک بڑا لہو چھوٹا مالک ہے۔

## جَنائے قتل بھی کرتے ہیں!

بعض اوقات مسلمان بھت بدکار انسانوں کو سزائیں بھی دیتے ہیں چنانچہ ابن عقیلؒ

کتاب الفنون“ میں فرماتے ہیں، ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اس میں رہتا اور رات قیام کرتا تو صبح کو اُس کی لاش ہی ملتی! ایک مرتبہ ایک مغربی مسلمان آیا اور اُس نے اِس مکان کو پسند کر کے خرید لیا۔ وہاں رات بسر کی اور صبح کو بالکل صحیح و سلامت رہا۔ اِس بات سے پڑوسیوں کو تعجب ہوا۔ وہ شخص اِس گھر میں کافی عرصہ تک مقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اِس سے (اِس گھر میں سلامت رہنے کا سبب) پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا، جب میں اِس گھر میں رات گزارتا تو عشاء کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتا۔ ایک بار ایک پُر اسرار نوجوان نے کنوئیں سے باہر نکل کر مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا، ڈرتے مت مجھے بھی کچھ قرآن کریم سکھائیے۔ چنانچہ میں اُسے قرآن کریم سکھانے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قصہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم مسلمان چنات ہیں ہم قرآن پاک کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اِس گھر میں اکثر و بیشتر شرابی اور بدکار لوگ رہنے کیلئے آئے اِس لئے ہم نے گلا گھونٹ کر اُن کو مار ڈالا۔ میں نے اِس سے کہا، رات میں آپ سے ڈر لگتا ہے، برائے کرم! دن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ دن میں کنوئیں سے باہر آتا اور میں اُسے پڑھاتا۔ ایک



قرآن مجید میں ۱۱۱ احادیث ہیں، ۱۱۱ احادیث میں سے ۱۱۱ احادیث کی تعداد ۱۱۱ ہے۔

مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ جن مجھ سے قرآن سیکھ رہا تھا کہ ایک عملیات کرنے والا محلے میں آیا اور صدائیں لگانے لگا، ”میں سانپ کے ڈسنے، نظر بد اور آسیب کا دم کرتا ہوں“ اُس جن نے کہا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ جن بولا، اسے میرے پاس بلاؤ، لہذا میں گیا اور اُسے بلا لایا۔ ایک دہ جن چھت پر ایک بکٹ بڑا اُڑدھا بن گیا! اُس عامل نے دم کیا تو وہ اُڑدھا ٹپنے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصے میں گر پڑا۔ اُس عامل نے (سانپ سمجھ کر) اسے پکڑ کر اپنی زنجیل (توکری) میں بند کر دیا میں نے اُسے منع کیا تو کہنے لگا، یہ میرا شکار ہے میں اس کو لے جاؤں گا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد اُس اُڑدھے نے حرکت کی اور پہلی والی شکل میں ظاہر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ جن نے جواب دیا عامل نے اُسائے مبارکہ پڑھ کر دم کیا جس سے میری یہ حالت ہوئی، مجھے زندہ بچنے کی اُمید نہ تھی۔ جب تم گنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغربی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں چیخ کی آواز سنی تو میں گھر چھوڑ کر دُور چلا گیا۔

(لَقَطُ السَّرْحَانِ فِي احْكَامِ الْحَيَاةِ ص ۱۰۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سنسنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا**

اوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالباً اُس جن نے اُڑدھا بن کر اُس عامل کو چھیڑنے





قرآنِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد ہذا و شریف جمہ اللہ تعالیٰ تم ہر دم پیجے گا۔

کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عاقل اپنے فن میں کامل نکلا اور اُس نے اسمائے مہار کہ پڑھ کر ایسا دم کیا کہ اس بے چارے جن کو جان کے لالے پڑ گئے لہذا کسی کو کمزور سمجھ کر خیر نہ مانیں چاہیے نیز ہمارا چلا کہ گناہوں کی ٹکوست کے سبب دنیا میں بھی بلائیں اور آئیں آسکتی ہیں جیسا کہ اُس آسیب زدہ مکان میں آنے والے شراہیوں اور بدکاروں کو نجات کلا ٹکونٹ کر مار دیتے تھے اس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ کہیں دنیا میں بھی گناہوں کی پاداش میں کوئی جن مسلط نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت و تلاوت سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ جیسا کہ اُس بد اسرار مکان کے جن نے نمازی و تلاوت کرنے والے مسلمان کی شاگردی اختیار کر لی۔ لہذا اپنے گھر کو نمازوں، تلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھے اور فلموں ڈراموں، گانے باجوں کی ٹکوستوں سے دور رہے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہٗ جند بکتیں ہی بکتیں ہوں گی۔ گناہوں کی عادتوں سے نجات اور عبادت کی ترویج کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قائلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آخرت کے عظیم ثوابات کے ساتھ ساتھ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہٗ جند بکتیں و بکلیات سے نجات کا بھی سامان ہو گا چنانچہ



باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، 2001ء میں

میرے خرام مغز میں بل آگیا تھا جس کی وجہ سے میں سخت اذیت میں تھا، عرصہ تک علاج کروایا مگر فائدہ نہ ہوا، ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ آپریشن کے علاوہ اس تکلیف کا کوئی حل نہیں مگر یہ بھی امکان ہے کہ آپریشن ناکام ہو جائے۔ ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے سبب ہمت کر کے 30 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی بدکت سے میری آپریشن کے خرام مغز کا بل ختم ہو گیا اور میں صحت مند ہو گیا۔

گر کوئی مرض ہے تو میری عرض ہے پاؤں کے راکتیں قافلے میں چلو  
دردی سر ہو اگر یا ہو درد کمر پاؤں کے صحتیں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی! دیکھا آپ نے! مدنی قافلوں میں کتنی برکتیں ہیں! یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ ضروری نہیں کہ مدنی قافلے کے مسافر کی بیماریاں اور پریشانیاں دور ہو ہی جائیں۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی پر موقوف ہوتا ہے، آپ سبھی جانتے ہیں کہ صحت کی ضمانت نہ ہونے کے باوجود لوگ علاج پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور شفا نہ ملنے کے باوجود کوئی علاج ترک نہیں کرتا





فرمانِ مصطفیٰ: دلیرانِ دین، ہر روز صومۃ اور شریف چائے کا پیو، اس سے تمہاری صحت برقرار رہے گی۔

ہے بلکہ بہتر سے بہترین علاج کروانے کے باوجود مریض دم توڑ دیتے ہیں پھر بھی علاجِ معالجہ کی کوئی مخالفت نہیں کرتا ہے۔ تو اگر مَدَنی قافلے میں بھی مرضِ دور نہ ہو تو شیطان کے دوسوسوں کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ صرف دُنیاوی مسائل کے حل کی نیت کرنے کے بجائے مَدَنی قافلے میں علمِ دین سیکھنے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیتیں بھی کرنی چاہئیں۔ اور یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ شفاء بھی رَحمت ہے اور مرض بھی سببِ نزولِ رَحمت۔ ہمیں ہر حال میں صَبْر و تحمّل (تہم - ٹل) سے کام لینا چاہئے۔ بیماری اور مصیبت کے بہت فُحائل ہیں اور خوش نصیب مسلمان صَبْر کر کے خوب اجر کماتے ہیں پُچھا نہ

**مجھے نابینا رہنا منظور ہے!** حضرت سیدنا ابوبصیر علیہ رَحمتُ اللہ القدير نابینا تھے۔ فرماتے ہیں، میں ایک بار

حضرت سیدنا امام باقر علیہ رَحْمَةُ اللہِ القادر کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں روشن ہو گئیں، جب دوبارہ ہاتھ پھیرا تو پھر نابینا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا، آپ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ ﴿۱﴾ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور قیامت کے روز آپ سے بیٹائی کی نعمت کا اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے ﴿۲﴾ آپ نابینا ہی رہیں اور بغیر حساب و کتاب جنت





حضرت سیدنا ابو بصیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں،

میں نے عرض کی جسٹ میں بے حساب داخلہ چاہئے، مجھے بتایا ہونا منظور ہے۔

(مُلَخَّصاً شَرَاهُ النَّبُوَّةُ ص ۲۴۱ مکتبۃ الخفیفة استنبول ترکی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میں نے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عزوجل نے اپنے مقبول**

بندوں کو کس قدر عروج و کمال بخشا ہے کہ انہوں کو آنکھیں بھی دے سکتے ہیں اور

بے حساب جنتیں داخلہ کی بشارت بھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت پر صبر کر

نے سے زبردست اجر ملتا ہے۔ آنکھیں چلی جانے پر صبر کرنے والے کیلئے تو خود

حدیث قدسی میں جنت کی بشارت موجود ہے۔ چنانچہ رَحْمَتِ عَالَم، نُورِ مُجَسِّم،

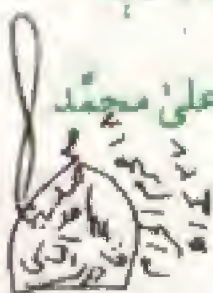
شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے، اللہ

عزوجل فرماتا ہے، ”جب میں اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں اور وہ صبر کرے تو

آنکھوں کے بدلے اُسے جنت دوں گا۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۷۵۲ حدیث ۵۶۵۲)

ٹوٹے گوسر پہ کوہِ بلا صبر کر، اے مسلمان! نہ تو ڈرگا صبر کر

اب پہ حرفِ شکایت نہ لا صبر کر کہ یہی سنتِ شاہِ آبرار ہے



صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ ا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ پر ایک بار دُعا دیا کہ میں نے اس پر دُعا کی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اللہ کے مشہور ننانوے ناموں کی نسبت سے 99 حایات

### فرد و شریف کی فضیلت

خاتم المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ، شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْنَ، انیس  
الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ  
تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے  
ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یوم جمعرات اور شب جمعہ مجھ پر کثرت سے دُعا  
پاک پڑھتا ہے۔  
(کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ۱۰ تین پرندے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، امام المتوکلین

، سید القائمین، رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں تین پرندے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جو روزہ پاک پڑھا اور نہ کھانا کھائے اور نہ پانی پئے۔

ہدیہ پیش کئے گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پرندہ اپنی کنیز کو کھانے کے لئے عطا فرمادیا، دوسرے روز کنیز وہ پرندہ لے آئی تو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ میں نے تجھے منع نہ کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ ہر دوسرے دن کا رزق عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی)

الایمان ج ۲ ص ۱۱۸ حدیث ۱۳۴۷) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُورِ دُن کِیلے جَمع رَکھنا بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بیٹھے

بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا مقام تو کُل یقیناً سب سے بلند تر تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے واسطے

دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اس لئے کہ کبھی مال جمع ہی نہیں فرمایا جو زکوٰۃ

فرض ہوتی۔ مُفسرِ فہمیر حکیم الأمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے

ہیں، حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرزند کے

گلے پر چھری چلا دی، حضرت ادھم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنے بیٹے ابراہیم کیلئے دُعاء

کی، خُدا یا اس کو موت دیدے کہ اسے چومنے کی وجہ سے میں ایک آن تجھ سے





فروغِ مہتابی: (مسلّم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے عمر پر ایک ہندو، پاکیزہ عورت کو نکاح کر لیا۔

عاقِل ہو گیا۔ یہ ان حضرات کا جذبہ تھا گویا ”جو چیز یار سے آڑ بنے اُس کو پھاڑ دو۔“ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہدترین صحابی تھے ان کے جذبات اس شعر کے مصداق تھے۔

کوڑی نہ رکھ کفن کو، تاج ڈال مال و دھن کو  
جس نے دیا ہے تن کو، دیگا وہی کفن کو

یہ یاد رہے! مالِ حلال جمع کرنا حرام نہیں، پختانچہ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں، مال جمع رکھنا بعدِ وفات چھوڑ جانا حلال ہے جبکہ اس سے زکوٰۃ، فطرہ، نذر بانی اور حقوقِ اُعیان ادا کئے جاتے رہے ہوں۔ (مُلخصاً مبراۃ ج ۳ ص ۸۸/۸۹)

## ﴿۲﴾ مردہ بکری کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے چہرہ انور کو متغیّر پایا۔ یہ دیکھ کر اُسی وقت وہ اپنے گھر پہنچے اور اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں نے رسول اللہ عزّوجلّ دیکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ زُیّا بدلا ہوا دیکھا ہے، میرا گمان ہے کہ بھوک کے سبب سے ایسا ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ جواب دیا، وَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس بکری اور تھوڑے سے بچے گھٹے آٹے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اُسی وقت بکری کو





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص اس سفر میں آئے گا وہ میرے لئے ہے۔

ذبح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں حیار کرو۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے پیالے میں رکھ کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ذرا ذرا بار میں حاضر ہو گئے اور کھانا پیش کر دیا۔ رَحْمَتِ عَالَمِ نُورِ مُحْتَشَم، شاہِ بنی آدم، شافعِ اَنَم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے جابر! اپنی قوم کو جمع کر لو۔ میں لوگوں کو لے کر حاضر خدمتِ بابرکت ہوا، فرمایا، ان کو جُدا جُدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اس طرح وہ کھانے لگے۔ جب ایک ٹولی سیر ہو جاتی تو وہ نکل جاتی اور دوسری آ جاتی یہاں تک کہ سب کھا چکے اور برتن میں جتنا کھانا پہلے تھا اتنا ہی سب کے کھانے کے بعد بھی موجود تھا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برتن کے بیچ میں ہڈیوں کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سنا۔ ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وہی بکری یکا یک کان جماڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہِ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں، یہ کیا؟ میں نے کہا، وَاللّٰہِ اَعَزُّوَجَلَّ یہ ہماری بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ **دُعائے مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اللہ عزوجل نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سن کر ان کی زوجہِ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو کہ تمہارا زور وہ تم تک پہنچتا ہے۔

دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ مزید جل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں (العصا ص ۲ ج ۲ ص ۱۱۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
**﴿۳﴾ فوت شدہ مدنی مَتنے زندہ ہو گئے!**

مشہور عاشقِ رسول حضرت علامہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حقیقی مدنی مَتنوں کی موجودگی میں بکری ذبح کی تھی۔ جب فارغ ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مدنی مَتنے چھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والد صاحب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور خلق پر چھری چلا دی اور سر جدا کر کے ہاتھوں میں اٹھا لیا! بھونپی ان کی امی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گرا اور فوت ہو گیا۔ اُس صابرہ خاتون نے چیخ دیکار اور کسی قسم کا داؤدِ یلانا نہ کیا کہ کہیں عظیم الشان مہمان سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پریشان نہ ہو جائیں، نہایت صبر و استقامت





حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کے لیے اپنے گھر میں بلایا۔

سے دونوں کی ننھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچہ صدمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو تروتازہ و شگفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شریف لائے اور کھانا آپ کے آگے رکھا گیا۔ اسی وقت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی، **یا رسول اللہ** اغْزُوْا جِلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابر سے فرمادے، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیں۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہر آئے اور زوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زوجہ رو پڑی اور بولی، اے جابر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آخر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زوجہ نے اندر لے جا کر سارا ماجرا سنایا اور کپڑا اٹھا کر منہ فی منوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ننھی لاشوں کو لا کر



لحرمین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہو گا کہ نبی کریم ہے ایک یہاں سے لے لہارت ہے۔

خُصْرُ رَانُورُ سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اُس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور فرمایا، اے جبریل! میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماؤ، اللہ ربُّ العزت فرماتا ہے، اے پیارے حبیب! تم دعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ خُصْرُ رَاکَرَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدَم، مَرَسُوْلِ مُحَسَّم سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی اور اللہ عزَّوَجَلَّ کے حکم سے دونوں مدنی مَے اُسی وقت زندہ ہو گئے۔ (شوہد النبوة

ص ۱۰۵، مدارج النبوت حصہ ۱ ص ۱۹۹) اللہ عزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
قَلْبُ مُرْدَہ کو مرے اب تو چلا دو آقا  
سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
جَامِ اَلْفِت کا مجھے اپنی پلا دو آقا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے پیارے آقا

مدینے والے مصطفیٰ سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بہت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بھی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوشٹ پہن کر بھینہ وہی بکری





فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) اس کتاب میں مذکور ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت شدہ دونوں حقیقی مدنی متوں کو بِإِذْنِ اللّٰهِ غُزُو جُلُزَندہ کر دیا ہے

مردوں کو چلاتے ہیں زندوں کو ہساتے ہیں آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں سرکار کھلاتے ہیں سرکار چلاتے ہیں سلطان و گداسب کو سرکار بھجاتے ہیں

### ﴿۴﴾ سات گھجوریں

حضرت سیدنا عمر باغض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، غزوہ تبوک میں ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، دافعِ آفات و بلیات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے بلال! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، ٹھور! آپ کے رب غُزُو جُلُزَندہ کی قسم! ہم تو اپنے توشہ دان خالی کئے بیٹھے ہیں۔ رَحْمَتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اچھی طرح دیکھو اور اپنے توشہ دان جھاڑ دشاہد کچھ نکل آئے۔ (اُس وقت ہم تین افراد تھے) سب نے اپنے اپنے توشہ دان جھاڑے تو کل سات گھجوریں برآمد ہوئیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو ایک صفحہ پر رکھ کر ان پر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا، اور فرمایا، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کھاؤ، ہم تینوں نے محبوبِ داؤر غُزُو جُلُزَندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دستِ انور کے نیچے سے اٹھا کر خوب کھائیں، حضرت سیدنا بلال



حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کا پتہ دیا تو میں نے اسے کھا دیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گٹھلیاں اُلٹے ہاتھ میں رکھتا جاتا تھا، جب میں نے سیر ہو کر ان کو شمار کیا تو 54 تھیں! اسی طرح ان دونوں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی سیر ہو کر کھائیں۔ جب ہم نے کھانے سے ہاتھ روک لیا تو سرکارِ مہدِ ارسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی اپنا دستِ پُر انوار اٹھالیا۔ وہ ساتوں گھجوریں اسی طرح موجود تھیں! فہنشاہِ خوش بھال، سلطانِ شیریں مقال، ہیکرِ حُسن و جمال، بے مثل و بے مثال، اپنی ہر صفت میں با کمال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اے بلال! ان کو سنبھال کر رکھو اور ان میں سے کوئی نہ کھائے، پھر کام آئیں گی۔ حضرت سیدِ نایلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے ان کو نہ کھایا، جب دوسرا دن آیا اور کھانے کا وقت ہوا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہی سات گھجوریں لانے کا حکم دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر اسی طرح ان پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ! اب ہم وں آدمی تھے سب سیر ہو گئے۔ حضورِ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت اٹھایا تو سات گھجوریں بدستور موجود تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اے بلال! اگر مجھے حق تعالیٰ سے خیانت آ رہی ہوتی تو وہ اس مدینہ پہنچنے تک ان ہی سات گھجوروں سے کھاتے۔ پھر سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ گھجوریں ایک لڑکے کو عطا فرمادیں۔ وہ انھیں کھا کر جاتا رہا۔ (الخصائص الکبریٰ)





ترجمہ: حضرت مولانا محمد رفیع صاحب دہلوی، صاحبِ مکتبہ دارالعلوم دیوبند، لاہور۔

ج ۲ ص ۱۰۰) اللہ عزوجل کسی آن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! رب کائنات عزوجل نے،

فہنشاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کس قدر وسیع اختیارات سے نوازا تھا۔

سات گھجوروں میں کس قدر برکت ہوئی کہ کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے شکم سیر ہو کر

تناول کیا۔

مالک کوٹین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**﴿ہ﴾ میں روزانہ دو قلمیں دیکھتا تھا**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول نے بے شمار افراد کی تقدیر میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔

پنجاچہ عطار آباد (جیکب آباد) باب الاسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے

مدنی ماحول میں آنے کا واقعہ کچھ اس طرح تحریر فرمایا ہے، میں بہت زیادہ

گناہوں میں ڈوبا رہتا، عموماً روزانہ دو قلمیں دیکھتا، ہر وقت اپنے ساتھ ریڈیو



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس طرح کہ پڑھو و شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رکھتا، ایک بیچتا اور دوسرا خریدتا، رات کو سوتے وقت بھی سر ہانے ریڈیو چلا کر رکھتا، ریڈیو سنتے سنتے رات دو بجے جب مجھے نیند گھیر لیتی تو اٹھ کر اسی جان ریڈیو بند کرتیں۔ غالباً ۱۴۱۶ھ کے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی کسی جمعرات کا واقعہ ہے کہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے حیدر آباد گیا، وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں فیضانِ مدینہ لے گئے۔ باب المدینہ کراچی سے آپ (یعنی سب مدینہ غیبی غنہ) کا ٹیلیفونک بیان سنا، سنتے ہی میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، خوفِ خدا عزّوجلّ کے سبب میں نے رورو کر گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ عطاء آباد میں دعوتِ اسلامی کے ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشش کے ذریعے الْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ مجھے ایک مٹھی داڑھی رکھوائی۔

میں تو نادان تھا دائستہ بھی کیا کیا نہ کیا

لاج رکھ لی میرے لہجہ وال نے رُسوانہ کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۶﴾ تھوڑے کھانے میں بَرَکَت

حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے تھوڑا سا کھانا پکایا اور دعوتِ عرض کرنے کے لئے



قرطبی رحمہ اللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار کھانا کھا کر اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار کھانا کھا کر اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار کھانا کھا کر اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔

حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مارے شرم کے کچھ عرض نہ کر سکا اور خاموش کھڑا رہا۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف دیکھا میں نے اشارہ سے کھانے کے لئے چلنے کی التجا کی، فرمایا، اور یہ لوگ؟ میں نے عرض کی، نہیں۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش ہو گئے اور میں اسی مقام پر کھڑا رہا۔ ٹھوڑا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر میری طرف نظر فرمائی۔ میں نے اسی طرح پھر اشارۃً عرض کی۔ فرمایا، یہ لوگ؟ میں نے عرض کی، نہیں۔ دوسری یا تیسری مرتبہ کے جواب میں میں نے عرض کی، ”یست لہما“ یعنی ان کو بھی لے چلے اور ساتھ یہ بھی عرض کر دی کہ صرف تھوڑا سا کھانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی کے لئے پکایا ہے۔ **شَاوْ خَيْرُ الْاَنَامِ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لائے، سب نے اچھی طرح کھایا اور کھانا پھر بھی بچ رہا۔ **(الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۸۲) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**سَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرورِ کائنات، فہم نشاۃِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ**

**علیہ والہ وسلم کی ذاتِ ربوہ صفات یقیناً باعثِ نزولِ برکات ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ہم پر ہر دم رحمت کی برسات ہے۔ کھانے کی قلت کے سبب**





نرمٰن مصطفیٰ: اہل بیت علیہم السلام پر روزِ جمعہ اور شریفِ پنجشنبہ کا خاص احترام ہے کہ اس کی انعامت کی ہو گی۔

فقط تنہا جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دعوت تھی مگر مالِکِ جنت، قاسمِ نعمت، سراپاِ جود و سخاوت، محبوبِ ربِّ العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی برکت سے قلیلِ طعام کثیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نہ صرف کافی ہو گیا بلکہ بچ رہا ہے۔  
 یہ سن کر بھی آپ کا آستانہ ہے دامنِ پارسے ہوئے سب زمانہ  
 نواسوں کا صدقہ نگاہِ کرم ہو، ترے در پہ تیرے گدا آگئے ہیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شانِ عظمت نشان اور آپ سے ظاہر ہونے والے معجزات کی تو بات ہی کیا ہے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلاموں سے بھی عظیم الشان کرامات کا ظہور ہوتا ہے چنانچہ

## ﴿۲﴾ جشنِ ولادت کے لڈوؤں میں برکت

مراد آباد (الہند) میں ایک عاشقِ رسول ہر سال ربیع الثور شریف میں دھوم دھام سے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جشنِ ولادت مناتے اور زبردست محفلِ میلاد منعقد فرماتے، سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے خلیفہ صاحبِ خزائن العرفان حضرت صدرالافاضل علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اُس میں خصوصی شرکت فرماتے تھے۔ ایک بار محفلِ میلاد میں معمول سے بہت زیادہ افراد آگئے۔ اختتام پر حسبِ معمول پاؤ پاؤ بھر (تقریباً 250 گرام) کے لڈو کی تقسیم شروع ہوئی مگر وہ آدھوں



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اسلام دنیوی دین ہے، جس نے کھجور، زیتون، عسل، زعفران، لہسن، دارچین، سونے، چاندی، مال کے گھوڑے، عورتیں اور بچے کو حلال کر دیا۔

آدھ کم پڑنے لگے۔ بانٹی خفیل نے گھبرا کر حضرت صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ باکرامت میں ماجرا عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا رومال نکال کر دیا اور فرمایا، لڈو کے برتن پر ڈال دیجئے، اور تاکید فرمائی کہ تھرک رومال کے نیچے سے نکال نکال کر تقسیم کیا جائے مگر برتن کھول کر نہ دیکھا جائے۔ چنانچہ خوب لڈو تقسیم ہوئے اور ہر ہر فرد کو لڈو مل گیا۔ آخر میں جب برتن کھولا گیا تو رومال اڑھاتے وقت برتن میں جتنے لڈو تھے اُتنے ہی اب بھی موجود تھے! (ملخصاً، تاریخ اسلام کسی عظیم شخصیت صدر الافاضل ص ۳۴۳) **اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی  
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۸﴾ والد صاحب سے عذاب اٹھ گیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول میں شامل ہونے والے الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی بھلائیاں پانے کے حقدار قرار پاتے ہیں، ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ہر حالت اور اس نے اس پر انکار کیا اور نہ چاہا۔

کی سعادت حاصل کی اسی دوران والدِ مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برس گزر چکے تھے، میرے خواب میں بہت اچھی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا، ابو! انتقال کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا، کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اٹھ گیا ہے، تم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اسی کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے،

نیک اولاد صدقہ جاریہ ہوتی ہے اور ان کی دُعاؤں کے طفیل فوت شدہ والدین کیلئے آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ اولاد کو نیک بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے۔

ہیں اسلامی بھائی بھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول

یہاں سُنَّیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز

تم آ جاؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول



حضرت سیدنا عیسیٰؑ کے پاس ہرگز نہ تھا اور نہ ہی اس کے پاس ہرگز نہ تھا اور نہ ہی اس کے پاس ہرگز نہ تھا۔

## ﴿۹۰﴾ 300 آدمی سُور بن گئے!

حضرت سیدنا عیسیٰؑ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

سراپا عظمت میں خوار تئوں نے عرض کی، کہ (کیا) آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ آپ کی دُعا

سے یہ کرم نوازی فرمادے گا کہ ہم پر آسمان سے نغیبی دسترخوان نعمتوں سے بھرا ہوا

اُتارے؟ اس پر حضرت سیدنا عیسیٰؑ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

فرمایا، ایسے سوالات نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، منہ مانگے معجزات نہ مانگو اگر تم

مومنین ہو تو اس سے باز آ جاؤ۔ انہوں نے جواباً عرض کی، خُصُورِ والا! ہمارا یہ

مُخْرُوضہ آپ کی نُبُوت <sup>علیہ الصلوٰۃ والسلام</sup> یا رب تعالیٰ کی قُدْرَتِ کاملہ میں کسی شک و شبہ کی بنا پر نہیں

بلکہ اس کے چار مقصد ہیں: ﴿۱﴾ ایک یہ کہ ہم وہ نغیبی کھانا کھائیں، بَرَکت حاصل

کریں، اس سے ہمارے دل متوّر ہو جائیں، ہم کو قرُبِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور زیادہ

حاصل ہو جائے ﴿۲﴾ دوسرے یہ کہ آپ علیہ السلام نے جو ہم سے وعدہ فرمایا ہے

کہ تم لوگ مقبول الدُّعا ہو، رب تعالیٰ تمہاری مانتا ہے اس کا ہم کو عینِ اَیقین حاصل

ہو جائے دل ہمارے مطمئن ہو جائیں ہم کو اپنے کاملِ الایمان ہونے پر اطمینان ہو

جائے ﴿۳﴾ تیسرے یہ کہ ہم کو آپ علیہ السلام کی صداقتِ عینِ اَیقین سے معلوم ہو

جائے ﴿۴﴾ چوتھے یہ کہ ہم اس آسمانی مُعْجَزے کا مشاہدہ کر لیں اور دوسروں کے

لیے ہم عینی گواہ بن جائیں نیز تاقیامت لوگوں کے لیے ہمارا یہ واقعہ کمالِ ایمان کا





قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَجْعَلُ لِمَنْ جَعَلْتَ مِنْكَ

باعث بنے ہم آپ کے زندہ جاوید گواہ بن جاویں۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی و عبد اللہ ابن عباس و جمہور مفسرین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا قول یہ ہے کہ جب خوار یوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر طرح کا اطمینان دلایا کہ ہم یہ خوان محض شوق یا تفریح کیلئے نہیں مانگتے بلکہ اس میں ہمارے دینی مقاصد ہیں۔ تب حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رورور کر دے کی:-

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً  
مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا  
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ  
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ  
ترجمہ کنز الایمان: اے اللہ! اے  
رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک  
خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو  
ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری  
طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور  
(ب ۷ المائدہ ۱۱۴) ٹو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

پختانچہ سرخ رنگ کا دسترخوان بادلوں میں ڈھکا ہوا آیا، یہ تمام لوگ اسے اترتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ یہ دسترخوان مع بادلوں کے آہستہ آہستہ نیچے اترتا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان رکھ دیا گیا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس دسترخوان کو دیکھ کر بہت روئے اور دعا کی، مولیٰ!



خبر جان مسکند (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے گھر پر ایک پرزورہ پاک چھانڈ لیا اس پر وہ دھن دھن بھینکا ہے۔

مجھے شارکین سے بنا، الھی! اسے ان خوارتوں کے لئے رحمت بنا، عذاب نہ بنا۔  
 خوارتوں نے اس سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی۔ حضرت  
 سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور خواری سجدہ شکر میں  
 گر گئے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کہ  
 اسے کون کھولے گا؟ یہ خوان سُرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا۔ تمام نے عرض کی، حضور!  
 آپ ہی کھولیں۔ پُٹنا چھ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام  
 نے تازہ وُضُو کیا تو اُفل پڑھے، دیر تک دُعائیں مانگیں، پھر دسترخوان سے غلاف  
 ہٹایا، اس میں یہ چیزیں تھیں:۔ سات مچھلیاں، سات روٹیاں، ان مچھلیوں پر سنے  
 نہ تھے، اندر کا نانا نہ تھا۔ اس سے روغن ٹپک رہا تھا ان کے سروں کے آگے سرکہ دُم  
 کی طرف نمک آس پاس بنزیاں۔ بعض روایات میں ہے کہ پانچ روٹیاں تھیں۔  
 ایک روٹی پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر۔ پانچویں پر بُکھا ہوا  
 گوشت۔ مضمون خواری نے پوچھا کہ اے روح اللہ! یہ کھانا جنت کا ہے یا زمین  
 کا؟ فرمایا، نہ زمین کا نہ جنت کا، یہ شخص قُدرتی ہے۔ اؤ لا بیمار و فقراء، فاقہ مست،  
 برص و جذام والے اور اپاہج بلائے گئے۔ آپ نے فرمایا بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ  
 تمہارے لئے مبارک ہے اور منکرین کے لئے بلا۔ پھر دوسرے لوگوں سے بھی یہی  
 فرمایا، پُٹنا چھ پہلے دن سات ہزار تین سو آدھائیوں نے کھایا، پھر وہ خوان اٹھا، لوگ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: ہر شخص کو ایک خانہ قیامت کے لیے ہر روز ہر ایک کی

دیکھتے رہے، اڑتا ہوا ان کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ تمام بیمار مصیبت زدہ  
 پتھے تندرست ہو گئے فقراء غنی (یعنی غریب مالدار) ہو گئے پھر یہ خوان چالیس دن  
 مسلسل یا ایک دن کے بعد ایک دن آتا رہا، لوگ کھاتے رہے۔ پھر حضرت سیدنا  
 عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی آئی کہ اب اس سے صرف  
 فقراء کھائیں کوئی غنی نہ کھائے۔ جب یہ اعلان ہوا تو اغنیاء (یعنی مالدار لوگ)  
 ناراض ہو گئے اور بولے کہ یہ شخص جادو ہے! یہ منکرین (یعنی انکار کرنے والے) تین  
 سو آدمی تھے یہ لوگ فب کو اپنے بال بچوں میں بخریت سوئے مگر صبح کو  
 اٹھے تو سڑتے راستوں میں بھاگتے پھرتے تھے گند کی پاخانہ کھاتے تھے  
 جب لوگوں نے ان کا حال یہ دیکھا تو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھاگے آئے، بہت روئے، یہ سڑ بھی آپ کے گرد جمع ہو  
 گئے اور روتے تھے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں  
 نام بنام پکارتے تھے یہ جواب میں سر ہلاتے تھے مگر بول نہ سکتے تھے۔ تین دن  
 نہایت ذلت و خواری سے چپے، چوتھے دن سب کے سب ہلاک ہو گئے ان میں کوئی  
 عورت یا بچہ نہ تھا سب مرد تھے۔ جتنی قومیں دنیا میں مسخ کی گئیں وہ ہلاک کر دی گئیں  
 ان کی نسل نہ چلی یہ قانونِ قدرت ہے۔ (ملخصاً التفسیر الکبیر ج ۴ ص ۴۲۳ وغیرہ)

ترغیذی شریف کی حدیث میں ہے، نبی کریم رؤوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عز و جل و صلی اللہ



**فرمانِ مصطفیٰ:** "اسی اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے جو شخص تم پر درود پاک پڑھنا قبول کیا وہ رحمتِ کلامِ قبول کیا۔"

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان نازل کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ نہ خیانت کریں نہ دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھیں، پس انہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن <sup>سبیلے</sup> جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل کر دیا گیا (حاشیہ ترمذی ج ۵ ص ۱۴۱ حدیث ۳۰۷۲) اُن لوگوں کو تائید کی گئی تھی کہ اس خوان میں سے کل کے لیے بچا کر پھپھا کر نہ رکھیں بعض لوگوں نے کل کے لیے بچا یا وہ **سُور** بنا دیئے گئے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ عبرت نشان ہے، قیامت میں سخت عذاب، دسترخوان والے عیسائیوں، فرعونی لوگوں اور منافقوں کو ہوگا۔

(الدرا المنثور ج ۳ ص ۲۲۷)

**کیا سُور کا نالے؟**  
**سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ عظمت نشان آپ نے دیکھی! آپ کی دُعا سے

اللہ عز و جل نے نعمتوں بھر اماں دہ (یعنی دسترخوان) نازل فرما دیا۔ دنیا میں جو بھی نعمت ملتی ہے عموماً اُس میں زحمت بھی ہوتی ہے۔ شکر ان نعمت کرنے والے کامیاب اور کفر ان نعمت کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ نعمتوں کی فراوانیوں کو دیکھ کر نافرمانیوں پر اتر آنے والے انجام کارِ ذلیل و خوار ہوتے ہیں جیسا کہ اس قرآنی حکایت سے معلوم ہوا کہ 300 نافرمان **سُور** (خنزیر) کی شکل میں مُشْجَل ہو





نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھانا کھا، اور ایک حافظہ خانی اس میں، مضمنا کھانا ہے۔

گئے اور تین دن تک در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرے اور چوتھے دن ذلت کے ساتھ موت کے گھاٹ اتر گئے۔ ہم اللہ عزوجل کی اُس کے قہر و غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ ”سُوْر“ یا خنزیر کا نام لینے سے زبان ناپاک ہو جاتی اور وضو ٹوٹ جاتا ہے! یہ سراسر غلط فہمی ہے۔ بخنزیر کا لفظ قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ لہذا یہ لفظ بولنے سے نہ زبان ناپاک ہوتی ہے اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے۔

## ﴿۱۰﴾ تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، ”یا روح اللہ! میں آپ کی صحبتِ ہائزکت میں رہ کر خدمت کرنا علم شریعت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کنارے پہنچے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ”آؤ کھانا کھالیں۔“ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی پٹھپالی۔ جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پانی پی کر واپس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پا کر استفسار فرمایا، ”تیسری روٹی کہاں گئی؟“ اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو رہے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے مسلمان! اگر تم میں سے کوئی شخص نے کھانا کھا لیا تو اسے کھانا کھانی اور سو سو گھنٹہ زکوٰۃ دینا چاہیے۔

تھوڑی دیر بعد فرمایا، ”آؤ آگے چلیں۔“ راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچے تھے، آپ ﷺ نے ہرنی کے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ ﷺ نے اُسے ذبح کیا، بھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھا کھنے کے بعد آپ ﷺ نے ہڈیوں کو جمع کیا اور فرمایا، ”قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ (اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہرنی کا بچہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا، ”تجھے اُس اللہ عزوجل کی قسم جس نے مجھے یہ مُعْجِزہ دکھانے کی قدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟“ وہ بولا، ”مجھے نہیں معلوم۔“ فرمایا، ”آؤ آگے چلیں۔“ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے، اور بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا، ”تجھے اُس اللہ عزوجل کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعْجِزہ دکھانے کی قدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟“ وہ بولا، ”مجھے نہیں معلوم۔“ آپ ﷺ نے فرمایا، ”آؤ آگے چلیں۔“ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ ﷺ نے ریت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا، ”اے ریت کی ڈھیری! اللہ عزوجل کے حکم سے سونا بن جا۔“ وہ فوراً سونا بن گئی، آپ ﷺ نے اُس کے تین حصے کئے پھر فرمایا، ”یہ ایک حصہ میرا ہے اور





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی دو گھوڑوں پر سوار ہو، تمہارا دوزخ گھر بن جائے گا۔

ایک حصّہ تیر اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔“ یہ سنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اٹھا! یا روح اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ”یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے دو شخص ملے، انہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیار ہو گئے تاکہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا، ”تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا، ”بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تاکہ کھا، پی، کر سونا تقسیم کر لیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں دُھیر ملا دوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے دُھیر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا اُدھا اُدھا بانٹ لیں گے۔ چنانچہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو دونوں اُس پر پل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو دُھیر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں بھی





تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونائوں کاٹوں پڑا رہا۔ پھر حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام واپس لوٹے تو چند آدمی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا، ”دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم کو لازم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔“ (اتحاف السادة الختین ج ۹ ص ۸۳۵)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دولت کی معجبت کیسے کیسے**  
**گل چلاتی، گناہوں پر اُکساتی، در بدر پھراتی، لوٹ مار کرواتی حتیٰ کہ لاشیں**  
**کرواتی ہے مگر کسی کے ہاتھ نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خوب رلاتی**  
**ہے۔ لہذا ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْعَمِینُ مال و دولت کے معاملے میں**  
**نہایت ہی محتاط تھے چنانچہ**

**ممال کی مذمت میں**  
**پیڑ گول کے ارشاد**  
 حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ  
 اللہ الوالی فرماتے ہیں، ﴿ا﴾ حضرت سیدنا حسن بصری  
 علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، خدا غرورِ جلی کی قسم!

جو ورنہم (یعنی دولت) کی عزت کرتا ہے، اللہ رب العزت اُسے دولت دیتا ہے ﴿۲﴾

منقول ہے، سب سے پہلے ورنہم و دینار بنے تو شیطان نے ان کو اٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چومنا اور بولا، جس نے ان سے محبت کی وہ میرا غلام ہے (العباد باللہ)





﴿۳﴾ حضرت سیدنا سمیط بن عجلان علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا، درہم و دینار (مال و دولت) منافقوں کی لگا میں ہیں وہ ان کے ذریعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔ ﴿۴﴾ حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، درہم (یا روپے) مجھو ہیں اگر تم اس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عرض کی، اس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا، حلال طریقے سے حاصل کرنا اور اس کے حقوقِ واجبہ ادا کرنا۔ ﴿۵﴾ حضرت سیدنا علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دنیا خوب بناؤ سنگھار کر کے میرے سامنے مثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا، میں تیرے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی، اگر آپ مجھ سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو درہم و دینار (روپے پیسوں) سے نفرت کیجئے کیوں کہ درہم و دینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعہ آدمی ہر قسم کی دنیا حاصل کرتا ہے لہذا جوان دونوں (یعنی درہم و دینار) سے صبر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صبر کر لے گا۔ مزید سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے عربی اشعار نقل کئے ہیں، ان کا ترجمہ ہے: ”میں نے تو (یہ راز) پا لیا ہے پس تم بھی اس کے علاوہ کچھ اور گمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اس درہم کے پاس ہے۔ تو جب تم اس (مال) پر قادر ہونے کے باوجود اسے ترک کر دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قیص پر لگے ہوئے پیوند یا پنڈلی سے اوپر کی ہوئی شلواریاں اس



فوجانِ مصطفیٰ ﷺ: علامتِ نبوت ہیں، مگر اس کے ساتھ ہی کچھ اور، پاک کلمہ "رب" ہے۔ ۲۰ جہاں میں ہے گھر میں اس لیے منظر کر لے کر لے۔

کی پیشانی جس میں (جبدے کے) نشانات ہوں، کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا یہ دیکھو کہ وہ درہم (مال

دولت) سے محبت کرتا ہے یا اس سے دُور رہتا ہے۔" (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۸۸)

مَنْ وَجَلَ

حُبِّ دُنْيَا سَے تُو بچا یا رَبِّ!

مَنْ وَجَلَ

اپنا شیدا مجھے بنا یا رَبِّ!

## ﴿۱۱﴾ مَدَنی محبوب کی زلفوں کا اسیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بڑے بڑے

چور ڈاکوؤں کے راہِ راست پر آ جانے کے واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی

کے وسیع دائرہ کار کو بخشنِ خوبی چلانے کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں میں مُتَعَدِّد

مجالس بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً مجلسِ رابطہِ اَلمَعلَماءِ و اَلمَشاخ بھی ہے

جو کہ اکثر علمائے کرام پر مشتمل ہے۔ اس مجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی دُرُسگاہ

جامعہ راشدیہ (پیر جو گوٹھ باب الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ بر سبیلِ تذکرہ

بخیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخ الحدیث

صاحب کچھ اس طرح فرمانے لگے، بخیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی

کارکردگی میں خود آپ کو سنا تا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نواح میں ایک ڈاکو نے جہاں بچا

رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ پجولی جاری رہتی





خبر جانے مصلحتاً، اصل حد تک یہ باتیں ہم نے کثرت سے سنیں، ہاں کہیں سے ایک اور روایت بھی ملے، ہاں کہیں سے ایک اور روایت بھی ملے، ہاں کہیں سے ایک اور روایت بھی ملے۔

کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر آخر دُرُ سُوخ استعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخرش کسی جرم کی پاداش میں باب المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی منڈا اور سر بڑھاندہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر بیٹھے بیٹھے آقائے دینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی نورانی داڑھی جگمگ رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اپنی بہاریں نثار رہا تھا، پیشانی پر نمازوں کا نور نمایاں نظر آ رہا تھا۔ میری حیرت کا ظلیسم (ط۔ نسیم) توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دوران جیل کے اندر الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دُعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے میں نے گناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کا اَسیر بنالیا۔

زخمتوں والے نبی کے گیت جب گاتا ہوں میں کبھی خیر کے نظاروں میں کھو جاتا ہوں میں جاؤں تو جاؤں کہاں میں کس کا ڈھونڈوں آسرا لاج والے لاج رکھنا تیرا کہلاتا ہوں میں صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۱۲﴾ ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے

حضرت سیدنا سُوَیْد بن غفْلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں





فرو جان مصطفیٰؐ: اسلمو، تیلو، دھڑو، خر، جھک، ہاکی، عربیہ، زور، شرف، چم، کتاب، خط، نقاشی، اس، کیلئے ایک فیروزہ، ایک اکھٹا، پتھر، قیام، اور یہ بڑا فکا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم کی خدمت سراپا عظمت میں دارُ الامارۃ کوفہ میں حاضر ہوا۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم کے سامنے جو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، روٹی خشک اور اس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم کی کثیر فقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، آپ کو ان پر خُرس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے ان کیلئے جو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تاکہ توڑنے میں مشقت نہ ہو۔ فقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا، امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی جو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم میری طرف حوجہ ہوئے اور فرمایا، اے ابنِ غفلہ! آپ اس کثیر سے کیا فرما رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا اور التجاء کی، یا امیر المؤمنین! آپ اپنی جان پر رحم فرمائیے اور اتنی مشقت نہ اٹھائیے۔ تو آپ کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم نے فرمایا، اے ابنِ غفلہ! دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے اہل و عیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک دفعہ



فرمانِ مصطفیٰ: اے سنی! اللہ تعالیٰ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نود و شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں بھوک نے بہت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگوانا چاہتی تھی میں نے اُس سے فی ڈول ایک گھجور اجرت ملے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اُس مٹی کو بھگو دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے پھر وہ گھجوریں لے کر میں حضور اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُممِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان میں سے کچھ گھجوریں تناول فرمائیں۔ (سفینۃ نوح حصہ اول ص ۹۹)

اللہ عز و جل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۱۳﴾ دل کو نرّم کرنے کا نسخہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات،

علی المرتضیٰ شیرِ خدا عَزَّمُ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سادگی پر ہماری جانِ قربان ہو۔ اتنی اتنی مشقتیں برداشت کرنے کاؤ بگو دزبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لاتے۔ غذا کے ساتھ ساتھ آپ کا لباس بھی انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا۔ ایک بار آپ عَزَّمُ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟



فرمانِ مصطفیٰ: میں رسول ہوں، میرے لیے نذرِ عیال و گھرانہ نہیں ہے، میں صرف اللہ کی خاطر ہوں۔

فرمایا، يَخْشَعُ الْقَلْبُ وَ يَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن

اس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے) (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ﴿۱۴﴾ جوتی سی رہے تھے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں ایک

دن امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ

تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ اکرم اللہ تعالیٰ

وَجْہُہُ الْکَرِیْم اپنے مبارک جوتے کو پیوند لگا رہے ہیں۔ میں نے تعجب کیا تو فرمایا،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ثعلین شریفین اور لباس مبارک کو پیوند لگا لیا

کرتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔ (سفینۃ نوح حصہ اول ص ۱۲۰)

﴿۱۴﴾ اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری

مغفرت ہو۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کہدے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسن کو

اسے شیر خدا بھر مدد تیغ بکف جا

## ﴿۱۵﴾ خوش ذائقہ فالودہ

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا



**فرمانِ مصطفیٰ:** (۱) علی بن ابی طالب! میں نے تم کو رسولِ خدا کے لئے مقرر کیا ہے۔ تم میری جگہ پر بیٹھو اور تم سے میری امت کے لئے حکم صادر ہوگا۔ (۲) میں نے تم کو میری جگہ پر بیٹھنے کا حکم دیا ہے۔ تم میری جگہ پر بیٹھو اور تم سے میری امت کے لئے حکم صادر ہوگا۔

تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم کی خدمتِ بابرکت میں ایک بار خوش ذائقہ فالودہ پیش کیا گیا۔ فرمایا، اس کی خوشبو، رنگ اور ذائقہ کتنا اچھا ہے! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں (حلیۃ الاولیاء، ج ۱ ص ۱۲۳ حلیہ ۲۱۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

جیسی نہایت دلچسپ و شگفتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین

حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ

شیرِ خدا عَزَّمُ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی نفس کشی مَرَحَبَا! کاش! ہم بھی سخت گرمی میں نفس کے مطالبہ پر آسکریم یا فالودہ کھاتے اور ٹھنڈے مشروب باتِ غث غنّاتے وقت امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا عَزَّمُ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی اس ایمان افروز حکایت کو بھی کبھی یاد کر لیا کریں۔ یاد رکھئے! نفس کو جس قدر آسائشوں کی عادت ڈالی جائے وہ اُسی قدر ڈھیٹ اور عیش پرست ہو جاتا ہے۔ دیکھئے! جب پنکھا ایجاد نہیں ہوا تھا اُس وقت بھی لوگ گزارہ کر ہی لیتے تھے اور آج بہت سوں کی ایئر کنڈیشنڈ روم میں سونے کی عادت پڑ گئی ہے ان کو اب گرمیوں میں A.C. کے بغیر نیند آنا دشوار ہوتا ہوگا۔ اسی طرح جو عمدہ دلنیز اور مگر ما گرم کھانوں کے عادی ہیں، سادہ کھانا دیکھ کر اُن کا ”مُوڈ آف“ ہو جاتا ہو





قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهِٖ وَ زَعْوَجِهِٗ وَ عَلٰی کُلِّ مُتَّبِعٍ لِّہٖ بِحَقِّہٖ وَ عَلٰی کُلِّ مُتَّبِعٍ لِّہٖ بِحَقِّہٖ

گا۔ بلکہ کبھی اتفاق سے گھر میں ان کی مرضی کے خلاف کھانا پیش کیا جاتا ہوگا تو بک بک کرتے، لڑتے جھگڑتے، اپنے بچوں کی امی جان بلکہ خود اپنی ماں سے **مَعَاذَ اللّٰہ** الجھ پڑتے اور یوں دل آزاریوں وغیرہ کے کبیرہ گناہوں میں جا پڑتے ہوں گے۔ اگر کبھی آپ نے اس طرح کی خطا کی ہے تو میرا مشورہ ہے کہ توبہ بھی کیجئے اور جس جس کی دل آزاری کی ہے اُس سے معافی تلافی بھی فرمالیجئے۔ ورنہ اللہ عز و جل کی ناراضگی کی صورت میں مرنے کے بعد سخت پچھتاوا ہوگا۔ یاد رکھئے! دنیا میں نعمت جتنی عمدہ ہوگی بروز قیامت اُس کا حساب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ حساب آخرت کے معاملے میں محمدؐ کی کامیابیاں اپنی اپنی پسند کے اعتبار سے ہوگا۔ مثلاً جو چاول کے بجائے روٹی زیادہ پسند کرتا ہے اُس کیلئے چاول کے مقابلے میں روٹی بڑی نعمت ہے اور اسی مناسبت سے اُس سے روٹی کا حساب زیادہ اور جو چاول کا شوقین ہوگا اُس کیلئے روٹی کے مقابلے میں چاول کا حساب زیادہ۔ وَ عَلٰی ہٰذَا الْقِيَاسِ (یعنی اور اسی پر ہر چیز کو قیاس کر لیجئے)

**اللہ تبارک و تعالیٰ** پارہ ۳ سورۃ التکاثر کی آخری آیت کریمہ میں

ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور

**ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ**  
(ب ۳۰ التکاثر)

اُس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔







**مُباح کعبات بنتا ہے؟** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مُباح (یعنی ایسا عمل جس پر ثواب ملے نہ گناہ) میں اگر اچھی رشت

**مبارکت باد** جس پر ثواب ملے نہ گناہ) میں اگر اچھی نیت

شامل کر لی جائے تو وہ کارِ ثواب بن جاتا ہے اب جس قدر اچھی بختیں زیادہ ہوں گی

اُسی قدر ثواب میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائیگا مگر اُس انجھی نیت کا تعلق عملِ آخرت

سے ہونا ضروری ہے۔ فقہ کی مشہور کتاب الْأَشْبَاهُ وَالنُّظَائِرِ میں ہے، ”مباحات

کامُعاملہ نیات کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اگر ان سے طاعات پر تقویٰ (یعنی

عبادات پر قوت حاصل کرنا) یا ان تک پہنچنا مقصود ہو تو پھر یہ (مباح بھی) عبادت

(الأنبياء والنظار ج ١ ص ٢٨ باب المدينة المكرّمة)

**لُطْفِ اَنْدُوزِ كَيْلِ**  
**مُبَاحِ كَا اِسْتِعْمَالُ**

کوشش کرنی چاہئے کہ جو بھی مُباح (یعنی جس کا کرنا حُرّف جائز ہو، ثواب یا گناہ نہ ہو) کام کیا جائے یا مُباح غذا استعمال کی جائے اُس میں زیادہ سے

زیادہ اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں تاکہ خوب خوب ثواب ملے۔ اگرچہ اچھی

نیت کے بغیر صرف لطف اندوز ہونے کیلئے مباح چیزیں استعمال کرنے والا گنہگار

نہیں تاہم حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا ارشادِ عالی

ہے، ”اس سے سوال ضرور ہوگا اور جس سے حساب میں جھگڑا ہوا اسے عذاب دیا گیا

اور جو آدمی دُنیا میں مُباح چیزوں کو استعمال کرتا ہے اگرچہ اسے قیامت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس عورت کرہ ہو اس نے کچھ چھوہ و پاکست چھانچھن نہ کرے۔ (میر تقی عثمانی)

میں عذاب نہیں ہوگا لیکن اسی مقدار میں آخرت کی نعمتیں کم ہو جائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعموں کے حصول میں بہت جلدی کرے اور اس کے بدلے آخری نعموں میں کمی کے ذریعے نقصان اٹھائے۔“

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

**آخرت میں تلوحے کمی!** پتوں، پرائیڈوں، کبابوں، سموں، گرما گرم پکڑوں، آئسکریموں، ٹھنڈی ٹھنڈی بوتلوں،

خوش ذائقہ فالودوں، ٹٹھے ٹٹھے مزیدار شربتوں وغیرہ عمدہ غذاؤں کے شوقینوں، نیز عالیشان کونٹھیوں، وسیع مکانوں، نت نئے بیش قیمت لباسوں، ہر طرح کی آسائشوں اور سہولتوں کے طلبگاروں، مالداروں، سرمایہ داروں، دنیا میں خوب خوشیاں پانے والوں، انتہائی صحت والوں، مراقبہ ارکی ہوس میں بدست رہنے والوں کیلئے بالخصوص غور و فکر کا مقام ہے، آہ! آہ! آہ! ”تذکرۃ الاولیاء“ میں حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب دنیا میں کسی کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو آخرت میں اُس کے تلوحے کم کر دیئے جاتے ہیں، کیوں کہ وہاں تو جبرف دنی ملے گا جو دنیا میں کمایا ہے، لہذا انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ حصہ آخرت میں کمی کرے یا زیادتی۔ مزید فرمایا، دنیا میں عمدہ لباس اور لٹھا کھانے کی عادت مت ڈالو کہ محشر میں ان چیزوں سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔

(تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۷۵)





خبر جان مصطفیٰ! اصل خبر تو ایسا ہے جس نے مجھ پر ایک ہزار روپاک چھوڑا ہے اس پر اس نے تمہارا بیٹا ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لُجائے کو لُجانا کیا ہے

کاش! مرنے سے پہلے پہلے ہماری حرص کا خاتمہ ہو جائے۔ ہائے! ہائے! دنیا کی

غیرنگیاں! اور اس بے وفادار دنیا پر فریفتہ ہونے والوں کی بے نور زندگیاں! آئیے!

میں آپ کو ایک عبرتناک واقعہ سناتا ہوں، ہے کوئی عبرت حاصل کرنے والا!

### ﴿۱۶﴾ ناچ رنگ کی محفلِ جاری تھی کہ۔۔۔

کہتے ہیں، ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ (برطانیہ 8.10.05) کو اسلام

آباد کی پُر شکوہ عمارت ”مارگلہ ٹاور“ میں کچھ مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں

نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مل کر معاذ اللہ عزوجل احترامِ رمضان المبارک

کو بالائے طاق رکھ کر شراب پی کر خوب ناچ رنگ کی محفل برپا کی۔ یہ لوگ اپنی

عاقبت کے انجام سے بالکل بے خبر گناہوں کے ان گھنٹوں کاموں میں ابھی

مشغول تھے کہ اچانک خوفناک زلزلہ آیا اور اس نے عیش پرستوں کی تمام تر شاد

کامیوں اور خرمستیوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا!

یاد رکھو! موت اچانک آئیگی

ساری مستی خاک میں مل جائیگی





حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی نے لکھی ہے۔

## زلزلہ گناہوں کی بجائے آیت ہے!

ایمام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم

البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت،

حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیروِ طریقت، باعثِ خیر

و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام

احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”(زلزلہ کا) اصلی باعث

آدمیوں کے گناہ ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۷ ص ۹۳) آہ! آج کل گناہوں کا زوردار

سیلاب ہے، خود بُرائیوں سے بچنا تو ایک طرف رہا، نیکیاں کرنے اور سنتوں پر عمل

کرنے والوں کیلئے بھی گویا زمین تنگ کر دی گئی ہے! آہ! آہ! آہ! بروز ہفتہ ۳

رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ 8.10.05 کو کچھ لوگ طرح طرح کے گناہوں میں

مشغول تھے کہ یکا یک خوفناک زلزلہ آیا اور اُس نے ہمارے وطن عزیز پاکستان

کے مشرقی حصے کو اجاڑ کر رکھ دیا! زلزلے کے ضمن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی

قافلوں کے مسافر عاشقانِ رسول کے عبرتناک تجربات و مشاہدات پڑھئے اور

خوب توبہ و استغفار کیجئے۔

## ﴿۱۷﴾ زندہ بچی پریشکر میں اُبال دی!

کہتے ہیں، کشمیر کے کسی علاقہ میں ایک شخص جس کی 5 بچیاں تھیں، چھٹی





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر سال خدایا! ہر ماں کو اپنے بچے پر درود پاک پڑھنا پھول گیا وہ جنت کا راستہ پھول گیا۔

بارِ ولادت ہونے والی تھی۔ اُس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی  
تُو نے بچی کو جتا تو میں تجھے نو مولود بچی سمیت قتل کر دوں گا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك  
کی تیسری شب ایک بار پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔ صُبح کے وقت بچی کی ماں کی  
بیچ و پکار کی پرواہ کئے بغیر اُس بے رحم باپ نے مَعَاذَ اللہ عزوجل اپنی پھول جیسی  
زندہ بچی کو اٹھا کر پریش کرکمر میں ڈال کر پھولے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریش  
کر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آگیا! دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے  
اندر زندہ دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اُسی کے  
ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ ا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۱۸﴾ کٹا ہوا سر

اسلام آباد کے زلزلہ زدہ مارگلہ ٹاور کے منبر میں سے ایک شخص کا  
کٹا ہوا سر ملا، دھڑنہ مل سکا، بعض افراد نے سر کو پہچان کر بتایا کہ یہ بدنصیب شخص  
جب اذان شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا۔  
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس خوفناک زلزلے نے پاکستان کے مشرقی



حصے میں یعنی پنجاب کے بعض مقامات کے علاوہ کشمیر اور صوبہ سرحد میں بے حد تباہی مچائی، لاکھوں افراد مارے گئے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے سنتوں کی تربیت کے کچھ مدنی قافلے بھی زلزلہ زدہ علاقوں میں لاپتا ہو گئے مگر **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عزّوجلّ وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مدنی قافلے کی مدنی بہار ملا حظہ ہو چٹانچہ

﴿۱۹﴾ ”یا رسول اللہ“ لکھنے کی برکت

لائڈھی باب المدینہ کراچی کے ۱۷ اسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک ۳۰ دن کے مدّنی قافلے کا کچھ اس طرح بیان ہے، ہمارا مدّنی قافلہ عباس پور تحصیل نکر بالا کشمیر کی جامع مسجد غوثیہ میں ٹھہرا ہوا تھا، ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ (مطابق ۵.۱۰.۰۸) کو نماز فجر و اشراق وغیرہ کے بعد جدّ ول کے مطابق عاشقانِ رسول آرام کر رہے تھے کہ یکا یک زوردار جھٹکے سے سب ہڑا کر جاگ اُٹھے، حواس قائم ہوں اس سے پہلے ہی مسجد کے در و دیوار کڑا کے دھڑا کے کے ساتھ ٹوٹنے لگے، مگر **یار رسول اللہ** کے نعرے پر ہماری جان قربان! مسجد کی بخوبی دیوار کا وہ حصّہ جس پر **یار رسول اللہ** غزوہ جند و منی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لکھا ہوا تھا وہ گرنے سے بچ گیا اور چھت اُس پر گر کر جڑ چھٹی ہو گئی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ**





مدينة  
المتنورة





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو گھر پر زور ہو کہ تمہارا زور گھر تک پہنچا ہے۔

کھاٹی ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سوا کوئی نجات نہیں پائے گا۔ یہ سن کر وہ خوشی کے ساتھ واپس چلی گئیں۔ (روض البریاجین ص ۱۰ العینیہ مصر) اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**شکوہ نہیں کرنا چاہیے!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابی رسول حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کس قدر قناعت پسند تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی کیسی اطاعت گزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوجود حضرت کا خوفِ خدا سے مملو جملہ سن کر بطیب خاطر واپس لوٹ گئیں۔ تنگدستیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے ہمیشہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہئے اور اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔

زباں پر شکوہ رنج و آلم لایا نہیں کرتے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۲۱﴾ پریشان حال کی دعا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی، حضور! اہل و عیال کی فکر نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیے۔



خیر جان مصطفیٰ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانسی کو چھانسنے کی بجائے اُٹھ کر دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

جواب دیا، تیرے اہل و عیال جب تجھ سے آتا اور روٹی نہ ہونے کی شکایت کریں اُس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کیا کر کہ تیری اُس وقت کی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ (ملخصاًروض الرباحین ص ۱۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ظاہر ہے کہ جس کی تنگدستی عروجِ بام پر ہوگی وہ شخص بے حد دکھی اور غمگین ہوگا اور دکھیاروں کی دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولینا تقی علی خان علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب مستطاب ”أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ“ میں ص ۱۱۱ پر جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، ”أَوَّلُ مُضْطَرِّ (یعنی دکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”اس کی طرف یعنی دکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قبولیت کی طرف تو خود قرآن کریم میں ارشاد موجود ہے:-

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ۖ  
وَيَكْشِفُ السُّوءَ

سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور

کر دیتا ہے بُرائی۔ (ب ۲۰ النحل ۶۲)

**﴿۲۲﴾ مرحبا! اے فاقہ مستی!**

کسی مردِ صالح سے جب ان کے بال بچوں نے کہا، آج کی رات



خیر مان مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجھ پر زورِ پاک کی نکتہ راہ تک پہنچانے کے لئے طہارت ہے۔

کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ فرمایا، ہمارا ایسا مقام نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھوکا رکھے! یہ درجہ تو وہ اپنے ولیوں کو عطا فرماتا ہے۔ مشائخ میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ انہیں جب تنگدستی پیش آتی تو فرماتے، **مرحبا! اے شعارِ صالحین!** (یعنی اے غربت و فاقہ مستی! تو تو اہل اللہ کی نشانی ہے تجھے خوش آمدید کہ ہمارے پاس تیری تشریف آوری ہوگئی)

(روضۃ الرباحین ص ۱۱)

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاسکتا

جو رنج و مصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

**فیضول فکر ہیں چھوڑ دیجئے!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں اُن بے صبروں کیلئے کافی درس ہے جو دنیوی مستقبل

کی بے جا فکر وں میں پڑتے، گڑھتے اور خواہ مخواہ دل مسوئے رہتے ہیں، ان کی بچیاں ابھی تو کم سن ہوتی ہیں پھر بھی ان کی شادیوں کیلئے سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جاتے ہیں۔ فرض ہو جانے کے باوجود حج کی سعادت سے خود کو محروم رکھتے ہیں اور غم رہی ہوتا ہے کہ پہلے بچیوں کی شادی کے ”فرض“ سے سبکدوش ہو جائیں! حالانکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، بچیوں کی جوانی تک خود زندہ رہیں گے یا نہیں اس کی کسی کے پاس کوئی گارنٹی نہیں یا بچیاں جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے سے قبل ہی موت کے دروازے سے قبر کی سیڑھیاں اتر جائیں گی اس کا کسی کو بھی پتا نہیں۔



حضرت مصطفیٰ ﷺ میں جس طرح اس نے کتابہ میں لکھ دیا، پاک کہتے ہیں کہ یہ کتاب جس میں آپ ﷺ کی ہر بات ہے، اس میں ہر بات ہے۔

آہ! کئی لوگ ہائے دُنیا! ہائے دُنیا! کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، مگر جیتے جی آخرت کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ مسلمان کو ہمت اور خوش عقیدگی سے کام لینا چاہئے۔ ہمیں خواہ مخواہ ”دو جان“ کی فکر کھائے جاتی ہے حالانکہ دو جہان کو پالنے والا ہمارا حامی و ناصر ہے۔

مصائب میں کبھی خُرفِ شکایت لب پہ مت لانا  
مُصِیبت میں خدا بندوں کو اپنے آزماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کے ایسے ایسے صابر بندے گزرے ہیں جنہوں نے مصیبتوں کو اس طرح گلے لگایا کہ اللہ عزوجل سے ان کے ٹلنے کی دعا کرنے کو بھی مقامِ تسلیم و رضا کے مُنافی جانا پڑنا چھو۔

## ﴿۲۳﴾ عجیب و غریب مریض

حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیدنا

جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا، میں رُدے زمین کے سب سے بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جذام کی وجہ سے گل گٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زبان سے کہہ رہا تھا، ”

یا اللہ! تو نے جب تک چاہا ان اعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور





میرا نام مسکونہ! دیکھو! دل میں ہے، تم اللہ کے کلمات سے اذہان پاک جم، یہ قلب لہر لہر، آواز پاک و مہربانے کو اس کی طرف سے ہے۔

میری اُمید صرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔“ حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اے جبریل امین! میں نے آپ کو نمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔ حضرت سیدنا جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا، اس مصیبت میں مُبتلا ہونے سے قبل یہ ایسا ہی تھا، اب مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لوں۔ چنانچہ حضرت سیدنا جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں! مگر عابد نے زبان سے وہی بات کہی، ”یا اللہ عز و جل! جب تک تُو نے چاہا ان آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپس لے لیا۔ اے خالق! عز و جل! میری اُمید گاہ صرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔“ حضرت سیدنا جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عابد سے فرمایا، آؤ ہم تم باہم ملکر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابد نے کہا، ہرگز نہیں۔ حضرت سیدنا جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، آخر کیوں نہیں؟ عابد نے جواب دیا، ”جب میرے رب عز و جل کی رضا اسی میں ہے تو مجھے صحت نہیں چاہئے۔“ حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، واقعی میں نے کسی اور کو اس سے بڑھ کر عابد نہیں دیکھا۔ حضرت سیدنا جبریل امین علی



مرحوم مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں جو کچھ ہوا اس کا اثر ہے۔ اس کی زندگی کو یاد رکھنا ہے اور اسے اپنا رہنما بنانا ہے۔

لَيْسَ اَوْ عَلَيْهِ الضَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نے کہا، یہ وہ راستہ ہے کہ رضائے الہی عزوجل تک رسائی کیلئے اس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (روض الریاحین ص ۱۰۰) **اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

جے ٹوہنا میرے دکھ وِج راضی

میں سکھ ٹوں چلھے پاواں

**مصیبت چھان کی فضیلت!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!

صابر ہو تو ایسا! آخر کون سی مصیبت ایسی تھی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جو اُن بزرگ کے وجود میں نہ تھی حتیٰ کہ بالآخر آنکھوں کے چراغ بھی بجھا دیئے

گئے مگر اُن کے صبر و استیقبال میں ذرہ برابر فرق نہ آیا، وہ ”راضی برضائے

الہی عزوجل“ کی اُس عظیم منزل پر فائز تھے کہ اللہ عزوجل سے شفا طلب کرنے کے

لئے بھی تیار نہیں تھے کہ جب اللہ عزوجل نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں

تندرست ہونا نہیں چاہتا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** یہ انھیں کا حصہ تھا۔ ایسے ہی اہل اللہ کا

مَثَل ہے، **نَحْنُ نَفْرَحُ بِالنِّبَاۃِ كَمَا يَفْرَحُ اَهْلُ الدُّنْيَا بِالنِّعَمِ**۔ یعنی ”ہم

بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہل دنیا دنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر

خوش ہوتے ہیں۔“ یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رحمت ہوا کرتی

ہے اور صبر کر کے عظیم اجر کمانے اور بے حساب جنت میں جانے کا موقع فراہم کرتی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ لَمْ يَمُتْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ"۔

ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُتَحَشِّم، شافعِ اُمَمِ سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رستا دفرمایا، "جس کے مال یا جان میں مُصِیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔" (صحیح الزوائد ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲) ایک اور روایت میں ہے، "مُؤْمِنَانِ کُوْمَرَضٍ، پَرِیْشَانِی، رَنْج، اَذِیْبَت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"

(صحیح البخاری ج ۴ ص ۳ حدیث ۵۶۱۱)

چپ کر سیں تاں موتی بِلَسَن، صَبْر کرے تاں ہیرے

پا گلاں داٹگوں رولا پاویں تاں موتی ناں ہیرے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۲۴﴾ بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حکایت

امام ربّانی حضرت مجددِ اَلْفِ ثانی فیدِ مَن سُرّۃِ الدِّیْن فرماتے ہیں، پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اُس کا ثواب خُصْر و سرورِ عالم سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و حضرت امیرِ الْمُؤْمِنِیْن حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیُّ شَیْرِ خَدَا شَرَّفَ اللہُ تَعَالٰی وَتَبَّہُ الْکَرِیْم و حضرت خاتونِ جَنّت فاطمۃ الزّہراء و حضراتِ کَسَنِیْن کریمین رضی اللہ تعالیٰ



ہر مہینہ ہفت روزہ "فیضانِ سنت" شائع ہوتا ہے۔ ہر مہینہ ہفت روزہ "فیضانِ سنت" شائع ہوتا ہے۔ ہر مہینہ ہفت روزہ "فیضانِ سنت" شائع ہوتا ہے۔

منہم کی ارواحِ مقدسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا اور اُمہاتِ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا نام شامل نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسالت مآب، محبوبِ خدا کے ثواب غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ باریکات میں سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری جانب مُتَوَجِّہ نہ ہوئے اور چہرہ انور دوسری جانب پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا، ”میں عایشہ (صدیقہ) کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) عایشہ کے گھر بھیجا کرے۔“ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توجُّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریکِ طعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرت سیدتنا عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ تمام اُمہاتِ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بلکہ سب اہل بیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہل بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (مکتوبات امام ربانی ج ۲ ص ۸۵) اللہ غزوہ جمل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھی کو ایصالِ ثواب کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اُن کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب محدود بزرگوں





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: آپ کو تمھارا جہاد ہم پر ہے، ہمارا جہاد تم پر ہے۔ (صحیح مسلم)

کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت سیدۃِ شہداء عايشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد انسیت رکھتے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ”غزوہِ سلاسل“ سے واپس لوٹے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غزوہِ خیبر و سلمی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا، عايشہ۔ انہوں نے پھر عرض کی، مردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۱۹ حدیث ۳۶۶۲)

رَبِّتِ صَدِيقَ آرَامِ جَانِ نَبِيٍّ أَسْ حَرِيمِ بَرَاءَتِ بِهْ لَأَكْهَوْنَ سَلَامِ  
یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ اُن کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام  
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ ۱ صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ﴿۲۵﴾ بڑی بی کا ایمان افروز خواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزُوْ خُلْ دَعْوَتِ اِسْلَامِی دَالُوں پر جھوم جھوم کر بارانِ رحمت برسی ہے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ چنانچہ برمنگھم (u.k.) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش خدمت ہے مزید معلوم کیلئے مکتبۃ المدینہ سے رابطہ فرمائیے۔ طریقہ مکتبۃ مدینہ حاصل کر کے پڑھئے۔



خودمان مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ روزِ ہفتہ وار شریف دے گا اس کی تائید کے لیے اس کی ضمانت کریں گے۔

ہے، ہم ایک بار مسلمانوں کی گنجان آبادی والے علاقے small health جس کو ہم اپنے مدنی ماحول میں ”ملکی حلقہ“ کہتے ہیں میں علاقائی دورہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے گھر گھر جا رہے تھے۔ اس دوران ایک گھر پر دستک دی تو ایک عمر رسیدہ خاتون نکلیں جن کا زیر پور (کشمیر) سے تعلق تھا، اردو اور انگلش سے نا بلد تھیں۔ ہم نے سر جھکا کر پنجابی میں نیکی کی دعوت پیش کی اور عرض کی کہ گھر کے مردوں کو فلاں وقت مسجد میں بھیج دیجئے۔ ہم جب جانے لگے تو وہ کہنے لگیں، اب میری بھی سنو، ہمارے پاس وقت کم تھا اس لئے آگے بڑھ گئے مگر ہمارے ایک اسلامی بھائی ٹھہر گئے۔ بڑی بی فرمانے لگیں، الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ جَل میں نے چند ہی روز پہلے یہ مبارک خواب دیکھا تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سبز عمامہ شریف والوں کے جُھر مٹ میں مسجد النبیوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے باہر کی طرف تشریف لارہے ہیں۔“ اللہ غزوہ جَل کی قدرت کہ آج وہی سبز عمامے والے میرے گھر نیکی کی دعوت دینے آئے! اُن کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی گئی۔ اب وہ اپنے خاندان کی اسلامی بہنوں سمیت باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی ہیں۔

ہیں غلاموں کے جُھر مٹ میں بُدْرُ الدُّبے

نور ہی نور ہر سُو مدینے میں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد







خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناس میں کی ایک خاک تھوڑی جس کے پاس بیٹھ کر پھر وہ سچے پھانسیں ہوتی ہیں۔

## ﴿۲۶﴾ با کمال رُومال

حضرت سیدنا عبّاد بن عبد الصّمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک

روز حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم پا کر کنیز نے دسترخوان بچھایا۔ فرمایا، رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک

رومال لے آئی جسے دھونے کی ضرورت تھی۔ حکم دیا، اس کو تَنُور میں ڈال دو!

اُس نے بھڑکتے تَنُور میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے

نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ۔ ہم نے حیران ہو کر عرض کی، اس میں کیا

راز ہے؟ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ وہ رُومال ہے جس سے خُصُور

سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غُیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنا رُبخ پُر نور صاف فرمایا

کرتے تھے۔ جب دھونے کی ضرورت پڑتی ہے ہم اس کو اسی طرح آگ میں دھو

لیتے ہیں! کیونکہ جو چیز اُنبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک چہروں پر

گزرے آگ اُسے نہیں جلاتی (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۳۴) اللہ عزّوجلّ کی

اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارفِ کامل حضرت سیدنا مولانا روم علیہ رحمۃ

القیوم ”مثنوی شریف“ میں اس واقعہ مبارک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔



لو جان مشکلہ اسلام نہ دے، جس کے پاس میرا کہہ دو، دیکھو ہزار تشریف نہ چھو تو کوں جس وہ کوں تری مجلس ہے۔

اے دل خربندہ از نار و عذاب باپتیاں دست دے گن اشراب

نہوں تہا دے راپتیاں تشریف داد جان عاشق را چہا تولد کشاد

(یعنی اے وہ دل جس کو عذابِ نار کا ڈر ہے، ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدس ہاتھوں

سے خود کی کیوں نہیں حاصل کر لیتا جنہوں نے بے جان چیزِ رومال تک کو ایسی فضیلت دیو رگی

عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے، تو ان کے جو عاشقِ زار ہیں ان پر عذابِ نار کیوں نہ حرام ہوا)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے! <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم</sup>

وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

## ﴿۲۷﴾ ابوہریرہ کا توشہ دان

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک غزوہ میں لشکرِ

اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ

کے گلشن کے مہکتے پھول غزوہ جمل و سٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے

فرمایا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی، توشہ دان میں تھوڑی سی گھجوریں

ہیں۔ فرمایا، لے آؤ۔ میں نے حاضر کر دیں جو کل 21 تھیں۔ سرکارِ سٹی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے ان پر دستِ مبارک رکھ کر دعا مانگی پھر فرمایا، دس افراد کو بلاؤ! میں

نے بلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر دس افراد کو بلانے کا حکم دیا، وہ

بھی کھا کر چلے گئے۔ اسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف





ہر سال رمضان میں اس کے کئی دنوں کے لیے کھانا اور شراب کی ایک خاص جگہ پر لکھ دیا گیا۔

لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھائیں اور جو باقی رہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابو ہریرہ! ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ اُٹھیلنا! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرور کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے زمانے میں اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور حضرت سیدنا عثمان غنی علیہم الرضوان کے عہدِ خلافت تک ان ہی گھجوروں سے کھاتا رہا۔ اور خرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) پچاس و سق تو فی سبیل اللہ دیں اور دوسو و سق سے زیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو وہ توشہ دان میرے گھر سے چوری ہو گیا۔ (الحسن البکری ج ۲ ص ۸۵)

اللَّهُمَّ جَلِّ كُنْهَ رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِ الْعَالَمِينَ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی  
(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! و سق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ

(یعنی تین سیر چھ چھٹانک) کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے ان 21 گھجوروں میں سے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار نواہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہزار من سے زائد گھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب اللہ عز و جل کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار اختیارات اور عظیم الشان معجزات سے نوازا۔ یقیناً سرکارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ عظمت نشانِ توہیت بڑی ہے۔ آپ کے صدقے میں آپ کے غلاموں کو بھی بڑے بڑے کمالات عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے خلیفہ مجاز حضرت صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت ملاحظہ فرمائیے۔

## ﴿۲۸﴾ صدرُ الافاضل کی کرامت

حضرت مولانا منظور احمد صاحب گھوسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحبِ خزائن العرفان صدرُ الافاضل علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا روزانہ کا معمول تھا کہ نمازِ صبح محلّہ کی مسجد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسجد جانے سے قبل ہی ایک چار فٹ کے سقاوَر (ساقورتا بنے یا پیتل کے اس دوہرے برتن کو بولتے ہیں جس کے اندر آگ جلتی ہے اور باہر پانی گرم ہوتا یا چائے پکتی ہے) میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلا دی جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب نماز پڑھ کر واپس تشریف لاتے، چائے تیار ہو جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے



خبر جاری ہے: **پاکستان کے لیے** امریکی سائنس دانوں نے ایک نئے ٹیکنالوجی کی کھوج کی ہے جس سے ہوائی جہازوں کو ایسے علاقوں میں لے جانا ممکن ہو گا جہاں پہلے سے کوئی ایئر لائن نہیں چلتی تھی۔

عقیدہ مندوں کی اچھی خاصی بھید جمع ہو جاتی۔ عام طور سے پچاس سے دو سو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہری دالان دونوں میں بالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تشریف رکھتے ہی خُذام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پَرچ (یعنی چھوٹی ٹشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ سے والے کو دیدیتے، اسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بقیہ پورے مجمع کو خُذام اسی طرح ایک ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے۔ ایک پیالی چائے اور ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) کے ساتھ آپ بھی تناول فرماتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سید منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضرین کم ہوں یا زیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وہی ایک سماعور کی چائے روزانہ آنے والے تمام آدمیوں کے لئے کافی ہوتی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید انتظام کرنے کی ضرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سید منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذکورہ بالا بیان اس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ حضرت صدرالفاصل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولاتِ یومیہ کی کرامتوں میں سے ایک اجتہائی کریمانہ کرامت ہے۔ (ملاحظہ)



قرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص چھ روزہ پاک چھ مناجات پڑھا، جس کا راستہ بھول گیا۔

تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل جس ۳۳۳ھ تا ۳۳۴ھ، تنظیم افکار صدر الافاضل بمبئی (اللہ

عز و جلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

ہم کو اے عطار سنی عالموں سے پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا جیزا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۹﴾ لنگڑے لولوں کو بھی حصہ ملے

حکیم محمد اشرف قادری چشتی انارکلی سردار آباد (فیصل آباد) لکھتے ہیں،

میری شادی ہونے کے طویل عرصہ بعد تک اولاد نہ ہوئی۔ مھولی اولاد کے لئے

دوائیں استعمال کیں، دُعا ئیں مانگیں اور کوٹائف پڑھے مگر گوہر مراد ہاتھ نہ آیا۔

بالآخر حضرت محمد ثا اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ العزیز کی

خدمتِ بابرکت میں محرومی اولاد کا تذکرہ کر کے دُعا کا طالب ہوا۔ انہی دنوں

میرے ہمسائے چودھری عبدالغفور نے مجھے بتایا، تین دن سے مجھے خواب میں ایک

بڑی بزرگ نظر آتے ہیں، ان کے سامنے آپ کھڑے ہیں اور آپ کی گود میں چاند سا

خوبصورت بیٹا ہے۔ اُن بڑی بزرگ نے فرمایا، ”حکیم صاحب! ایک بکرا صدقہ دیں

جس میں سے لنگڑے لولوں کو بھی حصہ ملے“ پچنانچہ میں نے حضرت محمد ثا

اعظم پاکستان علیہ رحمۃ اللہ کی جناب میں اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کی، میرا





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو ایک بار نماز کو پورا کرے اور اس میں غلطی نہ ہو، اسے اللہ تعالیٰ اس کی ہر غلطی سے بخش دیتا ہے۔

خیال ہے کہ ایک بکر اذبح کر کے جامعہ رضویہ کے لنگر میں پیش کر دوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ”حکیم صاحب! یہاں تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، بکرے آتے ہی رکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ مجمعہ کو گھر میں گوشت اور روٹیاں پکائی جائیں اور مجمعہ کی نماز کے بعد ختم شریف پڑھا جائے، پکا ہوا گوشت روٹیوں سمیت وہیں غزباء میں تقسیم کیا جائے۔ تم میاں بیوی بھی کھاؤ اور اس میں سے وہاں کے لنگڑے لولوں کو بھی حصہ ملے۔“ یہ یاد رہے کہ خواب کا ذکر کرتے وقت میں نے لنگڑے لولوں کے متعلق بزرگ کا ارشاد قبلہ محدث اعظم سے عرض نہیں کیا تھا۔ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا اور یہ آپ کی زندہ کرامت تھی کہ غیب کی بات بتادی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں کے صدقے بیٹا عنایت فرمایا۔

(مُلخصاً حیاتِ محدث اعظم ص ۲۶۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ اَ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۳۰﴾ عقیدت ہو تو نام بھی کام کر جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاذ العلماء، سَنَدُ الْعُرْفَا، نائبِ اعلیٰ حضرت،

پیرِ طریقت، حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ

الغوی بہت بڑے عالمِ دین تھے، آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے علمائے کرام





فرضانِ مصطفیٰ ﷺ: وہ عمل و اعمال ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوگا اور اس کو عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

کے نام ہیں، آپ ایک باکرامت بکاڑگ تھے چنانچہ مولانا کرم دین (خطیب جامع مسجد چک نمبر ۳۵۶ گ ب) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ڈھانڈ گھوگر انوالہ نزد شڑپور شریف بھینس لینے گیا۔ لیکن اس سفر میں مجھے دردِ شقیقہ (یعنی آدھے سر کے درد) نے بہت پریشان کیا۔ شڑپور شریف قریب ہی تھا، وہاں حاضر ہوا مگر پتا چلا کہ دونوں صاحبزادگان حج کے لئے گئے تھے۔ واپس جاتے ہوئے راستہ میں درد نے بہت پریشان کیا، کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آرہی تھی، نہر کے کنارے چلتے چلتے سامنے کاغذ کا ایک سادہ ٹکڑا نظر آیا، میں نے اُسے اٹھایا اور اس پر ولی کامل حضرت محمدؐ کا نام لکھ کر درد کی جگہ باندھا، آپ کے نام کا تعویذ باندھنا تھا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غرض کہ درد فوراً جاتا رہا اور طبیعت بالکل درست ہو گئی۔ (ایضاً ۲۶۱)

### ﴿۳۱﴾ شیوب لائٹ نے اطاعت کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کے ”نام“ کی یہ شان ہے اُس کے ”

کلام“ کا عالم کیا ہوگا! لہذا کلام سے متعلق بھی ایک کرامت ملاحظہ ہو چنانچہ حضرت محمدؐ کا نام لکھ کر درد کی جگہ باندھا، آپ کے نام کا تعویذ باندھنا تھا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غرض کہ درد فوراً جاتا رہا اور طبیعت بالکل درست ہو گئی۔ (ایضاً ۲۶۱)



نورِ مانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر نورِ ابرہہ کو تمہارا نورِ دودھ تک پہنچتا ہے۔

ہوئی ایک ٹیوب لائٹ کی طرف گئی، یہ ٹیوب کسی فنی خرابی کی وجہ سے کبھی جلتی تھی، کبھی بجھتی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ٹیوب سے مخاطب ہو کر فرمایا، ”اری ٹیوب! تو کبھی جلتی ہے، کبھی بجھتی ہے، تُو رِ اَکرم، نُوْرِ مُجَسِّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نورِ مبارک سے تمام جہان روشن ہو گیا اور تو کیوں ناشکری بنتی ہے۔ خبردار! خبردار! تو بجھی تو۔۔۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد سے نعرۂ رسالت کی گونج پڑ گئی، تمام حاضرین نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ٹیوب لائٹ اختتامِ جلسہ تک مؤثر روشن رہی۔

(ایضاً ۲۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گیہوں گھن سے بچیں  
سروں کے درویش  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! باعمل علماء کی بھی کیا شان ہوتی ہے! ہمیں ہر دم علمائے اہلسنت کے دامن سے وابستہ رہنا چاہئے۔

علمائے حق کی رفعتوں کا اس سے اندازہ لگائیے جیسا کہ حضرت سیدنا کمال الدین الد میری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض اہل علم حضرات کے ذریعے مجھے معلوم ہوا ہے، اگر مدینہ منورہ رَاحَہُ اللہُ شَرَفَاؤُ تَعَظِیْمًا کے مشہور ”نقشبائے سبۃ“ یعنی سات علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے اسمائے گرامی کسی پرچے میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیئے جائیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھن (یعنی اناج کا کیڑا) نہیں لگے گا، اگر درود





عمر مابین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ ایسی باتیں کہیں جن سے ہمارے دل بہانے ہو سکیں۔

سروالے کے سر پر لٹکائیں (یا باندھیں) یا ربکی سات نام پڑھ کر سر پر دم کریں تو ان شاء اللہ غرزہ جل در دیر جاتا رہے گا۔ وہ سات اسمائے مبارکہ یہ ہیں: عُبَيْدُ اللّٰہِ ، غُرُوزَہ ، قَاسِمٌ ، سَعِیدٌ ، اَبُو بَکْرٌ ، سُلَیْمَانٌ ، خَارِجَہ رِجْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

(حیۃ النبیؐ ج ۲ ص ۵۳)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، علمائے حق اور اللہ غرزہ جل کے**

نیک بندوں کے ناموں میں بھی عجیب برکتیں ہوتی ہیں، جن کے ناموں کی یہ شان ہے، ان کی کتابوں، بیانوں، صحبتوں اور ایسوں کے مزاروں کی حاضریوں اور ان کے ایصالِ ثواب کے لنگروں کی عظمتوں کا کیا پوچھنا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

**﴿۳۲﴾ گندھا ہوا آٹا دیدیا**

**حضرت سیدنا حبیب عجمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دروازے پر ایک**

سائل نے صدا لگائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا گندھا ہوا

آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

وہی آٹا اٹھا کر سائل کو دے دیا۔ جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا نڈا ارد (یعنی

غائب)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔

بہت پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا۔ وہ بولیں،





نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر تو وہ پاک کی عزت رہے، آپ نے کب یہ کہا ہے کہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سُبْحَنَ اللّٰہ! یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے! اتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، دیکھو تمہیں کس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا! (روضۃ الرباحین ص ۱۵۲) اللّٰہ غَزُوْ جَلُّ عَى اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوگا۔ غَزُوْ جَلُّ میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اجر و ثواب کی حق داری تو ہے ہی، بعض

اوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نعم البدل عطا کیا جاتا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا غَزُوْ جَلُّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو بکر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار غَزُوْ جَلُّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مُعَاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ساری باتیں اچھی طرح یاد رکھیں اور ان سے اپنے لیے عمل کی بات لیں۔

**کنوئل سے بھرنے سے پانی بڑھتا ہے**

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ بیان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے یہ تجربہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چو ہے، سرسری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہو جاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صدقہ نکلتا رہے اس میں سے خرچ کرتے رہو، ان شاء اللہ غرضِ خل بڑھتا ہی رہے گا، کنوئیں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ العصابیح ج ۲ ص ۹۳)

**مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شمار ثوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، چنانچہ میرے آقا**

علیہ السلام، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ قرآن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں، ”خلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنم کی آگ میں تپا کر اس سے اُن کی پیشانیاں، کرڈیں، پٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنم کا گرم ہتھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھیں گے۔“





عمر بن الخطابؓ: یا علیؓ! من قبل ان یصل علیہ السلام رکعتہ من صلاتہ فلیکمل صلوٰۃ من قبل ان یتکلم بہ۔

کہ ہڈیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گھڑی توڑ کر پیشانی سے ابھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پر انا خبیث خونخوار اژدہا بن کر اس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا منہ اپنے منہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چھاڑا لے گا۔ والعباد، باللہ رب العلمین (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۱۵۳) میرے آقا علیؓ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز! کیا خدا اور رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا (قیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں ٹھیلنی سہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سانسہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چپکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (ایضاً ص ۱۷۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم**

وَابْتَغِ رِزْقَہٗٓ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ و خیرات کے ضروری احکامات کی معلومات





فہم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہاجر و شریف آدمی تھے۔ ان کے لیے ایک شہر مقرر کیا گیا تھا۔ یہ شہر مدینہ منورہ ہے۔

ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ دعوتِ اسلامی سے منجبت بڑھانے کیلئے ایک ”مَدَنی بہار“ پیش خدمت ہے پُجانچے

## ﴿۳۳﴾ ایک کورین کا قبولِ اسلام

سُنُّوں کی تربیت کا عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ ”کوریا“ کے ایک علاقے میں گیا، وہاں پر ایک غیر مسلم کورین نے مَدَنی قافلے کو دیکھ کر پوچھا، کیا آپ لوگ مسلمان ہیں؟ مَدَنی قافلے والوں نے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں۔ اُس نے پوچھا، یہ سر پر کیا باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا، یہ عمامہ شریف ہے جو کہ ہمارے پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنت ہے۔ اسی طرح اُس نے داڑھی شریف کے بارے میں سوال کیا، جواب ملا، یہ بھی ہمارے میٹھے میٹھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ وہ کہنے لگا، میں نے اسلام کو کتابوں میں پڑھا تھا مگر نگاہوں سے نہیں دیکھا تھا۔ آج پہلی بار اسلام کی عملی تصویر نظروں کے سامنے آئی، جو دل کو بے حد بھائی ہے، مہربانی فرما کر مجھے گلہ پڑھا کر مسلمان کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول کے نورانی داڑھیوں اور پُر نور عماموں سے جگمگاتے نورِ برساتے دریاچروں کی زیارت کی برکت سے وہ کورین کافرِ مشرّف بہ اسلام ہو گیا۔







فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نور و شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

باکمال حکایت سنئے اور جھومئے۔ چٹانچے

﴿۳۴﴾ نور انی چھڑے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

۱۴۲۵ھ (جنوری ۲۰۰۵ء) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس

شوریٰ کے نگران اور مجلسِ بین الاقوامی امور کے بعض اراکین وغیرہ کامنڈنی قافلہ

باب المدینہ (کراچی پاکستان) سے سفر کر کے ساؤتھ افریقہ پہنچا، اسی دوران

دعوتِ اسلامی کامنڈنی مرکز فیضانِ مدینہ بنانے کیلئے جگہ دیکھنے کے لئے یہ قافلہ

ایک مقام پر پہنچا، وہاں پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں نے منڈنی قافلے کا پرتاک

طریقے پر خیر مقدم کیا۔ اُس جگہ کا مالک جو کہ عیسائی تھا، باعمامہ و باریش چمکدار و نور

بار چہرے والے عاشقانِ رسول کے جلووں اور اللہ اللہ کے پُر کیف نغموں میں

مست ہو گیا، بے قرار ہو کر آگے بڑھا اور نگرانِ شوریٰ سے کہنے لگا، ”مجھے مسلمان کر

لیجئے۔“ اُسے فوراً نصرانی مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کر لیا گیا،

اسلامی بھائیوں کی خوشی کی انتہاء نہ رہی، اللہ اللہ کی زوردار صداؤں سے فضا کا

سینہ دھل اٹھا۔

تو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجالے ہے اچھا، نہیں ہے بُرائی ماحول

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا منڈنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



شریعتِ اسلامیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

## ﴿۳۵﴾ قاضی صاحب کا خمیر

کروڑوں غنہلوں کے عظیم المرتبت پیشوا حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے حضرت صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصغہان کے قاضی تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم نے حضرت صالح کے مطبخ (یعنی باورچی خانہ) سے خمیر لے کر روٹی تیار کر کے امام صاحب کی خدمت میں پیش کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استفسار فرمایا، یہ اس قدر نرم کیوں ہے؟ خادم نے خمیر لینے کی کیفیت بتادی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میرا بیٹا جو کہ اصغہان کا قاضی ہے اُس کے یہاں سے خمیر کیوں لیا! اب یہ روٹی میں نہیں کھاؤں گا یہ کسی سائل کو دید و مگر اُس کو بتادینا کہ اس روٹی میں قاضی کا خمیر شامل ہے۔ اتفاق سے چالیس روز تک کوئی سائل نہیں آیا یہاں تک کہ روٹی میں بُو پیدا ہو گئی۔ خادم نے وہ روٹی دریائے وِجلہ میں ڈال دی۔ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ مرحبا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس دن کے بعد دریائے وِجلہ کی مچھلی کبھی نہیں کھائی۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۷) **اللہ** عزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا امام احمد بن

حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس قدر مُشقی اور پرہیزگار تھے کہ اپنے قاضی میٹے کے مال سے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے پروردگار نے بتایا ہے کہ میں اس کی امت سے ہوں گا۔

بھی پرہیز کرتے تھے۔ قاضی (یعنی جج) کی آمدنی اگرچہ حرام کی نہیں ہوتی تاہم ان کا مکمل طور پر انصاف کرنا دشوار ہوتا ہے اگر وہ انصاف سے کام لیں تب بھی چونکہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہوتے ہیں اور ان کی تنخواہ حکومت ادا کرتی ہے اور حکمران عموماً ظلم وعدوان سے بچ نہیں پاتے نیز ان کے خزانے میں رقم کا سُتھرا ہونا بھی مشکل ہوتا ہے کہ یہ لوگ اکثر ظلم کے ذریعے مال حاصل کرتے ہیں لہذا محض تقویٰ اور احتیاط کے سبب حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاضی کے خمیر والی روٹی نہیں کھائی اور جب وہی روٹی دریائے دجلہ میں ڈالی گئی تو وہاں کی مچھلی کھانی بھی ترک فرمادی کہ کہیں ایسی مچھلی پیٹ میں نہ چلی جائے جس نے وہ روٹی کھائی ہو!

### ﴿۳۶﴾ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی شان کے مالک تھے منقول ہے کہ کسی خاتون کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے، اُس نے اپنے بیٹے کو دُعا کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھیجا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احوال سننے کے بعد دُعو کر کے نماز شروع کر دی، جب وہ نوجوان گھر پہنچا تو ماں صحت یاب ہو چکی تھی اور اُس نے خود آکر دروازہ کھولا۔

(نذکرة الاولیاء ص ۱۹۶)

اللہ عزوجل کے نیک بندوں کی تعظیم کے ثواب کا کام ہے پُتناچے





## ﴿۳۷﴾ تعظیم کا صلہ

ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ**

**اللَّهُ بِكَ؟** یعنی اللہ عز و جل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ

عز و جل نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا، کون سا عمل کام آگیا؟ جواب دیا، ایک

بار حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے وضو فرما رہے تھے

اور وہیں میں بلندی کی طرف وضو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحب پر پڑی

تو تعظیماً نیچے کی جانب آگیا۔ بس یہی ”تعظیم ولی“ والا عمل کام آگیا اور میں بخشا

گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۹۶) **اللَّهُ** عز و جل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان

کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۳۸﴾ سونے کی جوتیاں

مشہور محدث حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

جب حضرت سیدنا امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی میں

نہت غمگین ہوا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناز و ادا سے چل

رہے ہیں۔ میں نے عرض کی، اے ابو عبد اللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا، یہ جنت میں

خُدام کی چال ہے۔ عرض کی **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ





**فروہان مصطفیٰ:** (اصل فرشتہ) یہ اپنے علم کی روشنی میں ہر شخص کی ناک کا تار نکال دیتا ہے۔

کیا سلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ غزوہ جہل نے میری مغفرت فرمادی، میرے سر پر تاج سجایا اور پاؤں میں سونے کی جوتیاں پہنائیں اور فرمایا، اے احمد! یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ تُو نے قرآن کو میرا (یعنی اللہ کا) کلام کہا۔ **اللہ** تبارک و تعالیٰ نے مزید فرمایا، اے احمد! مجھ سے وہ دعاء کر جو تُو دُنیا میں کرتا تھا۔ میں نے عرض کی، اے میرے رب عزوجل! ہر چیز۔۔۔۔۔۔ میں ابھی اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ ارشاد ہوا، ہر چیز تیرے لئے موجود ہے۔ اس پر میں نے عرض کی، ہر چیز پر تیری قدرت کے سبب۔ فرمایا، تُو نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی، **یا اللہ!** عزوجل مجھ سے حساب نہ لے بس میری مغفرت فرمادے۔ فرمایا، جا ایسا ہی کر دیا۔ پھر ارشاد ہوا، اے احمد! یہ جنت ہے اس میں داخل ہو جا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت **سیدنا سفیان ثوری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں پہلے سے موجود تھے، ان کے دو پر تھے جن سے وہاں ایک گھجور کے درخت سے دوسرے درخت پر اڑتے پھر رہے تھے اور ان کی زبان پر جاری تھا، ”سب خوبیاں اُس اللہ غزوہ جہل کے لئے ہیں جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا اور سرزمین جنت کا ہم کو وارث بنایا، جنت میں ہم جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بناتے ہیں تو عمل کرنے والوں کا اجر بہت ہی بہتر ہے۔“ میں نے پوچھا، حضرت **سیدنا عبدالوہاب و راق** علیہ رحمۃ الرزاق کا کیا حال ہے؟ تو کہا، میں ان کو نور کے سمندر میں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے حضرت **سیدنا**





غور جان مصطفیٰ ﷺ کے ہاں ہر طرح کی خدمت و سب سے بڑا کام ہے، انہیں تو جی میں ہے۔

شرحانی علیہ رحمۃ اللہ اکائی کا حال دریافت کیا تو فرمایا، وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہیں، ان کے سامنے ایک خوان ہے اور رب کریم جل جلالہ ان پر متوجہ ہے، فرما رہا ہے کہ اے دنیا میں نہ کھانے اور نہ پینے والے! اس جہان میں کھا اور لطف اٹھا۔ (شرح الصدور ص ۲۸۹) اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

### ﴿۳۹﴾ کوڑے کی ہر ضرب پر معافی کا اعلان

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عزوجل کے نیک

بندے دین کی خاطر تکالیف اٹھا کر دنیا سے جب رخصت ہو جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کا کس قدر اعزاز فرماتا ہے۔ جی ہاں کروڑوں غلبیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حق کی خاطر بہت زیادہ مشقتیں جھیلی ہیں پچانچہ ایک موقع پر عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے حکم پر جلا د سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بڑھنہ پیٹھ پر باری باری کوڑے برسائے گئے جس سے مقدس پشت لہو لہان ہو گئی اور کھال مبارک ادھر گئی، اسی دوران آپ کا پا جامہ شریف سڑکنے لگا تو بارگاہ خداوندی عزوجل میں دعاء کی، یا اللہ! عزوجل تو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں، مجھے بے پردگی سے بچالے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل پا جامہ شریف مزید سڑکنے سے رُک گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہو گئے۔





فرمانِ جلیل: (اسل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا کلمہ اور اس سے کچھ اور نہ پاک نہ بڑھا حقیقتاً ہے۔ (تہذیب و احکام)

جب تک ہوش قائم تھا کوڑے کی ہر ضرب پر فرماتے، ”میں نے مُعْتَصِم کا تصور مُعاف کیا۔“ بعد میں لوگوں نے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا، **مُعْتَصِم بِاللّٰہ**۔ سلطانِ دُوجہان سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ بروزی قیامت کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ احمد بن حنبل نے سلطانِ دُوجہان سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا جان کی آل کو مُعاف نہیں کیا! (مُلَخَّصاً مَعْدِنِ اخلاق حصہ ۲ ص ۳۷)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (دارالکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی) حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلسل اٹھائیس ماہ (سودو سال) قید میں رکھا گیا، اس دوران آپ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو جاتی، تلواریں پھر کے (زخم) لگائے گئے، پاؤں تلے روند ا گیا۔ مگر مرحبا! استقامت! اتنی اتنی مصیبتیں ٹوٹنے کے باوجود آپ ثابت قدم رہے (الطُّغَاتُ الْکُبْرٰی ج ۱ ص ۷۹) حضرت سیدنا علامہ حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محمد بن اسمعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو 80 کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اٹھتا! مگر واہ رے صبرِ امام!

(مُلَخَّصاً مَعْدِنِ اخلاق حصہ ۲ ص ۱۰۶ دارالکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی)





فروغِ عالمی، اسلامی اور خدائی حب اور شہرِ نبویؐ کے لیے جو ایک بارہویہ ہے۔ یہ علامتِ خدائی اس پروردگارِ حق کی طرف سے ہے۔

ترپنا اس طرح بکھل کہ بال و پر نہ ملیں

اوب ہے لازمی شاہوں کے آستانے کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

## ﴿۴۰﴾ چور نے صبر کی تلقین کی

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

جب مصیبت کے یام میں آپ کو کوڑے مارنے والے کے رو برو پیش

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ”ابو الہیثم عیار“ نامی ایک شخص کے ذریعے آپ کی مدد

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

فرمائی وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ”اے احمد! میں فلاں چور ہوں مجھے اٹھارہ

ہزار کوڑے مارے گئے تاکہ چوری کا اقرار کر لوں مگر میں نے اقرار نہ کیا حالانکہ جانتا

تھا کہ جھوٹا ہوں۔ آپ کہیں کوڑے کی مار سے گھبرانہ جائیں، آپ تو حق پر ہیں۔ پس

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

جب آپ کو کوڑے مارنے سے درد ہوتا تو چور کی بات ذہن میں لے آتے بعد ازاں

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ ہمیشہ اس کے لئے دُعاے رحمت فرماتے۔“ (الطَّبَائِفُ الْكُبْرٰی ج ۱ ص ۷۸، ۷۹)

حضرت سیدنا بشر بن الحارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”آپ کو

آگ کی بھٹی (یعنی جیل) میں ڈال کر آزمایا گیا اور آپ (استقامت کی وجہ سے)

(ایضاً ج ۱ ص ۸۰)

سُرخ سونا بن کر نکلے۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا

عز و جل میں پیش آنی والی تکالیف کو خندہ پیشانی سے

ہرداشت کرنے والوں کا بارگاہِ خداوندی عز و جل

وَلِیُّوْا لِلّٰہِ  
ہِکِی کر انوازیان





نورِ مبین: (اسلامی زندگی کے ہر شعبہ میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارنا)

میں کس قدر اعزاز کیا جاتا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ اکافی کو بھی دنیا میں رضائے الہی عزوجل کی خاطر بھوک و پیاس کی سختیاں برداشت کرنے اور نفس کو مارنے کے باعث اللہ عزوجل کس قدر لطف و کرم سے نوازا رہا تھا۔ نیز ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم بھی دنیا میں نفس کشی فرماتے اور کھانے پینے سے بے رغبت رہتے تھے۔ سرکارِ بغداد حضورِ پاک پر اللہ عزوجل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے عاشقِ رسول اور ولیِ کامل، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں۔

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے  
مزدل  
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایسی پیاری پیاری معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ ان شاء اللہ عزوجل دین و دنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے۔

## ﴿۴۱﴾ دماغ کی رسولی غائب ہو گئی

بکیمہار ضلع چندر پور مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنی شمولیت کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا، 7 سال





طبرستان، "صلواتی علیہ وسلم" اس نے محمدی مرتبہ کے ساتھ ساتھ "پاکستان" کے نام کے ساتھ ساتھ لکھا۔

کی عمر میں "تھر گئے" کی وجہ سے میری بائیں آنکھ زخمی ہو گئی۔ علاج کروانے پر کافی آرام ملا لیکن آنکھ کی روشنی کم ہو گئی۔ اس سے درسِ عبرت حاصل کرنے کے بجائے مزید غفلت کا شکار ہو کر میں ناچ گانوں کی تحفوں کا رسیا ہو گیا، ناچ کلب کی چمکا پوندروشنیوں کے سبب میری اسی آنکھ میں سخت درد شروع ہو گیا۔ تشخیص کروانے پر پتا چلا کہ دماغ میں رسولی (BRAIN TUMER) ہے۔

بڑے بڑے اسپتالوں میں علاج کروایا فائدہ ہونا تو کچا، "مرض بڑھتا گیا یوں یوں دواء کی" کے مصداق گردن بھی ٹیڑھی ہو گئی اور غذا کھانا بھی مشکل ہو گیا! میری تکلیف کے سبب گھر والے بے حد پریشان تھے۔ انہیں دنوں دعوتِ اسلامی والے

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے گاؤں میں تشریف لے آیا۔ انہوں نے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گھر کے تمام افراد کو بیان

میں شرکت کی دعوت دی لیکن ہم نے پریشانی کا اظہار کر کے معذرت کر لی۔ محلہ کی مسجد میں سے مبلغ کے بیان کی آواز ہمارے گھر میں بھی آرہی تھی، اُس بیان کو سن کر ہمارے اہل خانہ بے حد متاثر (م. ث. آٹ. ثر) ہوئے۔ اور "ڈرگ" میں

ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں چلنے کو تیار ہو گئے۔ اُس اجتماع میں سنتوں بھرے بیان کے بعد رقت انگیز دعا ہوئی۔ جب اجتماع سے واپسی پر میں

نے C.T. scan کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹر زحیران رہ گئے کہ پچھلی سب رپورٹس



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے بھی زیادہ بار بار اس پر اس قدر متنبہ تھے۔

میں دماغ کی رسولی (BRAIN TUMER) موجود تھی لیکن اب کی بار C.T.scan میں رسولی غائب تھی! اس حیرت انگیز واقعہ سے متاثر ہو کر خود گھر والوں نے میرے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجایا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضامدنی ماحول  
اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوامدنی ماحول  
سنور جائے گی آخرت ان شاء اللہ  
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

## ﴿۴۲﴾ دلوں کی بات جان لی

ہُجُورِ داتا گنج بخش حضرت سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،  
ہم تین<sup>۳</sup> اَحبابِ حضرت سیدنا شیخ ابنِ عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے ”رملہ“  
نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کوئی نہ کوئی  
مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرت سیدنا شیخ ابنِ عکرمہ  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حسین بن منصور خلّاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مناجات اور اشعار ذکر کا رہیں۔  
دوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شفا حاصل ہو جائے۔ تیسرے  
نے کہا، مجھے حلّوہ صابونی (یعنی برنی) کھانے کی خواہش ہے۔ جب ہم لوگ حاضر



خُرمِ صانعِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر رحم فرماؤ، آپ کا یہ صانعِ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا ہے۔

خدمت ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا حسین بن منصور خلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اشعار اور مناجات لکھوا کر میرے لئے تیار رکھے تھے جو مجھے عطا فرما دیئے۔ دوسرے درویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی رتلی کی تکلیف دُور ہو گئی۔ تیسرے سے فرمایا، صَلَوٰتِیْ حَلَوٰہ (برنی) شاہی درباروں کی غذا ہے مگر آپ نے لباسِ صوفیا پہن رکھا ہے! دو میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔ (کشف المحجوب ص ۳۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

### ﴿۴۳﴾ کیا حسین بن منصور نے اَنَا الْحَق کہا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیاء اللہ لوگوں کے دلوں کے احوال جان لیتے ہیں، جیسی تو حضرت سیدنا شیخ ابن علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغیر پوچھے خُصُور داتا گنج بخش حضرت سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اُتباب کی ولی مُرادیں بیان کر دیں اور دُک کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے کو اصلاح کا مَدَنی پھول عنایت فرمایا۔ اس حکایت میں حضرت سیدنا حسین بن منصور خلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکرِ خیر بھی موجود ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے اَنَا الْحَق یعنی ”میں حق (خدا) ہوں“ کہا تھا۔ اس غلط فہمی کا رد کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھڑے ہو اور دو چہرے کو تہہ از تہہ دیکھو تک پہنچتا ہے۔

احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”حضرت سیدنا حسین بن منصور خلّاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو عوام ”منصور“ کہتے ہیں، منصوران کے والد کا نام تھا، اور ان کا اسم گرامی حسین۔ (آپ) اکابر اہل حال سے تھے۔ ان کی ایک بہن ان سے ہڈ زچہا مرتبہ ولایت و معرفت میں زائد تھیں۔ وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یاد الہی غرّ و خلّ میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، ان کو دس دس گزرا۔ دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے، وہ اپنے وقت پر اٹھ کر چلیں، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہوئے، دیکھتے رہے، آسمان سے سونے کی زنجیر میں یا قوت کا جام اُترا اور ان کے دہن مبارک (یعنی منہ شریف) کے برابر آگیا، انھوں نے پینا شروع کیا، ان سے صبر نہ ہو سکا کہ یہ جنت کی نعمت (مجھے) نہ ملے، بے اختیار کہہ اُٹھے کہ بہن! تمہیں اللہ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑ دو، انھوں نے ایک جُرْعہ (یعنی ایک ٹھونٹ) چھوڑ دیا، انھوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر درو دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے؟ انھوں نے کہنا شروع کیا، ”اَنَا الْحَقُّ“ (اَنَا لَ۔ الْحَقُّ) یعنی بیشک میں سب سے زیادہ اس کا سزا وار (یعنی حقدار) ہوں۔ لوگوں کے سُننے میں آیا ”اَنَا الْحَقُّ“ (یعنی میں حق ہوں) وہ (لوگ) دعویٰ خدائی سمجھے، اور یہ (یعنی خدائی کا دعویٰ) کُفر ہے اور مسلمان ہو کر جو کُفر



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحت ہر مسلمان کو واجب ہے کہ اسے اپنے دل سے نکال دے۔

کرے مُرتد ہے اور مُرتد کی سزا قتل ہے۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۱۵۔ حدیث

۳۰۱۷ میں ہے کہ) غیبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن

عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو اپنا دین بدل دے اسے قتل

کرو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۴۰۰)

الحمد لله رب العالمین دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور مدنی

قافلوں میں سفرِ اصلاح عقائد و اعمال کے بہترین ذرائع ہیں چنانچہ

## ﴿۴۴﴾ میں شرابی اور چور تھا

بسمبئی (المحمد) کے اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ مجھے غلط

صحبت کے سبب کم عمری ہی میں شراب اور جوآ (جو آ) کی لت پڑ گئی تھی، ہیرے اور

سونے کی اسمگلنگ میں مہارت کے باعث میں اس میدان میں ”رنگ“ مشہور تھا۔

ہمارے گھر کے قریب دعوتِ اسلامی والے ہر جمعہ کو جمع ہو کر درس و بیان کا سلسلہ

کیا کرتے تھے، میری ماں مجھ سے شرکت کا کہا کرتی مگر میں ٹال دیا کرتا۔ آخر کار

ماں کی انفرادی کوشش کی برکت سے ایک بار شریک ہو ہی گیا، مجھے مبلغ کا

انداز بیان تو پسند آیا مگر پلے کچھ نہ پڑا، اختتام پر مجھ پر مبلغ نے انفرادی کوشش

کرتے ہوئے، بھیجے کے علاقہ گونڈی (مٹ۔ وڈی) میں ہونے والے ہفتہ وار

سنوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، میں نے حامی بھری۔





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر اللہ کا نور ڈالے گا، اس کی روشنی سے تمہارے لئے گناہات مٹ جائیں گے۔

اجتماع والی شب دوستوں کے ساتھ شراب خانہ پہنچا مگر آج دل کچھ اُچاٹ سا تھا سب نے شراب منگوائی مگر میں نے کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا۔ اس پر دوستوں نے میری طرف متعجبانہ انداز میں دیکھا۔ میں نے کہا، مجھے کسی نے اجتماع کی دعوت دی ہے مجھے وہاں دُعا سننے جانا ہے۔ یہ سنتے ہی دوستوں میں ہنسی کا فوارہ اُبل پڑا اور کہنے لگے، یار! کیا یہ مُحَرَّم کا مہینہ ہے! دُعا تو مُحَرَّم میں ہوتے ہیں، تمہارے ساتھ کسی نے مذاق کیا ہوگا۔ میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ واقعی دُعا تو مُحَرَّم شریف میں ہوتے ہیں مگر پھر میں نے دل باندھا اور یہ کہتے ہوئے اُٹھا کہ اگر دُعا نہیں ہوگا تو وہاں آ جاؤں گا۔ باہر نکل کر رکشہ پکڑ کر سیدھا اجتماع گاہ میں جا پہنچا۔ وہاں مانگی جانے والی رقت انگیز دُعا نے مجھے خوب رُلا دیا، رورو کر میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد مبلغ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ جند میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدنی قافلے کا مسافر بنا، وہیں میں نے داڑھی شریف اور علامہ مبارک کی میت کی۔ جو آری اور شرابی دوستوں سے پیچھا چھڑا یا اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنایا۔ مجھے ”وات“ نامی ایک تشویشناک بیماری تھی جس کے سبب ایسا لگتا تھا جیسے آنکھ میں کنکری سی پڑی ہے۔ ڈاکٹر بھی اس کے علاج سے عاجز تھے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ جند دعوتِ اسلامی کے مدنی









فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: من شرب الخمر لم یحضر یومہ فی حسابہ، من شرب الخمر لم یحضر یومہ فی حسابہ، من شرب الخمر لم یحضر یومہ فی حسابہ۔

گانے بجانے کے آلات اور جاہلیت کے کاموں کو مٹا دوں، میرے پروژہ گار  
غزوہ جمل نے اپنی عزت کی قسم یاد کر کے فرمایا ہے، ”میرا جو بندہ شراب کا ایک  
گھونٹ بھی پئے گا میں اُسے اس کی مثل جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اور میرا  
جو بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا میں اُسے جنت میں اچھے رفقاء  
کے ساتھ (پاکیزہ شراب) پلاؤں گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷۸۰۴، ۷۸۰۳)

**بکلمہ نصیب نہ ہوا** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اندیشہ ہے کہ شرابیوں  
اور شطرنج کھیلنے والوں وغیرہ کو مرتے وقت کلمہ  
نصیب نہ ہو۔ اس ضمن میں دو حکایات ملاحظہ ہوں:-

حضرت علامہ محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ الثانی فرماتے ہیں، ﴿۴۵﴾  
ایک شخص شرابیوں کی صحبت میں بیٹھتا تھا جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی  
نے کلمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا، ”تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔“ معاذ اللہ غزوہ جمل  
غیر کلمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وبال ہوگا!)  
﴿۴۶﴾ ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کلمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے  
لگا، ”شاہک (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔

(مُلَخَّصًا کِتَابُ الْکِبَايَرِ ص ۱۰۳)



[illegible]

شکر الہی طیبی  
نقصانات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اس میں بے شمار حکمتیں ہیں، اب کفار بھی اس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں،

پُچھا نہ ایک غیر مسلم مُحقق کے تاثرات کے مطابق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوت برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقل مُبطل اثرات مُرتب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیبی) پر پڑتا ہے اور وہ سُکونے لگتا ہے، مگر دلوں پر اضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخر بڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، علاوہ ازیں شراب کے استعمال کی کثرت دماغ کو متورّم (یعنی سُوجن میں مبتلا) کرتی ہے، اُغصاب میں سوزش ہو جاتی ہے شیعہ اُغصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے معدہ میں سُوجن ہو جاتی ہے ہڈیاں نرم اور حسّہ (یعنی ہیئت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے وٹامن B اور C اس کی غارتگری کا بالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اس کے نقصان دہ اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا محسوس، سردرد، متلی اور ہڈی پپاس میں مبتلا



المؤمن مصطفیٰ ﷺ منہ سے کچھ نہ بڑھتا تھا۔ نہ اس کی تعریف اور نہ اس کی تائید۔ نہ اس کی مدح اور نہ اس کی ذمہ داری۔ نہ اس کی تعظیم اور نہ اس کی تعظیم۔ نہ اس کی تعظیم اور نہ اس کی تعظیم۔

رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تنفس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

گر آئے شرابی مئے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مندی ماحول  
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گر ملا مندی ماحول  
نمازیں جو پڑھتے نہیں ان کو لازیب

نمازی ہے دیتا بنا مندی ماحول

### ﴿۴۷﴾ اندھا شرابی

مجھے (یعنی سب مدینہ غصی عنہ) اس کی طرح یاد ہے کہ ایک شوخ مزاج

نکو مند نو جوان جوڑیا بازار (باب المدینہ کراچی) میں مزدوری کیا کرتا تھا وہ خوب  
چاندار ہونے اور تذاق پڑاق بولنے کے سبب کافی نمایاں تھا۔ پھر اس کا ایک دور  
آیا کہ وہ اندھا ہو گیا اور نہایت ہی افسردگی کے ساتھ بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ معلوم  
کرنے پر پتا چلا کہ یہ شرابی تھا اور ایک بار ناقص شراب پی لینے کے سبب اس کی  
آنکھوں کے دیے (یعنی چراغ) بجھ گئے!

کر لے توبہ اور توبہ مت پی شراب ہوں گے ورنہ دُجہاں تیرے خراب

جو ہو آ کھیلے، پئے ناداں شراب قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: لا تملی من تملی علیہا منکم اھم اھم پر تو دشمنی چھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## ﴿۴۸﴾ کپڑا خود بخود بُستار رہا

حضرت سیدنا شیخ احمد نہروانی قدس سرہ الزبانی حضرت سیدنا قاضی حمید

الدین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ بہت ہی باکمال اور صاحبِ حال

بزرگ تھے۔ حضرت سیدنا شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ الزبانی بہت کم کسی

کو پسند فرماتے تھے لیکن حضرت سیدنا شیخ احمد نہروانی قدس سرہ الزبانی کے بارے

میں فرمایا کرتے تھے اگر شیخ احمد نہروانی قدس سرہ الزبانی کی اپنے رب عزوجل کے

سانھ مشغولیت کو ورنہ کیا جائے تو دُنس صوفیوں کی مشغولیت کے برابر ہوگی۔ آپ کا

پیشہ پکڑے کی بنائی تھی۔ حضرت سیدنا شیخ نصیر الدین محمود علیہ رحمۃ العباد فرماتے ہیں کہ

گھر پر پکڑے کی بنائی کرتے ہوئے کبھی کبھی شیخ احمد

نہروانی قدس سرہ الزبانی پر ایسا حال طاری ہو جاتا کہ آپ سے باہر ہو جاتے مگر کپڑا

خود بخود بچھا چلا جاتا۔ ایک دن آپ کے پیرو مرہد حضرت سیدنا قاضی حمید

الدین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ بوقتِ رخصت

مرہد نے فرمایا، اے احمد! آخر کب تک یہ کام کرتے رہو گے؟ یہ کہہ کر وہ تشریف

لے گئے۔ شیخ احمد نہروانی قدس سرہ الزبانی اُسی وقت (چرخے کی) میخ گسنے کے لئے

اُٹھے کہ یکا یک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ مبارک چرخے میں الجھ کر ٹوٹ گیا۔ اس

واقعہ کے بعد شیخ احمد نہروانی قدس سرہ الزبانی نے ”بافندگی (پکڑے کی بنائی) کا پیشہ



خبریں مسلمانوں کے لئے ہیں۔ آپ تہذیب و تمدن کا ماہر ہیں۔ آپ کے ہاں ہر چیز کا حل ہے۔ آپ کے ہاں ہر چیز کا حل ہے۔

بالکل ترک کر دیا اور ہمہ تن اللہ عزوجل سے لڑ لگالی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائض  
الانوار بدایون شریف (ہند) میں ہے۔ (اعبار الاحیاء مع مکتوبات ص ۱۷) اللہ  
عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۴۹﴾ خربوزے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علماء اور اولیاء مسلمانوں کی ہر قوم اور ہر پیشہ  
کرنے والوں میں ہوتے رہے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ فہلِ خداوندی  
کسی نسل یا قوم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اللہ عزوجل جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت  
سے نواز دیتا ہے۔ رُدے زمین پر مُتَعَدِّد اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی ہر وقت موجود  
رہتے ہیں اور انہیں کی برکت سے دنیا کا نظام چلتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی سے کسی شخص  
نے شکایت کی کہ حضور! کیا وجہ ہے کہ آج کل دہلی کا انتظام ”بہت سُست“ ہے؟  
فرمایا، آج کل یہاں کے صاحبِ خدمت (یعنی ابدال دہلی) سُست ہیں۔ پوچھا،  
کون صاحب ہیں؟ فرمایا، فلاں پھل فروش جو فلاں بازار میں خربوزے فروخت  
کرتے ہیں۔ پوچھنے والے صاحب اُن کے پاس پہنچے اور خربوزے کاٹ کاٹ کر  
اور چکھ چکھ کر سب ناپسند کر کے ٹوکے میں رکھ دیئے۔ اس قدر نقصان کر دینے





ہر جانِ مصطفیٰ! اے اللہ تعالیٰ! یہاں علم، نور، حیا، شرف، بے شک و شک، ہمت کے ان کی مثال کون کرے۔

والے کو بھی وہ کچھ نہیں بولے۔ کچھ عرصے کے بعد دیکھا کہ انتظام بالکل درست ہے اور حالات بدل گئے ہیں تو اسی شخص نے پھر پوچھا، کہ آج کل کون ہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا، ایک سقا ہیں جو چاندنی چوک میں پانی پلاتے ہیں مگر ایک گلاس کی ایک چھدام (چھدام ان دنوں سب سے چھوٹا سدا تھا یعنی ایک پیسے کا چوتھائی حصہ) لیتے ہیں۔ یہ ایک چھدام لے گئے اور ان کو دیکر ان سے پانی مانگا۔ انہوں نے پانی دیا انہوں نے پانی گرادیا اور دوسرا گلاس مانگا۔ انہوں نے پوچھا، اور چھدام ہے؟ کہا، نہیں۔ انہوں نے ایک ڈھول (چانٹا) رسید کیا اور کہا، خر بوزہ والا سمجھا ہے؟ (—)

حکایات حصہ سوئم ص ۹۷، مکتبہ جامع نور، دہلی، اللہ عز و جل کی ان پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**روحانی حاکم** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے روحانی حاکم**

ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عز و جل کی عطا سے

غیب کی باتیں ان اللہ والوں کے علم میں ہوتی ہیں۔ ہر ولی کی ولایت کا شہرہ اور دھوم دھام ہونا کوئی ضروری نہیں۔ یہ حضرات معاشرے کے ہر طبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مزدور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھل فروش کی صورت میں، کبھی تاجریا ملازم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا معمار کے روپ میں بڑے بڑے اولیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ ہمیں کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں جانا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو شخص اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

چاہئے۔ بعض اولیائے کرام باقاعدہ ”روحانی نظام“ سے مربوط (یعنی جوڑے ہوئے) ہوتے ہیں پختاچہ

## 356 اولیائے کرام

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے، سرکارِ مدینہ منورہ سردارِ مکہ

مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے روئے زمین پر

ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور نوح علیہ السلام کے دل حضرت سیدنا موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور سات کے دل حضرت سیدنا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرت سیدنا

جبرائیل صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل

حضرت سیدنا میکائیل صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان

میں ایسا ہے جس کا دل حضرت سیدنا اسرائیل صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ

اطہر پر ہے۔ جب ان میں ”ایک“ وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ”تین“ میں

سے ایک کو مقرر فرماتا ہے اور اگر ”تین“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کی جگہ ”پانچ“ میں سے ایک کو اور اگر ”پانچ“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا

ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ”سات“ میں سے ایک کو اور اگر ان ”سات“ میں سے کوئی







فروغِ مصلحت: امام غزالی کے پاس میرزا کہہ کر آیا، میرزا نے عرض کیا: چاہئے کہ میں اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کر دوں؟

کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حسنِ اخلاق، ورع و تقویٰ کی سچائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ عزوجل کی رضا کے لیے جہنم، صبر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے افضل ہوئے ہیں۔ پس وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنْتَخَب اور اپنے علم اور رضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ **40 صدیق** ہیں، جن میں سے **30 رَحْمَن** عزوجل کے خلیل حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے یقین کی مثل ہیں۔ ان کے ذریعے (وسیلے) سے اہل زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں ان کے ذریعے سے ہی بارش ہوتی اور رزق دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی اُسی وقت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو اذیت نہیں دیتے، اُن پر دستِ درازی نہیں کرتے، انہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حرص نہیں کرتے، دکھاوے کی خاموشی اختیار نہیں کرتے، تکبر نہیں کرتے اور دکھاوے کی عاجزی بھی نہیں کرتے۔

وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچھے اور نفس کے اعتبار سے زیادہ پرہیزگار ہیں، سخاوت ان کی فطرت میں شامل ہے، اُسلاف نے جن (نامناسب)





فرمانِ مصطفیٰ: "اسلمت علی ما ینالہ علم" جس کے پاس میرا کچھ نہ ہو اس نے کچھ دیکھ لیا اور پاکستان کا مانتا ہے وہ جنت ہو گیا۔

چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رہنا ان کی صفت ہے اُن کی یہ صفت جدا نہیں ہوتی کہ آج خبیثیت کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے رب عزوجل کے درمیان ایک خاص تعلق رکھتے ہیں، انھیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ عزوجل کی خوشی (رضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پھر (پارہ اٹھائیسواں سُورۃُ الْمُحَادَلۃ کی) یہ آیت (نمبر ۲۲) تلاوت فرمائی اُولَئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلاَ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

﴿ترجمہ کنز الایمان: "یہ اللہ عزوجل کی جماعت ہے، سُخّا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے"﴾ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: "اے ابو ذر رواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کون سی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے اُسے پالیا؟" فرمایا: "آپ اس کے درمیانے درجے میں اُس وقت پہنچیں گے جب دُنیا سے بغض رکھیں گے اور جب دُنیا سے بغض رکھیں گے تو آخرت کی محبت اپنے قریب پائیں گے اور آپ جتنا دُنیا سے زہد (بے رغبتی) اختیار کریں گے اتنا ہی آپ کو آخرت سے محبت ہوگی اور جتنا آپ آخرت سے محبت کریں گے اتنا ہی آپ نفع اور نقصان دالی چیزوں کو دیکھیں گے۔ (مزید فرمایا) جس بندے کی سچی طلب علمِ الہی عزوجل میں ہوتی ہے اس کو قول و فعل کی دُرستی عطا فرمادیتا اور





خود میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ایک بارہ زور پاک دعا کا اعلان کیا ہے۔

اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے پھر (پارہ چودھواں سورۃ السجۃ کی) یہ آیت (نمبر ۱۲۸) تلاوت فرمائی:-

**إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ**

ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔“

(ب ۱۱ السجۃ ۱۲۸) (مزید فرمایا) جب ہم نے اس (قرآن مجید) میں دیکھا تو یہ پایا

کہ اللہ تعالیٰ کی مَحَبَّت اور اس کی رضا کی طلب سے زیادہ لذت کسی شے میں

حاصل نہیں ہوتی (نور الدراۃ الاموال للحکیم الترمذی ص ۱۶۸) **اللہ عزوجل کی ان پر**

**رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو

یدِ بیضاء لئے ہیں اپنی اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**﴿۵۰﴾ بھو کے طلبہ کی فریاد**

مشہور محدثین کرام حضرت سیدنا امام طبرانی، حضرت سیدنا علامہ

ابن المقری اور حضرت سیدنا ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ تینوں مدینہ منورہ زادہا اللہ

سرفراز عظیمًا میں علم دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان پر فاقہ مستی کا دور آیا۔

روزہ پر روزہ رکھتے رہے مگر جب بھوک کی شدت نے بالکل ہی غڈ حال کر دیا تو



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے اپنے لیے کچھ نہیں چاہا، نہ مال نہ عورت نہ کھانا، نہ لڑائی نہ کھانا، نہ کھانا نہ کھانا۔

تینوں نے رَحْمَتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہو کر فریاد کی، **یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "الْجُوع!" آقا! بھوک! یہ عرض کر کے سیدنا امام طہرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو آستانہ مبارکہ ہی پر بیٹھے رہے اور کہا کہ اس در پر یا موت آئے گی یا روزی، اب یہاں سے نہیں اٹھوں گا۔

میں ان کے در پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا  
نگاہِ رَحْمَتِ ضرور ہو گی طعام کا انتظام ہو گا

حضرت سیدنا ابنِ المقرئ اور حضرت سیدنا ابو الشَّیخ رَحِمَهُمَا اللہُ تَعَالٰی

اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک علوی بزرگ دو غلاموں کے ساتھ کھانا لئے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آپ حضرات نے دربارِ رسول میں بھوک کی شکایت کی تو **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** ابھی ابھی خواب میں نبی رَحْمَت، قاسمِ نعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی زیارت سے مُشْرِف فرما کر مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے پاس کھانا پہنچا دوں۔ چنانچہ جو کچھ بروقت مجھ سے ہو سکا حاضر کر دیا ہے آپ حضرات قبول فرما لیجئے۔ (مذکرُ الحُفَظ ج ۳ ص ۱۲۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کسی اُن پر رَحْمَت

ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر طرف مدینے میں بھید ہے فقیروں کی

ایک دینے والا ہے کل جہاں سواہی ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بارگاہِ رسالت ﷺ میں  
فریاد سنی جاتی ہے  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے  
اسلاف رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی کھولِ عِلْم کی خاطر کس  
قد تکلیفیں برداشت کرتے تھے۔ فاقوں پر فاقے

کر کے انہوں نے عِلْم دین حاصل کیا، انتہائی جانفشانی اور خوب عرق ریزی کے  
ساتھ تصنیفات و تالیفات کے مشکبارِ مدنی نگلدتے تیار کر کے ہماری طرف  
بڑھائے۔ مگر افسوس! اب اکثر مسلمان ان کی طرف بالکل بھی التفات نہیں کرتے  
۔ ان بزرگوں کو سرمایہ آخرت کی طلب اور لگن تھی اور آج کے مسلمانوں کی اکثریت  
صرف دُنیا کا دھن کمانے کی دھن ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ  
ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ اَلْمُبِینُ پر جب کڑا وقت آتا تو نہایت ہی دل جمعی  
کے ساتھ بارگاہِ رسالت ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاجت روائی کیلئے فریاد کرتے۔  
سرکارِ نادر ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی صدا  
ضرور مسموع ہوتی (یعنی سنی جاتی) ہے۔ میرے آقا علیہ السلام، عاشقِ ماہِ رسالت مولانا  
شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ ایک روز وہ پاک و حلال خدایا کی طرف سے بھیجا گیا۔

واللہ وہ سن لیس گے فریاد کو پہنچیں گے

راتنا بھی تو ہو کوئی جو ”آہ“ کرے دل سے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَزُو بَارِگاہِ رسالت میں کی ہوئی فریاد فوراً سنی گئی اور سرکارِ

نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار، جنابِ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فوراً

حاجتِ روائی فرمائی اور اپنے بھوکے دیوانوں کیلئے کھانا بھیج دیا۔

درِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اے راز کیا نہیں ملتا ؟

کوئی پلٹ کے نہ خالی گیا مدینے سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ دعوتِ

اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے ساتھ سفر بھی ہے۔ اس سے علم حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ بارہا

ذنیوی تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں پُچھا نہ

## ﴿ ۱۵ ﴾ ہیپاٹائٹس C سے نجات

ایک صاحب کو ہیپاٹائٹس C کا مرض بگڑ چکا تھا، صاحبِ فراش تھے، چل

پھر بھی نہیں سکتے تھے، ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دیدیا تھا۔ اُن کے صاحبزادے

نے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور دورانِ سفر خوب گڑ گڑا کر اپنے والد



شرعیانِ مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں اس علم کا جو حصہ تھا اس پر سب سے زیادہ توجہ دینی تھی۔

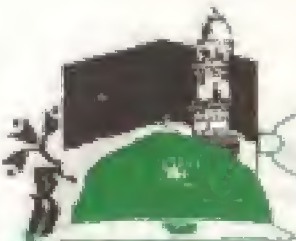
صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا مانگی۔ جب مدنی قافلے کے سفر سے واپس آئے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے والد صاحب رُوبہ صحت ہو کر خوش خرامی کے ساتھ ٹہل رہے تھے۔

باپ بیمار ہو، سخت بیمار ہو پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو  
واہو باپ کرم، دُور ہوں سارے غم پھرے خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۵۲﴾ روشن ضمیر نانبائی

حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ ثستری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک موقع پر فرمایا کہ بصرہ کا ٹلاں نانبائی (یعنی روٹیاں پکانے والا) ولی اللہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مُرید شوق دیدار میں بصرہ پہنچا اور ڈھونڈتا ہوا اُس نانبائی کی خدمت میں حاضر ہو گیا، وہ اُس وقت روٹیاں پکا رہے تھے (پہلے غوما سبھی مسلمان داڑھی رکھتے تھے لہذا اُس دور کے نان بانوں کے دستور کے مطابق) داڑھی کے بالوں کی جلنے سے حفاظت کی خاطر مُنہ کے نچلے حصے پر نقاب پہن رکھا تھا۔ اُس مُرید نے دل میں کہا، اگر یہ ولی ہوتا تو نقاب نہ بھی پہنتا تو اس کے بال نہ جلتے۔ اس کے بعد اُس نے نانبائی کو سلام کیا اور **مُحَمَّدٌ** کرنا چاہی تو اُس روشن ضمیر نانبائی نے سلام کا جواب دیکر فرمایا، ”تُو نے مجھے حقیر تھوڑا کیا اس لئے میری باتوں سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔“ یہ کہنے کے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گھر پر تو زور و زور سے تہوار اڑاؤ اور گھر تک پہنچنا ہے۔

بعد انہوں نے **غُفُغُو** کرنے سے انکار فرمادیا۔ (الرسالة الغنیمہ ص ۳۶۳) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۵۳﴾ گدڑی کا لعل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کے ولی ہونے کیلئے تشہیر و اشتہار،

نمایاں جُتہ و دستار اور عقیدہ مندوں کی لمبی قطار ہونا ضروری نہیں، اللہ عزَّوَجَلَّ جسے

چاہے نواز دے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیاءِ عِزِّہُمْ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اندر

پوشیدہ رکھا ہے لہذا ہمیں ہر نیک بندے کا احترام کرنا چاہئے، ہمیں کیا معلوم کہ کون

**گدڑی کا لعل** (یعنی بچپا ولی) ہے! ایک بار میں (سب مدینہ غنیمی عنہ) دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈبے

میں ایک دُبلّا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا اچھائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے

جدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صرف دو منٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا

پلیٹ فارم پر اتر کر ایک **بینچ** پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نمازِ عصر کی جماعت قائم کر

لی، ابھی بمشکل ایک رُکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جا

رہی ہے۔ سب نماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے

اشارہ سے ڈانٹتے ہوئے نماز قائم کرنے کا حکم صادر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کر



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "اگر تم نے نماز پڑھ کر رکعتوں کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچا دی تو اللہ تعالیٰ تم کو ۱۰۰ سال کی عمر عطا فرمائے گا۔"

لی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نماز سے فارغ ہو کر ہم یوں ہی سوار ہوئے،  
ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بینچ پر بیٹھالا پرواہی سے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ اس  
سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی "مجنون" ہوگا جس نے ہمیں نماز پڑھانے کیلئے  
اپنی روحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا! اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت  
ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین چیزیں تین چیزیں  
میں پوشیدہ ہیں  
خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم، مولانا ابویوسف  
محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے  
ہیں، "اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں

پوشیدہ رکھا ہے ﴿۱﴾ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو  
نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔" لہذا ہر  
اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے  
اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی سے بچنا چاہئے، کیونکہ پتا نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض  
ہو جائے مثلاً کسی کی لکڑی کا خلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹی  
سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چونکہ ہمیں  
معلوم نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی چھپی ہو تو ایسی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد روزِ پاک کی کثرت کر، بے شک یہ تہوار ہے لئے طہارت ہے۔

چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔

(أخلاق الصالحین ص ۶۵ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کا

احرام پیدا کرنے کیلئے فیضانِ اولیاء سے مالا مال **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمائیے پھر دیکھئے آپ پر کیسا مَدَنی رنگ آتا ہے! ترغیب کیلئے دعوتِ اسلامی کی ایک ”بہار“ پیش خدمت ہے، چٹانچہ

﴿۵۴﴾ **میری بدمعاشی کی عادت کیسے ختم ہوئی؟**

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، اٹھتی جوانی اور اٹھتی صحت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا، رات نئے فینسی ملبوسات سلوانا، کالج آتے جاتے بس کالٹ بھلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمعاشی پر اتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، یو امیں پیسے لٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعْصِیَّت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والدین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اصلاح کیلئے دعاء کرتے کرتے انی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سرسری طور پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے، میں بھی سنی اُن سنی کر دیتا۔ ایک بار اجتماع والی





فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) کہ آپ میں جو چیز ہو، وہ میری ہے۔ ۱۲۵۰ھ میں آپ نے اپنے لیے اللہ کے دیے گئے

شام ڈھیلی اسلامی بھائی مَحَبَّت بھرے انداز میں ایک دم اصرار پر اُتر آئے کہ آج تو تم کو چلنا ہی پڑے گا، میں نالتار ہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رکشہ روک لیا اور بڑی مَنّت کیساتھ کچھ اس انداز میں بیٹھنے کیلئے درخواست کی کہ اب مجھ سے انکار نہ ہو سکا، میں بیٹھ گیا اور ہم **دعوتِ اسلامی** کے اولین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب آپہنچے۔ جب دعاء کیلئے بتیاں بھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتماع ختم ہو گیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس محسنِ اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے انداز میں سمجھا بھجا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں باواز بلند ذِکْر اللہ عزّوجلّ کی دھوم نے میرا دل ہلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی روحانیت دیکھی تھی نہ سنی تھی۔ پھر جب رُقّت انگیز دعاء شروع ہوئی تو شرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بلند ہونے لگی حتیٰ کہ میرے جیساں تھر دل آؤی بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول تنزّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقی کا باعث بنامدنی ماحول

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر

جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول



میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر خود کو بے بسی میں ڈال دیا۔

## دعوتِ اسلامی کا اولین مدنی مرکز

میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کو یہ واقعہ دعوتِ اسلامی کے اوائل (یعنی شروع کے دنوں) کا ہے۔ جب ۱۴۰۱ھ میں باب المدینہ کراچی میں دعوتِ

اسلامی کے نام سے مدنی کام کا آغاز کیا، اُس وقت باب المدینہ میں موزوں جگہ پر کسی بڑی مسجد کی ترکیب نہیں تھی جہاں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع کیا جاسکے۔ ان دنوں میں (سب مدینہ غنی غنی) علماء و مشائخ اہلسنت کی خدمت میں حاضر ہو کر دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کی درخواستیں پیش کیا کرتا تھا۔ کیوں کہ میرا درد تھا اور مجھ پر ایک دھن سوار تھی کہ مسلمانوں کے عقائد کے تحفظ اور اصلاحِ احوال و اعمال کا وسیع پیمانے پر مدنی کام کیا جائے۔ میرے درد کو الفاظ کے قالب میں کچھ اس طرح ڈھالا جاسکتا ہے،

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے (ان شاء اللہ جل)

بہتر حال اسی ضمن میں دعوتِ اسلامی کیلئے تعاون کی مدنی التجاء لے

خطیب پاکستان، واعظ شیریں بیان، عاشقِ سلطانِ دو جہان، محبتِ اہلبیت و صحابہ و ایشان، جانِ نثارِ اولیاء الرحمن حضرت علامہ مولانا الحافظ الشاہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ

رحمۃ اللہ القوی کے مکانِ عالی شان پر حاضر ہوا، میں نے اُن کی خدمت میں دعوتِ

اسلامی کے بارے میں عرض کی تو بیہت خوش ہوئے اور اپنے دستخط (دست - خط)





ضرر جان و مصطفیٰ: اصل خبر قابل توجہ اور اہم، جو کفر سے فساد و جنگ کی صورت میں ۱۱/۱۱/۱۱ء کو پہنچ چکی تھی، اس کے بعد

کیا تھ دعوتِ اسلامی کیلئے تائیدی مکتوب مرحمت فرمایا۔ آپ کی مسلکِ اہلسنت سے  
مَحَبَّت صد کروڑ مرچا! بے مانگے باب المدینہ کے قلب میں واقع اپنی زیرِ تولیت  
جامع مسجد گلزار حبیب (واقع گلستان اودھوی باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سنتوں  
بھرے اجتماع کی اجازت کی سعادت عنایت فرمائی۔ پُتناچہ دعوتِ اسلامی کا  
اولین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب بنا۔ اُن کی حِینِ حیات اور  
بعدِ وفات ہم نے برسوں تک وہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع کیا۔ عاشقانِ  
رسول کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ جامع مسجد گلزار حبیب  
اجتماع کے لئے ناکافی ہو گئی **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے اسباب مہیا کئے، سب اسلامی  
بھائیوں نے مل کر خوب بھاگ دوڑ کی، کم و بیش سوا دو کروڑ پاکستانی روپے کا چندہ  
اکٹھا کیا اور (پُرانی) سبزی منڈی کے پاس باب المدینہ کراچی میں تقریباً **10**  
ہزار گز کا پلاٹ خریدا اور پھر مزید کروڑوں روپے کے چندے سے عظیم الشان  
عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ قائم کیا گیا جس میں شاندار مسجد، مَدَنی کاموں  
کیلئے مُتَعَدِّد مکاتب اور جامعۃ المدینہ کی عالی شان عمارت کے ذریعے لاکھوں  
مسلمان فیضانِ مدینہ لوٹ رہے ہیں۔

سنت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی زبردست عاشقِ رسول تھے۔

## ﴿۵۵﴾ خطیبِ پاکستان کی ایک حکایت

خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی زبردست

عاشقِ رسول تھے۔ مدینہ منورہ میں سب مدینہ عین غنہ کو ۱۴۱۷ھ میں ساکن

مدینہ منورہ حاجی غلام شبیر صاحب نے یہ ایمان افروز واقعہ سنایا، ”ایکبار حضرت

قبلہ سپہ خورشید احمد شاہ صاحب نے مجھ سے فرمایا، ایک دن مدینہ منورہ میں حضرت

خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی میرے پاس روتے ہوئے

تشریف لائے اور کہنے لگے، ”آپ میرے ساتھ موائجہ شریف پر چلے میں نے

سرکارِ نادر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے معافی مانگنی ہے۔“ استفسار پر بتایا کہ

مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک بے ادب مقرر نے اللہ

کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن الغیوب عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کی شانِ عظمت نشان میں توہین کی، تو میں نے اُس کو ٹوکا، اس پر بات بڑھ گئی اور

اُس کے حمایتی آگئے، ان لوگوں نے مجھ پر سختیاں کیں جس سے میں بہت

دلبرداشتہ ہوا۔ رات خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف

لائے اور فرمایا، ”بس میری خاطر تھوڑی سی سختی بھی برداشت نہ کر سکے!“ حضرت قبلہ

اوکاڑوی صاحب کا کہنا تھا، بات دراصل یہ ہے کہ دل میں ذرا بڑائی آگئی اور تذلیل

کو میں نے اپنی کسرِ شان تھوڑا کیا، اسی لئے حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نور و شریف پر صواب اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مجھے نئی فرمائی۔ لہذا میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربارِ شریف میں حاضر ہو کر اپنے خطرہ دلی کی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ اللہ عزوجل کسی آن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سوتا ملا  
نورِ جلال و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی (حدیثِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿۵۶﴾ امدادِ مصطفیٰ کی ایمان افروز حکایت

سبحن اللہ عزوجل عاشقوں کی بھی کیا خوب ناز برداریاں کی جاتی ہیں! معلوم ہوا سرکارِ نامدار مدینہ کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیاضِ پر و روزگار عزوجل اپنے غلاموں کے احوال و افکار سے ہر وقت خبردار رہتے ہیں اور بسا اوقات خواب میں دیدار سے مشرف فرما کر ان کی امداد اور اصلاح کرتے ہیں اس ضمن میں ایک اور ایمان افروز حکایت ملاحظہ ہو۔ پُچھا نہ

حضرت سیدنا شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ الترمذی نے ایک حکایت نقل کی ہے، ایک خراسانی حاجی صاحب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینہ منورہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوتے تو وہاں ایک علوی بزرگ حضرت سیدنا طاہر بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے۔ ایک بار



محدث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب قرطوبہ میں تھے، ایک چھوٹا بچہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک کتا لایا ہے جس کا نام ہے کہ بکا اور مل جاتا ہے۔

مدینے شریف میں کسی حاسد نے کہہ دیا کہ تم بلا وجہ اپنا مال ضائع کرتے ہو! طاہر صاحب غلط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔ پچنانچہ مسلسل دو سال انہوں نے حضرت سیدنا شیخ طاہر علیہ رحمۃ اللہ کی خدمت نہ کی۔ تیسرے سال سفر حج کی تیاری کے موقع پر حضور انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، بیادینِ رب اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داؤد و عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کُڑا سانی حاجی کے خواب میں جلوہ گر ہو کر کچھ اس طرح تنبیہ فرمائی، تم پر افسوس! بدخواہوں کی بات سن کر تم نے طاہر سے حسن سلوک کا رشتہ ختم کر دیا! اس کی تلافی کرو اور آئندہ قطع تعلق سے بچو، پچنانچہ وہ ایک فریق کی سن کر بدگمانی کر بیٹھنے پر سخت شرمندہ ہوئے اور جب مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوئے تو سب سے پہلے اُس علوی بڑے بزرگ حضرت سیدنا شیخ طاہر بن تکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا، ”اگر تمہیں پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ بھیجتے تو تم آنے کیلئے تیار ہی نہ تھے! تم نے مخالف کی یکطرفہ بات سن کر میرے بارے میں غلط رائے قائم کر کے اپنی عادتِ کریمانہ ترک کر دی یہاں تک کہ اللہ کے محبوب، انسانِ غیوب، منزّہ عن الغیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں تمہیں تنبیہ فرمائی!“ یہ سن کر کُڑا سانی حاجی صاحب پر رقت طاری ہو گئی۔ عرض کی، حضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا،





حضرت مصطفیٰ ﷺ، اصل و نسب علیہ السلام پروردگار ہرگز نہ شرعاً یا حدیثاً یا سنت کے ذریعہ کی غلامت کر رہا۔

مجھے پہلے ہی سال پتا چل گیا تھا، دوسرے سال بھی تم نے بے توجہی سے کام لیا تو میرا دل صدمہ سے پھوپھو رہ گیا۔ اس پر جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دلاسا دیا اور تمہارے خواب میں تشریف لا کر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دشت بوسی کی اور پیشانی چومنے کے بعد یکطرفہ بات سن کر رائے قائم کر کے دل آزاری کا باعث بنے پر علوی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے معافی مانگی (مسلخاً حُجَّةُ اللہِ عَلَی الْعَالَمِینِ ص ۵۷۱) **اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری**

**مفرت ہو۔**

نہ کیوں کر کہوں یا جیبی اشقی لے اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے  
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے <sup>تزوید</sup> دُعا لَم میں جو کچھ غمی و غلی ہے ۲

(حدائقِ بخشش شریف)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم**

ہوا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے غلاموں کے حالات سے

باخبر رہتے، غمزدوں کے سر ہانے تشریف لے جا کر دلا سے دیتے، خطا کرنے

مدینہ

۱۔ اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچنے! ۲۔ غمی و غلی یعنی چھپا اور ظاہر



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے کچھ دوزخہ دوزخ بار آور دیا تو اس کے دوسرے گناہوں کو گناہوں سے لے۔

والوں کے خواب میں جا کر اصلاح فرماتے، نیکی کی دعوت پہنچاتے، گناہوں پر توبہ کا حکم فرماتے، فاصلے مٹاتے اور پگھلاؤں کو مٹاتے ہیں۔ خراسانی حاجی صاحب نے پُغلوں کی باتوں میں آ کر بدگمانی کا شکار ہو کر ایک طرفہ ذہن بنا لیا اس پر سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تَنْبِیْہ فرمائی۔ اس سے ہمیں بھی دُرس ملا کہ نہ خود پُغلی کھائیں نہ یکطرفہ سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔ زہے نصیب! بلا اجازت شرعی مسلمان کے خلاف سننے کی عادت ہی ترک کر دیں کہ اس طرح اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُرُوْخِ غیبتوں، پُغلیوں، بدگمانیوں، عیب دہریوں اور دل آزاریوں جیسے مُتَعَدِّد کیرہ گناہوں کے افعالِ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام سے نجات مل جائیگی۔

**پُغلوں اور حُرَّت میں کچھ نہیں کہہ سکتے**  
سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، پُغلوں اور حُرَّت میں نہیں جانیگا (صحیح)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، بیشک پُغلوں اور کینہ پروری دوزخ میں لے جائیں گے۔  
(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۲۲۱ الحدیث ۵)

حضرت سیدنا محمد بن قریظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی گئی، یاسیدی! عزت گھٹانے والی کون کون سی عادتیں ہیں؟ فرمایا، ۱۔ زیادہ بولنا ۲۔ راز کھولنا ۳۔ ہر کسی کی

**عزت گھٹانے والی چیزیں**



حضرت سیدنا محمدؐ کی زندگی میں ان کے پاس بھی ایسی باتیں تھیں جن کے خلاف ان کے دل میں نہ تھا۔

بات (جو دوسرے کے خلاف ہو) مان لینا ان صحابہ کرامہ رضی اللہ عنہم (ج ۹ ص ۳۵۲) حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص تیرے پاس کسی کی چغلی کھاتا ہے وہ تیرے خلاف بھی چغل خوری کرتا ہے۔ ”حُجَّةُ الْإِسْلَام“ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چغل خور ناپسند کیا جائے اور اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے سچا مانا جائے۔ اور اُس کو ناپسند کیوں نہ کیا جائے جب کہ وہ جھوٹ، غیبت، دھوکے، خیانت، کینہ، حسد، منافقت اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے اور دھوکہ دہی کو نہیں چھوڑتا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لوگوں کو ملانے کے بجائے اُن میں افتراق و انتشار پیدا کرتے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۳) پُچنانچہ پارہ ۲۵ سُورَةُ الشُّورَى کی آیت نمبر ۴۲ میں ارشادِ خداوندی ہے،

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

(پ ۲۵ الشُّورَى ۴۲)

چغل خور بھی اس آیت کریمہ میں دیئے گئے حکم میں داخل ہے اور اس کی

احادیث مبارکہ سے بھی تائید ہوئی ہے پُچنانچہ





عمر بن الخطابؓ ہمارے رسولؐ کے پاس میرا کرہ اور وہ کلمہ (آزاد شریف) پڑھتا تھا کہ میں وہ کلمہ پڑھتا ہوں۔

## نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار  
سُلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، بے شک  
لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض

ان کے شرکی وجہ سے بچتے ہوں۔ (موطا امام مالک ج ۲ ص ۱۰۳ حدیث ۱۷۱۹) مزید سلطان  
دو جہان، شہنشاہِ کون و مکران، رحمتِ عالمیان سُلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان  
ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عزوجل یاد آ جائے اور  
اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو پُچھل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے  
اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۶ ص ۲۹۱ حدیث

۱۸۰۲۰) ایک اور جگہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا  
فرمانِ عبرت نشان ہے، خبردار! جھوٹ چہرہ کو سیاہ کر دیتا ہے اور پُچھل خوری عذاب  
قبر (کاباحت) ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ ج ۶ ص ۲۷۲ حدیث ۷۴۰۴) حضورِ انور، شافعِ  
محشر، مدینے کے تاجور، یٰ اذنی ربِّ اکبر غیوں سے باخبر، محبوبِ داؤر عزوجل صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، غیبت، طعنہ زنی، پُچھل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب  
تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) گتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔





خبر جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس میرا کرہا اور اس سال حج و عمرہ کا کہ نہ چاہتین دوہرہ ہوتا تھا۔

یا رب محمد تو مجھے نیک بنا دے۔ امراضِ گناہوں کے برے سارے مٹا دے  
میں غیبت و چغلی سے رہوں دور ہمیشہ ہر نصیبتِ بد سے مرا پیچھا تو بھڑا دے  
میں قاتلو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ

چپ رہنے کا اللہ سلیقہ تو سیکھا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۵۷﴾ صاحبِ مزار نے امدادِ فرمائی

تقریباً سات سو سال پہلے کا واقعہ ہے، سلطان المشائخ حضرت سیدنا  
محبوب الہی نظام الدین اولیا علیہ رحمۃ اللہ اولی فرماتے ہیں، حضرت مولانا کتھیلی علیہ رحمۃ  
اللہ اولی نے مجھ سے بیان کیا کہ دہلی میں ایک سال قحط پڑا۔ ایک موقع پر بھوک سے  
پنجاب ہو کر میں نے کھانا حاصل کیا اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت  
اپنے آپ سے کہا، اس کھانے کو تنہا نہیں کھانا چاہئے کسی اور کو بھی شریک کر لینا  
چاہئے۔ اتنے میں ایک گدڑی پوش بزرگ میرے سامنے سے گزرے، میں نے  
اُن کو دعوت دی، اُنہوں نے قبول کر لی اور ہم دونوں کھانے کیلئے بیٹھ گئے۔ میں  
نے دورانِ گفتگو بزرگ پر اظہار کیا کہ میں بیس روپے کا مقروض ہوں۔ اُنہوں نے  
فرمایا، میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میں نے دل میں سوچا یہ بہت غریب معلوم ہو  
رہے ہیں نہ جانے کس طرح دیں گے! کھانے سے فراغت کے بعد وہ مجھے اپنے





خبر بیان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار دروازہ کھولا اور اس پر وہ گھس گھسایا۔

ساتھ ایک مسجد میں لے گئے وہاں ایک مزار بھی تھا، ہم نے وہاں حاضری دی،  
 سرہانے کھڑے ہو کر انہوں نے استیغاثہ کیا اور دوسری مرتبہ آہستہ سے اپنی چھری قبر  
 شریف پر لگاتے ہوئے کہا، ”میرے رفیق کو بیس روپے کی ضرورت ہے، آپ  
 عنایت فرمادیجئے۔“ پھر میری طرف رخ کر کے فرمایا، بھائی صاحب! تشریف لے  
 جائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بیس روپے مل جائیں گے۔ مولانا کتھلی علی رحمۃ  
 اللہ اولی کہتے ہیں، میں نے اُن بڑی گک کا ہاتھ چوما پھر ان سے رخصت ہو کر شہر کی  
 طرف چل پڑا۔ میں اُس وقت حیرت میں تھا کہ نہ جانے وہ بیس روپے مجھے کہاں  
 سے مل جائیں گے! میرے پاس امانتا ایک خط تھا کہ جو کسی کے گھر پر دینا تھا۔ چنانچہ  
 میں وہ خط لے کر ”دروازہ کمال“ پہنچا۔ ایک ٹرک اپنے گھر کے گچھے پر بیٹھا تھا، اُس  
 نے مجھے آواز دی اور اپنے غلاموں کو دوڑایا وہ بڑے احترام سے مجھے اُپر لے  
 گئے۔ ٹرک انتہائی مَحَبَّت کے ساتھ مجھ سے ملا، میں نے ہر چند کوشش کی مگر اُس  
 کو پہچان نہ سکا۔ وہ ٹرک یہی کہتا رہا کیا آپ وہی نہیں ہیں جنہوں نے فلاں جگہ  
 میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا؟ میں نے اُس سے کہا، میں آپ کو نہیں  
 پہچانتا۔ اُس نے کہا، آپ خود کو کیوں چھپاتے ہیں! کوئی بات نہیں، میں تو آپ کو  
 پہچانتا ہوں۔ اس کے بعد بیس روپے لایا اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ میرے ہاتھ  
 میں رکھ دیئے۔ (فوائد القوادِ مجلس سنت و حکم، ج ۲۱، ص ۱۲۴) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔





عزیزانِ مصطفیٰ! ملحدوں کی بدنامی، اسی سلسلے میں چلی گئی ہے۔ اس سلسلے میں چلی گئی ہے۔ اس سلسلے میں چلی گئی ہے۔

## موت کون دیتا ہے؟

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کے

راوی حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء علیہ رحمۃ اللہ الولی نے اس واقعہ کو بلاخر دید بیان کر کے ہمارا ایمان تازہ فرما دیا کہ جس طرح ظاہری زندگی میں اولیاء اللہ رَجْنُہُمُ اللہُ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی جاسکتی ہے ایسے ہی بعدِ وصال ان کے مزار فاضل الانوار پر حاضر ہو کر کسی چیز کا مطالبہ کرنا بھی جائز ہے۔ یہ یاد رہے کہ حقیقتاً دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، اولیاء اللہ رَجْنُہُمُ اللہُ تعالیٰ کی طرف نسبت مجازاً ہے۔ جیسا حقیقتاً بیمار کو لہٹھا کرنے والا اللہ عز و جل ہے لیکن مریض کہتا ہے، ڈاکٹر صاحب ہم کو لہٹھا کر دیجئے۔ اسی طرح حقیقتاً موت دینے والا اللہ تبارک و تعالیٰ ہے مگر اُس کے حکم سے اس کام کی ذمہ داری ملک الموت حضرت سپہ ناعز رائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے جیسا کہ قرآن پاک کے بارہ ۲۱ سورۃ المسجدہ کی گیارھویں آیت کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي  
وُكِّلَ بِكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ تمہیں

وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر

ہے۔

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! اولیاء اللہ رَجْنُہُمُ اللہُ تعالیٰ بعدِ وفات عین

بیداری میں زیارت سے نواز کر گفتگو بھی فرماتے ہیں پُچھا نہی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو روئے پاک بڑھتا ہو گا وہ جنت کا رات بھر ملے گا۔

## ﴿۵۸﴾ حیاتِ الاولیاء

حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا شاہ عبد الرحیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے تھے کہ میں حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے مزار پر انوار پر برائے زیارت حاضر ہوا۔ یہ خیال کر کے کہ میں گنہگار اس قابل نہیں کہ اپنے وجود سے اس پاک مقام کو ملوث کروں دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس وقت ان کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا، آگے آ جاؤ! میں دو تین قدم آگے بڑھا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتے آسمان کی طرف سے ایک تختِ ان کی قبور شریف کے پاس لائے۔ اُس تخت پر حضرت سیدنا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلوہ فرماتے۔ دونوں بزرگ آپس میں راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے جو میں سُن نہ پایا۔ پھر تخت کو فرشتوں نے اٹھایا اور لے گئے۔ حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ”آگے آ جاؤ!“ میں دو تین قدم مزید آگے بڑھا۔ اسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ بالکل اُن کے قریب ہو گیا۔ اُس وقت انہوں نے فرمایا، شعر کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی، ”شعر ایک کلام ہے جو لہجہ ہے وہ لہجہ ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔“ فرمایا، **بَارَكَ اللَّهُ** عَزَّ وَجَلَّ (یعنی اللہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے تم کو ایک ہزار ایک درخت عقیقہ میں سے عقیقہ عطا کیا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔) اچھی آواز کے مُتعلّق تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عَرَض کی، یہ اللہ عزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔“ فرمایا، **بَارَكَ اللہ** عزَّوَجَلَّ۔ پھر پوچھا، جہاں یہ دونوں جمع ہو جائیں یعنی شجر بھی اُتھا اور آواز بھی اچھی ہو پھر کیا کہتے ہو؟ میں نے عَرَض کی، ”یہ تو نور علی نور ہے، اللہ عزَّوَجَلَّ جس کو چاہے عطا فرما دے۔“ فرمایا، **بَارَكَ اللہ** عزَّوَجَلَّ۔ یہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اس سے پہلے نہ تھا، تم بھی گاہے گاہے (یعنی کبھی کبھی) ایک دُوبیت (یعنی شجر) سُن لیا کرو؟ میں نے عرض کی، خُشور! آپ نے یہ بات حضرت سیدنا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خُشوری میں کیوں نہ فرمائی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِن دُوبیتوں سے ایک بات فرمائی کہ ادب نہیں تھا یا مصلحت نہ تھی۔ (اُنْفَاسُ الْعَارِفِینَ ص ۱۱) **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

دیر والا پہ اک میلہ لگا ہے عجب اس دَر کے ٹکڑوں میں مڑا ہے  
یہاں سے کب کوئی خالی بھرا ہے نخی داتا کی یہ دولت سَرا ہے  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۵۹﴾ اعلیٰ حضرت اور ککڑی

میں آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیمِ البرکت، عظیمِ المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت،





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: انا لله وانا اليه راجعون۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے تم سے کچھ ایسی بات سیکھی ہے جو دنیا کی ہر بات سے بہتر ہے۔

حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک بار کہیں مدعو تھے، کھانا لگادیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کھانا شروع فرمانے کا انتظار تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اٹھائی اور تناول فرمائی، پھر دوسری۔۔۔۔۔ پھر تیسری۔۔۔۔۔ اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی لکڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھادیئے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری لکڑیاں میں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب ختم کر دیں، حاضرین متعجب تھے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو بہت قلیل الخذاء یعنی کم غذا استعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری لکڑیاں کیسے تناول فرما گئے! لوگوں کے استفسار پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔ لہذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحب لکڑی منہ میں ڈال کر کڑوی پا کر ٹھوٹھو کرنا شروع کر دیں چونکہ لکڑی کھانا میرے پیٹھے آقا مینے والے مصطفیٰ ﷺ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اس کو کھا کر کوئی ٹھوٹھو کرے۔ اللہ



قرآنِ مصطفیٰ ﷺ تم جہاں کی ہو وہ پڑاؤ پر ہو کر تہا راؤ کرو نہ تنگ بگھٹا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بچو کو بیٹھے مصطفیٰ کی سنتوں سے پیار ہے

سہ نزول

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

مَلُوا عَلَى الْخَيْبِ اَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ  
حضرت کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، واقعی  
عاشق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے

نسبت رکھنے والی ہر شے کو دل و جان سے پسند کرے اور اُس کا ادب بجالائے جیسی تو  
سرکارِ اعلیٰ حضرت نے آقا کی پسند کٹڑی کا ایسا ادب کیا کہ کڑوی کٹڑی بھی تناول فرما  
لی۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے سرکارِ مدینہ  
منورہ، سردارِ مملکتِ مکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کٹڑی کو گھجور کے ساتھ کھاتے دیکھا۔

(صحیح مسلم ج ۱۳، حدیث ۶۰۲۳) مُفْتَرِ شَہِیْر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار

خان طبرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، گھجور طبعاً گرم و خشک ہے اور کٹڑی سرد و تر۔ ان دونوں  
کے ملنے سے اسیدِ ال ہو کر فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے  
کٹڑی اور گھجور کو کبھی تو معہہ میں جمع فرمایا کہ بیک وقت کبھی گھجور رکھائی کبھی کٹڑی۔

اور کبھی چپانے میں جمع فرمایا کہ گھجورِ رمنہ شریف میں رکھ لی اور کٹڑی بھی کتر لی اور دونوں



خبر جلیلیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کھانا کھا کر رکھا تھا۔

ملا کر پکھائیں۔ کبھی گھجور اور خر بوز بھی ملا کر کھائے ہیں۔ گھجور گکڑی ملا کر کھانا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عاتقہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، (رخصتی سے قبل میں بہت کمزور تھی) میری امی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے فربہ کرنے کی کوشش کرتیں تاکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیج سکیں جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے گھجور اور گکڑی ملا کر کھانا شروع کر دی جس سے میں (چند روز میں ہی) فربہ ہو گئی (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۷ حلیہ ۳۳۲۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گھجور تو مرغوب تھی ہی گکڑی بھی بہت مرغوب تھی۔ بعض بزرگانِ دین از جنہم اللہ المبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فاتحہ میں دوسرے کھانوں کے ساتھ گھجوریں اور گکڑیاں اور تر بوز بھی رکھتے ہیں۔ ان کے اس عمل کا ماخذ مذکورہ (یہ) حدیث ہے۔ (مُلَخَّصاً مَراف ج ۶ ص ۲۰، ۲۱)

مَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ اَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ﴿۶۰﴾ 15 دن تک کھانا نہیں کھاؤں گا!

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ بن خنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تھے۔ ایک فاقہ مست مرید نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شروع کرنے سے پہلے ہی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا! اس پر ایک پیر بھائی نے ناراضگی کے انداز میں ان کے سامنے کھانے کی کوئی چیز رکھ دی جس سے وہ سمجھ گئے کہ میں نے پیرِ درخشد سے





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) مجھ پر ازہم پاکستان کی تخت کر رہے تھے یہ تمہارے لئے لکھا ہے۔

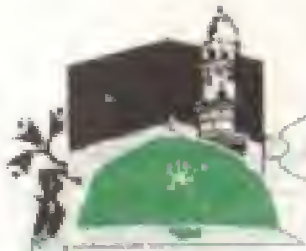
پہلے ہاتھ بڑھا کر کھانے کے آداب کی خلاف ورزی کی ہے لہذا اپنے نفس کو سزا دینے کے لئے انہوں نے عہد کیا کہ پندرہ دن تک کچھ نہیں کھاؤں گا اس طرح انہوں نے اپنی بے ادبی سے توبہ کرنے کی ظاہری صورت نکالی حالانکہ وہ پہلے ہی سے فاقہ میں مبتلا تھے۔ (الرسالة الفخيرية ص ۱۷۹) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**پہلے بزرگ کھانا شروع کریں** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مل کر کھانے میں اگر کوئی بزرگ بھی شامل ہوں تو ادب یہ ہے کہ جب تک وہ شروع نہ کریں اور کوئی نہ کھائے۔ یاد رہے! بزرگی کے

لئے عمر رسیدہ ہونا شرط نہیں، علم و عمل درکار ہے۔ لہذا بوڑھے حضرات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی نوجوان عالم ہیں تو وہی پہلے کھانا شروع کریں۔ اللہ والوں کے انداز بھی نرا لے ہوتے ہیں حضرت سپدنا ابو عبد اللہ بن خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرید جو کہ خود ایک فاقہ مست بزرگ تھے اور بے خیالی میں ہاتھ بڑھا دیتے ہیں مگر اپنے پیر بھائی کے اشارہ پر سنبھل جاتے ہیں حالانکہ ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا فقط ہاتھ ہی بڑھایا تھا پھر بھی نادانستہ سرزد ہونے والی بے ادبی کی اپنے لئے انوکھی سزا تجویز کی اور سخت بھوکے ہونے کے باوجود عہد کیا کہ مزید 45 روز تک کچھ نہیں





ہر صاحبِ مصلحت! میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ کتاب ملے تو اسے اپنے تمام بھائیوں کے پاس بھیج دیں۔

کھاؤں گا۔ اللہ عز و جل کے نیک بندے اپنے آپ کو آداب سکھانے کیلئے طرح طرح کی انوکھی سزائیں تجویز کرتے آرہے ہیں، چنانچہ

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

”کیہیائے سعادت“ میں ہے، ایک بزرگ نے ایک بار سنت کے مطابق سیدھی جوتی سے پہننے کا آغاز کرنے کے بجائے بے خیالی میں

**پہننے میں الٹی جوتی پہنے پہلے کرنے کا کفارہ**

الٹی جوتی پہلے پہن لی اس سنت کے رہ جانے پر انہیں سخت صدمہ ہوا اور اس کے عوض انہوں نے گیسوں کی دو بوریاں خیرات کیں۔ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ انہیں حضرات کا حصہ تھا۔ کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کے طریقوں پر چلنا نصیب ہو جائے۔ اس طرح کی سنتیں اور آداب سیکھنے کیلئے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنائیں مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چنانچہ

**﴿۶۱﴾ سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!**

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ترتیب دی ہوئی ضلع شیخوپورہ کی ایک تحصیل کے مدنی انعامات کے ذمہ دار نے مجھے (سب مدینہ غنی غنہ کو) جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۴ھ میں مجھے عمرہ شریف اور مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری کا شرف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب





ہر ماہ رمضان میں ہر مسلمان کو ایک بار پکڑنا چاہیے کہ وہ کبھی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس کی دعا مانگوں۔

پاکستان کے ایک قاری صاحب سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا کہ میں اسی شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ میں صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان کے اندر ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا، وہاں دورانِ بیان **مَدَنی قافلے** میں سفر کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا گیا، ”مَدَنی قافلے میں سفر کر کے دُعائیں کیجئے، آپ کی جو بھی خواہش ہوگی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پوری ہوگی۔“ یہ سُن کر مجھے جذبہ ملا اور میں نے ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کی اور وہاں خوب رورو کر **مدینہ منورہ** رَاَدَا اللہُ شَرَفَاوْ تَعَالٰی کی حاضری کیلئے دُعا مانگی۔ دُعا کی قبولیت کے آثار یوں ظاہر ہوئے کہ میں جب مَدَنی قافلے کے سفر سے لوٹا اور حسبِ معمول بچوں کو قرآنِ پاک پڑھانے کیلئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو صاحبِ خانہ نے کافی مہربانی سے پیش آتے ہوئے کہا، قاری صاحب! **اِذَا شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ ہمارے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیجئے ہم آپ کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ابتدا میں نے ٹائم ٹول سے کام لیا مگر اُن کے اصرار پر کہہ دیا کہ دیدارِ مدینہ کی آرزو ہے۔ انہوں نے مجھے فوری طور پر اخراجات پیش کر دیئے اور یوں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کر کے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو



عمر بن الخطابؓ یا علیؓ رضی اللہ عنہما ابی سلمہؓ کو اس وقت سے ۱۰۰ سال پہلے تک نہ ملے تھے کہ ان کا چہرہ ہر سال ایک بار دہرایا جاتا ہے۔

ہاتھوں ہاتھ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری کا شرف نصیب ہو گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مجھ گنہگار سا انسان مدینے میں رہے بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے

یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات زندہ رہتا ہے تو انسان مدینے میں رہے

جان و دل چھوڑ کر یہ کہہ کے چلا ہوں اعظم

آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ﴿۶۲﴾ جَو شریف کا دلیا

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک روز اطلاع ملی کہ

سپہ سالار کے باؤرچی خانے کا یومیہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔ اس خیر و شخت اثر سے  
 آپ کو سخت افسوس ہوا۔ اُس کی اصلاح کیلئے انفرادی کوشش کا ذہن بنایا اور اس کو  
 اپنے یہاں مدعو فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باورچیوں کو حکم دیا کہ پُر تکلف

کھانے کے ساتھ ہی جَو شریف کا دلیا بھی تیار کیا جائے۔ سپہ سالار

جب دعوت پر حاضر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اس قدر تاخیر  
 فرمادی کہ سپہ سالار بھوک سے بے تاب ہو گیا۔ بالآخر امیر المؤمنین نے پہلے

جَو شریف کا دلیا منگوایا۔ سپہ سالار چونکہ بہت بھوکا تھا اس لئے اُس نے





نورِ مہمان مصطفیٰ ﷺ کے ہر عمل میں ہر ایک چیز پر نورِ شرف و جلال ہے۔ اسی کی بنا پر آپ ﷺ کی ہر بات پر نورِ شرف و جلال ہے۔

**جَو شریف کا دلیا** کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلف کھانے آئے اُس وقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ نے پُر تکلف کھانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھائیے! سپہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور! میرا پیٹ تو دلیا ہی سے بھر چکا ہے۔ امیر المؤمنین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا، **سُبْحَنَ اللہ**! دلیا بھی کتنا عمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک درہم میں دس آدمیوں کو سیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا، جب آپ دلیا سے بھی گزارہ کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار درہم اپنے کھانے پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟ سپہ سالار صاحب! خدا سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خرچ کرنے والوں میں داخل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صرف کرتے ہیں وہ رضائے الٰہی غزوہٗ خُلّ کیلئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) منشی خلیفہ کی انفرادی کوشش نے سپہ سالار لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادگی اپناؤں گا اور کم خرچ سے کام چلاؤں گا۔ (مَعْمُورِ الواعظین ص ۱۹۱) **اللہ غزوہٗ خُلّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر ذرہ شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**بے برکتی کا سبب**  
**فُضُولِ خَرِجِ چَیْنِ**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نفس کو جس قدر لذیذ  
غذا میں کھلائیں گے اسی قدر وہ بہتر سے بہتر طلب  
کرتا رہے گا۔ آج ہماری اکثریت بے برکتی کی شاکی

ہے نیز تنگدستی اور پھر اوپر سے کم توڑ مہنگائی کا رونا روتی ہے اور آج تقریباً ہر ایک کہتا  
سنائی دیتا ہے ”پورا نہیں ہوتا!“ یقین مانئے، مہنگائی، بے برکتی اور تنگدستی کافی زمانہ  
ایک بہت بڑا سبب غیر ضروری اخراجات بھی ہیں۔ ظاہر ہے جب فُضُولِ خرچیوں کا  
سلسلہ جاری رکھیں گے نیز اعلیٰ کھانوں، عمدہ مکانوں، پھر ان کے اندر سجاوٹوں  
کے بیش قیمت سامانوں، مہنگے مہنگے فینسی لباسوں سے دل لگائے رہیں گے، تو ان  
کاموں کیلئے خطیر رقموں کی ضرورت رہے گی اور پھر ”بے برکتی“ اور ”پورا نہیں  
ہوتا“ کی راگنیاں بھی جاری ہی رہیں گی۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ  
الرازق کا فرمانِ ہدایت نشان ہے، جس نے اپنا مال فُضُولِ خرچیوں میں کھودیا،  
اب کہتا ہے اے رب! مجھے اور دے۔ اللہ تعالیٰ (ایسے شخص سے) فرماتا ہے، کیا  
میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہ دیا تھا؟ کیا تو نے میرا (یہ) ارشاد نہ سنا تھا؟

**وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا**

(ب ۱۹ فرقان ۶۷) تو جمعہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں، نہ حد سے بڑھیں اور

نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (ملخصاً أَسْرُ الْوَعَا لِأَدَابِ الْأَعْمَالِ ص ۷۵)



خود بخود مسلمان ہو کر، مسلمان ہو کر (میں نے) ایک مسلمان کو دیکھا جس نے میری خدمت میں آ کر کہا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔

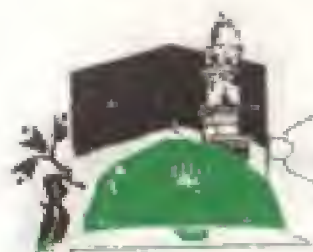
بہر حال اگر قناعت اور سادگی کے ساتھ سستے کھانوں اور سادہ لباسوں کو اپنایا جائے۔ فقط حسب ضرورت مکانات رکھے جائیں، بے جا سجاوٹوں اور نمائش دھوتوں کے معاملے میں خود پر پابندی ڈالی جائے تو خود بخود مہنگائی کا خاتمہ ہو اور غربت رخصت ہو جائے۔ مگر نفسِ امارہ کی غلامی کا کیا علاج؟

**تیسرا قول** **دُعَا قَبُولِ تِسْرَیْنِ**  
 ٹھوہر انور، شائع محشر، مدینہ کے تاجور،  
 بِإِذْنِ رَبِّ الْكَبْرِغُیْبُوں سے باخبر، محبوبِ داور عزّوجلّ  
 مٹلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، تین شخص ہیں کہ

تیسرا رب (عزّوجلّ) ان کی دعا قبول نہیں کرتا ﴿۱﴾ ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اترے ﴿۲﴾ دوسرا وہ مسافر کہ سرِ راہ مقام (یعنی پڑاؤ) کرے، یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے بلکہ خاص راستے ہی پر ٹوٹ کرے ﴿۳﴾ تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا، اب خدا سے دعا کرتا ہے کہ اسے روک دے۔ (احسنُ الرِوعاء لِادابِ الدُّعَاء ص ۷۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت میں آقا علیہ السلام حضرت امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، ہر وادہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بیان کردہ حدیث





ہر جانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روزِ حشر میں ہر جانِ ہامیہ کے لئے اس کی شہادت کریں گے۔

پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، **أَقُولُ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ**۔ (یعنی اللہ عز و جل کی دی ہوئی توفیق سے میں کہتا ہوں) ظاہر اس سے مراد یہی ہے کہ اس خاص مادے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جو ایسا کرے مُطْلَقاً اس کی کوئی دعا کسی اثر (یعنی معالے) میں قبول نہ ہو اور ان امور میں عَدَمِ قبول (یعنی قبول نہ ہونے) کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کے کئے ہیں۔ لہذا دیرانے مکان میں اترنے والا اس کی مُضَرَّتوں (یعنی نقصانات) سے آگاہ ہے، پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جن ایذا پہنچائیں، تو یہ باتیں خود اس کی قبول کی ہوئی ہیں، اب کیوں ان کے رفع (یعنی دور ہونے) کی دعا کرتا ہے۔ یونہی جب راستے پر قیام کیا، تو ہر قسم کے لوگ گزریں گے، اب اگر چوری ہو جائے یا ہاتھی، گھوڑے کے پاؤں سے کچھ نقصان، رات کو سانپ وغیرہ سے ایذا پہنچے، اس کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نہی کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں، ”شب کو سرِ راہ (یعنی راستے میں) نہ اترو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر چلنے کی اجازت دیتا ہے۔“ یونہی جانور کو خود چھوڑ کر اس کے خُبس (یعنی قابو میں آنے) کی دعا تو ظاہرِ احمقت ہے، کیا واحد قہار جلّ جلالہ کو آزماتا یا معاذ اللہ اسے اپنا محکوم ٹھہراتا ہے! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے کہا، اگر خد اعز و جلّ کی قدرت پر بھروسہ ہے، اپنے آپ کو اس پہاڑ سے نیچے گرا دو۔ فرمایا، ”میں اپنے رب



غرض جان مصیبت یا صدمہ سے دل بہانہ کر کے کوئی چیز یا چیزوں کا ذکر نہ کرے کہ اس سے دل کا زخم گہرا ہو جائے۔

غزوہِ خلد کو آزماتا نہیں۔ (احسن الوعاء لإدب الدعاء ص ۷۳، ۷۴)

**ہاتھوں سے کئے گئے کوئی علاج نہیں**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فارسی مقولہ ہے، ”خود  
 کردہ راعلا بے نیست“ یعنی اپنے ہاتھوں سے  
 مصیبت اوڑھ لینے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ مثلاً

کوئی اپنا سردیوار میں مارتا جائے اور روتا چلاتا جائے کہ ہائے! میرا سر پھٹ گیا!  
 مجھے بچاؤ!! تو ظاہر ہے اُس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ اپنا سردیوار میں مارنا ترک  
 کر دے تو نہیں پھٹے گا۔ اسی طرح بہت سارے نادان انسان جو کچھ ہاتھ میں آتا  
 ہے ہڑپ کر جاتے، خوب ٹھانس ٹھانس کر کھاتے اور پھر موٹا پے، نکلے ہوئے پیٹ،  
 قبض اور بد ہضمی کی دوائیں ڈھونڈتے پھرتے اور ڈاکٹر حکیموں پر خوب رقمیں خرچ  
 کرتے ہیں! مگر دواؤں سے علاج نہیں ہو پاتا، کیوں؟ اس لئے کہ ان امراض  
 کا علاج ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ڈٹ کر کھانا چھوڑ دیں، جب تک خوب بھوک  
 نہ لگے اُس وقت تک نہ کھائیں، حدیثِ پاک میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق  
 بھوک سے کم کھائیں، پتہ دوں پرائیٹوں، دودھ کی بالائی، اور تھنوں، کیک، پیسٹریوں،  
 بن کبابوں، برگروں، سیخ کبابوں، سموسوں، پکڑیوں اور دیگر تلی ہوئی چیزوں نیز  
 چکناہٹ، میدہ اور مٹھاس والی چیزوں کو کم سے کم استعمال میں لائیں۔ آئسکریموں  
 ٹھنڈے شربتوں اور ٹھنڈی بوتلوں سے خود کو بچائیں نیز چائے نوشی بھی زیادہ نہ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس مہلک دکاندار کو جس کے پاس صرف کھانا نہ ہو بلکہ ہاؤسنگ بھی ہو۔

فرمائیں (خیر و برکتِ رات میں دو یا تین مرتبہ آدمے آدمے کپ چائے سے کام چلائیں) اگر پان سکرٹوں، خوشبودار چھالیوں، گشکوں، مین پوڑیوں، اور پان پراگوں وغیرہ کی لت ہے تو ان سے پیچھا چھوڑائیں۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَزْوَ جَلْ وَ زَنْ كَمْ، پیت اندر اور ہاضمہ دُرست نیز بیکٹ ساری بیماریوں سے بغیر ڈاکٹری علاج کے نجات مل جائے گی۔**

**مَوَظَعُ كَالِكِ سَبَبًا** میرے ان مَدَنی مشوروں پر زیادہ نہیں تو فقط 40 دن سختی سے عمل کر کے دیکھ لیجئے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَزْوَ جَلْ اپنی صحت میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ پہلے کسی لیبارٹری میں ”لیڈ پر دفاکل اور شوگر“ ٹیسٹ کروا کر اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد اس نیت کے ساتھ کہ ”انجھی صحت کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل کروں گا۔“ پر ہیزی شروع کر دیجئے اور اس کی بڑکتیں لوٹئے۔ یاد رکھئے! کھانے کے بعد پانی پینے سے بھی بدن پھولتا، وزن بڑھتا اور موٹا پا آتا ہے۔ لہذا کھانے کے بعد کم سے کم پانی پیئیں۔ ہاں کھانے کے دوران تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ بہر حال کھانے کے بعد خوب پانی غٹ غٹانے کے عادی کا بدن اگر پھول جائے تو اس کا علاج وہ دوا سے کرنے کے بجائے اپنی عادت کی اصلاح سے کرے گا تو ہی ہو سکے گا۔

ناکچھ بیمار کو اثرات بھی زہر آمیز ہے

سچ یہی ہے سودا کی اک دوا پر ہیز ہے





ہر صائم جھٹلے اور کھانے پینے سے روکے ہوئے ہو تو اسے روزہ ٹھیک نہ چھوڑے گا۔ اگر کوئی ایسا ہے۔

اپنے ہاتھوں خود کو خطرات میں ڈال کر پھر انہیں خطرات سے اپنی حفاظت کے لئے کی جانے والی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اَحْسَنُ

**خطہ کے میں ڈالنے والی**  
**۱۵ باتوں کی مثالیں**

**الْوَعَاءِ لِادَابِ الدُّعَاءِ** میں خود کو اپنے ہاتھوں سے مصیبت میں ڈالنے کے ضمن میں بہت پیاری مثالیں دی گئی ہیں۔ مثلاً ﴿۱﴾ جو بغیر کسی سخت مجبوری کے رات کو ایسے وقت گھر سے باہر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں، پاؤں کی ہچکل راستوں سے موقوف ہو گئی ہو۔ صحیح حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی کہ اس وقت بلائیں مُنْتَشِر ہوتی ہیں (تو گویا رات تاخیر سے سنانا راستے سے گزرے اور اس کو ڈاکو پٹ جائے یا بھوت چمٹ جائے تو اب اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ خود کو کیوں خطرے میں ڈالا) یا ﴿۲﴾ رات کو دروازہ کھلا چھوڑ دے یا بغیر **بِسْمِ اللّٰہ** کہے بند کرے کہ شیطان اسے کھول سکتا ہے اور جب **بِسْمِ اللّٰہ** کہہ کر ڈھنکا (یعنی سیدھا) پاؤں مکان میں رکھے تو شیطان کہ ساتھ آیا تھا باہر رہ جاتا ہے اور جب **بِسْمِ اللّٰہ** کہہ کر دروازہ بند کرے تو اس کے کھولنے پر قدرت نہیں پاتا (یہاں بھی اگر بے احتیاطی کی گئی اور شیطان نے گھر میں گھس کر نقصان پہنچایا تو خود اپنے ہی قصور کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اب اس معاملے میں دعا کیسے قبول ہو؟) یا ﴿۳﴾ کھانے، پانی کے برتن **بِسْمِ اللّٰہ** کہہ کر نہ ڈھانکے کہ بلائیں اُترتی اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ طعام و مشروب بات بیماریاں لاتے ہیں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس صرّاء کہہ دے اس نے گھر و دروازہ و کھیت و درخت ہو گیا۔

(کھانا وغیرہ موجود ہوتے ہوئے برتن گھلا ہو تو ناپاک جگات استعمال کرتے ہیں لہذا بے

احتیاطیاں کرنے والے کی یہاں بھی دعاء قبول نہیں ہوگی کہ آسیب اور امراض سے حفاظت کا

بہترین نسخہ بتا دیا گیا ہے) یا ﴿۴﴾ بچے کو مغرب کے وقت گھر سے باہر نکالے کہ اس

وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں (اگر مغرب و عشاء کے درمیان بچے کو باہر نکالا اور کسی جن

نے پکڑ لیا تو آپ کا اپنا قصور ہے کہ کیوں نکالا؟) یا ﴿۵﴾ کھانے کے بعد بے ہاتھ

دھوئے سور ہے کہ شیطان چائٹا اور معاذ اللہ برص (کوڑھ) کا باعث ہوتا ہے یا

﴿۶﴾ غسل خانے میں پیشاب کرے کہ اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے یا ﴿۷﴾ گھجے

کے قریب سوئے اور چھت پر روک (یعنی منڈھیر) نہ ہو کہ گر پڑنے کا اجمال (امکان)

ہے یا ﴿۸﴾ کھانا بغیر بسم اللہ پڑھے کھائے کہ شیطان ساتھ کھاتا اور جو طعام

چند مسلمانوں کو بس کرتا (یعنی کافی ہوتا وہ) ایک ہی کے کھانے میں فنا (ختم) ہو جاتا

ہے یا ﴿۹﴾ زمین کے سوراخوں میں پیشاب کرے کہ کبھی سانپ وغیرہ جانوروں

کا گھریا جن کا مکان ہوتا اور انسان ایذا پاتا ہے یا ﴿۱۰﴾ اپنی، خواہ اپنے دوست کی

کوئی چیز پسند آئے تو اس پر دفعِ نظر کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ وَ لَا تَضُرَّهُ

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی اے اللہ عزّ وّ جلّ! اس پر برکت نازل فرما اور اسے

نقصان نہ پہنچے، جو کچھ اللہ عزّ وّ جلّ نے چاہا ہی تو ہوا، اللہ عزّ وّ جلّ کی تائید کے بغیر نیکی پر کچھ

قدرت نہیں) نہ پڑھے کہ نظر حق ہے، مرد کو قبر اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی





ہر ماہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار از رو پاک پر عطا فرمایا اس پر میں ہنسی سمیٹتا ہے۔

﴿دعاء یاد نہ ہو تو مَا شَاءَ اللہ یا بَارِکَ اللہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں، اگر کسی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر مَا شَاءَ اللہ یا بَارِکَ اللہ کہہ دے تو نظر نہیں لگتی اگر ان کلمات (یعنی مَا شَاءَ اللہ یا بَارِکَ اللہ) کے بغیر ہی تعجب سے دیکھے اور تعجب کے الفاظ بولے تو نظر لگ جاتی ہے (مصرافہ ج 6 ص 244) ﴿یا﴾ ۱۱ ﴿تہا سفر کرے کہ فُتاقِ انس و جن سے مُضَرَّت پھینچتی (یعنی نقصان پہنچتا) ہے اور ہر کام میں رِقَّت پڑتی ہے یا﴾ ۱۲ ﴿کھڑے کھڑے پانی پیا کرے کہ درِ جگر کا مُوِث (دبا عث) ہے (آبِ زم زم شریف اور وُضُو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پینا سَتَب ہے) یا﴾ ۱۳ ﴿سِیِّئُ اخْلَاءِ میں دُغیر بِسْمِ اللہ کہے (یا دُغیر دعاء پڑھے) جائے کہ خَبَاثَت (یعنی ناپاک چٹات) سے مُضَرَّت (نقصان پہنچے) کا اندیشہ ہے یا﴾ ۱۴ ﴿فَاسِقُوں، فَاجِرُوں، بدوُشْعُوں، بد مذہبوں کے پاس نِشِیْئُ بَر خاست کرے کہ اگر پالْفِرَضِ صُحْبَتِ بد کے اثر سے بچا تو مُتْنِہِم (و بدنام) ضرور ہو جائے گا یا﴾ ۱۵ ﴿لوگوں کے راستوں میں خواہ ان کی نِشِیْئ و بَر خاست کی جگہ پیشاب کرے کہ آپ ہی گالیاں کھائے گا۔

(مُلَحَّصاً احسنُ التَّوَعُّدِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ ص ۷۶، ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

﴿۶۳﴾ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے



فیضانِ مصطفیٰ: اسلئے کہ اس نے ہم پر جو کچھ نازل فرمایا، اس کے بارے میں اس کی خدمت میں شک نہ ہو۔

تشریف لے گئے، نماز پوری ہونے کے بعد امام صاحب نے پوچھا، اے بایزید! آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ فرمایا، ذرا رکے! پہلے آپ کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کو ڈھرائوں، آپ کو جب مخلوق کو روزی دینے والے ہی کے بارے میں شک ہے، تو پھر آپ کے پیچھے نماز کیسے جائز ہے؟ (روضہ الرباعین ص ۱۵۵) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ یقیناً اللہ رب العالمین عزوجل سب کی روزی کا کفیل ہے، وہی کھلاتا پلاتا ہے۔ امام صاحب نے یہ سوال پوچھ کر کہ ”آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟“ حضرت کے نزدیک اپنے ضعیف الاعتقاد ہونے کا ثبوت دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز ڈھرائی یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ تھا۔ عرفا اس طرح کے سوال و جواب لوگ آپس میں کرتے ہیں شرعاً اس میں کوئی گناہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ﴿۶۴﴾ بھنا ہوا پرندہ

ابو الحسن علی کا بیان ہے، میں نے ایک بار گھر میں فرمائش کی کہ فلاں حلال پرندہ بھونے کیلئے تندور میں لٹکا دو، میں وقت مناسب پر آ کر کھالوں گا۔ پھر میں حضرت سیدنا جعفر خلدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضر ہوا،





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے رسول اللہ! میں نے اپنے گھر میں جو کچھ رکھا ہے اسے تمہارے لیے رکھا ہے۔

انہوں نے فرمایا، رات یہیں قیام کر لیجئے۔ میرا دل چونکہ پرندہ کھانے میں پھنسا ہوا تھا میں کوئی بہانہ کر کے گھر پہنچ گیا۔ گڑا مگر مٹھنا ہوا پرندہ دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ یکا یک گھر میں ٹٹا ٹٹس آیا اور جھپٹ کر مٹھنا ہوا پرندہ لے بھاگا۔ اُس پرندہ کا بچا ہوا شور بہ خادمہ لار ہی تھی کہ اُس کے کپڑے کے دامن کا جھڑکا لگنے سے وہ شور بہ بھی سارے کا سارا گر گیا۔ پھر صبح جب میں حضرت سیدنا شیخ جعفر خلدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے، ”جو شخص مشائخ کے دلوں کا لحاظ نہیں رکھتا اس کے دل کو ایذا پہنچانے کیلئے ٹٹا مسلط کر دیا جاتا ہے۔“ (الرسالة الغنویہ ۳۶۲) اللہ عز و جل کسی آن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا، بزرگوں کی بات نبھانے اور وہ جو حکم دیں اُس کو بجالانے ہی میں عاقبت ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ چالاکی اور بہانے بازی کارآمد نہیں ہوتی۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اللہ عز و جل کی عطا سے غیب کی باتیں بھی معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ جب اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یہ شان ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا کیا مقام ہوگا! نیز انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خودنا جدارِ انبیاء، حبیبِ کبیر، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے!



طریقِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہم ایک روزہ مالکِ جہنم کا حال آگاہ کر رہے ہیں۔

میرے آقا علیٰ حضرت بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں

سرِ عرش پر ہے تری گز دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدیث شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

## ﴿۶۵﴾ بیٹھی پیدا ہونے کی بشارت

اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے صحابہ کرام علیہم السلام کے بھی

غیب کی خبریں بتانے کے واقعات کتابوں میں ملتے ہیں چنانچہ کروڑوں مالکیوں

کے عظیم المرتبت پیشوا حضرت سیدنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مشہور

زمانہ مجموعہ احادیث ”مَوْطَآءِ اِمَامِ مَالِک“ میں فرماتے ہیں، حضرت سیدنا عروہ بن

زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، خَلِیْفَةُ الرَّسُولِ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں انہیں وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، میری پیاری

بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے تمہارے دو

بھائی (عبدالرحمن اور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور تمہاری دو بہنیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں لہذا

تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا۔ یہ سن کر حضرت

سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، ابا جان! میری تو ایک ہی بہن





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے تمہارے لئے جو چیز ذکر کیا ہے اس پر تمہارا دل لگتا ہے۔

”بنی اُسماء“ ہیں، یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، وہ (تمہاری سوتیلی والدہ) ”حبیبہ بنتِ خارجیہ“ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پیٹ میں ہے، میرے خیال میں وہ لڑکی ہے (السُّوْطُ بِالْإِمَامِ مَالِكِ ج ۲ ص ۲۷۰ حدیث ۱۵۰۳) اس حدیث کے تحت حضرت سیدنا علامہ محمد بن عبد الباقی زُرْقَانی قُدَسَ سِرُّہُ الرَّقْمَانِی تحریر فرماتے ہیں، پُٹا مچھ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام ”اُمّ کلثوم“ رکھا گیا۔ (شرح الزُرْقَانِی عَلَی السُّوْطِ ج ۴ ص ۶۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کو صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**دُکْرَامَتِیں**  
**ثَابِتٌ ہُوَ کَیْنٌ**  
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارک کے بارے میں حضرت علامہ تاج الدین سبکی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے خلیفۃ الرُّسُول

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُکْرَامَتِیں ثابت ہوتی ہیں ﴿۱﴾ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبل از وفات ہی یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اس مرض میں دنیا سے رَحَلْتُ (یعنی کوچ) کر جاؤں گا، اسی لیے تو بوقتِ وصیت فرمایا، میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے ﴿۲﴾ جو بچہ پیدا ہو گا وہ لڑکی ہے۔

(خُصَّةُ اللّٰہِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ص ۶۱۲ مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات ہند)





غرضانِ مصطفیٰ ﷺ: علم حاصل کیا، اس پر تم جہاں بھی ہو گئے، ہر آنہ اور ہر لمحہ تمہارا نور ہو گا۔

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا، مَا فِي الْأَرْضِ حَامٍ (یعنی جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اس) کا عِلْمُ اللہ عز و جل کی عطا سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صَدِيقُكَ بَشَرٌ كَوْنُهُ  
عِلْمُ غَيْبٍ كَوْنُهُ

کو حاصل ہو گیا تھا۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آیت قرآنی اور اُس کی تفسیر غور سے سماعت فرمائیے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۱ سورۃ لقمن کی آخری آیت کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: اور (اللہ عز و جل)

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ حَامٍ

جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ (ب ۲۱ النساء ۳۴)

خلیفہ اعلیٰ حضرت، مفسرِ قرآن، حضرت صدرُ الافاضل علامہ مولانا

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی خزائنُ العرفان (مطبوعہ بمبئی) ص

۶۶۱ پر اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، ”عِلْمُ غَيْبِ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا عِلْمُ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت

عطا ہوتا ہے۔ یہ اس اِختصاص (یعنی مخصوص ہونے) کے منافی (خلاف) نہیں اور کثیر

آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ”بارش کا وقت اور خمن میں کیا ہے اور

کل کوئی کیا کرے گا اور کہاں مرے گا۔“ ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے

ہی دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ

سَلَام نے حضرت سیدنا اسحاق علی نبینا وعلیہ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ

سَلَام کو فرشتوں نے حضرت سیدنا اسحاق علی نبینا وعلیہ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ





خبر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو پانچ چیزیں بتائی ہیں کہ جو حالت قیامت کے دن برائی ثابت ہوگی۔

کے پیدا ہونے کی اور حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور ان حضرات کو بھی ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاع دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا شخص باطل اور صداہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی

اللہ عزوجل کی عطا سے آئندہ ہونے والی اولاد کا پتہ دے سکتے ہیں پُچھا نہ

## ﴿۶۶﴾ بیٹا پیدا ہونے کی بشارت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

میرے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے ہیں، میں ایک بار حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے مزار منور کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا، ”تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اگر ۲۴ قطب الدین احمد رکھنا۔“ چونکہ زوجہ بڑھا پے





حضرت سیدنا خواجه قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے بہادر دل ہونے کی وجہ سے

کو پہنچ گئی تھیں اس لئے میں نے خیال کیا شاید اس ارشاد سے مراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرت سیدنا خواجه قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی میرے اس دلی خیال پر فوراً مطلع ہو گئے اور فرمایا، ”میری یہ مراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب سے ہوگا۔“ شاہ ولی اللہ صاحب مزید فرماتے ہیں، والد ماجد نے ایک مدت کے بعد دوسری خاتون سے عقد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتب الحُر وف فقیر ولی اللہ پیدا ہوا۔ شروع میں یہ واقعہ یاد نہ رہا تو ولی اللہ نام رکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرت سیدنا خواجه قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے فرمان کے مطابق) قطب الدین احمد رکھا۔

(انفاس العارفين ص ۴۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ادیکھا آپ نے! اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ العِزِیزُ کے مزاراتِ طہیّات پر حاضری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بڑے لوگوں کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ وفاتِ یافوتہ اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ العِزِیزُ بھی اللہ غُزُو خُل کی عطا سے دلوں کا حال جانتے اور آئندہ کی خبریں بھی ارشاد فرما دیتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا خواجه قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی نے حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ رحمۃ الکریم کو بیٹے کی ولادت کی بشارت عنایت فرمائی۔

میں پاتے ہیں سارے اپنا مطلب ہر اک کے واسطے یہ درگھلا ہے  
میں در در کیوں پھروں در در سنوں کیوں مرے آقا! مرا کیا سر پھرا ہے!  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





حضرت سیدنا محمد ﷺ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہر روز روپاک کی کھڑت کر کے شکر ہے کہ یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## ﴿۶۷﴾ مزے دار شربت

حضرت سیدنا صالح مری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیدنا عطاء سلمیٰ علیہ رحمۃ الغنی کی خدمت میں دو دن سٹو آخر گھی اور شہد ملا کر سٹو کا مزیدار شربت بھجوا دیا، مگر دوسرے دن کا انہوں نے واپس لوٹا دیا۔ اس پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے میں نے کہا، آپ نے میرا تحفہ کیوں لوٹا دیا؟ فرمایا، بُرا مت مانے پہلے دن تو میں پی گیا مگر دوسرے دن پینے میں ناکامی ہو گئی، کیونکہ جب پینے کی نیت کی تو پارہ ۳ سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۱۷ یاد آ گئی۔

ترجمہ کنزالایمان: بمثل اس

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ

کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ

نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر

مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَكِيَّتٍ وَمِنْ

طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں

وَرَأَى عَذَابَ غَلِيظٍ ۝

(پ ۱۲ ابراہیم ۱۷) اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

حضرت سیدنا صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یہ سُن کر میں رو

پڑا اور میں نے دل میں کہا، میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی میں۔

(ملخصاً احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۶)



فہر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم و احترام کی وجہ سے ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔

## 12 ماہ کی عبادت سے بڑھ کر نفع بخش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین  
رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الْعَبِیْدُ اپنے نفس کی جائز خواہشات کو  
پورا کرنے سے بھی بچتے تھے۔ نہ بے نصیب!

ہمیں جب انھی چیز کھانے یا عمدہ لباس پہننے کو جی چاہے تو رضائے الہی غزوہِ خُل  
پانے کی نیت سے کبھی کبھی اُسے ترک کر دینے کی سعادت بھی مل جائے مثلاً سخت  
گرمی ہے اور ٹھنڈے مشروب یا ٹھنڈی ٹھنڈی لسی پینے کو جی چاہ رہا ہے یا شدید  
بھوک میں ”کڑا ہی گوشت کھانے“ کی طلب ہے اور اسباب بھی ہیں مگر رضائے  
الہی غزوہِ خُل کی خاطر اُسے ترک کر دینے کی کاش! توفیق مل جائے۔ خواہشِ نفس کو  
ترک کرنے کا فائدہ تو دیکھئے! حضرت سیدنا ابوسلمیان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں،  
نفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا ۱۲ ماہ کے روزوں اور رات کی  
عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نفع بخش ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۳ ص

۱۱۸) حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، نفس  
کو جائز خواہشات کیلئے بھی کھلی چھوٹ نہیں دینی چاہئے اور نہ ہی ہر حال میں اس  
کی پیروی کرنی چاہئے۔ بندہ جس قدر خواہش کو پورا کرتا ہے اور نفس کے مطالبے  
پر عمدہ غذا کھاتا ہے اس کو اسی قدر ڈرنا بھی چاہئے کہ قیامت کے روز کفار سے  
کہا جائے گا:-









طرح: محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں ہر لمحہ ہر ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نوازش میں گزارا کرتے رہے اور اللہ جل جلالہ سے ملنے کے لیے دعا کرتے رہے۔

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آنا روٹی بھی موٹی وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صَلَّی اللہ علیہ وسلم کون وہ رکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے رانا ہو کر قاتل سے ہیں شاہِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۶۸﴾ عاشوراء کی خیرات کی برکات

عاشوراء کے روز مُلک "رے" میں قاضی صاحب کے پاس ایک سائل آکر عرض گزار ہوا، میں ایک بہت نادار و عیال دار آدمی ہوں، آپ کو یوم عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے روٹی، گوشت اور دودھ کا انتظام فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں برکت دے۔ قاضی صاحب نے کہا، ظہر کے بعد آنا۔ فقیر ظہر کے بعد آیا تو کہا، عصر کے بعد آنا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا تب بھی کچھ نہیں دیا خالی ہاتھ ہی رُخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا، وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک نصرانی کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا، آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دیدو۔ اُس نے پوچھا، آج کون سا دن ہے؟ جواب دیا، آج یوم عاشوراء ہے یہ کہنے کے بعد عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کئے۔ اُس نے سُن کر کہا، آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا، اپنی ضرورت بیان کیجئے! سائل نے اُس سے بھی وہی ضرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے دافتر مقدار میں گپیوں، گوشت، اور مِیس ۲۰ درہم پیش کرتے ہوئے کہا، یہ آپ کے اہل و عیال کے لئے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت و





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

حرمت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے، نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عايشانِ محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سرخ یا قوٹ کا تھا۔ قاضی نے پوچھا، یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چونکہ تم نے اسے دھکتے، کھلانے کے باوجود بھی کچھ نہ دیا اس لئے اب یہ دونوں محل فلاں نصرانی کے لئے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو نصرانی کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی ”نیکی“ کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا، اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی ”نیکی“ مجھے بیچ دو! نصرانی نے کہا، میں روئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، ربِّ العزت جلّ جلالہ کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ لیجئے! میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہہ کر اس نے پڑھا، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا لِلّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ (غزوہ جُلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) میں گواہی دیتا ہوں اللہ غزوہ جُلّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اس کے بندہ خاص اور اس کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم۔

(روضۃ الریاحین ص ۱۵۲)



عمر جان مصطفیٰ! سنتِ نبویؐ میں سارا جب کچھ ملتا ہے وہاں اسلام کا پورا عالم بھی ہے اور جہاں تک اسلام کا نام ہے وہاں تک پکارا جاتا ہے۔

**عَاشُورَةُ كِيَا**  
**قَضَائِلُ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشُوراء یعنی مُحَرَّمُ الْحَرَام کی دس تاریخ کو نواسہ رسول، جگر گوشہ نبیؐ، امامِ عالمِ مقامِ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء کو دُشّتِ کربلا میں انتہائی بے رحمی کے ساتھ بھوکا اور پیاسا شہید کیا گیا۔ عاشُوراء کے دن اس کے علاوہ کافی اہم واقعات رونما ہوئے۔ یومِ عاشُوراء اور مُحَرَّمُ الْحَرَام کے سارے ہی مہینے کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے بعد مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزے افضل ترین ہیں، چنانچہ

**”پنج تن“ کے پانچ حُرُوف کی**

**نسبت سے 5 احادیثِ مبارکہ**

﴿۱﴾ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، رَمَضَان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صَلَوةُ اللَّیْلِ (یعنی رات کی نفل نماز) ہے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث

۱۱۶۳) ﴿۲﴾ نبی رَحْمَت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم فرماتے ہیں، مُحَرَّمُ الْحَرَام کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر

ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ج ۲ ص ۷۱) ﴿۳﴾ رَحْمَتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی

آدم، رسولِ مَحْتَسَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے مُحَرَّم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم پر روزہ روزہ شریف پڑھے گا میں آپ سے کہوں گی کہ ان کی شکست کریں گا۔

الحرام میں تین دن جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مشعع الزوائد ج ۳ ص ۴۳۸ حدیث ۵۱۵۱) ﴿۴﴾  
 سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو اس کے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴) لہذا جو 10 مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ رکھے اُس کو چاہئے کہ 9 یا 11 تاریخ کا روزہ بھی رکھے۔ ﴿۵﴾ سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ یشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، جس نے عاشوراء کے روز اپنے گھر میں رِزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ اُس پر سارا سال فراخی فرمائے گا۔

**سارا سال مرض سے حفاظت!** مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ بیان فرماتے ہیں،

مُحَرَّمُ الحرام کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچوں کیلئے دسویں محرم شریف کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھجڑا پکا کر حضرت شہیدِ کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت خیر (یعنی مؤثر، آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ کو غسل کرے تو تمام سال اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے



ہر جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کا جو روزِ نشوونما ہو، روزِ زوال ہو، روزِ عروج ہو، روزِ غروب ہو، روزِ کائنات ہو، روزِ کائنات ہو۔

اُن میں رہے گا کیونکہ اس دن آپ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۱۴۲، اسلامی زندگی ص ۱۰۲) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یومِ عاشوراء اَشَدُّ صِرْمًا نکھوں میں لگائے تو اُسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَّوْا خَلَّی تَبْلِغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدافعی ماحول میں مصیبت زدوں سے

پاکستان کا خوفناک زلزلہ

ہمدردی کا ذہن ملتا ہے۔ تادمِ تحریر پاکستان کی تاریخ میں آئیو الے سب سے بڑے خوفناک زلزلے کے بارے میں کچھ غرض کرتا ہوں، بروز ہفتہ تین رَمَضَانَ الْمُبَارَك ۱۴۲۶ھ (8.10.2005) صبح تقریباً 8.45 بجے پاکستان کے مشرقی حصے میں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس میں سرحد و کشمیر کا ایک بہت بڑا حصہ نیز پنجاب کا بھی کچھ حصہ متاثر ہوا۔ ایک اطلاع کے مطابق دولاکھ سے زائد افراد اس میں فوت ہوئے اور صحیح بات یہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد کس کو پتا ہے! پورے پورے گاؤں، مکمل بستیاں اور کئی شہر ٹھس ٹھس ہو کر بلے کا ڈھیر بن گئے،





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی ایک خاک اور اس کے پاس جو ذکر ہو وہ اس کا زودِ پاکستہ ہے۔

پہاڑ کے پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر آبادیوں پر اُلٹ گئے، نہ جانے کتنے ہتے بولتے انسان یکا یک زندہ دفن ہو گئے۔ ان سب کی گنتی کون اور کس طرح کر سکتا ہے! گناہ کرتے ہوئے کاش! اسی زلزلے کو پیش نظر رکھنے کا ہمارا ذہن بن جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کے دوران ہی اچانک زلزلہ آجائے اور چشمِ زدن میں ہمارا ”کچھو مَر“ بن جائے! (ہم اللہ عزوجل سے عاقبت کے طلبگار ہیں)

**619** **ٹرکوں کا سامان** دعوتِ اسلامی کے اسلامی بھائیوں نے زلزلہ زدگان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا،

تقریباً 619 ٹرکوں کا سامان ضروریاتِ زندگی ان میں تقسیم کیا، امدادی کاموں پر لگ بھگ 12 کروڑ روپے خرچ کئے۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنتوں کی تربیت کے کچھ مدنی قافلے بھی زلزلہ زدہ علاقوں میں لاپتا ہو گئے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مدنی قافلے کی مدنی بہار ملاحظہ ہو پچنانچہ

**﴿۶۹﴾ دُوبارِ موت کے منہ میں**

ڈرگ کالونی اور ملیر (باب المدینہ کراچی) کے ۱۹ اسلامی بھائیوں پر

مشتعل دعوتِ اسلامی کا سنتوں کی تربیت کا مدنی قافلہ سنتوں بھرے سفر پر تھا اور قادر آباد ضلع ”باغ“ (کشمیر) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ عاشقانِ رسول کا کچھ



طرحِ بیان: ۱۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اس پروردگار کے پاس ہر کام کو وہ وقت اور طریقہ ہے جو آپ کو پسند ہے۔

اس طرح بیان ہے، ”وَقَفُّهُ اسْتِرَاحَت میں پانچ اسلامی بھائی آرام کر رہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ۳ رَمَضَانَ الْمُبَارَك ۱۴۲۶ ھ دن کے تقریباً پونے نو بجے یکا یک زلزلے کے زوردار جھٹکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فٹ اونچی دیوار سے باہر کی جانب گود کر سڑک کی سمت سرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔ پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابلِ یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے پہاڑ آبادی پر آگرا تھا، جب گرد کے باڈل کچھ جھٹے تو وہاں نہ ہماری وہ مسجد تھی نہ ہی مکانات۔ تمام عالیشان عمارات زمین بوس ہو چکی تھیں، ہر طرف قیامتِ صغریٰ قائم تھی، غالباً اس آبادی کا کوئی فرد بشر زندہ نہ بچا تھا۔ عاشقانِ رسول گرتے پڑتے قریبی علاقے ”نڈرا آباد“ پہنچے، وہاں بھی زلزلے نے تباہی مچا رکھی تھی، جب حواس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصہ لیا، وہیں روزہ افطار کیا، ایک زلزلہ زدہ مسجد کے باقی ماندہ حصے میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کی پھر جوں ہی اُس مسجد سے نکلے کہ پھر ایک دل ہلا دینے والا جھٹکا آیا اور مسجد کا بقیہ حصہ بھی ایک دھڑاکے گیساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور الْحَمْدُ لِلّٰہ غرّ زلزلوں دوسری بار عاشقانِ رسول کی جان محفوظ رہی۔ ”قومی اخبار“ کے ایک کالم نگار نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا، ”یہ قاتلہ انجمنِ قیامت سے (یعنی نیکی کی دعوت کی





فہر جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس ہزاروں روپے سے لے کر سو روپے تک ہر قسم کی حاجتیں موند لیتی تھیں۔

دھو میں بچانے کیلئے) گیا تھا (شاید) اسی لئے اللہ عز و جل نے انہیں بچالیا۔

زلزلہ آئے گر، آ کے چھا جائے گر صرف حق سے ڈریں قافلے میں چلو

زلزلہ عام تھا ہر مومن کو ہرام تھا اس سے لو عمر میں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۷۰﴾ سوکھی روٹی کا ٹکڑا

اپنے دور کے جید عالم حضرت سیدنا خلیل بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی

خدمت میں، ”آہواز“ سے امیر (حاکم) سلیمان بن علی کا نمائندہ خصوصی حاضر ہو کر

عرض گزار ہوا، شہزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں

طلب فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا خلیل بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا

دکھاتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا، ”میرے پاس جب تک یہ سوکھی روٹی کا ٹکڑا

موجود ہے مجھے دربار شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔ (روحانی حکایات

حصہ اول ص ۱۰۶ برزوی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور) اللہ عز و جل کسی ان پر

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

جُسْتُجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



ہر ماں محسنہ (سلی منقولہ) اس سے بھی زیادہ زور پاک پر معاملہ ختمی اس پر اس میں جیتا ہے۔

## وزیر اعظم کا دعوت نامہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ  
عزوجل کے ٹیک بندے ارباب اقتدار سے کس قدر  
دور رہتے ہیں جبکہ آج ہم جیسوں کو بالفرض صدر یا

وزیر اعظم کا دعوت نامہ مل جائے تو ہزار مصروفیات اور ہزار ضروری معاملات چھوڑ  
دیں اور خواہ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑے، وہ بھی کر کے خوب عمدہ لباس پہنے  
گشاں گشاں اسمبلی ہال کے زور و پہنچ کر سب سے پہلے لائن میں کھڑے ہو جائیں!  
ہائے نفس پروری!!! ہلا سخت مجبوری کے شخص دنیوی مفادات اور حب جاہ کی خاطر  
ارباب اقتدار و افسران وغیرہ کے پیچھے پھرنا، ان کی دعوتوں میں شریک ہونا، ان  
سے تمغہ جات حاصل کرنا، معاذ اللہ عزوجل ان کے ساتھ تصاویر بنوانا پھر ان  
تصویروں کو سنبھال کر رکھنا، لوگوں کو دکھاتے پھرنا ان کی فریم بنوانا اور اس کو گھریلو دفتر  
بیس لاکھ تا دو لاکھ وغیرہ خرکتیں اپنے اندر ہلاکتیں تو رکھتی ہیں مگر ان میں بڑکتیں نظر نہیں  
آتیں۔ ہاں اھم دینی مفاد کیلئے یا ان کے شر سے بچنے کیلئے اگر ان کے پاس جانا پڑ  
جائے تو اور بات ہے کہ جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ منقول ہے،

بِسْمِ الْفَقِيرِ عَلَىٰ بَابِ الْأَمِيرِ

(یعنی فقر میں وہ شخص بہت بُرا ہے جو امیروں کے دروازہ پر جائے) اور

نَعْمَ الْأَمِيرُ عَلَىٰ بَابِ الْفَقِيرِ۔

(یعنی آمر میں سے وہ شخص بڑا اچھا ہے جو فقیروں کے در پر حاضر ہو)

(شیطان کی حکایات ص ۷۶ تا ۷۷، خزینۃ مشک سنن ابی یوسف، لاہور)









فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شخص کو دیکھ کر دعا پھیل گیا اور جنت کا راستہ پھیل گیا۔

امراء کے پاس جانے میں نبی کریم، رؤوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا تو ضرور قلعہ میں جاتا اور بادشاہ سے تمہاری سفارش کرتا۔ میں ایک خادمِ حدیث ہوں، جن حدیثوں کو محدثین کرام نے اپنی تحقیق میں ضعیف کہا ہے ان کی تصحیح کے لئے حضور اکرم کی طرف محتاج ہوں اور بلاشبہ اس کا نفع تمہارے ذاتی نفع پر ترجیح رکھتا ہے۔ (میزان المصابیح الکبریٰ ص ۴۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے حکام کے پاس آنے جانے میں روحانیت کا کتنا عظیم نقصان ہو سکتا ہے! اس ضمن میں ایک اور حکایت ملاحظہ فرمائیے جس میں حاکم (گورنر) کے پاس جانے کے سبب روحانیت کو سخت نقصان پہنچنے کا واضح بیان ہے پچنانچہ

## ﴿۷۲﴾ نعت خوان کو کیوں نقصان پہنچا

حضرت علامہ عبد الوہاب شہرانی قدس سرہ الزبانی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا محمد بن ترین مداحِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (یعنی نعت خوان) کے متعلق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنے سے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صبح کے وقت روضہ اطہر پر حاضر ہوئے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے اپنی قبر منور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر قافز رہے تھی کہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے







فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اعلیٰ منزل علیہ السلام نے مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ چھ ماہ قبل اس سے سو چھ ماہ قبل نازل ہوا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں دنیا تری گلی میں عشقی تری گلی میں

تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں بسترِ لگا ہوا ہے جن کا تری گلی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

## ﴿۷۳﴾ شاہی دسترخوان کا وبال

حضرت سیدنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالم و محدث

گزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آربابِ اقتدار سے میل جول رکھنے سے کافی

کتراتے تھے۔ ایک بار خلیفہ بغداد مہدی عباسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دربار

میں طلب کیا اور خوب اصرار کیا کہ میری تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہی

پڑے گا ﴿۱﴾ قاضی (یعنی جج) کا عہدہ قبول کر لیجئے یا ﴿۲﴾ میرے شہزادوں کو تعلیم

دیجئے یا ﴿۳﴾ کم از کم میرے ساتھ کھانا ہی تناول فرما لیجئے۔ تھوڑی دیر غور و فکر کے

بعد فرمایا، آپ کے ساتھ کھانا کھا لینا باقی کاموں سے نسبتاً آسان ہے۔ چنانچہ

دعوت قبول فرمائی۔ خلیفہ نے باورچی کو عہدہ سے عہدہ کھانے حیار کرنے کا حکم دیا۔

حضرت سیدنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہ کے ساتھ شاہی دسترخوان پر

کھانا تناول فرمایا۔ شاہی باورچی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی،

حضور! اب آپ کی خیر نہیں! یعنی آپ اب شاہی جال میں پھنس چکے ہیں اس سے

کبھی بھی رہائی نہیں پاسکتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، بادشاہ کے ساتھ ”کھانا“ کھانے



ہر ماہِ محکمہ: الحمد للہ سب سہ ماہیوں میں ہر ماہ ایک نیا موضوع ہے۔

کے بعد شہزادوں کے اُستاد بھی بن گئے اور عہدہ قضا بھی قبول فرمایا۔ (تاریخ الحلفاء ص ۲۲۱) **اللہ عز و جل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**دو تہائی دین** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اُربابِ اقتدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عاقبت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے شائف قبول

کرنے میں آخرت کیلئے شدید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خوشامد کرنے اور خواہ مخواہ میں ہاں ملانے سے بچنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ”جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غنا (یعنی مالدار) کے سبب تواضع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔“ (مشافہ الحلفاء ج ۲ ص ۲۱۵ حلیہ ۲۴۴۲) علی حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں، ”مال دنیا کیلئے تواضع رُو بخدا (یعنی اللہ عز و جل کی خاطر تواضع کرنا) نہیں (لہذا) یہ حرام ہوئی۔“ (ذیل المذہب الاحسن الجوعاء ص ۱۲)

**خوشامد کی مذمت** مطلب یہ ہے کہ کسی دنیا دار مالدار آدمی کی بلا اجازت شرعی محض اُس کی

دولت کے سبب تواضع کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس اب یہ گناہ آج کل بہت





ہی زیادہ عام ہے۔ ”مالدار آدمی“ عام لوگوں کیلئے باعِثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رُعب ہوتا ہے اگرچہ وہ ایک ”پھوٹی بادام تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مغلوب ہو کر خواجواہ اُس کے ساتھ خاضعانہ و خوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی رئیسُ الْمُتَكَلِّمِین حضرت علامہ مولینا نقی خان علیہ رحمۃ اللہ نقل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے، ”مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔“ اور جھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تملُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِڈب (یعنی جھوٹ) تیسرے اُس شخص کا نقصان کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، ”مذاحول (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے منہ میں خاک جھونک دو“ خصوصاً اگر مُمدوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسق ہو، کہ حدیث میں فرمایا، ”جب فاسق کی مدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، ربِّ عبادِ کُتِّ و تعالیٰ غُصَب فرماتا ہے اور عرش الرحمن ہل جاتا ہے۔“ (أَحْسَنُ الْأَعْيَادِ لِذَوَابِ الدُّعَاءِ ص ۱۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ﴿۷۴﴾ مالیدہ کا ثواب بھی ملا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی مرحومہ پھوپھی جان کو خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو کہا، ”خیریت سے ہوں اپنے اعمال کا پورا



مَنْ مَنَعَ مَخْطُوفًا مِّنْ عَمَلِهِ تَقِيْلًا لِّمَا يَدْرُسُكَ وَرَبُّكَ يَدْرُسُكَ لِمَا يَدْرُسُكَ وَرَبُّكَ يَدْرُسُكَ لِمَا يَدْرُسُكَ

پورا بدلہ ملائی کہ اس مالیدہ کا ثواب بھی ملا جو میں نے ایک دن غریب کو کھلایا تھا۔ (شرح الصدور ص ۲۷۸) **اللہ** غَزُوْ جَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ﴿۷۵﴾ انگور کا دانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ غَزُوْ جَلَّ کسی کی ذرہ برابر

نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا بظاہر کیسی ہی معمولی چیز ہو اُسے راہِ خُدا غَزُوْ جَلَّ میں پیش کرنے میں شرمانا نہیں چاہئے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار سائل کو ایک انگور کا دانہ عطا فرمایا۔ کسی دیکھنے والے نے تَعَجُّب کا اظہار کیا تو فرمایا، اس (انگور) میں سے تو کئی ذرے نکل سکتے ہیں جبکہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پارہ ۳۰ سورۃ الزلزال کی ساتویں آیت میں فرماتا ہے:-

فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ (ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر

بھلائی کرے گا اُسے دیکھے گا۔) (پ ۳۰ الزلزال ۷) اللہ غَزُوْ جَلَّ کی رضا کیلئے بھوکے کو

مالیدہ یا کوئی ساحلِ وطیب کھانا کھلانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ سردارِ

ملکہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، جس

نے بھوکے کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ سیر ہو گیا، اسے (یعنی کھانے والے کو) اللہ





طریقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بھوپا زاد پاکستانی لڑکے کو یہ شک یہ تھا کہ میں نے تمہارے لئے کیا ہے۔

غزوہ جمل عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی ص ۲۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

## ﴿۷۶﴾ خواب میں دم کسی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوکوں کو کھلانے کا جذبہ پانے اور سنتوں

بھری زندگی اپنانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں

بھرے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ روحانی برکتوں کے ساتھ

ساتھ جسمانی فائدوں سے بھی ان شاء اللہ غزوہ جمل مالا مال ہوں گے۔ پختانچہ ایک

اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، کہ میرا بھانجہ انس کی وجہ سے سخت تکلیف

میں تھا، ڈاکٹر زبھی علاج سے عاجز آچکے تھے۔ اُس نے سنتوں کی تربیت کیلئے

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کیا، وہاں ہی پر

طبیعت مزید بگڑ چکی تھی، اُس کی تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی۔ اُس نے بتایا کہ میں نے

یہ ذہن بنایا تھا کہ مدنی قافلہ میں نہ خصوصی آرام کا مطالبہ کروں گا نہ ہی پرہیزی

کھانا مانگوں گا لہذا جو بھی ٹیکھا پھیکا مل جاتا وہ کھا لیتا تھا۔ اُس اسلامی بھائی کا

کہنا ہے کہ جب میرا بھانجہ رات سویا تو اُس نے خواب میں ایک عمر رسیدہ مبلغ

دعوتِ اسلامی کی زیارت کی، اُس مبلغ نے کہا، میں تم سے بہت خوش ہوں۔ پھر

شفقت کے ساتھ طبیعت پوچھی، تو میرے بھانجے نے اپنی شدید بیماری کی شکایت





میرا دل بہا ہوا جس نے مجھ پر اس مہربانی کا پاک و عارفہ تعالیٰ اس پر سوز گشتیں ماز لڑا تا ہے۔

کی۔ یہ سن کر اس مبلغ نے سینے پر اٹلی رکھ کر دم کر دیا۔ جب میرا بھانجہ صبح  
بیدار ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَوَ جَلَّ مَکْمَلُ طُور پر صحت یاب ہو چکا تھا۔

ہے شفا ہی شفا مرحبا! مرحبا!

آکے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو

لوٹ لیں رخصتیں، خوب لیں برکتیں

خواب اچھے دیکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۷۷﴾ انوکھی شہزادی

حضرت سیدنا شیخ شاہ کرمانی قدس سرہ النورانی کی شہزادی جب شادی

کے لائق ہو گئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب بھی آپ نے

ٹھکرا دیا اور مسجد مسجد گھوم کر کسی پارسانو جوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نو جوان پران کی

نگاہ پڑی جس نے اچھی طرح نماز ادا کی اور گورگور کر دُعایا لگی۔ شیخ نے اُس سے

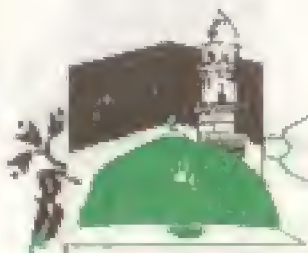
پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نکاح

کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت

ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں

لو یہ کچھ دُرہم، ایک دُرہم کی روٹی، ایک دُرہم کا سالن اور ایک دُرہم کی خوشبو خرید





ہر ماہِ رمضان میں اس مسئلہ پر روزِ روز ہر محفلِ تہجد اور تہجد تک پہنچتا ہے۔

لاؤ۔ اس طرح شاہِ کرمانی قدس سرہ النورانی نے اپنی دختر نیک اختر کا نکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے افطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہِ کرمانی قدس سرہ النورانی کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپ کی مفیلیسی کے باعث نہیں، اس لئے لوٹ کر جا رہی ہوں کہ ربِّ اَلْعَالَمِین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آ رہا ہے جی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عذر آپ جانیں البتہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دُرُویشِ خُصَلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا (روضِ الریاحین ص ۱۰۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سَوَّجَلِین کی بھی کیا خوب



حضرت مسطرؓ کو حائل میں شہزادہ کا دل چاہا کہ اس کے پاس سے گزرے اور اس کے پاس سے گزرے۔

ادا نہیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوجود ایسا زبردست توکل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقین کا مہل کی بہاریں ہیں کہ جس خُدا غفور و رحیم نے آج کھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھالینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مرغی کا توکل ملاحظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسب ضرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ خاموش مبلغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جمع کر لینے کے باوجود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔

## ﴿۷۸﴾ امام بخاری کے اُستاد

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے اُستاد گرامی حضرت سیدنا قبیصہ بن عقیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے کیلئے ایک روز کوہستانی علاقے کا شہزادہ اپنے خُدام کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکان سے نکلنے میں کافی دیر لگائی۔ اس پر اُس کے خادموں نے پکار کر کہا، خُصراً! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازہ پر مَلِکُ الْجَبَل (یعنی پہاڑ کے بادشاہ) کا شہزادہ کھڑا ہے اور آپ ہیں کہ گھر سے نکلتے نہیں! یہ سن کر حضرت سیدنا قبیصہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چند روٹی کے سُوکھے





میرا نام محمدؐ ہے۔ اس کا تعلق حبشہ سے ہے۔ اچھا ہنر اور پاک کی کڑے کرے گا۔ یہ ایک بہت بڑے لئے طہارت ہے۔

کھڑے لئے باہر تشریف لائے اور دکھاتے ہوئے فرمایا، جو شخص دنیا میں اتنے ہی پر قناعت کر کے راضی ہو چکا ہو اس کو **مَلِکُ الْجَبَل** سے کیا کام؟ خدا عز و جل کی قسم! میں اس سے بات بھی نہیں کروں گا۔ یہ فرما کر دروازہ بند کر لیا۔  
(تذکرۃ الخلفاء ج ۱ ص ۲۷۴) **اللہ** عز و جل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**قناعت میں**  
**عزت کا**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو سادگی اپنائے اور سادہ غذا و لباس پر قناعت کرے، اُس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔ مال کا لالچ اچھا نہیں ہوتا، جو اس میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے، جو لالچی ہوتا ہے وہ کبھی بھی سیر نہیں ہوتا، ہر وقت اُس پر دھن کمانے کی دھن سوار رہتی ہے یہاں تک کہ موت آ پہنچتی ہے۔ پتا نہ چھڑت مولا لے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمَعَ یعنی جس نے قناعت کی اُس نے عزت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔“

(روحانی بحکایت حصہ اول ص ۱۰۶، رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)





خود مصلحتاً اسلئے تعارف میں لیا جس سے کتاب میں کوئی الجھن نہ ہو۔ کہ جو مذہب بتاتا ہے اس کا یہ بیان ہے۔ بھلائی کے لئے اور بھلائی کے لئے۔

**دنیا کو چھوڑ دو**  
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، ”نہی رحمت، شفیع اُمت، شہنشاہِ نبوت،

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تمہیں سخت بھوک لگے تو ایک روٹی اور پانی کے ایک پیالے پر گزارہ کرو اور کہہ دو کہ میں دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑتا ہوں۔ (الکامل فی صفاء الرجال ج ۸ ص ۱۸۳)

**دوسیر وں کماں تے مکیاوس ہو جاؤ**  
حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا

رسول اللہ! غزوہ جند و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ایک مختصر وصیت فرمائیے! فرمایا، ”جب نماز پڑھو تو زندگی کی آخری نماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نا اُمید ہو

جاؤ۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۴۱۷۱)

**کسی مال نہ ہئی لیتا بھلا ہے**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بہت فحشت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رہتا ہے کہ جب بھی

ضرورت ہو، کہہ دیا کرو۔ اس لئے کبھی ضرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، منع



فرمانِ معصوم (علیہ السلام) میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے والدین کو کھانا پکانے کا حکم دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے عقیقہ کرے گا۔

نہیں کریگا وغیرہ اُمیدیں بہت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ”دینے والا“ انسان ”لینے والے“ سے متاثر نہیں ہو سکتا البتہ اگر کوئی دینے آئے اور آپ قبول نہیں کریں گے تو ضرور متاثر ہوگا۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نُقُل کرتے ہیں، عیش چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قناعت اختیار کر، راضی رہے گا۔ اور اپنی خواہش ترک کر دے، آزادی کے ساتھ زندگی گزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یا قوت اور موتیوں کے سبب (ڈاکوؤں کے ذریعے) آتی ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**کسی کا محتاج نہ ہو**  
حضرت سیدنا محمد بن واصل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشک روٹی کو پانی کے ساتھ تر کر کے کھاتے تھے اور فرماتے، جو شخص اس پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۲۹۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**پیٹ بالشت**  
بھری ہوئی تو ہے  
حضرت سیدنا سمیط بن عجیلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اے انسان! تیرا پیٹ بہت مختصر یعنی فقط ایک بالشت مُکَّعَب (یعنی ایک بالشت چورس، چوکور) ہی







میرزا محمد علی صاحب دہلوی نے یہ کتاب لکھ کر اپنے شاگردوں کو پیش کی تھی۔

## ﴿۲۱﴾ سو روٹیاں

حافظ احمد یث حضرت سیدنا خراج بغدادی علیہ رحمۃ اللہ العالی جب تحصیلِ علم دین کیلئے سفر پر روانہ ہوئے تو والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے سو عدد کھجے (یعنی خمیری روٹیاں) ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر ساتھ کر دیئے۔ آپ عظیمِ محدث حضرت سیدنا شہابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر علمِ حدیث پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ روٹیاں تو آتی جان نے عنایت کر ہی دی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سالن کا خود ہی بندوبست کیا اور وہ سالن بھی ایسا جو صد ہا برس گزر جانے کے بعد بھی سدا تازہ ہی تازہ اور برکت ایسی کہ کبھی اس میں کوئی کمی ہی نہ ہوئی۔ وہ انوکھا سالن کون سا؟ دریائےِ جلع کا پانی۔ روزانہ ایک کچھ دریائےِ جلع کے پانی میں بھگو کر تناول فرما لیتے اور دن رات خوب جاں فشانی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے۔ جب وہ سو کھجے ختم ہو گئے تو مجبوراً اُستادِ محترم سے رخصت لینی پڑی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۰۰) **اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے دور میں ہمارے**

علمائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ نے علم دین حاصل کرنے کیلئے کیسی کیسی قربانیاں دی ہیں۔ آہ! ایک آج کا دور ہے کہ قیام و طعام کی سہولتوں سمیت علم دین پڑھایا



ہر مہینہ مستقل اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور ترقی کے لیے ہر مہینہ ایک نیا کام۔

جاتا ہے پھر بھی لوگ پڑھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ علمِ دین حاصل کرنے میں یقیناً دونوں جہاں کی بہتریاں ہیں۔ پانقرض کسی مدرسے یا جامعہ میں مستقبل داخلہ لینے کی ترکیب نہیں بن پاتی تو دعوتِ اسلامی کی کسی مَدَنی تربیت گاہ میں کم از کم 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس ہی کر لیجئے۔ مَدَنی تربیتی کورس کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چنانچہ

### ﴿۸۰﴾ الرَجی کا مرض ٹھیک ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، ”مجھے الرَجی کی بیماری تھی دھوپ اور سردی میں کافی تکلیف ہوتی نیز جب بارش ہوتی اُس وقت میں شدتِ درد سے ماہی بے آب (یعنی بے پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپتا۔ مجھے ایک عاشقِ رسول نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہ کر تربیتی کورس کرنے کا مشورہ دیا۔ لہذا عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابِ المدینہ کراچی میں 19 نومبر 2004 کو شروع ہونے والے 63 روزہ تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔ میں حیران ہوں کہ کئی ڈاکٹروں سے علاج کروانے اور خوب رقم خرچ کرنے کے باوجود الرَجی کی جو موذی بیماری عرصہ دراز سے ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی وہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر 63 دن کا تربیتی کورس کرنے کی بَرَکت سے جاتی رہی۔



موسىٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ انہوں نے نماز کو اہم سمجھا اور اس کی تعلیم دی۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم، دونوں جہاں میں بکھیر جائے دھوم

اس پہ قدا ہو بچہ بچہ یا اللہ بری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ترہتی کوڑا کیما ہے! الْحَمْدُ لِلَّهِ غَرْزُ جَلِّ عَاقِبَاتِ رَسُولِ كِي  
صُحْبَتوں سے مالا مال 63 روزہ ترہتی کوڑا

آخرت کیلئے اس قدر نفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اُس کی تفصیلات  
معلوم ہو جانے کے بعد شاید دین کا ڈر رکھنے والا ہر مسلمان یہ حسرت کرے گا کہ

کاش! مجھے بھی 63 روزہ ترہتی کوڑا کرنے کی سعادت حاصل ہو

جائے! الْحَمْدُ لِلَّهِ غَرْزُ جَلِّ بَابِ الْمَدِينَةِ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی ترہتی

کوڑا کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بعض وہ علوم حاصل ہوتے ہیں جن کا

سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے کے بے

ہمارے فضائل ہیں، پختانچہ سرورِ قلبِ محزونِ عالمِ ماکانِ وَمَا يَكُونُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جس نے (دین کا) علم حاصل کیا تو یہ اُس کے

ساتھ گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ (جامع ترمذی ج 4 ص 295 حدیث 2657)

الْحَمْدُ لِلَّهِ غَرْزُ جَلِّ ترہتی کوڑا میں وضو و غسل کے علاوہ نماز کا عملی

طریقہ سکھایا جاتا، غسلِ میت، شجر و تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تربیت ہوتی ہے۔





عزیزانِ مکتبہ! احسانِ خدمتِ علم اور جمعِ روزِ فہم و ذرا طرفہ ہائے مہربانی کے ان کی اقسام کو یاد رکھو۔

ترجمانی قاعدہ کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی اور قرآنِ کریم کی آخری 20 سورتیں زبانی حفظ اور سورۃ الملک کی مثنیٰ کروائی جاتی ہے۔ اور قرآنِ کریم سیکھنے کے فضائل کے تو کیا کہنے! چنانچہ

**بچے کو ناظرہ قرآن پڑھانے کی فضیلت**  
دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمن عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۴۴ حدیث ۱۱۲۷۱) شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جو شخص جوانی میں قرآن سیکھے، قرآن اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہو جاتا ہے اور جو اسے بڑھاپے میں سیکھے اور اسے قرآن بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے ہاؤ بھو وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دواِ جبر ہیں۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۶۷ حدیث ۲۳۷۸)

## تربیتی کورس میں اخلاقی تربیت

تربیتی کورس میں اخلاقی تربیت کے حوالے سے ان موضوعات پر خاص توجہ دی جاتی ہے: ﴿۱﴾ سچائی ﴿۲﴾ نرمی ﴿۳﴾ صبر ﴿۴﴾ عاجزی ﴿۵﴾ عفو و درگزر ﴿۶﴾ اندازِ گفتگو ﴿۷﴾ غیبت کی تباہ کاریاں اور ﴿۸﴾ گھر میں مذنی



اور جس مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ روز وقفہ دیا اور ہر روز ایک بار نماز پڑھا اور اس کے بعد اس کے گناہ غائب ہو گئے۔

ماحول بنانے کا طریقہ وغیرہ۔ **مَدَنی قافلہ** کے جدُّ وُل پر عمل کرواتے ہوئے مَدَنی قافلہ تیار کرنے کا طریقہ، درس، بیان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت نیز بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی جان ”انفرادی کوشش“ کا انداز، مَدَنی اِثاعات کا عملی طریقہ تعلیم دیا جاتا ہے۔ تربیتی کورس کے دوران وقفہ وقفہ سے تین<sup>۱</sup> بار تین تین دن کے اور اختتام سے قبل 12 دن کے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی ملتی ہے۔ 12 دن کے مَدَنی قافلے سے واپسی کے بعد ایک دن امتحان کی تیاری، دوسرے دن امتحان اور تیسرے دن اَلْوَداعی دُعا اور صلوٰۃ و سلام پر 63 دن کے تربیتی کورس کا اختتام ہو جاتا ہے۔ تربیتی کورس کی جو کیفیت بیان کی اس کے علاوہ بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** عاشقانِ رسول کی صحبت کی نعمت میسر آتی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** تربیتی کورس کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھے مسلمان بن کر رخصت ہوتے اور معاشرہ میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔ لہذا جس کو موقع ملے اُسے ضرور تربیتی کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، بروزِ قیامت سب سے زیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا میں (دینی) علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس





علامہ مصطفیٰ اعظمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور صوم گوارا نہ کرے اس کا اجر قبول کیا۔

نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے تو نفع اٹھایا مگر خود اس نے (اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے) نفع نہ اٹھایا۔  
(الحامع الصغیر ص ۶۹ حدیث ۱۰۵۸)

جو مکمل 63 دن نہیں دے سکتے وہ مدنی مرکز سے رجوع کریں تو ان کی کم دنوں کیلئے بھی ترکیب بن سکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿۸۱﴾ ایک کے بدلے دس

اپنے دور کے ابدال، حضرت سیدنا ابو جعفر بن خطاب علیہ رحمۃ اللہ انساب فرماتے ہیں، میرے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ (مخ - ت - مہ) سے پوچھا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب ملا، چار انڈے ہیں۔ میں نے کہا، منگتا کو دیدو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پوچھا، اس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ انہوں نے کہا، تیس۔ میں نے کہا، تم نے تو فقیر کو چار انڈے دیئے تھے یہ 30 کس حساب سے آئے! کہنے لگیں، تیس انڈے سالم ہیں اور دس ٹوٹے ہوئے۔ حضرت سیدنا شیخ علامہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض حضرات اس حکایت کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دیئے گئے تھے ان میں تین سالم اور ایک ٹوٹا ہوا





میرزا محمد علی (علی بن علی) اس شخص کی ہاک خاک آلود کس کے پاس پہنچا کہ وہ اس کو چاروں طرف سے دیکھ کر کہے۔

تھا۔ رب تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس عطا فرمائے۔ سالم کے

عوض سالم، اور ٹوٹے ہوئے کے بدلے ٹوٹا ہوا۔ (روض السراپا ص ۱۰۱) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عزوجل کی رحمت کے قربان! وہ مسلمانوں

کو آخرت میں تو آخر دیتا ہی ہے کبھی دنیا میں بھی عنایت فرماتا اور بعض اوقات کسی کو

ٹھکی آنکھوں سے دیکھاتا اور یوں اُس کا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حکایت

میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہاتھوں ہاتھ ایک کے دس گنا اٹھائے مل گئے۔ اللہ

تبارک و تعالیٰ پارہ ۸ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۶۰ میں ارشاد فرماتا ہے:-

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ

أَمْثَالِهَا (پ ۸ الانعام ۱۶۰) لائے تو اُس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم

الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ العالی فرماتے ہیں، یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس

نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا

چاہے اُس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے

اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل پر ہے۔ (غزوات العرفان ص ۲۴۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





درمیانِ مسکن (میں)۔ جس کے پاس ہر روز ایک بندہ ہے جو اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

## ﴿۸۲﴾ احسان کا بدلہ

حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الہی ایک روز اپنے چالیس مریدوں کے قافلے کے ہمراہ ہجر بغداد سے باہر تشریف لے گئے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق کا کفیل ہے، پھر آپ نے پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق کی دوسری اور تیسری آیت کریمہ کا یہ حصہ تلاوت فرمایا،

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ  
مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا  
يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى  
اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ سے

ڈرے، اللہ اس کے لئے نجات کی راہ

نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا

جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ

(پ ۲۸ الطلاق ۲، ۳)

کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

یہ فرمانے کے بعد مریدوں کو وہیں چھوڑ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے گئے۔ تمام مریدین تین روز تک وہیں بھوکے پڑے رہے۔ چوتھے دن حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الہی واپس تشریف لائے اور فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے رزق تلاش کرنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۹ سورۃ الملک کی آیت نمبر ۱۷ میں ارشاد ہوتا ہے:-





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا: جس کے پاس چھ روزہ ہو، اس نے اللہ کو چھ روزہ عبادت کی۔

ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے جس نے

تمہارے لئے زمینِ رام (یعنی بلخ) کو دی تو اس کے

رستوں میں چلو اور اللہ (عز و جل) کی روزی

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ

ذُلُولًا فَأَنْشُؤَانِي مَنَاصِيكُمَا

وَكُلُّوا مِنْ رِزْقِهِ

(ب ۲۹ المائد ۱۵) میں سے کھاؤ۔

اس لئے تم اپنے میں سے کسی کو بھیج دو، امید ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کھانا لے

کر آئے گا۔ مریدوں نے ایک غریب شخص کو بغداد شہر میں بھیجا، گلی گلی پھرتا رہا، مگر

روزی ملنے کی کوئی راہ پیدا نہ ہوئی، تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا، قریب ہی ایک

نصرانی طبیب کا مطب تھا، وہ طبیب بڑا ماہر مباحض تھا، صرف نبض دیکھ کر مریض کا

حال خود ہی بتا دیتا تھا۔ سب چلے گئے تو اس نے اس درویش کو بھی مریض سمجھ کر

بٹایا اور نبض دیکھی پھر روٹیاں سالن اور خلّوہ منگوا یا اور پیش کرتے ہوئے کہا،

تمہارے مرض کی یہی دوائیں ہیں۔ درویش نے طبیب سے کہا، اسی طرح کے

40 مریض اور بھی ہیں۔ طبیب نے غلاموں کے ذریعہ چالیس افراد کے لئے ایسا

ہی کھانا منگوا کر درویش کے ہمراہ روانہ کر دیا اور خود بھی چھپ کر پیچھے چل دیا۔

کھانا جب سپہ نا شیخ ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ اولی کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا اور فرمایا، درویشو! اس کھانے میں تو عجیب

راز مضمر ہے۔ کھانا لانے والے درویش نے سارا واقعہ سنایا۔ شیخ نے فرمایا، ایک



خیر مانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر اذہار پاک نہ پڑے، مانتا ہوں کہ وہ جنت میں ہے۔

لہرائی نے ہمارے ساتھ اس قدر حسنِ سلوک کیا ہے، کیا ہم اس کا کوئی بدلہ دیے بغیر یوں ہی کھانا کھالیں؟ مریدوں نے عرض کی، عایہ جاہ! ہم غریب لوگ اس کو کیا دے سکتے ہیں! حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے فرمایا، کھانے سے پہلے اس کے حق میں دُعاء تو کر سکتے ہیں! پُتنا چہ دُعا کی گئی۔ ہاتھوں ہاتھ دُعا کی بَرَکت کا ظہور ہوا اور وہ یوں کہ لہرائی طبیب جو کہ ساری باتیں ٹھپ کر سُن رہا تھا اُس کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا! اس نے فوراً اپنے آپ کو سیدنا شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی بارگاہ میں پیش کر دیا اور توبہ کر کے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور شیخ کے مریدوں میں شامل ہو کر بلند درجہ پایا۔ (روض السراجین ص ۸۱)

اللہ غَزَوَیْلُ کَی اُن پَر رَحْمَت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلٰی کِی خِدْمَت سے  
جَنگ لاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیائے کرام! زَجْنَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا نیکی کی دعوت کا انداز کس قدر رِزِالا ہوتا ہے! ان کی خدمت کرنے

والا کبھی خالی نہیں لوٹتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی حُسنِ سلوک کرے تو اُس کو دعاؤں سے نوازا جاتا ہے۔ نیز اگر کوئی کافر بھی اِحسان کر دے تو اُس کے حق میں



مردانِ محترم! (مذکورہ بالا) جس نے مجھ پر ایک بار دُعا پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دُعائے ہدایت کرنی چاہئے۔ حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شیبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اور آپ کے مُریدین کی دُعائے ہدایت رنگ لائی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی خدمت کرنے والا نصرانی طبیب ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گیا۔

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اُس نصرانی طبیب نے مسکین سمجھ کر کھانا پیش کیا اور نعمتِ ایمان سے سرفراز ہوا، تو اگر کوئی مسلمان بھی مسکین کو کھانا کھلائے تو وہ بھی جنت کا حقدار قرار

ایک لقمہ کے سبب  
تین افرادِ جنتی

پائے۔ چنانچہ سلطانِ دُوجہان، مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ دُیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی غُرم (یعنی گججور، چھوہارا) اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین فُحْصُوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے، ایک صاحبِ خانہ جس نے حکم دیا، دوسری زوجہ کہ اُسے ستار کرتی ہے، تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر فُحْصُوں سرِ پانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، خُمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمارے

خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۴ ص ۸۹ حدیث ۵۳۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ میں نے اس پر سو رکنیں نازل فرمائی ہیں۔

دوسروں کو کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی مزید 5 فرامین

**مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا

کھلاتا ہے (مسند امام احمد ج ۹ ص ۲۴۱ حدیث ۲۲۹۸۴) ﴿۲﴾ مغفرت کو واجب

کرنے والے امور میں سے کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا ہے (مکارم الاخلاق

للطبرانی ص ۳۷۵ حدیث ۱۵۸) ﴿۳﴾ جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے،

فرشتے اُس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں (شعب الایمان ج ۷ ص ۹۹ حدیث

۹۶۲۶) ﴿۴﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کو مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے

کھانا کھلانے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمادے گا

مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۱۹ حدیث ۴۷۱۹) ﴿۵﴾ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا

اللہ تعالیٰ اسے سایہ عرش تلے جگہ عطا فرمائے گا۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی ص ۳۷۳)

الحمد لله عز وجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت

اسلامی کے مدنی ماحول میں کھانے اور کھلانے کی سہولتیں سیکھنے کا جذبہ ملتا اور

خوب علم دین حاصل ہوتا ہے نیز عاشقانِ رسول کی برکتوں سے بارہا کفار

مشرّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ ہو۔

**﴿۸۳﴾ مدنی قافلہ کا انوکھا مسافر**

باندہ رہ بھی (الحمد) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے،





فرمانِ معظمہ (علیہ السلام): تم جہاں بھی ہو کھڑا کرو پھر کھڑا کرو اور کھڑا نہ ہو کھڑا نہ ہو۔

میں نے راہ چلتے ہوئے لپ سڑک کچھ لوگوں کو اکٹھا کھڑا دیکھا، قریب گیا تو کوئی نوجوان ایک کتاب سے جس پر جلی حروف میں فیضانِ سنت لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھ کر کچھ سُنا رہا تھا، میں بھی کھڑا ہو گیا، مجھے اُس کی باتیں بہت بھلی معلوم ہوئیں۔ اختتام پر ان لوگوں میں سے ایک نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے انتہائی محبت سے ملاقات کی اور انفرادی کوشش کر کے منبیس کرتے ہوئے مجھے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، دُرس کے الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے، چنانچہ میں نے بے اختیار ”ہاں“ کر دی اور سچ و دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تین دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں مجھے وہ کیف و سرور حاصل ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔ آخر کار ہمت کر کے ایک مبلغ کے آگے میں نے اپنا راز فاش کر ہی دیا کہ میں غیر مسلم ہوں، اب تک کفر کی تاریکیوں میں بھٹکتا رہا ہوں، آپ لوگوں کے دُرس، انفرادی کوشش اور مدنی قافلہ میں حُسنِ اخلاق کے بھرپور مظاہرے نے میرا دل موہ لیا ہے، مہربانی کر کے مجھے مسلمان کر کے اپنا بنا لیجئے۔ الحمد للہ

عزوجل میں توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ یہ دسمبر 2004ء کا واقعہ ہے مُشرّف بہ اسلام ہوئے اور یہ بتاتے وقت یعنی مارچ 2005ء میں مجھے صرف چار ماہ ہوئے ہیں، میں نے دائرہ بڑھانی شروع کر دی ہے، سر پر دن بھر ہرے عمائے



میرزا محمد علی (علی بن علی بن علی) جس نے کچھ پرانی چیزیں لکھیں اور انہیں ۱۰۰۰ روپے کی قیمت پر بیچ دیں۔

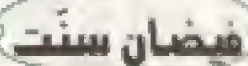
کاتاج سجائے رکھنے کا معمول بنالیا ہے اور اس وقت دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں 63 دن کیلئے مسافر ہوں۔

آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغ دیں کافروں کو کریں، قافلے میں چلو  
سنتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں سب کریں کوششیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿۸۴﴾ بغداد کا تاجر

بغداد شریف کا ایک تاجر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے بہت بخش  
رکھتا تھا۔ ایک روز حضرت سیدنا شریح حافی علیہ رحمۃ الکانی کو نمازِ جمعہ پڑھ کر فوراً مسجد سے  
باہر نکلتے دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ ولی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجد میں  
اس کا دل نہیں لگتا جیسی تو نماز پڑھتے ہی فوراً باہر نکل گیا ہے۔ وہ تاجر یہی کچھ سوچتا  
اور کہتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضرت سیدنا شریح حافی علیہ رحمۃ الکانی نے ایک  
ٹانبا کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہر کی جانب چل پڑے۔ تاجر کو یہ  
دیکھ کر اور بھی غصہ آیا اور بولا، یہ شخص محض روٹی کے لئے مسجد سے جلدی نکل آیا ہے  
اور اب شہر کے باہر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ تاجر نے تعاقب جاری رکھتے  
ہوئے یہ فیہن بنایا کہ جوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا ولی









میرزا محمد علی (میرزا محمد علی) نے کتاب کی تصانیف میں ۱۲۰۰ سے زائد کتابیں تصانیف کیں ہیں۔ ان کی تصانیف میں سے کئی کتابیں اردو میں بھی شائع ہوئی ہیں۔

بغداد شریف پہنچ گئے۔ حضرت سیدنا و شہداء حافی علیہ رحمۃ الکاظمی کی زندہ کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجر نے اولیاء کرام کے شخص سے توبہ کی اور آئندہ ان پاک لوگوں کا دل سے منعقد ہو گیا (روض السراچین ص ۱۱۸) **اللہ عزوجل کی**  
**ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**خبیث گمان خبیث دل سے!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نقل فرماتے ہیں، ”خبیث گمان خبیث دل ہی سے پیدا ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۰۰) خصوصاً اللہ والوں کو کبھی بھی کھارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ان پاک لوگوں کی ادائوں میں لیلہیت و خلوص اور ان کے دلوں میں مخلوق خدا کا درد ہوتا ہے اور یہ پاک لوگ دنوں کا سفر پل بھر میں طے کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات بدگمانی کی سزا دنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی ملتی ہے پھر ناچ

### ﴿۸۵﴾ بدگمانی کی سزا

ایک بار کڑکڑاتی سردی میں حضرت سیدنا شیخ ابوالحسن ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خادمہ زینبہ زودھ روٹی لے کر حاضر ہوئی۔ اُس وقت ہاتھ سینکنے کیلئے پاس ہی کونسلے رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٹ پلٹ رہے تھے،



میرے مصطفیٰ اکرم ﷺ نے خود رو پاک پر محبت کی تھی اور پاک پر محبت سے گویاں کیے تھے۔

کونکے کی سیاہی ہاتھ میں لگی ہوئی تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانا شروع کر دیا در اس اثنا کونکوں میں آگ بھڑک اٹھی، دودھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر بہنے لگا۔ اُس نے جی میں خیال کیا، یہ کیسے ولی ہیں کہ ان میں صفائی نہیں! پھر کسی کام سے حضرت کے گھر سے جب وہ نکلی تو یکا یک ایک عورت اُس سے پٹ گئی اور کہنے لگی، تُو نے ہی میرے کپڑوں کی گٹھڑی پُرائی ہے اور اسے کو تو ال کے پاس گھسیٹ کر لے گئی۔ حضرت سیدنا شیخ نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اطلاع ہوئی تو کو تو الی میں سفارش کیلئے تشریف لے گئے۔ کو تو ال نے کہا، میں اسے کیسے چھوڑوں اس پر پوری کا الزام ہے! اتنے میں ایک کنیز وہی کپڑوں کی گٹھڑی لے کر آئی اور حضرت نے کپڑے اُس کی مالکہ کے حوالے کر کے زیتونہ سے فرمایا، آئندہ بدگمانی کر دگی کہ ولی اللہ کیسے ناصاف ہوتے ہیں! زیتونہ نے کہا، مجھے بدگمانی کی سزا مل گئی ہے آئندہ کیلئے میں توبہ کرتی ہوں۔ (روض البیاض ص ۱۳۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**بدگمانی حرام ہے!** **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ سزا مل گئی اگر دنیا میں سزا نہ بھی ملے تب بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرنا چاہئے کہ مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔، میرے آقا علیہ السلام، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ





ہر ماہ رمضان (۱۵ ذی الحجہ) کو ہر ماہ کی روایتیں جمع کر کے ایک نئے اور نکتہ چاہنے والے لائق پڑھنے والے۔

ہر ماہ نقل فرماتے ہیں، ”خبیث گمان خبیث دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۰۰ رضا فاؤنڈیشن سرکراولیا، لاہور)

پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۶ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا

فرمان عبرت نشان ہے،

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ  
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ  
أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

ترجمہ کنزالایمان: اور اس بات کے  
پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ہے شک  
کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال

(پ ۱۵ بنی اسرائیل ۳۶) ہوتا ہے۔

پارہ ۲۶ سورہ الحجرات میں اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا  
مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو  
بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ

(پ ۲۶ الحجرات ۱۲) ہو جاتا ہے۔

ایک موقع پر سرکارِ نامدار، بِسْمِ اللَّهِ پَر وِز دگار دُعا لَم کے مالک و مختار،  
شہنشاہِ ابرار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کسی بات پر ارشاد فرمایا، کیا تُو نے  
اُس کے دل کو چیر کر دیکھا کہ تجھے علم ہو جاتا۔ (ابو داؤد ج ۳ ص ۶۳ حدیث ۲۶۴۳)

مزید فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بدگمانی سے بچو کیوں کہ گمان کرنا



وہابی محکمہ اعلیٰ حضرت دہلی میں نے پاکہداری اللہ ما بعدہ ثناء علیہ خیر شاہک بڑاں انکھائی کیلے نکھائی تھے رچی رگہ

سب سے چھوٹی بات ہے۔ (صحیح البخاری ج 3 ص 446 حدیث 5142)

## ﴿۸۶﴾ رونے والے کو دیکھ کر تم بھی رو پڑو

حضرت سیدنا محمول دیمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب کسی کو روتا دیکھو تو اُس کے ساتھ تم بھی رونے لگ جاؤ، بدگمانی مت کرو کہ یہ ریا کاری کر رہا ہے۔ ایک مرتبہ ایک رونے والے مسلمان کے بارے میں میں نے بدگمانی کر لی تھی تو اس کی سزا میں سال بھر تک میں رونے سے محروم رہا۔

(تَبَيُّنُ الْمُعْتَرِينَ ص ۱۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ۱ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ﴿۸۷﴾ 9 کافروں کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْا خَلْ تَبْلِغِ قِرَانِ وَسَمْتِ کِی عَالِگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ ان کی بَرَکت سے جہاں بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کا سامان ہوتا ہے بسا اوقات وہاں کفار کو بھی اسلام قبول کرنے کی سعادتیں نصیب ہو جاتی ہیں، چنانچہ ایک مبلغ کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً 5 سال قبل اپنے کالج کے کلاس فیلو ایک کافر اسٹوڈنٹ اور اس کے دوستوں کو مکتبۃ المدینہ سے یاسین شریف بمع ترجمہ کنز الایمان کی کیسٹ اور سُنّتوں بھرے بیانات کی چند کیسیٹیں نیز چند





فروغِ مصلحت (مجلد اول، ص ۱۸) مجھ پر نورِ نبوت پر رحم اللہ تعالیٰ فرمادے۔ آمین۔

رسالے وغیرہ تحفے میں دیئے تھے۔ 5 جنوری 2006ء میں سٹوں کی تربیت کے عاشقانِ رسول کے ایک مَدَنی قافلے میں مجھے سکرٹڈ (بابِ الاسلام سندھ) کے سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں اُسی کافر کلاس فیلو سے ملاقات ہو گئی۔ اس کا پورا گروپ ساتھ تھا اور یہ کُل 15 افراد تھے۔ میں نے اُس سے کیسیوں کے بارے میں دریافت کیا، اُس نے بتایا کہ یاسین شریف کی تلاوت اور ترجمہ سن کر مجھے اتنا سکون ملا کہ اس سے پہلے کبھی زندگی میں نہ ملا تھا۔ اس کے بعد سے ہر رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں مسجد کے باہر بیٹھ کر اسپیکر سے تراویح میں ہونے والی تلاوت سننے کا معمول ہے۔ نیز میں نے بیانات کی کیسیٹیں سنیں اور رسائل پڑھے اس سے میرے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ مبلغ کا کہنا ہے میں نے اُس کو اسلام کی دعوت پیش کی، وہ اسلام سے متاثر ہو چکا تھا مگر مسلمان ہونے کیلئے تیار نہیں تھا۔ میں بہت دیر تک اُس پر اور اُس کے دوستوں پر انگریزی کوشش کرتا رہا، آخر کار کامیابی ہو ہی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خندابہاتھ 9 کفار مشرّف بہ اسلام ہو گئے اور باقیوں نے کہا ہم غور کریں گے۔

آؤ علمائے دیں، بہر تبلیغ دیں مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو  
دُور تاریکیاں کفر کی ہوں میاں آؤ کوشش کریں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد





فرمان مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ رَأَى نَارًا فَلْيُخْبِرْ بِهَا حَتَّى يَكُونَ ثَلَاثُونَ نَارًا" (جو شخص آگ دیکھے تو اسے خبر دے تاکہ وہ تیس آگ بن جائے)۔

حضرت سیدنا شیخ علامہ یافعی یمینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، دور الہی

سفر ایک روز ہمارا قافلہ کسی گاؤں میں پہنچا، ایک شخص گاؤں والوں سے مانگ کر ایک دیکھی لایا اور اس میں حلوا پکایا اور سب نے مل کر کھایا۔ قافلے کا ایک آدمی غیر موجود ہونے کے سبب نہ کھاپایا۔ اُس کے پاس تھوڑا سا آٹا تھا، آٹا لے کر وہ پورے گاؤں میں پھرا مگر پکانے والا کوئی نہ ملا، اسی دوران راستے میں اسے ایک نابینا ضعیف ملا، اُس نے بہ نیتِ ثواب وہ آٹا اُسے دیدیا (اس حالت کو لطفِ ٹھی پر محمول کرنا چاہئے کہ گویا حکمتِ الہی نے اسے زبانِ حال سے مخاطب کیا کہ یہ آٹا اُس مردِ ضعیف کا رزق ہے۔ جبکہ تیرا رزق ہم اپنے خوانِ کرم سے دیں گے) اللہ عز و جل کی رحمت کے قربان! کچھ ہی دیر بعد ایک شخص آیا اور اُس نے تمام قافلے والوں میں سے صرف اُسی آدمی کو بلایا اور اپنے گھر لے جا کر شرید اور لذیذ گوشت کھلایا۔

(مُلْحَضَاتُ الرِّبَا جِیَس ص ۱۵۳) **اللّٰهُ** عَزَّوَجَلَّ **کِی** اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ معلوم ہوا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں کھانا کھانا کبھی بھی

رایگاں نہیں جاتا بسا اوقات دُنیا میں بھی ہاتھوں ہاتھ اُجر مل جاتا ہے اور آخرت کے ثواب کا استحقاق بھی باقی رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



عزیزانِ مصلحت! اعلیٰ ان شاء اللہ، علم اور کھ پروردگار خدا اور شریف چاہے گا جس کی نیت کے دن اس کی سعادت کروں گا۔

## ﴿۸۹﴾ گوشت اور خلوا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ وہاں ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگ رہا ہے، اہی! گوشت اور خلوا کھلا دے! اُس تاجر نے سنا تو کہنے لگا، ”یہ فقیر دراصل مجھے سنا رہا ہے، خدا کی قسم! اگر مجھ سے مانگ لیتا تو میں اسے کھلا دیتا مگر اب نہیں کھلاؤں گا۔“ تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر سو گیا۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ڈھکا ہوا طباق لے کر آیا اور ہم سب کی طرف نظر دوڑانے کے بعد اُس سوئے ہوئے فقیر کو دیکھ کر طباق نیچے رکھ کر اُس کے پاس بیٹھ گیا اور اسے جگا کر بصد عاجزی عرض کرنے لگا، گوشت اور خلوا حاضر ہے تناول فرما لیجئے! فقیر نے اُس میں سے کچھ کھا کر طباق واپس کر دیا۔ اُس تاجر نے متعجب ہو کر کھانا لانے والے سے پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ وہ بولا، میں ایک مزدور ہوں، ایک عرصے سے گھر والوں کے گوشت اور خلوا کھانے کے ارمان تھے مگر غربت کی وجہ سے نہیں کھا پاتے تھے۔ آج بڑے دنوں کے بعد مزدوری میں ایک مشقال (یعنی ساڑھے چار ماشہ) سونا ملا اس لئے گوشت اور خلوا اختیار کیا گیا، میں تھوڑی دیر کے لئے سو گیا، آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ زبیا نظر آ گیا، میں نظارہ محبوب میں گم تھا کہ





ہر ماہ رمضان میں (مہینہ) جس نے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ قربان کیا اس کے دوسرے سال کے کافرانوں کے۔

لیہائے مبارکہ کو بخشش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، ”تمہاری مسجد میں ایک ولی موجود ہے جو گوشت اور خلو اچاہتا ہے، تم یہ گوشت اور خلو پہلے اسے کھلاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپس کر دیگا اور بقیہ میں اللہ تعالیٰ بڑی کثرت عطا فرمائے گا اس کے عوض میں تمہیں جنت میں لے چلوں گا۔“ پختاچہ میں فوراً یہ کھانا لے کر یہاں حاضر ہو گیا۔ یہ سن کر تاجر کہنے لگا، اس کھانے پر تمہارا کیا خرچ آیا ہے؟ کہا، ایک مثقال سونا۔ تاجر نے کہا، مجھ سے دس مثقال سونا لے لو اور اپنے اس عملِ خیر سے مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنالو۔ وہ بولا، ہرگز نہیں۔ تاجر نے کہا، بیس مثقال سونا لے لو۔ وہ بولا، نہیں۔ تاجر نے کہا، پچاس مثقال سونا لے لو۔ اُس نے کہا، ساری دنیا کے خزانے بھی دے دو تو رسول اللہ ﷺ غزوہ جندِ علیہ والہ وسلم سے کئے ہوئے سودے میں تمہیں شریک نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔

روضُ الریاحین ص ۱۵۳) اللہ ﷻ غزوہ جندِ علیہ والہ وسلم سے کئے ہوئے سودے میں تمہیں شریک نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ



عزیزِ مصلیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص ملحد ہذا کو پاک برصِ بھول کیا وہ اس کا راستہ بھول گیا۔

وہ اپنے اللہ عزوجل کی مرضی پر چلتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کی عرض پوری فرما دیتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی فانی دولت کے نشہ میں مست رہ کر اللہ ربِّ العزت کے نیک بندوں کو نظرِ حقارت سے دیکھنے والے اللہ عزوجل کے فضل اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کرم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نیز یہ بھی جاننے کو ملا کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے پروردگار عزوجل کی عطا سے دانائے غیب (یعنی غیبوں پر خبردار) ہیں جیسا تو فقیر کو جان لیا اور اپنے ایک غلام کی قسمت جگا کر اسے جنت کی بشارت سنا کر خدمت کیلئے بھیج دیا۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر

مملکت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ بھی جاننے کو ملا کہ کسی مسلمان پر بدگمانی بسا

اوقات دنیا میں بھی پشیمانی کا باعث بنتی ہے اور شرعاً بھی مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام ہے۔

## ﴿۹۰﴾ معذور بچہ چلنے پھرنے لگا!

ڈاکوؤں کی ایک جماعت لوٹ مار کیلئے نکلی، ورائس اثناء رات ایک

مسافر خانہ میں رقیام کیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خدا کے مسافر ہیں اور جہاد

کیلئے نکلے ہیں۔ مسافر خانہ کا مالک نیک آدمی تھا اس نے رضائے الہی عزوجل پانے





میرزا حسن مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں نے ایک مالک کو دیکھا جس کے پاس میرا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ پوچھا کہ کیا میں جڑے ہوں؟

کی نیت سے ان کی خوب خدمت کی۔ صبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہو گئے اور لوٹ مار کر کے شام کو واپس آ گئے۔ گزشتہ شب مسافر خانہ والے کے جس لڑکے کو چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بلا تکلف چل پھر رہا تھا! انہوں نے تعجب کے ساتھ مسافر خانہ والے سے استفسار کیا، کیا یہ وہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے احترام سے جواب دیا، جی ہاں، یہ وہی ہے۔ پوچھا، یہ کیسے صحت یاب ہو گیا؟ جواب دیا، یہ سب آپ جیسے راہِ خدا غزوِ جَلَّ کے مسافروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جو ٹھا کھا تا بہ نیتِ شفا اپنے معذور بچے کو **بھلایا** اور ٹھونٹے پانی سے اُس کے بدن پر مالش کی، اللہ غزوِ جَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے جھوٹے کھانے اور پانی کی بَرَکت سے ہمارے معذور بچے کو شفا عطا فرمائی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، روتے ہوئے انہوں نے کہا، یہ سب آپ کے خُشن ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سنو ہم راہِ خدا غزوِ جَلَّ کے مسافر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ غزوِ جَلَّ کی اس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دنیا زِ یروز بر کردی، ہم آپ کو گواہ رکھ کر توبہ کرتے ہیں۔ پُچھا نہ تائب ہو کر ان لوگوں نے نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے (کتاب الفلکی ص ۲۰) **اللہ غزوِ جَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرضاً من مستطیع (اگر من توانا نہ ہو، علم) جس کے پاس میرا کرہاں نہ ہو، وہ کھڑا ہو، نہ پڑے، نہ ادا کرے، میں سے گواہی ملی ہے۔

**مسلمان کے جوٹھے میں شفاء ہے!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!

اللہ عزوجل کی رحمت کی کیسی بہاریں ہیں! یہ

بھی معلوم ہوا کہ مسلمان پر حسن ظن کی بھی بڑکتیں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان کے جوٹھے میں شفاء ہے۔ یہ بھی پتا چلا فیض پانے کیلئے اعتقاد پکا ہونا چاہئے، وھلبل یقین (یعنی کچے یقین) والا نہ ہو، مثلاً سوچتا ہو کہ فلاں بڑرگ سے یا فلاں ولی اللہ کے مزار پر حاضری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص فیض نہیں پاسکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی اپنا اپنا مقدّر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو ”یک در گہرو مُحکَم گہر“ یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ کے مصداق پڑے رہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی غم بھر بھی نہ پاسکا

مرے موٹی تجھ سے گلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**﴿۹۱﴾ مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی**

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَوةٌ وَسُنَّتٌ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت

اسلامی کے مدنی ماحول میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں مساجد کے





حضرت مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا گروہ ہو اور اس نے مجھ پر زور و شریک نہ دیا اس نے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں معتکفین کی سنتوں بھری تربیت کی جاتی ہے۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد و دورانِ اعتکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز گریزات کا بھی ظہور ہوتا ہے پچانچہ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کے اجتماعی اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 معتکفین تھے، اُن میں ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ معمر بزرگ حافظ محمد اشرف صاحب بھی مُعْتَكِف ہو گئے۔ قبلہ حافظ صاحب کا ہاتھ اور زبان مفلوج تھے اور قوتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار افطار کے کھانے میں بصدِ حسنِ ظن ایک مبلغ سے چھوٹا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحْمَتِ اِلهی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شفا یاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ اُنہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے منچ پر چڑھ کر بصدِ عقیدت اپنے رُوبہ صحت ہونے کی بشارت سنائی، یہ نوید جانِ بَرِّ اَسْنِ کر فضاء ”اللہ اللہ اللہ“ کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی مقامی اخبارات نے اس خبرِ فرحت اثر





عمر بن خطابؓ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو یہ بات بتائی کہ وہ ایک بار اپنے والد کو یہ بات بتائی۔

کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیومؑ دونوں جہاں میں بچ جائے دھومؑ

اس پہ فدا ہو بچہ بچہؑ یا اللہ مری جھولی بھر دےؑ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

**سید کو تو کرا**  
**رکھنا کیسا**  
ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ عاشقانِ رسولؐ کی صحبت بھی بابرکت اور اُن کا پس خوردہ یعنی جھوٹا کھانا بھی باعثِ شفاء و صحت۔ میرے آقا علیہ السلامؐ،

امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمنؒ سید زادوں کی عظمت اور مسلمان کا جھوٹا کھانے کی برکت سے متعلق فرماتے ہیں، ”سید زادے سے ذیل خدمت لینا جائز نہیں اور ایسی خدمت پر اُس کو ملازم رکھنا بھی ناجائز۔“ جس خدمت میں ذلت نہیں اُس پر ملازم رکھ سکتا ہے۔ سید زادے کو مارنے سے استاذ مطلقِ اختر از (یعنی مکمل پرہیز) کرے۔ باقی رہا مسلمان کا جھوٹا، وہ کھانا کوئی ذلت نہیں۔ حدیثِ پاک میں اُسے شفاء فرمایا (کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴ ح ۱۴۰۳) وہ اگر سید زادہ مانگے تو اُسے اسی (یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے اس) ثبیت سے دیا جائے، اپنا اُلش (یعنی جھوٹا) دے رہا ہوں اس ثبیت سے نہ دے۔

(از افادات: فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۶۸)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک بڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## ﴿۹۲﴾ جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے

حضرت سیدنا علی بن خُزّاب علیہ رَحْمَةُ الرَّبِّ نے بیان فرمایا کہ میں اور

کچھ نوجوان موصل کے کنارے ایک کشتی میں بیٹھے، کشتی جب درمیان میں پہنچی تو ایک مچھلی دریا سے کود کر کشتی میں آگئی۔ باہم مشورہ کر کے بھون کر کھانے کے لئے ناؤ جب ایک کنارے پر لگائی اور آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کی جائے لگیں، اسی دوران ہم نے ویرانہ میں ایک لرزہ خیز منظر دیکھا، کیا دیکھتے ہیں کہ پُرانے گھنڈ رات اور قدیم مکانات کے نشانات ہیں اور ایک شخص لیٹا ہے جس کے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے ہیں اور وہ ہیں پر ایک دوسرا شخص دُنگ ٹھڈہ پڑا ہے۔

نیز نزدیک ہی سامان سے لدا ہوا ایک خچر کھڑا ہے۔ ہم لوگوں نے بندھے ہوئے شخص سے ماجرا دریافت کیا۔ اُس نے کہا، میں نے اس دُنگ ٹھڈہ شخص کا خچر کرایہ پر لیا تھا، یہ مجھے راستے سے یہاں بھٹکا لایا اور میری مشکلیں کس دیں (بازو باندھ دیے)

اور کہا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ میں نے اس کو خدا کا واسطہ دیا اور کہا، ”میرے قتل کا گناہ اپنی گردن پر نہ لے، بے شک یہ سارا سامان تُو لے لے میں نے یہ تیرے لئے مُباح کیا، میں اس کی کسی سے بھی شکایت نہیں کروں گا۔“ مگر وہ اپنے ارادے پر اڑا رہا۔ اور مجھے مارنے کے لئے اس نے اپنی کمر میں کھونسا ہوا مَحر اکھینچا مگر وہ

نہ نکلا اس پر اُس نے جب خوب زور لگایا تو وہ مَحر اکل کر ایک دم جھکے کے





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر درجہ زور پاک پڑھا تو قبل اس پر ۳۳ رحمتیں (اللہ تعالیٰ) آئے۔

ساتھ اس کے خلق پر آگاہ اور یوں وہ خود بخود دُخ ہو گیا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ یہ سننے کے بعد ہم نے اس کے بندھن کھول دیئے اور وہ شخص خنجر اور اپنا سامان لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر ہم لوگ کشتی میں آئے تاکہ بھونے کیلئے مچھلی نکالیں تو وہ کود کر دریا میں جا چکی تھی۔ (روض القریب ص ۱۳۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جسے خدا رکھے اُسے کون چلے! اللہ عزوجل**

کی شان بے نیازی اور کرم نوازی بھی کیا خوب ہے! ظالم لٹیرا خود اپنے ہی ہاتھوں دُخ ہو کر کیفر کردار (یعنی اپنی سزا) کو پہنچا اور بندھے ہوئے شخص کو چھڑانے کیلئے دریا سے کود کر مچھلی کشتی میں پہنچی اور بھون کر کھانے کی خواہش کے سبب قافلہ گنارے پر اتر آکر مچھلی کھانا اُن کے مقدّر میں کہاں! وہ تو بندھے ہوئے مظلوم بندے کی امداد کو آنے، اُس کے بندھن چھڑانے کا ثواب کمانے اور کرشمہ قدرت کے ڈنکے بجانے کے بہانے تھے۔

جلوے ترے گلشن گلشن، سطوت تری صحرا صحرا

رحمت تری دریا دریا، سلجمن اللہ سلجمن اللہ خَلِّ بَدَلْ دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**(۱۳) روزی کا وسیلہ**

مسجد الحرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عابد (یعنی عبادت گزار



میرا نام مصطفیٰ علیہ السلام ہے، تم جہاں کی ہو کچھ پڑھو اور پڑھو کہ تمہارا روزِ دہشتہ تک پہنچتا ہے۔

فحش (رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو روٹیاں دے جاتا، اُس سے افطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں لگ جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا تو کُل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تنگی (یعنی بھروسہ) کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رزاق عزوجل پر بھروسہ نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابد نے واپس کر دیں۔ اسی طرح تین روز گزار دیئے۔ جب بھوک کا غلبہ ہوا تو اپنے رب عزوجل سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذریعے جو کچھ بھیجتا تھا تو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابد نے عرض کی، مولانا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تنگی (یعنی بھروسہ) کر بیٹھا ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا، وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابد نے عرض کی، یا اللہ! تو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص ربِّ العالمین جلِّ جلالہ کے دربار میں حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا، تو نے اس عابد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی، اے مالک و مولانا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا، اے بندے! وہ روٹیاں تو کسے دیتا تھا؟ عرض کی، میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا، تو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اس کے عوض میں جنت ہے۔

(روض الریحین ص ۶۷)





موسمِ رمضان میں داخل ہونے کا جس نے تمہاری زندگی میں جو تبدیلی لایا، وہ ایک نیا حال ہے۔ ایمان کے نئے نئے اعمال کی طرف۔

**بے مبالغہ ملے تو** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا انداز بھی**

خوب ہوتا ہے! اللہ ربُّ العالمین جلَّ جلالہ

عبادت گزار بندوں پر خوب نوازشات فرماتا ہے اور ان کے لئے عالمِ غیب سے

اسباب مہیا فرماتا ہے۔ جب دوسروں کے مال کی حرص و طمع نہ ہو، دینے والا احسان

جتانے والا نہ ہو، جس سے لیا اُس کا دل خوش ہونے کی اُمید ہو، جس نے دیا اُس

کے دل میں لینے والے کی عزت میں کمی آنے کا امکان نہ ہو۔ لینے کی صورت میں

دینے والے یا دیکھنے والے کی نظر میں کسی قسم کی تذلیل کا شائبہ نہ ہو۔ الغرض کوئی

مانع شرعی نہ ہو تو بغیر مانگے جو ملے اُس کو قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا خالد

بن عدیؓ جُنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے تاجدارِ رسالت، مہاجرِ نبوت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا، جسے اس کے بھائی کے ذریعہ کوئی چیز بغیر مانگے

اور بغیر حرص کے پہنچے تو اُسے قبول کر لینا چاہئے اور لوٹنا نہیں چاہئے کہ وہ تو رزق

ہے جو اس کو اللہ عز و جل نے (بذریعہ غیر) بھیجا۔ (مسند امام احمد ج 6 ص 276 حدیث

۱۷۹۵۸) معلوم ہوا بغیر سوال کے ملنے والی چیز کے لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس

چیز کی طرف اُسے حرص و طمع نہ ہو البتہ اگر غنی ہے کہ دینے والے کی دل جوئی کے لئے

لے تو لیا لیکن لینے کے بعد اگر اس چیز کی اسے ضرورت نہ ہو تو کسی کو تکلف دیدے یا

صدقہ کر دے، چنانچہ حضرت سیدنا عمار بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی



طریقہ: حضرت اعلیٰ حضرت علیہ السلام نے جو پرانی مرتبہ معاصران مرتبہ تیار کیا، وہ اب تک بڑا عطاء ہے قیامت کے دن بھی یہ کامات ملے گی۔

کریم، رؤوف رحیم، محبوب رب عظیم غزوہ جمل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، جسے اس رزق سے بغیر مانگے یا بغیر حرص کے کچھ ملے تو اسے تہ دل سے قبول کرنا چاہئے اور اگر غنی ہو تو (قبول کر کے) اپنے سے زیادہ حاجت مند کو بھیج

(مُبدِ امام احمد ج ۷ ص ۲۶۲ حدیث ۲۶۷۳)

**تحفہ یا رشوت؟** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ تحفہ قبول کرنا سہت ہے مگر یاد رہے کہ

تختہ لینے دینے کی مختلف صورتیں ہیں، ہر تختہ قبول کرنا ہرگز سنت نہیں۔ حضرت  
سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے اپنی ”صحیح بخاری“ میں باقاعدہ ایک باب باندھا  
ہے جس کا نام ہے، ”بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعَلَّةَ“، یعنی ”اُس شخص کے  
بارے میں باب، جس نے کسی وجہ سے تختہ قبول نہ کیا۔“ اس باب میں سیدنا امام  
بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے تعلیق کی حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا، ”سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تو تختہ  
تختہ ہی تھا مگر آج کل رشوت ہے۔“ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۷۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ أَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اے

۱۔ یعنی ابتدائے مسند سے راوی کو ماقط کر کے حدیث بیان کرنا۔





ہر زمانہ مستطاب اس کی فضیلت میں علم اس نے کتاب میں بھی لکھا ہے کہ وہ اب تک عرب کی ہر زبان میں ہر جگہ پائے جانے والے ایک بظاہر کر کے دہی ہے۔

## ﴿۹۴﴾ سیبوں کے طباق

اس روایت کی شرح کرتے ہوئے حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا فرات بن مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلے سیب خرید سکیں۔ پتہ چلے کہ ان کے ساتھ سوار ہو کر نکلے۔ دیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جنہوں نے سیبوں کے طباق (ٹکڑے پیش کرنے کیلئے) اٹھائے ہوئے تھے۔ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طباق اٹھا کر سونگھا اور پھر واپس کر دیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عرض کی تو فرمایا، مجھے اس کی حاجت نہیں۔ میں نے عرض کی، کیا سیدنا رسول اللہ غزوہ جمل و سالی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، سیدنا ابو بکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ٹکڑے قبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ ارشاد فرمایا، بلاشبہ یہ ان کے لئے محتلف ہی تھے مگر ان کے بعد کے عثمان (یعنی حکام یا ان کے نمائندوں) کے لئے رشوت ہیں۔ (عمدة القاری ج ۹ ص ۴۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹکڑے کے سیب قبول فرمانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ آپ

کون کس کا  
ٹکڑے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اگر کوئی شخص نے ایک ہزار روپے کا مالک بن گیا تو اس کا مالک بننا اس کے لیے نیکو کار ہے۔

جانتے تھے کہ یہ ٹھکے بحیثیتِ خلیفہ وقت دیا جا رہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی کیوں دیتا؟ اور یہ بات تو ہر ذی شعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ڈراما، قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران یا دیگر حکومتی افسران و منتخب نمائندگان نیز جج صاحبان حتیٰ کہ پولیس وغیرہ کو لوگ کیوں ٹھکے دیتے ہیں اور ان کی کس سبب سے خصوصی دعوتیں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے یا ”تو کام“ نکلوانا مقصود ہوتا ہے یا یہ ذہن ہوتا کہ آئندہ اس کی ضرورت پڑنے کی صورت میں آسانی سے ترکیب بن جائے گی۔ ان دونوں وجوہات کی بنا پر ایسے لوگوں کو ٹھکے دینا اور ان کی خصوصی دعوت کرنا رشوت کے حکم میں ہے اور رشوت دینے اور لینے والا جہنم کا حقدار ہے۔ ایسے موقع پر عیدی، مٹھائی، چائے پانی یا خوشی سے پیش کر رہا ہوں، مَحَبَّت میں دے رہا ہوں وغیرہ خوبصورت الفاظ رشوت کے گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ اگرچہ واقعی اخلاص کے ساتھ پیش کیا گیا ہو اور رشوت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو تب بھی ایسوں کا اپنے ماتحتوں سے ٹھکے یا خصوصی دعوت قبول کرنا ”مَظَنَّةُ شہمت“ یعنی شہمت کی جگہ کھڑا ہونا ہے، جبکہ سردارِ مملکت مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ شہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو (کنف الحقیقہ ج ۲ ص ۲۲۷ حدیث ۲۴۹۹) لہٰذا یہاں مَظَنَّةُ شہمت سے بچنا واجب ہے لہٰذا دینا بھی ناجائز اور لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر عہدہ ملنے سے قبل ہی آپس میں ٹھکوں کے





اور جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہایت ہی محترم رکھنا اور اس کے لئے ایک بڑا وظیفہ رکھنا ہے۔

لین دین اور خصوصی دعوت کی ترکیب تھی تو اب حرج نہیں مگر پہلے کم تھا اور اب  
مقدار بڑھا دی تو زائد حصہ ناجائز ہو جائیگا۔ اگر دینے والا پہلے کی نسبت مالدار ہو گیا  
ہے اور اس نے اس وجہ سے بڑھایا ہے تو لینے میں حرج نہیں۔ اسی طرح پہلے کے  
مقابلے میں اب جلدی جلدی خصوصی دعوت ہونے لگی ہے تب بھی ناجائز ہے۔ اگر  
دینے والا ذُو الْأَرْحَام یعنی خونی رشتے والوں میں سے ہے تو دینے لینے میں حرج  
نہیں۔ (والدین، بھائی، بہن، نانا، نانی، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی،  
وغیرہ محرم رشتے دار ہیں جبکہ پھوپھا، بہنوئی، چچی، مائی، نمائی، بھابھی، چچا زاد، پھوپھی  
زاد، خالہ زاد، ماموں زاد وغیرہ ذی رحم یعنی محرم رشتہ داروں سے خارج ہیں) مثلاً بیٹا یا  
بھتیجی جج ہے اس کو والد یا چچا نے ٹکھہ دیا یا خصوصی دعوت دی تو قبول کرنا جائز ہے۔  
ہاں پانفرض باپ کا مُقَدَّمہ جج بیٹے کے یہاں چل رہا ہو تو اب مَنظَرِ تہمت کی وجہ  
سے ناجائز ہے۔ بیان کردہ احکام صرف حکومتی افراد کیلئے ہی نہیں ہر سماجی، سیاسی  
اور مذہبی لیڈر و قائد کیلئے بھی ہیں۔ نئی کے دعوتِ اسلامی کی تمام تنظیمی مجالس  
کے جملہ نگران و ذمہ داران بھی اپنے اپنے ماتحتوں سے ٹکھہ یا خصوصی  
دعوت قبول نہیں کر سکتے۔ چھوٹا ذمہ دار اپنے سے بڑے ذمہ دار سے قبول کر سکتا  
ہے۔ مثلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کارکن، نگرانِ شوریٰ سے قبول کر سکتا  
ہے مگر دیگر دعوتِ اسلامی والوں سے قبول نہیں کر سکتا اور نگرانِ شوریٰ اپنے کسی بھی



میرا جی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے یہ کبھی نہ دیکھا تھا کہ کسی نے ایک بزرگ کو اس کیلئے چاہی ہو کہ میں اس کے

ما تحت دعوتِ اسلامی والے کا تحفہ نہیں لے سکتا۔ مدرس اپنے شاگردوں یا اس کے سرپرست کا ہوا اجازتِ شرعی تحفہ نہیں لے سکتا۔ ہاں تعلیم سے فراغت کے بعد اگر شاگرد تحفہ یا خصوصی دعوت دے تو قبول کر سکتا ہے۔ وہ علماء و مشائخ جن کو لوگ علم و فضل کی تعظیم کے سبب نذرانے پیش کرتے ہیں اور وہ قبول بھی کرتے ہیں اور لوگ ان پر رشوت کی ٹہمت بھی نہیں لگاتے چنانچہ ایسے حضرات کا تحفہ قبول کرنا منظرِ ٹہمت سے خارج ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحفے اور رشوت کے متعلق اہم سوالات و**

جوابات حاضر ہیں۔ ہو سکے تو ان کو کم از کم تین مرتبہ غور سے پڑھ یا سن لیجئے۔

**سوال:** کیا تحفہ قبول کرنا سنت نہیں؟

**جواب:** بے شک تحفہ قبول کرنا سنت ہے مگر اس کی صورتیں ہیں چنانچہ حضرت

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”نہی رَحْمَت، شَفِيع

اُمّت، مالِکِ جَنّت، قاسمِ نِعْمَت، مُصْطَفٰی جانِ رَحْمَت، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا یہ فرمانِ اُلْفَتِ نشان، ”تحفے کا آپس میں تبادلہ کرو مَعْجَبَت بڑھے گی“

(مَشْهُوعُ الزَّوَالِد ج ۱ ص ۲۶۰ حدیث ۶۷۱۶) اُس کے حق میں ہے جے

مسلمانوں پر عہدہ دار نہ بنادیا گیا ہو اور جے مسلمانوں پر عہدہ

دیدیا گیا ہو جیسے قاضی یا والی تو اب اسے تحفہ قبول کرنے سے بچنا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پروردگار شریف پروردگار تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

فُروری ہے ہُو صا اُسے جسے پہلے تھکے نہ پیش کیے جاتے ہوں کیونکہ اس کے لیے اب یہ تھکے رشوت و ناپاکی کی قسم سے ہے۔

(الْبَيَانَةُ فَرْحُ الْهَذَابَةِ ج ۸ ص ۲۴۴)

## عارضی طور پر اسکوٹر لینا

**سوال:** عہدیدار اپنے ماتحت سے بطور قرض کوئی رقم یا عارضی طور پر استعمال کیلئے کار، اسکوٹر یا سائیکل وغیرہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ اپنے ماتحت سے کوئی چیز کسی جیلے سے سستی خرید سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** عہدیدار اپنے ماتحت سے نہ قرض لے سکتا ہے، نہ عرف و عادت سے ہٹ کر خرید و فروخت کر سکتا ہے، نہ ہی عارضی طور پر استعمال کیلئے چیزیں لے سکتا ہے، ماتحت خود آفر کرے تب بھی نہیں لے سکتا۔ چنانچہ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”عہدہ دار کو جس جس کا ٹھہ قبول کرنا حرام ہے اُس سے قرض اور کوئی چیز عاریۃً طلب کرنا (یعنی کچھ مدت کیلئے کوئی چیز مانگنا) بھی حرام ہے۔“

(رَدُّ الْمُخْتَارِ عَلَى الدَّرِّ الْمَخْتَارِ ج ۸ ص ۴۸)

**سوال:** کیا تحفوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی کچھ رہنمائی فرمائی ہے؟





**جواب:** میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم

الْبَرَكَتِ، عَظِيمُ الْمَرْتَبَةِ، بِرِوَايَةِ شَمْعِ رِسَالَتِ، مُجَدِّدِ دِينٍ  
وَمِلَّتِ، حَامِي سُنَّتِ، مَا حَيَّيْ بِدَعَتِ، عَالِمِ شَرِيعَتِ، بِبِرِ  
طَرِيقَتِ، بِاعْثِ خَيْرٍ وَبَرَكَتِ، حَضَرَتِ عَلَامَةِ مَوْلَانَا الْحَاجِ  
أَلْحَافِظِ الْقَارِي الشَّاهِ إِمَامِ أَحْمَدِ رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ  
الرُّحْمَنِ فرماتے ہیں ”میں کہتا ہوں ان کی مثال دیہاتوں اور اہل  
حَرْفَتِ وَغیرہم کے چودھریوں کی سی ہے جن کو اپنے ماتحتوں پر تَسْلُطُ  
اور غلبہ ہوتا ہے کیونکہ ان چودھریوں کے شر کے خوف یا رَواج کی وجہ  
سے ان کو ہدیئے (یعنی تحائف) ملتے ہیں“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۴۶)  
معلوم ہوا تحائف قبول کرنے کی ممانعت صرف حاکمومتی عہدے داروں  
کے لئے ہی نہیں ہر اس شخص کے لئے بھی ہے جو اپنے عہدے یا دبدبے  
کی وجہ سے لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچانے پر قُدَرَت رکھتا ہو۔

## دعوتوں کی دو قسمیں

**سوال:** ”ٹھوسی دعوت“ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** ٹھوس دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے رکھی جائے کہ اگر وہ

آنے سے انکار کر دے تو وہ دعوتِ مُنْعِقِد ہی نہ ہو۔





فرمانِ معظّم (علیہ السلام) : جو شخص روزِ شنبہ کو شریف چائے پائے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

**سوال:** اور ”عمومی دعوت“ کا مطلب بھی ارشاد فرمادیجئے!

**جواب:** عمومی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے نہ ہو کہ فلاں نہ آتا ہو تو وہ دعوت ہی نہ رکھی جاتی۔

**سوال:** اگر ماتحت نے عہدِ یدار کو خصوصی دعوت دی اور گیارہویں شریف کی نیت کر لی تو کیا اب بھی ناجائز ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔ کیوں کہ یہ طے ہے کہ عہدِ یدار شرکت کی حامی نہ بھرے تو گیارہویں شریف کی نیاز نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر نیاز رکھی ہے اور اس میں عہدِ یدار کو بھی دعوت دی ہے اور یہ طے ہے کہ وہ آئے یا نہ آئے نیاز کا سلسلہ رہے گا تو ایسی دعوت جائز ہے کیوں کہ یہ ”عمومی دعوت“ کہلاتی ہے۔ البتہ عمومی دعوت میں بھی عہدِ یدار کو اگر دوسروں کے مقابلے میں عمدہ غذائیں دیں تو ناجائز ہے مثلاً عام مہمانوں کو تندوری روٹی اور گائے کا سالن دیا جائے مگر عہدِ یدار کی خدمت میں شیر مال اور بکرے کا تورمہ حاضر کیا جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔

**سوال:** افسر سے اس کا ماتحت شُغھ قبول کر سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** قبول کر سکتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیم



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہاں میرا کھانا اور وہ کھانا جو میرے ہاتھوں میں آئے گا، اس میں کھانا ہے۔

الْبَرَکَاتُ، عَظِيمُ الْمَرْئِیَّتِ، بِرِوَاۃِ شَمْعِ رِسَالَتِ، مُبْجَدِ دِیْنِ  
وَمِلَّتِ، حَامِیِ سُنَّتِ، مَا جِئِیْ بِدَعَتِ، عَالِمِ شَرِیْعَتِ، پیرِ  
طَرِیْقَتِ، بَاعِثِ خَیْرِ وَبَرَکَتِ، حَضَرِ عَلَامَہِ مَوْلَانَا الْحَاجِ  
الْحَافِظِ الْقَارِیِ الشَّاهِ اِمَامِ اَحْمَدِ رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰنِ  
کے جاری کردہ اس مبارک فتوے کو اگر کم از کم تین بار غور سے پڑھ یا سُن  
لیں گے تَوَّانَ شَاءَ اللہ عزوجل تحفے اور رشوت کا فرق سمجھ میں آ جائیگا کہ  
کون کس کس سے تحفہ قبول کر سکتا ہے اور کس کس سے نہیں۔ پچنانچہ  
میرے آقا علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”جو شخص بذاتِ خود خواہ  
اڑ جانبِ حاکم کسی طرح کا قَهْر و تَسْلُط (یعنی ظلم) رکھتا ہو جس کے  
سبب لوگوں پر اس کا کچھ دباؤ ہوا اگرچہ وہ فی نفسہ (یعنی ذاتی طور پر) ان پر جبر  
و تَعْدِی (یعنی زیادتی) نہ کرے، دباؤ نہ ڈالے اگرچہ وہ کسی فیصلہ قطعی بلکہ  
غیر قطعی کا بھی مجاز (یعنی با اختیار) نہ ہو جیسے کو تو ال، تھانہ دار، مجمدار یا  
دہقانوں کے لئے زمیندار، مُقَدِّم (یعنی گاؤں کا سردار) پھواری یہاں تک  
کہ پچاتی قوموں یا پیشوں کے لئے انکے چودھری، ان سب کو کسی قسم  
کے ٹکھے لینے یا دعوتِ خاصہ (یعنی خصوصی دعوت جو کہ اسی کے لئے رکھی گئی ہو اور اگر یہ  
شریک نہ ہو تو دعوتِ عام نہ ہو) قبول کرنے کی اَصْلًا (یعنی بالکل) اجازت نہیں مگر





جو علیؑ (علیہ السلام) نے فرمایا تھا کہ جو شخص مجھ پر زکوٰۃ دے گا وہ میرا مال ہے۔

تین صورتوں میں، اکول افسر (یعنی اپنے سے بڑے عہدیدار) سے جس پر اسکا دباؤ نہیں، نہ وہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسکی طرف سے یہ بدیہ و دعوت اپنے معاملات میں رعایت کرانے کے لئے ہے۔ دُوم ایسے شخص سے جو اس کے منصب (عہدے) سے پہلے بھی اسے بدیہ (یعنی تحفہ) دیتا ہو یا دعوت کرتا تھا بشرطیکہ اب سے اُسی مقدار پر ہے، ورنہ زیادت (یعنی اضافہ) روا (جائز) نہ ہوگی مثلاً پہلے بدیہ و دعوت میں جس قیمت کی چیز ہوتی تھی اب اس سے گراں (جتنی) پر تکلف ہوتی ہے یا تعداد میں بڑھ گئی یا جلدہ جلدہ ہونے لگی کہ ان سب صورتوں میں زیادت (اضافہ) موقوفہ اور جو از موقوفہ (یعنی جائز ہونے کی صورت نہیں) مگر جبکہ اس شخص کا مال پہلے سے اس زیادت کے مناسب زائد ہو گیا ہو (یعنی دینے والا اب مزید مالدار ہو گیا ہو) جس سے سمجھا جائے کہ یہ زیادت اُس شخص کے منصب (یعنی عہدہ) کے سبب نہیں بلکہ اپنی ثروت (دلت) بڑھنے کے باعث ہے۔ سوم اپنے قریبی محارم سے، جیسے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی (مگر نہ چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹے کہ یہ محارم نہیں اگرچہ عَرَفَا نہیں بھی بھائی کہیں۔) مزید فرماتے ہیں ”پھر جہاں جہاں منانعت ہے اسکی بنا (بنیاد) صرف خُمت و اندرِ عہدہ رعایت پر ہے، حقیقۃً دُوم و رعایت ضرور (یعنی





حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی رحمہ اللہ کی ایک نادر تصانیف میں ہے کہ جو آدمی روزانہ دس روپے کا خرچہ کرے۔

لازمی نہیں کہ اُس کا اپنے عمل میں کچھ تغیر (رد و بدل) نہ کرنا یا اس کا عادت بے لوثی (یعنی غلامانہ عادتوں) سے آگاہ ہونا مفید جواز ہو سکے۔ دُنیا کے کام اُمید ہی پر چلتے ہیں، جب یہ دعوت دہا ایا قبول کیا کرے گا تو ضرور خیال جائیگا کہ شاید اب کی بار کچھ اثر پڑے کہ مفت مال دینے کی تاثیر مجرب و مشاہدہ (یعنی دیکھی بھالی) ہے اُس بار نہ ہوئی اس بار ہوگی، اس بار نہ ہوئی پھر کبھی ہوگی۔ اور یہ حیلہ کہ اس کا بد یہ دعوت برہنائے اخلاق انسانیت ہے نہ بلحاظ منصب، اس کا رزق و حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرما چکے ہیں، جب ایک صاحب کو تحصیل زکوٰۃ (زکوٰۃ وصول کرنے) پر مقرر فرما کر بھیجا تھا، انہوں نے اُموال زکوٰۃ حاضر کئے اور کچھ مال جُدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں۔ فرمایا، اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے ٹکھے ملتے ہیں! یعنی یہ ہذا یا صرف اسی منصب کی بنا پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا؟“

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۹، حدیث ۱۸۲۲، فتاویٰ رضویہ ج ۱۸، ص ۱۷۰-۱۷۱)

**سوال:** اگر شاگرد اپنے استاد کو ٹکھہ پیش کرے تو قبول کرے یا نہیں؟

**جواب:** قرآن پاک یا درسِ نظامی یا دیگر علوم پڑھانے والوں کو بھی طالب علم کی طرف سے دیئے جانے والے تحائف قبول کرنے میں نہایت









فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس حرام کھانا ملائے گا وہ اس نے کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔

کھلاتے ہیں تاکہ نہ انہیں مد تر سے سے نکالا جائے اور نہ ہی ناکام (FAIL) کیا جائے۔ لہذا اساتذہ کو چاہیے کہ اس قسم کے طلباء کے تحائف اور دعوتیں قبول نہ کریں اور اگر معلوم ہو جائے کہ یہ تحفہ یا دعوت خاص اسی لیے کی گئی ہے کہ مذکورہ قسم کے طلباء کا کام بنے اور یہ واقعی اس کا کام بنا سکتے ہیں یا کام بنانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو اب قبول کرنا حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔ ”شامی“ میں ہے ”اسی طرح عالم کو جب سفارش یا ظلم کو دور کرنے کے لیے حدیث دیا جائے تو وہ رشوت ہے۔ جو حکمِ مذکور کا بیان ہوا وہی ہر مُنتظم کا ہے خواہ کسی ادارے کا ہو یا جماعت کا، خواہ خالصتاً مذہبی جماعت ہو یا سیاسی کہ کسی نہ کسی اعتبار سے یہ بھی مسلمانوں کے کئی اُمور پر عہدہ دار ہوتے ہیں اور ان کی جُنبُوشِ قلم یا زبَان چلا دینے سے بہترے لوگوں کو فائدہ و نقصان پہنچتا ہے لہذا ان لوگوں کو بھی قبولِ ہدایت و دعوت میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔“

(رَدُّ الْمُنْخَار ج ۹ ص ۶۰۷)

## تَحْفَہ لُوثَانِے کی دُو حِکَایَات

﴿ ۱ ﴾ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول ہے، حضرت سیدنا شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے





خود جانِ معظمہ (علیہ السلام) نے اس کی پاس بیکر کر ہوا اور اس نے مجھ پر زور دیا کہ پاکستان پر جانِ معظمہ وہی ثابت ہو گیا۔

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بطور تحفہ کپڑا پیش کیا تو انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، میں نے عرض کی، یاسیدی! میں آپ کا شاگرد نہیں ہوں، فرمایا، مجھے معلوم ہے مگر آپ کے بھائی نے تو مجھ سے حدیث پاک سنی ہے، مجھے خوف ہے کہیں میرا دل تمہارے بھائی کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ نرم نہ ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۷ ص ۳ حدیث ۹۳۰۲)

﴿۲۵﴾ ایک بار حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوست کے فرزند نے حاضر ہو کر کچھ نڈ رانہ پیش کیا، قبول کر لیا۔ مگر کچھ ہی دیر کے بعد اُس کو بلایا بھیجا اور بیاصر ادا اُس کا وہ تحفہ لوٹا دیا۔ یہ اس لئے کیا کہ آپ کی دوستی اللہ عزوجل کیلئے تھی لہذا آپ کو خوف لاحق ہوا کہ یہ تحفہ کہیں فی سبیل اللہ دوستی کا معاوضہ نہ ہو جائے! آپ کے شہزادے سیدنا مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، بابا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے! آپ نے جب لے ہی لیا تھا تو ہماری خاطر رکھ بھی لیتے! فرمایا، اے مبارک! تم تو خوشی خوشی اس کو استعمال کرو گے مگر قیامت کے روز سوال مجھ سے ہوگا۔ (اشیاء الغلووم ج ۳ ص ۱۰۸)

**سوال:** عہدیدار کو اگر کسی ماتحت نے مدینے شریف کی کھجوریں یا آب زم زم شریف پیش کیا تو لے یا نہ لے؟





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور دیا کہ پر خدا اللہ تعالیٰ اس پر دے، تمہیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** قبول کر لے کہ اس میں رشوت کی تہمت کا امکان نہیں نیز رسائل، بیانات کی کیسٹس وغیرہ تبلیغی مواد یا نعل پاک کے کارڈز، بہت ہی کم قیمت تسبیح یا سستے دام والا مثلاً دو یا تین روپے والا قلم وغیرہ قبول کرنے میں خرچ نہیں کہ یہ اس طرح کے تحائف نہیں جو مَظَنَّة تہمت بنیں۔ نیز حج یا سفر مدینہ یا شادی یا بچہ کی ولادت کے مواقع پر تحائف دینے کا رواج ہے، ایسے تحائف بھی عہدیدار اپنے ماتحتوں سے لے سکتا ہے۔ ہاں اگر عُرف سے زائد کا تحفہ دیا تو نہیں لے سکتا مثلاً 100 روپے دینے کا عُرف ہے اور 500 یا 1200 روپے کا تحفہ دے دیا یا اسی قدر نوٹوں کا ہار پہنایا تو مَظَنَّة تہمت کے باعث ناجائز ہو جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گے اور سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت سارے احکامِ شریعت سیکھنے کو ملتے رہیں گے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی جذبہ افزائی کیلئے ایک مَدَنی قافلے کی مَدَنی بہار ملاحظہ ہو پُچھا نہی

۱۔ ان احکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ نمبر ۷۴۴۷۱ کی کیسٹیں سماعت فرمائیے۔  
- مجلس مکتبۃ المدینہ



لو صل من بعدہا لعلہا لباسا جس نے مجھ پر اس طرح زور دیا کہ نہ حالہ خالی اس پر سو رکتیں نازل فرما ہے۔

## ﴿۹۵﴾ زندہ در گور ہو گئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، دعوتِ اسلامی کے ۱۲

عاشقانِ رسول کا سٹوں کی تربیت کامدنی قافلہ کشمیر کے ضلع ”باغ“ علاقہ ہند

رائی کی جامع مسجد ہند رائی میں مقیم تھا۔ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو جدِ ول کے

مطابق صبح کے مختصر وقفہ آرام کے بعد ”مدنی مشورہ“ کا وقت ہو گیا تھا، امیرِ قافلہ

کے حکم پر آٹھ اسلامی بھائی اٹھ کر تیاری کر رہے تھے جبکہ مجھ سمیت چار اسلامی بھائی

سستی کی وجہ سے مسجد سے ملکہ مدرسہ میں ابھی اپنے سونے کی جگہ پر ہی تھے کہ

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ہم ریل گاڑی میں سو رہے ہیں اور ہمیں جھٹکے لگ رہے

ہیں، ہم ہڑبڑا کر یکدم اٹھ بیٹھے، سب درو دیوار زور زور سے بل رہے تھے، ہم بے

ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! یکا یک فرش پھٹا اور ہم دھم سے منہ کے بل گر پڑے، ابھی

سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک دھماکے کے ساتھ چھت اور دیواریں ہم پر آ گریں،

ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا، رہے سبے اوسان بھی خطا ہو گئے، آہ! آہ! آہ! ہم

چاروں اکٹھے زندہ در گور ہو چکے تھے! ہم بے تابانہ بلند آواز سے کلمہ شریف

پڑھنے اور چیخ چیخ کر رونے لگے، بظاہر زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی، تڑپتے

پھڑکتے ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کے دھکے سے دفعہ





عمر بن الخطابؓ اس زلزلہ میں نماز تم جہاں بھی ہو کھڑے ہو کر تہاراؤ زود کھجک پکچکا ہے۔

ایک تھر سُرک گیا اور روشنی ہو گئی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسی سوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ امیر **قافلہ** کی فوری اطاعت کی بَرَکت سے **مَدَنی قافلہ** کے آٹھ عاشقانِ رسول ہم سے پہلے آسانی صحیح سلامت مسجد سے باہر نکل چکے تھے۔

زلزلے سے اماں دے گارت جہاں سب دعائیں کریں، قافلے میں چلو

ہوں پنا زلزلے، گر چہ آندھی چلے صبر کرتے رہیں، قافلے میں چلو

اس سے یہ بھی پتا چلا کہ **مَدَنی قافلہ** کے **عَدِمِ اطاعت کا نتیجہ** **جَدَوَل** پر عمل کرنے کی بَرَکت سے اُن

آٹھ اسلامی بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی وہ آسانی سے نکل گئے اور وہ جہاں اسلامی بھائی جو کہ سُستی کے باعث ”اُونہہ اُونہہ“ کر کے پڑے تھے وہ کچھ دیر کیلئے، اجتماعی قبر میں زندہ دفن ہو گئے مگر بالآخر وہ بھی **مَدَنی قافلہ** کی بَرَکت سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اس طرح نشانیاں دکھاتا ہے کہ کوئی تو موت کے مُنہ میں پہنچ کر بھی صاف بچ نکلتا ہے جبکہ کوئی ہزار قلعوں میں چھپ جائے مگر موت اُسے آدو چتی ہے، موت سے کوئی راہِ فرار اختیار کر ہی نہیں سکتا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ







خبر میں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اچھی طرح نگاہ رکھی اور وہ اس کی حالت کو جان کر ہر کام میں لگے۔

عقلمند بادشاہ بولا، کوئی جادو نہیں کیا، میں نے اُسے اپنے قیام سے پکڑا ہے کیوں کہ کھانا اس قدر عمدہ تھا کہ جو ڈٹ کر کھا چکا ہو اُس کے منہ میں بھی دیکھ کر پانی بھر آئے اور وہ اُس کی طرف راغب ہو جائے مگر ظاہری بد حالی کے باوجود اس نے اس کھانے کی جانب کوئی توجہ نہ دی۔ مزید عام آدمی شاہی رُعب داب دیکھ کر تھرا جاتا ہے مگر یہ بے باکی کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا اس لئے اندازہ ہوا کہ یہ جاسوس ہے (کیوں کہ جاسوس کی مخصوص فطرت پر تربیت کی جاتی ہے)

(حیاء الحيوان الکبریٰ ج ۱ ص ۴۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

## ﴿۹۷﴾ ابْنِ طُولُون کا قَبْر میں حال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احمد ابن طولون اچھائی عقلمند، انصاف پسند،

شجاع، مؤضع، خوش اخلاق، علم دوست اور بخشنی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافظِ قرآن تھا اور

نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیا کرتا تھا مگر ظالم بھی اول درجے کا تھا، اس کی

تلوار خون ریزی کیلئے ہر وقت نیام سے باہر رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اس نے جن

لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد اٹھارہ ہزار لگ بھگ تھی! اس

کے انتقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قبر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز





بادشاہ احمد ابن طولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا، میری قبر پر قرآن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابن طولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیت میری طرف سے گزرتی ہے، میرے سر پر ضرب لگا کر پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سنی تھی؟

(حیاء الحيوان الکبریٰ ج ۱ ص ۲۶۰)

آہ! آہ! آہ! ظلم کا انجام کتنا بھیانک ہے! طبقہ حکمران کا ظلم وعدوان سے بچنا انتہائی دشوار ہوتا ہے لہذا حکومتوں اور وزارتوں کے خوشنما نظر آنے والے عہدیدوں وغیرہ سے بالخصوص فی زمانہ دور رہنے ہی میں عاقبت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظِ قرآن کو قرآن پاک کے احکام پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اللہ عز و جل ہماری عذابِ قبر میں مبتلا گنہگار مسلمانوں کی اور تمام اُمت کی مغفرت فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

﴿۹۸﴾ دعائے مغفرت کرنے والے کی مغفرت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں سب مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہئے، اس میں خود ہماری اپنی بھی بھلائی ہے کہ جتنے مسلمانوں کی مغفرت کیلئے دعاء کریں گے اتنی تعداد میں ہمیں نیکیاں ملیں گی، جیسا کہ حضور پرانور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، بانیِ رب اکبر غیبوں سے باخبر، محبوب



میرزا محمد علی نقوی مدظلہ العالی نے لکھا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جو کہ ہمارے گاہوں کیلئے عجیب ہے۔

داؤد غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جو کوئی تمام مومنین مرد اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے، اللہ غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیلئے ہر مومنین مرد اور مومنہ عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے (الحامع الصغیر ص ۵۱۳ ح ۵۱۹)۔ بہر حال ہم دوسروں کی بھلائی چاہیں گے تو ان شاء اللہ غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت علامہ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں، کہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر کسی نے پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے بتایا، اللہ غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری مغفرت فرمادی اور فلاں صاحب کے محکم کے برابر میں مجھے محکم عطا فرمایا ہے حالانکہ میں اُن کے مقابلے میں زیادہ عبادت گزار تھا تاہم وہ مجھ سے سبقت لے گئے کیوں کہ اُن میں ایک خاص عادت تھی جو مجھ میں نہ تھی اور وہ یہ کہ وہ دُعا مانگا کرتے تھے، اے اللہ غزو جَلَّوَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے سب مسلمانوں کی مغفرت فرما۔“

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳)

اللہ کی واسطہ پیارے کا سب کی مغفرت فرما  
عذابِ نار سے ہم کو خدایا خوف آتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

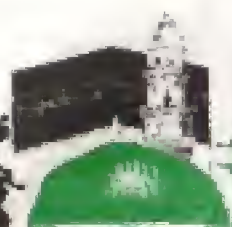


فَإِنَّ الْحَقَّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ ظَهِيرٌ ۚ وَمَنْ يَعْصِ أَمْرًا مُّنْذَرًا يَلْعَنُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَمَنْ يَأْتِ بِخَبَرٍ مُّسْتَشْهِدٍ بَشِيرًا ۖ

## ﴿۹۹﴾ 70 دن پرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ تَجْلِيْقَ قُرْآنِ وَسَنَتِ كِي عَالَمِيَر غِيَر سِيَا سِي تَحْرِيْكَ، دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي مَدَنِي ماحول ميں مسلمانوں كِي غمخواري كا جذبه اور دُنْيا وَاخِرَت كِي بَرَكْتِيں سميٹنے كا موقع ملتا هے۔ دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي مَدَنِي ماحول ميں لاکھوں كِي بگڑياں بن رهي هيں، دَعْوَتِ اِسْلَامِي اَهْلِ حَق كِي اُچھوتِي مَدَنِي تَحْرِيْكَ هے، آيے ايمان تازہ كرنے كيلے آپ كو دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي مَدَنِي ماحول كِي بَرَكْت كِي عَظِيْمُ الشَّان بھارساؤں، ۳ رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۶ھ (8.10.05) بروز ہفتہ پاكستان كے مشرقِي حصے ميں خوفناك زلزلہ آيا جس ميں لاکھوں افراد فوت ہوئے انھيں ميں مُطَفَّر آباد (كشمير) كے علاقہ ”مير اتولياں“ كِي مُقِيم 19 سالہ نسرين عطارِيہ بہت غلام مُرسلين جو كہ دَعْوَتِ اِسْلَامِي كے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِمَاع ميں شَرِكْت فرماتي تھيں، شھيد ہو گئيں۔ مرحومہ كے والد اور ديگر گھر والوں نے ۸ ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَام ۱۴۲۶ھ (10.12.05) شب پير رات تقريباً 10 بجے كسي وجہ سے قَبَر كو كھول ديا، يَكْبَار كِي آنے والي خوشبوؤں كِي لپٹوں سے مَشَام دماغ مُطَفَّر ہو گئے! شهادت كو 70 ايام گزر جانے كے باوجود نسرين عطارِيہ كا كفن سلامت اور بدن يا لکل تر و تازہ تھا! اللہ غَزُو جَلَّ كَسِي اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن كے صَدَقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔





شَیْخُ الْإِسْلَامِ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جَوْشَنُ بَہْرُ زُورِ پَاکِ چَہِ بَہِیْمُولِ کِیَا دُشْتِ کَا رَاہِ تَہْمُولِ کِیَا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول <sup>مزدبیل</sup> ہے فیضانِ غوثِ درخشاں مَدَنی ماحول <sup>درمہوہ اللہ تعالیٰ</sup>  
 سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول <sup>مزدبیل</sup> بچے نظربد سے سدا مَدَنی ماحول  
 اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سنا ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول  
 تمہیں سنوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول  
 سنور جائیگی آبرت ان شاء اللہ <sup>مزدبیل</sup>  
 تم اپنا رکھو سدا مَدَنی ماحول

یَا رَبِّ مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَسَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں بیٹھے مصطفےٰ  
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، اُنہی کرامِ علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے  
 عظام کی سچی صحبت نصیب فرما، ان کے نقشِ قدم پر چلا اور ان کے فیضان سے  
 ہمیں سلامتی ایمان اور دونوں جہان میں اُمن و امان عنایت فرما، ہماری مغفرت فرما کر  
 ہمیں جنت الفردوس میں بے حساب و دخلہ اور وہاں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ  
 والہ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْآمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 تُؤْتُوْا اِلٰی اللہِ اَسْتَغْفِرُ اللہِ  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



طالب غم  
 مدینہ و  
 بقیع  
 ر  
 مغفرت



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خوفناک زلزلہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالجال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ  
۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ تقریباً دن کے 8.45 پر اسلام آباد، سرحد اور کشمیر میں خوفناک زلزلہ آیا جس کے نتیجے  
میں کہا جاتا ہے کہ تقریباً دو لاکھ اموات ہوئیں اور زخمیوں اور مالی نقصان کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکا۔ اس میں تبلیغ قرآن و سنت کی  
عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے عاتقان رسول کے سنتوں کی تربیت کے کچھ منڈی قافلے بھی لاپتہ ہو گئے مگر الحمد للہ عزوجل وہ  
جلدی زندہ سلامت مل گئے ان میں تین منڈی قافلوں کے ساتھ ہونے والے رحمت بھرے معاملات کی منڈی بہاریں ملاحظہ ہوں:

### (۱) ”یا رسول اللہ“ لکھنے کی برکت

لائڈھی باب المدینہ کراچی کے ۱۷ اسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک 30 دن کے منڈی قافلے کا کچھ اس طرح بیان ہے  
”ہمارے منڈی قافلہ عباس پور تحصیل نگر بالا کشمیر کی جامع مسجد غوثیہ میں ٹھہرا ہوا تھا، ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو نماز فجر و اشراق  
وغیرہ کے بعد جدول کے مطابق عاتقان رسول آرام کر رہے تھے کہ یکایک زوردار جھٹکے سے سب ہڑبڑا کر جاگ اٹھے، جو اس قائم  
ہوں اس سے پہلے ہی مسجد کے دروازہ کڑا کے کے ساتھ ٹوٹنے لگے اور دیکھتے دیکھتے مسجد کی چھت گری، مگر یا رسول اللہ کے نعرے  
پر ہماری جان قربان! مسجد کی بجوبی دیوار کا وہ حصہ جس پر یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا تھا وہ گرنے سے بچ گیا اور  
چھت اُس پر گر کر ترچھی کھڑی ہو گئی۔ الحمد للہ عزوجل ہم زندہ سلامت باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چاروں طرف مکانات  
ہمسار ہو چکے تھے، زخمیوں کی چیخ و پکار سے فضا کا سینہ دہل رہا تھا، جگہ جگہ لوگ بلے تلے دبے پڑے تھے۔ کئی دم توڑ چکے تھے اور کئی  
آجڑی ہچکیاں لے رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ ملکر امدادی کام کیا، مسجد کے سامنے واقع ایک مکان کے بلے سے ایک ڈیڑھ  
سالہ بچی کو زندہ نکالنے میں کامیابی ملی۔ جس طرح بن پڑا کئی شہداء کے جنازے پڑھے اور ان کی تدفین میں حصہ لیا۔ الحمد للہ  
مؤذن ہماری ان کوششوں کے سبب تباہ حالی کے بلا جو وہاں کے مسلمانوں کی دعوت اسلامی سے توجہ قائل دیدہ تھی۔

### (۲) دوبار موت کے منہ میں

شاہ فیصل کالونی اور ملیر (باب المدینہ کراچی) کے ۱۹ اسلامی بھائیوں پر مشتمل دعوت اسلامی کاسٹوں کی تربیت کاندھنی  
قافلہ سنتوں بھرے سفر پر تھا اور قادری آباد (”بانگ“ کشمیر) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ عاتقان رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے، ”وہ  
۱۱ اگست میں پانچ اسلامی بھائی آرام کر رہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ



دن تقریباً پونے نو بجے کا ایک زلزلے کے زور دار جھکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فٹ اونچی دیوار سے کود کر باہر نکل آئے اور سڑک کی طرف سرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔ پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابل یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے پہاڑ آبادی پر آگرا تھا، جب گرد کے بادل کچھ بٹھکے تو وہاں مسجد تھی نہ مکانات۔ تمام عالیشان عمارات زمین یوں ہوجی تھیں، ہر طرف قیامت صغریٰ قائم تھی، غالباً اس آبادی کا کوئی فرد زندہ نہ بچا تھا۔ عاشقانِ رسول گرتے پڑتے قریبی علاقے ”نذر آباد“ پہنچے، وہاں بھی زلزلے نے جہاں بچا رکھی تھی، جب وہ اس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصہ لیا، وہیں روزہ افطار کیا، زلزلہ زدہ ایک مسجد کے باقی ماندہ حصے میں نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد نوجوں ہی نکلے کہ پھر ایک دل ہلا دینے والا جھٹکا آیا اور مسجد کا بقیہ حصہ بھی ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور یوں دوسری بار عاشقانِ رسول کی جان محفوظ رہی۔ ”قومی اخبار“ کے ایک کالم نگار نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا، ”یہ قافلہ انتہائی نیت سے (یعنی نیکی کی دعوت کی دھم میں بچانے کیلئے) گیا تھا (شاید) اسی لئے اللہ عزوجل نے انہیں بچالیا۔“

### (۳) زندہ درگور ہو گئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، دعوتِ اسلامی کے ۱۲ عاشقانِ رسول کاسٹوں کی تربیت کائناتِ قافلہ کشمیر کے ضلع ”بانگ“ علاقہ بندرائی کی جامع مسجد بندرائی میں مقیم تھا۔ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو جدول کے مطابق وقفہ آرام کے بعد ”مذنی مشورہ“ کا وقت ہو گیا تھا، امیر قافلہ کے حکم پر آٹھ اسلامی بھائی انٹھ کر تیاری کر رہے تھے جبکہ مجھ سمیت چار اسلامی بھائی سُستی کی وجہ سے ابھی مدرسہ میں اپنے سونے کی جگہ ہی پر تھے کہ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ریل گاڑی میں سوار ہے ہیں اور ہمیں جھکے لگ رہے ہیں، ہم گھبرا کر انٹھ بیٹھے اور دیکھا تو زلزلے کے سبب سب درود یوار زور زور سے بلبل رہے تھے۔ ہم بے ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! سامنے کی زمین ایک دم پھٹ گئی اور ہم منہ کے بل گر پڑے، ہم پر چھت اور دیواریں گر گئیں، ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا اور ہم چاروں گویا زندہ درگور ہو گئے! ہم بلند آواز سے کلمہ پڑھنے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئے، بظاہر زندہ نہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی، تڑپتے اور پھڑکتے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کی چوٹ سے ایک ”خمر سُرک“ گیا اور روشنی ہو گئی، الحمد للہ غزوہ خندق اُسی سوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ امیر قافلہ کی فوری اطاعت کی بذکت سے مذنی قافلہ کے آٹھ عاشقانِ رسول ہم سے پہلے باسانی صحیح سلامت مسجد سے باہر نکل چکے تھے۔

زلزلے سے اماں، پائیں کے بے گماں

چل پڑیں مت ڈریں، قافلے میں چلو

(دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ہدیۃ طلب کیجئے)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مدنی مذاکرہ

طعام کے متعلق اہم ترین معلومات و  
ہدایات پر مشتمل دلچسپ سوالات و  
جوابات پڑھنے کے لئے۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

پیشکش : مجلس مدنی مذاکرہ



فرمان مصطفیٰ: جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔  
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۸)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
اقَابِعْذُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## سُؤَالَات وَّجَوَابَات

یہ صفحہات کھانے اور پکبانے والوں یعنی سبھی کیلئے  
یکساں مفید ہیں۔ لہذا شیطن لاکھ سُستی دلائے ان کو  
مکمل پڑھ لیجئے۔ مسجد اور گھر وغیرہ میں اس کا دُرُس  
بھی جاری فرما کر ثواب کا خزانہ لوٹئے۔

## دُرُوس شریف کی فضیلت

خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داورِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا  
فرمانِ مغفرت نشان ہے، جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا  
نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتے رہیں گے۔

(تَمِیْمُ الْأَوْسَطِ ج ۱ ص ۴۹۷ حلیہ ۱۸۳۰)

مَلُوا عَلٰی الْحَبِیْبِ اَسَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۹ ربیع النور شریف ۱۴۲۳ھ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب

دعوتِ اسلامی کے مدارس و جامعات (باب المدینہ کراچی) کے باورچیوں اور ان  
کے ناظمین کا مَدَنی مشورہ ہوا۔ کافی طلباء نے بھی شرکت کی۔ حسبِ معمول

۱۔ مدنی مشورہ کی تقویم حسبِ ضرورت ترمیم اور دیگر تحریکات کا اضافہ کر کے اس سال کو کافی جامع اور دلچسپ بنادیا گیا ہے۔





**فرمان مصطفیٰ:** ہر مہینہ میں ایک بار ہر شخص کو چھ روز رو پاک پڑھنا چاہیے اور ہر مہینہ میں ایک بار ہر شخص کو چھ روز رو پاک پڑھنا چاہیے اور ہر مہینہ میں ایک بار ہر شخص کو چھ روز رو پاک پڑھنا چاہیے۔

تلاوت و نعت شریف کے بعد امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے کثیر مدنی پھولوں سے نوازا۔ اور حسب عادت وقتاً فوقتاً اعلیٰ الخیب! کی دنوازدہ لگا کر حاضرین کو ذرود شریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے رہے۔ آپ نے سب کو مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ہر نماز کی باجماعت ادائیگی، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں از ابتدا تا انتہاء شرکت، ہر ماہ مدنی قافلے میں تین دن سفر اور ہر ماہ مدنی انعامات کے کارڈ جمع کروانے کی تاکید فرمائی۔

## کھانا پ کر لیجئے

**سوال:** کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** کھانا پ کر پکائیے اور ناپ کر ہی تقسیم فرمائیے۔ مثلاً 92 طلباء کیلئے بریانی بنانی ہے، چونکہ ایک کلو چاول میں عموماً 18 افراد کھا لیتے ہیں تو 12 کلو چاول کی بریانی بنالیجئے۔ سب کو تھال میں اتنا اتنا کھانا دیجئے کہ سیری بھی ہو جائے اور بچ بھی نہ رہے۔ یوں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ خلد کافی سہولت رہے گی اور کھانے کا ضیاع بھی کم ہوگا۔ صحیح اندازہ لگائے بغیر پکانے سے یا تو کم پڑ جاتا ہے یا بہت سا رائج جاتا ہے۔ بچی ہوئی بریانی دوبارہ گرم کر کے کھائی جائے تو اس میں لذت کم ہو جاتی

ہے۔





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھرباؤں کا بازار دیا، ایک بڑا معجزہ تعالیٰ اس پر اور کتنے کھتا ہے۔

## چھ لاکھ قیدی !

**سوال:** کھانا کب سے خراب ہونا شروع ہوا؟

**جواب:** بنی اسرائیل کے دور سے۔ اس کا تفصیلی واقعہ عرض کرتا ہوں۔ فرعون

کے دریائے نیل میں غرق ہونے کے بعد حکم خداوندی حضرت سیدنا موسیٰ

کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چھ لاکھ بنی اسرائیل کو لیکر قوم عمالقہ سے

جہاد کرنے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ کی

قوم نے نافرمانی کی اور جنگ سے انکار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ آپ اور

آپ کا خدا غزوہ جہل اس زبردست قوم سے جنگ کر لیں۔ حضرت سیدنا

موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے رنجیدہ ہو گئے۔ وہ چھ لاکھ

افراد نوکوس (یعنی 27 ہزار گز) چوڑے اور تیس میل لمبے میدان میں چالیس سال

کے لئے قید کر لئے گئے۔ دن بھر چلتے شام کو وہیں ہوتے جہاں سے چلے تھے۔ اس

جنگل کا نام تیہ ہوا۔ تیہ یعنی ”بھٹکتے پھرنے کی جگہ۔“

(ماخوذ از تفسیر نعیمی ج ۶ ص ۳۳۶ تا ۳۵۱)

## مَنْ وَسَلَوٰی

روح البیان میں ہے، جب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی





حضرت مصطفیٰ ﷺ اسلحہ نبویہ کے نام سے کلمہ پڑھ کر جہنم سے نجات پالے۔ جو جہنم سے نجات پالے اسے جہنم سے نجات پالے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ نَبِيِّهِ الْكَافِرِ اسرائیل کے چھ لاکھ افراد کے ساتھ میدانِ تیبہ میں مقیم تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے کھانے کے لئے آسمان سے دو کھانے اُتارے۔ ایک کا نام ”مَنْ“ اور دوسرے کا نام ”سَلَوٰی“ تھا۔ مَنْ بالکل سفید شہد کی طرح ایک حلوہ تھا یا سفید رنگ کا شہد ہی تھا جو روزانہ آسمان سے بارش کی طرح برستا تھا اور سَلَوٰی پکی ہوئی بُغیریں (بٹے۔ بڑیں) تھیں جو بخوبی ہوا کے ساتھ آسمان سے نازل ہوا کرتی تھیں۔

## کھانا خراب ہو جانے کی وجہ

مَنْ وَ سَلَوٰی کے بارے میں حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم تھا کہ تم لوگ اس کو روزانہ کھالیا کر دکل کے لئے ہرگز ہرگز بچا کر نہ رکھنا۔ مگر ضعیف اِلا عتقاد لوگوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر کسی دن مَنْ وَ سَلَوٰی نہ اُترے تو ہم اس بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں بھوکے مرجائیں گے۔ ”پچنانچہ ان لوگوں نے کچھ چھپا کر کل کے لئے رکھ لیا تو نبی کی نافرمانی سے ایسی نَحُوست پھیل گئی کہ جو کچھ کل کے لئے جمع کیا تھا وہ سب سرگیا اور آئندہ کے لئے اس کا اُترنا بند ہو گیا۔ (تفسیر روح البیان ص ۱۱۶) اسی لئے اللہ غُزُو خُل کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ گوشت





سرڑتا۔ (صحیح مسلم ص ۷۷۵ الحدیث ۱۴۷۰) معلوم ہوا! کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سرڑنا اسی تاریخ سے شروع ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے نہ کھانا بگڑتا تھا نہ گوشت سرڑتا تھا۔

## 12 چشمے بہ نکلے

دیکھا آپ نے! نبی علیہ السلام کی نافرمانی نے بنی اسرائیل کو کس قدر  
ہلاکت میں ڈالا! میدانِ تیغ میں قید ہوتے وقت جن کی عمر بیس سال سے زائد  
تھی وہ سب اس مدت میں یہیں فوت ہو گئے۔ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ  
سَلَامُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بھی وہیں مقیم تھے لہذا آپ علیہ السلام کی برکت سے مَن و  
سَلَوٰی نازل ہوا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے شہر پر اپنا عصا شریف مارا تو  
اُس سے 12 چشمے بہ نکلے جس سے بنی اسرائیل پانی پیتے اور نہاتے، اس قید  
کے دوران جو لباس ان لوگوں کے بدن پر تھے وہ نہ میلے ہوتے، نہ گلتے نہ  
پھٹتے، ان کے ناخن و بال بڑھتے نہ تھے لہذا حجامت کی ضرورت نہ پڑتی،  
رات کو ایک ستون نمودار ہوتا جس سے روشنی پھوٹتی یوں سمجھیں وہ ”ٹیوب  
لائٹ“ کا کام دیتا تھا۔ دن کو ہلکا باؤل ان پر سایہ کرتا، ان کے یہاں جو بچہ  
پیدا ہوتا اس پر قد رتی ناخن کا لباس ہوتا جو اُس کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتا  
جاتا۔ اس قید میں یہ ساری نعمتیں انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرت سیدنا موسیٰ





حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ پانچ نمازوں کی حالت میں صحت کی حالت میں ہو۔

کَلِمَةُ اللَّهِ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بَرَکَت سے حاصل ہوئیں۔

(ماہنامہ روح المعانی، فی تفسیر القرآن والسنة المشرقة، صفحہ ۶، ص ۳۸۳)

## نوکر کا نوافل پڑھنا کیسا؟

اس قرآنی واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے باعث دنیا میں بھی تکالیف آتی ہیں۔ برائے کرم! باقرچی اسلامی بھائی بھی اپنی ذمہ داری مکمل طور پر نبھایا کریں۔ آج کل بعض ملازمین مدنی ذہن نہ ہونے کی وجہ سے ڈیوٹی پوری نہیں دیتے، طے شدہ کام جان بوجھ کر نامکمل رکھتے مگر اجرت پوری لیتے ہیں اور یوں اپنی روزی خراب کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! ملازم ڈیوٹی کے اوقات میں سیٹھ کی اجازت کے بغیر نوافل نہیں پڑھ سکتا۔ اگر کمزوری کے باعث کام میں کوتاہی ہوتی ہو تو بغیر اجازت نفل روزہ بھی نہیں رکھ سکتا۔ (رد المحتار ج ۹ ص ۹۷) ہاں باجماعت فرض نمازوں اور مَضَائِ الْمُبَارَك کے روزوں سے سیٹھ روکنے کا مجاز (یعنی باختیار) نہیں، وہ روکے جب بھی نہ رکے۔

## آپ دانے دانے کے آمین بھیجیں

**سوال:** کیا جامعۃ المدینہ کے مطبخ (یعنی کچن) کا باقرچی امین ہوتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔ اگر جان بوجھ کر اناج کا ایک دانہ بھی بے جا صرف کیا تو آخرت میں

جواب دینا ہوگا۔ اللہ عز و جل ہمیں ہر طرح کی امانت کی حفاظت نصیب





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد و زورِ پاک کی کھڑت کرو، نہ شک نہ ہمارے لئے مہارت ہے۔

کرے اور خیانت سے محفوظ فرمائے۔ خیانت کا عذاب نہایت ہی دردناک ہے۔ چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب" میں نقل کرتے ہیں،

## خیانت کا بھیانک عذاب

بروزِ قیامت ایک شخص کو بارگاہِ خُداوندی غزوِ جُل میں پیش کیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا، تُو نے فلاں شخص کی امانت وائس کی تھی؟ غرض کرے گا، "نہیں"۔ حکم پا کر فرشتہ جہنم کو لے چلے گا۔ وہاں جہنم کی گہرائی میں اُس "امانت" کو رکھا ہوا دیکھے گا اور وہ شخص اس امانت کی طرف گرنا شروع ہوگا یہاں تک کہ ستر سال کے بعد وہاں پہنچے گا اور اُس امانت کو اٹھا کر اوپر کی طرف چڑھے گا جب جہنم کے کنارے پر پہنچے گا تو پاؤں پھسل جائے گا اور پھر جہنم کی گہرائی میں جا پڑے گا، اسی طرح وہ گرتا اور چڑھتا رہے گا یہاں تک سرکارِ مدینہ سٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے اُسے ربُّ الغلیمین خُلِّ بِحَلَالِہِ کی رَحْمَت حاصل ہو جائے گی اور امانت کا مالک اُس سے راضی ہو جائیگا۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۵۰-۱۵۱)

## مدارس میں کھانا ضائع ہونے کی وجہ

آپ نے (یعنی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے) باورِ چچی اسلامی بھائیوں سے استفسار فرمایا، بتائیے! ہوٹلوں میں کھانا زیادہ ضائع ہوتا ہے یا مدارس



طوبی جان و مصطفیٰ (ع) علیہ السلام بیعت تم دوسرے کتاب میں کہ ہندوؤں کی کتاب میں ہے کہ یہ ۱۴۲۱ھ کی عید کے دن سے پہلے اسکا اے دی گئے۔

میں؟ جواب ملا، مدارس میں۔ اس پر فرمایا، دراصل بات یہ ہے کہ ہوٹل والے کی اپنی جیب سے رقم خرچ ہوتی ہے، اُس کو کمائی بھی کرنی ہوتی ہے لہذا وہ کھانے پکانے کی سخت نگرانی کرتا اور کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ رہے مدارس، تو یہ چونکہ لوگوں کے چندوں سے چلتے ہیں، نہ مُنْتَظَمین کی جیب سے پیسہ جاتا ہے نہ ہی باورچی کی۔ لہذا سخت بے احتیاطیاں برتی جاتی ہیں، بعض اوقات تو صدقے کا آیا ہوا ذبح شدہ پورے کا پورا بکرا لا پرواہی سے ادھر ادھر رکھا رہ جاتا، خراب ہو جاتا اور بالآخر پھٹکوا دیا جاتا ہے! آہ! آہ! آہ! مسلمانوں کے چندہ کا اس قدر بے دردی کے ساتھ ضیاع کہیں آخرت میں پھنسا کر نہ رکھ دے۔ مدارس و جامعات اور تمام مذہبی و سماجی اداروں کے ذمہ داران یاد رکھیں! بروز قیامت ایک ایک ذرہ کا حساب ہونا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۳۰ سورۃ الزلزال آیت نمبر ۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:-

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر  
بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ  
بھربرائی کرے اسے دیکھے گا۔

ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر  
بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ  
بھربرائی کرے اسے دیکھے گا۔

## فریزر میں کھانا رکھنے کا طریقہ

**سوال:** گوشت اور کھانے کی حفاظت کے کچھ مدنی پھول عنایت فرما دیجئے۔





عمر بنیاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کھانا پکانا اور کھانا پکانے کا کام نہ تھا۔

**جواب:** اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ ”ڈیپ فریزر“ برابر کام کر رہا ہے یا نہیں،

گرمیوں میں بعض اوقات دو لیچ کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک

(COOLING) کم ہو جاتی اور غذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا

ہے، ایسے مواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کھلی ہوا میں بھی رکھا

جاسکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کھلی ہوا میں لٹکا دینے

سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن فریزر میں

رکھیں تو برتن کا ڈھکن ضرور کھول دیا کریں تاکہ ٹھنڈک اندر پہنچ سکے۔

چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مناسب ہوتا

ہے، کھانے سے پرے پتلے کے اندرونی حصے میں ٹھنڈک نہ پہنچنے کے

سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خصوصاً کچھڑے اور پکی

ہوئی دال میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے

ہیں۔ اسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زیادہ مقدار میں ہو

ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔

**کچا گوشت کافی دنوں تک خراب نہ ہو**

**سوال:** کچا گوشت زیادہ دنوں تک خراب نہ ہو اس کا کوئی طریقہ بتادیجئے۔

**جواب:** کچا گوشت اگر بڑے پتلے یا ٹوگرے میں بھر کر ڈیپ فریزر میں رکھیں گے





طرح سوال: اگر کوئی شخص کسی کو کھانا دے گا تو اس کو کھانا دینا چاہیے یا نہ دینا چاہیے؟

تو اندرونی حصہ میں ٹھنڈک کم پہنچنے کے باعث خراب ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے لہذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوٹری کی تہ میں برف بچھائیے اب اس پر گوشت کی تہ جمادیتے پھر اس پر برف کی تہ بچھائیے، پھر اوپر گوشت کی اور اب ڈیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور ان شاء اللہ غزوہ جمل کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہوگا۔

## بریانی خراب ہو جائے تو کیا کریں

**سوال:** کھانا خراب ہونے کی کیا علامات ہیں؟

**جواب:** کھانا اور سالن کے خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھٹی بد بو آئے گی

اور اگر شور بے دار غذا ہے تو اوپر جھاگ بھی آجائے گا۔ اگر پکواندہ یا

قورمہ خراب ہونا شروع ہو جائے تو چونکہ ابتداءً اس میں کھٹی اور نرم

چیزیں سڑنا شروع ہوتی ہیں لہذا بوٹیاں چھانٹ کر دھو کر استعمال

کر لیجئے۔ جس کا گوشت ابھی نہیں سڑا ایسا سالن اور پکواندہ وغیرہ جان بوجھ

کرمٹ پھینکئے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہذا علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکبہ ہذا زود شریف پر حمل اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

سوال: گوشت سڑ جائے تو کیا کرے؟

جواب: اُسے پھینک دیں کہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو گوشت سڑ گیا بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

(مہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۱)

## پھٹے ہوئے دودھ کا استعمال

سوال: پھٹا ہوا دودھ کس طرح استعمال کیا جائے؟

جواب: پھٹے ہوئے دودھ کا استعمال تو بہت ہی آسان ہے، شہد یا چینی ڈال کر

پو لھے پر چڑھا دیجئے اس کا پانی جل جائے گا اور کھویا رہ جائے گا جو

انجہائی لذیذ ہوتا ہے۔

## ویجیٹیل گھی

سوال: کیا ویجیٹیل گھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: اس کا کھانا جائز ہے مگر اکثر ملاوٹ والا ہونے کے باعث مُبْغِزِ صَحْت ہے۔ آج

کل عموماً لوگوں کے پیٹ خراب رہتے ہیں اس کی ایک وجہ غیر معیاری

ویجیٹیل گھی بھی ہے۔ اگر اصلی گھی مُیَسَّر نہ ہو تو کوکنگ آئل





ترجمہ: "ماہنامہ" کے نام سے شائع ہونے والی ایک اسلامی رسالہ ہے۔

استعمال کیجئے۔ کارن آئل اس سے بہتر اور "زیت" یعنی زیتون شریف کا تیل بہترین۔

## بڑھاپے کی آسانی کیلئے

**سوال:** گھی تیل کے استعمال سے صحت کو نقصان نہ ہو اس سلسلے میں کوئی مفید احتیاط ارشاد ہو۔

**جواب:** گھی، تیل اور ہر طرح کی چکنائی کو ہضم ہونے میں دیر لگتی اور زیادہ استعمال بیماریوں اور موٹاپے کا باعث ہوتا ہے۔ لہذا جوانی ہی سے گھی تیل، میدہ اور چینی کے استعمال میں کمی شروع کر دی جائے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عَزَّوَجَلَّ صحت اچھی رہے گی۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ آپ کھانا پکانے میں جتنا تیل مصالحہ نمک مرچ وغیرہ ڈالتے ہیں بلا جھجک ان سب کی مقدار آدھی کر دیجئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔ البتہ مریض کو چاہئے کہ وہ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرے۔

## بخیر تیل کے پکانے کا طریقہ

**سوال:** کیا بخیر گھی تیل کے بھی کھانا بنایا جاسکتا ہے؟





قرآنِ مصطفیٰ (اصل قرآنِ مجید) اور صحیح روایت کے مطابق ہر سال کی دعا میں لکھا گیا ہے۔

**جواب:** کیوں نہیں۔ بعض کھانے بغیر تیل گھی کے بھی پکائے جاسکتے ہیں

مثلاً سادہ چاول، کھجڑی، کڑھی، دال وغیرہ۔ قرۃ بکرے اور گائے کے پائے میں تیل ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کیونکہ اس میں موجود چکنائی پگھل کر خود ہی تیل کا کام دے دیتی ہے! بلکہ ہر طرح کا سالن بغیر تیل، گھی کے بنایا جاسکتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بہت سارا ہر امصالحہ پیس لیجئے بے شک اپنی پسند کی سبزیاں بھی ساتھ ہی پیس ڈالئے، اب اسی کے گاڑھے سیال میں سالن پکا لیجئے، حسب ضرورت پانی، ذہی، مرچ اور گرم مصالحے بھی ڈال دیجئے۔ چند بار پکانے کے بعد خود ہی ہاتھ بیٹھ جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

## گھر کی نالی کا تحفظ

**سوال:** مطبخ کی صفائی کے بارے میں کچھ مدنی پھول عنایت ہوں

**جواب:** مطبخ (یعنی باورچی خانے) کی صفائی رکھنا بہت ضروری ہے۔ فرش اور دیواروں کے دھبے صاف کر دیا کریں۔ غذاؤں کے اجزاء ادھر ادھر منتشر رہتے ہیں، پڑے پڑے سڑتے اور جراثیم کی افزائش کا باعث بنتے ہیں لہذا پابندی سے جراثیم کش دوائیں چھڑکنا ضروری ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ شوربہ، میٹیاں، اور کسی قسم کی چکناہٹ نالی میں



غیر جاندار چیزیں، جو انسانی جسم پر یا غصہ و عداوت کے باعث یا کسی کے ہاتھوں کے ہاتھوں سے۔

نہ جانے پائے ورنہ گٹر بھر سکتا ہے۔ لہذا برتن دھونے سے قبل اس میں موجود مصالحے اور چکناہٹ بھوسے وغیرہ سے پونچھ کر علیحدہ ڈبے میں ڈال دیجئے۔

## کنکریاں اور سرسریاں

**سوال:** چاول میں بعض اوقات سرسریاں اور کنکریاں بھی ساتھ ہی پک جاتی ہیں اگر یہ بھول کر کھالی جائیں تو؟

**جواب:** پکانے سے قبل چاول اور دالوں وغیرہ میں سے مٹی، کنکریاں اور سرسریاں (لال رنگ کے باریک کیڑے) صاف کر لیجئے۔ یاد رہے! مٹی حدِ ضرر تک کھانا حرام اور اگر جان بوجھ کر ایک بھی سرسری کھالی تو حرام و گناہ۔ اگر سرسریاں کھانے کے ساتھ پک گئیں تو ان کو نکال دیجئے اور کھانا کھا لیجئے۔ اگر پکانے میں سستی کے سبب قصداً کنکریاں وغیرہ رہنے دیں گے جس کی وجہ سے کھانے والوں کو تکلیف ہو تو صفائی کرنا جن کی ذمہ داریوں میں شامل ہے وہ باورپچی گنہگار ہوں گے۔

## ثابت گردہ سالن میں مت ڈالئے

**سوال:** جانور کٹتے وقت نکلے ہوئے خون کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا ثابت گردہ سالن میں پکالینا چاہئے؟





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی تک ناکہ زور کہ اس نے اس کو دیکھا اور اس کو دیکھا اور اس کو دیکھا۔

**جواب:** گوشت پکانے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ”دَمِ مَشْفُوح“ یعنی

بو قتِ ذَرَجِ نکلا ہوا خون ناپاک اور اس کا کھانا حرام ہے۔ لہذا گوشت کو

اچھی طرح دھو لیجئے تاکہ اگر ایسا خون ہو تو دھل جائے اور اس کا اثر زائل

ہو جائے۔ سالم گردے سالن میں نہ ڈالا کریں ان کو **چیر** کر اچھی

طرح دھولیا کریں۔

**سوال:** تلی اور گردے کھانا کیسا؟

**جواب:** جائز ہے۔ مگر ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں چیزوں

کو کھانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ دو احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے

﴿۱﴾ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیوں

کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں (مُلَخَّصاً کُنز العمال ج ۷ ص ۹۱ حدیث

۱۸۲۹۲) ﴿۲﴾ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تلی (کھانے سے) نفرت

تھی مگر اس کو حرام قرار نہیں دیا۔

(مُلَخَّصاً التحائف السادۃ للمتقین ج ۸ ص ۲۶۳)

**سوال:** تو کیا ہمیں تلی اور گردے نہیں کھانے چاہئیں؟

**جواب:** عشق تو یہی ہے کہ نہ کھائے۔ مگر جو کھائے اُس کو ہرگز بُرا بھی نہ کہے کیوں

کہ ان کا کھانا حلال ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ





قرآن مجید میں اس آیت کے بارے میں جو حدیثیں مذکور ہیں، ان میں سے کئی حدیثیں صحیح ہیں۔

عہد سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ ہو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمارے لیے دُورے ہوئے جانور اور دُور خونِ حلال ہیں۔ دُور دے مچھلی اور مڈی اور دُور خونِ کھجی اور تلی ہیں۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۵۷۲۷)

سوال: کیا کوئی سی بھی مچھلی حرام نہیں؟

جواب: مچھلی خیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر اُٹ گئی وہ حرام ہے۔ مچھلی کو

مارا اور وہ مر کر اُٹتی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۹ ص ۴۴۵)

## فضائی مچھلی

مچھلی کے بارے میں ایک دلچسپ حکایت سماع فرمائیے ان شاء اللہ

عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا، چنانچہ ایک بار خلیفہ ہارون الرشید نے اپنا

شکاری باز فضاء میں اڑایا اڑتے اڑتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اور کچھ دیر بعد

اپنے پنجے میں ایک (فضائی) مچھلی دبوچے اتر آیا۔ خلیفہ کو بڑی حیرت ہوئی، اُس نے

زبردست عالم حضرت سیدنا مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لکھوائی پوچھا، فرمایا،

آپ کے جدِ امجد حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں، ”فھاؤن میں طرح طرح کی مخلوق رہتی ہے جن میں بعض سفید رنگ کے جانور









خود میں محفوظ رکھیں اور کسی اور کو بھی نہ دیں۔

## ذبیحہ کے 22 ممنوعہ اجزاء

**سوال ذبیحہ کے وہ کون سے اجزاء ہیں جو نہیں کھانے چاہئیں۔**

**جواب** اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزاء

حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع مکروہ ہیں ﴿1﴾ رگوں کا خون ﴿2﴾ پتہ

﴿3﴾ پھلکا (یعنی نشانہ) ﴿4، 5﴾ علاماتِ مادہ و نر ﴿6﴾ بیضے (یعنی

کپورے) ﴿7﴾ ٹھنڈا و سرد ﴿8﴾ حرام مغز ﴿9﴾ گردن کے دو ٹکڑے کہ شانوں

تک پہنچے ہوتے ہیں ﴿10﴾ جگر (یعنی کلیجی) کا خون ﴿11﴾ تلی

کا خون ﴿12﴾ گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے

﴿13﴾ دل کا خون ﴿14﴾ پتہ یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے

﴿15﴾ ناک کی رطوبت کہ بھید میں اکثر ہوتی ہے ﴿16﴾ پاخانہ کا

مقام ﴿17﴾ اوجھڑی ﴿18﴾ آنتیں ﴿19﴾ ٹٹفہ ﴿20﴾ وہ ٹٹفہ

کہ خون ہو گیا ﴿21﴾ وہ کہ گوشت کا تو بھڑا ہو گیا ﴿22﴾ وہ کہ پورا جانور

بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

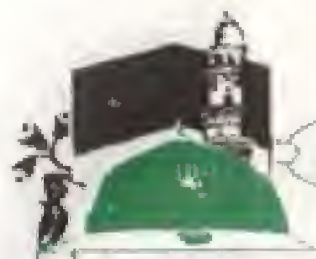
مجھدار قصاب بعض ممنوعہ چیزیں نکال دیا کرتے ہیں مگر بعض میں ان کو بھی

معلومات نہیں ہوتیں یا بے احتیاطی برتتے ہیں۔ لہذا آج کل عموماً علمی کی

وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند کی

نشانہ ہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔





فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے جو کچھ کھانا کھیا وہ جنت کا راستہ کھول گیا۔

## خون

ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے اس کو ”دم مسفوح“ کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ بعد ذبح جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے مثلاً گردن کے کٹے ہوئے حصے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تلی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ اگرچہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا ممنوع ہے۔ لہذا پکانے سے پہلے صفائی کر لیجئے۔ گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں کالی ڈوری کی طرح ہو جاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مرغی کی ران اور ہڈ کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وقت ان کو نکال دیا کریں۔ مرغی کا دل بھی ثابت نہ پکائیے، لمبائی میں چار چیرے کر کے اس کا خون پہلے اچھی طرح صاف کر لیجئے۔

## حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہر قصاب گردن اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ سے دو پر کالے یعنی ڈونگڑے کر کے حرام مغز نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے احتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہت رہ جاتا ہے اور سالن یا پریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ پختانچہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وقت حرام مغز





شرمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے جو ایک روزہ پاس پر صلاۃ تعالیٰ اس پر دیکھا ہے۔

تلاش کر کے نکال دیا کریں۔ یہ مرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اس کو نکالنا بہت مشکل ہے لہذا کھاتے وقت نکال دینا چاہیے۔

## پٹھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اس کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے پٹھے ہوتے ہیں جو کہ کندھوں تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پٹھوں کا کھانا ممنوع ہے۔ گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آ جاتے ہیں مگر مرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹھے باسانی نظر نہیں آتے، کھاتے وقت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکال دیجئے۔

## غذود

گردن پر، خلق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سرخ اور کہیں مٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو غزبی میں غذہ اور اردو میں غذود کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھائیے، پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکال دیجئے۔ اگر پکے ہوئے گوشت میں بھی نظر آ جائے تو نکال دیجئے۔

## کپورا

کپورے کوٹھیہ، فوطہ یا بیضہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بیل، بکرے وغیرہ (یعنی مذکر) میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مرغی (نر) کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کے ان سطحوں پر انڈے کی طرح سفید دو





نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھانے میں سب سے زیادہ لذت کا حکم دیا ہے کہ یہ حلال ہے اور اگر کسی نے اس سے منع کیا ہے۔

چھوٹے چھوٹے بیج نما نظر آئیں گے یہی کپورے ہیں۔ ان کو نکال دیجئے۔ افسوس! مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کپورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں، غالباً ہوٹل کی زبان میں اس ڈش کو ”گٹا گٹ“ کہا جاتا ہے۔ شاید اس کو ”گٹا گٹ“ اس لئے کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دل یا کپورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بھونتے ہیں اس سے ”گٹا گٹ“ کی آواز گونجتی ہے۔

## اوجھڑی

اوجھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اس کا کھانا مکروہ تحریمی ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اس کو شوق سے کھاتی ہے۔

## ممنوعہ اجزاء کی پہچان کس طرح حاصل ہو؟

**سوال:** بیان کردہ ممنوعہ اجزاء کی تفصیلات کیسے معلوم ہوں؟

**جواب:** تمام باورچیوں بلکہ سب اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ذبیحہ کی

ممنوعہ چیزوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے فتاویٰ رضویہ کی جلد

20 ص 234 تا 241 کا ضرور مطالعہ کریں، سمجھ میں نہ آئے تو علمائے

کرام سے پوچھ لیں۔ اس کے بعد کسی گوشت بیچنے والے سے ملکر ان

چیزوں کی پہچان حاصل کریں۔ یقیناً پڑھنا مفید ہوتا ہے مگر ساتھ میں

تجربہ (تجربہ ربہ) بھی ہو تو سونے پر سہاگہ۔





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے تمہارے لئے ہر چیز کو حلال کر دیا ہے مگر کھانا اور شراب۔

## بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا کیسا؟

**سوال:** بعض لوگ بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاتے ہمارے بعض باورچی کبھی کبھی نماز میں سُستی کر جاتے ہیں ان کو نصیحت فرمائیے۔

**جواب:** بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا جائز ہے۔ تاہم اگر پرہیزگار لوگ بے نمازی کی اصلاح کیلئے زُجراً اُس کے ہاتھ کی روٹی نہ کھائیں تو حرج نہیں۔ باقی اس وقت جو باورچی اسلامی بھائی جمع ہوئے ہیں اُن کا تعلق تو مدارس اسلامیہ سے ہے اکثر مدرسے بھی مساجد سے مشُصل ہیں۔ ان باورچیوں کو تو فرائض کے ساتھ ساتھ اذان، تہجد، اشراق اور چاشت کے نوافل بھی ترک نہیں کرنے چاہئیں کیوں کہ ہمارے یہاں دورانِ رُیوٹی ان نوافل پر کوئی پابندی نہیں۔ یاد رکھئے! نماز فرض نہ باورچی کو مُعاف ہے نہ اُس کے مُعاون کو نہ ہی روٹی لگانے والے کو۔ جو نہی اذان سے قبل دُرود شریف کی آواز سنیں۔ تاکید ہے کہ فوراً چو لھا بند کر دیجئے اور تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد کی پہلی صفِ کا رخ کیجئے۔ خیر خواہ اسلامی بھائیوں کی خدمات میں عرض ہے کہ

اے نمازوں کیلئے طلباء کو مسجد کی صفوں میں پہنچانے اور دورانِ درس و بیان لوگوں کو مبلغ کے قریب بٹھانے کی خدمات پر مامور اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں خیر خواہ کہتے ہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر نذر و چشم کہ تیار آؤ اور مجھ تک پہنچنا ہے۔

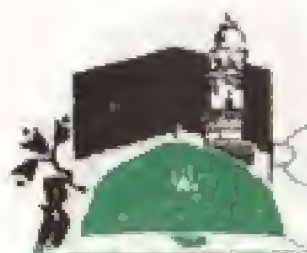
وہ جس طرح دوسرے طلباء کو نماز کیلئے جگاتے اور مسجد میں پہنچاتے ہیں اسی طرح مَطْبَخ (یعنی باورچی خانہ) کا بھی رُخ کر لیا کریں اور چولہا بند کروا کر ان کو نماز کیلئے روانہ فرما دیا کریں۔

## طَلَبائے عِلْمِ دین کی خدمتِ سعادت ہے

**سوال:** کیا باورچی حضرات خوش نصیب نہیں ہیں کہ انہیں طلبائے علمِ دین کی خدمت کی سعادت میسر ہے؟

**جواب:** کیوں نہیں، واقعی پیارے باورچیو! آپ حضرات بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ حفظِ قرآن اور طلبِ علمِ دین میں مشغول رہنے والے وہ طلباء آپ کے ہاتھ کا کھانا تناول فرماتے ہیں جن پر رحمتیں جھوم جھوم کر برستی ہیں۔ طالبِ علمِ دین کا مقام بہت بلند و بالا اور عظمت والا ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی طالبِ علمِ دین کو دیکھتے تو ”مرحبا خوش آمدید“ کہا کرتے اور فرماتے، رسول اللہ عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے بارے میں (نیک سلوک کرنے کی) خاص وصیت فرمائی ہے۔ (سنن دارمی حدیث ۳۶۸ ج ۱ ص ۱۱۱) یقیناً بالخصوص نوجوان طلباء قابلِ رشک ہیں کہ اس عمر میں عام طور پر کھیل کود کا مشغلہ ہوتا ہے مگر انہوں نے اپنی جوانی کی بہاریں علمِ دین کیلئے وقف کر دی ہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحت ہم نے جو کچھ دیکھا وہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک دعا ہے جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

## یا اللہ طلباء کے صدقے مجھے بخش دے

**سوال:** جامعات المدینہ کے طلباء کے بارے میں آپ کے کیا جذبات ہیں؟

**جواب:** میں دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس کے طلباء سے

بہت محبت کرتا ہوں اور انکے صدقے سے اپنے لئے

دعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچہ ان میں بعض شرارتی بھی

ہوتے ہیں مگر بچے جو ٹھہرے! بچے کیسے ہی شرارتی ہوں مگر ماں باپ کو

پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طلباء کے شرارت کر لینے سے ہر طالبِ اعلیٰ بُرا

بھی نہیں ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طلباء نماز، حج گانہ کے علاوہ

دیگر نوافل بھی پڑھتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدِّد طلباء ملکر

صَلوۃُ التَّوْبہ، تَجَدُّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں

۔ ہزاروں طلباء مَدَنی انعامات کے کارڈ بھر کر جمع کرواتے ہیں، بے

شمار طلباء مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی

مَدَنی و جامعات کے اطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے

کی ذمہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بے شمار مساجد کو

سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰہُمَّ زِدْہُمْ زِدْہُمْ زِدْہُمْ۔ یعنی اے اللہ بڑھا

اور بڑھا پھر بڑھا۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) چھ پرزوں پر مشتمل ہے: ایک پرچہ ہے جس کے لئے طہارت ہے۔

## شکایت کرنے کا طریقہ

**سوال:** باورچی اسلامی بھائی طلباء کی شکایات کو اہمیت نہیں دیتے۔

**جواب:** دیکھئے! باورچی کی بھی عزتِ نفس ہے، جس کے جی میں آیا وہ وقت

بے وقت اگر باورچی کی سمعِ غراشی کرتا رہے گا تو ان کو بھی ناگوار

گزر سکتا ہے، ظاہر ہے ایک یا دو باورچی ایک جامعہ یا مدرسہ کے

تمام طلباء کو مطمئن کر بھی نہیں سکتے۔ عزیز طلباء! آپ بھی یاد رکھئے کہ بار

بار شکایت کرتے رہنے سے شاکی کا وقار جاتا رہتا اور اثر ختم ہو جاتا

ہے۔ لہذا شکایت ایک ہی بار ہو مگر نرمی کے ساتھ اور بھرپور انداز میں ہونی

چاہئے بلکہ تحریری ہو تو خوب، تجربہ یہی ہے کہ اس طرح کے معاملات

میں ”تقریر“ کے مقابلے میں ”تحریر“ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ چونکہ طلباء کی

اکثریت ناخواندہ ذہن ہوتی ہے اور معمولاً بات بنانے کے بجائے بگاڑ

بیٹھتے ہوں گے! لہذا کوئی طالب علم کسی بھی باورچی کے پاس شکایت لے

کرنہ جائے۔ جس کو شکایت ہو وہ تحریری طور پر اپنے جامعۃ المدینہ یا

مدرسۃ المدینہ کے مطبخِ ذمہ دار اسلامی بھائی کو پیش کر دے۔ (امیر

اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس ارشاد پر باورچیوں نے بیٹ اطمینان کا اظہار

(کیا)





فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) : جو کچھ آپ نے کھا یا پھر پیا وہ آپ کا حق ہے اور آپ کا حق اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اگر پکاتے ہوئے کھانا جل جائے تو اس کا ذمہ دار کون؟

**سوال:** اگر باورچی کھانا جلادے تو کیا اس کو معاف ہے؟

**جواب:** نہیں۔ باورچی کہ اُجرت لیکر پکا رہا ہے وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ قہمائے

کرام زجنہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”باورچی نے کھانا خراب کر دیا

یا جلادیا یا کچا ہی اُتار دیا تو اُسے کھانے کا ضَمان (یعنی جو کچھ نقصان ہوا وہ)

ادا کرنا ہوگا۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۹ ص ۲۲) یہاں ذمہ داران

غور فرمائیں کہ اگر باورچی نے ضَمان ادا نہ کیا تو قوم کے چندے کے

مُعاملہ میں آپ ”آکھ آڑے کان“ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کی ذاتی رقم

ہوتی تو شاید ایک ایک پائی وصول کرتے۔ لہذا اس وقف کی رقم کے نقصان

کا ضَمان بہر حال دینا ہوگا۔ یعنی کھانا خراب ہونے کے سبب جتنی رقم کا

نقصان ہوا وہ ادا کرنا ہوگا۔ ”چلے آئندہ خیال رکھیں گے“ یہ کہہ دینے سے

چھٹکارا نہیں ہو سکتا پچھلا سارا حساب بھی چُکانا ہوگا۔

**تندوری روٹی اور کھانے کا سوڈا**

**سوال:** تندوری روٹی میں بعض اوقات کھانے کا سوڈا زیادہ ہو جاتا ہے، کیا یہ

نقصان دہ نہیں؟

**جواب:** ہر چیز میں اعتدال ضروری ہے۔ ظاہر ہے اگر روٹی میں زیادہ سوڈا ہوگا تو





نور مانی مصطفیٰ ﷺ کی روایت سے: اگر کوئی شخص اپنے گھر میں کھانا کھائے تو اسے کھانا کھانے کی ضرورت ہے۔

روٹی بد مزہ ہو جائے گی اور سوڈا کا زیادہ استعمال جسم کو گلاتا ہے۔

**سوال:** پختے اُبالنے کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** پختے اُبالنے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ تقریباً 8 گھنٹے کیلئے پانی میں بھگو کر رکھ دیئے جائیں مگر ان کو نرم (زُرم) کرنے اور جلد پکانے کیلئے کھانے کا سوڈا بھی ڈالا جاسکتا ہے۔

## سخت گوشت گلانے کا طریقہ

**سوال:** بوڑھا گوشت گلانے کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** بوڑھے اور سخت گوشت میں پکاتے وقت اگر کچا پپیتا ڈال دیا جائے تو وہ جلد گل جاتا ہے۔ سیخ پر سینگلی جانے والی بوٹیوں کے مصالحے میں بھی کچا پپیتا ڈالا جاتا ہے۔ ہوٹلوں میں لوگ جو مزے لے لیکر نہاری کھاتے ہیں، اس میں غنمو، اُونٹ یا بوڑھی گائے یا باکھری بھینس (یعنی وہ بھینس جو دودھ دینا بند کر دے) یا کوکھو یا کھیت کے فارغ شدہ (RETIRED) ڈھانڈے یعنی بوڑھے بیل کا گوشت ہوتا ہے۔ یہ پیسے کا کمال ہے کہ اُس کو موم کی طرح ملائم کر کے کھانے کے قابل بنادیتا ہے۔ نیز چینی، پودینہ کے ڈنٹھل اور چھالیہ بھی گوشت کو گلانے کے کام آتے ہیں۔ زیادہ دیر تک چولہے پر چڑھائے رکھنے سے بھی





ہر جانِ مصلحتیہ اور برکتیہ میں اس کا حکم ہے کہ اگرچہ وہ شریعت میں جائز ہے مگر اگرچہ وہ فساد کا باعث ہے۔

گوشت گل جاتا ہے۔ جب سالن یا پلاؤ وغیرہ پکائیں تو مرغی وغیرہ کے گوشت کے چھوٹے ٹکڑے ڈالیں تاکہ اندر تک پک جائیں۔ ہاں بڑی کڑاھی یا دیگ میں بڑے ٹکڑے ڈالے جائیں تو حسب ضرورت تپش مل جانے کی صورت میں پک جاتے ہیں۔ میرا مدنی مشورہ ہے کہ ہر سالن میں تَبَرُّکاً تھوڑا سا کدو شریف ڈالنے کا معمول بنالیا جائے۔ گوشت میں سبزی ڈالنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے گوشت کے بعض مٹی اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

## نہ گلنے والا گوشت

**سوال:** جو گوشت کسی صورت سے بھی نہ گلے ہو اُس کا کیا علاج؟

**جواب:** اُس کا کوئی علاج نہیں۔ میرے آقا علیہ السلام امام احمد رضا خان علیہ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، حُخْشٰی کہ رُوَادُہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو دونوں (جگہوں) سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہ تَرْجِیح نہ رکھتا ہو، اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا۔ ویسے ذَبْحِ شَرعی سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے، کھائے۔ اُس کی قربانی جائز نہیں۔

(مُلَکُشَاہِ قَوٰی رَضَوِیہ جلد ۳۰ ص ۲۵۵)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گوشت کھائے اور اس کا پکا ہوا گوشت خریدنا مفید ہو سکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے

## عمدہ گوشت کی پہچان

**سوال:** عمدہ گوشت کی پہچان کیا ہے؟

**جواب:** بوڑھا گوشت لال ہوتا ہے، جبکہ جوان گوشت مٹیا لے (نھورے) رنگ کا اور اس میں عموماً چربی کم ہوتی ہے۔ نھورا گوشت زیادہ لٹھا ہوتا ہے۔ گھر کے لئے آخری بچا ہوا گوشت خریدنا مفید ہو سکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے جلدی جلدی چربی اور ہڈیاں تول میں چلا دیتے ہیں اور یوں آخر کے بچے ہوئے گوشت میں بوٹی زیادہ ہوتی ہے! سبزیوں اور پھلوں کا معاملہ اس سے الٹ ہے کہ تازہ اور عمدہ جلدی جلدی ہک جاتے اور آخر میں گلے مڑے بچ رہتے ہیں۔ ان معنوں کو یہ مقولہ دُرست ہے کہ ”سبزی اور پھل شروع میں اور گوشت آخر میں خریدو“۔

## جانوروں کی مظلومیت

**سوال:** کیا کوئی صحابی بھی گوشت کا کام کرتے تھے؟

**جواب:** جی ہاں، حضرت سیدنا عمر و بن عاص اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گوشت کا کام کرتے تھے۔ اللہ عز و جل ہر گوشت فروش کو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقش قدم پر چلائے۔ آج کل اس کاروبار میں بہت سارے گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مھولی گوشت کیلئے پرورش





پانے والا بے زبان جانور عموماً شروع ہی سے ظلم سہتا ہوا ”ذبح“ تک پہنچتا ہے۔ بے شک ذبح کرنا جائز ہے مگر آج کل اس جائز کام کے دوران بے چارے جانوروں کو اس قدر بے جا تکالیف پہنچائی جاتی ہیں کہ دیکھیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

**سوال:** جانور ذبح کرنے کی وہ احتیاطیں ارشاد ہوں جس سے اُس کو کم سے کم تکلیف ہو۔

**جواب:** گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلہ رخ کا تعین کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھر ملی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رخ کرنا بے زبان جانور کیلئے اذیت کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں چار رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ پٹھری گردن کے منہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اُس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں، بہر حال ذبح کر لینے کے بعد جب تک روح نہ نکل جائے پٹھری ہلکے کٹی ہوئی گردن پر ہاتھ بھی پالکل مس نہ کریں، غور فرمائیے آپ کے زخم پر کوئی ہاتھ یا انگلیاں ڈالے تو تکلیف ہوگی یا نہیں! بعض لوگ گائے کو جلد ”ٹھنڈی“ کرنے کیلئے ذبح کے بعد گردن کی کھال اڈھیز کر پٹھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن





مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو کچھ ضروری اور ثابت ہے اسے کتبِ احادیث کے متن یا اس کی شہادت کریں گا۔

پہنچا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اُس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۵۹ پر ہے: ”جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر خُربا ہیں) ظلم کرنے سے بُرا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی متعین مددگار اللہ عزوجل کے سوا نہیں اُس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!“

**سوال:** ذبح ہونے والے جانور کا تماشہ دیکھنا کیسا؟

**جواب:** بے زبان جانور کے ذبح کو تماشہ بنانے کے بجائے اس پر رحم کھانا چاہئے۔

اور غور کرنا چاہئے کہ اگر اس کی جگہ مجھے ذبح کیا جا رہا ہوتا تو میری

کیا کیفیت ہوتی! یوقُتِ ذبح جانور پر رحم کھانا کارِ ثواب ہے جیسا کہ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رَحْمۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم میں عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”مجھے بکری

ذبح کرنے پر رحم آتا ہے۔ فرمایا، ”اگر اس پر رحم کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

بھی تم پر رحم فرمائے گا۔“ (مُسْتَدْرَکُ لِحَاکِم ج ۵ ص ۳۲۷ حدیث ۷۶۳۶)

اس حدیثِ پاک میں تو جائز طریقے پر ذبح پر رحم کھانے کا تذکرہ ہے تو

جب بے زبان جانور پر ظلم ہو رہا ہو جیسا کہ عرض کی گئی اُس کو تماشہ





حضرت مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے گناہوں کو دیکھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

بنانا کیسا؟ ظاہر ہے اگر ممکن ہو تو ظالم کو سمجھائے اور ظلم سے باز رکھے اگر

یہ نہیں کر سکتا تو دل میں بُرا جانتے ہوئے وہاں سے ہٹ جائے۔ بلکہ

جب جانور ذبح ہو رہا ہو تو بلا ضرورت اُس کی طرف دیکھنے ہی سے

کترائے۔ اُس کی طرف گھبراؤ الٹا، اس کے چلانے اور تڑپنے پھر کئے سے

لطف اندوز ہونا، ہنسنا، ٹہپے بلند کرنا اور اُس کا تماشہ بنانا سراسر غفلت کی

علامت ہے۔ بکری کا احترام کرنا چاہئے کہ حدیثِ پاک میں

ہے، بکری کی عزت کرو، اور اس سے مٹی جھاڑو کیوں کہ وہ جلتی

جانور ہے۔ (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۶)

## اُونٹ کو تین جگہ سے ذبح کرنا کیسا؟

سوال: آج کل اُونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: اُونٹ کو تین جگہ سے ذبح کرنا زیادتی ہے ایک ہی جگہ کافی ہے بلکہ اُونٹ

کو نَحْر کرنا سنت ہے۔ خَلْق کے آٹھری حصے میں نیزہ (یا نوکدار پتھر کی

وغیرہ) گھونپ کر رگیں کاٹ دینے کو نَحْر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ

۱۵ ص ۱۵۵ المدینۃ المرشد بریلی شریف) نَحْر کرنے کے بعد اب ایک بار

بھی گلے پر پتھر یا پتھر نے یعنی ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔





غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روایت سے ہے۔ اس پر کرم اللہ وجہہ لکھنؤ دارالافتاء کے ہیں۔

## اُونٹ کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کی ضرب!

اللہ عزوجل ہمارے سب کو حج اور دیدارِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اور منی شریف میں قربانی کی سعادت بخشے۔ آہ! حج (۱۴۲۲ھ) کے دنوں میں وہاں اس قدر لرزہ خیز مناظر دیکھے گئے کہ رحمِ دل آدمی کو غش آجائے! آہ! بے چارے غریب اُونٹ کی مظلومیت! ایک قد آور کالا جشی لوہے کا وزن دار ڈنڈا دونوں ہاتھوں سے تھام کر بڑی مہرتی کے ساتھ بے خبر کھڑے ہوئے اُونٹ کے سر پر زور سے دے مارتا تھا جس سے وہ غریب چیختا ہوا چکرا کر گر جاتا، پھر چند قصاب حاوی ہو کر اس کو تین جگہ سے ذبح کر دیتے۔ کہیں کہیں یہ بھی دیکھا کہ پہلے کھڑے ہوئے اُونٹ کو نحر کر دیتے، خون کا فوارہ اُبلتا اور وہ گھبرا کر بھاگنے کی کوشش کرتا تو اس کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کا زور دار وار کیا جاتا جس سے وہ بے چارہ ہلپلاتا ہوا زمین پر ڈھیر ہو جاتا، پھر تین جگہ سے ذبح کر دیتے۔ یہ دردناک مناظر میں نے خود نہیں دیکھے، ۱۴۲۲ھ کے قافلہ چل مدینہ کی طرف سے قربانی کرنے کیلئے ”مذبح“ جانے والے اسلامی بھائیوں نے مجھے آنکھوں دیکھا حال سنایا تھا۔

۱۔ حج کی قربانی منی شریف میں کرامت ہے مگر آج کل ”مذبح“ متروک ہے۔



خود جانِ جسد سے بہت زیادہ غصہ کرنے سے روکنا اور دل سے غصہ کو نکال دینا اور اس سے بچنا اور اس سے بچنے کے لیے کوشش کرنا۔

## گوشتِ فروشوں کیلئے احتیاطیں

**سوال:** گوشت بیچنے والوں کیلئے کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

**جواب:** اکثر گوشت بیچنے والے آج کل بہت ساری غلطیاں کر کے گناہ کما تے

اور اپنی روزی خراب کر ڈالتے ہیں۔ مثلاً برف خانے کے نکالے ہوئے

باسی گوشت کو تازہ کہہ کر فروخت کرنا، ڈھانڈے (بوڑھے بیل) یا بوڑھی

بھینس یا بوڑھے بھینس کے گوشت کو بچھیا (یعنی نو عمر گائے) کا گوشت کہہ

کر بیچنا یا بڈھی گائے یا بچھڑے کی ران پر کسی اور بچھیا کے چھوٹے

چھوٹے تھن لگا کر دھوکہ دے کر فروخت کرنا، جن ہڈیوں اور چھچھڑوں کو

بھینک دینے کا عُرف (رِواج) ہے اُن کو دھوکے سے وزن میں چلا دینا،

گوشت یا قیمے کو بغیر تولے صرف اندازے سے تول کے نام پر دینا، (مثلاً

کسی نے آدھ پاؤ قیمہ مانگا تو تنھی میں لیکر وزن کئے بغیر ہی بطور آدھ پاؤ دے

دیا) وغیرہ گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

## اندازے سے تولنے کی ممانعت

**سوال:** ابھی آپ نے قیمہ اندازے سے تولنے کی ممانعت فرمائی۔ اس میں تو

آزمائش ہے کیوں کہ کئی چیزیں آج کل اندازے سے ہی تول کر دینے کا

عُرف (یعنی رِواج) ہے۔ تو کیا لینے والا بھی گنہگار ہے؟





ہر صابن مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے پاس سے ہر کوئی گناہ دھو کر دھو کر پاک کر دے۔

**جواب:** جی ہاں۔ اگر تول کے نام پر اندازے سے خریدنا تو لینے والا بھی گنہگار ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تول کے نام پر بغیر تولے آج کل دی جاتی ہیں وہ آپ تول کے نام پر نہ مانگیں بلکہ اس کی قیمت کہہ دیں مثلاً کہیں، مجھے 5 روپے کی دہی دے دو یا 12 روپے کا قیمہ دیدو۔ اب وہ جس طرح بھی دے، دونوں گناہ سے بچ گئے۔

## قیمے کے بازاری سمو سے

**سوال:** کیا بغیر دھوئے قیمہ کھایا جاسکتا ہے؟

**جواب:** جب تک نجاست کا علم نہ ہو بغیر دھوئے کھانے میں خرچ نہیں مگر احتیاط اسی میں ہے کہ دھولیا جائے۔ بازار اور دھوتوں کے چٹ پٹے سمو سے کھانے والے توجہ سے سنیں۔ عام طور پر سمو سے بنانے والے قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب سمو سے کا ذائقہ متاثر ہوتا ہے! قیمے میں بعض اوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی اوجھڑی کا چھلکا اتار کر اس کی ”بٹ“ میں تلی بلکہ معاذ اللہ غسّو خُل کبھی تو جھا ہوا خون ڈال کر مشین میں پیستے ہیں اس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشت کی مانند گلانی ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کباب سمو سے والے اس میں حسب ضرورت ادھرک لہسن وغیرہ بھی ساتھ ہی پسا لیتے





خبر یہاں مصلحتاً اس لیے درج کی گئی ہے کہ ہر ایک بار ذرا پاک چھوڑ کر اسی پر دس دس چھوڑا ہے۔

ہیں اب اُس قیے کے دھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیے میں مرچ مصالحے ڈال کر بھون کر اُس کے سمو سے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سمو سے والوں سے پکوڑے وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑا ہی ایک اور تیل بھی وہی گندے قیے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ مَعَاذَ اللہ ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خدا نخواستہ ہر کباب، سمو سے والا ناپاک قیمہ ہی استعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالص گوشت کا قیمہ بھی مل سکتا ہے۔ غرض کرنے کا منشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سمو سے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اوجھی خرتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کر لینی چاہئے۔

## مری ہوئی مرغیاں

آج کل بددیانتی کا دور ہے۔ کہتے ہیں جب مرغیوں میں وباء پھیلتی ہے تو مجرمانہ ذہن رکھنے والے لوگ مری ہوئی مرغیوں کا گوشت بھی بیخ کباب والوں اور ہوٹلوں کو دھوکے سے سپلائی کر دیتے ہیں!

## قریب الموت بکری کے ذبح کے احکام

سوال: اگر بیمار بکری مرنے کے قریب ہو گئی تو کیا اس کو ذبح کیا جاسکتا ہے؟



فرضاً یہ مسئلہ کہ اگر کسی نے کھانا کھا کر پھر بھی کھانا کھا دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ہاں۔ مگر اس سلسلے میں چند باتیں خیال میں رکھیں، بیمار بکری جب ذبح

کی اور صرف اُس کے مُنہ کو حرکت ہوئی اور وہ حرکت یہ ہے کہ منہ کھول دیا

تو حرام ہے اور بند کر لیا تو حلال، آنکھیں کھول دیں تو حرام اور بند کر لیں تو

حلال، پاؤں پھیلانے تو حرام اور سمیٹ لئے تو حلال، بال کھڑے نہ

ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوئے تو حلال۔ یعنی اگر صحیح طور پر اُس کے

زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامات سے کام لیا جائے اور اگر یقینی طور پر

زندہ ہونا معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا۔ بہر حال جانور

حلال سمجھا جائیگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

**بَوَقْتِ ذَبْحِ اللَّهِ كَانَامَ لَيْنَا بَهُولٌ گیتا تو**

**سوال:** مسلمان نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط کہہ کر ذبح کیا تو کیا جانور

حلال ہو گیا؟ اگر اللہ عز و جل کا نام لینا ہی بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** جی ہاں حلال ہو گیا۔ ذبح کرتے وقت اللہ عز و جل کا نام لینا ضروری

ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے علاوہ کسی

اور زبان میں بھی اللہ عز و جل کا نام لیا جب بھی جانور حلال ہو جائیگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶) اگر ذبح کے وقت اللہ عز و جل کا نام لینا بھول

گیا تب بھی جانور حلال ہے۔ ہاں اگر جان بوجھ کر نہ لیا تو حرام





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: کسی نے قتال طلب اور ہمسایہ جو گھس گھس پر دروازہ ہلاک نہ کرنا ہول کیا اور جنت کا راستہ ہول کیا۔

ہو جائے گا۔ تفصیلی احکام بہارِ شریعت حصہ ۱۵ میں ملاحظہ فرمائیے۔

## ہڈی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

**سوال:** کیا ڈبیچہ کی ہڈی بھی کھا سکتے ہیں؟

**جواب:** جی ہاں۔ سیدی علیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”جانور حلالِ مذبوح (ذبح شدہ) کی ہڈی کسی قسم کی منع نہیں جب تک اس

کے کھانے میں مضرت (نقصان) نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۲۰)

(۳۴) بالخصوص سفید ہڈی جو کہ پلاسٹک کی طرح لچکدار ہوتی ہے وہ اکثر

نرم و لذیذ ہوتی ہے۔ چوپایوں کے پیٹ کے پردے کے قریب کی نرم

ہڈی کی پسلیاں، ہاتھ کی چوٹی ہڈی سے متصل سفید چوڑی ہڈی بھی نرم

ہوتی ہے، سانس کی ٹکی جیسے عربی میں ”مُخْلَقُوم“ اور اردو میں ”زُرْخُرَا“ کہتے

ہیں اور یہ پھینچڑے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اس کو لمبائی میں چیر کر

صاف کر لینا چاہئے۔ سینے کا گوشت پکنے کے بعد اس میں جو سفید ہڈی

ہوتی ہے وہ بھی کھائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی کالی ہڈی ہوتی ہے جو گرگری،

لذیذ اور غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے۔ تقریباً تمام جوان جانوروں کی

کالی ہڈی گرگری ہوتی ہے اُس کو خوب اچھی طرح چبائے آخر میں منہ

کے اندر جو خشک پوراہہ جائے وہ پھینک دیں۔ جو ہڈیاں کھائی یا چبائی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ: "ایک دانہ رو پاک چھ حلقہ قرآن اس پر درود رکھیں اور پک جائے۔"

نہیں جاتیں اُن کے ٹوٹے ہوئے حصے کو چوسنے سے لذت بھی ملتی ہے اور غذا اسیت بھی۔ لہذا جب تک لذت آتی رہے اللہ عز و جل کی نعمت سے تَمَتُّع (ت۔ مَت۔ ثَع) کریں یعنی نَفْع اٹھائیں اس کے بعد دستِ خوان پر ڈال دیں۔

**سوال:** کچے گوشت میں کالی ہڈی تو کبھی نہیں دیکھی!

**جواب:** کچے گوشت میں جو ہڈی ایک دم سُرخ ہوتی ہے وہی پک کر کالی ہو جاتی ہے بلکہ خون بھی جب اچھی طرح پک جائے تو کالا ہو جاتا ہے!

**ہڈیوں سے علاج کے مدنی پھول**

**سوال:** ہڈیوں کے کچھ فوائد بھی بیان کر دیجئے۔

**جواب:** ہڈیاں بھی اللہ عز و جل کی نعمت ہیں اور ان میں بھی غذا اسیت رکھی گئی ہے

جو لوگ گھر میں پکانے کیلئے بغیر ہڈی کا گوشت خریدتے ہیں وہ اپنے ساتھ ساتھ

اہلِ خانہ کو بھی اللہ عز و جل کی ایک نعمت سے محروم کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ عز و جل نے

کوئی چیز بیکار نہیں بنائی۔ ہڈیاں غذا کے ساتھ ساتھ دواء کا کام بھی دیتی ہیں۔ اطباء

بعض مریضوں کو ہڈیوں کی پختی پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ بلکہ آپ میں سے شاید

اکثریت نے پیا بھی ہوگا۔ البتہ خالص بوٹی کا سوپ کسی نے بھی نہیں پیا ہوگا! ہڈیاں

بہت اہم ہیں، طبی طریقے پر ہڈیوں سے حاصل شدہ عرق کے انجکشن بھی



**فرومان جھنگی**<sup>۱</sup> از سلسلہ شعلہء باغ، نظم، پشیمانی کے گوی، دس مرتبہ ۱۹۹۰ء پاک۔ چھ ماہ قبل انہی پر سو گندھارا لکھا ہے۔

مریضوں کو لگائے جاتے ہیں۔ گائے کے سینک پیس کر کھانے میں ملا کر پوتھیا والے (یعنی جس کو ہر چوتھے دن بخارا تا ہو) کو کھلانے سے بِإِذْنِ اللّٰهِ شِفَاء حاصل ہو جاتی ہے، گائے کے بال جلا کر پانی میں گھول کر پی لینے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے (طب النبوی ص ۲۱۹) کبوتر جو کہ حلال پرندہ ہے اُس کی ہڈی جلا کر زخم پر لگانے سے اللہ عز و جل کے فضل سے زخم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(عجائب الحيوانات ص ١٤٧)

## مُرغی کے گوشت کے فوائد

**سوال:** مرغی کے گوشت کے بھی کچھ فوائد بیان کر دیجئے۔

**جواب:** مرغی کا گوشت کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔ نیز یہ پیٹ کے درد کے

## مُرغی کی ہڈیاں کھانا کیسا؟

**سوال:** کیا نرغی کی ہڈیاں کھانا جائز ہے؟





نورمان مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور رکھو کہ تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

**جواب:** جی ہاں۔ میرا قریباً بچپن سے معمول ہے کہ جب بھی مرغی کھانا ہوں تو

اُس کی سفید نرم ہڈی بھی کھا لیتا ہوں۔ البتہ عوام میں مشہور ہے کہ مرغی کی

ہڈی کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ میں نے ایک غذائیات کے ماہر

طیب سے جنہوں نے غذاؤں کے خواص سے متعلق کتاب بھی تالیف

کی ہے مرغی کی ہڈیوں کے نقصانات دریافت کئے تو انہوں نے یہی

جواب دیا کہ ان کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

**مچھلی کی ہڈیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟**

**سوال:** مچھلی کی ہڈیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** کھا سکتے ہیں۔ مچھلی کی ہڈیاں عموماً سخت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر

بعض کی گرگری اور ملائم ہوتی ہیں۔ مثلاً سمندر کے پاپلیٹ اور سرمی

مچھلی وغیرہ کی ہڈیاں نرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبائیے اگر نگلنا نہ

چاہیں تو اچھی طرح چوس کر بچا ہو لہو را پھینک دیجئے۔

**مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟**

**سوال:** مچھلی کی کھال کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** کھا سکتے ہیں۔ عموماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے پانکے کے بعد نکال کر



غرض جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت کی تلاش تھی۔

پھینک دیتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھا لینی چاہئے، بعض مچھلیوں کی تو بہت لذیذ ہوتی ہے۔

## کیکڑا کھانا اور بیچنا

**سوال:** کیلڈا کھانا کیسا ہے؟

**جواب:** حرام ہے۔ مچھلی کے سوا دریا کا ہر جانور کھانا حرام ہے۔ کیڑا بیچنا بھی

ناجائز ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، مچھلی کے سوا پانی

کے تمام جانور مینڈک، کیڑے اور غیرہ اور حشرات الارض (یعنی زمین

سے اٹھنے والے کیڑے مکوڑے مثلاً مٹھی، پونجی (چوہا)، چھچھوند، گھونس،

چھپکلی، گرگٹ، گوہ، سانپ، بچھو کی بیج (یعنی بیجنا) ناجائز ہے۔

( فتح القدیر ج ۶ ص ۵۸ )

## اگر سالن جل جائے تو کیا کریں؟

**سوال:** اگر سائنس جل جائے تو اس کا کوئی حل؟

**جواب :** اوپر اوپر سے بوٹیاں اور مصالحہ نکال لیجئے، دوسری چٹلی میں تیل ڈال کر

پیاز سُرخ کرنے کے بعد یہ بوٹیاں اور مصالحہ وغیرہ ڈال کر آدھا کپ

دودھ ڈال دیجئے۔ دودھ سے ان شاء اللہ مزید چلنے کی پوختہ ہو جائے

5





غرضانِ مصطفیٰ: (مسلکِ قرآنِ علیہ السلام) مجھ پر ذرہ در ذرہ پاک کی کثرت کرو۔ بے شک یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

## ہاضمہ کیسے دُرست ہو؟

**سوال:** ہاضمہ کی دُرستی کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** کھانے پینے میں احتیاط۔ ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے معدہ خراب

اور ہاضمہ تباہ ہو جاتا ہے۔ جب تک بھوک نہ لگے اُس وقت تک کھانا

سُنّت نہیں۔ جب بھی کھائے تو بھوک کے تین حصّے کر لے، ایک حصّہ

کھانا، ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ ہوا۔ کھانے کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹے

تک نہ سوئے، گوشت کم اور سبزی اور پھلوں کا استعمال زیادہ کرے، خُشّی

الّا مکان روزانہ ایک گھنٹہ ورنہ کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلے۔ رات کا کھانا

کھا کر کم از کم 150 قدم چلے۔ بد ہضمی کی وہ بیماریاں جو کسی دواء کو

جواب نہیں دیتیں اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل دُرست ہو جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ

عزوجل آپ کو 80% (اسی فیصد) امراض سے تحفّظ حاصل ہوگا جن

میں ہارٹ اٹیک، فالج اور لقوہ، دماغی امراض، ہاتھ پاؤں اور بدن کا درد

، زبّان اور گلے کی بیماریاں، منہ کے چھالے، سینے اور پیٹھ پر دے کے

امراض، سینے کی جلن، شوگر، ہائی بلڈ پریشر، جگر اور پتے کے امراض وغیرہ

شامل ہیں۔





فہرست مضامین (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

## بد ہضمی کے دو مدنی علاج

﴿۱﴾ جس شخص کو بد ہضمی کی شکایت ہو اور وہ اس آیت کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے ان شاء اللہ غزوہ جمل بد ہضمی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۹ سورۃ المرسلات کی ۴۳ اور ۴۴ ویں آیت مبارکہ میں ارشاد فرماتا ہے:-

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا  
كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۴۴﴾  
ترجمہ کنز الایمان:- کھاؤ اور پیو چتا  
ہو اپنے اعمال کا صلہ بے شک  
نیوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(پ ۲۹ سورۃ المرسلات ۴۳، ۴۴)

﴿۲﴾ امام کمال الدین دَمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض علمائے کرام سے نقل فرماتے ہیں، جس نے کھانا زیادہ کھالیا اور بد ہضمی کا خوف ہو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا تین مرتبہ یہ کہے:  
اَللّٰهُ لَيْسَ عِبْدِيْ بِاَكْرَشِيْ وَرَضِيْ  
اَللّٰهُ عَنْ سَيِّدِيْ اَبْسُ عَبْدِ اللّٰهِ  
ترجمہ:- اے میرے معبود آجکی رات میری  
عمید کی رات ہے اور اللہ غزوہ جمل راضی ہو  
ہمارے سردار حضرت ابو عبد اللہ قرشی سے۔  
القرشی۔

۱۔ سیدی ابو عبد اللہ قرشی ہاشمی اکابر اولیائے سمر سے ہیں سیدنا خورشید عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں مولانا سید (سال) کے تھے۔

(فتاویٰ عربیہ ص ۱۲۲)

۲۔ ذوالحجہ ۱۰۹۹ھ کو بیت المقدس میں انتقال فرمایا۔





طریقہ صوفیہ: اس میں قوتِ قلب، اسمِ الہی، کلماتِ ستارہ، کلمہ، صوفیہ، تہذیب، آداب، پاک و متاثرات کے گہرے کچے طرز ہے۔

(اور اگر دن کا وقت ہو تو اللَّیْلَةُ لَیْلَةُ عِیدِی کی جگہ الْیَوْمُ یَوْمُ عِیدِی کہے۔)

(حیاء الحيوان الکبری ج ۱ ص ۴۶۰)

## قَبْض کے طبی علاج

بدھضمی کے کئی علاج ہیں منجملہ یہ کہ (۱) قَبْض ہو تو دوا ایک وقت کا فاقہ کر لے ان شاء اللہ غزوہ جَلِّ پیٹ کا بوجھ کم ہو جائیگا اور معدے کو آرام بھی ملیگا (۲) مناسب مقدار میں پیتا کھالے (۳) اَسْپَنْغُول کا چھلکا ایک یا تین چمچ پانی سے پھانک لے اگر اس سے کام نہ چلے تو حسب ضرورت اس کی مقدار بڑھالے۔ اگر اکثر قَبْض رہتی ہو تو ہفتے میں دوا ایک بار اسی طرح کرے (۴) دوا ہوئی ہڑ چائے کا آدھا چمچ سوتے وقت پانی سے لیجے ہو سکے تو کم از کم چار ماہ تک روزانہ استعمال کیجئے ان شاء اللہ غزوہ جَلِّ قَبْض کے ساتھ ساتھ بہت ساری بیماریوں بلکہ حافظہ کیلئے بھی مفید پائیں گے۔

## طَلَبَاء کھانا نہ گرائیں اس کا حل

سوال: طلباء اکثر کھاتے ہوئے کھانے کے اجزائے کافی گرا دیتے ہیں اس کا حل ارشاد فرمائیے۔

جواب: صرف طلباء ہی نہیں یہ بلا آج کل عام ہے۔ ہزاروں لاکھوں میں کوئی خوش نصیب مسلمان ایسا ہوگا جو کھانے کے اجزاء ضائع کرنے سے بچتا



نور جان مصطفیٰ ﷺ سے روٹی توڑنے کا طریقہ پوچھا تو فرمایا: ”یہ ایک حق بات ہے اور کھانا کھانے کے لئے ہے۔“

ہوگا! طلباء کو کھانے میں یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ کوئی بھی ذرہ ضائع نہ ہو، منظمین بھی اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ مدارس وقف کی رقم سے چلتے ہیں، غذا کا ایک ایک ذرہ طلباء کے شکم میں جائے اس کا خیال فرمائیں۔ کھانے کے اوقات میں کچھ طلباء چل پھر کر باقاعدہ ”خیر خواہی“ فرماتے رہیں، طلباء کو کھانے کے دوران کھانے پینے کی سُنّتیں بتاتے رہیں، کھانے کی بچتیں بھی کروائیں، کھانے کی دُعائیں بھی پڑھائیں، چاول اور روٹی کے جو اجزاء دسترخوان پر گرے ہوں وہ نرمی کے ساتھ انہیں سے اٹھوا کر انہیں کھلوائیں۔

### روٹی توڑنے کا طریقہ

**سوال:** روٹی توڑنے کا طریقہ بتادیجئے۔

**جواب:** روٹی اٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑنا سُنّت ہے۔ روٹی کے اجزاء دسترخوان پر نہ گریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ رکابی یا سالن کے برتن کے اوپر وسط تک ہاتھ بڑھا کر روٹی اور ڈبل روٹی توڑنے کی عادت بنائیے اس طرح تمام اجزاء برتن ہی میں گریں گے۔ یہی احتیاط سمو سے، پیس، بسکٹ، نان نکائی اور ہر اُس غذا میں کیجئے جن کے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے گا کہ جو شخص روزہ کو شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ذرات توڑنے سے گرتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ جب تک ایک روٹی کے ٹکڑے کھانہ لئے جائیں اُس وقت تک دوسری نہ توڑی جائے۔

### بچی ہوئی روٹیوں کے استعمال کا طریقہ

**سوال:** جو روٹیاں یا ان کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں ان کا کیا کریں؟

**جواب:** مدارس کے چندے کے پیسے مدرسوں کے مصارف ہی میں خرچ ہونے چاہئیں لہذا بچی ہوئی روٹیاں اور ان کے ٹکڑے بلا اجازت شرعی کسی اور مصرف میں استعمال نہ کئے جائیں ان کو فریزر میں رکھ دیجئے یا گھلی ہوا میں پھیلا دیجئے اور دوسرے یا تیسرے دن سالن کے ساتھ پکا لیجئے۔  
ان شاء اللہ عزوجل کافی لذیذ کھانا بن جائیگا، کھانے کے وقت تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجئے، ان شاء اللہ عزوجل طلباء شوق سے کھالیں گے۔

### دستر خوان پر گرے ہوئے دانے

**سوال:** دسترخوان پر گرے ہوئے دانے وغیرہ کا کیا کریں؟

**جواب:** ان کو چن کر کھا لیجئے۔ گھروں میں بچے ہوئے غذائی اجزاء پھینکنے کے بجائے گایوں، بکریوں، چڑیوں، مرغیوں یا بلیوں کو کھلا کر بے ادبی اور

اسراف کے جرم سے بچا جاسکتا ہے۔









ضرر جان سے محفوظ رہیں۔ اس سے پہلے کہ آپ کو کوئی اور شخص یا بیمار سے ملنا پڑے، اس سے احتیاط کرنا چاہئے۔

جس برتن میں چائے پکائی دوبارہ اُسی میں اگر فوراً بھی پکائی ہو تو دھو کر پکائی جائے، چائے کے برتن بھی سب سے الگ تھلگ دھوئے جائیں، چائے ہتھی کا ڈبّا اچھی طرح بند رکھا جائے ورنہ اس کی خوشبو ضائع ہوتی رہے گی، پکنے کے بعد جلد پی لی جائے، دوبارہ گرم کرنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔ چائے کے اوپر جو بالائی جمتی ہے وہ نکال دینی چاہئے۔ کہتے ہیں، ”اگر چائے کے 100 کپ کی بالائی پانی کو کھلا دی جائے تو وہ اس کے ذہر سے مر جائے۔“

## چائے پکانے کا طریقہ

**سوال:** چائے پکانے کا طریقہ بھی بتاد دیجئے۔

**جواب:** ”دودھ ہتھی“ چائے پینی ہو تو دودھ کو خوب گرم کیجئے اسی دوران چینی

بھی ڈال دیجئے۔ اب کھولتے ہوئے دودھ میں اتنی ہتھی ڈالئے کہ زعفرانی رنگ آجائے۔ دو تین اُبال آنے تک چمچ سے ہلایئے اس کے بعد اُتار لیجئے اور چھان کر استعمال کیجئے۔ اگر پانی کی چائے بنانی ہو تب بھی پانی میں حسب ضرورت دودھ اور چینی پہلے ہی سے ڈال کر خوب پکالیجئے اس کے بعد ہتھی ڈال کر مذکورہ طریقہ پر عمل کیجئے۔ طبیعت پسند کرتی ہو تو چھوٹی الاچھی بھی ڈالی جاسکتی ہے۔



فوتان فیصلہ ملے طے ہوا کہ جس کے پاس میرا نوکر ہو اور اس نے مجھ کو دودھ شریف نہ پڑھا اس نے ہٹا کر۔

**جانے میں شہد ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟**

**سوال:** کیا چائے میں شہد ڈال سکتے ہیں؟

**جواب:** ڈال سکتے ہیں بلکہ جس کو وسعت ہو وہ چینی کے بجائے شہد ہی ڈالے۔

عام طور پر لوگ بہت زیادہ چینی ڈال کر خوب میٹھی چائے پیتے ہیں، ایسی

چائے زیادہ مقدار میں پینا سخت نقصان دہ ہے اور اس سے خون میں

شوگر کی مقدار بڑھنے کے مرض کا امکان رہتا ہے۔ ٹھنڈی بوتلوں اور

آئیں کریم کے شائقین بھی عام طور پر شوگر کے مریض بن جاتے ہیں۔

ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات گچھ چینی ہوتی ہے جبکہ آئیس کریم تو لہجھا

خاصا ”شوگر بیم“ ہے! وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

آپ چائے میں اگر شہد نہیں ڈال سکتے تو معمول سے آدھی مقدار میں

چینی ڈالے۔

## دانتوں کی صفائی کا عمل

**سوال:** چائے پینے سے دانت پیلے پڑ جاتے ہیں، اس کا کوئی حل؟

**جواب:** چائے پینے کے چند منٹ بعد کپ میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اچھی طرح ہلا

کر اس کی کھلی بھر لیجئے، منہ میں تھوڑی دیر بھرا کر پی جائیے۔ اسی طرح





فیضانِ نبوی ﷺ: جو کچھ پروردگار محمد ﷺ نے ہمیں بتایا ہے، اس کی قیامت کے دن اس کی قیامت کر دیں گے۔

اُردو تین بار کیجئے۔ یہاں تک کہ کپ میں چائے کا اثر جاتا رہے۔ یہ اس لئے کرنا ہے کہ چائے کا کوئی قطرہ ضائع بھی نہ ہو، کپ بھی دھل جائے اور دانت بھی پیلے نہ ہوں۔ اگر گلی کا پانی پینا نہ چاہیں تو اُگل دیجئے۔

چند منٹ کے بعد کی اس لئے عرض کی ہے کہ گرم چائے کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی کا استعمال دانتوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ چائے کے فوراً بعد کپ دھو کر جو پانی پیئیں اُس کی مقدار قلیل ہونی چاہئے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد یہ عمل کریں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ صفائی بھی رہے گی اور مسوڑھوں کے امراض سے حفاظت بھی۔ آج کل دانتوں میں خون آنے کی شکایت عام ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غذا کے اجڑا مسوڑھوں کے اندر جمع ہو کر تھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں اور اس طرح مسواک کرنے، کھانے، چبانے وغیرہ سے خون نکلتا رہتا ہے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد منہ میں پانی بھرانے والا عمل کر لیا کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ دانتوں میں خون کی شکایت وغیرہ امراض سے بھی حفاظت ہوگی۔ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے عام طور پر پیٹ خراب ہوتا ہے اور مختلف امراض کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں کو



طوبان لیلہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر زور پاک کی کثرت کرے کہ یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مُسُوڑھوں میں خون آنے کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ اپنی غذا  
اعتدال پر لے آئیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل حیرت انگیز طور پر برسوں  
پُرانی بیماریاں دور ہونے کے ساتھ ساتھ مُسُوڑھوں میں آنیوالا خون بھی  
بند ہو جائے گا۔ ورنہ تجربہ یہی ہے کہ دواؤں سے صرف عارضی طور پر  
فائدہ ہو جاتا ہے اور پھر مرض عود کر آتا ہے!

## پیلے دانتوں کی صفائی

**سوال:** جس کے دانت پیلے پڑ چکے ہوں وہ کیا کرے؟

**جواب:** خوب اچھی طرح مسواک کیا کرے۔ نمک اور کھانے کا سوڈا

ہم وژن لیکر ملا لیجئے اور دانتوں پر اس احتیاط کے ساتھ ملئے کہ  
مُسُوڑھوں پر نہ لگے۔ ان شاء اللہ عزوجل دانت حیرت انگیز طور پر صاف  
ہو جائیں گے۔ مگر یہ عمل زیادہ دن لگا تا رمت کیجئے۔ جن کے مُسُوڑھے  
کمزور ہوں ان میں خون آتا ہو وہ یہ عمل نہ کریں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ اِ  
اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دےو مجھ کو تمہارا زور دوجو تک پہنچتا ہے۔

اگر آپ صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو

ہر کھانے، سالن میں تیل مصالحوں معمول سے آدھا اور چائے میں چینی بھی آدھی ڈالنے کی تاکید ہے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عَزَّوَجَلَّ اس سے صحت بہتر اور اسلامی تعلیم کے مدنی مقصد کے حصول میں سہولت رہے گی۔ گھروں میں بھی طعام کے لئے اس جَدُّوَل سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے جامعاتِ المدینہ کیلئے جتنوں پر اسی طعام

یوم صبح دوپہر شام

جمعہ چائے پاپے دال گوشت اور روٹی دال پاک اور روٹی اور چائے

ہفتہ کا مٹی چنے، چائے اور روٹی سفید چاول اور گوشت چلداؤ <sup>روز</sup> مخلوط سبزی (آلو، لہوئی اور ٹماٹر) اور (فصل)

اتوار کاٹی چے، چائے اور روٹی    لوکی شریف، دال اور روٹی    سبزی اور روٹی اور چائے

عید شریف کا ملی ہے، چائے اور روٹی      دال اور روٹی      ہریائی اور چائے

منگل چائے پائے اور روئی مخلوط سبزی اور روئی لوکی شریف، دال اور چائے

جدہ کاٹی چنے چائے اور روٹی کڑھی چاول کدوال چاول کدو شریف آلو، روٹی اور چائے

بجھرات      آلوی ترکاری روٹی      جو شریف کادلیہ / آلو گوشت      لوبیا کے بیج روٹی اور چائے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



مکتوبِ عطار

وامت بزرگوار کا تحفہ

بنام

شہزادہ عطار

وامت بزرگوار کا تحفہ

یہ حفظانِ صحت کے مدنی پھول  
کا وہ حسین گلہ دستہ ہے کہ اس کے

مطابق عمل کرنے والا

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیبوں کا

محتاج نہیں رہے گا۔۔۔

وَرَقِ اللّٰہی۔۔۔





## دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ

ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (آقا) مجھے ہر <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم</sup>

چیز کی معلومات عطا فرما دیجئے! ارشاد ہوا، ”ہر شے پانی

سے بنی ہے“ میں نے عرض کی، اُس چیز پر مُطَّلَع فرما

دیجئے، جسے اپنا کر میں جنت کو پاسکوں۔ فرمایا، ”**کھانا**

**کھلاؤ** اور سلام کو پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات

میں (نفل) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی

سے داخل جنت ہو جاؤ گے۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۳ ص ۱۷۴ احادیث ۷۹۱۹)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کبھی ایک بار زورِ پاک پر دعا اللہ تعالیٰ اس پر دے جسے بچتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر سبب مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے فیلغ دعوتِ اسلام میں میرے میٹھے میٹھے بیٹے الحاج ابو انسید احمد عبید رضا عطاری مدنی سلمۃ الغنی کی خدمتِ عالی میں کربلائے معلیٰ کی گلیوں سے گھومتا ہوا، مزارِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گنبد و مینار کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، ماہِ محرم الحرام کی برکتوں سے مالا مال خوشگوار و خوشبودار سلام،

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔

حدیثِ پاک میں ہے، حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں نے حضورِ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ نماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا) (صحیح المسلم ص ۴۸ حدیث ۹۷) الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَرَّخَلْ خُود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدس جذبہ کے تحت دعاء کے ساتھ ساتھ صحت مند رہنے کیلئے چند مدنی پھول نذر حاضر کئے ہیں۔ اگر محض دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کیلئے تندرست رہنے کی آرزو ہے تو مکتوب پڑھنا یہیں موقوف کر دیجئے اور اگر عمدہ صحت کے ذریعے عبادت اور سنتوں کی خدمت پر قوت حاصل کرنے کا ذہن ہے تو ثواب کمانے کی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو ہمیں ہر روز پڑھنا چاہیے اور جنت کا راستہ بھول گیا۔

غرض سے اچھی اچھی غٹھیں کرتے ہوئے دُرود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور مکتوب مکمل پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ رب العزت غزوہ خلی میری، آپ کی، جملہ اہل خاندان اور ساری امت کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے اسلام کی خدمت پر استقامت عنایت فرمائے۔ اللہ غزوہ خلی ہماری جسمانی بیماریاں دور کر کے ہمیں بیمار مدینہ بنائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کیلئے مجھے آپ کی ضرورت ہے۔ برائے کرم! صحت کے معاملے میں غفلت نہ فرمائیے کہ بسا اوقات معمولی سی خراش بھی بڑھتے بڑھتے گہرے زخم پھر ناسور اور بالآخر موت کا سبب بن سکتی ہے۔

مشاہدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں! نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دھل جائے تو پھر اس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت۔ دواؤں کے ذریعے علاج سے صحت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا ”ڈھلے ہوئے کپڑے“ کی مانند ہو جاتا ہے۔ لہذا ممکنہ صورت میں ادویہ کے بجائے علاجِ بالغذا نیز پرہیز کے ذریعے کام





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بارہ روز ہر سال میں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

چلانا ہی دارِ شمدی ہے کہ دواؤں کے مٹکی اثرات بھی ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو امزرت بھی زہر آمیز ہے

سچ یہی ہے سودا کی ایک دوا پر ہیز ہے

## کھانے کے بارے میں سبھی کیلئے مشورہ

ہر کھانے میں تیل، نمک، مرچ اور گرم مصالحہ کی مقدار اندازے سے نہیں

بلکہ ماپ کر اپنے گھر کے معمول سے آدھی کر لیجئے، غذا میں سبزیوں کا استعمال بڑھا

دیجئے، گوشت کا سالن ہفتہ میں صرف دو بار ہو اور وہ بھی کم مقدار میں کھائیے، اگر

گھر میں اکثر دن گوشت پکتا ہو تو خشی الا مکان صرف ایک بوٹی کھانے کی عادت

بنائیے، جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وقت تک مت کھائیے، خوب چبا کر

کھائیے دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے اور کچھ بھوک باقی ہونے کی صورت

میں ہاتھ کھینچ لیجئے، پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نکال دیجئے، چینی والے فروٹ جو سبز

مت استعمال فرمائیے، میدہ، چکناہٹ اور چینی والی غذائیں کم سے کم کھائیے،

آئسکریموں، ٹھنڈی بوتلوں، تلی ہوئی غذاؤں، دیگوں اور بازاری کچن میں پکے

ہوئے کھانوں، ٹافیوں، کوکو چاکلیٹ، سگریٹ نوشی، پان، چھالیہ، گڑکا، خوشبودار

سپاری، تمباکو، مین پوڑی، پان پر اگ وغیرہ سے بچئے۔ چائے پینا چاہیں تو دن رات





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص اس سے کچھ نہیں مرچتا، وہ پاک و صالح ہے۔ (اس پر عمل کرنے والے کو ملے گا۔)

میں ڈویا تین بار آدھا کپ اور اس میں چینی کی جگہ شہد ڈالئے، بائزر مجبوری چینی ضرورت سے آدھی مقدار میں ڈالئے۔ میٹھی غذائیں شہد میں بنائیں اگر اس کی حیثیت نہ ہو تو چینی گھر کے معمول سے فقط چوتھائی حصہ ڈالئے۔ خوب میٹھی چائے، میٹھے میں میٹھی ڈشیں اور کولڈ ڈرنکس کے شائقین کا شوگر کی بیماری سے محفوظ رہنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔ (شوگر اور B.P. کی کمی بیشی یا دیگر امراض والے ڈاکٹر کی حیدایات پر عمل کریں) روزانہ ایک گھنٹہ اور نہ ہو سکے تو کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلئے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ غِزُوْخُلْ آپ کا lipid profile نارمل ہونے کیساتھ ساتھ بدن کا وزن بھی معتدل رہے گا، تو نہ نہیں نکلے گی، معدہ دُرست ہوگا، کئی امراض دور رہیں گے اور جو موجود ہوں گے ان میں سے اکثر ان شاء اللہ غِزُوْخُلْ خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اِنْ شَاءَ اللَّهُ غِزُوْخُلْ۔ آپ عبادت اور دین کی خدمت کے مدنی کاموں میں پُستی محسوس فرمائیں گے۔ اگرچہ یہ باتیں نفس پر گراں بار ہیں مگر عادت بن جانے کی صورت میں اِنْ شَاءَ اللَّهُ غِزُوْخُلْ آسانی ہو جائے گی۔ یہ یاد رہے! کہ غذا کی لذت فقط حَلَق کی جڑ تک ہوتی ہے جُوں ہی لقمہ نیچے اُترا جو شریف کی سُوکھی روٹی اور گھی سے تر بتر پر یانی سب ایک ہو گئے اب جو شریف کی سُوکھی روٹی زندگی خوشگوار بنائے گی اور گھی والی پر یانی ڈاکٹروں کے پاس دھکے کھلائے گی! (مونا پاپا ہونے کی صورت





شرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گھر پر دو روزہ صوم کرنا اور دو گھر تک پہنچنا ہے۔

میں جب وزن گھٹنے کا عمل شروع ہوتا ہے تو بعضوں کا عارضی طور پر uric acid بڑھنے لگتا ہے۔ آخر کار خود ہی نارمل ہو جاتا ہے پھر بھی احتیاطاً اُن دنوں میں ہر ڈیڑھ ماہ بعد اس کا ٹیسٹ کرواتے رہئے۔ پانی بکثرت پینے سے غیر ضروری uric acid خارج ہوتا رہتا ہے)

## دن میں دو بار کھائیے

ممکن ہو تو دن میں تین بار کے بجائے دو بار کھانا کھائیے، بہ نیتِ ثواب پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے دنوں بار خوب بھوک لگنے کی صورت ہی میں کھائیے، اور ابھی بھوک باقی ہو کہ ہاتھ کھینچ لیجئے۔ بیچ میں کسی قسم کی بازاری چیز نہ کھائیے، بھوک لگے تو ایک سیب یا تھوڑے سے پھل کھا لیجئے اگرچہ عموماً پھل بدن کا وزن بڑھاتے ہیں مگر اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ ہاں جس کے خون میں شوگر یا ٹرایکلیسر ایڈز کی مقدار زیادہ ہے وہ بیٹھے پھل، خشک میوے اور بادی سبزیاں یعنی وہ سبزیاں جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہیں مثلاً گاجر، مولی، آلو، شکر قند، پھنڈر وغیرہ سے پرہیز کرے اور ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرے۔ زہے نصیب! صوم دلاؤ دی (یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ) کی رضائے الہی عسر و خلع کیلئے عادت بن جائے تو ضمناً کھانے پینے کے کئی مسائل بھی حل ہو جائیں۔





## خون TEST کروالیجئے

اگرچہ ایک حد تک ان چیزوں کی جسم انسانی کو ضرورت ہوتی ہے تاہم ان کی زیادت نقصان دہ ہے لہذا تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کیلئے خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسب ہیں:

(1) **LIPID PROFILE** (اس میں **CHOLESTROL** بھی شامل ہے اس کے ٹیسٹ کیلئے 12 تا 14 گھنٹہ خالی پیٹ ہونا ضروری ہے)

(2) **GLUCOSE** - (خالی پیٹ میں نارمل سے زیادہ ہو تو بھرے پیٹ میں بھی کروائیے)

(3) **URIC ACID**

(4) **serum creatinine** (اس سے گردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل

ہونے کا خطرہ شروع ہوا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے اور بروقت علاج کی ترکیب بن سکتی ہے اس پر نظر

رکھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گردے فیل ہونے کے واقعات بڑھتے

چلے جا رہے ہیں)

اللہ کی رضا کیلئے روزہ رکھ کر نمازِ عصر کے بعد مذکورہ بالا تمام **test**

کروائے جاسکتے ہیں۔ ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے۔

**نوٹ:** رپورٹ ڈاکٹر کو دکھا دیجئے۔ صحت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی





قرمان مصطفیٰ (علیہ السلام) مجھ پر زور پاک کی کثرت کرے تک چہارے لئے طہارت ہے۔

ہدایات کے مطابق یہ ٹیسٹ اور ان کے علاوہ جن کا وہ مشورہ دیں ضرور ضرور ضرور کر داتے رہنا چاہئیں۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر ”کچھ نکلا“ تو علاج و پرہیزی کی پریشانیاں ہوں گی دانشمندی نہیں کہ بیماری کی طرف سے لا پرواہی مسئلے کا حل نہیں۔ یاد رکھئے! بظاہر صحت مند نظر آنے والے نوجوانوں وغیرہ کا جو ہارٹ فیل کے سبب انتقال ہو جاتا ہے اس کا ایک بڑا سبب ”لپڈ پروفائل“ بڑھ جانا بھی ہوتا ہے۔

### کولیسٹرول کا مریض ان غذاؤں سے پرہیز کرے

- ﴿۱﴾ ہر طرح کی چکنائٹ ﴿۲﴾ گھی اور کوئنگ آئل کی بناوٹیں ﴿۳﴾ انڈہ کی زردی ﴿۴﴾ نمکو اور ﴿۵﴾ بیکری کی اکثر چیزیں ﴿۶﴾ گائے کا گوشت ﴿۷﴾ پڑا ﴿۸﴾ پرائٹھا ﴿۹﴾ تلی ہوئی غذائیں مثلاً انڈہ آلیٹ، کباب، سمو سے، پکوڑے وغیرہ ﴿۱۰﴾ ملائی ﴿۱۱﴾ مکھن ﴿۱۲﴾ آئس کریم وغیرہ۔ (زائد کولیسٹرول براہ راست دل کو نقصان پہنچاتا ہے لہذا مزید ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجئے)

مُرغی یا مچھلی نیز کم مقدار میں کارن آئل کھانے میں مُصایفہ نہیں، ڈاکٹر مشورہ دے تو پُرجی نکال کر بکرے کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ”زیت“ یعنی زیتون شریف کا تیل کولیسٹرول کے مریض کیلئے مفید ہے کیوں کہ وہ زائد گندے کولیسٹرول کو خون سے خارج کرتا ہے۔









کنڈم اور اس کی مصنوعات، آر آر ڈسٹ، ساگودانہ، گھی، مارچرین (ملکھن جیسی چیزیں)، پھل اور ان کا جوس، سلاد بعض کے علاوہ تمام سبزیاں، ٹماٹر، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ۔

بعض ڈاکٹروں کے بقول uric acid کے مریض کیلئے گائے کا گوشت زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، پھر اس سے کم بکرا پھر مرغی و مچھلی۔

### یورک ایسڈ کا پانی سے علاج

ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پی لیجئے۔ بے شک پانی گلے تک آجائے اور پیٹ خوب بھر جائے گھبرائیں نہیں جلد ہی پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جائے گا اور ان شاء اللہ عزوجل ایک ہی دن میں فائدہ ہو جائیگا۔ مثلاً uric acid کی نارمل رینج 3 تا 7 ہو اور آپ کا بڑھ کر 8 تک پہنچ جائے تو پورے ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پینے سے ان شاء اللہ عزوجل 7 ہو جائے گا۔ مزید ایک یا دو دن تک پیئیں گے تو یومیہ "1" کے حساب سے ان شاء اللہ عزوجل کمی آتی رہے گی۔ زیادہ پانی پینے سے عارضی طور پر پیشاب زیادہ آئے گا۔ اس سے بعدے، آنتوں اور گردے، مثلاً وغیرہ کی خوب صفائی ہو جائے گی اور ان شاء اللہ عزوجل ضمناً کئی فاسد مادے خارج ہو جائیں گے۔ یانی کے علاج والے دن کھانا وغیرہ



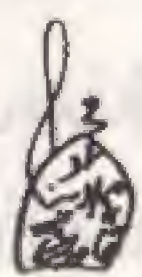


فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "ما من امر الا وله راحة" (ہر کام کے لئے آرام ہے)۔  
 (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر یہ طبی اصول یاد رکھئے کہ کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے بدن چھوٹتا (یعنی سونا پاتا) آتا ہے! لہذا کھانے کے ایک یا دو گھنٹے کے بعد پانی پینا چاہئے۔ (کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجئے)

**مدنی مشورہ:** اپنی ڈائری میں پچاساں کر لیجئے، اپنے اہل خانہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے یہ مکتوب پڑھ کر سنائیے، مذکورہ ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیجئے نیز حسب ضرورت اس مکتوب کی copy پیش کر کے ثواب کمائیے۔ اگر پڑھ لیا ہو تب بھی تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ایک بار پھر فیضانِ سنت کا باب ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ ص 68 تا 116 کا مطالعہ فرمائیں۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْإِكْرَامِ



طالب علم مدینہ  
 قلمی و منقرت و  
 بے مناسب  
 جنت الفردوس  
 جہاں آقا کا جہاں

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُوبُوا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





موسمِ رمضان المبارک میں ہر لمحہ ہر ایک بار بار دُرود پاک پر حاضرِ تَعَالٰی اُس پر درِ رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## \* حاجی مشتاق عطاری \*

### دُرود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اِکْرَم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رِسُولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم  
سَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر سو بار دُرود پاک  
پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ  
ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔

(جیبۃ الاولیاء، ج ۸، ص ۶۹، حدیث ۱۱۳۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا  
صَلِّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد  
شاخوانِ رِسُولِ مَقْبُول، بَلِیْلِ رَوْضَہٗ رِسُول، مداحِ صحابہٗ وَاٰلِ بَتُول، گلزارِ  
عَطَّار کے مُشْکبَار پھول، مَبْلَغِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی الْحَاج ابو عبید قاری محمد مشتاق احمد  
عَطَّارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ رِیاضِ مَوْلٰیئِنَا اَخْلَاقِ اَحْمَدِ کی وِلَادَتِ غَالِباً بروزِ اتوار ۸ اَرَمَضَانِ  
المُبَارَك ۱۳۸۶ھ (برطانیق 1-1-67) کو بَنُوں (سرحد، پاکستان) میں ہوئی، کچھ  
عرصہ بعد سردار آباد (فیصل آباد، پاکستان) میں بھی قیام رہا اور بعد میں بابُ الْمَدِیْنِہ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہرگز یا نبی تیری ولا نکلیں۔

کراچی میں مُستقل یو دو باش اختیار کر لی ﷺ مدینہ مسجد (اورنگی ٹاؤن باب المدینہ) میں کئی سال تک امامت فرماتے رہے ﷺ 1995 تا وفات جامع مسجد کنز الایمان (بابری چوک باب المدینہ کراچی) میں امامت و خطابت کے منصب پر فائز رہے۔ ﷺ قرآن پاک کے 8 پارے حفظ تھے ﷺ بہت اچھے قاری تھے ﷺ دوسرے نظامی کے چار درجے پڑھے تھے مگر دینی معلومات کسی اچھے خاصے عالم سے کم نہیں تھی ﷺ اکاؤنٹ ڈپرٹمنٹ میں سینئر آڈیٹر کی حیثیت سے ساہا سال گورنمنٹ جاب رہی ﷺ جامعۃ المدینہ (سبز مارکیٹ باب المدینہ کراچی) میں انگلش کا درجہ بھی پڑھاتے رہے ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غیور خل نہیں چار مرتبہ حج و زیارت مدینہ منورہ کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔

اگرچہ دولتِ دنیا میری سب چھین لی جائے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
میرے دل سے نہ ہرگز یا نبی تیری ولا نکلیں

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں تشریف لانے سے قبل بھی حاجی مشتاق علیہ رحمۃ اللہ مدنی ماحول میں

کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مذہبی ذہن تھا، باریش نوجوان اور خوش الحان نعت خوان تھے۔ دعوتِ اسلامی میں اپنی شمولیت کا واقعہ انہوں نے مجھے (یعنی سب مدینہ غنی غنی) کچھ اس طرح بتایا تھا کہ ”میں جب پہلی بار ہفتہ وار



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس سے کھم بگڑا، وہ پاک و عطا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ستوں بھرے اجتماع میں حاضری کیلئے دعوتِ اسلامی کے اولین مرکز جامع مسجد گلزار حبیب آیا، اجتماع کے بعد سب لوگ منتشر ہونے لگے تو میں بھی چل پڑا، اتنے میں ایک بارِ لیش با عمامہ اسلامی بھائی نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا، اُن کے ملنے کا انداز مجھے بہت بھلا لگا۔ بڑی محبت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے آپ (سب مدینہ غیبی غنہ) سے میری ملاقات کروائی۔ میں بہت متاثر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خلد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

علیہ صلوٰۃ الرحمن

حاجی مشتاق نگرانِ شوریٰ بن گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حاجی محمد مشتاق کو اللہ غزوہٗ خلد نے آوازِ بہت ہی سریلی بخشی

تھی، بڑے بڑے اجتماعاتِ ذکر و نعت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں سنانے اور عاشقانِ رسول کو تڑپانے لگے، مبلغ بھی بہت اچھے تھے، مدنی کام کا جذبہ بھی خوب تھا۔ اللہ غزوہٗ خلد نے ان کو بہت ترقی عطا فرمائی، جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے باب المدینہ کراچی کے نگران بنے اور اسی برس اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کمی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر متمکن ہو گئے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ارسال رسول علیہ السلام جس سے محمد پر اس مرتبہ دریا پاک و حلال ہوا اس پر سو گناہوں کا دل لہا ہے۔

رضا پر رب کی راضی ہیں تمہارے ہم بھکاری ہیں  
مَرْوَعِلٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
ہماری آجرت بہتر بنا دو یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

آقاؐ نے اسے مشتاق  
مُکَوِّنَ سے لگا لیا  
حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الہاری کی  
وفات سے چند ماہ قبل مجھے (سب مدینہ غیبی  
عَنْہُ) کو کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب

ارسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بکشم اپنا واقعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا، ”میں نے  
خواب میں اپنے آپ کو سنہری جالیوں کے رُوبرو پایا۔ جالی مبارک میں بنے  
ہوئے تین سُورخ میں ایک سُورخ میں جب جھانکا تو ایک دُرُبا منظر نظر آیا۔ کیا  
دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ راحۃ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مَعْطَرِ پِیْنِہ صَلَّی اللّٰہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شخصینِ کریمین یعنی حضرت سیدنا ابوبکر  
صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضر خدمت ہیں۔ اتنے  
میں حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الہاری بارگاہِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں حاضر ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حاجی مشتاق  
عطاری کو سینے سے لگا لیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں۔ پھر آنکھ کھل

گئی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو، مجھ پر زور دو، چہرہ کر تہا راؤ زور دو، مجھ تک پہنچتا ہے۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفیٰ  
آرزو کب آئیگی، بریکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علیہ رحمۃ اللہ

حاجی مشتاق چونکہ ان دنوں سخت غلیل تھے،

میں نے ان کے بارے میں دیکھے جانے  
والے ایمان افروز خواب والا مکتوب ان کی

حاجی مشتاق کا سرکار ﷺ  
کے دربار میں انتظار

دلجوئی کی خاطر انہیں کو پیش کر دیا۔ میرا حسن ظن ہے کہ حاجی مشتاق عطاری سَدر

الہاری پر رحمتِ عالم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی نظرِ کرم تھی چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے کچھ اس طرح لکھا

، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزُوْا خَلِیْرًا اور منگل کی درمیانی شب میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا

کہ **مسجد النبوی الشریف** عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام میں سرکارِ مدینہ،

سلطانِ باقرینہ، قمرِ اقلب و سید، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رواقِ افروز ہیں اور ارگردانِ نیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، خُلفائے راشدین، حَسَنینِ کریمین

اور بے شمار اولیائے کرام رَضَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اٰجَمِیْنَ حَاضِر ہیں۔ ہر طرف سکوت

(یعنی خاموشی) طاری ہے، اتنے میں بیٹھے بیٹھے آقا مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، لہجائے مبارکہ



ہو جانے مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر کہہ دینا کہ میں نے آپ کو کچھ خاصے نعیمات کے لیے میری عمارت لکھی۔

کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول تجھ نے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے،  
(اے ابوبکر!) محمد مشتاق عطاری آنے والے ہیں میں ان سے مصافحہ کروں گا،  
تم بھی مصافحہ کرنا، وہ یہاں آ کر ہمیں نعمتیں سنائیں گے۔“ پھر میری آنکھ  
گھل گئی۔ جب دن نکلا تو خبر آئی کہ آج ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ (برطانیق  
5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی مشتاق  
عطاری علیہ رحمۃ الہاری کی وفات ہو گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لب پر نعمتِ نبی کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پیارے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز خواب سے یہ حُسنِ ظن قائم

ہو رہا ہے کہ مرحوم حاجی مشتاق علیہ رحمۃ اللہ اذواق بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے  
مقبول شاخوآن تھے۔ جیسی تو وفات سے کچھ گھنٹے پہلے آمد کا انتظار کرنے اور نعمتیں  
سننے کی بشارت سنائی گئی۔

یہی آرزو ہو جو سُرِ خُرد، ملے دو جہان کی آبرو

میں کہوں غلام ہوں آپ کا، وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر آدھ پانی ۲۰ دن اور بے لنگہ یہ تہوار سے ملے طہارت ہے۔

**حاجی مشتاق کا جنازہ** **نشر پارک (باب المدینہ کراچی) میں مرحوم**  
کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

میں (سکِ مدینہ غیبی غنہ) نے بڑے بڑے حضرات کے جنازوں میں

حاضری دی ہے لیکن اس سے پہلے کبھی کسی کے جنازے میں لوگوں کا اتنا ازدحام

نہیں دیکھا تھا جتنا حاجی محمد مشتاق علیہ رحمۃ الٰہی کے جنازے میں تھا۔ بہت

رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے، غمِ مشتاق میں دیوانے بلک بلک کر رو

رہے تھے۔ آہوں اور ہچکیوں کی جگر پاش صداؤں اور نمناک آنکھوں کے

ساتھ انتہائی پرسوز ماحول میں مرحوم کو صحرائے مدینہ (نول بازار باب المدینہ

کراچی) کے اندر سپردِ خاک کیا گیا۔

شہا عطار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری

یہی مژدہ اسے تم بھی سناؤ یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد







ہر جانِ مصطفیٰ علیہ السلام کی لاکھ ستائشوں کے ساتھ ساتھ ہر جانِ پاک پروردگار کی حمد و ثناء کا بھی ذکر ہے۔

تھے جو کچھ یوں ہیں ﴿حسن و نون حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرزاق اورنگی ٹاؤن﴾ (باب  
المدینہ کراچی) میں مقیم اور دعوتِ اسلامی کے علاوہ قائی نگران تھے، میرا بھی تقریباً 6  
برس وہیں قیام رہا ﴿﴾ میں نے انہیں غیبت کرتے یا غصے میں آکر کسی کو جھاڑتے  
ہاڑتے کبھی نہیں دیکھا ﴿﴾ بڑے سے بڑا آپسی تنازعہ یا تنظیمی مسئلہ درپیش آتا  
حکمتِ عملی کے ساتھ ہنس بول کر حل فرما دیتے ﴿﴾ کوئی کتنی ہی دل آزار بات کہہ  
گزرتا سن کر غضبناک ہوتا تو ایک طرف کبھی ان کے ماتھے پر شکنیں تک نہیں  
دیکھیں ﴿﴾ جب کسی کو وقت دیتے تو خوشی الا مکانِ پابندی فرماتے ﴿﴾ بار بار دیکھا  
کہ جب اجتماعِ ذکر و نعت میں نعت شریف پڑھنے کیلئے شرکت کیلئے یا نکاح  
پڑھانے کیلئے سواری کی آفر کی جاتی تو یہ کہہ کر انکار فرما دیتے کہ میرے پاس بانک  
(bike) موجود ہے ان شاء اللہ عزوجل اسی پر حاضر ہو جاؤں گا بس مجھے پتا ہوتا  
دیجئے ﴿﴾ آنے جانے کا کرایہ وغیرہ مانگنا تو ایک طرف رہا کوئی از خود پیش کرتا  
تب بھی اکثر مسکرا کر نال دیتے ﴿﴾ 19.12.1996 کو میرا نکاح تھا میری  
درخواست پر بارات کے ساتھ لائڈھی قائد آباد تشریف لے آئے، نکاح بھی  
پڑھایا اور سہرا بھی پڑھا۔ واپسی پر گھر والوں نے کافی اصرار کیا کہ آپ کو دو لہا کی  
گاڑی میں گھر پہنچا دیتے ہیں یا ٹیکسی کروا دیتے ہیں مگر نہ مانے اور بکمال انکسار





طرحِ جانِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہر لمحہ ہر لمحہ دعا و دعا ہے کہ وہ جلد ہی اپنے اہل بیت کے ساتھ جنتِ باقی میں پہنچے۔

لائڈھی قائد آباد تا اورنگی ٹاؤن کا طویل سفر عام روٹ کی بس میں اختیار فرمایا۔

حضرت مشتاق عطاری سے ہم کو پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**دربارِ مشتاق میں**  
**مراد پوری ہوئی**

الْحَمْدُ لِلَّهِ غَزُوْخُلْ صَحْرَائِيْ مَدِيْنَةُ بَابِ  
الْمَدِيْنَةِ كِرَاجِيْ فِيْ دَرْبِ مُشْتَقِ مَرْجِعِ خَلَاتِقِ  
ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض

پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر  
میں ”امید“ سے تھیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر  
مجھے ”بیٹے“ کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے

صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق علیہ رحمۃ اللہ میں حاضری دی اور بارگاہِ الہی  
غَزُوْخُلْ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہو گئی اور **الْحَمْدُ لِلَّهِ** ہمارے گھر

میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی منّا تشریف لے آیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
مصطفیٰ کا ہے جو بھی دیوانہ

اُس پہ رُحمتِ مُدام ہوتی ہے







مردانِ مصطفیٰ! اگر ضرورت ہو، سرِ اجڑے گھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھاؤ، تعالیٰ اس پر دس دُستیں بھیجتا ہے۔

## علاجِ یافذا کے منظوم مدنی پھول

وہاں تک کام چلتا ہو غذا سے  
اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی  
جو ہو محسوس بعدے میں گرانی  
اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ  
جو بد ہضمی میں تو چاہے افادہ  
جو پیش ہے تو بیچ اس طرح کس لے  
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا  
جگر میں ہو اگر گرمی، وہی کھا  
تھکن سے ہوں اگر غصّلات ڈھیلے  
جو ملاقت میں کمی ہوتی ہے محسوس  
زیادہ گر دماغی ہے ترا کام  
اگر ہو دل کی کمزوری کا احساس  
جو دکھتا ہے گلا، نزلے کے مارے  
اگر ہے درد سے دانتوں کے بے کل  
شفاء چاہے اگر کھانسی سے جلدی  
جو کانوں میں اگر تکلیف ہو دے  
جو ٹائی فائدہ سے چاہے رہائی  
زیادہ بیکس اگر تجھ کو جو مارے  
ٹو پشٹی، نقشبندی، قادری ہے  
تو آجا سنتوں کے اجتماع میں  
اگر ہو تیرے دل پہ غم کی یلغار  
جو ہے دل فکرِ دنیا سے پریشان  
اگر آفت کوئی آجائے تجھ پر  
دُرودِ پاک تو ہر دم پڑھا کر

تو کُتبِ ال و اصحابِ نبی سے

دل آباد کر مت ڈر کسی سے

(یہ کلام سب مدینہ کا نہیں البتہ آخری سات اشعار میں تصرف و اضافہ کیا ہے)



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دست برکات رحمہ اللہ

## بیت الخلاء جانے کی 41 نیّتیں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے“

(طہرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱) جانے میں اٹے پاؤں سے اور (۲) باہر نکلنے میں سیدھے پاؤں سے پہل کر کے اتباعِ سنت کروں گا (۳، ۴) دونوں بار یعنی داخلے سے قبل اور نکلنے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا (۵) صرف اندھیرے کی صورت میں یہ نیّت کیجئے: طہارت پر مدد حاصل کرنے کیلئے جتنی جلاؤں گا (۶) فراغت کے فوراً بعد اسراف سے بچنے کی نیّت سے جتنی بچاؤں گا (۷) حدیثِ پاک ”الطَّهْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ“ (مسلم ج ۱ ص ۱۱۸) ترجمہ: پاکی ایمان سے ہے پر عمل کرتے ہوئے پاؤں کو گندگی سے بچانے کیلئے جمل پہنوں گا (۸) پہنئے ہوئے سیدھے قدم سے اور (۹) اُتارتے ہوئے اُٹے سے پہل کر کے اتباعِ سنت کروں گا (۱۰) استقبالِ قبلہ (قبل کی طرف نہ کرنا) اور (۱۱) اسجدِ بارِ قبلہ (قبل کی طرف پیٹ نہ کرنا) سے بچوں گا (۱۲) زمین سے قریب ہو کر فقط (۱۳) حسبِ ضرورت بستر کھولوں گا۔ اسی طرح فراغت کے بعد (۱۴) اٹھنے سے قبل ہی بستر چھپا لوں گا (۱۵) جو کچھ خارج ہوگا اُس کی طرف نہیں دیکھوں گا (۱۶) پیشاب کے چھینٹوں سے بچوں گا (۱۷) حیاء سے سر نہ دکھائے رہوں گا (۱۸) ضرورتاً آنکھیں بند کر لوں گا اور (۱۹) بلا ضرورت شرمگاہ کو دیکھنے اور (۲۰) ہنسنے سے بچوں گا (۲۱) اٹے ہاتھ سے ڈھیلا پکڑ کر اٹے ہی ہاتھ سے خشک کروں گا اور (۲۲) پانی سے طہارت کرتے وقت بھی صرف الٹا ہاتھ شرمگاہ کو لگاؤں گا (۲۳) شرعی مسائل پر غور نہیں کروں گا (کہ عروہی ہے) (۲۴) ستر کھلا ہونے کی صورت میں بات چیت نہیں کروں گا (۲۵) پیشاب وغیرہ میں نہ تھوکوں گا (۲۶) نہ ہی اس میں ناک سنکوں گا (۲۷) اگر فوراً حرام ہی میں وضو کرنا نہ ہو تو طہارت والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوؤں گا نیز (۲۸) جو کچھ نکلا اُس کو بہادوں گا (پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہا دیا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی، بڑا پیشاب کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو



وہاں فُش نیک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے) (۲۹) پانی سے استنجا کرنے کے بعد پاؤں کے ٹخنوں والے حصے احتیاط کے ساتھ دھولوں گا (کیوں کہ اس موقع پر عموماً ٹخنوں کی طرف گندے پانی کے چھینٹے آ جاتے ہیں) (۳۰) فارغ ہو کر جلدی نکلوں گا۔ (۳۱) اذان کے دوران استنجا خانے نہیں جاؤں گا۔

## عوامی استنجا خانہ میں جاتے ہوئے یہ نیتیں بھی کیجئے

(۳۲) اگر لائن لمبی ہوئی تو صبر کروں گا (۳۳) اپنی باری کا انتظار کروں گا (۳۴) کسی کی حق تلفی نہیں کروں گا (۳۵) اگر کسی کو مجھ سے زیادہ حاجت ہوئی اور جماعت یا نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو ایثار کروں گا (۳۶) خُشی الامکان بھیڑ کے وقت استنجا خانے جا کر بھیڑ میں مزید اضافہ کر کے مسلمانوں پر بوجھ نہیں بنوں گا (۳۷) درود یوار پر کچھ نہیں لکھوں گا (۳۸) وہاں بنی ہوئی فُش تصویریں دیکھ کر اور (۳۹) حیا سوز تحریریں پڑھ کر اپنی آنکھوں کو بروز قیامت اپنے خلاف گواہ نہیں بنائوں گا (۴۰) کوئی پہلے سے اندر موجود ہوگا تو بار بار دروازہ بجا کر اُس کو ایذا نہیں دوں گا (۴۱) اگر میرے اندر ہوتے ہوئے کسی نے بار بار دروازہ بجا یا صبر کروں گا۔

## وُضُو کی 17 نیتیں

(۱) بے وُضُوئی دُور کروں گا (اُحْتاف کے نزدیک بغیر نیت بھی وُضُو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا) (۲) جو با وُضُو ہو وہ دوبارہ وُضُو کرتے وقت یوں نیت کرے: ثواب کیلئے وُضُو پر وُضُو کروں گا (۳) بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہوں گا (۴) مِسْوَاک کروں گا (۵) ہر عضو دھوتے وقت دُرُود شریف پڑھوں گا (۵) پانی کا اِسراف نہیں کروں گا (۶) فِرَاقِض و (۷) سُنَن اور (۸) مستحبات کا خیال رکھوں گا (۹) مکر وہ بات سے بچوں گا (۱۰) اعضاء وُضُو پر تری باقی رہنے دوں گا (۱۱) وُضُو کے ٹپکتے قطروں سے فرش مسجد کو بچاؤں گا (۱۲) وُضُو کے بعد دُعا پڑھوں گا (دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الشَّوَابِیْنِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ - ترجمہ: اے اللہ! عزوجل مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کر دے۔) (۱۳) آسمان کی طرف دیکھ کر کلمہ شہادت اور (۱۴) سورۃ القدر پڑھوں گا (۱۵) (مکر وہ وقت نہ ہو تو) تَحِيَّۃُ الْوُضُو ادا کروں گا (۱۶) باطنی وُضُو بھی کروں گا (یعنی جس طرح پانی سے ظاہری اعضاء کا سُلُکِ تَمِیْل دور کیا ہے اسی طرح توبہ کے پانی سے گناہوں کی گندگی دھو کر آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کروں گا)

مدنی مشورہ: اپنی ذاتری میں چسپاں کر لیجئے۔



# پیٹ کا قفل مدینہ



امیر اہلسنت والجمہ کے دسترخوان پر موجود مٹھی کے برتن،  
جو شریف کی رہائی اور سبزی کا سامان

اس باب میں ---

684	گناہوں کو اچھا سمجھنا کفر ہے	643	پیٹ کا قفل مدینہ کیا ہے؟
706	ایک ہزار سال جینے والا پرندہ	656	دن میں تین بار کھانا کیسا؟
711	موٹاپے کے اسباب	660	سونے کا دسترخوان
719	موٹاپے کا علاج	666	قلم حرام کی سزا
724	تندرست رہنے کا طریقہ	678	دل کی بھٹی کے اسباب
742	کیا آپ کم کھانے کی عادت بنانا چاہتے ہیں؟	682	اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا گناہ کبیرہ ہے

ورق الٹئے ---



ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

# الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔ اَتَابِعُ مَا عُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## پیٹ کا قفل مدینہ

(بھوک کے فضائل)

شیطان روکنے کیلئے پورا زور لگائے گا مگر آپ اول تا آخر پڑھ کر حسبِ توفیق عمل کر کے شیطان کو ناکام بنائیے۔

## دُرود شریف کی فضیلت

بے شک تمہارے نامِ نَمُوحِ شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہذا مجھ پر اُخْسَن (یعنی

خوبصورت الفاظ میں) دُرود پاک پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۱۱۱ رقم الطبع ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## پیٹ کا قفل مدینہ کیا ہے

اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا

”پیٹ کا قفل مدینہ“ لگانا ہے۔ پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الٰہی کا یہ ارشادِ صَحِیح بُیاد بہترین

رہنما اصول ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں، ”کھانے سے پہلے بھوک لگی ہونا ضروری ہے،

جو کوئی کھانا شروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ





موصوفی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج پر ہی مرتبہ زود پاک پر عطا فرمایا اس پر سو دس سال فرماتا ہے۔

ہرگز طبیب کا محتاج نہ ہوگا۔“ (الحیاء العلوم ج ۲ ص ۵)

یا الہی! پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا  
از پئے غوث و رضا کر بھوک کا گوہر عطا

**اختیاری بھوک** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!  
پیٹ بھر کر کھانا مباح یعنی جائز ہے مگر ”پیٹ کا قفلِ

مدینہ“ لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شہوات سے بچاتے ہوئے حلال غذا  
بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شمار فوائد ہیں۔ کھانا میسر نہ ہونے  
کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے  
کے باوجود محض رضائے الہی عزوجل کی خاطر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں  
کمال ہے۔ چنانچہ روایت ہے، ”سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالک  
و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۲۶ حدیث ۵۶۴۰)

لوٹ لے رحمت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا

پائے گا جنت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا

جنت میں آقا کا پڑوس معلوم ہوا اختیاری طور پر بھوک برداشت کرنا  
ہمارے ملکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ





ماہانِ مسطفیٰ (جلد شانِ ہدایت) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود ہو کہ تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ اور سنت کی عظمت کے تو کیا کہنے! خود صاحبِ سنت ہر اپارِ رحمت، بِإِذْنِ رَبِّ الْعِزَّةِ مَالِكِ بَحْتِ عَزَّ وَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَحْتِ نشان ہے، ”جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ بَحْت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

پارہ ۲۶ سورۃُ الْأَحْقَاف کی آیت نمبر ۲۰ میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ  
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا  
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ  
الْهُونِ

ترجمہ کنز الایمان: تم اپنے  
حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی  
زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں بَرَّت  
چکے تو آج تمہیں ذلت کا عذاب  
بدل دیا جائے گا۔ (ب ۲۶ الاحقاف ۲۰)

سرکاری بھوک شریف  
صدر الافاضل علامہ مولانا مفتی سید

محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الخادی خزانۃ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنْیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو تَوْبِیْخ (توبہ ہی۔ بخ، یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضور کے اصحاب علیہم الرضوان نے لذاتِ دُنْیویہ سے گناہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم





خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس نے اٹھ پانچ مرتبہ کھانا کھا اور اس مرتبہ تمام اہلِ ہذا پاک پر خانہ قیامت کے دن بھی کھاتے تھے۔

کی حدیثِ پاک میں ہے، خُصْرُ سَيِّدِ عَالَمٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری تک خُصْرُ کے اہلِ بَیْتِ اطہار علیہم الرضوان نے کبھی جو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولتِ سرائے اقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گور کی جاتی تھی۔ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے لٹھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (عزرائی العرفان ص ۹۰۷)

کھانا تو رکھو جو کی روٹی، بے چھٹا آٹا روٹی بھی موٹی وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کون و مکان کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر فاتے سے ہیں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**کئی کئی راتیں فاقہ** حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی راتیں

مُسَلَّسِ فاقہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ کونانِ شَیْبِیْنہ (یعنی رات کی روٹی) مَیْسُور نہ آتی اور اکثر جو کی روٹی کھاتے۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۳۶۷)

حضرت سَیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ

مدینہ منورہ، سردارِ مکتہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**اہلبیت کا کھانا**



عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پہلا زادِ پاک کی کھڑک سے نکلا گیا تھا۔

نے جو کے عوض اپنی زرہ رہن (یعنی گروی) رکھی۔ اور میں جس کی روٹی اور پکھلی ہوئی متغیر غدہ چربی لے کر نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا، اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ”محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی آل کو نہ بھی صحیح کو صاع بھر (یعنی تقریباً پونے تین کلو) کھانا میسر آیا اور نہ شام کو۔“ اور محمد مدنی، رسولِ عربی، شہنشاہِ زمینی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل نو گھروں پر مشتمل تھی۔ (صحیح بخاری ج ۳ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۵۰۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اس شاہِ خوشِ نصال**

محبوبِ ربِّ ذوالجلالِ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ میرے مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فقرِ اختیاری تھا۔ ورنہ خدا کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فیض پہنچتا ہے۔ پختانچہ

**ایک صاحبِ نظر کی حکایت!** ایک ولی اللہ نے روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کے لیے پکڑا پھر اس میں روحانیت کی نظر سے

غور کیا تو اس ٹکڑے میں ایک نور کا تار نظر آیا پھر اس نوری تار کے ذریعے نظر جو اوپر کو





(درجہ اولیٰ، ص ۱۰۸، م) اس کتاب میں مذکور ہے کہ ۲۰۱۱ء میں چنگل شاہ نے اس کے لئے بطور کرسمس پیش کیا۔

دوڑائی تو دیکھا کہ وہ ٹوری تار باعثِ ایجادِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کی ایک شعاع سے وابستہ ہے۔ شروع میں وہ شعاع ایک نظر آئی۔ پھر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غفور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کی شعاعیں دنیا کی ہر نعمت تک پہنچ رہی ہیں۔

(الانبریز ص ۲۲۹)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
کیا نورِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

**پیٹ پر دوپٹہ** حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے مکے مدینے کے شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

بارگاہِ بے کس پناہ میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ سلطانِ نجر و بر، مدینے کے تاجور، محبوبِ رب اکبر عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے شکمِ اظہر سے کپڑا اٹھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ حضرت سیدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ پتھر بھوک کی سختی اور کمزوری کی

وجہ سے پیٹ پر باندھے جاتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۶۹، رقم الحدیث ۳۷۲)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
ہم غلاموں کو ملیں حوان مدینے والے





محدثہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر حرکت سے نواز و پاک چمکے ایک نیا عالم برپا ہو چکا ہے۔ گواہوں کیلئے حکمت ہے۔

## سامانِ عزت

ابو بَجْرِ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھوک کی شدت درپیش ہوئی تو ایک پتھر لے کر شکمِ انور پر باندھ لیا اور فرمایا، خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں عمدہ خوراک کھانے والے اور آسودہ زندگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے روز بھوکے ننگے ہوں گے۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو معزز (یعنی عزت والا) بنانے کی کوشش میں ہیں حالانکہ وہ ذلت کا سامان کر رہے ہیں۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ذلیل کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ اُن کیلئے سامانِ عزت ہے۔

(الخواصک المذنیۃ ج ۲ ص ۱۲۳)

## دیوانگی بھرے جذبات

میتھے میتھے اسلامی بھائیو!

نہی رحمت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

شان و عظمت پر ہماری جانِ قربان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھوک سے والہانہ محبت تھی اور آہ! ایک ہم جیسے عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والے بھی ہیں کہ اگر کھانا تیار ہونے میں ذرا تاخیر ہو جائے یا کھانا ہمارے نفسِ لذت شناس کو نہ بھائے تو گھر والوں پر بگڑ جائیں۔ کاش! ہمیں بھی قصداً بھوکا رہنے اور بھوک کی شدت کے باعث بہ نیتِ سنت کبھی کبھی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمہ پاکیزہ و شریف و محترم ہے۔ تعالیٰ اس کے لئے ایک بڑا اجر رکھتا ہے۔ ہر اللہ پکارتا ہے۔

اپنے پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت بھی نصیب ہو جاتی۔ آہ! کاش! صد ہزار کاش! سنگِ مدینہ انسان کے بجائے گوجہ جاناں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی پتھر ہوتا اور جانِ جاناں، سلطانِ کون و مکاں، رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہاں گزر فرماتے اور..... اور..... زہے قسمت! کبھی کبھی مبارک قدموں کے مقدس تلووں کو چومنے کی سعادت پاتا۔ مجھ میں اتنی جرأت تو نہیں کہ شکمِ اطہر پر باندھے جانے کی تمنا کو پروان چڑھاؤں، مگر کاش! کاش! صد کروڑ کاش! کبھی ایسا بھی ہو جاتا کہ ”بے تاب بھوک“ کو حاضری کی اجازت دیکر مجھ غریب سے تحصیل کسی بامقصد پتھر کو شکمِ اطہر کی خاص ثمرت عنایت فرمانے کے قصد سے میرے مدنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس کی جانب اپنا دستِ انور بڑھاتے اور ضمناً مجھے دستِ بوسی کی خیرات سے نواز دیتے..... آہ! آہ!

میں کہاں اور کہاں اُن کا وُجُودِ مسعود

میری اوقات ہی کیا اُن پہ ہوں سوا کھ وُرد

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی بھوکِ شریف  
جب مَدَن کے گلوں پر تشریف لائے تو کمزوری کے باعث ترکاری کی سبزی آپ علیہ السلام کے پیٹ





مجلسِ مسطیع (مجلد اول) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ان لوگوں کو اپنے آپ سے الگ کر دیا۔

مبارک کے باہر سے نظر آتی تھی۔ (شمائل رسول مترجم ص ۱۲۱) اور جن چالیس دنوں میں ربُّ العالمین غزوِ جُلّ سے ہم کلام ہونے کا شرف پایا، آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ نہیں کھایا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۱)

حضرت سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس اونی اور پچھونا بالوں سے بنا ہوا تھا، جو شریف کی روٹی نمک کے ساتھ تناول فرماتے۔ (شمائل رسول مترجم ص ۱۲۱)

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے کوئی گھر نہیں بنایا، جہاں نیند قد مبوسی کرتی آرام فرمالیتے، بالوں کا لباس زیب بدن کرتے اور درخت کے پتے تناول فرماتے۔ (ایضاً)

حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھانا تر گھاس تھا۔ خوفِ خدا غزوِ جُلّ سے اس قدر روتے کہ مبارک رخساروں پر نشان پڑ گئے تھے۔ (ایضاً)

فائقہ انبیاء کے صدقے میں

لذتِ نفس سے بچا یا رب! عزوجل





فہم ان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھراؤ اور شریف چہرہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

حضرت سیدنا سرورِ وق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں اُمّ المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی یاد کر کے

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو

انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں، ”میں جب کبھی پیٹ بھر کر کھا لیتی ہوں تو میرا جی رونے کو چاہتا ہے، پھر میں دونے لگتی ہوں۔“ میں نے عرض کیا، کیوں؟ فرمایا، ”مجھے میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وہ حالت یاد آتی ہے، جس پر ہم سے مفارقت (یعنی جدائی) فرمائی کہ کبھی بھی دن میں دوسرے روٹی یا گوشت سے پیٹ بھرنے کی ثواب نہ آئی۔“

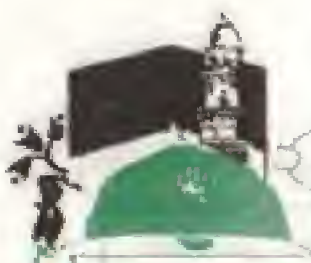
(جامع ترمذی ج ۴ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۳۶۳)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عائشہ صدیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر  
ہائے! بھرتے ہیں غذا میں ہم شکم میں ٹھونس کر

عشاقِ غور کریں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف اُمّ المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے کہ اگر کبھی پیٹ بھر کر کھا بھی لیں تو غمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں روئیں اور آہ! دوسری طرف ہم گنہگاروں کا حال ہے کہ گلے تک خوب ڈٹ کر کھا لیں اور پیٹ مکمل بھر جائے مگر دل نہ بھرے۔





رومان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تہمتیں (عندہ السلام) اٹھاتے ہیں تو ان کی ہر بات میں ایک ایسا دلائل سے نوازا ہوا ہے۔

یاد رہے! جب بھی روایات میں اہل اللہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مراد لیں، ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور ان کے پیٹ بھر کر کھانے میں فرق ہوتا ہے۔

کارپا کاں راقیاس از خود مگر

(یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)

ہماری اسلامی بہنوں کو بھی اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گی اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور مدنی انعامات پر عمل کر کے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ کارڈ پر کر کے اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی رہیں گی تو ان شاء اللہ عزوجل بیڑا پار ہوگا۔ ایک دعوتِ اسلامی والی اسلامی بہن کی رقت انگیز حکایت ملاحظہ فرمائیں۔ پُچھنا چھ

سانگھڑ (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلیفہ بیان ہے کہ میری بہن بنت عبدالغفار عطاریہ کو کینسر کے موذی مرض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی۔

اسلامی بہن  
کی حکایت



نورانی مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ پروردگار نے ان کو وحی کے ذریعے عطا کیا ہے اس کی اطاعت کریں۔

ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم و بیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اسپتال (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) میں داخل کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ اسپتال میں رہیں مگر حالت مزید ابتر ہوتی چلی گئی۔ اچانک انہوں نے با آواز کَلِمَہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا، کبھی کبھی درمیان میں الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یا حَبِیْبَ اللّٰہِ بھی پڑھتیں۔ بلند آواز سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ورد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھتا تھا، عجیب ایمان افروز منظر تھا، جو آتما مزاج پُرسی کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ ذِکْرُ اللّٰہِ شروع کر دیتا۔ ڈاکٹر ذ اور اسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عزّوجلّ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ مریض شکوہ کرنے کے بجائے مسلسل ذِکْرُ اللّٰہِ میں مصروف ہے۔ تقریباً 12 گھنٹے تک یہی کیفیت رہی، اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے کَلِمَہ طیبہ کا ورد کرتے کرتے ان کی رُوح قَفْسِ غُصْرٰی سے پرواز کر گئی۔ اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی کَامَہ فی ماحولِ مرحومہ کو اس آگیا؟ ان کا



ہمارے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے اللہ پروردگار کے آسمانوں پر ایک نیا عالم کے دو سال کے کرب و محنت میں لے گئے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ غُزُو جُلَّ كَامِ بْنِ كَيْسٍ خَدَاكِي قَسَمَ! وَهُوَ خَوْشٌ نَصِيبٌ هُوَ جَوَّاسٌ دُنْيَا سَ كُلِّهِ  
پڑھتے ہوئے زُخْمَتْ ہو۔ نَحْيَ رَحْمَتِ، شَفِيعِ أُمَّتِ، مَا لَيْكَ جَنَّتِ، مَحْبُوبِ رَبِّ الْعَزَّةِ  
غُزُو جُلَّ وَصَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَا فَرَمَانَ جَنَّتِ نِشَانِ ہِے، جِس کَا آخِرِی کَلَامُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
(یعنی تَحْلِیْمَةُ طَیْبِہ) ہو وہ داخلِ جَنَّتِ ہوگا۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

دُودُنْ مِی اِیْکِ یَارِ  
کھانے کی پسند کا اظہار  
ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھوک شریفِ اختیاری تھی،  
پُچھا نہ خُصُّوْا کَرَمَ، نُوْرُ مَجْسَمِ، شَاہِ بَنِیْ آدَمَ صَلِی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ”میرے رب غُزُو جُلَّ نے میرے لیے یہ پیش فرمایا  
کہ میرے واسطے مَکَّہ مَکْرَمَہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے  
عرض کیا، یَا اللّٰہُ غُزُو جُلَّ مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن  
بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ و زاری کروں اور تجھے یاد کروں  
اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔“ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۵۵ رقم الحدیث ۲۳۵۴)

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے

سلام اُن پر غمِ اُمت میں جو آنسو بہاتے تھے

روزانہ ایک مرتبہ کھانا سنت ہے، پُچھا نہ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

دُنْ مِی اِیْکِ یَارِ کھانا





مروی ہے، رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب صُح کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تیناؤل فرما لیتے تو صُح نہ کھاتے۔

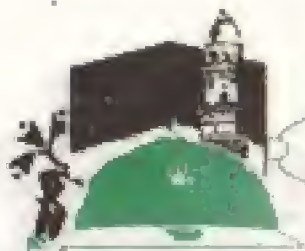
(کنز العمال ج ۷ ص ۳۹ رقم الحدیث ۱۸۱۷۳)

**دن میں تین بار کھانا کیسا؟** **میتھے میتھے اسلامی بھائیو!**  
ہمارے یہاں عموماً دن میں تین بار کھانے کا

معمول ہے۔ اگرچہ یہ گناہ نہیں مگر سنت بھی نہیں، کھانے پینے کے شوق نے یہ انداز دیا ہے۔ یہ بات ذہن نشین فرما لیجئے کہ جو جتنا زیادہ کھائے گا قیامت میں حساب اُس کے ذمہ اتنا ہی زیادہ آئیگا۔ روزانہ ایک بار کھانا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّتِ عَادِیَّہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِس سُنَّتِ پر عمل کرتے ہوئے کئی بُرگانِ دین و جنہم اللہ تعالیٰ کا دن میں صرف ایک بار کھانے کا معمول رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اِس سُنَّتِ پر عمل نہ کرے تو اُس کو ملامت نہیں کی جائے گی۔

وہ عاشقانِ رسول <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup> جو سُنَّتوں کا بہت دُرور کھتے اور قدم قدم پر سُنَّت کی بات کرتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ جو دن میں چار یا پانچ بار کھاتے ہیں اُن کیلئے ضرور مقامِ افسوس ہے۔ ایسے لوگوں کا دُنیوی طور پر کم از کم یہ نقصان تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ اکثر پیٹ کی خرابی کے شاکِی رہتے ہیں۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال





موسے علیہ السلام نے فرما دیا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود نہ ہو جس کے پاس بھرا کر کھانا رکھا جائے۔

ظاہری کے بعد سب سے پہلی پذعت، پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نفسِ دنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔“ (اس قول میں بدعتِ مباحہ یعنی جائز بدعت مراد ہے)۔ (قَوْتُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۳۲۷)

**وَسْوَسَہ:** ایک طرف تو ایک بار کھانا سنت ہے اور دوسری طرف سحری اور افطار بھی سنت ہے جو کہ دو وقت کے کھانے پر مشتمل ہے۔ اس کا کیا حل؟

**وَسْوَسَہ کا علاج:** بے شک سحری اور افطار سنت ہے۔ ”افطار“ کے لغوی

معنی ہیں، ”روزہ کھولنا“ لہذا اگر ایک پختا بھی نکل گیا تو افطار ہو گیا، مگر ان دونوں اوقات میں مُرُوجہ کھانا یعنی پیٹ بھر کر کھانا ہی سنت نہیں۔

ایک آدھ گھجور یا پانی کے گھونٹ کے ذریعے بھی سحری اور افطار کر سکتے ہیں جس غذا کو عرفاً ”کھانا“ کہتے ہیں، یعنی روٹی سالن وغیرہ، تو اگر اس

کھانے کو کوئی شخص دن میں ایک بار کھالے اور اُسی روز مزید تین بار ایک ایک گھجور بھی کھائے یا ایک ایک کپ چائے پی لے اُس کے بارے میں

یقیناً کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اس نے چار بار کھانا کھایا بلکہ یہی کہا جائے

گا کہ اس نے صُرف ایک بار کھانا کھایا۔ لہذا افطار میں ایک آدھ گھجور یا پانی

پر گزارہ کر کے اور سحری میں مُرُوجہ کھانا کھا کر سحری اور افطاری کی

سُنّتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دن میں ایک بار کھانے کی سنت کو بھی نبھایا



عومان معطلی (اسلام آباد جی ایم) جس کے پاس میر تقی میر کا ہاتھ لکھا ہوا نسخہ شریف درج ذیل لوگوں کی بے گارہی تھی ہے۔

جاسکتا ہے۔ ”افطار“ میں لوگ ڈٹ کر ”پھل پکوڑے“ کھائیں اس کیلئے آج کل ماہِ رَمَضَانِ الْمُبَارَك میں عموماً مساجد میں مغرب کی جماعت تاخیر سے ہوتی ہے تو اگر کسی نے افطار میں کئی کھجوریں، پھل، پکوڑے وغیرہ کھالئے تو یہ ایک وقت کا کھانا ہو گیا کہ کھانا صرف قورمہ روٹی اور پلاؤ بریانی کو ہی نہیں کہتے! اب اگر سحری میں بھی کھانا کھایا تو یہ دو وقت کھانا کھایا کہلائے گا۔ میرے آقا علیحضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سحری و افطار کا انداز ملاحظہ ہو۔ پختانچہ

حضرت مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ

## روزہ میں ایک وقت کھانا

علیہ کا بیان ہے کہ میں نے رَمَضَانِ الْمُبَارَك

کی ۲۰ تاریخ سے اعحکاف کیا۔ علیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعحکاف کروں، مگر (دینی مشاغل کے باعث) فرصت نہیں ملتی۔“ آخر ۲۶ رَمَضَانِ الْمُبَارَك کو فرمایا: ”آج سے میں بھی مُعْتَكِف ہی ہو جاؤں۔“ مولانا محمد حسین میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو افطار فرمالتے مگر) علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سحر کو صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔“ ایک دن میں نے دریافت کیا: ”





نہایت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس میرے گھر کے دروازے پر آئے اور اس نے دعا پڑھائی۔

خُصُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟“ فرمایا: ”نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنت ہے، اس لئے چٹنی آتی ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۷۱)

سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! ایکِ سُنّت، سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اول آخر نمک استعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اول آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ستر بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

یا الہی! مجھ کو بھی کر بھوک کی نعمت عطا  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
از طفیلِ سیدی و مرشدی احمد رضا

**روزہ میں ایک بار کھانا** مُنْتَخَب احادیث کا مجموعہ ”ریاض الصلحین“ کے مؤلف حضرت سیدنا امام مُحِیِّ الدِّین

ابوزَکَرِیَّا یَحْیٰی شَرَفُ الثَّوَدِی علیہ رحمۃ اللہ القوی صَائِمُ الدَّہْرِ (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے تھے) دن میں صُرف ایک بار یعنی بعد نمازِ عشاء کھانا تناول فرماتے اور صُرف پانی پی کر سَحَوی کرتے تھے اور رات کو صُرف چند لمحے آرام فرماتے۔

(بیش لفظِ ریاض الصلحین مؤرخم ص ۱۶)

**خوب روزے رکھیے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر دین و دنیا کے کاموں میں رُکاوٹ نہ پڑتی ہو،





ہمدان معطر (ملفوظات میں) جس کے پاس میرا ذکر اور اس نے کچھ روزہ پاک نہ پڑھا تھا، وہ بد بخت ہو گیا۔

والدین وغیرہ بھی ناراض نہ ہوتے ہوں، تو خوب نفل (نہ روزے رکھنے چاہئیں کہ اکثر بزرگانِ دین و جنتہم اللہ تعالیٰ ایسا کرتے رہے ہیں۔ ایک ایک لمحہ ان شاء اللہ عزوجل عبادت میں گزرے گا اور دن بھر کھانے پینے سے بھی بچے رہیں گے اور پیٹ کا قفل مدینہ لگانے میں بھی سہولت رہیگی۔ ہاں مگر غری و افطار میں کم کھانے کی ترکیب رکھے۔ اپنے اندر نفل روزوں کا شوق پیدا کرنے کیلئے فیضانِ رمضان سے ”نفل روزوں کا بیان“ پڑھے یا سنئے کیوں کہ گناہوں سے بچنے کیلئے ان کے عذاب اور نیک اعمال کا ذہن بنانے کیلئے ان کے فضائل جاننا اچھائی مفید ہوتا ہے۔ سرِ دست روزہ کی ایک فضیلت سنئے اور جھوٹے، پٹانچے

**زمین بھرسونا** اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منورۃ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رعیت نشان ہے، ”اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھرسونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت کے دن ہی ملے گا۔“

(مسند ابی یعلیٰ ج ۵ ص ۲۵۳)

**سوئے کا دسترخوان** حضرت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے، ”بروز قیامت روزہ داروں کیلئے عرش کے



دوسرا مصلحتی (مصلحتی بنام) اس نے کچھ پر ایک بار دُورِ پاک پر اللہ تعالیٰ اُس پر دن رخصت بھیجا ہے۔

نیچے سونے کے دسترخوان بچائے جائیں گے۔ جن میں موتی اور جواہرات جوئے ہوں گے، ان پر چٹتی پھل، چٹتی مشروبات اور انواع و اقسام کے کھانے پُنے ہوئے ہوں گے، روزہ دار کھائیں گے اور مزے اڑائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سخت حساب و کتاب سے دوچار ہوں گے۔ (الْبُذُورُ السَّافِرَةُ ص ۲۶۰)

فصلِ ربِّ سے راحتوں کا شجر میں سامان ہے

روزہ داروں کیلئے سونے کا دسترخوان ہے

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی مَدَنیوں میں سفر اور روزانہ فکروِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکات سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ شستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سے کسی نے اِسْتِفسار (اِس - تَحْت - سار) کیا، دن میں

ایک بار کھانا کیسا ہے؟ فرمایا، یہ صدیقین (جو اولیائے

روزانہ تین بار کھانے والے کی مَدَنیّت ہے)

کرام کی سب سے افضل قسم ہے اُن) کا کھانا ہے۔ عرض کیا، دن میں دو بار کھانا کیسا

مَدَنی انعامات کا کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ملتا ہے۔ اِس میں دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھنے کی

خاترات ۱۴۱۷ھ اصلاح اعمال کا بہترین ذریعہ ہے۔





فیضانِ مدینہ: حضرت سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھانے پر اس مرتبہ زور دیا کہ پھر اس پر حاکمِ خداوندی نے اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہے؟ فرمایا، یہ مؤمنین کا کھانا ہے۔ عرض کیا، اگر کوئی دن میں تین بار کھائے تو؟ فرمایا، ایسے شخص کے گھر والوں کو چاہئے کہ اُس کو تھان (یعنی موشیوں کے طوٹیلے) میں رکھیں۔ (جہاں جانوروں کی طرح ہر وقت کھانا پیتا رہے!) (رسالة الفیضیہ ص ۱۴۲)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! سیدنا سہیل بن عبد اللہ**

نُشتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے صدیقین میں سے تھے۔ خود بیس بیس دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے مگر عام مسلمانوں کیلئے دو وقت کے کھانے کو انہوں نے معیوب نہیں رکھا کیوں کہ صرف ایک بار کھا کر سارا دن گزارنا، کام دھندا اور محنت و مشقت کرنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔ البتہ دن میں تین بار کھانا ان کو سخت ناپسند تھا جیسا کہ ان کے ارشاد سے ظاہر ہے۔

عز و جل

مجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خدا توفیق دے

گم جری یادوں میں رہنے کی سدا توفیق دے

**کھجور اور پانی پر گزارا! حضرت سیدنا عمرؓ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما**  
**کھجور اور پانی پر گزارا! حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے**

رِوایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کے بعد دوسرا چاند دیکھتے ہیں، دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اور حضور سراپا نور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عَزَّوہُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں





مدینا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کچھ پڑھو اور کچھ لکھو اور کچھ سنو۔

نے عرض کی، اے خالہ جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گزر اوقات کیسے ہوتی تھیں؟ فرمایا، ہماری گزر اوقات دو سیاہ چیزوں یعنی گھجور اور پانی پر ہوتی تھیں۔ ہوائے اس کے کچھ انصار علیہم الرضوان سرکارِ نامہ ارسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوسی تھے۔ انہوں نے کچھ دودھ والی اوتھنیاں (یا بکریاں) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے مخصوص کر رکھی تھیں، اور وہ ان کا دودھ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا کرتے تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۶۴۵۹)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ

الوہی نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا ابوسلیمان علیہ رحمۃ

الرحمان فرماتے ہیں، مجھے رات کے کھانے میں سے

ایک قلم کم کر دینا ساری رات کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔ مزید فرماتے ہیں،

بھوک اللہ عزوجل کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ صرف اپنے پسندیدہ

بندوں ہی کو عطا فرماتا ہے۔

(الحیاء العلوم ج ۳ ص ۹۰)

دُعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑ دو

رضائے حق کی خاطر لذتِ دنیا سے منہ موڑ دو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہمیں بھی اختیاری



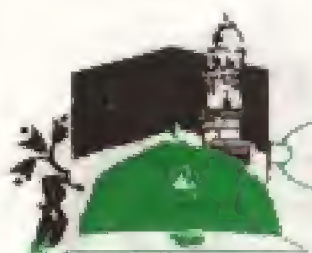
نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے اللہ کی رحمت کی تمام دریاہاں کا حال سے قیامت کے دن برائی نکالتے کی۔

بھوک یعنی قصداً کم کھانے کا مدنی خزانہ اور پیت کا افضل مدینہ نصیب ہو جاتا! **سُبْحَنَ اللّٰہ!** اللہ والوں کے نزدیک بھوک رحمت کا خزانہ ہے اور یہ خزانہ صرف نیک بندوں کو نصیب ہوتا ہے اور جس کو نصیب ہوتا ہے وہ اس خزانے کے شکرانے میں کیا کرتا ہے وہ اس حکایت سے سمجھے۔ چنانچہ

**بھوک کا خزانہ اور اس کا شکرانہ**  
حضرت سیدنا ابراہیم بن اذہم علیہ رحمۃ اللہ المعظم بلخ کے بادشاہ تھے، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہی ترک کر کے فقیری اختیار کر لی تھی۔ ایک روز آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے شکرانے میں چار سو رُکعت نفل ادا کئے۔ دوسرے روز بھی کھانا نہ پایا تو اسی طرح چار سو رُکعت نماز شکرانہ ادا کی، سات روز تک یہی ہوا، کمزوری بڑھی تو بارگاہِ خداوندی غزو و جہل میں عرض کیا، یارب العِزّت! تیری عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کچھ کھانے کیلئے عنایت ہو جائے تو کرم ہوگا۔ اُسی وقت ایک نوجوان نے حاضر ہو کر عرض کیا، حضور! ہمارے گھر آپ کی دعوت ہے، قدم رنجہ فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جب اُس نوجوان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بغور دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا، حضور! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھاگا ہوا غلام ہوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے کچھ پہلے ہی کہہ دیں تھے کہ یہاں سے جہانِ پاک کا جہانِ پاک ہے ان کی دعا سے ملے گی۔

فرمایا، میں نے تم کو آزاد کیا اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تم کو بخشا۔ اُس کی اجازت لیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے رخصت ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عز و جل میں عرض کی، **یا اللہ! عز و جل میں اب تیرے ہوا کسی کو نہ چاہوں گا کہ میں نے تو تجھ سے صرف روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا مگر تو نے اتنی ساری دُنیا میرے سامنے کر دی!**

(تذکرۃ الاولیاء ص ۹۶)

ترجمہ

کثرتِ دولت کی آفت سے بچانا یا خدا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دے مجھے عشقِ محمد کا خزانہ یا خدا

**ایک خراب لقمہ کی تباہ کاریاں!** جو ہاتھ میں آیا بے سوچے سمجھے پیٹ میں اُٹھیلے، دھکیلتے رہنا تشویشناک ہے، چنانچہ

حضرت سیدنا معروف گرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، صرف ایک خراب لقمہ بعض اوقات دل کی کیفیت کو اس قدر تباہ کر دیتا ہے کہ پھر عمر بھر دل راہِ راست پر نہیں آتا اور بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وہی خراب لقمہ سال بھر تک تہجد کی نعمت سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ نیز بعض اوقات ایک بار بد رنگائی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قرآن کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(منہاج العابدین ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





پیشکش کنندہ: مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، لاہور۔

**چالیس دن کی نمازیں نامقبول**۔ میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جن کو عبادت و تلاوت میں دل نہ لگنے، نعت شریف و دعاء میں سوز و رقت نہ ملنے اور ہزار جہن کے باؤ جو دیکھتے ہیں

آنکھ نہ کھلنے جیسی شکایات ہیں اُن کیلئے حضرت سیدنا معروف گرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان میں عبرت کا بہت کچھ سامان ہے۔ **روزِ قِ حرام** سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسول مقبول، سیدہ آمینہ کے گلشن کے مہکتے پھول غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشادِ عبرت بُیاد ہے، جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی اور اس کی دعاء چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔

(فردوسُ الاخبار ج ۴ ص ۲۴۳ رقم الحدیث ۶۲۶۳)

**لقمہ حرام کی سزا**۔ مَنقول ہے، ”انسان کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑتا ہے، زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر

اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (مُکاشفَةُ الْقُلُوب ص ۱۰)

**نورِ بھڑپور سیدنا سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کا فرمانِ رغبت**



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو روزہ رکھے اور اس کا ہر روز ایک چم مہرہ کھائے گا اس کی سبکدوشی ہوگی۔

نشان ہے، ”جب بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تو اس کا خوف (یعنی سینہ) نور سے معمور کر دیا جاتا ہے۔“  
(الجامع الصغیر ص ۳۵ رقم الحدیث ۱۶۹)

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادریس علیہ رحمۃ اللہ الاکمل فرماتے

ہیں، میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رُحمتہم اللہ تعالیٰ کی صحبت میں رہا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیت کی

کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (۱) جو پیٹ بھر کر

کھائے گا اُسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔ (۲) جو زیادہ سوئے گا اُس

کی عمر میں بَرَکت نہ ہوگی (۳) جو صُرف لوگوں کی خوشنودی چاہے وہ رضائے الہی

غزوِ جَل سے مایوس ہو جائے گا (۴) جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا وہ

دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔  
(منہاج العابدین ص ۱۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ

حقیقت ہے کہ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو

جاتا، اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے اور بدن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جمعی

نصیب نہیں ہوتی، اس کا تجربہ (سُج۔ ر۔ ب۔) رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی قراویح

میں بہت سوں کو ہوتا ہوگا۔ کیوں کہ ”فوڈ کلچر“ کا دور ہے، دسیوں قسم کی غذائیں

ٹھونس ٹھونس کر پیٹ میں بھر دی جاتی ہیں، نتیجہ پھر کباب سمو سے اور پکوڑے وغیرہ



نوسانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ایک اور شرفِ خاص ہے خطِ قرآن اس کے لئے ایک نیا اور گہرا ہے اور یہی لائقِ یاد ہے۔

پیٹ میں ”گٹر گوں“ کرتے، ٹھنڈے میں ٹھنڈا پانی، مزیدار شربت اور کھٹی چیزوں کے بے تحاشہ استعمال کے سبب کھانسنے، کھنکارنے اور ڈکارنے سے آج کل مسجدیں گونج رہی ہوتی ہیں! نیز اگر کسی ایک کو کھانسی آتی ہے تو غالباً نفسیاتی طور پر دوسرے کو بھی آنے لگتی ہے اور یوں کھانسی کے شور میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے! حضرت سیدنا ابراہیم اڈھم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کا چوتھا ارشاد بھی انتہائی تشویش ناک ہے کہ جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کریگا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔ آہ! شاید لاکھوں مسلمانوں میں کوئی ہوگا جو آج غیبت و فضول گوئی سے بچنے کا ذہن رکھتا ہو۔ **یا اللہ عزوجل** ہمارا ایمان سلامت رکھ۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے

ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

**دین کا غلاف** حضرت سیدنا حامد لقاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نصیحت کا طالب ہوا، فرمایا، دین کی حفاظت

کیلئے قرآنِ پاک کی طرح غلاف بناؤ۔ عرض کیا، دین کا غلاف کیا ہے؟ فرمایا، ضرورت سے زیادہ باتیں کرنے سے بچنا، لوگوں سے بے ضرورت میل جول نہ رکھنا اور ضرورت سے زیادہ نہ کھانا۔ مزید فرمایا، اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ





دوسرا حصہ (جلد اول) میں نے یہ کہہ کر اللہ عزوجل سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہر مسلمان کے لیے نفع دے۔

اللہ عزوجل کے ہاں شاہِ خیرِ الانام اور صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علیہم  
الرضوان کے ساتھ اہل ایمان کی جنت میں کیسی بہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ  
زندگی میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے۔  
(تذکرة الواقعتین ص ۲۳۴)

**عبادت کی مٹھاسیں** حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ  
الواہی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی

خلاوت مفقود (یعنی مٹھاس غائب) ہو جاتی ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ  
عبادت کی خلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ  
الہی عزوجل کے جام پینے کے شوق میں کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔

(منہاج العابدین ص ۱۹۳)

عزوجل

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے  
یا الہی! کُشُر میں دیدار کی خیرات دے

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، عبادت ایک فن  
ہے جس کے سیکھنے کی جگہ خلوت (یعنی تنہائی) ہے اور اس کا اوزار بھوک ہے۔

(ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پڑا، شریف چہم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

حضرت سیدنا ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ، سلطانِ انبیاء، سرورِ ہر دوسرا،

صیبِ کبریا، عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان

**قیامت میں  
کون بھوکا ہوگا**

عبرت نشان ہے، ”نبوت سے لوگ دنیا میں عمدہ خوراک کھانے والے اور آسودہ

زندگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے دن وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۲ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۱۴۶۱)

بھوک کی نعمت بھی دے اور صبر کی توفیق دے

یا خدا ہر حال میں تُو شکر کی توفیق دے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے

محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

آپؐ شخص کی ڈکار سنی تو فرمایا، اپنی ڈکار کم کر، اس لئے کہ قیامت کے دن سب

سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔

(ترمذی ج ۴ ص ۲۱۷ رقم الحدیث ۲۴۸۶)

حضرت سیدنا ابوطالبؓ اُمّی رضی اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے

ڈکاری تھی وہ صحابی (یعنی ابو جحیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم!

جس دن سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے یہ بات ارشاد فرمائی، اُس





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قبر پر (میں نے) ایک کھجور کا پتھر رکھا جس کے نیچے ایک کھجور کا پتھر ہے جس کے نیچے ایک کھجور کا پتھر ہے۔

روز سے لے کر آج تک میں نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور مجھے اللہ عزوجل سے امید ہے کہ آئندہ بھی میری (پیٹ بھر کر کھانے سے) حفاظت فرمائے گا۔

(قُوْتُ الْقُلُوب ج ۲ ص ۳۲۵)

مجھے بھوک کی دے سعادت الہی  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
پے غوث دے استقامت الہی

**سبز کھال والے بزرگ!** حضرت سیدنا ابوطالبؑ الہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پائے کے عالم، محدث و مفکر بہت بڑے ولی اللہ اور تصوف

کے زبردست امام گزرے ہیں۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی نے تصوف میں ان کی کتاب ”قُوْتُ الْقُلُوب“ (قُو - ثُل - ق - لُوب) سے خوب استفادہ فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقویٰ کا عالم یہ تھا کہ ایک مدت تک کھانا ہی چھوڑ دیا تھا فقط مباح خود رو گھاس (یعنی قدرتی طور پر اُگ جانے والی گھاس) کھا کر گزارہ فرماتے رہے، صرف سبز سبز گھاس کھاتے تھے اس لئے آپ کی کھال سبز ہو گئی تھی!

**جنازہ پر شکر و بادم لٹائے گئے!** بوقت وفات کسی نے حضرت سیدنا ابوطالبؑ الہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سراپا عظمت میں

عرض کیا، حضور مجھے کچھ وصیت فرمائیے، فرمایا، اگر میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو





ہوئے (میں نے خود اپنے دل سے) جو کچھ پروردگار نے فرمایا ہے اس کی تلاوت کروں گا۔

میرے جنازہ پر بادام و شکر لٹانا، عرض کیا، مجھے کیسے پتا چلے گا؟ فرمایا، میرے پاس بیٹھے رہو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔ اگر میں نے تمہارا ہاتھ بَقْوَت دہالیا تو سمجھ لینا میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ پختانچہ ہاتھ میں ہاتھ دیدیا۔ جب وقتِ رخصت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا ہاتھ زور سے دہالیا اور روحِ قفسِ عنُصْرٰی سے پرواز کر گئی۔ جب جنازہ مبارک اٹھایا گیا تو اُس پر شکر و بادام لٹائے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ عرس ۶ جمادی الآخرہ ۳۸۶ ھ ہے۔ بغدادِ معلٰی میں ”مقبرۃ مالِکِیہ“ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائِضُ الانوار زیارت گاہِ خواص و عوام ہے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے  
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فائِزوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے بھائی کے ذمہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکَت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) میں عمر ۱۸ مئی سے لے کر ۲۰ مئی ۱۹۷۰ء تک ۲۰ سال کا عمر تھا جس کے دوران میں وہ ۱۷ سال کے تھے۔

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قلیس سیرۃ الربانی فرماتے ہیں، دنیا کی گنجی شکم سیری اور آخرت کی گنجی بھوک ہے۔

دُنیا کی گنجی

(نُزْهَةُ الْمَحَالِسِ ج ۱ ص ۱۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قیامت میں کون شکم سیر ہوگا!

ہر وقت لذیذ اشیاء نگلتے رہنے والوں اور ذرا

بھوک لگی نہ لگی کہ جھٹ پٹ ڈٹ کر کھا ڈالنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ خدا

کی قسم! قیامت کی بھوک برداشت نہ ہو سکے گی، قیامت کی سیری کیلئے بہترین عمل

دنیا میں بھوکا رہنا ہے چنانچہ سلطانِ کریم و ہواد، راجتِ ہر قلبِ ناشاد، حبیبِ ربِّ العباد

عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بکباد ہے، جو دنیا میں بھوک اپناتے

ہیں وہ قیامت کے روز سیر ہوں گے۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۹ ص ۱۷)

حضرت سیدنا ابونہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، تاجدارِ رسالت،

شفیعِ اُمت، مالکِ کوثر و جنت، سراپاِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ڈھارس

نشان ہے، (بروزِ قیامت) حساب کی شدت اُس بھوکے پر نہ ہوگی جس نے (دنیا میں)

فاقہ اور بھوک پر صبر کیا ہوگا۔ (الْبُدُورُ السَّافِرَةُ ص ۲۱۲)

یا الٰہی! جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے

ساقی کوثر شہ جو دو عطا کا ساتھ ہو





دورانِ محفل (علیہ السلام) نے اس طرح نصیحت فرمادی کہ ہر مومن کو چاہیے کہ اس کا دل ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے۔

**قیامت کی چلچلاتی دھوپ** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

غور تو فرمائیے! قیامت کا معاملہ کس قدر سنگین

ہے، دنیا میں صرف چند منٹ (م۔نٹ) کی لذتِ نفس کی خاطر ڈٹ کر کھانے

پینے والوں کیلئے کس قدر کڑی آزمائش ہے۔ آہ! آہ! آہ! ایک تو قیامت کی چلچلاتی

دھوپ، اوپر سے زمین بھی تانے کی، پھر پاؤں بھی ننگے، مزید بھوک اور پیاس کی

شدتِ آلامان وَالْحَفِیْظ۔ نفس کی اطاعت میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے پُٹانچے

**نفس نے جہنم میں پہنچا دیا!** حضرت سیدنا ابوالحسن رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے اپنے والد کو فوت ہونے کے دو سال کے

بعد خواب میں قبر (یعنی ڈامر) کے لباس میں دیکھ کر پوچھا، یہ کیا! آپ کو جہنمیوں کے

لباس میں دیکھ رہا ہوں! والد نے جواب دیا، پیارے بیٹے! میرا نفس مجھے جہنم میں

لے گیا تم نفس کے دھوکے سے بچ کر رہنا۔ (مُکَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۲۰)

سُرُورِ دِیْن لَیجے اپنے ناٹوانوں کی خبر

نفس و شیطان سدا اکب تک دباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش شریف)

**یا اللہ عزوجل!** ہمیں نفس کی شرارتوں سے بچا اور فقط تیری رضا کیلئے ”پیٹ کا

قفل مدینہ“ لگاتے ہوئے بھوک و پیاس برداشت کرنے کا جذبہ نصیب فرما۔ اور





فَرِیْقَانِ مَصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس نے مجھ پر ایک بار از رو پاک پر ملائکہ داخل اس پر اس رشتہ بچتا ہے۔

ہمیں قیامت کی شدید بھوک و پیاس اور ہر ہولناکی اور جہنم کے عذاب سے امان دے۔  
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا الٰہی! خوب ڈٹ کر کھانا پینا چھوڑ دوں

کر کرم کہ نفسِ امارہ سے رشتہ توڑ دوں

**بھوک کے دس فوائد**  
(۱) دل کی صفائی (۲) رشتہ قلبی (۳) نساکین کی بھوک کا احساس (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی

یاد (۵) گناہوں کی رغبت میں کمی (۶) نیند میں کمی (۷) عبادت میں آسانی (۸) تھوڑی روزی میں کفایت (۹) تند رستی (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۱ تا ۹۶ سے مختصر کر کے)

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں،  
یُرْکَانِ دِیْنِ رَاحَمَتُہُمُ اللہُ النَّبِیْنِ فرماتے ہیں، الْجُوعُ رَأْسُ مَا لَنَا یعنی بھوک ہمارا  
بہترین سرمایہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت، سلامتی، عبادت،  
خلاوت اور علم نافع حاصل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے بھوک اور اس پر

صبر کرنے کے سبب حاصل ہوتا ہے۔ (منہاج العابدین ص ۱۰۸)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذوالجلال  
از طفیلِ مصطفیٰ کر بھوک سے مجھ کو نہال  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



فَیْزَانِ فِیضَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جو شخص بھرپور دوا پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## بروزِ قیامتِ ضیافت

مشہور تاجی حضرت سیدنا کعبُ الْأَخْبَار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بروزِ قیامت مُنادی ندا دے گا،

اے اللہ عزوجل کی رضا کیلئے بھوکے پیاسے رہنے والوں! ٹھوایہ سن کر بھوک سہنے والے آکر دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے جبکہ دوسرے لوگوں کا ابھی حساب کتاب جاری ہوگا۔

(نزهة المجالس ج اول ص ۱۷۸)

گدا بھی مُنتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا

خدا دنِ خیر سے لائے تخی کے گھر ضیافت کا (عذائق بخشش شریف)

## جنت و دروازے کے دروازے

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، پیٹ اور شرمگاہ جہنم

کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور اس کی اضل پیٹ بھر کر کھانا ہے۔ اور

عاجزی و انکساری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی

جو (یعنی بنیاد) بھوک ہے۔ اپنے اوپر جہنم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے

جنت کا دروازہ کھولتا ہے کیوں کہ ان دونوں معاملات کے اندر ایک دوسرے میں

مشرق و مغرب کی طرح فُزق ہے، لہذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا

یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذریعے عاجزی اپنا کر جنت کے قریب

ہوا وہ جہنم سے دُور ہوا اور جو جُث کر کھانے کے ذریعے پیٹ اور شرمگاہ کی آفتوں میں مبتلا ہوا



قرآنِ مجید میں صریحاً مذکور ہے کہ جس کے پاس میراث ہو اور اس نے مجھ پر ذرہ ذرہ پاک نہ پڑھا تھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

وہ مجنّم سے قریب ہو کر خست سے دُور جا پڑا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۲)

دور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی

کاش! صورت ہو، حُلد پانے کی

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں، ”تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم

کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے

اور تم پر کھانے پینے میں میانہ رُوی لازم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اصلاح ہوتی اور

فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۸۳ رقم الحدیث ۴۱۷۰۶)

حضورِ سیدنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہ

السرّانی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے میں چھ

آخیں ہیں، (۱) مناجاتِ خداوندی عزوجل سے محرومی (۲) علم و حکمت کی حفاظت

میں مشکلات (۳) مخلوق پر شفقت سے دُوری۔ کیوں کہ شکم سیر سمجھتا ہے بھی کاپیٹ

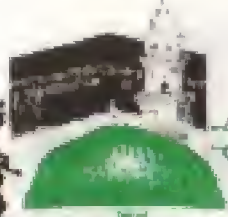
بھرا ہوا ہے یوں مسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ (۴) عبادتِ بوجھ

محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵) خواہشات کا نجوم ہوتا ہے (۶) نمازی مساجد کی طرف

جار ہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیٹ اٹھا کے چکر لگا رہے ہوتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۲)





فیضانِ احطیٰ ملو گا عطرِ عذو کا وصال جس نے کھ پل کر چھوڑا اور نہ کھانے کی بات کے ان پھر لی علامت ملے گی۔

## خشک روٹی اور نمک

حضرت سیدنا محمد بن واسع علیہ رحمۃ اللہ  
النافع خشک روٹی نمک سے کھا لیتے اور فرماتے،

”جو دنیا میں اتنی مقدار میں راضی ہو جاتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔“

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۱۲۲)

## کھانا عقل کو کھا جاتا ہے

ابنِ نجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، امامِ اعظم ابو  
حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا، جب دُنیا کا

کوئی اہم کام آجائے تو اسے پورا کرنے سے پہلے کھانا مت کھاؤ کیوں کہ فَإِنَّ الْأَكْلَ يَغَيِّرُ الْعَقْلَ یعنی کھانا عقل کو کھا جاتا ہے۔ (مناقبِ ابی حنیفہ للکردی ص ۳۰۱)

## دل کی سختی کے اسباب

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
فرماتے ہیں، دل کی سختی کے دو اسباب ہیں، (۱)

پیٹ بھر کر کھانا (۲) زیادہ بولنا۔

یادہ گوئی کی، ڈٹ کے کھانے کی

مزدہل

دورِ عادت ہو یا خدا یا رب!

## سات لقمے

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سات یا نو لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے

(اَحْيَاءُ الْعُلُومِ ج ۳ ص ۹۷)

تھے۔





شیرانِ فضیلت: صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر نوروں و درخشاں نہ چڑھا اس نے جہاں کی

**پیٹ بھر کر کھانے کی آفتیں بیان کرتے ہوئے حُجَّةُ**  
الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے  
ہیں، (پیٹ بھر کر کھانے والے کی آنکھوں میں) اکثر اوقات

**پیٹ بھرنے کی**  
**پریشانیوں**

نیند بھری رہتی ہے پھر اس حالت میں اگر تہجد پڑھے بھی تو عبادت کی صلاوت  
(یعنی مٹھاس) نہیں پاتا۔ پھر مُجَرَّد شخص جب پیٹ بھر کو سوتا ہے تو اسے اِختِلَام ہو  
جاتا ہے اب اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرے تو یہ بھی تکلیف دہ امر ہے اگر وتر کو  
تہجد تک مؤخّر کر رکھا ہو تو تہجد تو گئی، وتر پڑھنے سے بھی محروم ہو جاتا ہے یہ سب  
پیٹ بھرنے کا وبال ہے۔  
(احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۴)

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قُدَس سرُّہ الرِّئاسی  
فرماتے ہیں، اِختِلَام ایک عُقُوبَت (مصیبت)

**اِختِلَام کا ایک سبب**

ہے۔“ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ بے موقع غسل کی  
مُشکلات کی وجہ سے اس طرح بہت سی عبادات چھوٹ جاتی ہیں۔ پس نیند منہجِ آفات،  
پیٹ بھرنا اس کا سبب اور بُھوکا رہنا ان (آفات) کو قَطْع کرنا (یعنی کاٹنا) ہے۔ (ایضاً)

سرکارِ والا بتیار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار،  
دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

**شیطانِ خُون میں**  
**گردش کرتا ہے**

والہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”بے شک شیطان





”وَمَا كَانَ لِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا“ (بُخَارِی ج ۱ ص ۶۶۹ حدیث ۲۰۳۸)

انسان (کے بدن) میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔“ (بخاری ج ۱ ص ۶۶۹ حدیث ۲۰۳۸)  
صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: پس اس کے راستوں کو بھوک کے ذریعے تنگ کرو۔  
(کشف الخفاء ج ۱ ص ۱۹۸)

**دو نمبریں**  
سَلَفِ صَالِحِينَ رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں، ”شُكِّمَ سَیْرُی نَفْسِی میں ایک نہہر ہے جدھر شیطان پہنچ جاتا ہے اور بھوک رُوح میں ایک نہہر ہے جو فرشتوں کی گزرگاہ ہے۔“

(سبع سنابل مترجم ص ۲۴۱)

ہمیں بارِ خدا یا پیٹ کا قفل مدینہ دے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
وسیلہ مصطفیٰ کا پیٹ کا قفل مدینہ دے

**چالیس دن کا فلتہ**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یو رگان دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین بھوک اور پیاس کے ذریعے شیطان کا راستہ تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ ثنثری

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس دن بھوکے رہتے پھر کچھ کھاتے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۸)  
انہیں سال بھر کے کھانے کیلئے صرف ایک ورہم کافی ہو جاتا!

(الرَّسَالَةُ الْقُشَيْرِيَّةُ ص ۴۰۱)



فیضانِ محبت علیہ السلام: علامہ محمد رفیع الدین صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ پاکستان کی کثرتِ مذہب یہ تھا کہ اس کے لئے تمہارا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کے چھ فرامین ملاحظہ ہوں، (۱) بروزی قیامت کوئی

عمل ضرورت سے زیادہ کھانے کو ترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُنّت

نہوی ہے (۲) سمجھدار لوگ دین و دنیا میں **بھوک** کو بہت زیادہ نفع بخش قرار

دیتے ہیں (۳) آخرت کے طلبگاروں کیلئے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں نقصان

دہ نہیں سمجھتا (۴) علم و حکمت کو بھوک میں اور گناہ و جہالت کو شگم سیری

میں رکھا گیا ہے (۵) جو اپنے نفس کو بھوکا رکھتا ہے اُس سے دُشمن سے ختم ہو جاتے

ہیں (۶) بندہ جب بھوکا، بیمار اور امتحان میں مبتلا ہوتا ہے اُس وقت اللہ عزوجل

کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہوتی ہے مگر جسے اللہ عز و جل چاہے۔

(أحياء العلوم - ٣ ص ٩١)

عزیزو عزیز

یہ انہی بھوک کی دولت سے مالا مال کر

دو جہاں میں اپنی رخت سے مجھے خوشحال کر

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قانونوں

میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَتَنی انعامات کا کارڈ پُر

کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو

جَمْعُ کِرْوَانِے کا معمول بناليجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکَت سے

پیابندی سنت بنتی، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت

کیلئے کٹر دھننے کا ذریعہ بنے گا۔





فُتِحَ الْقُلُوبُ لِقُلُوبِهِمْ (فتح اللہ علیہم وعلیٰ آلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو، پڑو اور پڑھو، تم کو تمہارا اور تمہیں تمہیں کھینچا ہے۔

قُوْتُ الْقُلُوبِ میں ہے، ”بھوک بادشاہ اور شکر

سیری غلام ہے، بھوکا عزت والا اور (زیادہ) پیٹ بھرا

ذلیل ہے۔“ اور یہ بھی کہا گیا، ”بھوک سب کی سب عزت ہے جبکہ پیٹ بھرنا

سراسر ذلت ہے۔“ اور بعض اُسلاف زَجَنَهُمُ اللّٰهُ سے منقول ہے، فرمایا، ”بھوک

آخرت کی کُنجی اور زُحْد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) کا دروازہ ہے جبکہ پیٹ بھرنا دُنیا کی

کُنجی اور (دُنیا کی طرف) رَغْبَت کا دروازہ ہے۔ (قُوْتُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۳۳۲)

بھوکا رُٹھنے کی  
تائید کیوں

حضرت سیدنا بایزید علیہ رحمۃ الجید کی خدمت میں عرض

کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟

فرمایا، اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خُدا اِی کا دعویٰ نہ

کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مطلب کہ ان لوگوں پر مال کی

فراوانی ہوئی تو سرکش ہو گئے)

(کَشَفُ الْمَخْجُوبِ مَرَحِم ص ۶۴۷)

اللہ کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا گناہِ کبیرہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صِحّت کی نعمت اور دولت کی

کثرت اکثر مُبْتَلائے مَعْصِیّت کر دیتی ہے۔ لہٰذا جو خوب جاندار یا مالدار یا صاحب

اَقْبَدِ اِرْهَواُس کو خدائے عَلیم و خبیر غُرُذِخْلِ کی خُفیہ تدبیر سے بہت زیادہ

دُڑنے کی ضرورت ہے جیسا کہ حضرت سیدنا خُسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں



فَرَاخِی (فَرَاخِی کے معنی ہیں کہ وہ فریاد کرنے والا ہو) جس نے مجھ پر اس مرتبہ زور دیا کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اس پر سونپ دیتا ہے۔

”جس شخص پر اللہ غزوِ جَلّٰی دُنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، مال و دولت، اچھی صحت، منصب و جاہت عہدہ و وزارت یا محکومت وغیرہ کے ذریعے) فراخی کرے مگر اُسے یہ اندیشہ نہ ہو کہ کہیں یہ (آسائشیں) اللہ غزوِ جَلّٰی کی خفیہ تدبیر تو نہیں ایسا شخص اللہ غزوِ جَلّٰی کی خفیہ تدبیر سے غافل ہے۔“

(نبیہ المغترین ص ۵۴)

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف ”کتابُ الکِبائر“ میں اللہ غزوِ جَلّٰی کی خفیہ تدبیر سے نہ ڈرنے کو کبیرہ گناہوں کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ لہذا سرمایہ داروں وغیرہ کے ساتھ ساتھ ناداروں، بیماروں اور مصیبت کے ماروں کو بھی اللہ غزوِ جَلّٰی کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا لازمی ہے کہ ہو سکتا ہے ان آفتوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور نا جائز گلہ شکوہ، غیر شرعی بے صبری اور غرِبت و مصیبت کو حرام ذرائع کے ذریعے ختم کرنے کی کوششیں آخرت کی تباہی کا سبب بن جائیں۔ راحتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کو بھی رب عزیز و قدیر غزوِ جَلّٰی کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا واجب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ملی ہوئی دنیوی نعمتوں کے ذریعے تکبر، سرکشی اور طرح طرح کے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا رہے اور گسا گسا یا سُڈول بدن اور مال و دھن جہنم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اس ضمن میں حدیثِ نبوی اور فرمانِ خداوندی سنئے



قرآن مجید میں ۱۱۱ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو آزمایا ہے۔ ان میں سے ۱۱۱ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو آزمایا ہے۔

اور اللہ عزوجل کی حُفِیہ تدبیر سے تھرایے:-

**اللہ کی طرف ڈھیل** حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم، نورِ مجسم،

رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ عزوجل اُس کو عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے گناہ پر قائم ہے تو یہ اُس کی طرف سے ڈھیل ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً ۖ فَاذَاهُم مِّنْهُ لَوَّاعُونَ ﴿١٠﴾  
(ب ۷ اَلْاِنْعَام آیت ۴۴)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ اس ٹوٹے رہ گئے۔

(مُسْتَدِرَّامام احمد ج ۶ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۱۷۳۱۳)

**گناہوں کو اچھا سمجھنا کفر ہے** مفسرِ فقیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، ”معلوم ہوا کہ تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے کہ جس کے





حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی ناک آگ آگور ہو جس کے پاس میرا کرنا اور وہ مجھ پر ذرا ناک نہ ہے۔

سب تعلیم نبی اثر نہ کرے۔ اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ و معاصی کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا اللہ عزوجل کا غضب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر (دستی نہ) ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں یہ کفر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اس کو جان بوجھ کر اچھا کہنا یا اچھا سمجھنا کفر ہے۔) یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکو کار (یعنی نیک بندوں) پر تکالیف آنا رحمتِ الہی کا ذریعہ ہے کہ اس سے اس صالح (یعنی نیک بندے) کے درجات بلند ہوتے ہیں۔“ (نور العرفان ص ۲۱۰)

اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعاء مانگا کرتے تھے،

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ -

یعنی اے دلوں کے پھرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

(مسند امام احمد ج ۴ ص ۵۱۵ رقم الحدیث ۱۳۶۹۷)

یا خدا تو میرا ایمان سلامت رکھنا  
رحمتِ مہمنا اللہ تعالیٰ  
از اپنے غوث و رضا سایہ رحمت رکھنا

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک حکیم (یعنی دانا) نے

چالیس ہزار برس چار







فہرستانِ جنت علیہ السلام علیہ السلام مجھ پر نازل ہو اور شریف ہو جو اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

کنا یہ ہے کیوں کہ خواہش کھانے کو اس طرح قبول کرتی ہے جس طرح آنت۔ یہ مطلب نہیں کہ منافق کی آنتیں مومن کی آنتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔

(أَحْيَاءُ الْعُلُومِ ج ٣ ص ٨٩)

مومنین اور منافق کی خوراک میں فرق

(قُرْتُ الْقُلُوبِ ج ٢ ص ٣٢٤)

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام  
الہدٰی مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بہت

کم غذا استعمال فرمایا کرتے پُٹانچہ حضرت سید ابوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا زیادہ سے زیادہ ایک پیالی بکری کا شوربہ بغیر مرچ کا اور ایک یا ڈیڑھ عدد سوجی کا مسکٹ اور وہ بھی روزانہ نہیں، بسا اوقات نانہ بھی ہو جاتا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۷)



فرمانِ نبویؐ: منکر جہنم کے دروازے پر ایک چھوٹا سا دروازہ ہے جس کا نام ہے کہ اگر اس کو کھولا جائے تو جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل ہمیں

میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

## سَاتِی نِی پھول

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، عَقْلَمَنْد (عقل - منہ) کو

چاہئے کہ سات باتوں کو سات باتوں پر فوقیت دے: (۱) غربت کو مالداری پر (۲) ذلت کو عزت پر (۳) عاجزی کو خود پسندی پر (۴) بھوک کو شکم سیری پر (۵) غم کو خوشی پر (۶) خستہ حال نکو کاروں کو بلند پایہ دنیا داروں پر اور (۷) موت

(الْمُنِیْہَاتُ لِلْعُقُلَانِ ص ۸۵)

کو زندگی پر۔

## بارہ دن میں ایک بار وضو

حضرت سیدنا عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الرّبّانی فرماتے ہیں، ”میں نے کافی اہل اللہ

رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کو بھوک میں ثابت قدم دیکھا یہاں تک کہ ان میں بعض تو ہفتہ بھر میں صرف ایک بار رفع حاجت کیلئے جاتے کیوں کہ وہ بار بار بیٹھ اٹھلا میں جا کر بَرہنہ (ب - ر - ہ) ہونے میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے شرماتے تھے۔ سیدی شیخ تاج الدین ذاکر علیہ رحمۃ القادر تو اس معاملے میں یہاں تک پہنچ گئے تھے کہ ان کو بارہ دن میں صرف ایک بار وضو کی حاجت پیش آتی۔“ (تَلْبِیۃُ الْمُتَعَزِّزِ ص ۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَرِيقَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ مَدِيْنَةِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَى لَمْ يَكُنْ يَدْرِي اَنَّهُ يَمُوتُ اَوْ لَا اَمْسَى لَمْ يَكُنْ يَدْرِي اَنَّهُ يَمُوتُ اَوْ لَا اَمْسَى لَمْ يَكُنْ يَدْرِي اَنَّهُ يَمُوتُ اَوْ لَا

**مَدَنِي قافلہ کا ایک مسافر!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کم کھانے سے

پیار بھی کم لگتی ہے اور پانی کم پینے سے نیند بھی کم آتی ہے یعنی کم نیند سے گزارہ ہو

جاتا اور آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ادائل میں ایک بار

ہمارا مَدَنی قافلہ (باب المدینہ کراچی) سے پنجاب کے سفر پر تھا۔ قافلے میں

شامل ایک سفید ریش بزرگ نے دورانِ سفر مجھے (یعنی راقم الحروف کو) بتایا کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دو دن ہو چکے ہیں میرا وضو ابھی تک سلامت ہے۔ اور اپنے

مرحوم پیر و مرشد کے بارے میں بتایا کہ ان کا پندرہ دن تک وضو باقی رہتا

تھا! یہ سب پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی برکتیں ہیں کہ اس

سے نیند اور رفع حاجت کی ضرورت میں کمی آ جاتی ہے اور یوں عبادت و دین کے

مَدَنی کام کرنے کے لئے خوب وثقت مل جاتا ہے۔

غزوہ

میں کم بولوں کم سوؤں کم کھاؤں یا رب!

غزوہ

جری بندگی کا مزا پاؤں یا رب!

**تین دن کا فاقہ!** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،  
خاتونِ بخت، سیدۃ النساء، فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ

عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر ایک بار سرکارِ نامدار کے دربارِ دربار میں حاضر ہوئیں،



قرآن مجید میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک کھانا کھا جس میں بے گناہوں کے لیے پیش کیا گیا تھا۔

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، یہ کھانا کیسا ہے؟ عرض کیا، میں نے روٹی پکائی تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کھانا پسند نہ کیا اس لئے یہ کھانا حاضر کیا ہے۔ **اللہ** عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تین دن کے بعد یہ پہلا کھانا ہے جو تمہاری والد کے (مبارک) منہ میں داخل ہوا ہے۔

(الْمَغْنَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱ ص ۲۵۹ رقم الحديث ۷۵۰)

دُنوں جہاں کے داتا ہو کر، کون دکان کے آقا ہو کر

فائدہ سے ہیں سرکارِ دُنو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اکبر! دُنوں جہاں کے خزانے جن کے ہاتھوں میں ہیں اُن کی دنیا

سے اس قدر بے رغبتی! یہ محبوبِ ربِّ باری عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

اختیاری بھوک شریف تھی ورنہ دوسروں کو نچھولیاں بھر بھر کر نوازتے تھے پُخانچہ

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

اُس خدا عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں،

میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک

کے سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے

لوگ باہر جاتے تھے۔ جانِ دُنو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

دُودھ کا ایک پیالہ  
اور شہرِ مدینہ



فرمانِ مصطفیٰ (ص) نہ تھی یہی سبب تھی کہ آپ نے چھ روز تک نہ سوایا نہ نہ پاک پاؤں کے دو سال کے گناہوں سے۔

مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی، **لَیْسَ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

فرمایا، میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شہنشاہِ نحر ویر، مدینے کے

تاجور، ساقی حوضِ کوثر حبیبِ داؤر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مبارک گھر پر

جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجدات

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، ”یہ دودھ کہاں سے آیا

ہے؟ اہلِ خانہ نے عرض کی، فلاں صحابی یا صحابیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا، ابوہریرہ! میں نے عرض کی، **لَیْسَ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**

(عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرمایا، جا کر اہلِ صفہ کو بلا لاؤ۔“ حضرت سیدنا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اہلِ صفہ اسلام کے مہمان ہیں، نہ ان کو گھربار

سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوب

رَبِّ دُؤَالْجَلالِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس صدقہ کا مال آتا تو آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ مال ان (اصحابِ صفہ) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے

کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور

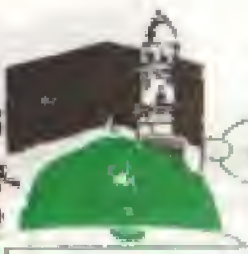
ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اہلِ



امام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص کچھ پڑا تو پاکہ برکت حاصل کیا وہ کھٹ کا راستہ چل گیا۔

صُفَّہ کا اس دودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زیادہ مُسْتَحَق تھا کہ اس دودھ سے  
چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب اصحابِ صُفَّہ <sup>علیہم السلام</sup> آجائیں گے تو سرکارِ  
نامہ ارسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اس  
صورت میں بہت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے میسر ہوں۔ لیکن اللہ  
عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں  
اصحابِ صُفَّہ کے پاس گیا اور اُن کو بکھلایا۔ وہ آئے، انھوں نے شہنشاہِ عَرَب، محبوب  
ربِّ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آقا نے  
والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”ابو ہریرہ!“ میں نے عرض کی، لَبَّيْكَ  
یا رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا، پیالہ پکڑو اور ان کو  
دودھ پلاؤ۔“ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے پیالہ پکڑا۔  
میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتیٰ کہ میں  
پلا تا پلا تا آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا۔ اور تمام لوگ سیر ہو چکے تھے۔  
سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر  
میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا، اور فرمایا، ”ابو ہریرہ! میں نے عرض کی،  
لَبَّيْكَ یا رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا، اب میں اور تم





مقام مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ہاک خاک کا جھوٹا سانس لے رہا ہے اور وہ دھوکہ دہاؤں کا شکار ہے۔

باقی رہ گئے ہیں۔“ عرض کی، **یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ فرمایا، ”بیٹھو اور پیو۔“ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”پیو!“ میں نے پیا۔ آپ مسلسل

فرماتے رہے، ”پیو!“ کتنی کہ میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، ”

مجھے دکھاؤ۔“ میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد

بیان کی، **بسم اللہ** پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمایا۔

(صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۶۴۵۲)

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مملکتِ مکرّمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے کہ تمام یعنی ستر اہل صُفّہ علیہم الرضوان مل کر بھی دودھ کا ایک

پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی ایمان افروز واقعہ کی

جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیوں جنابِ بُہرِ یہ! تھاؤہ کیسا جامِ شیر

علیہم الرضوان

جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

**لوگوں سے بے نیازی!** حضرت سیدنا ابو یحییٰ مالک بن دینار علیہ

رَحْمَةُ الْغَفَّار فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیدنا ابو





عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کبھی بھی کسی چیز سے غصہ نہیں کرتے۔

عبداللہ محمد بن واسع علیہ رحمۃ النافع سے کہا، اے ابو عبد اللہ! خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے پاس تھوڑا سا غلہ ہو اور وہ اُس کو کفایت کرے اور یوں وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ یہ سن کر انہوں نے مجھ سے فرمایا، اے ابو یحییٰ! اُس شخص کیلئے خوش خبری ہے جو صبح و شام بھوکا ہو اور اللہ عز و جل اُس سے راضی ہو۔

(اختیاء العلوم ج ۳ ص ۹۰)

**نصیحت بے اثر** منقول ہے، ”شکم سیر کی نصیحت بے اثر ہوتی ہے اور جب اُس کو نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذہن قبول

نہیں کرتا۔“

(نزهة المجالس ج اول ص ۱۷۸)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اپنے آپ کو پیٹ بھر کر کھانے سے بچاؤ کہ یہ زندگی میں بوجھ اور موت کے وقت بد بُو ہے۔

**موت کے وقت بد بُو**

(اختیاء العلوم ج ۳ ص ۹۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، واقعی پیٹ کا فضل مدینہ نہ لگانا اور خوب شکم سیر ہو کر کھانا زندگی

**کھانا زیادہ تو کمانا بھی زیادہ**

میں بوجھ بنا رہتا ہے کہ زیادہ کھانا ہو تو اس کے لئے زیادہ کمانا پڑتا ہے، خوب محنت





مقامی مسلمانوں کی تعداد میں کمی کے پس منظر پر انہوں نے کچھ پروگراموں پر حواشی لگائی۔

سے پکانا پڑتا ہے، پھر پیٹ میں دیر تک اُس کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے، زیادہ کھانا نظامِ انہدام کو متاثر کرتا ہے، لہذا قبض، گیس اور نہ جانے پیٹ کی کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اکثر ض زیادہ کھانے میں خریداری پر بھی خرچ زیادہ، لمحہ بھر زبان کے ذائقے کے بعد حلق سے نیچے اترتے ہی لذت کا خاتمہ اور دیر تک پیٹ میں ”گڑ بڑ“ کا بوجھ، مزید بوجھ بڑھنے پر ڈاکٹروں اور دواؤں وغیرہ کے اخراجات کا بوجھ۔ تو یوں سب بوجھ بوجھ اور بوجھ ہی ہے۔ کاش! چند لمحات کی لذت کی خاطر تاحیات بوجھ اور موت کے اوقات کی بد بوجھے خطرات سے بچنے کا ذہن بنانے میں ہم کامیاب ہو جاتے!

**منقول ہے، اگر تو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہے تو**  
**لذتِ عبادت کی اُمید نہ رکھ، اور عبادت کے بغیر دل**  
**میں نور کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ اور اگر عبادت ہی بے**  
**لذت ہو تو ایسی عبادت سے دل میں نور کس طرح آ سکتا ہے؟**

(منہاج العابدین ص ۱۰۷)

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،**  
**میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ**  
**مدینے کے تاجر، محبوب رب اکبر غزوہ جلی و صلی اللہ تعالیٰ**









نورمان مسطفی (مدرسہ اسلامیہ) جس نے مجھ پر ایک بار ڈو رو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے ذریعے بھی علم حاصل ہوتا اور بے شمار بزرگتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی بہار ملاحظہ فرمائیے۔

**نامعلوم درد** پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز

فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ”ترہیتی کورس“ کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسب معمول جمعرات کو ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کیلئے (مدنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعاء کے وقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بہت شدید درد اٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈرپ چڑھتی، السٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہتر اردو کا مگر





مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ زہر پاکِ جہنم کا مالِ نکاح کیا ہے۔

مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ”سوئی“ آ کر جمعات کے سٹوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مدنی قافلے کی برکت سے دُرد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تاحال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مدنی قافلے میں خواب کے اندر مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھے ستمیں قافلے میں چلو  
دردِ دیر ہوا اگر دکھ رہی ہو کر پاؤں گے صحتیں قافلے میں چلو  
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عجب وہ رکھیں قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔





موجان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو کھانا خریدو اور دیکھو کہ کچھ کھاؤ۔

**کاش ابھوک خریدی جاسکتی!** حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر بھوک بازار میں بکتی ہوتی

تو آخرت کے طلب گار ضرور اس کی خریداری کیا کرتے۔ (رسالۃ القشیرہ ص ۱۵۱)

**ہر طرف کھانا خرید جا رہا ہے!** اللہ! اللہ! اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مدنی ذہن کی بھی کیا بات ہے! حضرت

سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”بھوک“ خریدنے کی بات فرما رہے ہیں، جبکہ نادان لوگوں میں زیادہ کھانے کے باقاعدہ مقابلے کیے جا رہے ہیں، جو سب سے زیادہ کھانا کھا لیتا ہے وہ بہت بڑا بہادر تھوڑا کیا جاتا ہے! افسوس! صد کروڑ افسوس!

آج کل لوگ پیسے دے دے کر کھانے کی بازاری اشیاء اور ان کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے ”امراض“ خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دھوم ہے، فوڈ کلچر کا دور دورہ ہے، ایک ایک محلہ میں کئی کئی ریستوران کھلے ہوئے ہیں، ہر سو ہوٹلیں جگمگا رہی ہیں، چہار جانب کباب سوسے کے بستے، دہی بھلتے اور آلو چھولے کے خواجے مسکراتے نظر آ رہے ہیں، چاروں طرف سیخ کباب اور چکن تنگوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، آئس کریم اور سوڈا لیمن کی بوتلوں کی دکانوں کی خوب بہاریں ہیں۔ ضرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فقط نفیس لذت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ منڈلا



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے لکھنؤ میں جہانگیر آباد میں ایک بچہ ہلاک ہونے کی اطلاع دی۔

رہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو ملا ہڑپ کر رہے ہیں، نہ کسی کو ذنیوی نقصان کی فکر، نہ بیماری کی پروا اور نہ ہی آخرت کے حساب کی پڑی ہے، ہر ایک کی آرزو ہے کھاؤں، کھاؤں اور بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں گویا ہر طرف سے صدائیں بلند ہو رہی ہیں،

کھاؤ پیو، جان بناؤ!

کاش! سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام و شہیدانِ کربلا علیہم الرضوان اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کی مبارک بھوک ہمیں یاد رہتی۔ آہ! آہ! ہم! ہم ”کھاؤں کھاؤں“ کے نعرے لگا رہے ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی طرف سے ”بھوک بھوک“ کے پیغامات مل رہے ہیں۔ ہم اگرچہ ہر دم کھانے پینے میں مشغول ہیں مگر کوئی توبات ہے کہ تمام انبیاء، صحابہ اور اولیاء علیہم السلام و علیہم الرضوان کی جانب سے کم کھانے کا درس مل رہا ہے۔

شوق کھانے کا بڑھ چلا یا رب! <sup>نزدیک</sup> نفس کا داؤ چل گیا یا رب! <sup>نزدیک</sup>  
خوب کھانے کی خواہش یا رب! <sup>نزدیک</sup> نیک بندہ مجھے بنا یا رب! <sup>نزدیک</sup>

زیادہ کھانا کفار کی صفت ہے! <sup>میتھے میتھے</sup> اسلامی بھائیو! <sup>میتھے میتھے</sup>  
مَرْفَ لَذَاتِ نَفْسٍ کیلئے کوئی چیز کھانا لہتا نہیں۔

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذَرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ



نورمان مصطفیٰ (سلمان قریشی) نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروں کے لیے کھانے کی حد یہ بتائی تھی کہ:

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قرآنِ کریم میں کُفَّار کی صفت یہ بیان کی گئی کہ کھانے سے اُن کا مقصود تَلَذُّذ و تَنَعُّم (یعنی صُرف لُطف و لذت اٹھانا) ہوتا ہے اور حدیثِ پاک میں کثرتِ خوری (یعنی زیادہ کھانا) کُفَّار کی صفت بتائی گئی ہے۔

(ما خود از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۳۰)

”کھاؤں کھاؤں“ کی ٹونکل جائے

نقلِ کُفَّار سے بچا یا ربِّ <sup>مزدوج</sup>

**بھوک میں طاقب!** حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی جب بھوکے ہوتے تو طاقب

ہوتے مگر جب کچھ کھا لیتے تو کمزور ہو جاتے! (رسالۃ التفسیر ص ۱۴۲)

کسی فارسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے۔

اگر لَذَّتِ تَرْکِ لَذَّتِ بِدَانِی

وگر لَذَّتِ نَفْسُ، لَذَّتِ نَحْوِ اِنِی

(یعنی اگر ٹو لَذتوں کو چھوڑنے کی لَذَّتِ جان لے تو پھر نفس کی لَذَّتِ کو بھی لَذَّتِ نہ جانے۔)

**حصولِ تصوف!** حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، ہم نے تصوف کو قیل و قال

(یعنی بحث و مباحثہ) سے نہیں بلکہ بھوک، دنیا سے دُوری اور لَذَّتِ نفسانی کو ترک





مقامِ مصطفیٰ (کلیں) میں اس نے کتاب بھی لکھی جو ۲۰۱۷ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب ان کے لئے مفید رہے گی۔

(مع سنابل مترجم ص ۲۴۱)

کر کے حاصل کیا ہے۔

**میں سب سے برا ہوں!** حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) اچھی

صحبت میں رہتا ہے (۲) زبان و شر منگاہ کی حفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذوالجلالِ تہوُّر کرتا ہے (۴) حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵) اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نجات یافتہ تہوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔

(الْمُنْبِیَّاتُ لِلْعَسْقَلَانِیِّ بَابُ الْخَمَاسِ ص ۵۹)

ہائے احسنِ عمل نہیں پلے حشر میں ہوگا کیا میرا رب!   
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم   
 خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم تہرِ مصطفیٰ یا رب!

**بھوک سے گر پڑتے!** حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دُور، امامِ الانبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابہ نماز کے اندر حالتِ قیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے، اور یہ اصحابِ صفہ ہوتے۔ خُشی کہ اعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتوجّہ ہو کر فرماتے، اگر تمہیں معلوم ہو جائے





حاصلِ مستطی (کل ذیل درجہ ۱) محرم کرات سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہر روز ایک چمکھارے کو ہوں کھیلے بغیر ہے۔

کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (اجر و ثواب) ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاتے اور حاجت مندی میں مزید اضافہ ہو۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۱۶۲ رقم الحدیث ۲۳۷۵)

فاقدِ مستی کی دُھن ملے یا رب  
دل کا مڑجھایا گل کھلے یا رب

**کئی کئی روز کا فاقہ** صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں

کھاتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں،  
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶ دن تک کچھ تناول نہ فرماتے،  
حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ سات دن تک نہ کھاتے،  
حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد رشید حضرت  
ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ سات دن بھوکے رہتے، حضرت سیدنا  
ابراہیم بن آدہم اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمہما اللہ تعالیٰ ہر  
تین دن کے بعد کھانا تناول فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذریعے

آخرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصل کرتے تھے۔ (النجباء العظام ج ۳ ص ۹۸)

فاقدِ مستی کا واسطہ مولیٰ بخش دے میری ہر خطا مولیٰ





ہر سال رمضان میں (محلِ حلالِ حب و محبت) کو ایک روز و شرفِ خاص ہے اور اہلِ ایمان اس سے شکر و تحنن کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

## سال بھر کا فاقہ

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! کئی

کئی روز تک بھوکا رہنا ہر ایک کے بس کا رنگ نہیں،

یہ انہیں حضرات کا حصہ، اور ان کی کرامت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں

روحانی غذا حاصل تھی۔ اللہ عز و جل کی عطا سے بعض اولیائے کرام

رجسٹہم اللہ تعالیٰ چالیس چالیس دن تک نہیں کھاتے تھے بلکہ ہمارے غوثِ الاعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اوقات ایک ایک سال بغیر کھائے پئے گزارا ہے۔

شہنشاہِ بغداد ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ عز و جل خود کھلاتا پلاتا تھا۔

پٹناچہ میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مبارک شعر ہے

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

مزمومیل  
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا (مدائنِ بخشش)

طویل عرصے تک نہ کھانے پینے کے باوجود جینے

اور زندگی کے معمولات میں فرق نہ آنے کے

معاملات ”خواص“ کے ہیں انہیں روحانی غذا میں ملتی

ہیں۔ ”عوام“ ان طویل فاقوں کے مُصَحِّمِل نہیں ہو سکتے، اگر کوئی جذبات میں آ

کر فاقہ شروع کر بھی دے تو چند روز کے بعد حوصلہ ہار جائے اور پھر شاید آئندہ

ہمت بھی نہ کر سکے۔ ایک ڈاکٹر کی تحقیق کے مطابق بغیر کچھ کھائے 18 دن اور اگر





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ کھدائی کی کہ جس سے ہر آدمی کو پانی کی کمی نہ ہو۔

بہت طاقتور ہو تو زیادہ سے زیادہ 25 دن نیز بغیر پانی پئے تین دن اور آکیجن کے بغیر ایک مہینے سے لیکر زیادہ سے زیادہ پانچ مہینے تک انسان زندہ رہ سکتا ہے۔

**عوام کتنا کھائے؟** عام آدمی کیلئے اتنا بھی خوب ہے کہ وہ اگر زیادہ کھانے کا عادی ہے تو رِضائے الہی غزوِ جہل

حاصل کرنے کیلئے ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگاتے ہوئے بندرتج کم کرتے کرتے ایک تہائی پیٹ بھر جائے اتنی خوراک پر کفایت کرنا سکھ لے۔ اِنْ شَاءَ اللہ غزوِ جہل بھوک کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی، کمزوری بھی نہیں ہوگی اور حیرت انگیز طور پر صحت بھی بہتر ہو جائے گی نیز ڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں اور دواؤں کے خرچوں سے بھی تقریباً جان چھوٹ جائیگی۔ یقین نہ آتا ہو تو تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔

مری ڈٹ کے کھانے کی عادت مٹا دے

مجھے مشقی تھو بنا یا الہی عزوجل

**بیمار دل کی دوائیں** حضرت سیدنا عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بیمار دل کی پانچ دوائیں ہیں:

- (۱) نیکوں کی صحبت (۲) تلاوتِ قرآن (۳) کم کھانا (۴) تہجد کی پابندی (۵) رات کے آخری حصہ میں گرہِ روزاری۔

(الْمُنْبِیَّاتُ لِلْعُقَلَاءِ بِابِ الْخَمَاسِ مِثْلًا)





مقام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر روزہ و شریف چار سو تالیفات (تم پر رحم کیجئے)۔

**ایک ہزار سال**  
**جینے والا پرندہ**  
**میتھے میتھے اسلام میں بھائیو! افسوس**

صد کروڑ افسوس! بعض لوگ اتنا زیادہ کھا ڈالتے ہیں

کہ پیٹ بھی الا مان الا مان پکار اٹھتا ہے اور ہاتھوں

ہاتھ سُستی آ جاتی ہے، چلنا تو ایک طرف رہا اٹھنا تک دشوار ہو جاتا ہے۔ یہاں شاید

گدھ کی مثال دی جاسکتی ہے کہ گدھ جب کسی صُردار کو کھانے کیلئے اُترتا ہے تو

اُس کی ہیبت سے دوسرا کوئی پرندہ قریب بھی نہیں پھٹکتا مگر اتنا زیادہ کھا لیتا ہے کہ

اُس کیلئے اُڑنا مشکل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اس حالت میں اسے کوئی کمزور

شخص (بلکہ بچہ) بھی پکڑنا چاہے تو پکڑ سکتا ہے! دیکھا آپ نے! پیٹ کا قفل

مدینہ نہ لگانا یعنی بہت زیادہ کھا ڈالنا و خور گدھ کی صفت ہے۔ گدھ ایک

ہزار سال تک زندہ رہ جاتا ہے، بدبو اسے بہت پسند ہے، خوشبو سے

سخت نفرت کرتا ہے اگر خوشبو سونگھ لے تو مر جاتا ہے۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، گدھ جب بولتا ہے تو کہتا ہے، ”اے آدمی! جتنا چاہے جی لے

آخر ایک دن موت آ کر رہے گی۔“ (حیاء المعبود الحکیمی ج ۲ ص ۴۷۴)

موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

قبر میں میت اُترتی ہے ضرور

جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور







موساٰ مصطفیٰ علیہ السلام پر روزِ غدیر کا ذکر ہے کہ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

کے باعث پچھاڑیں کھا کھا کر بالآخر دم توڑ دیتا۔ (نمود کو بھی پتھر ہی نے ہلاک کیا تھا۔)  
(حیاء الحیوان الکبریٰ ج اول ص ۱۸۴)

**موٹا پتھر** حضرت سیدنا ربیع بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”پتھر جب تک بھوکا رہے زندہ رہتا ہے اور جب کھا پی کر سیر ہو جائے تو موٹا ہو جاتا ہے اور جب موٹا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔“  
(تنبیہ المغترین ص ۵۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پتھر تو موٹا ہوتے ہی موت کے گھاٹ اتر جاتا اور خاک میں مل جاتا ہے مگر آہ! انسان جب جاندار ہو جاتا ہے تو بعض اوقات طرح طرح کی آفتوں سے دنیا ہی میں دوچار ہوتا اور طرح طرح کے گناہوں میں پڑ کر اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی کی صورت میں نزع و قبر و شتر کی ہولناکیوں اور جہنم کے دزدناک عذابوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پُچھا نہیے

**جاندارِ بدن کی سفتیں** حضرت سیدنا یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر





ہماری مجلس نے اُن کے خلاف ایسا عمل کیا جس سے اُن پر زکوٰۃ و صدقہ و خیر و مال و مالک کے خلاف ہوں گے۔

گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دنیا کی آفتوں اور رنگینوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

(المنہات للغفلان باب الخماسی ص ۵۹)

کھانے کی حرص سے تو یاربِ نجات دیدے  
لہجہ بنا دے مجھ کو انہی صفات دیدے

**پند و پرگناہوں کی پینار** **میتھے میتھے اسلامی بھائیو! واللہ**  
عز و جل تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر

کر کھانا گناہوں میں انسان کو غرق کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی ارشاد فرماتے ہیں، زیادہ کھانے سے اعضاء میں فتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت جنم لیتی ہے، کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں تکبر اور آنکھوں میں بد نگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ زبان فحش، گونسی پر آمادہ ہوتی ہے، شرِ مگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں نا جائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اعضاء بدن پر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے



مدینہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمیں بھروسہ دے رہا ہے، اس کا نام لیا جائے گا اور اس کا نام لیا جائے گا۔

اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرت اُستاد ابو جعفر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کا ارشاد گرامی ہے، ”پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں، کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔“

(منہاج العابدین ص ۹۲)

**ہلکے بدن کی فضیلت** حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم، رُعُوفٌ رَّحِيمٌ علیہ الفضل الصلوة التسليم نے ارشاد فرمایا، ”اللہ عز و جل“ کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔

(الحامع الصغیر ص ۲۰ رقم الحدیث ۲۲۱)

**مرد و عورت کا وزن کتنا ہونا چاہیے** زیادہ کھانے کی ایک آفت جسم کا وزن بڑھ جانا اور ٹوٹنا نکل آنا بھی ہے اور آج ایک تعداد

اس مَرَض میں مُتَمَثِّل ہے۔ وزن کی مقدار اپنے اپنے قد کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اوسط قد (ساڑھے پانچ فٹ یعنی 66 انچ) والے مرد کا وزن 150 پاؤنڈ (68.kg) اور اوسط عورت (سوا پانچ فٹ یعنی 63 انچ) کا 130 پاؤنڈ (59.kg) سے ہرگز بڑھنا نہیں چاہئے۔ اپنا قد ناپ کر دیئے ہوئے اندازے کے مطابق جو کوئی



دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس گھنٹی تک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ گھر پر ازاد پاک نہ رہے۔

چاہے اپنے وزن کا حساب لگا سکتا ہے۔

جو جتنا دراز قد ہو اس حساب سے اس کا وزن **سیدنا یوسف علیہ السلام کا وزن** بھی زیادہ ہونا ضروری ہے، پہلے کے دور میں قد

بہت بڑا ہوا کرتا تھا اسی حساب سے وزن بھی زیادہ ہوتا تھا، چنانچہ مفتی شہیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں، عزیزِ مضر نے بازارِ مضر میں حضرت سیدنا یوسف

علیہ السلام کو اس طرح خریدا کہ آپ علیہ السلام کے وزن کے برابر سونا، اتنی ہی چاندی، اتنا ہی ستاری مشک، اتنے ہی موتی اور اتنا ہی ریشمی کپڑا

دیا۔ اس وقت آپ علیہ السلام کا وزن چار سو رطل (ایک رطل آدھے سیر کے برابر ہوتا ہے اس حساب سے) پانچ وزن تھا اور عمر شریف بارہ برس تھی۔ (سور

العرفان ص ۳۷۸) آپ علیہ السلام سڈول اور انتہائی حسین تھے اور آپ علیہ السلام اپنے وزن کے مطابق یقیناً قد آور بھی تھے۔

**موٹاپے کے اسباب** یاد رہے! جو بے چارہ اس مرض میں مبتلا ہو اس پر ہنسنا، طنز کرنا یا بلا اجازت شرعی کسی طرح بھی دل

آزاری کا باعث بننا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز یہ ضروری بھی نہیں کہ صرف کھانے پینے کی کثرت کے سبب پیٹ نکلا ہو۔ کئی لکھوں کر کھانے

والے بھی ذلے پتلے ہوتے ہیں! بہر کیف بیٹھ کر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دفتری کام





فوجاں، جسٹس نے اہل تشیع کے خلاف افسوس کے ساتھ بیان کیا کہ پانچ سو سال پہلے ہی میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگوں میں سے کبھی ترقی نہیں ہے۔

کاج کرنے، پیدل چلنے کے بجائے سرف اسکوٹر یا کار وغیرہ میں سفر کرنے، چار زانو یعنی چوگروی مار کر بیٹھ کر کھانے، میز کرسی پر پاؤں لٹکا کر کھانے، زیادہ گرم کھانے، بدن کا وژن اکثر بائیں طرف ڈالنے مثلاً بیٹھے ہوئے یا کھانا کھاتے ہوئے بایاں ہاتھ زمین پر ٹیکنے، دیوار وغیرہ پر بائیں طرف سہارا لینے کی عادت وغیرہ سے بھی پیٹ اور وژن بڑھ سکتے ہیں۔ جو پیٹ کا طفل مدینہ نہیں لگاتا یعنی خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے، پِزّا (PIZZA) پراٹھا اور ہر طرح کی مُرَغِن (یعنی تیل گھی سے تربتر) غذا کیں ہڑپ کر جاتا ہے، آئسکریم اور ٹھنڈے مشروبات بھی پیٹ میں اُنڈیلتا رہتا ہے اور اُس کا وژن بھی زیادہ اور پیٹ بھی نکلا ہوا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے خود ہی اپنا وژن بڑھا رکھا ہے۔ لوگ شاید ٹھنڈی بوتلوں کو بے ضرر سمجھتے ہوں گے حالانکہ 250 ملی لیٹر کی ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی ہوتی ہے، اور آئسکریم تو لٹھا خاصہ ”شوگر بم“ ہے وژن دار آدمی کو تو ٹھنڈی بوتل اور آئسکریم کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے کہ یہ اس کے حق میں میٹھا زہر ہے! خصوصاً تین چیزیں بدن کا وژن بڑھاتی ہیں، (۱) میدہ (۲) چکناہٹ (۳) ٹھاس۔ ہماری تقریباً ہر غذا میں یہ تینوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک حد تک جسم انسانی کیلئے ان کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جس کے خون میں شوگر بڑھ جائے وہ بھی



دوسرا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا، اس نے مجھ پر دُعا فرمائی کہ یہ دعا اس نے بجا کی۔

مریض، اور جس کے خون میں شوگر ضرورت سے کم ہو جائے وہ بھی مریض ہوتا ہے۔ تو جو ڈٹ کر کھانے والا ہوگا اُس کے پیٹ میں ان تینوں چیزوں کے اجزاء ضرورت سے زیادہ مقدار میں جائیں گے اور ہو سکتا ہے یوں بدن کا وژن بھی بڑھتا چلا جائے اور اس وجہ سے کئی بیماریاں بھی دستک دیتی رہیں۔ بعض لوگوں کی قدرتی طور پر ساخت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ جتنا بھی کھائیں بدن نہیں بڑھتا، ڈبلے پتلے ہی رہتے ہیں، اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کو زیادہ کھانا نقصان نہیں کرتا۔ ان کو بھی زیادہ کھانے سے پیٹ کی خرابی اور دل کی بیماری وغیرہ کی شکایت ہو سکتی ہے۔ دل کے امراض کا تعلق اگرچہ زیادہ کھانے سے ہے مگر تفکرات (TENSION) کے سبب بھی دل کا دورہ پڑ سکتا اور انسان کا ہارٹ فیل ہو سکتا ہے۔ اگر جوانی ہی سے مبدہ، چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں کا استعمال کم کر دیا جائے تو زندہ بچ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں سہولت ہو سکتی ہے۔

**جوانی کی لغات کی کتب کے مطابق (بالغ ہونے سے لیکر) 30 یا 40 برس تک آدمی جوان رہتا ہے، 30 یا 50 برس جوانی اور بڑھاپے کا**

درمیانی وقفہ یعنی ادھیڑ اور اس کے بعد بڑھاپا آ جاتا ہے۔

بہتر تو یہی ہے کہ ایک دن کے بچے کی غذا میں بھی احتیاط ہو نیز بالغ ہوتے ہی پرھیزی کی طرف توجہ بڑھا دی جائے۔ اگر 30 برس کا ہو جانے کے باوجود جو ہاتھ میں آیا



دوسرا معطل (مل جلنا) یہ ہے جس کے پاس صرنا کر وہ اس نے کچھ بڑا زور پاک نہ پڑھا تھا وہ بد بخت ہو گیا۔

وہ کھاتا رہا تو اُس کا نقصان خود ہی دیکھنا شروع کر دیگا۔ اب جوں جوں عمر بڑھتی جائے گی بیماریاں جڑ پکڑنا شروع کر دیں گی۔ اگر کوئی 50 سال کا ہو جائے پھر بھی ہر چیز کھائے تو وہ ایسا ہے گویا کہہ رہا ہے، ”آنیل مجھے مار۔“ ایسوں کا شوگر، کولیسٹرول وغیرہ سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ 30 برس کی عمر کے بعد عموماً خون میں امراض پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں لہذا ہر چھ ماہ بعد مختلف ٹیسٹ کرواتے رہنا مفید ہے، اور اگر کچھ مرض نکل آئے تو علاج کے ساتھ ساتھ ہر ڈیڑھ ماہ بعد اُس کا ٹیسٹ ہو جانا چاہئے۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا بہت بڑی بھول ہے کہ کچھ نکلا تو ٹینشن ہوگا۔ یہ ذہن میں رکھئے کہ مرض کی طرف سے لا پرواہی برتنا مرض کا علاج نہیں۔ یہ لا پرواہی آگے چل کر سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ باقی بے چارے کئی اس عمر کے لوگوں کا آئے دن اچانک ہارٹ فیل ہو ہی رہا ہے۔ لہذا اور فالج کی شکایات بھی عام ہیں۔ اللہ عزوجل ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈالے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پڑا کے نقصانات! — ڈیے اور تیل گھی والے دیگر بازاری کھانے (FAST FOOD) تیزی سے موٹا پالاتے ہیں،

یہ صحت کیلئے اچھائی مُضر ہیں، بازاری کھانوں میں عموماً گھٹیا اور کئی کئی روز کی باسی اشیاء بھی استعمال کر لی جاتی ہیں، بالخصوص موسمِ گرما میں پکی ریکائی باسی اشیاء کو جلد پھینک دینا یعنی





فہم ان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک پر عائد خالی اس پر دس رشتیں بھجوا ہے۔

**FUNGUS** نامی جراثیم کی تہ لگ جاتی ہے۔ جس کے سبب فوڈ پوائزن کا شکار

ہو کر بیمار یا موت سے ہمکنار ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ عَرَب امارات جہاں

ہوٹلوں کے کھانوں کا معیار کافی بلند مانا جاتا ہے، وہیں کے انگلش اخبار ”خلیج ٹائمز“

کے 4 اگست 2004 کے شمارہ میں ایک تنقیدی مضمون شائع ہوا جس میں متحدہ

عَرَب امارات کے دائرِ اختلاف ابو ظہبی کے ہوٹلوں کے فاسٹ فوڈ یعنی تیل

گھی والے تیار کھانوں اور بالخصوص پِزَ **PIZZA** کی کافی مذمت کی گئی تھی۔

اخباری بیان (کا خلاصہ ہے) ابو ظہبی کے اکثر اسپتال اور دوا خانوں میں ہفتے کے

تین یا چار مریض ایسے آرہے ہیں جن کو پِزَ اوغیرہ کھانے کی وجہ سے فوڈ پوائزن ہوا

ہوتا ہے! ان کے امراض میں **الٹیاں**، **دشٹ**، **بدھضمی**، **بخار**،

کمزوری اور بہت زیادہ سستی وغیرہ شامل ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا

ہے، پچھلے ہفتے میرے پاس تین مریض آئے تینوں نے پِزَ اکھایا تھا، ان میں سے

ایک مریض دو دن تک داخل رہا۔ اس مضمون میں اور بھی ڈاکٹروں کے بیانات

شامل تھے، سبھی کی رائے کا خلاصہ یہی سامنے آیا کہ بازاری غذائیں اور

پِزَ وغیرہ کھانا بیماری کو ہاتھوں ہاتھ گلے لگانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پِزَ، فاسٹ فوڈ اور سرخس

غذائیں کھانے سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے، کولیسٹرول کے اثرات





فہم انہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اس حجتِ زورِ پاک پر حاکمِ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

شریانوں (یعنی خون کی چھوٹی چھوٹی رگوں) کو سخت اور تنگ بھی کرتے ہیں، جس سے براہِ راست دل کو نقصان پہنچنے کا ہر وقت امکان رہتا ہے۔ اگر مریض کو ساتھ میں شوگر بھی ہو اور وہ سگریٹ کا بھی عادی ہو تو **STROKE** یعنی چکرا کر گرنے یا ہارٹ ایٹک کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ جسمانی صحت کیلئے سادہ اور تازہ خوراک اور وزن کا تناسب صحیح رکھنا بہت ضروری ہے کہ اس سے موٹاپا اور غیر ضروری کولیسٹرول کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں دُلا پتلا تھا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں حاصل ہونے سے قبل ماڈرن دوستوں کی صحبت تھی،

**ایک پڑا خور  
کی حکایت**

ہمارے فریڈ سرکل میں ”کھانے“ کے مقابلے ہوتے تھے اور میں اکثر سب سے زیادہ مقدار کے اندر کھانے میں کامیاب ہو جاتا تھا مگر بدن پھر بھی پتلا ہی تھا۔ آخر کار کسی نے پڑا اور پیپسی کولا کی عادت ڈلوادی میں نے پہلی بار پڑا کھایا اُس وقت شاید میرا وزن 60 تا 62 k.g تھا۔ ابتداً مہینے دو مہینے میں ایک بار کھاتا پھر چرکا بڑھا تو ہفتہ کے اندر ایک بار کبھی دو بار کھا لیتا، ساتھ پیپسی (یا کوئی کولا ڈرنک یعنی کالا مشروب مثلاً کوکا کالا وغیرہ) اور مایونیز (MAYONNAISE) (ایک طرح کی مخصوص چکناہٹ) والے سلاڈ کا لطف اٹھاتا، بتدریج میرا وزن بڑھنا



طوبانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھے پڑاؤ نہ دو کہ تمہاراؤں اور مجھ تک پہنچا ہے۔

شروع ہوا، میں خوش فہمی میں پڑا کہ ”واہ! اپنی تو جان بن رہی ہے!“ مجھے کیا معلوم تھا کہ جان بننے کے بجائے برباد ہو رہی تھی، مجھے کیا خبر تھی کہ یہ بازاری پٹا خون کے اندر کولیسٹرول **CHOLESTEROL** گھول گھول کر میرے دل کو نقصان پہنچانے پر تکا ہوا ہے! آہ! **60.k.g** سے بڑھتے بڑھتے میرا وزن **95k.g** ہو گیا! میں موٹا ہو گیا اور میرا پیٹ پھول کر ڈھول بن گیا، خون میں کولیسٹرول بڑھ گیا اور بعض امراض مستقل گلے پڑ گئے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے پیٹ کے قفلِ مدینہ کے فضائل سن کر میرا ذہن بنا اور میں نے کم کھانا شروع کیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** تھوڑے ہی دنوں میں (تادم بیان) میرا **5k.g** وزن کم ہو گیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** میں اپنے اندر رنجستی اور ہلکا پن محسوس کر رہا ہوں مجھے سفر بہت کرنے ہوتے ہیں **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** اب اس میں بھی کافی آسانی ہو گئی ہے۔ چونکہ پیٹ کا قفلِ مدینہ معدہ کو حیرت انگیز طور پر درست کر کے قبض وغیرہ کو جو سے اُکھاڑ ڈالتا ہے لہذا سب سے عظیم فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہر وقت باوجود رہنے والے ”مدنی انعام“ پر عمل ہونا شروع ہو چکا ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** گھر میں جو شریف کی روٹی پکانے کی بھی ترکیب بن گئی ہے۔ دعا کیجئے کہ مجھے استقامت مل جائے اور ہر مسلمان کو پیٹ کے قفلِ مدینہ کی معرفت نصیب ہو جائے۔ اب پٹا وغیرہ کے بارے میں میرے یہ جذبات ہیں کہ ”کسی کو پٹا،



دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے جو برائی مرتکب کی اور اس مرتبہ تمام دنیا پاک و معاف ہے قیامت کے دن ہماری حفاظت لے گی۔

، پیپی کولا اور کوکا کالا وغیرہ ڈرنکس کی عادت ڈالوانا دوستی کے پردے میں دشمنی ہے،

**موٹاپے سے بچنے کی تدبیر** **رمضانے** ربِّ ذوالجلال عزوجل کے لئے  
پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کھانا کم

کھانے کی عادت ڈالنے سے ضمنا وزن داریوں اور کئی بیماریوں سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ اسپتال کے بستر پر جا کر ڈاکٹروں کے مشورہ پر پرہیز کرنے کے بجائے کیا ہی اچھا ہوتا کہ طبیہوں کے طبیب، اللہ عزوجل کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کی روشنی میں ہم ابھی سے پرہیز شروع کر دیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ صحتِ نشان ہے، ”آذمی اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند تھمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک جہائی سانس کیلئے ہو۔“

(مسند ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۸، رقم الحدیث ۳۳۴۹)

**دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فائزوں**

میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندی سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔



ایمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہو کر دعا کی کہ: اے اللہ! اس کے دل پر اپنی رحمت فرما۔

**پہلے خون ٹیسٹ کروالیں** جن کا وزن زیادہ ہے اُن کی خدمت میں مشورۃً عرض ہے کہ کسی لیبارٹری میں جا کر

امراضِ قلب سے متعلق خون کے چار ٹیسٹ جن کے مجموعہ کو "لیپڈ پروفائل"

(**LIPID PROFILE**) کہتے ہیں وہ کروائیے۔ اس میں

کولیسٹرول کا ٹیسٹ بھی شامل ہے، 14 گھنٹے خالی پیٹ ہو تو کولیسٹرول کے

ٹیسٹ کا نتیجہ زیادہ درست آتا ہے۔ شوگر بھی ٹیسٹ کروالیں۔ زہے نصیب!

رضائے الہی عزوجل کیلئے روزہ رکھ کر غروبِ آفتاب سے قبل یہ سارے ٹیسٹ

کروائے جائیں۔ پھر اپنے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اپنا وزن کم کرنے کی

کوشش کیجئے۔ ہر صحت مند کو بھی ہر چھ ماہ کے بعد یہ ٹیسٹ کرواتے رہنا مفید ہے تا

کہ بیماری جڑ پکڑے اس سے قبل ہی روک تھام کی ترکیب کی جاسکے۔

**موٹاپے کا علاج** وزن کم کرنے کیلئے سبزیوں (آلو، وغیرہ بادی

اشیاء کے علاوہ) بہترین نعمت ہیں۔ مگر صرف پانی

میں ابلی ہوئی ہوں یا ایک فرد کیلئے صرف چائے کی ایک چمچ "زیت" یعنی

زیتون شریف کا تیل ڈال کر پکائی گئی ہوں۔ مزہ چمکاؤ اور ہلکی ڈالنے

میں خرچ نہیں۔ روزانہ ایک گرام (یعنی چنگلی بھر) ہلکی سبھی کے پیٹ میں جانی

چاہئے ان شاء اللہ عزوجل کیمنسر سے حفاظت ہوگی۔ ہر وقت کے کھانے





دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ نے جو کچھ فرمایا ہے، اسے اپنا کر لے۔

میں مذکورہ طریقے پر بنی ہوئی سبزی کی کم از کم ایک پوری رکابی کھا لیجئے۔ اگر روٹی اور چاول وغیرہ کھانا ضروری ہو تو صرف آدھی چپاتی، پانی میں اُبلے ہوئے چاول صرف آدھا کپ، چھوٹی سی ایک بوٹی، آم کھانا ضروری ہو تو دن بھر میں صرف آدھا آم، چائے پینا چاہیں تو ”اسکیمڈ ملک“ کی پھکی ہی پی لیجئے اگر نہ پی سکیں تو ڈاکٹر کے مشورہ سے چائے کے کپ میں **CANDEREL** کی ایک گولی ڈال لیا کریں۔ اگر شوگر کا مرض نہ ہو تو چینی کی جگہ چائے میں شہد ڈال لیجئے۔ سلاد، گلزی، کھیرا وغیرہ بھی بکثرت استعمال کیجئے۔ ہر طرح کے کھانے اور سالن وغیرہ میں زیتون شریف کا تیل بہترین رہے گا ورنہ کارن آئل **CORN OIL** وہ بھی کم سے کم مقدار میں استعمال کیجئے، کھانے سے قبل سالن کے پیالے کے اوپر سے جمّج کے ذریعے گھی یا تیل اس طرح سے نکال دیجئے کہ ایک قطرہ بھی نظر نہ آئے۔ ہاں بے اجازت شرعی یہ تیل پھینک دینا **اسراف** و گناہ ہے دوبارہ پکانے میں استعمال فرما لیجئے۔ چاول، گائے اور بکرے کے گوشت، گھی، مکھن، انڈہ کی زردی، کیک پیسٹریاں، کوکو چاکلیٹ اور ٹافیوں، نمکو والوں کی تلی ہوئی، چیزوں **CREAM** لگی ہوئی یا میٹھی غذاؤں، مٹھائیوں، آئسکریم، ٹھنڈے مشروبات، پکوڑے، کباب، سمو سے وغیرہ ہر وہ چیز جس میں **میدہ**، **چکنائٹ** یا **مٹھاس** شامل ہو ان سے بچئے۔ **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ وژن میں کمی آئے گی۔





درمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کثرت سے ڈیڑھ پاگ پر صوبہ کشمیر کے ہزاروں پاگ پر مشاہدہ کے مابین کیلئے ضروری ہے۔

اور آپ ان شاء اللہ غزوہ جمل خوش اندام (SMART) ہو جائیں گے۔  
ڈاکٹروں کے پاس کھانے کا ”چارٹ“ ملتا ہے ان کے ذریعے بھی وژن کا تناسب  
برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے وژن کم کرنا زیادہ مناسب  
ہے۔ حتیٰ الامکان ایک ہی ڈاکٹر سے علاج کا سلسلہ رکھنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ  
ہوگا کہ وہ ڈاکٹر آپ کی جسمانی کیفیت سے واقف ہو جائے گا لہذا علاج بہتر  
طریقے پر ہو سکے گا۔ ورنہ ڈاکٹر بدلتے رہیں گے تو ہر نیا ڈاکٹر ”ایک اکائی“ سے  
علاج شروع کریگا اور آپ ہر ایک کا تختہ مشق بنتے رہیں گے۔

**قَبْضُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۳۶۵ پر نقل ہے کہ ”6 گھنٹے  
سے قبل اگر کھانا نکل جائے تب بھی وعدہ بیمار اور اگر  
24 گھنٹے سے زیادہ وقت تک خارج نہ ہو تب بھی سمجھ**

**قَبْضُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۳۶۵ پر نقل ہے کہ ”6 گھنٹے  
سے قبل اگر کھانا نکل جائے تب بھی وعدہ بیمار اور اگر  
24 گھنٹے سے زیادہ وقت تک خارج نہ ہو تب بھی سمجھ**

لیجئے کہ وعدہ بیمار ہے۔ جوڑوں کا درد پیٹ کی ہوا روکنے کا نتیجہ ہے۔ جس  
طرح نہر کا چلتا پانی اگر روک دیا جائے تو نہر کے کناروں کو نقصان ہوتا اور کنارے  
ٹوٹ کر پانی بہنے لگتا ہے۔ اسی طرح پیشاب روکنے سے جسم کو نقصان ہوتا ہے۔“  
اپنا ہاضمہ درست رکھئے، ورنہ موٹاپے کا علاج مشکل ہے، سبزیوں اور  
پھلوں کا استعمال کیجئے۔ اگر قبض رہتی ہو تو (۱) چار، پانچ عدد بیج سمیت پکے  
امروہ یا (۲) مناسب مقدار میں پیپٹا کھا لیجئے ان شاء اللہ غزوہ جمل پیٹ





فوسان مصطفیٰ (علیہ السلام) کی ایک نادر و نایاب روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بزرگوار کو فرمایا کہ: "اگر تم کو پیٹ کا قفل ہو تو اس کا علاج یہ ہے۔"

صاف ہو جائیگا۔ (۳) ہر چوتھے دن تین چار چمچ اسپغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضم چورن پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَوُ جَلَّ پِیٹ** کسی صفائی ہوتی رہے گی۔ روز روز اگر اسپغول یا ہاضم چورن استعمال کیا جائے تو اکثر بے اثر ہو جاتا ہے نیز (۴) اگر آپ کا ڈاکٹر اجازت دے تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دن تک صبح و شام ایک ایک ٹکیہ گرامیکس ۴۰۰ ملی گرام **GRAMEX 400m.g. (Metronidazole)** استعمال کیجئے۔

اسے قبض، بد ہضمی وغیرہ امراض اور پیٹ کی اصلاح کیلئے **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَوُ جَلَّ** بہترین دواء پائیں گے۔ مگر جب بھی یہ ٹکیہ لینا شروع کریں تو مسلسل پانچ دن پورے کرنا ضروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں، بد ہضمی کا سب سے بہترین علاج پیٹ کا قفل مدینہ ہے۔

**بے وقت نیند چڑھنے کا علاج:** ایک گلاس پانی (نیم گرم ہو تو زیادہ بہتر) میں ایک چمچ شہد ملا کر نہار منہ (یعنی صبح کھانے

سے قبل) اور روزہ ہو تو افطار کے وقت پلانا غہ مستقل استعمال کیجئے موٹاپا اور ہیٹ سی بیماریوں بالخصوص پیٹ کے امراض سے **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَوُ جَلَّ** حفاظت ہوگی، بہتر یہ ہے کہ اس میں ایک ورنہ آدھا لیموں بھی نیچوڑ لیا کریں تو **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَوُ جَلَّ** فوائد زائد ہو جائیں گے۔ اگر **اِنَّہٗ (نظا۔ ل۔ غز)** کرتے کرتے یا اجتماع وغیرہ



فرمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔

میں بیٹھے بیٹھے بے وقت نیند چڑھتی ہوگی تو ان شاء اللہ عزوجل اس سے بھی نجات ملے گی۔

سب سے بہترین علاج اللہ عزوجل کے حبیب، حبیبِ مومنان کا سب سے بہترین علاج

لبیب، طبیبوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا تجویز فرمودہ ہے، ”بھوک کے تین حصے کر لئے جائیں ایک حصہ غذا ایک حصہ پانی اور ایک حصہ ہوا۔“ اگر کھانے میں یہ طریقہ اپنا لیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل نہ کبھی بدن موٹا ہوگا نہ کبھی گیس، بادی، پیٹ میں گڑبڑ، قبض وغیرہ کا عارضہ۔ مگر ہائے لذت خور نفیس کی حیلہ بازیاں۔

آئینِ نو سے ڈرنا طرزِ کنہن پہ اڑنا

مزل بھی کنہن ہے قوموں کی زندگی میں

زیادہ کھانے سے میتھے میتھے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کے بجائے زیادہ کھانے سے پیٹ ہونے والے امراض خراب ہوتا ہے، اکثر قبض بھی ہو جاتی ہے اور مقولہ ہے،

الْقَبْضُ أُمُّ الْأَمْرَاضِ یعنی ”قبض بیماریوں کی ماں ہے۔“ بقولِ اطباء

(أ. ط. ب.) 80 فیصد امراض پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے

امراض کی 12 قسمیں یہ ہیں، (۱) دماغی امراض (۲) آنکھوں کی بیماریاں (۳)





موسمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھ پڑا، شریف برآمدہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائیے گا۔

زبان اور گلے کی بیماریاں (۴) سینے اور پیچھے کے امراض (۵) فالج اور لقوہ (۶) جسم کے نچلے حصے کا سن ہو جانا (۷) شوگر (۸) ہائی بلڈ پریشر (۹) دماغی شریان (یعنی مغز کی ٹس) پھٹ جانا۔ (۱۰) نفسیاتی امراض (یعنی پاگل ہو جانا وغیرہ) (۱۱) جگر اور پتے کے امراض اور (۱۲) ڈپریشن۔

**تندرست رہنے کا نسخہ**  
حضرت سیدنا ابن سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص کدوم کی سوکھی روٹی ادب کے مطابق کھالے اُس کو موت کے سوا کوئی بیماری نہیں آسکتی یعنی وہ کبھی بیمار

نہ ہو۔ پوچھا گیا، ادب کیا؟ فرمایا، بھوک لگنے پر کھانے اور سیر ہونے سے پہلے ہاتھ اُٹھالے۔ (اختیاء العلوم ج ۳ ص ۹۵)

نا سمجھ بیمار کو امرت بھی زہر آمیز ہے  
سچ یہی ہے سو دواء کی اک دوا پرہیز ہے

**بھوک کی پیمائش**  
سنت یہی ہے کہ جب تک بھوک نہ لگے اُس وقت تک نہ کھایا جائے۔ صرف کھانے کی خواہش پر کھا ڈالنا یا بھوک نہ ہونے کے باوجود لگے بندھے وقت پر لازماً کھانا مفید

نہیں، بھوک کی تعریف بیان کرتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”بھوک کی علامت یہ ہے، خالی روٹی ہاتھ میں





آجائے تو بغیر سالن کے رغبت کے ساتھ کھانے لگ پڑے، الغرض جو بھی روٹی ہاتھ میں لگے شوق سے کھالے اور اگر نفسِ صرَف روٹی ہی طلب کرے یا روٹی کے ساتھ سالن کی حاجت ہو تو سمجھیں کہ ابھی خوب چمک کر بھوک نہیں لگی۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۷)

**بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے۔** زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھالیا کہ پیٹ خراب ہونے کا گمان ہے مثلاً دسٹ آکھنے اور طبیعت بد مزہ ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۳۰)

**ہر ایک کی خوراک یکساں نہیں ہوتی۔** کسی کو زیادہ کھانا دیکھ کر تھیر جانا یا بدگمانی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اول تو پیٹ بھر کر کھانا گناہ نہیں اور دوسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی خوراک ہی زیادہ

ہو۔ جی ہاں جس طرح ہر ایک کی نیند یکساں نہیں ہوتی، یعنی کوئی تو ڈو گھٹنے آرام کر لے تو دن بھر چُست اور اگر کوئی دس گھنٹے پڑا سوتا رہے تب بھی سست کا سست ہی رہتا ہے۔ اسی طرح خوراک میں بھی ہے یعنی کسی کا صرَف ایک روٹی میں پیٹ بھر جاتا ہے اور کوئی کوئی تو چار یا پانچ روٹیاں کھا جائے تب بھی سیر نہیں ہوتا! تو اب پانچ روٹیوں والا اگر تین روٹیاں کھائے تو یقیناً اس نے بھوک سے کم کھایا اور ایک روٹی





دوسرا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ پروردگار نے ان کو وحی سے عطا کیا اس کی ملامت کرنا۔

والے کے مقابلے میں قربانی دینے میں بڑھ گیا۔ بہر حال دوسروں کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرنے ہی میں دنیا و آخرت کا بھلا ہے۔ کہ جب کسی کی طرف ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو تین انگلیوں کا رخ خود بخود اپنی طرف ہو جاتا ہے گویا اس میں اشارہ ہے کہ دوسرے پر تنقید کرنے کے بجائے اپنے آپ کو دیکھ!

حرص کھانے کی دور کر یارب! قلب کو نور نور کر یارب!  
بدگمانی کی ٹو نکل جائے دُور دل سے غرور کر یارب!

**زیادہ کھانے والے کا**  
**دُن کھانا حرام ہے**  
بسیار خور یعنی زیادہ کھانے والے معین  
شخص پر بلا اجازت شرعی ملامت کر کے اُس کا دل  
دُکھانا کبیرہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا

کام ہے، بعض اوقات زیادہ کھانے میں مجبوری بھی ہوتی ہے مثلاً جوعِ الفتر (یعنی گائے جیسی بھوک) نامی بیماری میں مریض کو اتنی سخت بھوک لگتی ہے کہ کتنا ہی کھا لے مگر بھوک کا احساس جاتا ہی نہیں! نفس نہیں چاہتا پھر بھی بار بار کھانا پڑتا ہے اسی طرح معدے میں آفسر ہو تو خالی پیٹ میں تکلیف بڑھتی ہے لہذا کچھ نہ کچھ کھاتے رہنا پڑتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی زیادہ کھاتا ہو اُس کے بارے میں بھی لہجہ گمان کرنا ضروری ہے کہ کم کھانا مستحب ہے جبکہ مسلمان پر بدگمانی حرام۔





دورانِ مسقطِ اُمّیّہ نے بھی ہر روز تھوڑا سا روزہ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے روزے سال کے گنا گنا ہوتے تھے۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فائدوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکات سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

**ڈٹ کر پانی پینا** سخت گرمی کا موسم ہو، روزہ ہو، شدّت کی پیاس لگی ہو اور افطار کے وقت ٹھنڈا پانی اور میٹھا میٹھا

شربت موجود ہو ایسے موقع پر ٹھنڈے پانی کی عَزَّوَجَلَّ کیلئے شربت کو ترک کر کے پانی بھی اتنا کم پینا کہ پیاس نہ بجھے یہ افضلِ عمل اور اہلِ تقویٰ کا طریقہ ہے۔ اور اگر کوئی اتنا پانی و شربت پئے کہ پیاس بجھ جائے تو اس میں کسی قسم کا گناہ نہیں۔

مگر دے کی پتھری وغیرہ کے علاج کیلئے مجبوراً پانی بکثرت پینا پڑتا ہے۔ اور یوں بھی سیرابی (یعنی اتنا پانی پی لینا کہ پیاس بجھ جائے) کے بعد جبراً مزید پینا نفس پر شاق ہوتا ہے۔ آپ ذم ذم کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ ”اِس کو بہ نیتِ عبادت دیکھنے سے

ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، اس کو پی کر جو بھی دعاء مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔“ (السُّلُکُ الْمُنْقِطُ الْمَعْرُوفُ مَنَاسِکُ الْمَلَا عَلٰی قَارِی ص ۱۹۵)

حصولِ ثواب کی نیت سے اِس کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ مُحْسِنِ اہلِ سنت،



طہاسان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص کچھ چوڑا ہو پاک چڑھا لیکن کیا وضو کا راستہ بھول گیا۔

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذَرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث پاک میں ہے، ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو کھ (یعنی پیٹ) بھر کر نہیں پیتے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۶ ص ۴۷، الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۱ ص ۶۴۶ رقم الحديث ۱۷۳۸)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی

اسی زم زم میں جنت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے

**پیدل چلئے** فَرِيْقَتُهُ رَاسِطَةٌ سے مشورہ کر کے اپنی عمر کے حساب سے روزانہ ہلکی پھلکی ورزش کرتے رہنا

چاہئے۔ نیز رات کھانے کے بعد بقول اطباء کم از کم ڈیڑھ سو قدم پیدل چلنا چاہئے۔

میراند فی مشورہ ہے کہ چلتے چلتے کم از کم چالیس بار یہ دُرود شریف: **صَلَّى اللّٰهُ**

**تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ** پڑھنے کا معمول بنالیجئے **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ** غَزْوُ جَلْ 150 سے

زائد قدم چلنا ہو جائے گا۔ ہر ایک کو روزانہ ایک گھنٹہ پیدل چلنا چاہئے۔ جس کی پالکل

عادت نہیں ہے وہ ابتداءً ہر روز 12 منٹ چلے یا چلتے چلتے **صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی**

**عَلٰی مُحَمَّدٍ** 313 بار پڑھے اور آخر میں ایک بار **وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ وَ**

**بَارَكَ وَسَلَّم** کہہ لے، ذرا اطمینان سے پڑھنے سے **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ** غَزْوُ جَلْ ایک

کلو میٹر ہو جائیگا۔ یوں جتنی رتبہ بڑھاتے بڑھاتے تیس دن کے اندر اندر روزانہ 5



دورانِ مصطفیٰ اعلیٰ نے نماز میں اس شخص کی ہانک خاک یا کھانسی کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ گھر پر ڈاڑھ پاگ نہ پڑے۔

کلو میٹر تک چلنے کی ترکیب بنالے۔ اسلامی بہنیں گھر کی چار دیواری میں جھلیں، اپنے اوراد بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے چلتے پھرتے پڑھنے کی عادت بنائیں۔ میری درخواست قبول کرتے ہوئے پیدل چل لیجئے ورنہ خدا نخواستہ ڈاکٹر کے کہنے پر کہیں ندامت و ٹینشن کا بوجھ اٹھائے ”دوڑنا“ نہ پڑے!

**طاقت سے زیادہ بوجھ** | پارہ تیسرا، سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری آیت کریمہ میں خدائے رحمن غُزُو جَل کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے،

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (ب ۲ البقرة ۲۸۶) ترجمہ کنزالایمان: اللہ غُزُو جَل کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ غُزُو جَل کسی پر**

اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اُس خریص بندہ پر جو لڈ تِ نفس کیلئے ایک تو کھانا خوب ڈٹ کر کھاتا ہے اور پر سے فقط برائے لذات دن رات کے مختلف اوقات میں بھی کچھ نہ کچھ کھا کر اپنے وعدہ پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتا چلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو شخص ایک من اٹھا سکتا ہو اُس پر ڈھائی من کا وزن لادیا جائے تو لڑکھڑا کر گر پڑیگا۔ اسی طرح وعدہ کے کام کرنے کی بھی ایک حد ہے تو اگر اچھی طرح چبائے بغیر یا ضرورت سے زیادہ





نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہر روز کوئی نہ کوئی شخص نہ ہوتا کہ اس سے کچھ نہ کہے۔

غذائیں اس میں ڈالی جائیں گی تو بے چارہ آخر کس کس چیز کو کس طرح ہضم کر سکے گا؟ نتیجہً نظامِ انہہام و زہم برہم ہو جائیگا، **معدہ** بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے جسم کو امراضِ فراہم (SUPPLY) کرنے لگے گا۔ جیسا کہ طبیوں کے طبیب، محبوبِ ربِّ مجیب غزو جَلَّ و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حکمتِ نشان ہے، معدہ بدن میں خوض کی مانند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رگیں) معدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر معدہ صحت مند ہو تو رگیں (معدہ میں سے) صحت لیکر پلٹتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لیکر واپس جاتی ہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۶۶ رقم الحدیث ۵۷۹۶)

مرضِ عصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بگب  
مجھ کو لہجھا کیجئے حالتِ مری انھی نہیں

بعض ایسے اسلامی بھائی جو کہ یا تو وزن دار ہوتے ہیں یا پیٹ کی بیماریوں کا شکار، وہ کہتے سنائی دیتے ہیں، ”میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں۔“ ان میں بعض تو

میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں

سخت دلی کی وجہ سے جھوٹ بولنے میں بے باک ہوتے ہیں اور بعض افراد غلط فہمی کی وجہ سے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ مگر ان کے دن بھر کے غذائی معمولات پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ جس کو ”کم کھانا“ کہہ رہے ہیں اُس میں ناشتہ میں اٹھہ پرائیڈ،





دورانِ مسافہ (میں ہوتا ہوں، مل) جس کے پاس ہر روز گریہ اور اس نے اٹھ ہر روز شریف نہ چھ ماٹس نے بھاگی۔

مسکہ بن ملائی، جلوہ، چھو لے پوری پھر دن بھر کی اضافی غذا دو ایک ٹھنڈی بوتلیں ایک آدھ آکس کریم، تین چار بار چائے، سلٹ، برگر، آلو چھو لے، ایک پیس، تھوڑی سی مٹھائی وغیرہ بھی شامل ہے اور یوں مٹھہ کی تباہی، وڈنداری یا بیماری کا راز فاش ہو جاتا ہے! اگر کسی کا واقعی تھوڑا سا کھانے میں پیٹ بھر جاتا ہے اس کو بھی چاہئے کہ مزید کم کرے یہاں تک کہ بھوک باقی رہے۔ گویا چوٹی اپنے ”کن“ میں سے کم کرے اور پتھی اپنے ”من“ میں سے۔

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق

تو منہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

## کم خوری کی احتیاطیں

والد یا والدہ حکم دے کہ پیٹ بھر کے کھا لو تو ان کی اطاعت کرے۔

اگر ملازمت کرتے ہیں اور کم کھانے سے کمزوری آتی اور کام میں

کو تباہی ہوتی ہے تو کم کھانے کیلئے سیٹھ کی اجازت ضروری ہے۔

اسی طرح اسلامی تعلیم و تعلم میں رکاوٹ ہوتی ہے تو حسب ضرورت

کھا لیجئے۔

آپ کا مہمان ساتھ کھا رہا ہو اور امکان ہے کہ آپ کے کم کھانے کے

باعث وہ بھی شرمندہ ہو کر ہاتھ روک لے گا تو اس کا ساتھ دیجئے۔





دوسرا مسئلہ (میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہے اس نے مجھ کو ذرا دھوکا دیا جو حقیقتاً وہ بد بخت ہو گیا۔

اگر میزبان اصرار کرے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو بھوک باقی ہونے کی صورت میں تھوڑا مزید کھا لیجئے کہ مسلمان کا دل خوش کرنا ثواب ہے۔  
**اللہ** کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ غَزُو جَلُّو  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ سرّات نشان ہے، جو شخص مسلمان کے گھر  
 والوں میں خوشی داخل کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کے علاوہ کسی شے  
 کو پسند نہیں کرتا۔  
 (طبرانی صغیر ج ۲ ص ۵۱)

**کم کھانا افضل مگر جھوٹ بولنا حرام**  
 دعوت میں جب میزبان کہے، اور لیجئے! تو اگر آپ فارغ ہو چکے ہیں اور بھوک باقی ہونے  
 کے باوجود مزید کھانا نہیں چاہتے تو بہت سنبھل کر  
 جواب دیجئے، مثلاً کہئے، **اللہ غَزُو جَلُّو بَرکت دے، جَزَاکَ اللہ خیراً۔**  
**الْحَمْدُ لِلّٰہ** میں اپنے حساب سے کھا چکا وغیرہ۔ ہرگز ہرگز جھوٹے فقرے مت  
 کہئے۔ کم کھانے کے باوجود بولے جانے والے جھوٹے جملوں کی مثالیں یہ  
 ہیں: میں نے پیٹ بھر کر کھالیا ہے، میرا پیٹ فل ہو گیا ہے، نہیں نہیں  
 اب پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں، سچ کہتا ہوں بالکل بھوک باقی نہیں وغیرہ وغیرہ۔  
**یاد رکھئے! جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم**  
**میں لے جانے والا کام ہے۔** راہِ تقویٰ پر بہت سنبھل کر چلنا ہے، کہیں





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار نذرہ و پاکیزہ عطاۃ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ بھوک سے کم کھانے کا مُسْتَحَب و افضل کام کرنے جائیں اور نفس اٹھا کر ریاکاری، جھوٹ، تکبر، ماں باپ کی نافرمانی اور مسلمان کی تحقیر و بدگمانی وغیرہ وغیرہ حرام کاموں میں ڈال کر جھٹم کا حقدار بنادے۔ کیوں کہ نفس کا کام ہی بُرائیوں پر ابھارنا ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ۖ تَرْجَمُهُ كَنَزُ الْإِيمَانِ: بے شک نفس تو

(پ ۱۳ یوسف آیت ۵۳) بُرائی کا بڑا اُحْلَم دینے والا ہے۔

نفس کی چال سے بچا یا رب

اس کے بجبال سے بچا یا رب

نفس کو مارنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ جو نفس کو مارنے اور اُس کو بُری خواہشات سے روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اُس کیلئے جنت کی بشارت ہے چنانچہ خدائے رحمن غزوِ جَل کا فرمانِ جنت نشان ہے۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ ۖ تَرْجَمُهُ كَنَزُ الْإِيمَانِ: اور وہ جو اپنے

رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت

(پ ۳۰ الشرح آیت ۴۱، ۴۰) ہی ٹھکانہ ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا ۖ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فیضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ نواہ پاک پر حاکمِ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

**نفس کسے**  
**موکھتے ہیں؟**

اگر رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگا کر بھوک کی برکتیں لوٹنے کا آپ کا ذہن بن گیا ہے تو یہ دھیان میں رکھئے کہ نفس کے ساتھ سخت مقابلہ رہے گا۔ نفس آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں۔ حضرت سیدنا یزید علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ”نفس ایک ایسی صفت ہے جس کی باطل کے سوا تسکین ہوتی ہی نہیں۔“ (یعنی نفس بُرائیوں ہی سے خوش رہتا ہے) حضرت سیدنا سلیمان دارانی قُدس سرُّہ الربانی فرماتے ہیں، نفس کی مخالفت افضل ترین عمل ہے۔

(کشف المحجوب ص ۳۹۵، ۳۹۶)

فریاد ہے نفس کی بدی سے  
ایمان پہ بہتر موت اور نفس

**دل کے لئے سال بھر کی عبادت سے بہتر**

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قُدس سرُّہ النورانی فرماتے ہیں، ”نفس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو ترک کر دینا دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔“

(جذب القلوب ج ۲ ص ۳۳۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





وہاں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گئے پڑاؤ اور چھوڑ کر تیار اور کھانے تک پہنچا ہے۔

**نومڑی کا پتہ** بُرڈگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ النِّبِیْنَ کا بعض اوقات  
نفس کو مثالی صورت میں دیکھنا ثابت ہے، چنانچہ

حضرت سیدنا محمد علیان نسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ابتدائے حال میں جب  
نفس کی ہلاکت خیزیوں کے بارے میں معلومات ہوئیں تو مجھے اس سے سخت  
دشمنی ہو گئی۔ ایک دن نومڑی کے بجے کی طرح کا کوئی جانور یکا یک  
میرے خلق سے نکل پڑا! اللہ عزوجل نے مجھے اُس کی پہچان کروادی اور میں سمجھ  
گیا کہ یہ میرا نفس ہے میں فوراً اُس پر پل پڑا اور اپنے پاؤں سے اُسے گھلنے اور  
روندنے لگا مگر یا لِّلْعَجَب! میں جوں جوں اُس پر ضرب لگاتا وہ قد آور ہوتا چلا  
جاتا! میں نے کہا، اے نفس! ہر چیز تکلیف اور زخموں سے ہلاک ہوتی ہے مگر تو  
ہے کہ الٹا بڑھتا چلا جا رہا ہے! اُس نے جواب دیا، میرا معاملہ ہی الٹا ہے، جن  
چیزوں سے اوروں کو تکلیف ہوتی ہے مجھے اُن سے راحت ملتی ہے اور جن چیزوں  
سے دوسروں کو راحت ہوتی ہے مجھے اُن سے تکلیف پہنچتی ہے!

(کشف المحجوب مترجم، باب معاہداتِ نفس، ص ۲۰۷)

بھنگ و اڑدہا مارا اگر چہ شیرِ مارا

بڑے نوڈی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

دبیہ

۱۔ بھنگ (ن۔ بن۔ مک) یعنی مگرچہ



مولانا مسطفیٰ علی (رحمۃ اللہ علیہ) نے لکھا ہے کہ چار سو سال پہلے جو تمام مسلمانوں کو ایک ہی دعا سے قیامت کے دن ہر ایک کی دعا ملے گی۔

**کھانے کیلئے جینا** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے انفس کو مارنا بہت ہی مشکل امر ہے۔ بس کسی طرح اس کو قابو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نفس جو کہے اُس کا اُلٹ کیا جائے۔ مثلاً وہ اچھے اچھے کھانوں، چپٹے چٹخاروں کا مشورہ دے یا ڈٹ کر کھانے کی ترغیب دلائے اُس وقت اس کی نہ مانے، صرف حسبِ ضرورت ہی کھائے۔ حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بھوک، صدیقین کی غذا اور مریدوں کی راہِ سلوک ہے۔ ”پہلے لوگ زندہ رہنے کے لئے کھاتے تھے مگر تم کھانے کیلئے زندہ ہو۔“

(کشف المحجوب مترجم، ص ۶۰۵)

**دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَناسق** میں سفر اور روزانہ حکمِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے بھائیوں کے ساتھ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالینے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

**مرضِ خودِ طبیب بن گیا** منقول ہے، حضرت سیدنا شیخ خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت بیمار ہو گئے۔

مریدین نے عرض کیا، حضور یہاں ایک



ابوہامد مصطفیٰ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ ان کی ہر ایک حرکت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

پنڈت ”جھاڑ پھونک“ کرتا ہے اور اس کا علاج بہت چلتا ہے اگر حکم ہو تو اس کے پاس لے چلیں۔ فرمایا، میں علاج کیلئے کافر کے پاس نہیں جاؤں گا۔ مرض نے مزید شدت اختیار کی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہو گئے۔ مریدین اٹھا کر اسی ”پنڈت“ کے پاس لے گئے اُس نے پھونک ماری تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آ گیا اور صحتیاب ہو گئے۔ آپ نے اپنے آپ کو صحت مند پایا، پنڈت کو دیکھ کر استفسار فرمایا، تمہیں علاج میں یہ فلکفہ (فل۔ گتہ) کیسے حاصل ہوا؟ کہا، میرے گرو (یعنی استاد) نے مجھ سے بچن (یعنی عہد) لیا ہے کہ کُفس جو کچھ کہے اُس کا اُلٹ کرنا۔ لہذا جب ٹھنڈا پانی پینے کو خواہش ہوتی ہے تو گرم پیتا ہوں، چاول کھانے کو جی چاہتا ہے تو دوٹی کھا لیتا ہوں اس طرح کُفس کے کہنے کا اُلٹا کرتے رہنے سے مجھ میں یہ قوت پیدا ہو چکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، یہ بتاؤ تمہارا کُفس مسلمان ہونے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ کہا، منع کرتا ہے، فرمایا، یہ مسلمان ہونے سے منع کرتا ہے تو تمہارے اصول کے مطابق تمہیں اس کے کہنے کا اُلٹ کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا چاہئے۔ یہ بات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ اس دلیلیں انداز میں ارشاد فرمائی کہ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے دل میں پختہ ہو گئی اور وہ بے ساختہ پکار اٹھا، میں اپنے کُفس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں اور پڑھا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔





نوجوان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے تکیہ لیا اور وہ اس کا علاج کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی باطنی یعنی مخفی مرض کو دور کر دیا!

**سبحن اللہ! اُس نے حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر کا علاج کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا احسان پُکارتے ہوئے اُس کے باطن کا علاج کر دیا، اُس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم کا علاج کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی روح کا علاج کر دیا، اُس نے ظاہری مرض دور کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے باطنی یعنی مخفی مرض کو دور کر دیا!**

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

**چائے پان کے عادی غذا کے ساتھ ساتھ**

**مَسُوڑھوں کا کینسر!**

چائے اور پان میں بھی کمی کا ذہن، بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غذا میں کمی کرنے جائیں اور نفسِ مکار آپ کو بھوک مٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسا دے۔ چائے گردوں کیلئے مُضر (یعنی نقصان دہ) ہے۔ پان، گٹکا، مین پوری اور خوشبودار سونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکال دینے میں ہی عاقبت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان کو مَسُوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رہتا ہے۔ زیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہو جاتا ہے، اگر مَسُوڑھوں میں خون یا پیپ ہو گیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ شاید ان کو معلوم بھی اُس





دورانِ مصطفیٰ (سیدنا محمد ﷺ) کو کثرت سے زہر پاک چھوئے لگ تھا۔ زہر پاک چھوئے لگتا تھا کہ کھانوں کیلئے مضر ہے۔

وقت ہوگا جب خدا نخواستہ کسی خطرناک بیماری نے جڑ پکڑ لی ہوگی!

**نقلی کتھے کی تباہ کاریاں!** پاکستان میں غالباً کتھے کی پیداوار نہیں ہوتی، لہذا دولت کے خریص افراد جنہیں دنیا و آخرت

کے برباد ہونے کی کوئی فکر نہیں ہوتی وہ مٹی میں چزارنگے کا رنگ ملا کر ”کتھا نما بنا“ کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے پان خود طرح طرح کے امراض کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہوتے رہتے ہیں۔

**کھانے کا مزہ صرف جَو کی سُکھی روٹی ہو یا گھی سے تر تر پرائیڈ، پیٹ** میں جانے کے بعد دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔ جوں ہی نوالہ حلق سے نیچے اترے اس کا ذائقہ ختم۔ جو

ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈٹ کر کھانے میں زبان کا مزا تو صرف چند لمحوں کیلئے ہی ہوتا ہے مگر اس کے دینی و دنیوی نقصانات دیر پا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اس پر آشکار (آتش۔ کار) ہو جائے گا کہ دو سنٹ کی لذت کی خاطر آخرت کا طویل حساب سر لینا نیز برسوں تک چلنے والی بلکہ قبر تک پیچھا کرنے والی بیماریوں کو گلے لگا لینا ہرگز دانشمندی نہیں لہذا ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگاتے ہوئے کم کھانے ہی میں عاقبت ہے۔ حضرت سیدنا ابوذرؓ داعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”گھڑی بھر کیلئے خواہش کی پیروی طویل غم کا باعث ہوتی ہے۔“





ہوئے مسکرتے (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) اور ان کے دل میں ایک نور تھا جس سے ان کے دل میں نور تھا۔

یادہ گوئی، ڈٹ کے کھانا خوب سونا چھوٹ جائے

دُنیوی لذات سے دل کاش میرا ٹوٹ جائے

**لذیذ لقمہ کی عجیب حقیقت** غور کیجئے! منہ میں پانی لانے والا، خوشبو سے مغطا، گھی میں ترتر، لذیذ ترین چٹپٹا

نوالہ بڑے شوق سے اگر کوئی منہ میں ڈالے اور چھوڑ چھوڑ کر کے چبا کر یوں ہی حلق سے نیچے اتارے کہ اُچھالا آئے اور تے باہر نکل پڑے تو اب اس کی طرف دیکھنے کو بھی اس کا جی نہیں چاہے گا۔ یہ ہے اس لقمہ تر کی حقیقت۔ مزید اس لذیذ کھانے کی حیثیت کو اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

**دل جلانے والی حکایت** ایک محلہ میں بیٹ الخلاء کی صفائی کی جارہی تھی، اور فضلہ (یعنی پاخانہ) بکھرا ہوا تھا، لوگ

ناک پر رومال رکھے وہاں سے تیزی کے ساتھ گزر رہے تھے کہ فضلہ نے (بڑبان حال) پکار کر کہا، اے بھاگنے والو! ذرا ٹھہرو! مجھے پہچانو میں کون ہوں! میں وہی ہوں جسے تم نے خوب مشقت سے کمایا، بڑی محنت سے پکایا اور مزے لے لیکر کھایا، اور اپنے مغدہ میں پٹھپایا۔ افسوس! تمہاری تھوڑی دیر کی صحبت نے میرا یہ حال بنایا! مجھ سے کیوں بھاگتے ہو! میں تو تمہاری لذیذ پوریانی ہوں۔۔۔۔ میں تو تمہارا گھی سے ترتر پورا قہہ ہوں،۔۔۔۔ میں تو تمہارا چٹپٹا قورمہ ہوں۔

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو





دوسرا مسئلہ (۱) اس سے کہ میری اللہ تعالیٰ مجھ سے عداوت کرے لیکن ہزاروں ملک اس کیلئے نکالے گئے ہیں۔

## اپنی اوقات یاد دلانے والے تازیانے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبرت ہی عبرت ہے کھانا**

جتنا اچھا ہوتا ہے اُس کا انجام اتنا ہی بُرا ہوتا ہے۔ انسان جتنا زیادہ لذیذ اور چکنا چکوان کھاتا ہے اُس کا براز بھی اتنا ہی زیادہ گندا اور بدبودار ہوتا ہے۔ جبکہ گھاس چارہ کھانے والے جانوروں کا گوہر انسان کے براز کے مقابلہ میں نہایت ہی کم گندا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے ان باتوں کو پڑھ یا سن کر کسی کا جی مٹلانے لگے اور نفسِ غصہ دلانے لگے تو ایسوں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ آپ کا خفا ہونا بیکار ہے، آپ کی یہ خفگی بھی سراسر عبرت ہے، غور کیجئے کہ ہم جیسا گنہگار انسان خوب اکڑتا اور اینٹھتا ہے اور اتنا نہیں سوچتا کہ میری اوقات ہی کیا! میں تو وہ ناکارہ ہوں کہ بہترین غذائیں بھی میرے ساتھ تھوڑی سی دیر رہنے کے بعد اس قدر تباہ و مَسح ہو جاتی ہیں کہ اب ان کا تذکرہ سننا خود مجھے گوارا نہیں! حضرت سیدنا طاووس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی کو اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا، یہ اُس کی چال نہیں جس کے پیٹ میں گندگی بھری ہو! حضرت سیدنا مظرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حجاج بن یوسف کے لشکر کے سپہ سالار مُہلب کو ریشمی لباس پہنے اکڑتے ہوئے چلتے دیکھا تو ٹوکا۔ وہ کہنے لگا، مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں! فرمایا، ”میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں کہ شروع میں تو ایک گندہ قطرہ تھا اور آخر میں سڑا ہوا مِرہ ہوگا اور یہ تو سبھی جانتے



عزیزانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) کو ہر روز شریف و سونے والی تمیز دینی ہے۔

ہیں کہ تو پیٹ میں نجاست اٹھائے پھرتا ہے!“ یہ کھری کھری سن کر وہ شرما گیا اور اکڑی والی چال سے باز آ گیا۔ حضرت سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”عجب ہے، انسان تکبر کرتا ہے حالانکہ وہ دوبار پیشاب گاہ سے نکلا ہے!“

اگر آپ بیت کا قفل مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانا اور اس پر استقامت پانا چاہتے ہیں تو میرے ان مدنی مشوروں پر

کیا آپ کم کھاتے کی عادت بنانا چاہتے ہیں؟

عمل کیجئے ان شاء اللہ غزوہ جمل بہت فائدہ ہوگا۔ اپنا ذہن اس طرح بنائیے جیسا کہ حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، ”آخرت میں حساب و کتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدت کا ایک باعث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی مزید فرماتے ہیں، زیادہ کھانے سے آخرت کے ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لہذا تم جس قدر لذتیں دنیا کے اندر حاصل کر لو گے اتنا حصہ آخرت میں کم ہو جائے گا۔“ (مہاجر العابدین، ص ۹۶)

ڈٹ کے کھانے کی مَحَبَّتِ قَلْب سے میرے نکال

نزع میں دے مجھ کو راحت اے خدائے ذوالجلال

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جہنمیوں کا کھانا بننا! زبان کے چند منٹ کے لئے ذائقے کی خاطر اس





دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک تہنیتی (تہنیتی) موقع تھا کہ ان کے ہاں ہوں۔

قد رُخوفاک معاملات کی پرواہ نہ کرنا غفلندی نہیں، بیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کم، کم اور کم کھانے ہی میں عاقبت ہے۔ شکم سیری یا لذیذ اشیاء کھانے اور ٹھنڈے مشروبات پینے کو جی لپچائے تو جھڑپوں کے دل ھلا دینے والے کھانے پینے کو یاد کیجئے۔ ہمیں کفار کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ پُٹانچہ پارہ ۲۵ سورۃ الذُحان کی آیت نمبر ۴۳ تا ۴۶ میں دوزخیوں کے ہوٹل یا کھانے کا تذکرہ کرتے ہوئے خُذْ اَنْفُکَ قَهَارًا و جبار ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تھو ہڑکا

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقْوَمِ طَعَامُ

یہ گنہگاروں کی خوراک ہے۔ گلے

الاشیم کالبھل یغلی

ہوئے تانبے کی طرح پیوں میں جوش

فِی الْبُطُونِ کَغَلِ الْحَمِیْمِ

(پ ۲۵ الذُحان ۴۳ تا ۴۶) مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔

جھڑپوں کے تباہ کن مشروب کے بارے میں پارہ ۲۶ سورۃ

محمد کی ۱۵ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا

وَسُقُوا مَاءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ

جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اَمْعَاءُہُمْ

مُفِیث بن سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب

کسی کو دوزخ میں لایا جائے گا تو اُس سے کہا

سایہوں کے زہر کا پیالہ





دورانِ مسافت (اس وقت تک کہ نماز گھر پر نہ ہو) اور شریف چائے کا میں ناست سکون اس کی طاقت کر دے گا۔

جاریگا، انتظار کرو ہم تمہیں ایک ٹکھہ دیتے ہیں، پھر سانپوں کے زہر کا پیالہ اُس کو دیا جائے گا، جب وہ اُسے اپنے منہ کے قریب کریگا تو اُس کے چہرے کا گوشت اور ہڈیاں کٹ کر گر پڑیں گے۔

(الذہر الشریف ص ۱۱۲)

کرم از پے مصطفیٰ یا الہی  
جہنم سے مجھ کو بچا یا الہی

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فاضلوں میں سفر اور روزانہ فکری مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

**بڑی نعمت کا حساب بھی بڑا ہے**  
گھر کے تمام افراد متفق ہوں تو کھانے سالن وغیرہ میں حج تیل مصالحہ ڈالتے ہیں اُس کی مقدار آدھی کر دیجئے۔ ہو سکتا ہے کھانے کی لذت کم ہو جائے، جب لذت میں کمی آئیگی تو رغبت میں بھی کمی آئیگی اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی کھانا کم کھانے میں آسانی ہو جائیگی۔ روٹی کا معمولی سا ٹکڑا جس سے پیٹ میں بوجھ ڈالا گیا یعنی بھوک مٹائی گئی اس کا قیامت میں حساب نہ ہوگا۔ ورنہ یاد رکھئے! دنیا



نورانی مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: ہر روز غنیمت ۳۰ بار پڑھا کر اور پاک چھانوس کے دو سو سال کے کلمہ خائف ہوں گے۔

میں غذا جس قدر عمدہ اور لذیذ کھائیں گے اتنا ہی قیامت میں حساب بھی سخت سے سخت ہوگا، مثلاً کھچڑی کا حساب نسبتاً ہلکا ہوگا جبکہ بریانی کا اس سے سخت۔ اس میں بھی ترکیب یہ ہوگی کہ جس شخص کو جو چیز زیادہ پسند ہوگی وہ اس کیلئے بڑی نعمت شمار ہوگی مثلاً جس کو بریانی کے مقابلے میں کھچڑی زیادہ مرغوب ہو اس کیلئے کھچڑی بڑی نعمت اور اب بریانی کے مقابلے میں کھچڑی کا حساب سخت۔ سادہ پانی کے مقابلے میں ٹھنڈے پانی کا، سادہ کھانوں کے مقابلے میں لذیذ کھانوں کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ پلاؤ یا قورمہ روٹی وغیرہ گرم مگھڑم ہوں تو حساب زیادہ اور اگر بالکل ٹھنڈے اور بے مزہ ہو گئے ہوں، چونکہ یہ نفس کو مرغوب نہیں ہوتے اس لئے حساب بھی کم۔ آہ! آہ! آہ! ہر نعمت کے بارے میں قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ

ہر نعمت کے بارے میں تین سوال! فرماتے ہیں، بروز قیامت ہر شے کے

بارے یہ تین سوالات ہوں گے! (۱) تم نے یہ چیز کس طرح حاصل کی؟ (۲) اسے

کہاں خرچ کیا اور (۳) کس نیت سے خرچ کیا؟

(مشائخ العابدین ص ۱۰۰)

پارہ ۳۰ سورۃ التکاثر کی آخری آیت میں ارشادِ الہی عزوجل ہے،

ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور

اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ  
عَنِ النَّعِيمِ



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو شخص کچھ پڑھو پاکیزہ سناجمل کیا وہ سخت گارانت قبول کیا۔

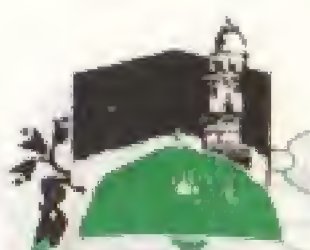
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خدا کی قسم! دنیا کی

رنگینیوں میں گم مالدار و صاحبِ اقدار کے مقابلے میں سنتوں کا پابند غریب و نادار خوش نصیب و بخت بیدار ہے، اور وہ آخرت میں کامیاب ہے جو غربت، امراض و آفات میں مبتلا ہونے کے باوجود اللہ عز و جل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اطاعت گزار ہے۔ ایک عبرتناک روایت سنئے اور عبرت سے سردھنئے! پُچھا نہی:

**حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، کہ حضور سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”قیامت کے دن کفار میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ نعمتوں سے مالا مال ہوا ہوگا۔ کہا جائیگا، اے آگ میں غوطہ دو۔ لہذا اے آگ میں غوطہ دیا جائے گا، پھر اُس سے کہا جائے گا، اے فلاں! کیا کبھی تو نعمت سے مالا مال ہوا؟ تو وہ کہے گا۔ ”نہیں، میں نے کوئی نعمت نہیں پائی۔“ اور مسلمانوں میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور بد حال تھا، کہا جائیگا اے جنت میں ایک غوطہ دو لہذا اے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اُس سے پوچھا جائے گا، اے فلاں! کیا**

تُو نے کبھی سختی دیکھی، کیا تو کبھی مصیبت سے دوچار ہوا؟ تو وہ کہے گا، ”نہیں، میں





دوسرا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی شخص کی ایک ٹاک اور اس کے پاس صرف کچھ روزہ پاک نہ رہے۔

نے کبھی سختی نہیں دیکھی اور نہ ہی میں کبھی مصیبت میں مبتلا ہوا۔“

(ابن ماجہ ج ۴ ص ۵۳۰ رقم الحدیث ۴۳۲۱)

معلوم ہوا چہنم اس قدر ہولناک ہے کہ اُس کا صُرف ایک غوطہ دنیا کی ساری رنگینیاں، عیش کوشیاں اور راحت سامانیاں بھلا دے گا اور اُس کا یہ ذہن بن جائے گا کہ میں تو ہمیشہ پریشان ہی رہا ہوں نیز جنت کا ایک غوطہ اس قدر فرحت بخش ہے کہ دنیا میں کنگال اور طرح طرح کی مصیبتوں کے باعث بد حال رہنے والا صُرف ایک غوطہ جنت کے سبب سارے غم بھول جائے گا اور اُس کا یہ ذہن بن جائے گا کہ میں نے تو کبھی تکلیف دیکھی بھی نہیں کہ کیسی ہوتی ہے!

میزاں پہ سب کھڑے ہیں، اعمالِ نیک رہے ہیں

رکھ لو بھرمِ خدارا عطاءِ قادری کا

زیادہ کھانے کی عادت والا پیٹ کا قفل مدینہ

کم کھانے کی عادت  
بنانے کا طریقہ

لگاتے ہوئے اگر جذبات میں آکر ایک دم کھانا کم کر دیگا تو قوی امکان ہے کہ کمزور ہو جائے اور اُس کا

حوصلہ بھی پست ہونے لگے، لہذا تھوڑا تھوڑا کم کرے۔ مثلاً ایک دن میں 12 روٹیاں کھاتا ہے اور اپنے آپ کو 6 روٹیوں پر لانا چاہتا ہے تو ان 12 روٹیوں کو 60 حصوں میں تقسیم کر لے اور روزانہ ایک حصہ کم کرتا جائے یعنی پہلے دن 59





نو ماہانہ مصطفیٰ (سید محمد تقی مدظلہ العالی) جس کے پاس ہر ماہ 10 روپے کا رزقِ شریف پہنچتا ہے، وہ لوگوں سے گوارہ نہیں لیتی ہے۔

ٹکڑے کھائے، دوسرے دن 58، اس طرح ایک ماہ میں 30 ٹکڑوں یعنی 6 روٹیوں تک پہنچ جائیگا اور ان شاء اللہ غزوہ جمل کمزوری وغیرہ بھی نہیں ہوگی۔ اگر صرف چاول کھاتا ہے تو اس کی بھی اسی طرح ترکیب کی جاسکتی ہے، مثلاً روزانہ ایک ٹہمہ کم کرتا رہے اور اس طرح مطلوبہ مقدار پر پہنچے اور دل مضبوط رکھے، یہ نہ ہو کہ لذیذ غذا سامنے آگئی یا دعوت میں پہنچے اور نفس نے کہا کہ آج زیادہ کھالے کل پھر اپنے معمول پر آ جانا تو اگر نفس کی باتوں میں آگئے پھر استقامت مشکل ہے، چاہے کتنا ہی لذیذ ترین کھانا سامنے آجائے جو اپنے معمول پر ڈٹا رہے وہی کامیاب ہے۔ ہاں جب کم کھانے کی عادت میں پکا ہو گیا اب اگر کبھی دعوت وغیرہ میں معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ کھالیا تو ان شاء اللہ غزوہ جمل زکاوٹ نہیں ہوگی۔

بھائیو بہنو سبھی عادت بناؤ بھوک کی

پاؤ گے رحمتِ ذرا رحمت اٹھاؤ بھوک کی

**کھانے کی مقدار**  
**مقرر فرما لیجئے**  
اپنے لئے کھانے کی مقدار (مثلاً آدھی روٹی، ایک چمچ چاول، سات ٹکڑے کدو شریف، بڑی ہو تو ایک ورنہ دو بوٹیاں، ایک ٹکڑا آلو، تین چمچ شوربہ وغیرہ) مقرر فرما لیجئے کہ اتنا کھانے کے بعد چاہے کتنی ہی بھوک باقی رہ جائے مزید نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ جب بھی کھانے بیٹھیں تو ممکنہ دردت میں طے شدہ مقدار میں کھانا پہلے ہی سے اپنی





دورانِ مصطفیٰ (سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس میرا لڑکا ہوا۔ لڑکے پر لڑائی و شریف نہ چڑھا اس نے چاکی۔

رکابی میں الگ کر لیجئے کہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے کے خواہش مند کیلئے شاید اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ ہاں اگر نفس نے اپنی رکابی میں زیادہ ڈلوا بھی دیا تو کم کر دیجئے۔ ایک بار لے چکیں پھر چاہے لاکھ خواہش ہو مزید کھانا مت لیجئے ورنہ نفس مطالبات بڑھاتا چلا جائیگا! کبھی کہے گا، ایک بوٹی اور اٹھالو، کبھی کہے گا آلو لے لو، ایک چمچ دال مزید ڈال لو وغیرہ۔ دعوتوں میں بھی اس انداز کو ملحوظ رکھئے۔ کیوں کہ ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک جس کی عادت نہیں بنی وہ اگر عام رواج کے مطابق بڑے برتن سے بار بار تھوڑا تھوڑا نکالتا رہے گا تو اندیشہ ہے کہ نفس اُس کو بھلاوے میں ڈال کر زیادہ کھلا دے۔ اگر تھال میں سب ملکر کھا رہے ہوں اور اپنائیت کی فضاء ہو مثلاً ستنوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ ہو یا دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کا مَدَنی ماحول۔ تو جو اسلامی بھائی یا طالبِ علم ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگانا چاہے وہ ”مَدَنی انعامات“ کے مطابق تھال میں سے اپے وئی کے برتن میں ضرورت کا کھانا نکال لے مگر تھال کے قریب بیٹھ کر مل کر ہی کھائے۔ ایسے موقع پر اگر ساتھ والوں کو ناگوار ہو تو سب کے ساتھ مل کر تھال ہی میں کھائے۔ لہذا سب سے محفوظ طریقہ بھی یہی ہے کہ کھانے کے نوالے مخصوص کر لے مثلاً 12 نوالوں کی عادت بنائی ہے تو سب کے ساتھ مل کر کھانے میں ان شاء اللہ غزوہ جمل کوئی دشواری نہ ہوگی کہ تھوڑے میں رکن کر نوالے



موسمِ معطلے (مستند) میں، عمر بن الخطابؓ کے پاس حیرانہ کر دیا اور اس نے اٹھ پرانا دریا گھونٹ کر پانی پیا۔

پورے کئے جاسکتے ہیں۔

بھوک کا یا الہی قرینہ ملے پیٹ کا مجھ کو قفلِ مدینہ ملے

استقامت کا مدنی خزینہ ملے حرصِ لذتِ دنیا کبھی نالے

اگر گھر میں کئی قسم کے کھانے ہیں مثلاً روٹی،

چاول، سالن، سموسے، مٹھائی وغیرہ۔ تو یوں بھی ہو

سکتا ہے کہ حسبِ ضرورت سب میں سے تھوڑا تھوڑا

ایک ہی برتن میں نکال لیجئے اور ان سب کو آپس میں خلطِ ملط کر لیجئے اس طرح اگر

لذت کم بھی ہو جائے تو خرچ نہیں کہ ان شاء اللہ غزوہ جُلّ اس سے نفیس کچھ نہ کچھ

دبے گا۔ مگر عام دعوت میں احتیاط فرمائیے۔ ہاں اگر مَدَنی ماحول ہی میں

دعوت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میزبان کو بُرا محسوس نہیں ہوگا اور ریا کاری میں

پڑنے کا بھی خطرہ نہیں تو ملا دینے میں مٹھائی تھہ نہیں۔ بہتر ہے کہ کوئی ایک اسلامی

بھائی میزبان سے یہ کہہ دے، ”جس طرح کھانا چاہے اُسے اُس طرح

کھانے کی اجازت دے دیجئے۔“ اب اگر وہ ہاں کہہ دے تو سب کیلئے اجازت ہو

گئی۔ کسی نے سبکِ مدینہ کو بتایا تھا کہ میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ جب

دس زخوان پر انواع و اقسام کے کھانے آئے تو انہوں نے سب میں سے تھوڑا تھوڑا

لیکرا اپنی رکابی میں ڈال کر ملا دیا! کسی نے اظہارِ تعجب کیا، تو کہنے لگے، ”پیٹ میں





﴿وَمَا كَانَ مِثْلَهُ﴾ (سورۃ بقرہ ص ۱۱۷) جس نے مجھ پر ایک بار ڈنکا مارا وہ پاپ ہے حالانکہ تعالیٰ اس پر دس دھتیں بھیجتا ہے۔

جا کر سارے کھانے مل ہی جاتے ہیں میں نے پہلے ہی سے ملا لئے۔“

نفس کی چال میں نہ آئیں کاش!

ڈٹ کے کھانا کبھی نہ کھائیں کاش!

**دوسروں کی موجودگی میں**  
دوسروں کی موجودگی میں ریاکاری یا میزبان  
وغیرہ کے اصرار سے بچنے کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہو  
**کم کھانے کا طریقہ**  
سکتا ہے کہ تین انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے

نوالے لیکر خوب چبا کر کھائے اور ہمیشہ ان سُنَّتوں کا خیال رکھے۔ بالخصوص  
دعوتوں میں اکثر لوگ جلد جلد کھاتے ہیں لہذا ہو سکتا ہے کھانے کی مشغولیت انہیں  
آپ سے بے توجہ رکھے۔ اگر پھر بھی آپ خود کو جلد فارغ ہوتا محسوس فرمائیں تو  
اطمینان سے بڈیاں پھرتے رہئے۔ اُمید ہے اس طرح آپ سب کے ساتھ  
فراغت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ سب کے سامنے جلدی جلدی  
ہاتھ کھینچ لینا اگر دیکھ لیں کہ کھانے کی خاطر ہو کہ لوگ سمجھیں کہ نیک آدمی ہے اور  
تقوے کی وجہ سے کم کھاتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

ریا کاری سے اپنے آپ کو بچانا بہت ضروری ہے۔ **سورکارِ مدینہ** ﷺ  
علیہ السلام کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **اللہ** عزوجل اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس

میں ایک ذرہ کے برابر بھی ریاہ (یعنی دکھاوا) ہو۔ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۸۷)



دوسرا مصطفیٰ (ﷺ) نے ہمیں سیکھایا کہ ہر ماہِ رمضان میں اپنے پیٹ کا قفلِ مدینہ کھولیں۔

اگر کوئی تحفہٴ نعمت کیلئے یا پیشوا اپنے ماتحتوں، اُستاد اپنے شاگردوں اور پیر اپنے مریدوں کی ترغیب کیلئے اپنا عمل ظاہر کرے تو مُضایقہ نہیں۔ مگر یہاں اچھی طرح غور کرنا ہوگا کہ واقعی تحفہٴ نعمت یا ترغیب مقصود ہے یا نہیں۔ اگر دل کسی گمراہی میں بھی اپنی پارسائی کا سکہ بٹھانے کی نیت چھپی ہوئی ہو تو پھر ریاکاری اور جہنم کی حقدا ری ہے۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی مَقولوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات، اِکارت پر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ائمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

**بے شک عمر بھر ڈٹ کر کھائے تب بھی اِخلاص قبولیت کی کنجی ہے!** گنہگار نہیں اور اگر زندگی میں ایک بار بھی ریاکار

بنا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اسلامی بھائیوں کے سامنے تو سنبھل کر تھوڑا سا کھائے تاکہ یہ تاثر قائم ہو کہ واہ بھئی! اِس نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہوا ہے اور پھر ”کھاؤں کھاؤں“ کرتا ہوا گھر پہنچے اور بھوکے شیر کی طرح غذاؤں پر ٹوٹ پڑے



دورانِ مصطفیٰ ﷺ میں جہاں بھی ہو کھانا نہ ہو چھوڑ کر تیار اور دیکھ کر بچتا ہے۔

ایسا شخص پکا ریا کار اور دوزخ کا حقدار ہے۔ بے شک وہ اسلامی بھائی بہت عقلمند ہے جو دوسروں کے سامنے اس طرح کھائے کہ اُس کی کم خوری کا کسی کو اندازہ نہ ہو سکے اور گھر وغیرہ میں خوب اچھی طرح پیٹ کا قفل مدینہ لگائے رکھے۔  
عمل صرف و صرف اللہ عزوجل کی رضا کیلئے ہونا چاہئے کہ اخلاص قبولیت کی گنجی ہے۔

ریا کاریوں سے بچا یا الہی  
کر اخلاص مجھ کو عطا یا الہی

**میشمہ میثمہ اسلامی بھائیو!**  
**کم کھانے والے کا امتحان!**

جو پیٹ کا قفل مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانے کے لئے ریاضت کا آغاز کرے اُس کا امتحان یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ابتداً ثقاہت محسوس ہو، مزاج چوڑا ہونے لگے، بعض ہمدرد بھی سمجھانے لگیں، کمزوری سے ڈرانے لگیں اور اس طرح نفسیاتی دباؤ بڑھے۔ پھر کم کھانے کی برکت سے نظامِ انہضام (ان۔و۔ضام) میں بہتری آنے کے سبب ہو سکتا ہے کھانا جلد ہضم ہو اور جلدی جلدی بھوک لگنے لگے اور اس طرح کھانے کی رغبت مزید بڑھنے لگے۔ نیز جب بھی کہیں کھانا پک رہا ہو گا تو اُس کی خوشبو سے مشامِ دماغ متحرک ہو جائیگا اور منہ سے رال ٹپک پڑے گی، جی چاہے گا بس آج تو ڈٹ کر کھا ہی





﴿فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ کھانسی اور کسی مرتبہ شامِ اردو پاکِ حجاز سے قیامت کے دن میری شفاعت لے لی۔﴾

ڈالوں۔ اسی طرح گھر میں اُنواع و اقسام کی غذائیں، اُن کی خوشبوئیں بالخصوص رَمَضانُ الْمُبَارَک میں بوقتِ افطار شدید بھوک پیاس اور سامنے لذیذ کھانوں کا طباق اور بقرہ عید میں گوشت کے انبار، سیخ پر چڑھی ہوئی بوٹیوں کے بھوننے کی بھوک بھڑکانے والی خوشبو میں بسے ہوئے دھوئیں اور قسم قسم کے پکوان آپ کا امتحان لیتے رہیں گے، مگر آپ ہمت نہ ہاریے، اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یاد کرتے رہئے، اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَرُ کھا یعنی عبادتوں میں افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (یعنی تکلیف) زیادہ ہے۔ (کشف الخفاء ج ۱ ص ۱۷۵)

میں سلسلہ چالیس دن تک کم کھا لیجئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ چند روز پیٹ کا قفل مدینہ لگا رہے اور پھر استقامت نہ رہے اور خوب کھانے پینے کا سلسلہ شروع ہو جائے مگر آپ ہمت مت ہاریے، جدوجہد جاری رکھئے، بار بار نئے سرے سے ترکیب بناتے رہئے۔ مثلاً کبھی نیت کر لیجئے کہ بِسْمِ اللّٰہ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات دن پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا۔ اس طرح ربیع الثور شریف کے 12 دن، شَعْبَانُ الْمُعْظَم کے 15 دن، رَمَضانُ الْمُبَارَک کا آخری عشرہ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگا لیجئے۔ کوشش کیجئے کہ کبھی مسلسل 40 دن تک کم کھانے کی بھی سعادت مل جائے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے استقامت بھی مل





ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مکہ پر اہل عرب کا دارِ مرتبت بنا دیا، پاک و حلال سے قیامت کے دن ہماری عبادت کی۔

جائے گی۔ جیسا کہ حضرت سیدنا و خُطب بن مُکبّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”بندہ جس کسی چیز کو چالیس دن تک اپنی عادت بنا لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے (یعنی اُس چیز کو) اس کی طبیعت بنا دیتا ہے۔“

(رسالة القسیر بنہ ص ۲۴۲)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں

خدا یا کرم! استقامت بھی پاؤں

پیٹ کا قفلِ مدینہ لگ جائے اور بھوک سے کم کھانے کی عادت پڑ جائے اس نیت سے کبھی کبھی دو رکعت صلوٰۃ الحاجت (عام نوافل کی طرح) ادا کر کے اور کبھی یوں ہی پیٹ کا قفلِ مدینہ پر استقامت اور کھانے کی حرص و

کم کھانے پر  
استقامت  
پانے کیلئے

رغبت دور ہونے کیلئے دعا کر لیجئے۔ نیز فیضانِ سنت کا یہی باب یعنی پیٹ کا قفلِ مدینہ ”ہر ماہ یا جب کھانے کی حرص پھر اُبھرنے لگے تو کم از کم ایک بار پڑھ یا سن لیجئے نیز اخفاء العلوم ج ۳ سے بھی شکمِ سیری کی آفتوں والا مضمون پڑھ لیجئے۔ تو ان شاء اللہ عز و جل بہت فائدہ ہوگا۔ اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ پیٹ کا قفلِ مدینہ یعنی بھوک سے کم کھانا آپ کو صرف چند روز و شوار معلوم ہوگا، وہ بھی زیادہ تر اُس وقت جب تک کہ دسترخوان پر





دوسرا مصطفیٰؐ ان کو قتل کیا۔ اس نے کلب سے کہا کہ وہاں سے چلا آئے اس کے لئے بظہار کرتے رہیں گے۔

پٹھے رہیں گے، دسترخوان بڑھالینے کے بعد **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل تو جہ ہٹ جائے گی۔ اس کے بعد جب **پیٹ کے قفلِ مدینہ** کی عادت پڑ جائے گی اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ فرمالیں گے تو زیادہ کھانے کو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل جی بھی نہیں چاہے گا۔ آپ بہت کبجے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل دشواری کے بعد آسانی ہوئی جائے گی۔ **اللہ** غزوہ جمل ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: تو بے شک

**فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝**

دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے

**إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝**

شک دشواری کیساتھ اور آسانی ہے۔

(ب ۳۰ سورۃ النّٰم نشرح آیت ۶۰۵)

**اگر بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک ترکیب**  
**کڑوی نصیحت** نہیں بھی تھی تو جس کا مَدَنی ذہن ہوگا وہ خود ہی

**إِنْ شَاءَ اللَّهُ** غزوہ جمل اپنی ترکیب بنالے گا اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگا لگا اور اگر عزمِ مُصَمَّم ہو تو اس کا طریق کار بھی خود ہی وضع کر لے گا۔ اور جو بے چارہ

**جَوْعُ الْكَلْب** "کا مریض اور زیادہ کھانے پر حریص ہوگا اُس کیلئے ڈھیروں تحریرات اور مُتَعَدِّد بیانات بھی ناکافی ہیں۔ شاید یہ تحریر بھی اُس کے سر کے اوپر

سے گزر جائے گی، سنی ان سنی کر دے گا، ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرے گا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ **مَعَآذَ اللَّهِ** "پیٹ کا قفلِ مدینہ" پر تنقید پر







میرزا محمد علی (سلطان علی شاہ) نے 16 جون کو ہارکے ذریعہ جہاز سے بمبئی پہنچے۔ ان کے ساتھ ایک اور ہارکٹ سے دو اور مالکانہ جہاز تھیں۔

ہوئے بامقَدَّر پتھرِ مَنُور کا واسطہ ہمیں کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے کی نعمتوں سے نواز دے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام کی بھوک شریف کا صدقہ ہم سب کو بھی عاقبتِ والی بھوک اور پیٹ کا قُضَلِ مَدینہ لگانے کی سعادت عطا فرما۔

الحی ! پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا ہم کو

کرم سے استقامت کا خزینہ کر عطا ہم کو

أَمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ عَلَى اللَّهِ تَوَالِي عَالِيهِ وَالْبَرَكَةُ

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فائز

میں سفر اور روزانہ حکمِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ غُرُوحِلْ اِس کی بَرَکات سے پابندی سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !      صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !      صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى مُحَمَّدٍ





نورمان مصطفیٰ اسلمانی نے یہ کتاب عزری ﷺ کا مسندِ شافعی سے ایک ہزار تک اس کی کئی جگہاں لکھی ہیں۔

## ۵۲ حکایات

### (۱) سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دعوت

مشہور صحابی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، غزوہٴ خندق کے موقع پر ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پٹان سامنے آگئی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی، خندق میں ایک سخت پٹان سامنے آگئی ہے۔ فرمایا، ”میں اتر کر آتا ہوں۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اٹھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شکمِ اظہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ نہیں چکھا (کھایا) تھا۔ مدنی لجنال، سپدہ آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال غزوہٴ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کدال لی اور ضرب لگائی تو پٹان ٹوٹ پھوٹ کر مٹی کا ڈھیر بن گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غزوہٴ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے گھر جانے کی اجازت مَرَحْمَت فرمائیے۔ (اجازت ملنے پر گھر آ کر) میں نے اپنی اہلیہ سے کہا، میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ صبر نہیں کر سکتا۔ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ جواب دیا، جوا اور ایک بکری ہے۔ میں نے بکری کو ذبح کیا اور جو کو پیسا شئی کہ ہم دونوں نے گوشت ہنڈیا میں ڈال



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): اچھے پڑوز اور شریف پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمے گا۔

دیا۔ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوا اُس وقت آنا نازم ہو کر روٹی پکنے کے قابل ہو گیا تھا اور ہنڈیا پھو لہے پر پکنے کے قریب تھی۔ (میں نے عرض کی) **یا رسول اللہ**! غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے چلے اور ایک یا دو آدمیوں کو ہمراہ لے لیجئے۔ فرمایا، ”کھانا کتنا ہے؟“ میں نے مقدار بتائی تو فرمایا، ”کھانا بہت ہے اور عمدہ ہے۔“ (اُن سے) کہو کہ میرے آنے سے پہلے نہ چولھے سے ہنڈیا اتاریں اور نہ ہی تنور سے روٹیاں نکالیں۔“ (پھر) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا: ”اُٹھو!“ تو مہاجرین اور انصار اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں ”اپنی اہلیہ“ کے پاس گیا اور کہا، تمہارا بھلا ہو، سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، مہاجرین، انصار اور جو لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے تشریف لائے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ سے پوچھا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ (اتنے میں) رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (صحابہ کرام علیہم الرضوان سے) فرمایا، ”اندر داخل ہو جاؤ اور بھیر نہ کرو۔ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، نیرِ اعظم، رسولِ مُحْتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (اپنے دستِ مبارک سے) روٹی توڑنا اور اُس پر گوشت رکھنا شروع کیا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



نور محمد علی (علیہ السلام) نے اپنے قتل کے وقت بھی اپنے والدین کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے۔

روٹی اور گوشت نکال لیتے تو ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ دیتے۔ اور کھانا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو عطا فرماتے اور پھر ڈھکنا اُتارتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح روٹی توڑتے اور ہنڈیا سے گوشت نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سیر ہو گئے اور کھانا بچ گیا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (اُن سے) فرمایا، ”تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ٹھہر دو، کیونکہ لوگ بھوک میں مبتلا ہیں۔“ (صحیح بخاری ج ۵ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۱۰۱)

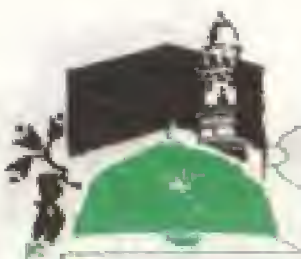
**اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی حکایت**

سے درس ملا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھوک اختیاری تھی جس بھی تو ایک طرف بھوک سے شکم اطہر پر خیر باندھ رکھا ہے اور دوسری طرف ایک ہی ہنڈیا سے ڈھیروں ڈھیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شکم سیر فرما رہے ہیں۔ اس مُعْجِزہ میں حکمت کے ہزار ہامد فی پھول ہیں ان میں ایک یہ بھی مدنی پھول ہے کہ ہمارے مدنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لاچار و مجبور نہیں ہیں، اپنے پروردگار عزوجل کی رحمت سے دونوں جہاں کے خزانوں کے مالک و مختار ہیں۔ اس مدنی حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ شاہِ خیر الانام اور





موسمِ مناسطے (محلِ مناسطہ) میں علمِ اچھ پروردگارِ خدایہ نے ہمیں کیا سنت کے ان کی قیادت کروں گا۔

صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و علیہم الرضوان نے خوب تکالیف برداشت کر کے، بھوکے رہ کر اور اپنے مبارک پیٹ پر پتھر باندھ کر نیکی کی دعوت عام فرمائی، اور آہ! ایک ہم لوگ بھی ہیں کہ ہر طرح کی آسائشیں موجود ہونے کے باوجود راہِ خدا غزوِ جمل میں معمولی سی تکلیف اٹھانے کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ یقیناً اب کوئی نبی نہیں آئے گا، مسلمانوں ہی کو نیکی کی دعوت کا عظیم فریضہ انجام دینا ہے۔ خدا غزوِ جمل کی قسم! آج مسلمانوں کی حالت بہت خستہ ہو چکی ہے، مسجدوں کی ویرانی دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، ایک عبرت انگیز واقعہ سماعت فرمائیے:

## (۲) مَدَنی قافلے نے مسجد آباد کی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا ۱۲ دن کا مَدَنی قافلہ باب المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر سوہلو کی ایک مسجد پر پہنچا۔ دروازے پر ٹالاکھا، جوں توں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹی سے اُٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوِ جمل ہم نے جمل کر صفائی کی، علاقائی دورہ کر کے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کر کے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، اللہ غزوِ جمل کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان





مقامِ مسطیٰ (سنتِ علیؑ) نے جو پروردگارِ ہدایت کو یاد دلا دیا کہ جو عاقل کے ساتھ رہے گا وہ عاقل ہو جائے گا۔

میں داخل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھینے میں مشغول ہو جانوں کی خدمت میں  
نیکسی کی دعوت پیش کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کے دل پہنچ گئے، کئی نوجوان  
ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں  
پڑھنے اور سنتوں بھرے بیاناتِ سننے کی سعادت حاصل کی، ہماری درخواست پر  
اُنہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70  
سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کیلئے  
کہتا رہتا تھا مگر میری سنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج عاشقانِ رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے ہماری  
مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں  
میں سفر اور روزانہ فکری مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر  
کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو  
جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے  
پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت  
کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ







نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) اُس شخص کی خاک خاک آلودہ جس کے پاس عمر اکبر ہوا اور وہ چور و ڈاکہ نہ بڑھے۔

ارضوان سے فرمایا، ”چلو۔ سب حضرات چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے چل

دیا۔ حتیٰ کہ میں حضرت سیدنا ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انھیں صورتِ حال

سے آگاہ کیا۔ حضرت سیدنا ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے اُمّ سلیم! مدینے کے

شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوگوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس

کچھ نہیں جو ان سب کو کھلائیں۔ حضرت سیدنا اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، اللہ

وَرَسُولُهُ أَغْلَمَ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول غزو و جُلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی بہتر

جانتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے یہاں تک کہ سرکارِ مدینہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ شہنشاہِ کوفین، رَحْمَتِ دَارِین، دُکھی

دلوں کے صَیْن، نانائے کَسَنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے ساتھ گھر

میں تشریف لائے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اے اُمّ سلیم! (رضی

اللہ تعالیٰ عنہا) جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی روٹی (کے

ٹکڑے) لے آئیں۔ مدینے والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

حکم سے روٹی کو توڑا گیا۔ پھر حضرت سیدنا اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس پر گھی کا

برتن نچوڑا۔ اور اسے بطورِ سالن استعمال کیا۔ پھر سرکارِ نامدار، بِإِذْنِ پَر وِزْگار دُو

عالم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ ابرار غزو و جُلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو کچھ اللہ

غزو و جُلّ کو منظور تھا وہ اس پر پڑھا۔ پھر فرمایا، ”ہنّ کو اندر آنے کی اجازت دو۔“



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہر روز کھانا پڑا ہوتا تھا۔ یہ کھانا ان کے لیے لایا جاتا تھا۔

انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا۔ انہوں نے کھانا کھا کر سیر ہو گئے پھر باہر نکل گئے۔ پھر فرمایا، ”مزید دس کو بلاؤ۔“ انہوں نے دس کو بلایا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا، ”مزید دس کو بلاؤ۔“ یہاں تک کہ ساری قوم نے کھانا کھایا اور سب آسودہ (یعنی سیر) ہو گئے۔ وہ قوم ستر یا اسی صحابہ پر مشتمل تھی۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰) ایک روایت میں ہے، مسلسل دس دس آدمی اندر داخل ہوتے رہے اور دس آدمی باہر نکلتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے اندر جا کر کھانا نہ کھایا ہو اور سب سیر ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُس کھانے کو اکٹھا کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا اُٹانے سے پہلے تھا۔ ایک اور روایت میں ہے، دس دس صحابہ کرام علیہم الرضوان کھانا تناول فرماتے رہے یہاں تک کہ اسی صحابہ علیہم الرضوان نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد شہنشاہِ زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اہل خانہ نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا باقی بچ گیا۔ مزید ایک روایت میں یہ بھی ہے، ”جو کھانا بچ گیا وہ انہوں نے پڑوسیوں کو دیا۔“ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ





علامہ مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین کو اللہ کی قسم سے عطا کرے گا، اللہ اس کے لئے عطا کرے گا۔

علیہ والہ وسلم کا مُفِجِرُہ تھا کہ بظاہر مختصر سا کھانا 80 صحابہ کرام علیہم الرضوان کے کھانے کے باوجود اُتنے کا اُتنا ہی رہا۔ **سُبْحَنَ اللّٰہ!** تاجدارِ رسالت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، مالِکِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھی کیا شان و عظمت ہے کہ خود بھوکے رہیں اور اپنے غلاموں کو خوب خوب نعمتیں کھلائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باعثِ تازِ گئی ایمان ہے **وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي**۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۷۱) یعنی اللہ غزو و جَلُّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رازِ دل ہے مُعْطٰی یہ ہیں قاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اُس کی بخشش اِن کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ

مُؤَدَّہ رضا کا سناتے یہ ہیں

## (۴) قد آور مچھلی

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں،

امامُ الْمُبَلِّغِین، سرورِ دُنْیَا و دِین، محبوبِ ربِّ الْعَلَمِین غزو و جَلُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے ہم (تین سو افراد) کو قُرْیش کے مقابلہ پر بھیجا اور حضرت سیدنا ابو عبیدہ





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) ہمیں کے پاس میرا کر ہوا اور اس نے مجھ پر زور دیا کہ شہرِ حجاز میں رہتا ہوں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا سپہ سالار مقرر فرمایا اور ہمیں گھجوروں کی ایک بوری بطور زادِ راہ عنایت فرمائی۔ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک گھجور عطا فرماتے۔ پوچھا گیا، آپ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک گھجور سے کیسے گزارہ کرتے تھے؟ تو فرمایا، ہم اس کو پچو سے جس طرح بچہ چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے۔ تو وہ اس روز رات تک ہمیں کافی ہو جاتی۔ ہم اپنے نیزوں سے دَرَخت کے پتے (جنہیں اونٹ کھایا کرتے ہیں) گراتے اور انہیں پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔ فرماتے ہیں، ہم ساحلِ سمندر سے گزر رہے تھے کہ (دور سے) ساحل پر ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح کی کوئی چیز نظر آئی۔ ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ جاندار (کامردہ) ہے جسے عنبر (مچھلی) کہا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ مُردار ہے۔ پھر خود ہی فرمایا، نہیں بلکہ ہم رسول اللہ غزوہ جمل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم راہِ خدا غزوہ جمل میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور آپ حضرات اضطرابِ حالت میں ہیں اس لیے (اے) کھالِ بچے۔ ہم نے ایک مہینہ اس پر گزارہ کیا اور ہم تین سو (آدی) تھے حتیٰ کہ ہم فرہ ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس کی آنکھ کے گڑھے سے مکے بھر بھر کر پَر بی نکالتے۔ اور ہم اُس (مچھلی) سے نیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے



ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار زوردار پاک و عارفہ تعالیٰ اُس پر اس رحمت بھیجتا ہے۔

میں بٹھا دیا (تو سب سامنے)۔ اس کی ایک پسلی کو پکڑ کر (کمان کی طرح) کھڑا کیا پھر ایک بڑے اونٹ پر گجا وہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا۔ اور ہم نے اُس کے خشک گوشت کے ٹکڑے بطور زادِ راہ ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کھلاؤ۔ ہم نے حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اُس (مچھلی) کا گوشت بھیجا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تناول فرمایا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۱۹۳۵) **اللہ عز و جل** کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

(۵) آمینُ اَمَّة

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام علیہم الرضوان

کے جذبے اور دلولے کے ثربان! ایسی تنگی اور عُسرَت کہ روزانہ صرف ایک گھجور اور درختوں کے پتے کھا کر بھی راہِ خدا غزوِ جہل میں دشمنوں سے لڑتے اور اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ ابھی جو حکایت آپ نے ملاحظہ فرمائی اس مُہم کا نام سَیْفِ



نوسانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ ہر دس مرتبہ روزہ پاک پر صائم اللہ تعالیٰ اس پر سزا دے گا جس نے اس پر سزا دے گا۔

الْبَحْر ہے، اس کو ”جَيْشُ الْعُسْرَةِ“ بھی کہتے ہیں۔ تین سو جانبازوں کی فوج کے سپہ سالار حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”عَشْرَةُ مُبَشَّرَةٍ“ سے تھے۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ان کو ”أَمِيْنُ الْأَمَّةِ“ (یعنی اُمّت کا امانت دار) کا پیارا لقب عطا ہوا تھا۔ ابتدائے اسلام میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مسلمان ہوئے تھے۔ نہایت ہی دلیر (دلی۔ ز۔)، شیردل، بلند قامت تھے اور چہرہ مبارکہ پر گوشت کم تھا، غزوہٴ اُحُد کے موقع پر مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رخسار پر انوار میں لوہے کے خود کی دو گڑیاں پیوست ہو گئی تھیں، انہوں نے اپنے دانتوں سے اُن کو کھینچ کر نکالا اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوا گلے دانت شہید ہو گئے تھے۔ (الأصابع ج ۳ ص ۴۷۶) اللہ عزوجل کی اُن پر اکھمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْخَبِيْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیشِ العُسْرَةِ کے

موقع پر قد آور مچھلی کا مل جانا، ایک ماہ تک صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس کو

تناول فرمانا، اونٹوں پر لاد کر ساتھ لانا، مدینہ منورہ بھی ساتھ لے آنا، مچھلی

کے گوشت کے ذائقے میں غیر (ث۔ غی۔ ی۔) نہ آنا یہ سب اللہ عزوجل کی





دوسرا مسطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے کہ تمہارا ذکر اور مجھ تک پہنچتا ہے۔

رحمت سے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی برکتیں اور کرامتیں تھیں۔ راہِ خدا عز و جل میں جو بھی سفر کرتا ہے، اللہ عز و جل کی اس پر خوب رحمتیں ہوتی ہیں، مصیبتوں میں بھی عظمتیں حاصل ہوتی ہیں، اور راحتیں تو پھر ہیں ہی راحتیں۔ ہر مسلمان کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ان عظیم قربانیوں سے دُرس حاصل کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہنا چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے ہر فرد کا یہ مَدَنی مقصد ہے، ”مجھے اپنی اور

ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی

ہے“ اس مَدَنی مقصد کے حصول کیلئے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

مَدَنی قافلے سُنّتوں کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر

کرتے رہتے ہیں، ہر مسلمان کو مَدَنی قافلے کا مسافر بن کر اس کی برکتیں لُٹنا

چاہئے۔ راہِ خدا عز و جل میں سفر پر نکلے ہوئے مقدس افراد کی قد آور مچھلی

کے ذریعے غیبی امداد کی حکایت آپ نے ابھی ملاحظہ فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آج بھی جو

اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کی تڑپ لیکر گھروں سے نکلتے ہیں وہ محروم نہیں

رہتے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلہ کی ہماری ملاحظہ فرمائیے۔

تُوبُوا إِلَى اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ





نورمان محمد علی (مسلّم اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) نے جو کچھ ہمیں بتایا ہے، وہ ایک نیا عالم ہے، قیامت کے دن ہر اہل ایمان کے لیے۔

## (۶) دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے دل کی دونالیاں بند ہیں، اینجیو گرافی (ANGIOGRAPHY) کروا لیجئے۔ علاج پر ہزار ہا روپے کا خرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سُنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، پچنانچہ وہ تین دن کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بنے، واپسی پر طبیعت کو بہتر پایا۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رپورٹیں دُرست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کھل چکی ہیں، آخر یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کر کے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلک (مُہلک - لُک) مرض سے نجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رُختمیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو

دل میں گر دُور ہو دُور سے رُخ دُور ہو

پاؤ گے رُختمیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





موصوفیہ (نورانی) میں ہے کہ: جس نے جو ہر روز صبح اور شام دعا پڑھا، وہ ایک دن عاتق سے قیامت کے دن پوری غلامت لے گی۔

## (۷) یَحْيٰی علیہ السّلام اور شیطان

مَنْقُول ہے، حضرت سیدنا یحٰی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ایک بار شیطان کے پاس بہت سے جال دیکھ کر استفسار فرمایا، یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا، یہ شہوات کے جال ہیں جن سے میں آدمیوں کا شکار کرتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے پوچھا، کیا مجھے پھانسنے کے لیے بھی ان میں سے کوئی جال ہے؟

اُس نے کہا، ”نہیں، مگر صرف ایک رات آپ (علیہ السلام) نے پیٹ بھر کر کھانا

کھایا، تو میں نے اُس رات آپ (علیہ السلام) پر نماز کو بھاری کر دیا۔ حضرت سیدنا

یَحْيٰی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سُن کر فرمایا، خدا کی قسم! <sup>کمزور</sup>

آئندہ میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔“ شیطان بولا، ”میں بھی آئندہ کبھی کسی کو

ایسی (فائدے والی) بات نہیں بتاؤں گا۔“ (منہاج العابدین ص ۹۳) اللہ عزوجل کی

اُن پر اکھمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِبَادُتِیْں کث [ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ

لَذَّتُ آتی ہے! ] حکایت نقل کرنے کے بعد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت

سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ التواہی فرماتے ہیں، ”یہ اُس

مُعصوم ہستی کا حال ہے جس نے ساری عمر میں ایک بار سیر ہو کر کھایا، تو اُس کا کیا









مدينة  
المنورة





حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک اور شریف واقعہ مذکور ہے جس کا بیان صحیح بخاری ج ۶ ص ۲۵۲ میں ہے۔

یقیناً مَنّیج خوفِ خدا صدیق اکبر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقی عاشقِ خیرِ الوری صدیق اکبر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نہایت متحی و پارسا صدیق اکبر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقی ہیں بلکہ شاہِ انقیاس صدیق اکبر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## (۹) بُھنی ہوئی بکری

حضرت سیدنا ابو بکر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بُھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا کہ شہنشاہِ خوشِ نصال، سلطانِ شیریںِ مقال، محبوبِ ربِّ ذوالجلالِ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کبھی جو کی روٹی بھی پیت بھر کر نہیں کھائی۔  
 (صحیح بخاری ج ۶ ص ۲۵۲ رقم الحدیث ۵۴۱۴) اللہ عزّوجلّ کی اُن پر

آخمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ا صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عزوجل خدایا میں عمدہ غذا میں نہ کھاؤں غمِ مصطفیٰ میں بس آنسو بہاؤں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! ایک **تذوکی ران** طرف حضرت سیدنا ابو بکر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مصطفیٰ تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھوک شریف کو یاد کر کے بُھنی





موسمِ رمضان (مئی تا جون) میں مسلمانوں کو روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو اس کی جگہ پر ایک روزہ رکھنا واجب ہے۔

ہونی بکری کھانے سے انکار فرما دیا۔ اور آہ! دوسری طرف ہم جیسے نام کے عشاق ہیں کہ اگر تیندوری بکرا بلکہ قندودی دان ہی سامنے آجائے تو عشق و مستی سب بھول کر بھوکے شیر کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں اور دونوں ہاتھ سے نوچ نوچ کر کھانے میں ایسے مشغول ہو جائیں کہ شاید نماز باجماعت کا بھی ہوش نہ رہے۔ آہ! آج کل اکثر دعوتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑوڑگوں کی نیاز کی دعوت جیسا نقلی کام بھی کرتے ہیں تو معاذ اللہ اکثر نمازی کھانے کی حرص کے باعث جماعت ترک کر دیتے ہیں۔ مَدَنی التجاء ہے کہ جب بھی دعوت کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی نماز بیچ میں نہ آئے، اگر آجائے تو پھر لاکھ مصروفیت ہو فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجد کا رخ کریں۔ جب تک شرعی مجبوری نہ ہو اس وقت تک مسجد کی جماعتِ اولیٰ لینا واجب ہے اگر گھر میں جماعت کر بھی لی تو ترک واجب کا گناہ سر پر آئے گا۔ بلکہ بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اقامت سے پہلے مسجد میں نہ آنی والا گنہگار ہے۔

**کفرِ پرفاتہ کا خوف** افطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجد کی

جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور





فَرَمَانِ مُصْطَفٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ: مجھ پر رُز و شریف پر صَومِ اللہ عزَّوجلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔

قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر بھی واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عذر شرعی باوجود قدرت فرض نماز مسجد میں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے، کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیونکہ اللہ عزَّوجلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے سُنَّیْنِ ہُدٰی مَشْرُوعِ کیں اور یہ (باجماعت) نمازیں بھی سُنَّیْنِ ہُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷)

اس حدیثِ مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ بالآخر ہوگا اور جو بلا شرعی مجبوری کے مسجد کی جماعتِ اولیٰ ترک کرتا ہے اُس کیلئے مَعَادَ اللہ کُفر پر خاتمہ کا خوف ہے۔





﴿مَنْ مَضَىٰ فِي سُلْطَانِ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ جَسَمِ رُسُلِهِمْ يَرْوِدُ بِمَنْزِلِهِمْ فِي سَمَاءِ سَمَاءٍ جَنَّاتٍ أُولَىٰ الْأُولَىٰ﴾

**يَا رَبِّ مُصَافِي! عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

ہمیں پانچوں نمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت  
ہو توفیق ایسی عطا فرما  
یا ربی

## (۱۰) رِقَّتِ اَنگیزِ خُطبہ

**حضرت** سیدنا خالد بن عمر عَدَوِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بصرہ

کے حاکم حضرت سیدنا عتبہ بن غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ہمیں اس

طرحِ خُطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، اَمَّا بَعْدُ ! (یعنی اس کے



دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روزِ فتح و ذوالِ شریف پڑے گا اس کی قیامت کریں گا۔

بعد) بے شک دُنیا نے اپنے خاتمے کا اعلان کر دیا ہے اور وہ انتہائی تیزی کے ساتھ رُخصت ہو رہی ہے۔ اور (اب) اس دنیا میں سے اسی قدر باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا تِلْجھٹ (جو تھوڑا سا تہ میں رہ جائے اُس کو تِلْجھٹ کہتے ہیں) اور اس (برتن) کا مالک اس (تِلْجھٹ) سے فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ تم اس دنیا سے اُس گھر کی طرف مُتَقِل (مُن۔ ت۔ قِل) ہونے والے ہو جس کو فُتْنَا نہیں۔ اس لیے تمہارے پاس جو سب سے بہتر چیز ہے اُس کو لے کر اُس (اُخْر دی) گھر کی طرف اِنْقَالَ کرو۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے، ”جہنم کے کنارے سے ایک شہر پھینکا جائے گا جو کہ ستر سال تک نیچے کی طرف گرتا چلا جائے گا لیکن اس کے باوجود وہ جہنم کی تہ تک نہیں پہنچے گا۔“ اور خدا کی قسم! اس جہنم کو ضرور پُر کیا جائے گا۔ کیا تمہیں اس پر تَعَجُّب ہے؟ اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”جَنَّت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہوگی، اس پر ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ جب وہ بخوم سے بھر جائینگے۔“ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ہمارے پاس دَرَزت کے پتھروں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ (پتے کھانے کے سبب) ہمارے ہونٹوں کے کونے زخمی ہو گئے۔ میں نے ایک چادر حاصل کی اور اسے (بچ میں سے پھاڑ کر) اپنے اور سَعْد بن مالک (رضی





نورانی مصطفیٰ (علیہ السلام) نے جو بروز جمعہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۰۸۰ھ کو مکہ مکرمہ کے ۳ سال کے گناہوں کے لیے

اللہ تعالیٰ (ع) کے درمیان تقسیم کر دیا، آدھی چادر بطور تہ بند میں نے استعمال کی اور آدھی سعد بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے۔ (ایک تو وہ غربت کا دور تھا) اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے۔ میں اس بات سے **اللہ** عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں تو (خوش فہمی کے باعث) اپنے آپ کو عظیم سمجھ بیٹھوں لیکن خدا عزوجل کے نزدیک میں بہت کھیر سمجھا جاؤں۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۸۰۸ رقم الحدیث ۲۹۶۷)

**اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! صحابہ**

کرام علیہم الرضوان نے نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے خوب بھوک برداشت کی یہاں تک کہ **دَرَخْتوں** کے پتے کھا کر اور خوب سختیاں برداشت کر کے شجرِ اسلام کی آبیاری فرمائی۔ واقعی اُس وقت حالات انتہائی ناگفتہ بہ تھے۔ جیسا کہ ایک اور روایت سے بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ

**(۱۱) رَہِ خِدا میں سب سے پہلا تیر چلایا**

**عَشْرَہٗ مُبَشِّرَہ** میں سے ایک جنتی صحابی حضرت سیدنا سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں وہ پہلا غریب ہوں جس نے راہِ خدا عزوجل

میں سب سے پہلا تیر چلایا۔ ہم تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، محبوبِ رب





مقامی مسلمانوں نے اس طرح کی کئی کئی باتیں کرنا شروع کر دیں۔

العزّت غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبعیّت (م۔ عی۔ ست) میں جہاد کرتے تھے۔ اور ہمارے پاس ریکٹر کے (یعنی کانٹے دار) ڈزٹ کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔ قضاے حاجت کے وقت ہماری اجابت بکری کی میٹگیوں کی مشن ہوتی، جس پر لیسہ ارماڈے کا نام و نشان تک نہ ہوتا۔ (صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۶۵۵۳) **اللہ غزوہ جمل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے**

ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پھر آسانیاں مل جانے**

کے بعد بھی ان صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ ختم تو گنجاکم بھی نہ ہوا بلکہ خوف خدا غزوہ جمل مزید بڑھ گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو ہم اپنے آپ کو بزرگ تھوکر کر بیٹھیں اور **اللہ غزوہ جمل ہم سے ناراض ہو جائے۔ اللہ رب العزّت غزوہ جمل ہمیں بھی ان**

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے صدقے نیکی کی دعوت عام کرنے کی تڑپ اور اس کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ امین۔ ہر اسلامی بھائی کو

چاہئے کہ وہ اپنا یہ ذہن بنالے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اور صحابہ کرام علیہم

الرضوان کی راہِ خدا غزوہ جمل میں قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے دعوت



دوسرا مصلحتیہ اصولی مدنی ہے۔ اس شخص کی ہاک ناک آواز میں سے چن چن کر جواہر و گھمبیراؤں کو پاک نہ پڑھے۔

اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کر کے دین و دنیا کی برکتیں حاصل کرے۔ مدنی قافلے کی ایک بہار پیش خدمت ہے،

## (۱۲) ہاتھ کے مسے

ثنتو آدم (سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مسوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ”مرض بڑھتا گیا بھوں بھوں دوا کی“ کے مصداق مسوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مسوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ عز و جل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی صوبائی مجلس مشاورت (بلوچستان) کو ہر آن سلامت رکھے۔ امین۔ انہوں نے صوبائی سطح پر کوئٹہ میں دو روزہ سنتوں بھرا اجتماع (۲۷ / ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ) رکھا۔ قسمت نے یاوری کی اور میں بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا، **دعوتِ اسلامی** کے بے شمار مدنی قافلوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں ہر وقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سن رکھا تھا کہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دعائیں



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس ہر لاکھ ہزار سال کا اجر ہے وہ لوگوں میں سے کوئی آدمی نہیں ہے۔

قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمت کی اور کوسٹ سے دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 12 روزہ مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ پیش کر کے گڑگڑا کر دُعاء کی۔ مجھ گناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مَسے جہڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسوں کا آپریشن کروایا تھا ان کے نشانات باقی ہیں مگر ۱۲ روزہ مَدَنی قافلے میں جہڑنے والے مَسوں کے تو نشانات تک غائب ہو گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علیٰ اِحْسَانِہ وَّ کَرَمِہ۔

لوٹے زخمیں قافلے میں چلو سیکھے سنتیں قافلے میں چلو  
زخم بگڑے بھریں پھوڑے پھنسی میں گرہوں مٹے ٹھہریں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے بھاس کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔



میرزا محمد علی (میرزا شاد علی بیگ) جس کے پاس میرزا نازک بیگم اس سے جوڑ دے وہ شریف نے جہاں اس نے جہاں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد حضورِ رغوث**

پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نفیس و شیطان سے جان چھڑانے کے لئے سالہا سال تک

جِدِّ وَجْہِدِ فرمائی اور اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے پچیس سال تک

عراق شریف کے جنگلوں میں تنہا ریاضتیں کرتے رہے۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے غیث کہ ہر غیث ہے پیا سا تیرا

(۱۳) سَرَدِ رات میں چالیس بار غُسل

بِسْجَةِ الْأَسْرَارِ شَرِيفِ مِیْلِ هِیْ، سِرْکَارِ بَعْدِ اَدْفُو رِغُو شِ پَاکِ رَحْمَةِ اللّٰهِ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **الْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جملؑ میں گرج کے جنگلوں میں برسوں رہا،

دَرَخت کے پتوں اور بوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا مجھے پہنے

کے لئے ہر سال ایک فحخص صوف (یعنی اون) کا ایک جُہ لاکر دیتا تھا۔ میں نے دُنیا

کی محبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے ہزار جتن کئے، میں غمناں رہا۔ میری

خاموشی کے سبب لوگ مجھے گونگا، اور دیوانہ کہتے، کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا،

خوفناک غاروں اور بھیاں تک وادیوں میں پلا جھجک داخل ہو جاتا، دنیا بن سہر کر

میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، میں اُس کی طرف اِتِّفَات (یعنی

(توجہ) نہ کرتا۔ میرا نفس کبھی تو میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وہی





نورانی مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا، اس نے مجھ پر نذرِ دو پاک تہ چاٹھیں اور بخت ہو گیا۔

کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ **اللہ** غزوِ جُلُ مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں مدّتوں ”مدّین“ کے پیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مجاہدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذائہ کھاتا پھر ایک سال بغیر کچھ کھانے بنے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سخت سردی کی رات میں میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نہر (ن۔ یز) پر آتا اور غسل کرتا اس طرح اس ایک سردرات کی کڑکڑاتی ٹھنڈ میں چالیس بار میں نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا۔ (بتغیر از نہجۃ الأسرار ص ۱۶۴، ۱۶۵) **اللہ** غزوِ جُلُ کی ان پر اُحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۴) زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغداد کھو رہوٹِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں شہر میں جب کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا بچی اٹھانا چاہتا اور دیکھتا کہ دوسرے فقراء بھی اس کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر





نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے مجھ پر ایک بار ڈرور پاک بنے حال اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ایثار کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تا کہ وہ اٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور میں قریب المرگ ہو گیا تو پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی وہ میں نے اٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک عجمی نو جوان آیا اس کے پاس تازہ روٹیاں اور ٹھنڈا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔ اس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دم شدت اختیار کر گئی۔ جب وہ اپنے کھانے کے لئے لقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ منہ کھول دوں تا کہ وہ میرے منہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نفس کو ڈانٹا کہ ”بے صبری مت کر اللہ عز و جل میرے ساتھ ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے مگر میں اس نو جوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔“ یکا یک وہ نو جوان میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا، بھائی! آجائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کھانے میں شریک ہو جائیے، میں نے انکار کیا۔ اُس نے اصرار کیا، میرے نفس نے مجھے کھانے کیلئے بہت ابھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار کیا۔ مگر اُس نو جوان کے مہم اصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھا لیا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا، کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا، چیلان کا۔ وہ بولا، میں بھی چیلان ہی کا ہوں۔ لہذا یہ بتاؤ تم مشہور عابد و زاہد اور ولی اللہ حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے عبد اللقاور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو



نورمان مصطفیٰ علیہ السلام نے جس نے مجھ پر وہی مرتبہ زور پاک بن جائے اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جانتے ہو؟ میں نے کہا، وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بغداد آنے لگا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امی جان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینے کے لئے مجھے سونے کی آٹھ اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نکلا شتار ہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کسی نے پتہ نہ دیا یہاں تک کہ میری تمام رقم خرچ ہو گئی، میرا تین دن کا فاقہ ہے، میں جب بھوک سے نڈھال ہو گیا اور جان پر بن گئی تو میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بُکھنا ہوا گوشت خریدا۔ کھُور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی بخوشی اسے سناؤل فرمائیے کہ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا مال ہے، پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مہمان ہوں۔ بقیہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا، میں مُعافی کا طلب گار ہوں۔ اضطرابی حالت میں میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔“ میں بہت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی اُس نے قبول کی اور چلا گیا۔

(الذیل علی صدقات الحنابلہ ج ۳ ص ۲۵۰)

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)  
 طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

مگر تیرا کرم قابل ہے یا غوث (مدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



ایمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزِ دو سو کو تہہِ رازِ دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

## میتھے میتھے اسلامی بھائیو! اس قدر بھوک برداشت

کرنے اور جان پر بن جانے کے بعد اپنی ہی رقم مل جانے کے باوجود اُس کو ایثار کر دینا یہ واقعی بہت بڑی بات ہے اور یہ اولیاءِ کرام کا ہی حصہ ہے۔ ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے فاتے صدمہ رحبا اور آپ کا ایثار صد ہزار مرچبا! کاش ہمارے اندر بھی جذبہٴ ایثار پیدا ہو جائے۔ ہائے ہائے! ہم تو ٹھونس ٹھونس کر پیٹ بھر لینے کے بعد بچا ہوا کھانا بھی ایثار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے بلکہ آئندہ کھانے کیلئے اُس کو فرج میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ کاش! ایثار کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا ہمارا بھی ذہن بن جاتا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی فائدوں

میں سفر اور روزانہ فکری مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

## (۱۵) دُشواری کے بعد آسانی

حضرت علامہ امام شعرانی قدس سرہ الزبانی ”طبقاتِ کبریٰ“ میں

غُثُوْر غُثُوْرُ الْعَظَمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، اجتداء مجھ پر بہت





دعائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے یہ دعا پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کو تمام دنیا کی پاک و ناجائز نعمتیں عطا فرمائے گا۔

سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرآن پاک کی یہ دُعا آیات جاری ہو گئیں۔

**فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝** ترجمہ کنزالایمان: تو بے شک

**إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝** دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے

(پ ۳۰ الم نشرح آیت ۵، ۶) شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

**الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** ان آیات کی برکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔

دعائے اللہ تعالیٰ علیہ  
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کچھ پانے کیلئے**

قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ ہمارے غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے رب رحمن

اور خدائے کنان و منان عَزَّوَجَلَّ کا قرب اور اپنے نانا جانِ رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی خوشی پانے، نفس و شیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا

تھڑانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوق خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر

لانے، مبلغِ عظیم شرف پا کر کثیر ثواب کمانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم

مچانے اور بے شمار کفار کو دامنِ اسلام میں داخل فرمانے کے لئے ساہا سال تک





ہمارے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں روشن رہیں۔

جِد و جہد فرمائی۔ خیر ہم حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ریاضتیں تو کرنے سے رہے۔ مگر ہمت ہارے بغیر تھوڑی بہت کوشش تو کریں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے  
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا (ذوقِ نعت)

سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پچیس برس <sup>۲۵</sup> اللہ عز و جل کی رضا کے لئے عراق کے جنگلوں میں گزار دیئے۔ اور بے مثال بھوک و پیاس برداشت کی۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۱۶) روز کی غذا دس مُتَقَے

حضرت ابوالاحمد صغیر علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَبِیْرُ فرماتے ہیں، مجھے حضرت

سیدنا ابو عبد اللہ بن حَفِیْف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا کہ ہر رات ان کی افطاری کے لئے مُتَقَے کے دس دانے پیش کیا کروں۔ ایک رات تھیں کھا کر میں نے دس کی بجائے پندرہ دانے <sup>۱۵</sup> حاضر کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری طرف





Figure 1



ابو داؤد شریف (رحمۃ اللہ علیہ) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور اس کے لئے کھائے اور پیئے، اس کی عمر پانچ سو سال تک پہنچے گی۔

**کشمش کا پانی**  
سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے کشمش بھگوئی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کا پانی

اُس روز، دوسرے روز اور بعض اوقات اس کے بعد

والے دن شام تک بھی نوشِ جان فرماتے۔ اسکے بعد اس کے بارے میں حکم

فرماتے تو خادِ مین اسے پی لیتے یا اسے بہا دیا جاتا۔ (کیونکہ بعد میں اُس میں تخیر

اس لئے بہا دیا جاتا۔)

آجائے (ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۳۷۱۲)

مُنَقَّہ دواء بھی ہے اور غذا بھی اس کو چاہیں تو یونہی یا چاہیں تو چھلکا اُتار کر

مناسب مقدار میں کھا لیجئے مشہور محدث حضرت سیّدنا امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں، جس کو احادیثِ مبارکہ حفظ کرنے کا شوق ہو وہ (مناسب مقدار میں) مُنَقَّہ

کھائے، مُنَقَّہ بیج سمیت بھی کھا سکتے ہیں بلکہ امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

”مُنَقَّہ کے بیج معدے کی اصلاح کرتے ہیں۔“ مُنَقَّہ چند گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے

پھر اس کا چھلکا اُتار کر گودا نکال لیجئے۔ مُنَقَّہ کا گودا پھیردوں کیلئے اکسیر اور

پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ گردہ اور مثانہ کے درد کو مٹاتا، جگر اور تلی کو طاقت دیتا،

پیٹ کو نرم کرتا، معدہ مضبوط کرتا اور ہاضمہ دُرست کرتا ہے۔

**کھانسی کا علاج**  
دو دانہ کشمش کے 40 دانے (اگر موافق آتے ہوں تو دُغنیے کرنے میں بھی حرج نہیں) اور تین عدد بادام





مقام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہر ایک اور شریف و متابعتی کے لئے ایک بڑی مثال ہے۔

لیکر اس پر 11 بار دُرود شریف پڑھ کر دم کر کے کھا لیجئے اس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پیئیں۔ ان شاء اللہ غزوہ جمل کھانسی میں بہت فائدہ ہوگا۔ بلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا۔ (ضرورتاً کشمکش کی تعداد بڑھا دیجئے) بہت چھوٹے بچوں کیلئے حسب ضرورت مقدار کچھ کم کر دیجئے۔ تا حصولِ شفا علاج جاری رکھئے۔

**سُرخ مُنقے** حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا غزوہ جمل و کربلا اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے، جو روزانہ سُرخ مُنقے 21 عدد کھالیا کرے وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن سے خوفزدہ ہے۔ (ابونعیم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۱۷) بینگن کی خواہش

حضرت سیدنا ابونصر تمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں، ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ

ایک بار رات کے وقت حضرت سیدنا یحییٰ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ میں نے ولی کامل کی آمد پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا پھر عرض کیا، ”یا سیدی! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے ہاں خراسان سے رُوئی آئی تھی اُس سے میری بچی نے جو سوت کا تا اُس کو بیچ کر گوشت خریدا ہے، برائے کرم! ہمارے یہاں افطار فرما لیجئے۔“ فرمایا، ”اگر میں نے کسی کے یہاں کھانے کا ارادہ کیا تو پھر





ہمارے مسلمان (علیہ السلام) نے یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا کہ ان کے لئے ایک بڑا دن نکال دیا گیا تھا جس کی وجہ سے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں کھاؤں گا۔“ پھر فرمانے لگے،  
 ”کئی سال سے بینگن کی خواہش کر رہا ہوں مگر ابھی تک کھا نہیں پایا۔“  
 میں نے عرض کیا، ”یا سیدی! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسن اتفاق سے اس گوشت میں  
 حلال کمائی کے بینگن بھی ڈالے ہیں۔“ فرمایا، ”میں تو اُس وقت بینگن کھاؤں گا  
 جب کہ اس کی محبت میرے دل سے نکل جائے!“ (رسالۃ التفسیر، ص ۱۴۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاء اللہ

رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی سے کس قدر پرہیز کرتے ہیں۔  
 نفس کے مطالبے کی وجہ سے حضرت سیدنا و شرفی علیہ رحمۃ اللہ الکافی  
 برسوں ہوئے بینگن نہیں کھا رہے تھے۔ ان حضرات کا بھی خوب مَدَنی  
 انداز ہوتا ہے کہ نفس کہے کھاؤ، تو نہیں کھانا اور اگر کہے مت کھاؤ، تو کھا لینا۔  
 الغرض نفس کی خواہش کا اُلٹ کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۸) خوب کھاؤ اور پیو!

مَنْقُول ہے کئی سالوں تک حضرت سیدنا و شرفی علیہ رحمۃ اللہ الکافی



عزیزانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) رحمہم و ذرئہم رحمۃ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمے گا۔

کا **باقلا** (یعنی سبزی کی بیج والی مہلیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں، مثلاً مٹر، لوبیا وغیرہ) کھانے کو جی چاہتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفیس کو مارتے رہے اور مہلیاں نہ کھائیں۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، ”**مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟**“ یعنی **اللہ غزوہ جُلّ** نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟“ جواب دیا، ”**اللہ غزوہ جُلّ** نے مغفرت کی بشارت سنا کر فرمایا، ”ارے وہ انسان! جس نے دنیا میں نہ کھایا نہ پیاب خوب کھلا اور پیو۔“ (رسالة القسیر بہ مُتْرَحِم ص ۱۰۶) **اللہ غزوہ جُلّ** کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَلِيٍّ مُحَمَّدٍ**

گدا بھی مشنر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا

خدا دن خیر سے لائے نخی کے گھرِ ضیافت کا (عہدِ اہل بیت شریف)

## (۱۹) کھانے کا مقصد

حضرت سیدنا ابوسعیدؓ ار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کا بیان ہے، ”میرا

معمول تھا کہ **قیصریے** دوڑ کھانا کھاتا تھا، ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل سے گزر رہا تھا اور کھائے بغیر دوسرے تین روز شروع ہو چکے تھے، کڑا کے کی بھوک لگی تھی، کمزوری کے سبب بڑھال ہو کر ایک جگہ بیٹھ گیا، اتنے میں غیب سے آواز آئی، ”**ابو سعید! نفیس کو خوش کرنے کیلئے طعام کے خواہش مند ہو یا بغیر کچھ کھائے**“





ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں اور ان کی ہر بات کو سچ سمجھتے ہیں۔

پے کمزوری دُور کرنا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کی، ”یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں تو صِرْف قُوّت چاہتا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے اندر ایسی قوت پیدا ہوگئی کہ اٹھا اور کچھ کھائے پے بغیر مزید بارہ منزل سفر طے کر لیا۔“ (کشف المحجوب مترجم ص ۱۵۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ

والے لذّت کیلئے نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھاتے ہیں اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا ان پر بہت کرم ہوتا ہے کہ بغیر کھائے پے اُن کو روحانی قوت حاصل ہو

جایا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے بغیر کھائے

صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوت سے مزید بارہ منزل سفر طے کر لیا۔ ایک دن

میں جتنا سفر طے ہوتا ہے اُس کو منزل کہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے

بغیر کھائے پے مزید ۱۲ دن کا سفر فرمایا!

نہ ہو کارگر نفس کا مجھ پہ حیلہ  
عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کرم یا الہی! نبی کا وسیلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



رومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر زخم زد و شریف جٹ کا شہادت کے دن اُس کی خلافت کروں گا۔

## (۲۰) کھانے سے بچنے کیلئے چھپ گئے

حضرت سیدنا ابوسعید خدری علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں، ”ایک بار قافلہ کے ہمراہ سفر میں فاقہ مستی کا عالم تھا کہ کھجوروں کا باغ نظر آیا، فُفس کو کچھ ڈھارس بندھی کہ اب کھجوریں کھاؤں گا۔ مگر میں فُفس کی بات کیسے مانوں! اہل قافلہ نے تو وہیں پڑاؤ کر دیا مگر میں دُور جا کر جنگل (کی ریت) میں چھپ گیا تاکہ فُفس کھجوریں دکھا دکھا کر کھانے کا مطالبہ نہ کرتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ہم سفر ڈھونڈتا ہوا آپہنچا اور اصرار کر کے اپنے ہمراہ باغ کی طرف لے چلا، میں نے پوچھا، ”میں یہاں پر ہوں یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“ کہنے لگا، ”میں نے غیب سے یہ آواز سنی،“ ہمارا ایک ولی فلاں جگہ ریت میں چھپا ہوا ہے اُس کو اپنے ساتھ لے آؤ۔“ (تذکرۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۳۶) **اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت

اسلامی دنیا کے بے شمار ممالک میں سنتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو

چاہئے کہ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول

سے وابستہ ہو کر اپنا یہ ذہن بنالے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے





ایمان مسلمان (مسلماں) نے جو کچھ دیکھا وہاں نہ پا کر اس کے دو سال کے گناہوں کو دیکھا۔

لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی مَقولوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

## (۲۱) ولی کی صُحبت کا فیض

حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار جنگل میں تھے اچانک ایک شخص آگیا اور کہنے لگا، ”میں آپ کی صُحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اُس پر نظر کی تو دل میں اُس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اتنے میں وہ کہنے لگا، ”میں نصیرانی راہب ہوں۔ اور دُوم سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صُحبت میں رہنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں پیدا ہونے والی نفرت کا راز ظاہر ہو گیا۔ یعنی اُس شخص کے کافر ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راہب سے فرمایا، ”میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آ جاؤ۔“ وہ کہنے لگا، ”یا سیدی! دنیا میں آپ





مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر حضور اکرم ﷺ کی مہربانی کا وہ سبب کارِ راستہ ہو گیا۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! اُس کی بات سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تعجب ہوا اور اُس کو صحبت میں رہنے کی اجازت دیدی۔ ”سات دن رات بغیر کھائے پئے گزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا، ”یا سیدی! اب معاملہ میری برداشت سے باہر ہو چکا ہے، کھانے پینے کا کوئی انتظام فرما دیجئے۔“ پُچنا نہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجدہ میں چلے گئے اور بارگاہِ خُداوندی غُزُو جَلُّ میں عرض کیا، ”یا اللہ! غُزُو جَلُّ اس کافر نے میرے بارے میں حُسنِ ظَنِّ قائم کیا ہے۔ میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے مجھے اس کافر کے سامنے رُسوانہ کرنا۔“ دعاء مانگ کر جب سَجْدہ سے سر اٹھایا تو ایک حُوانچہ (خان۔ جَہ) موجود تھا جس میں دو روٹیاں اور دو گلاس پانی کے دکھے ہوئے تھے۔ کھاپی کر دو نوں وہاں سے چل پڑے۔ مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اس راہب نے سجدے میں جا کر دعاء مانگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک مَکُشَت نمودار ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار گلاس پانی موجود تھا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیرت میں پڑ گئے، اپنا یہ ذُہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک کافر کیلئے آیا ہے۔ وہ کہنے لگا، ”یا سیدی! کھائیے! اور دو باتوں کی خوشخبری بھی سَماعت فرمائیے،“ ایک تو میں



نوحی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی ہاک خاک آلودیوں کے پاس سرورِ کربلا وہ لکھ پڑا ہوا پاک نہ پڑے۔

اسلام قبول کرتا ہوں یہ کہہ کر اُس نے کلمہ شہادت پڑھا۔ دوسری یہ کہ **اللہ** غزوِ جُل کے یہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیٹ بڑا مقام ہے۔ میں نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعاء مانگی تھی، یا اللہ! **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر رسولِ برحق ہیں تو مجھے دُور وٹیاں اور دُوگلاس پانی عطا فرما اور اگر ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرے ولی ہیں تو مزید دُور وٹیاں اور دُوگلاس پانی عطا فرما۔ دعاء مانگ کر میں نے جوں ہی سر اٹھایا تو کھانے کا یہ طشت موجود تھا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سننے کے بعد کھانا تناول فرمایا اور **الْحَمْدُ لِلّٰہ** وہ نو مسلم ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوا۔ (ملخص من کشف المحجوب ص ۴۳ تا ۴۵)

**اللہ** غزوِ جُل کی اُن پر اُحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاء اللہ جنہم اللہ تعالیٰ کئی**

کئی دن تک فاتے برداشت کرتے ہیں، ان کی امداد کی جاتی ہے اور ان کیلئے غیب سے دسترخوان (دس۔ بڑ۔ خان) ظاہر ہوتے ہیں، سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں رہ کر کافر نے بھی **اللہ** غزوِ جُل کی عنایت سے مسلمان ہو کر ولایت کا درجہ پالیا۔ ہر ایک کو چاہئے کہ بُری صحبت سے دُور رہے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرے۔ حدیث مبارک میں ہے: اَیُّھا ہَمَشْنِیْسِیْنِ وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے





فیضانِ مدینہ (اصل وراثتِ نبویہ) جس کے پاس ہر مکرر و تکرر کا پورا پورا شریعتی و فقہی و کلامی سے گہری نگاہ ہے۔

تمہیں اللہ عز و جل یاد آ جائے اور اُس کی باتوں سے تمہارے (نیک) اعمال میں اضافہ ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔“

(جامع صغیر جزء ثانی ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۴۰۶۳)  
(مصحف اللہ تعالیٰ)

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر کی صحبت سو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۲) اچھی صحبت اچھی موت

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں

رکھ دو تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے

رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی سے بے وقعت و خیر بھی انمول

ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پِلِّکِ اَجَل کو لَتِیکِ کہتا ہے کہ

دیکھنے سننے والا رشک کی آگ میں جل اٹھتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو

کرنے لگتا ہے پُتّا پُتّا تَنَدُو اللہ یار (سندہ) کے ایک شخص نے دعوت





مجلس استفتایٰ عامی، مجلس کے پاس پھر ذکر ہو اور اس نے کچھ ہزارہ شریف نے چٹا کر دیا۔

اسلامی کے مدنی ماحول سے متاثر ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے پانچوں وقت کی نماز کی پابندی شروع کر دی اور **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** کے آخری عشرہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ بیٹھ گئے دس دن میں قرآنِ پاک کی چند سورتیں، دعائیں اور سنتیں یاد کر لیں چہرے پر ایک مُشتِ داڑھی اور سر پر سبز بزمائے کاج سجانے کی نیت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کیلئے بھی نام لکھوایا، الغرض زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی، گناہوں سے توبہ کر کے سنتوں بھری زندگی گزارنے لگے۔ ایک دن کپڑوں میں آگ لگنے کے سبب بے چارے بڑی طرح جھلس گئے۔ اسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کا جسم 80% فیصد جل چکا ہے۔ مگر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے وہ **ذُکُور و ذُرُود** میں مشغول تھے، اعتکاف کے دوران عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہ کر جو سورتیں اور دعائیں یاد کی تھیں انہیں وہ پڑھ رہے تھے۔ کم و بیش 48 گھنٹے تک وقتاً فوقتاً قرآنِ پاک کی سورتیں اور دعائیں وغیرہ پڑھتے رہے اور صبح اذانِ قنجر کے وقت بلند آواز سے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ**





دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کے پاس پہنچ کر بولا کہ میں نے تم پر نواز دو پاکیزہ جنت کا تحقیق وہ یہ جنت ہو گیا۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھا اور ان کی روحِ قفسِ غنْصُری سے پرواز کر گئی۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر آخمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۳) بُری صُحبت بُری موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا خُسن ظن ہے کہ مرحوم زندگی کی بازی جیت گئے۔ آج کل کی بُری صُحبت اور گھروں کا فینسی ماحول، T.V. اور INTERNET کے ذریعہ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کی منحوس عادتوں کی تباہ کاریوں سے ڈراتی، خبردار کرتی موت کی ایک لرزہ خیز اور عبرت انگیز حکایت بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ ابھی جو حکایت آپ نے سنی اُس مرحوم کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا کہنا ہے، عجیب اتفاق ہے کہ اس دعوتِ اسلامی والے نوجوان نے ماشاء اللہ عزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے جس وارڈ میں جان دی چند دن پہلے ایک نوجوان (ماڈرن) لڑکی بھی آگ میں جھلس کر اسی وارڈ میں پہنچی مگر موت کے وقت اُس لڑکی کی زبان پر (مَعَاذِ اللّٰہ) یہ تھا، گانا سننا! گانا سننا! فاج دکھاؤ! فاج دکھاؤ! اس طرح کہتے کہتے اُس بد نصیب لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ اگر وہ لڑکی مسلمان تھی تو اللہ عزَّوَجَلَّ بے چاری کی مغفرت





اِسماٰئیل مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے مجھ پر ایک بار زور دیا کہ پر خدا تعالیٰ اِس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرمائی۔ امین بِحَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تَوْبُوا اِلٰی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! یقیناً! ایک نہ ایک دن

ہمیں مرنا ہے۔ اے کاش! آخری وقت کَلِمَہ طَیِبَہ پڑھتے ہوئے، دُرُودِ سلام

پیش کرتے ہوئے بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں

میں ہماری روح قبض ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تَبْلِغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے بے شمار ممالک میں سنتوں کی بہاریں لٹا رہی

ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی

ماحول سے وابستہ ہو کر اپنا یہ ذہن بنالے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا

کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی ماحولوں

میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر

کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو

جَمْع کروانے کا معمول بنالینے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے

پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت

کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔



عبدانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر اس مرتبہ زور پاتے ہوئے حالِ قتلِ آس پر سو گھنٹے نازل فرماتے ہیں۔

## (۲۴) بھوکا شیر

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

میں نے شیخ احمد حمادی سرخسی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے، ”ایک بار میں اپنے اونٹوں کو لیکر ”سرخس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بھوکے شیر نے میرا ایک اونٹ زخمی کر کے گرا دیا اور پھر بلند ٹیلے پر چڑھ کر ڈکاڑنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہت سارے درندے اکتھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُتر اور اُس نے اُسی رخمی اونٹ کو چیرا پھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جمع شدہ درندے اونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لومڑی دُور سے آتی دکھائی دی، شیر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ لومڑی سب ضرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رخ کیا اور بَرْبانِ فصیح بولا،

احمد! ایک لقمہ کا ایثار تو کُتوں کا کام ہے مردانِ داوِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔“ میں نے اس انوکھے واقعہ سے متاثر (مت۔ ع۔ ت۔) ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے گناہ گش ہو کر اپنے اللہ عزوجل سے لوالگالی۔“ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۰)





درمان مسلمانوں کے لیے ہے۔ تم جہاں بھی ہو، تم پر ان کی دعا ہو گی کہ تم کو تیار اور دیکھ کر بچتا ہے۔

ترجمہ ص ۲۸۲) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری

مغفرت ہو۔

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو! دیکھا**  
**مرغی کا توکل!** آپ نے! بھوکے شیر نے اپنا شکار دوسرے

جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ

عزوجل کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ”ایک لقمہ کا ایثار تو کتوں کا

کام ہے مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔“ مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل

مسلمان ایک لقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے، جن سے بن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ

سے بھی لقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لقمہ کی خاطر بعض اوقات قتل و غارتگری تک

سے نہیں بچتے۔ ڈھیروں ڈھیروں غذا اُنیں موجود ہونے کے باوجود ایک ایک

ٹکڑے کی خاطر فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ”صرف تین ذی

روح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں، (۱) (ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چوہا

اور (۳) بونٹ۔“ ان کے علاوہ کوئی بھی حیوان دوسرے دُشٹ کیلئے بچا کر نہیں رکھتا۔

آپ نے مرغی کا توکل دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی

چکنے کے بعد پیالے کے کنارے پر پاؤں رکھ کر اس کو الٹ دیتی ہے، اسے اپنے

اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے



مقامِ مسطیعی (مکتبہ اعلیٰ مدینہ منورہ) میں سے لکھنؤ میں موجود ایک اور مدرسہ شامیہ (۱۱۱۱) پاکستان کے دارالافتاء کے قیام سے متعلق ہے۔

گا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں اللہ عز و جل کے نیک بندوں کا توکل بے مثال ہوتا ہے۔ توکل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ”بصرف اللہ عز و جل کی عنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہو جائے۔“ (مُلَخَّصٌ از رِسَالَةِ التَّوَكُّلِ ص ۱۶۹)

بابِ تَوَكُّلِ اللہ عز و جل پر کامل توکل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے،

چنانچہ

## (۲۵) مُتَوَكِّلٌ نَوْجَوَانٌ

حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”ملکِ شام

کے راستے میں ایک اللہ والے نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا،  
”کیا آپ میری صحبت میں رہنا پسند فرمائیں گے؟“ میں نے کہا، ”میں تو بھوکا

رہتا ہوں،“ کہنے لگے، ”اِنْ شَاءَ اللہ میں بھی بھوکا رہ لوں گا۔“ چار دن اسی طرح  
فاقہ میں گزر گئے۔ اس کے بعد کہیں سے کوئی غذا آگئی، میں نے اُن سے کہا، ”آئیے

کھا لیجئے۔“ جواب دیا، ”میں نے عہد کیا ہے کسی کے ذریعے کوئی چیز نہیں لوں گا۔“ میں  
نے خوش ہو کر کہا، ”مرحبا! آپ نے بیٹ باریک نگاہ بیان فرمایا۔“ یہ سن کر وہ کہنے

لگے، ”اے ابراہیم! میری تھوٹی تعریف مت کیجئے کیوں کہ پڑھنے والا پڑھنا اور دیکھنا  
عز و جل آپ کے حال اور توکل کو خوب جانتا ہے۔“ پھر فرمانے لگے، ”تَوَكَّلْ کا





موسان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر اس حدیث کا حکم دیا کہ ہمارے قیامت کے دن ہری علامت ملے گی۔

کترین درجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ آنے کے باوجود اللہ عزوجل کے ہوا کسی اور کی طرف مڑتے ہو۔“ (رسالہ التفسیر ص ۱۶۸ باب توکل) اللہ عزوجل کی ان بر اُحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے  
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ  
يَا رِبِّ مَصْطَفَى عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَمِّسْ نَفْسُ  
و شَيْطَانِ كِي شَرَارَتُوں سَے مَحْفُوظَ فَرَمَا اور بھوک کی عظیم نعت سَے نواز کرا پنا صابر و شاکر  
بندہ بننا۔

بھوک کی نعت سَے تُو نواز مولیٰ عزوجل  
صبر کی دولت سَے تُو نواز مولیٰ عزوجل

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## (۲۶) رِزْقِ خُود ڈھونڈ رھا تھا

حضرت سیدنا ابو یعقوب قطع بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”  
ایک بار میں حرمِ مکہ مکرمہ میں دس دن تک بھوکا رہا، جس سَے مجھے کمزوری آ  
گئی اور جنگل کی طرف چل پڑا کہ شاید کچھ غذا مل جائے جو میری کمزوری کو روکے،





ہمارے مصنفین کی کتابیں ہر گھر میں ہونی چاہئیں۔ یہ ساری کتابیں بے سود نہیں ہیں۔ یہ ساری کتابیں بے سود نہیں ہیں۔

راستے میں ایک گرا پڑا شلجم نظر آیا اٹھایا تو ”پُرانا“ ہو چکا تھا، مجھے محسوس ہوا گویا کوئی کہہ رہا ہے، ”تم دس دن بھوکے رہے کیا اس کے بعد یہی ایک شلجم تمہارے لئے رہ گیا تھا!“ میں نے اُسے واپس رکھ دیا اور مسجد الحرام شریف میں حاضر ہو گیا۔ اتنے میں ایک عجمی (ہر غیر عربی کو عجمی کہتے ہیں) میرے پاس آیا اور ایک صند و قچہ پیش کرتے ہوئے کہنے لگا، ”یہ آپ کا ہے۔“ میں نے کہا، ”میرا کیسے ہو گیا؟“ بولا، ہم دس دن سے سمندر میں سفر کر رہے تھے، طوفان آگیا اور ہماری کشتی ڈوبنے کے قریب ہو گئی تھی تو ہم سب نے نیٹیں کی تھیں کہ اگر اللہ عزوجل ہمیں نجات بخشے گا تو ہم خیرات کریں گے۔ میں نے بھی یہ نیت کی تھی کہ مسجد الحرام شریف میں مجھے جو پہلا آدمی نظر آئے گا اُس کو یہ پیش کروں گا تو آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو مجھے ملے ہیں۔“ میں نے جب صند و قچہ کھولا تو اُس میں مصری میدیے کا کیک، چھلے ہوئے بادام اور قتند سفید (ایک طرح کی مٹائی) کسی ڈلیاں تھیں۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہا کہ تیرا رزق دس دن سے تیری طرف آ رہا تھا مگر تو اس کو جنگل میں تلاش کرنے کیلئے نکل پڑا تھا! میں نے اُس میں سے تھوڑی تھوڑی چیزیں اپنے لئے نکال کر بقیہ اُسی کو لوٹاتے ہوئے کہا، ”میں قبول کر چکا ہوں اب یہ آپ لے جائیے اور میری طرف سے اپنے بچوں کو تحفہ دے دیجئے۔“





”مجانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر حرکت سے اندازہ لگایا جائے کہ ان کی عبادت پر کتنا تاکید ہے۔“

(رسالۃ التفسیر، ص ۱۶۹، ۱۷۰ باب: توکل) **اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو**

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کے اولیاء کے**

توکل کی بھی کیا نرالی شان ہوتی ہے۔ دس دن کا فاقہ ہونے کے باوجود جب کھانے

کی چیزیں ملیں تب بھی تھوڑی سی قبول کر کے بقیہ واپس دیدیں۔ ایک وقت کھا

لینے کے بعد اس بات کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ بعد میں کیا کھائیں گے!

ان حضرات کا ذہن بنا ہوا تھا کہ **اللہ عزوجل** نے جب تک زندہ رکھنا منظور فرمایا

ہے اُس وقت کیلئے رزق خود ہی فراہم کر دے گا۔ جیسا کہ بارہویں پارے کی

ابتداء میں ہے،

**وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي**

**الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا**

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر

چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ

(پ ۱۲ ہود آیت ۶) کے ذمہ کرم پرندہ ہو۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک منہ فی نکتہ قابل**

غور ہے اور وہ یہ کہ **اللہ عزوجل** نے ہر ایک کی روزی اپنے ذمہ لی ہے مگر ہر ایک کی

مغفرت کا ذمہ نہیں لیا۔ تو وہ مسلمان کس قدر نادان ہے جو رزق کے لئے مارا مارا پھرے



نہایت مستطیع اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرا شرف و احترام دینا چاہئے۔ اس لئے ایک قافلہ گاہ پر لے جاتا ہے۔

مگر مغفرت کی طلب میں دل نہ جلائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے تربیت کے لئے سفر کرنے والے مدنی قافلہوں میں طلبِ آخرت و مغفرت کا ذہن دیا جاتا ہے، پختا ہے۔

## (۲۷) جوشِ سیلا مُبلِّغ

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں 12 دن کیلئے سٹوں کی تربیت کی خاطر پہنچا۔ جس مسجد میں قیام تھا، اس کے سامنے والے گھر میں رہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صرف 2 دن ساتھ رہنے کیلئے تیار ہوئے اور مدنی قافلے والوں کے ساتھ سٹیں کھنے سکھانے میں مصروف ہو گئے۔ صرف دو دن مدنی قافلے میں گزارنے کی برکت سے اپنے گھر میں نمازوں کی تلقین کی۔ چونکہ گھر کے بااثر فرد تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تقریباً بھی نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی نیکی کی دعوت پیش کی۔ گھر والوں کو T.V. کی تباہ کاریاں بتا کر اسے گھر سے نکال دینے کا ذہن دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ باہمی رضامندی سے گھر سے T.V. نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صبح کپڑوں پر استری کرتے ہوئے



مقامِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لے کر گیا، عمری فقہ ماسک، مدینہ

اچانک انہیں کرنٹ لگا اور اُسی وقت انہوں نے دم توڑ دیا گھر والوں کا کہنا ہے کہ ہم نے واضح طور پر سنا کہ بوقتِ وفات اُن کی زبان پر کَلِمَةُ طَيِّبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جاری تھا۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا  
مرے مولیٰ تجھ سے جگہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں  
میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر  
کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذوق دار کو  
جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکات سے  
پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت  
کیلئے کُڑھنے کا ذمہ بنے گا۔

## (۳۸) اَنڈہ روٹی

حضرت سیدنا ابو ثراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”  
دورانِ سفر میرے نفس نے صرف ایک بار اَنڈہ روٹی کھانے کی خواہش کی،  
پہنانچہ میں ایک بستی میں پہنچا۔ وہاں ایک شخص ریکا یک مجھ سے جوڑٹ گیا۔ اور چیخ چیخ  
کر کہنے لگا، ”یہ بھی چوروں کے ساتھ تھا۔“ بھیر ہو گئی اور چوروں کا ساتھی سمجھ کر



مہمان مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یہ تو ابو ثراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔“

لوگوں نے مجھے ستر دڑے مارے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی نے مجھے پہچان لیا اور کہا، ”یہ چور نہیں ہو سکتے۔ یہ تو ابو ثراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ اس پر لوگوں نے بھدند امت مجھ سے معذرت چاہی۔ ان میں سے ایک صاحب مجھے اپنے گھر لے گئے اور خیر خواہی کرتے ہوئے حسن اتفاق سے انڈہ روٹی کھانے کے لئے پیش کیا۔ میں نے نفس سے کہا، ”ستر دڑے کھانے کے بعد تیرا مطالبہ پورا ہوا اب انڈہ روٹی کھالے۔“ (رسالۃ التفسیر ص ۱۷۱) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۹) سفید پیالہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ والوں کا نظام بھی خوب ہوتا ہے، ان کو نفس کی پیروی سے بچایا جاتا ہے۔ جن کا ابھی واقعہ بیان کیا گیا وہ حضرت سیدنا ابو ثراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ با کرامت دلی اللہ تھے۔ چنانچہ ایک بار سفرِ مدینہ کے دوران لُح و دُوق صحرا میں کسی مُرید نے پیاس کی شکایت کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر پاؤں مبارک مارا تو میٹھے پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ یہ دیکھ کر دوسرے مُرید نے عرض کیا، ”میں تو آنکھوں سے (یعنی پیالے) میں پیوں گا۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر ہاتھ مبارک مارا تو ایک سفید پیالہ



ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم میں سے کوئی شخص کو قتل کرے گا تو اس کے لئے کافراں ہیں۔

نمودار ہو گیا۔ اس واقعہ کے راوی حضرت شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”وہ سفید پیالہ مکہ مکرمہ تک ہمارے ساتھ رہا۔“ تذکرۃ الاولیاء ج اول ص ۲۶۶) **اللہ عزوجل کی اُن پر آخمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

ہوگا سیراب سر کوثر و تسنیم وہی

جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہوگا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد**

**وَسُوْسہ:** اٹھ روٹی کھانا کوئی گناہ تو نہیں، پھر آخر ایک ولی اللہ کو اس کی خواہش پر اتنی زبردست سزا کیوں ملی؟

**علاج و سوسہ:** اِنَّ اللہَ جَمَعَهُمُ اللہ تعالیٰ کی اس طرح تربیت بھی ہوتی ہے اور آزمائش بھی اور یوں ان کے درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ عام مسلمان بھی تو بسا اوقات بظاہر بے قصور ہونے کے باوجود آفات و بلیات کا شکار اور بیمار ہو جاتا ہے! اس کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس طرح اُس کے گناہ مٹائے اور درجات بڑھائے جاتے ہیں۔ انبیاء و صحابہ اور شہدائے کربلا علیہم السلام و رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی تو امتحانات آئے۔ خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا دینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کفارِ نامنجان نے طرح طرح سے ستایا۔





دوسرا حصہ (علیہ السلام) جو کہ پروردگار تعالیٰ نے اس کی امت کے لئے اس کی امت کو دیا۔

**شان کے مطابق امتحان** حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ نبی کریم، روئے کریم علیہ افضل

الصلوة والسلام سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں؟

حضرت اکرم، نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (سب سے پہلے) انبیائے کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں

یعنی حسب مراتب (یعنی رتبوں کے حساب سے)، آدمی کا دین کے ساتھ جیسا تعلق ہوتا ہے اسی اعتبار سے (آفت و) بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں سخت ہے تو

بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ یہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر وہ یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۲۴۰۶)

بہر حال یہ سب اللہ رب العزت عزوجل کی مشیت (مُشیئت) سے

ہوتا ہے اور نیک بندے صبر کر کے آخر کے خزانے سمیٹے ہوئے زبانِ حال سے کہتے ہیں۔

جے سوہنا مرے دکھ وِج راضی

تے میں سکھ نوں چلھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دکھ کو ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سکھ چھین کو بھارا (چولے) میں بھونکتا ہوں)





ہمارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ پروردگار سے روزِ قیامت کے لیے دعا کی کہ وہ اس کے لیے گناہوں کو بخش دے۔

پریشانیوں اور بیماریوں پر خوش رہنے کے ضمن میں ایک ایمان افروز

حکایت ملاحظہ فرمائیے پچنانچہ

## (۳۰) بُخار میں سدا بہار

ایک دن حضور سید عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مختشم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”مسلمان کے بدن پر جو بھی مُصیبت آتی ہے تو

اللہ عزَّوجلَّ اُس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا

اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی، ”یا اللہ! عزَّوجلَّ میں تجھ سے اپنی موت

تک ایسا بُخار طلب کرتا ہوں جو مجھے نماز، روزہ، حج و عمرہ اور تیری راہ میں

جہاد سے نہ روکے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا مقبول ہوئی۔ پچنانچہ راوی کا بیان

ہے کہ حضرت سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وقت بُخار رہتا یہاں تک

کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حالت میں بھی مسجد

میں نماز کے لئے حاضری دیتے، روزہ رکھتے، حج و عمرہ کرتے اور جہاد کرتے تھے۔“

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۹ رقم الحدیث ۸۶۲۲) اللہ عزَّوجلَّ کی اُن پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



درمانِ مصطفیٰ اس قدر نفع دینا کہ اس شخص کو زندہ و پاک پر ماحول کیا، رخصت کا راستہ بھول گیا۔

## بخار کی فضیلت

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! بخار کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کہ نبی کریم، رؤفٌ رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو بُرا کہا۔ تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت، محبوبِ ربِّ العزت غزوہ جَلَّو سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بخار کو بُرا نہ کہو، اس لیے کہ وہ (مومن کو) گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل (دھک) کو صاف کر دیتی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۰۴، رقم الحدیث ۳۴۶۹)  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

پھونک دے جو مری خوشیوں کے چمن کو آقا

چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۳۱) مَسُور کی دال کی فیس

حضور سیدنا ابراہیم بن شیبان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَانِ فرماتے ہیں، ”میں نے چالیس سال تک کبھی چھت کے نیچے کوئی رات نہیں گزاری، مجھے پیٹ بھر کر مسور کی دال کھانے کا بہت دل کرتا تھا، ایک بار مُلکِ شام میں پکی ہوئی مَسُور کی دال کا پیالہ کسی نے دیا، میں نے اُس میں سے کھایا، جب باہر نکلا





ہماری مصطفیٰ رسولی شانِ نبویہ علیہ السلام اس شخص کی ناک خاکِ لور ہو جس نے اس میرا کر بولور دیکھ پڑا اور پاکستان ہے۔

تو ایک دکان پر بوتلیں لٹکی ہوئی نظر آئیں، میں سمجھا یہ سرکہ ہے اور غور سے دیکھنے لگا، کسی نے کہا، ”آپ کیا دیکھ رہے ہیں یہ شراب ہے“ اور مشکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، ”ان میں بھی شراب ہے۔“ مجھے جوش آگیا اور میں نے دکان کے اندر سے شراب کے مٹکے باہر لا کر زمین پر اُٹڈیلنے شروع کر دیئے، میری بیباکی کے باعث دکاندار پر میرا رُعب چھا گیا اور وہ مجھے گورنمنٹ کا آدی سمجھ بیٹھا لھذا پپ چاپ دیکھتا رہا، جب حقیقتِ حال کا انکشاف ہوا تو دکاندار نے مجھے حاکمِ مصر و شام ابنِ طولون کے حوالے کر دیا، مجھے دوسو بید مارے گئے اور طویل مدت کیلئے جیل میں بند کر دیا گیا۔ رہائی کی صورت یوں بنی کہ میرے اُستادِ محترم حضرت سیدنا ابو عبد اللہ مغربی علیہ رحمۃ اللہ اُس شہر میں تشریف لے آئے۔ مجھ سے پوچھا، ”تم نے کیا جرم کیا تھا؟“ عرض کیا، پیٹ بھر کر مسور کی دال کھانی اور اس کی فیس میں قید کے علاوہ دوسو بید (ڈنڈے) بھی کھانے۔ فرمایا، سستے چھوٹے۔ اور شراب کے مشکوں والا قصہ بھی بیان کیا۔ انہوں نے سفارش کر کے مجھے آزاد کروایا۔“ (رسالۃ الفُتُوحۃ ۱۵۳ باب ۱)

نفس کی مخالفت اللہ عز و جل کی اُن پر اُکھت ہو اور ان کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا



ہماری مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس برکت اور رحمت سے جو مسلمانوں کو اس سے گواہی ملی ہے

**میٹھے** ۰ **اسلامی جہانیو!** اللہ والے نفس کی پر دی  
سے ہر دم اجتناب (یعنی پرہیز) فرماتے ہیں اگر کبھی نفس کا مطالبہ پورا کر بیٹھتے ہیں تو  
بعض اوقات سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس سے اُن کے درجات  
مزید بلند ہوتے ہیں۔ یہ سب محبت و محبوب کے راز و نیاز ہیں۔

ملکِ عشق کا دستور بڑا دیکھا

اُس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا

## (۳۲) مچھلی کا کانتا

حضور سیدنا ابو الخیر عَسْقَلَانِیْ فِیْ مِیْرَةِ الرِّیَّانِیْ کئی سال تک مچھلی

کھانے کی خواہش کرتے رہے۔ بالآخر حلال طریقے سے یہ بات میسر آ گئی مگر  
یوں ہی کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو **مچھلی کا کانتا** انگلی میں پھنک گیا۔

زُحْمِ اِس قَدْرِ بگڑا کہ بالآخر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ ضائع ہو گیا۔ اِس پر بارگاہِ  
حُدُود کی غزو و جل میں عرض کی، **یا اللہ!** غزو و جل یہ تو اُس شخص کا حال ہے جس نے

ایک حلال چیز کی خواہش کی اور اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا، اُس شخص کا کیا بنے گا جو  
حرام چیز کی خواہش کے ساتھ اُس کی جانب ہاتھ بڑھائے گا“ (رسالۃ الفکر، ص ۱۴۲)

**اللہ غزو و جل کی اُن پر آخمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



مدینہ منورہ (مکہ مکرمہ) میں ۱۰ جمادی الثانی ۱۰۱ھ کو حضرت سیدنا ابوالخیر عسقلانیؒ نے کھانا کھا کر شریف نے چاہا اس نے بھاگ کر۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے انداز**

نرا لے ہوتے ہیں، یہ تکلیف پہنچنے پر اس کے مثبت پہلو نکالتے ہیں اور خوب عاجزی فرماتے ہیں، ہمارا حسن ظن ہے کہ حضرت سیدنا ابوالخیر عسقلانیؒ سے سرفہ الرئاسی کو مچھلی کا کھانا بلندی درجات کے لئے لگا تھا، عام آدمی کو بھی مچھلی کھاتے وقت بعض اوقات گلے میں کانٹا ٹک جاتا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو تو صبر و تحمل (ت۔حم۔من) سے کام لینا چاہئے کہ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس سے یا تو اُس کے گناہ معاف ہوتے ہیں یا اُس کے درجات بلند کئے جاتے ہیں پختانچہ

**کانٹا چھنے کی فضیلت**  
حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، معروف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی تکلیف، کوئی اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ **کانٹا** جو اسے چھوئے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ (بخاری شریف ج ۷ ص ۳ رقم الحدیث ۵۶۴۱، ۵۶۴۲)

**مصیبت کی حکمت**  
حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، کہ بندہ کے لئے علم الہی عَزَّوَجَلَّ میں جب کوئی مرحبہ کمالِ تقدّر ہوتا ہے اور



ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر نور پاک نہ چڑھا تو میں دو روز بکرت ہو گیا۔

اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو اللہ عزوجل اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علم الہی میں مقتدر ہو چکا ہے۔

(مسئین ابو داؤد ص ۱۲۳ رقم الحدیث ۳۰۹۰)

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاسکتا

جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

## (۳۳) گاجر اور شہد

بُرْدِ گانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ التَّعَالٰی کی سخت مخالفت فرماتے تھے

چنانچہ حضرت سیدنا شیخ برزوی سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرا نفس تیس یا چالیس سال سے مطالبہ کر رہا ہے کہ صرف ایک گاجر شہد میں کر کے کھا لوں مگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے نفس کی بات نہیں مانی۔“ (رسالۃ التفسیر ص ۱۵۳) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## (۳۴) انجیر اگل دیا

حضرت سیدنا جعفر بن نصر علیہ رَحْمَةُہُ الفدیر فرماتے ہیں، حضرت

سیدنا شیخ جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ایک درہم دیکر وَزیری اَنجیر لائیکام

فرمایا، میں نے حاضر کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افطار کے وقت منہ میں





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پر عائدِ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انجیر رکھا تو فوراً اُگل دیا اور رو پڑے اور فرمایا، انجیر یہاں سے اٹھالو۔ میں نے سب پوچھا تو فرمایا، میرے ضمیر سے آواز آئی، ”تجھے شرم نہیں آتی کہ اللہ عزوجل کے لئے ایک خواہش کو ترک کر دینے کے بعد پھر اُس کی تکمیل کرنے لگا ہے۔“ (ایضاً ص ۱۵۴)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی نے بالکل سچ کہا ہے، ”اپنی لگام ”خواہش“ کے ہاتھ میں مت دو یہ تمہیں اندھیرے کی طرف لے جائیگی۔“ (ایضاً ص ۱۵۴)

## (۳۵) حلوائی نے لقمے کھلائے

شیخُ الْمُحَقِّقِیْنَ، خاتَمُ الْمُحَدِّثِیْنَ حضرت شیخ عبدالحق محدث

دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ”میرے پیر و مرشد سیدی شیخ عبد الوہاب

مُتَّقِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کا ایک دوست ایک بار قحط کے زمانے میں مسجد کے

الگ الگ کونے میں نحوِ عبادت تھے۔ دونوں نے پہلے ہی سے باہم طے کر لیا تھا کہ نہ

آپس میں بات چیت کریں گے، نہ کسی سے کھانا مانگیں گے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ

کھائیں گے۔ مَخَوَّاتُ (م. ت. و اثر) بیس روز اسی طرح گزر گئے۔

اکیسویں دن ایک حلوائی نے مسجد میں آ کر دونوں کے درمیان کھانا رکھا



دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ زہد پاک پر حاکمہ خاتون اس پر سو رحمتیں نازل فرماتی ہے۔

اور چلا گیا۔ (پونکہ یہ طے ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ سے کچھ نہیں کھائیں گے لہذا) ان دونوں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا، **بانیسویں دن** وہ پھر آیا اور کھانا رکھ گیا، اس مرتبہ بھی دونوں نے کھانے کو ہاتھ نہ لگایا، **تینیسویں دن** اس حلوانی نے آکر خود اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا بنا کر ان دونوں کو کھانا کھلایا۔ (أخبار الأخیار ص ۲۷۸ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر اُحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۳۶) گوشت کی ناکارہ ہڈیاں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا شیخ**

عبدالوہاب مٹھی قادری شاذلی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْوَكِیْیُہُ بَہُت بڑے فاقہ مست ولی اللہ تھے، ایک بار ریاضتوں، ترکِ سواں اور بھوک کا تذکرہ نکلا تو فرمایا، ”ایک دور وہ تھا کہ میں قصاب کے پاس سے پھینکنے والی ناکارہ ہڈیاں اور گیہوں کے تنکے جو کھیتوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں اٹھا لاتا، دھو کر دیکھی میں اُبال کر اس کے شوربہ کا ایک پیالہ پی کر گزارہ کرتا، لوگوں کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو وہ طرح طرح کے کھانے لانے لگے۔ یہ حال دیکھ کر میں وہاں سے روانہ ہو گیا اور پھر کسی جگہ تین دن سے زیادہ قیام نہ کرنے کا معمول بنالیا۔“ (ایضاً ص ۲۷۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر





دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھ پڑو اور چھوڑ کر تیار ہو اور کھانے تک پہنچنا ہے۔

رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھوک کی عادت بنے اور استقامت بھی ملے

خاتمہ پانچویں ہو اللہ! جنت بھی ملے

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے ممکنہ فائدوں میں سفر اور روزانہ ہجرتِ مدینہ کے ذریعے ممکنہ انعامات کا کارڈ پر کر کے ہر مہینہ ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیا جائے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکت سے پابندی سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھ کا ذہن بنے گا۔

## (۳۷) کھانے سے قبل خوف

حضرت سیدنا قہب بن وُر درجہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ایک یا دو دو یا تین تین

دن بھوکے رہنے کے بعد ایک روٹی لیتے اور یوں دعا کرتے، ”یا اللہ اغزوجل

تو جانتا ہے کہ میں غیر اسے کھائے تیری عبادت کی طاقت نہیں رکھتا اور مجھے کمزوری

اور اَلَم (غم) کا ڈر ہے۔ یا اللہ! اگر اس روٹی میں کوئی خرابی یا حرام ہو تو لا علمی

میں میرے پیٹ میں جانے پر مجھے اس کھانے پر نہ پکڑنا۔“ یہ دعا کرنے کے بعد





امام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ کی طرف سے نبی کی مہر پر مشتمل تمام احکام و احادیث کو اپنے قیامت کے دن میری ضمانت کے لئے لیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روٹی کو پانی میں بھگو تے اور تناول فرمالتے۔ (مسند)

الْعَابِدِينَ ص ۹۸) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

کھا کر رونا چاہئے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے فکری کے ساتھ ہر چیز کھائے چلے جانا باعث

تشویش ہے، آخرت کے حساب سے ہمیں ڈرنا چاہئے، حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اَحْيَاءُ الْعُلُومِ میں فرماتے ہیں، کھا کر رونے والا اور کھا کر لہو و لعِب (یعنی کھیل کھو یا ہنسی مذاق) میں پڑ جانے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ (اَحْيَاءُ الْعُلُومِ ج ۲ ص ۸) مزید فرماتے ہیں، مُشْتَبِهَ کھانے پر استغفار اور غم کا اظہار کرے تاکہ اس کے آنسوؤں اور غم کے سبب اس کے حق میں جہنم کی آگ بجھ جائے جو کہ ایسے کھانے کی وجہ سے اگر پیش ہونے والی ہو۔ کیونکہ کھور اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو گوشت حرام سے پروان چڑھا آگ اُس کی زیادہ مستحق ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۵۶ حدیث ۵۷۶۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر ہر صبح صبح ۱۱:۱۱ بجے دعا کی کہ دعا سے قیامت کے دن میری دعا ملے گی۔

## (۳۸) سوکھی روٹی کا ٹکڑا

حضرت سیدنا حید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں، ایک روز حضرت سیدنا حارث بن اسد مخاسی علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰی میرے گھر کے قریب سے گزرے، میں نے ان میں بھوک کے آثار پائے تو عرض کیا، ”چچا جان! تشریف لائے اور کچھ کھا لیجئے۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے، گھر میں اور کچھ تو نہیں تھا، پڑوس میں سے شادی کا کھانا آیا ہوا تھا وہی حاضر کر دیا۔ انہوں نے ایک ٹکڑہ لیا اور منہ میں کئی بار گھمایا پھر دہلیز میں جا کر باہر نکال دیا اور تشریف لے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب انہیں دوبارہ دیکھا تو میں نے اُس دن نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، ”مجھے بھوک لگ رہی تھی لہذا میں نے چاہا کہ تمہارا کھانا کھالوں اور تمہیں خوش کر دوں مگر میرے اور اللہ عزوجل کے درمیان یہ عہد ہے کہ جس کھانے میں ”شُبہ“ ہو وہ میرے خَلْق سے نیچے نہیں اُتارے گا، یہی وجہ تھی کہ میں اُس کو نگل نہ سکا۔“ میں نے عرض کیا، ”وہ کھانا میرے پڑوس کے حاکم سے شادی کا آیا تھا، آج پھر گھر پر قدم رنجہ فرمائیے۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے۔ میں نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تناول فرمایا، اور فرمایا، ”درویشوں کو ایسا ہی کھانا پیش کیا کرو۔“ (رسالة الفُشَیْرَةِ

ص ۴۲۹-۴۳۰) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری



مغفرت ہو۔

## صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ (۳۹) انگلی کی رگ پھڑک اٹھتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! لاکھ بھوک لگی ہو مگر اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی مُشْتَبَہ (یعنی مشکوک) کھانے کو تناول نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا حارث مَحَاسِنِ رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم تھا۔ حضرت سیدنا ابوعلی دقاق علیہ رَحْمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے، ”جب بھی حضرت سیدنا حارث مَحَاسِنِ عَلَیْہِ رَحْمۃُ الرَّبِّ کسی مُشْتَبَہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو آپ رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک انگلی کی رگ پھڑک اٹھتی اور آپ رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ کھانا نہ کھاتے۔“ (ایضاً ص ۴۲۹) کئی اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے اس طرح کی کرامات منسوب ہیں کہ ان کو حرام و مشکوک کھانے کا علم ہو جایا کرتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر اکھمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## (۴۰) عابد اور انار کا درخت

نقل ہے، ایک عابد کسی پہاڑ میں رہتا تھا۔ وہاں انار کا درخت تھا، ہر روز قین انار اس میں آتے، انہیں کھاتا اور عبادت کرتا۔ حق عَزَّوَجَلَّ کو







ہو سکتا ہے (میں نے سنا ہے کہ ان کے ہاتھ ہاکی ڈھڑک چکا ہے) خدا تعالیٰ اس کے لئے ایک نئے اور نئے گناہ ہے اور یہ گناہ بڑا ہے۔

استقلال سے کام لینا چاہئے۔ اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے:-

## (۴۱) محمود و ایاز اور ککڑی کی قاش

مَنْقُول ہے، مشہور عاشقِ رسول بادشاہ، سلطان محمود غزنوی علیہ رحمۃ

اللہ القوی کے پاس کوئی شخص ککڑی لے کر حاضر ہوا۔ سلطان نے ککڑی قبول فرما

لی اور پیش کرنے والے کو انعام دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے ککڑی کی ایک قاش تراش کر

اپنے منظورِ نظر غلام ایاز کو عطا فرمائی۔ ایاز مزے لے لے کر کھا گیا۔ پھر سلطان

نے دوسری پھانک کاٹی اور خود کھانے لگے تو وہ اس قدر کڑوی تھی کہ زبان پر رکھنا

مشکل تھا۔ سلطان نے حیرت سے ایاز کی طرف دیکھا اور فرمایا، ”ایاز! اتنی کڑوی

پھانک تو کیسے کھا گیا؟ واہ! تیرے چہرے پر تو ذرہ برابر ناگواری کے اثرات بھی

نمودار نہ ہوئے؟“ ایاز نے عرض کیا، ”عالی جاہ! ککڑی واقعی بہت کڑوی تھی۔ مَنہ

میں ڈالی تو غصہ نے کہا، ”تھوک دے۔“ مگر عشق بول اٹھا، ”ایاز خبردار! یہ

وہی ہاتھ ہیں جن سے روزانہ میٹھی اشیاء کھاتا رہا ہے، اگر ایک دن کڑوی چیز مل گئی تو

کیا ہوا! اس کو تھوک دینا آدابِ محبت کے خلاف ہے لہذا عشق کی رہنمائی پر میں

ککڑی کی کڑوی قاش کھا گیا۔“ (رہبرِ زندگی ص ۱۶۷) اللہ عزوجل کی اُن پر

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



ہماری ساری باتیں اسی سے ہونی چاہئیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے۔ ایک بڑا دن ہم اس کیلئے یہاں پہنچ رہے ہیں۔

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی شانِ بَخِیَّتِ مسلمان**

ہماری بھی ہونی چاہئے کہ جس ربِّ الْعِبَادِ جَلُّ جَلَالُہُ نے ہم پر لاتعدادِ احسانات فرمائے ہیں، اگر کبھی اُس کی طرف سے کوئی مصیبت و افتاد بھی آجائے، تو اُسے خندہ پیشانی سے قبول کر لیں۔ باکمال وہ نہیں جو محبوب کی طرف سے مَحَبَّت و پیار ملنے کے سبب وفادار رہے۔ باکمال تو وہ ہے کہ محبوب کی طرف سے دُحکار ملنے کے باوجود بھی اس کا وفادار و جاں نثار رہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاسکتا

جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

## (۴۲) عیسائی راہب کا قبولِ اسلام

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عیسائی راہب پر انفرادی کوشش فرماتے ہوئے اس کو اسلام کی دعوت دی، بہت بحث و مباحثہ کے بعد اُس نے کہا، ”حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا کہ 40 دن تک کچھ نہیں کھاتے تھے اور یہ کمالِ صُرفِ نبی علیہ السلام یا صِدِّیقِ ہی کو حاصل ہو سکتا ہے۔“ اُس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ”اگر میں 50 دن تک بھوکا رہ جاؤں تو کیا تم کفر چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ گے؟“ اور اس بات کو جان لو گے کہ اسلام ہی حق ہے اور تم باطل کے پیروکار ہو؟“ اُس نے جواب دیا، ”ہاں۔“





محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو چاروں طرف ہر طرف سے رحمت پہنچے گی۔

چنانچہ وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی کے یہاں ٹھہر گئے اور 50 دن تک کچھ نہ کھایا، پھر مزید 10 دن بڑھا کر 60 دن تک کافاقہ کیا۔ وہ راہب یہ کرا امتدیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج 3 ص 98) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معاذ اللہ عزوجل حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ گئے۔ اسلام کا یہ مُسلمہ عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی علیہ السلام سے کوئی غیر نبی افضل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو غیر نبی کو نبی علیہ السلام سے افضل مانے وہ کافر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ اسلام آواری سے قبل وہ راہب یہ سمجھتا تھا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اب کوئی غلام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 40 دن کافاقہ کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اُس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کرا امت دکھا کر اُس کی غلط فہمی دور کر دی کہ 40 دن کافاقہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا خاصہ نہیں، غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 40 دن گجا 60 دن بھی بھوکے رہنے کے باوجود جی سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





اوسان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ کو ایک بار زور پاک پر عطا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی  
 صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

## (۴۳) مچھلی چاول

ایک بصری بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے، بیس برس تک ان کا نفس مچھلی چاول اور روٹی کا مطالبہ کرتا رہا مگر وہ اپنے نفس کو مارتے رہے اور یہ چیزیں نہیں کھائیں۔ وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، ”مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟“ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ جواب دیا، ”اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے مجھے جو کچھ نعمتیں مرحمت کی گئیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ سب سے پہلے مچھلی چاول اور روٹی دیکر کہا گیا، آج جس قدر دل چاہے کھاؤ۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۰۳) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نفس کی

بیرہی نہ کرنے والوں کا کس قدر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ

عزوجل کی رضا کی خاطر نفس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے

بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اُن کو مبارک ہو کہ مرنے کے بعد



ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر روزِ عیدِ زود شریف پڑے گا جس قیامت کے دن اس کی قیامت کروں گا۔

ان کو جنت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چنانچہ اللہ عزوجل سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:-

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا  
اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ

ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو چتا  
ہو اِصلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

(پ ۲۹ الحاقہ آیت ۲۴) آگے بھیجا۔

## (۴۴) دل کیلئے نفع بخش

حضرت سیدنا شیخ ابوسلیمان دارانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں،  
”نفس کی کسی خواہش کو خُزک کر دینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب  
بیداری سے بھی زیادہ نفع بخش ہے۔ (ایضاً ج ۳ ص ۱۰۳) اللہ عزوجل کی اُن پر  
رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۵) جنت کا ولیمہ

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں،  
”راہِ آخرت پر گامزن بزرگانِ دین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ النَّیِّینِ خواہشاتِ نفس کی تکمیل  
سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اس سے  
اُس کے نفس میں اکڑ (یعنی مغروری) پیدا ہو جاتی اور اس کا دل سخت ہو جاتا ہے،





دورانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کبھی ہزار نشہ داروں کو پا کر ہاتھوں کے دو سر مال کے گناہ محاف نہیں کئے۔

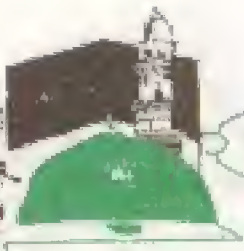
نیز وہ دنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی محبت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ دُپِ کائناتِ جَلِّ جَلالہ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا بخت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نفس پر سختی ڈالے اور اس کو لذتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اس میں وہ گھٹن محسوس کرتا ہے، اب اس کا نفس دنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذریعہ زندگی کی قید سے آزاد ہو جانا پسند کرتا ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیدنا یحییٰ مُعَاذِ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اے صدیقین کے گروہ! جَنَّت کا ولیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بھوکا رکھو کیوں کہ نفس کو جس قدر بھوکا رکھا جائے اُسی قدر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لطف آتا ہے، اس کا تجربہ (تجربہ) رہے) عموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لہذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تا کہ جنت کی اعلیٰ نعمتوں سے خوب لذت یاب ہو سکو۔ (ابصار ص ۹۹) اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۶) دھوپ کا سوکھا ہوا آٹا

حضرت سیدنا عُثْبَةُ الْغُلَامِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْاَنَامِ آٹا گوندھ کر دھوپ





عمران مصطفیٰ (علیہ السلام) پر مضمون ہے، یہ مضمون جامعہ اسلامیہ کراچی میں شائع ہوا۔

میں سکھا کر تناول فرما لیتے اور فرمایا کرتے، ”ایک روٹی کے ٹکڑے اور نمک پر گزارہ کر لینا چاہئے۔ تاکہ بروز قیامت بھنا ہوا گوشت اور لہجھا لہجھا کھانا ملے۔“ (احیاء

العلوم ج ۳ ص ۱۰۰) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۷) 40 سال تک دودھ نہ پیا

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الحبار کے بارے میں

منقول ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نفَس 40 برس تک دودھ کی خواہش کرتا رہا مگر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ پیا۔ ایک دن نذرانہ میں کسی نے کھجوریں دیں تو آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے شاگردوں کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا، آپ لوگ کھا لیجئے میں نے

40 سال سے کھجور (کھانا تو دُور کی بات ہے) چکھی تک نہیں۔ (ایضاً ص ۱۰۱) اللہ

عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۸) گوشت روٹی

حضرت سیدنا عتبۃ الغلام علیہ رحمۃ رب الانام سات برس تک

گوشت کی خواہش کوٹالتے رہے پھر ایک دن روٹی اور گوشت کی ایک بوٹی خرید



مفسر (علیہ السلام) نے اس شخص کی ناک خاک آلودہ اس کے پاس میرا اثر اور اور کچھ ہونے کا شک نہ ہے۔

فرمائی۔ بوٹی بھون کر روٹی پر رکھی، اتنے میں ایک یتیم بچہ آگیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو روٹی اور بوٹی عنایت فرمادی۔ پھر روپڑے اور پارہ ۲۹ سورۃ الذہر کی آٹھویں آیت کریمہ تلاوت کرنے لگے:-

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حَيْثُ  
مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا  
(ب ۲۹ الذہر آیت ۸)

ترجمہ کنز الایمان : اور کھانا  
بکھلاتے ہیں اُس کی مسکین پر مسکین  
اور یتیم اور اسیر (یعنی قیدی) کو۔

حضرت سیدنا عتبۃ الغلام علیہ رحمۃ رب الانام نے اس کے بعد  
کبھی بھی روٹی اور بھنا ہوا گوشت نہ چکھا۔ (ایضاً ص ۲۱۱) اللہ عزوجل کی ان پر  
رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۹) خوفناک آندھی

حضرت سیدنا عتبۃ الغلام علیہ رحمۃ رب الانام فرماتے ہیں، کئی برس  
تک نفس کھجور کی خواہش کرتا رہا، میں نے ایک دن کچھ کھجوریں خرید کر افطاری کیلئے  
رکھیں، اتنے میں اس قدر خوفناک آندھی چلی کہ ہر طرف تاریکی چھا گئی اور  
لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے آپ سے کہا، یہ تیری جبرأت  
اور (نفس کی پیروی کیلئے) کھجوریں خریدنے کے سبب ہوا اور تیرے گناہوں کے باعث





دوسری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ وہ اور وہ پڑا اور شرف نہ پڑا اور وہ لوگوں میں سے گھر تری گئی ہے۔

لوگ اس آندھی میں مبتلا ہوئے۔ پھر عہد کیا، اب اسے نہیں چکھوں گا۔ (ایضاً ص ۲۱۰)

اللہ غَزَّوَجَلَّ کی اُن بَرَاحِمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عُبَّہ

الْغُلَام عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْاَنَام کی عاجزی تھی کہ آندھی آئی تو اس پر اپنے آپ کو مورو

الزام ٹھہرایا! یُزُرگوں کی بَرَکت سے مُصِیبتیں آتی نہیں ٹل جاتی ہیں۔ کیا بعید کہ

زَلْزَلہ آنے والا ہو اور وہ ان کی بَرَکت سے آندھی سے بدل گیا ہو! منقول

ہے، ”نیک لوگوں کے تذکرہ کے وَثِقت رَحْمَت نازل ہوتی ہے۔“ (کشف الحِجَاء

ج ۲ ص ۹۱ رقم الحدیث ۱۷۷۲) جب صرف تذکرہ پر نُزُولِ رَحْمَت کی بشارت

ہے تو جہاں ولی اللہ کا وجود مسعود موجود ہو وہاں رَحْمَتوں کا کیا عالم ہوتا ہوگا!

جو ولیوں کے مزاروں پر مسلمان آتے جاتے ہیں

خدا کی رَحْمَتوں سے حصہ وافر وہ پاتے ہیں

(۵۰) سَبْزِ پِیَالہ

حضرت سیدنا شفیق بن ابراہیم علیہ رحمۃ الکریم فرماتے ہیں، ”میں مکّہ

مکرمہ زادہ اللہ شرفاً میں سرکارِ مکّہ مُکَرَّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی ولادت گاہ شریف کے قریب حضرت سیدنا ابراہیم بن ادرہم علیہ





مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر نذر و شرط نہ پڑھا اس نے بھائی۔

رحمۃ اللہ رب الاعظم سے ملا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راستے کے کنارے پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور پوچھا، ”اے ابوالحق!“ (یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت تھی) یہ رونا کیسا؟“ ارشاد فرمایا، ”خیر ہے۔“ میں نے اپنی بات کو دو تین مرتبہ اصرار کے ساتھ کہا تو ارشاد فرمایا، ”اے شفیق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میرا پردہ رکھنا“ میں نے کہا، ”جو جی میں آئے فرما دیجئے!“ فرمایا، ”میرا نفس تیس سال سے **سُکَبَاج** (سرکہ، گوشت اور خوشبودار مضاف سے تیار کردہ سالن) کی خواہش میں بے چین تھا مگر میں اسے منع کرتا رہا۔ گزشتہ رات جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا مجھے نیند نے آگھیرا۔ ایک نوجوان کو ہاتھ میں **سَبْرُ پِیالہ** لئے دیکھا جس سے **سُکَبَاج** کی خوشبودار بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ میں ہمت جمع کر کے اُس سے دور ہٹا تو اس (نوجوان) نے وہ پیالہ میری طرف بڑھا کر کہا، ”اے ابراہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کھائیے!“ میں نے جواب دیا، ”میں نہیں کھاتا، میں اسے اللہ عزوجل کے لئے چھوڑ چکا ہوں“ کہا، ”اللہ عزوجل نے ہی آپ کو نوازا ہے، کھائیے!“ میرے پاس کوئی جواب نہ بچا میں رو دیا۔ تو کہا، ”کھائیے، اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔“ میں نے کہا، ”ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب تک یقین نہ ہو کہاں سے آیا ہے اپنے پیٹوں میں نہ ڈالیں۔“ کہنے لگا، ”کھائیے! اللہ عزوجل آپ کو عافیت بخشے، مجھے یہ کھانا دے کر کہا گیا کہ **ایہ خضر (ع) اسلام**! اسے لے جاؤ اور ابراہیم بن اؤثم علیہ



نورانی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہرگز نہ تھا کہ اس نے مجھ پر نوازہ پاک نہ دیا تھا حق و بد بخت نہ کیا۔

رحمۃ اللہ رب الاعظم) کے نفس کو کھلاؤ کہ اللہ عزوجل نے اس کو (سکھاج سے) روک رکھنے پر اس طویل صبر کے سبب اس پر رحم فرما دیا، اے ابراہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میں نے فرشتوں کو کہتے ہوئے سنا، ”جسے عطاء کیا جائے اور وہ نہ لے تو پھر طلب کرنے پر اسے نہ دیا جائیگا۔“ میں نے کہا، ”اگر ایسا معاملہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے سبب آپ کے سامنے ایسا ہی ہوں (یعنی نہ کھاؤں گا)“ پھر میں پلٹا تو ایک نوجوان نے انہیں کوئی چیز دیتے ہوئے کہا، ”اے یحضر (علیہ السلام)! انہیں خود کھلائیے۔“ چنانچہ آپ علیہ السلام مجھے کئے دیتے رہے یہاں تک کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں اٹھا تو منہ میں اس کا ذائقہ موجود تھا۔“ سیدنا شفیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”میں نے عرض کیا، ”اپنا ہاتھ دکھائیے!“ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ دکھا دیا اور اسے چوم لیا۔“ (اعباد العلوم ج ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

اللہ عزوجل کی اُن پر اکھمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! ایمانِ بر خاتمِ عمل! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم

علیہ رحمۃ اللہ رب الاعظم خواہشات نفسانی کو کس طرح کھلتے تھے۔ تیس برس

سے سکھاج کھانے کی خواہش کو مار رکھا تھا۔ اللہ عزوجل کی رحمت سے



ہویمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُعا دیا کہ پر ماحد تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حضرت سیدنا حضرت علیؓ نَبِیْنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ نے تشریف لا کر انہیں اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے سوجھ بوجھ کھلایا۔ حضرت سیدنا حضرت علیؓ نَبِیْنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ اللہ عزوجل کے نبی ہیں جو کہ ابھی تک ظاہری حیات سے مُتَّصِف (مت۔ صفت) ہیں۔ آپ کی بزرگت کا ایک مدنی پھول پیش کرتا ہوں اس کو اپنے دل کے مدنی گلہ سے میں ضرور سجا لیجئے پختا چھتھیر صاوی شریف میں ہے، جو کوئی حضرت سیدنا حضرت علیؓ نَبِیْنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کا نام بمع کُنِیَّت و وَلَدِیَّت و لقب یاد رکھے گا، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اُس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ آپ کا نام بمع کُنِیَّت و وَلَدِیَّت و لقب اس طرح ہے: اَبُو الْعَبَّاسِ بَلِیَّا بْنِ مَلْکَانَ الْخَضِر۔ (تفسیر صاوی ج ۲ ص ۱۲۰۷) اللہ عزوجل کی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۵۱) نفس کے ساتھ گفتگو

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے حضرت

سیدنا حماد علیہ رحمۃ الجواد فرماتے ہیں، ”میں حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

خدمت میں حاضر ہوا، گھر کے اندر سے آواز آرہی تھی ”اے نفس! تُو نے مجھ پر

کی خواہش کی میں نے کھلا دیا پھر تُو نے گھجور کا مطالبہ شروع کر دیا! خدا کی





ایمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ عرصے تک مکہ پر حکومت کی اور پھر مدینہ منورہ میں ہجرت فرماتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔

قسم! تجھے کبھی بھی گھجور نہیں کھلاؤں گا۔ میں سلام کر کے اندر داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنہا تھے۔ (یعنی آپ یہ باتیں اپنے نفس کے ساتھ کر رہے تھے۔) (ایضاً ص ۱۰۱)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۵۲) سبزی نہیں کھاؤں گا

حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ایک بار میں بصرے کے بازار سے گزرا تو ایک خُرقاری پر نظر پڑی نفس نے مطالبہ کیا کہ آج رات یہ سبزی کھلا دو۔ میں نے قسم کھائی کہ چالیس راتوں تک یہ سبزی نہیں کھاؤں گا۔ (ایضاً ص ۱۰۱) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی مَقولوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندیِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔



# فیضانِ رمضان

فیضانِ لیلۃ القدر  
1125

فیضانِ تراویح  
1094

احکامِ روزہ  
933

فضائلِ رمضان شریف  
845

روزہ داروں کی 12 حکایات  
1423

نفلِ روزوں کے فضائل  
1333

فیضانِ عید الفطر  
1285

فیضانِ اعتکاف  
1173

فحشہ کفین کی 41 قد فی بہارین  
1463

ورقِ اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مرحبا صد رحبا پھر آمدِ رمضان

مرحبا صد رحبا پھر آمدِ رمضان ہے  
ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے  
خجھ پہ مَدّتے جاؤں رمضانِ اتو عظیم الشان ہے  
ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور  
ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں  
آ گیا رمضانِ عبادت پر کمر اب باندھ لو  
عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام  
بھائیو کرو گناہوں سے سبھی توبہ کہ اب  
خوش دلی سے سنتیں اپنائے جاؤ بھائیو!  
مسجد میں آباد ہیں زورِ گمہ کم ہو گیا  
روزہ وارو! نجومِ جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا <sup>مزدوج</sup>  
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو  
یا الٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضان دکھا  
مَدّتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

کھل اٹھے مَرُجھائے دل تازہ ہو ایمان ہے  
یا خدا <sup>مزدوج</sup> تُو نے عطا پھر کر دیا رمضان ہے  
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازل کیا قرآن ہے  
فصلِ رب <sup>مزدوج</sup> سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے  
ماہِ رمضانِ رُخسوں اور بَرَکتوں کی کان ہے  
فیض لے لو جلد کہ دن تیس کا مہمان ہے  
نجومِ جاؤ بجز مواضعِ رمضان مہِ عطران ہے  
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے  
خُلد کے در کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے  
ماہِ رمضانِ المبارک کا یہ سب ٹیھان ہے  
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدہ <sup>مزدوج</sup> رحمن ہے  
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# حصّہائے مدینہ برائے سحری

(رمضان المبارک میں صبح صادق سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل مساجد میں مائک پر میل کر اس "حصّہ مدینہ" کی دھوم مچائیے۔)

وقت سحری کا ہو گیا جاگو	نور ہر سمت چھا گیا جاگو
اٹھو سحری کی کرلو تیاری	روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رمضاں کے فرض ہیں روزے	ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اٹھو اٹھو وضو بھی کرلو اور	تم تہجد کرو ادا جاگو
چٹکیاں گرم چائے کی لو اور	کھالو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ہوگی مقبول فصلِ مولیٰؐ سے	کھا کے سحری کرو دعاء جاگو
ماہِ رمضاں کی برکتیں لوٹو	لوٹ لو رحمتِ خداؐ جاگو
سحری کھا کر کے تم ادا کرلو	سنتِ شاہِ ائمہؑ جاگو
تم کو مولیٰؐ مدینہ دکھلائے	اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو ماہِ صیام کے صدقے	دے خدا عشقِ مصطفیٰؐ جاگو
تم کو افطار کا مدینے میں	دے شرفِ ربِّ مصطفیٰؐ جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رمضاں کی	دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمّوں کی ٹھہری برستی ہے	جلد اٹھ کر کے لو نہا جاگو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تم کو دینِ ابرہہ کی عطار  
ہے یہ عطار کی دعاء جاگو  
مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



ہر ماہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَتَابَعُذُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فضائل رمضان شریف

شیطان لاکھ سستی دلائے مگر آپ ہمت کر کے یہ باب (ہر سال)  
مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

### دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مَنْزِلَةُ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ تقویٰ نشان ہے، ”بے شک بروز قیامت لوگوں میں  
سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجے۔“

(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ

احسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَظَان جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔

ماہِ رَمَظَان کے فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اس مہینے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رمضان میں روزہ رکھے، اس کا سونا بھی عبادت میں

میں اجر و ثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دعاء پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مطابق ”رَمَہان کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں افطار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۵ حدیث ۶)

**عبادت کا دروازہ**  
روزہ باطنی عبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے غیر کسی کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ عزوجل باطنی عبادت کو زیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابق، ”روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔“

(الجامع الصغیر ص ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۵)

**نزولِ قرآن**  
اس ماہِ مبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے اس میں قرآنِ پاک نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ مقدس قرآن میں خدائے رحمن عزوجل کا نزول قرآن اور ماہِ رَمَہان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:





مَہِیْنِ مَہِیْنِ (اصل معنی: طویل) جس نے مجھ پر ایک ہفتہ اور ایک دن عذابِ خداوندی نازل کیا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ

الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

فِي الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ

بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُونَ (پ ۲ البقرہ ۱۸۵)

تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

رَمَضَانَ كِتَابُ رَمَضَانَ

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے

ہیں: ”رَمَضَانَ“ یا ”رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ“ کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے،

چونکہ اس مہینہ میں دن رات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہر

رَمَضَانَ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد و کعبہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا





خبر جان مصطفیٰ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمیں سبھی کو دس مرتبہ توبہ پاک بخ ملاحظہ فرمائی اس پر سو محسن نازل فرمایا ہے۔

گھر کہتے ہیں کہ وہاں **اللہ** عز و جل کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان **اللہ** عز و جل کا مہینہ ہے کہ اس مہینے میں **اللہ** عز و جل کے ہی کام ہوتے ہیں۔ روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی **اللہ** عز و جل کے۔ مگر بحالت روزہ جو جاہل نوکری اور جاہل تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی **اللہ** عز و جل کے کام قرار پاتے ہیں۔ اس لئے اس ماہ کا نام رمضان یعنی **اللہ** عز و جل کا مہینہ ہے۔ یا یہ ”رمضاء“ سے مشتق ہے۔ رمضاء موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ”ریح“ کی فصل خوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی گھنٹی بری بھری رہتی ہے اس لئے اسے **رمضان** کہتے ہیں۔ ”ساون“ میں روزانہ بارشیں چاہئیں اور ”بھاڈوں“ میں چار۔ پھر ”اساڑ“ میں ایک۔ اس ایک سے کھیتیاں پک جاتی ہیں۔ تو اسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رہیں۔ پھر **رمضان** کے روزوں نے ان نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔ یا یہ ”رمض“ سے بنا جس کے معنی ہیں ”گرمی یا جلنا۔“ چونکہ اس میں مسلمان بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اس لئے اسے **رمضان** کہا جاتا ہے۔ (کنز العمال کی آٹھویں جلد کے صفحہ نمبر دو سو ستتر پر حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”اس مہینے کا نام **رمضان** رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔“)





ہرمجان مصطفیٰ ﷺ کی جہاں ہم جہاں کی ہو کجہ پڑو دھرم کو کر تہا ہر دھرم کو دھرم تک بچتا ہے۔

## مہینوں کے نام کی وجہ

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

بعض مُقْتَرِبِینَ رَجْنَهُمُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا

اُسی سے اُس کا نام ہوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا اُسے **رَمَہَان** کہہ دیا گیا اور جو موسم

بہار میں تھا اُسے **رَبِیعُ الْاَوَّل** اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اُسے

**جُمَادِی الْاَوَّلِ** کہا گیا۔ اسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام

کام کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ دوسری اصطلاحات میں یہ بات نہیں۔ ہمارے

یہاں بڑے جاہل کا نام ”محمد فاضل“، اور بڑے دل کا نام ”شیر بہادر“ ہوتا ہے اور

بد صورت کو ”یوسف خان“ کہتے ہیں! اسلام میں یہ عجیب نہیں۔ رَمَہَان ہیست

خوبیوں کا جامع تھا اسی لئے اس کا نام **رَمَہَان** ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مکی

مدنی سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: ”جب ماہِ رَمَہَان کی پہلی رات

آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے

## سونے کے دروازے والا محل





فَرَمَانِ مَصْطَفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی نے کوئی نیکو عمل کیا تو اس کے اجر میں سے ایک سو تیس حصے میں سے ایک حصہ اس کے لئے ہے۔

جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی بندہ اس ماہِ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تو **اللہ** غُزُو جَلُّ اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنت میں سُرُخ یا قُوت کا گھر بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پُٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یا قُوتِ سُرُخ جوڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَہْمان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو **اللہ** غُزُو جَلُّ مہینے کے آخرِ دن تک اُس کے گناہِ مُعَاف فرما دیتا ہے، اور اُس کیلئے صُبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دُعائے مَغْفِرَت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلے) اُسے (جنت میں) ایک ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سواری پانچ سو برس تک چلتا رہے۔“

(مُحَبِّ الْاِيْمَان ج ۲ ص ۳۱۴ حدیث ۳۶۳۵)

**سُبْحَنَ اللّٰہِ غُزُو جَلُّ مِٹھے مِٹھے اسلامی بھائیو! خدائے کُنان و مَکّان**

غُزُو جَلُّ کا کس قدر عظیمِ احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذیشان، رَحْمَتِ عالمِ بَیان مِثْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ایسا ماہِ رَمَہْمان عطا فرمایا کہ اس ماہِ مُکَرَّم میں جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا آئِزِ خُوب خُوب بڑھ جاتا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر دُعا کی گزرتی ہے کہ چارے مجھے لے لیا ہے۔

ہے۔ بیان کردہ حدیث کے مطابق رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی راتوں میں نماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سجدہ کے بدلے میں پندرہ سونکیاں عطا کی جاتی ہیں نیز جنت کا عظیم الشان محل مزید برآں۔ اس حدیثِ مبارک میں روزہ داروں کے لئے یہ بشارتِ عظمیٰ بھی موجود ہے کہ صبح تا شام ستر ہزار فرشتے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

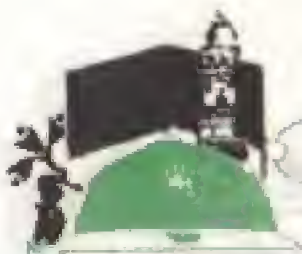
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل ہونے کی صورت میں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی برکتیں لوٹنے کا بہت ذہن بنتا ہے ورنہ بُری صحبتوں میں رہ کر اس مبارک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آئیے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک فنکار کا واقعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک  
**میں فنکار تھا** اسلامی بھائی کے بیان کا لپٹا باب ہے: افسوس









میرا نام محمد ہے، میرا نسب محمد ہے، میرا کرم محمد ہے، میرا کرم محمد ہے، میرا کرم محمد ہے۔

سے پلک پلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**  
**عَزَّوَجَلَّ مَدَنِي قَافِلے** میں دُعا کروں گا۔ میں نے مَدَنِي قَافِلے میں خود بھی بیعت  
دُعائیں کیں اور مَدَنِي قَافِلہ والے **عاشقانِ رسول** سے بھی دُعائیں کروائیں۔  
جب مَدَنِي قَافِلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور  
انہوں نے خوشی خوشی یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** **عَزَّوَجَلَّ** میری ٹاپو باجی  
مہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں اور ڈاکٹر زَقَعُجُب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے  
ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان  
دیتے وقت **الْحَمْدُ لِلَّهِ** مجھے باب المدینہ کراچی میں ملا قاتی مشاورت کے ایک  
رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنِي کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی  
سعادتمند حاصل ہیں۔

آنکوں سے نہ ڈر، دکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو

آپ کو ڈاکٹر، نے گویا یوں کر بھی دیا مت ڈریں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنِي

ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں آکر معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی



حضرت مصطفیٰ ﷺ کو ایک مرتبہ زہر چبنا تھا تو آپ نے اپنے ایک غلام کو حکم دیا کہ وہ زہر پھاڑ دے۔

بگڑے ہوئے افراد یا کردار بن کر سنتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز مدنی قافلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے بعضوں کی دنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، فہمشاہِ نبوت، سراپاِ رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند

حشر کو کھل جائے گی طاقتِ رسولِ اللہ کی

**پانچ خصوصی کمزیاں** حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، سلطانِ

دو جہان، فہمشاہِ کون و مکان، حبیبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ فی شان ہے: ”میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ

سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں: ﴿۱﴾ جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی پہلی رات ہوتی

ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ

عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا ﴿۲﴾ شام کے وقت ان

کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہوا شریف پر مومن اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

بھی بہتر ہے ﴿۳﴾ فرشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے، ”میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزین (یعنی آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے ﴿۵﴾ جب ماہِ رَمَہان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزوجل سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔“ (التَّوْبَةُ وَالنَّوْمُ ج ۲ ص ۵۶ حدیث ۷)

**صغیرہ گناہوں کا کفارہ** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور، شافعِ یوم

النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پر سُرور ہے، ”پانچوں نمازیں، اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور ماہِ رَمَہان اگلے ماہِ رَمَہان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳)

**توبہ کا طریقہ** سُبْحَنَ اللہ عزوجل رَمَضان المبارک میں رَحْمَتوں کی پھمنا پھمنا بارشیں اور گناہِ صغیرہ کے



فہما علی رمضان شریف

کفارے کا سامان ہو جاتا ہے۔ گناہ کبیرہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اُس گناہ کا ذکر کر کے دل کی پُزری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کر کے توبہ کرے۔ مثلاً جھوٹ بولا، تو بارگاہِ خُداوندی غُزُو جُل میں عرض کرے، **یا اللہ! غُزُو جُل میں نے جو یہ جھوٹ بولا اس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔** توبہ کے دوران دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ”آئندہ نہیں بولوں گا“ کہتے وقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جیسی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کروانا بھی ضروری ہے۔

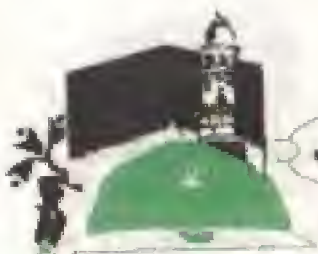
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمہان کے فضائل سے کُلّ احادیث**

مالا مال ہیں۔ رَمَضَانَ الْحُبَّارُ میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مَکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں تک ارشاد فرمایا، ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَہان کیا ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ





مرحوم مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا روزہ نماز و شریف ہے جس کا میں نے اس سے کہیں بڑی کامیابی کی۔

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔“ (صحیح ابن خزيمة ج 3 ص 190 حدیث 1886)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ”محبوبِ رحمن، سرورِ دیشان، رحمتِ عالمیان،

علیٰ مدنی سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماہِ شعبان

کے آخری دن بیان فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بڑکت والا مہینہ

آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس (ماہ)

مہارک کے روزے اللہ عزوجل نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام

تکلیف (یعنی سخت) ہے، جو اس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں

فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر

فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ

مواہبات (یعنی غنیمت اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا برحق بڑھایا جاتا

ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مغفرت

ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور اس افطار کرانے والے

کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اُس کے اجر









طوبی جان بھٹکے! (اصلی طرہ تعالیٰ علیہ اس عظیم انسان غصہ کی ایک خاک تلو، جو جس کے پاس ہر کرم و صفت اور پختہ ذہن پاکستان ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیث پاک بیان کی گئی اس میں ماہ**

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکرہ ہے۔ اس ماہِ مُبَارَك میں کلمہ شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار **اَسْتَغْفِرُ** یعنی خوب توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سعی کرنی ہے۔ اور ان دو باتوں سے تو کسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ سے جُحْت میں داخلہ اور جہنم سے پناہ کی بہت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔

**رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ، هَكَه كَ چَارِزَمِ**  
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَزَّوَجَلَّ! مَاہِ رَمَہَانِ  
 کا بھی کیا خوب فیضان ہے! مُقْتَبِرِ

شہیر حکیم الأمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: ”اس ماہ مبارک کے کل چار نام ہیں ﴿۱﴾ ماہِ رَمَضَانَ ﴿۲﴾ ماہِ صَبْرِ ﴿۳﴾ ماہِ مُؤَاسَاةٍ اور ﴿۴﴾ ماہِ وَسْعَتِ رِزْقِ۔

حریہ فرماتے ہیں، روزہ صَبَر ہے جس کی جِواء رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے ماہِ صَبَر کہتے ہیں۔ مُوَاسَّات کے معنی ہیں بھلائی کرنا۔ چونکہ اس مہینہ میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے ماہِ مُوَاسَّات کہتے ہیں



فروغِ مہینہ "المنزلہ فیہ من علم الخلی کے پاس ہوا کہ جو روزہ رکھنا شروع کرے گا تو اس میں کوئی کمی ہے۔

اس میں رزق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں، اسی لئے اس کا نام **ماہِ وسعتِ رزق** بھی ہے۔  
(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۰۸)

**”ماہِ رَمَضانِ مَبَارَک“ کے تیرہ حُرُوف**

**کسی نسبت سے 13 مَدَنی پھول**

(یہ تمام مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی جلد ۲ سے لئے گئے ہیں)

کعبہ منکلمہ مسلمانوں کو بکلا کر دیتا ہے اور یہ آ کر رَحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ



(یعنی کعبہ) لگوں ہے اور یہ (یعنی رَمَضانِ شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ)

دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارش۔

ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت



ہوتی ہے۔ مثلاً بقر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، حُجْم کی دسویں

تاریخ افضل، مگر **ماہِ رَمَضان** میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی

ہے۔ روزہ عبادت، افطار عبادت، افطار کے بعد تراویح کا انتظار

عبادت، تراویح پڑھ کر سحری کے انتظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا

بھی عبادت الْغَرَضِ ہر آن میں خدا عزوجل کی شان نظر آتی ہے۔

**رَمَضان** ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف



لوہے کو مشین کا پڑ زہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال



نور جان مصطفیٰ: اہل سنت والجماعہ کے پاس میرا ذکر رمضان میں نہ کرنا چاہیے اور نہ کوئی حدیث کا حقیقی ویدہ بندہ کرے۔

کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمَہان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے ذرے بڑھاتا ہے۔

رَمَہان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَہان میں مر جائے اُس سے سوالاتِ قبر بھی نہیں ہوتے۔

اس مہینے میں شبِ قدر ہے۔ گزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قرآنِ رَمَہان میں آیا اور دوسری جگہ فرمایا:-

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ تَرَجَّمَهُ كُنُزُ الْإِيمَانِ: بے شک ہم نے

(پ ۳۰ القدر ۱) اسے شبِ قدر میں اتارا۔

دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قدر رَمَہان میں ہی ہے اور وہ غالباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں نو خرواف ہیں اور یہ لفظ سورۃ قدر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیس حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

رَمَہان میں ابلیس قید کر لیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو





میں صابن منسطف ہے۔ (اس کی تہہ میں چادر اور کپڑے ہیں) جس نے بھوکے یا ایک یا دو روزہ پاک نہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جاتے ہیں جنتِ آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ امارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

**رَمَہان** کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔



**قیامت** میں رَمَہان و قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے کہ



رَمَہان تو کہے گا، مولیٰ غزوہ جمل! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآن عرض کرے گا کہ یارب! غزوہ جمل میں نے اسے رات میں تلاوت و تراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

**ہُوَ رِزْوَنُ رَافِعِ یَوْمِ النُّشُورِ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **مَضَانُ الْمُبَارَکِ**



میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ رب غزوہ جمل بھی رَمَہان میں جہنمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لہذا چاہئے کہ رَمَہان میں نیک کام کئے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

**قرآن** کریم میں صرف رَمَہان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے



فضائل بیان ہوئے۔ کسی دوسرے مہینے کا نہ صراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔



فوائد حضرت مولانا محمد علی قاسمی رحمہ اللہ: اس سلسلے میں جو کچھ مذکور ہے، اس کا مقصد علم کا حصول ہے، نہ کہ عمل کی تلقین۔

مہینوں میں صرف ماہِ رَمَعَان کا نام قرآن شریف میں لیا گیا۔  
عورتوں میں صرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآن میں آیا۔  
صحابہ میں صرف حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام  
قرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عظمت معلوم ہوئی۔

رَمَعَان شریف میں افطار اور سُحری کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے۔  
یعنی افطار کرتے وقت اور سُحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل  
نہیں۔

رَمَعَان میں پانچ حُرُوف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ ر سے مُراد رَحْمَتِ  
الہی عَزَّوَجَلَّ، مِم سے مُراد مَحَبَّتِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ض سے مُراد  
ضَمَانِ الہی عَزَّوَجَلَّ اَلْف سے اَمَانِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ن سے نُورِ  
الہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رَمَعَان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں۔ روزہ،  
تراویح، تلاوتِ قرآن، اِعتِکاف، شبِ قُدر میں عبادات۔ تو جو کوئی  
صِدْقِ دِل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ اُن پانچ اِنْعَاموں کا  
مُسْتَحِق ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو شخص رمضان میں روزہ رکھے وہ جنت کا راستہ چلے گا۔)

## جنت سجائی جاتی ہے

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کے استقبال کیلئے سارا سال

جنت کو سجایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلبِ دین، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنت ابدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی خوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ غرض کرتی ہیں، ”اے پروردگار! غزوہ جہل اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ غَزُو جَل جَنَّت کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بخش دیا جائے اور جنت الفردوس میں مدینے والے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ غَزُو جَل تَبْلِغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی مدنی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک مدنی جھلک ملاحظہ فرمائیے:





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے ہمیں ایک بار زور دیا کہ چاہے کتنا ہی دیر لگے، مگر تمہیں جنت ملے گی۔

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو  
مفت درسِ نظامی (یعنی عالم کورس)  
کروانے کیلئے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**

**جنت میں آقا کے**  
**پروں کی بشارت**

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدِّد جامعات بنام جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔  
**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** ۱۴۲۷ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامعات المدینہ (باب  
المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ ۱۲ ماہ کیلئے **راہِ خدا** عزوجل میں  
سفر اختیار کیا۔ **ابنہ اُمّہد فی قافلہ کورس** کروانے کی ترکیب بنی، اس دوران طلبہ  
کے جذبہ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے  
تقریباً 77 طلبہ نے عمر بھر کیلئے اپنے آپ کو **مدنی قافلہ** کے لئے پیش کر دیا! اس  
عظیم قربانی پر حوصلہ افزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں  
**سرکارِ نامدار** مدینے کے تاجدار، **بِاَذْنِ پَر وِژدگارِ دُعا** عالم کے مالک و مختار، **شہنشاہ**  
**أبرار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی  
ہوئیں، کہہائے مبارکہ کو جُھٹس ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ  
یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے  
میں ان کو جنت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشق



فغائل رمضان شریف

رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر لیا جاتا۔ اللہ کے محبوب، دافنائے غیوب، منزۃ عن العیوب عزوہ خلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، ”اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دو۔“

سر عرش پر ہے تری گزرا، دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوش نصیب عاشقانِ رسول کو بشارتِ عظمیٰ مبارک ہو! اللہ ربُّ العزت عزوجل کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بختوروں کیلئے یہ مدنی خواب دیکھا گیا ہے ان شاء اللہ عزوجل ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل جنت الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حجت نہیں ہوتا، خواب کی بشارت کی بنیاد پر کسی کو قطعاً جنتی نہیں کہا جاسکتا۔

اُذُن سے تیرے سرِ شہر کہیں کاشِ اخضر

ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب





نورِ جانِ مصطفیٰ ﷺ کی ساری باتیں، تم جہاں بھی ہو، پڑھ کر تمہارا دل نور و نور ہو جائے گا۔

## ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

شہنشاہِ دیشان، ملکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے، ”رَمَحَان شَرِیف کی ہر شب آسمانوں میں صبح صادق تک ایک منادی یہ ندا کرتا ہے، ”اے لَحْمائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اے شریر! اثر سے باز آ جا اور عُثْرَت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ اُس کی طَلَب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعاء مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔

(الکُذْرُ الْمَشْهُور ج ۱ ص ۱۴۶)

مہینے کے دیوانو! رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے،

ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے





ہر سال رمضان میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو کچھ فرمایا ہے وہ ہم کو اپنا حصہ ہے۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے۔

رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خوب مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بَطْفِیلِ ماہِ رَمَہان، سرورِ گون و مکان، مکی مَدَنی سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، محبوبِ رَحْمَن غَزُو جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رَحْمَت بھرے ہاتھوں جہنم سے رہائی کا پروانہ مل جائے۔ امام اہلسنّت علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کرتے ہیں: یہ

تمنا ہے فرمائیے روزِ مَحْشَر

یہ تیری رہائی کی چشمی ملی ہے

**اللہ تعالیٰ کی عنایتوں، رَحْمَتوں اور بخششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِسَادِنِ پَرُوژ دگارِ دُعا لَم کے مالک و مختار،**

**روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی**

شہنشاہِ ابراہیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَہان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ غَزُو جَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گنہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اٹھیسویں رات





رمضانِ مصطفیٰ ﷺ اسلیٰ صوفیٰ ہے اور ستر اچھے ہوتا ہے۔ اس کی کثرت کر کے ایک چار ماہ کے لئے طہارت ہے۔

ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے۔ ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے، ”اے گروہِ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں، ”اُس کو پورا پورا اجر دیا جائے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔“

(کنز العمال، ج ۸، ص ۲۱۹، حدیث ۲۳۷۰۲)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوبِ ربِّ العلمین، سید الانبیاء و المرسلین،

جمہ کی ہر گھڑی میں  
دس لاکھ کی مغفرت

شفیع المذنبین، جنابِ رحمۃ للعالمین عزوجل و سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، ”اللہ عزوجل ماہِ رمھان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا، نیز ہر جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار









خود بخان مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا مانگا کہ مجھے عبادتِ حق کی توفیق عطا فرما۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ”اُس مہینے کو

**بھلائی ہی بھلائی**

خوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا رَمَہان خیر ہی خیر ہے دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام۔ اس مہینے میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کا ذرہ رکھتا ہے۔“ (تبیۃ الغافلین ص ۱۷۶)

حضرت سیدنا ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرور و ایشان،

**خرچ میں کُشا دگی کرو**

رحمتِ عالمیان، سرورِ دو جہان، محبوبِ رحمن غزوِ جَلِّ و سَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرکت نشان ہے: ”ماہِ رَمَہان میں گھر والوں کے خرچ میں کُشا دگی کرو کیونکہ ماہِ رَمَہان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔“

(الحامع الصغیر ص ۱۶۲ جلد ۱۶)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

**بڑی بڑی آنکھ والی حوریں**

تہا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، حبیبِ اکرم، نبیِ محترم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم

سَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جب رَمَہان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے میسرہ (م۔ ٹی۔ رہ) نامی ہوا چلتی ہے جو جنت کے





ہر ماہ مصطفیٰ ﷺ سے ملنے والے عبادت گزاروں کو ایک عرصہ کے بعد دوبارہ اپنی کچھلنے والی کھوپڑی پہنانے کی ضرورت ہے۔

درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے۔ اس ہوا کے چلنے سے ایسی دلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سنی۔ اس آواز کو سن کر بڑی بڑی آنکھوں والی خوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنت کے بلند محلوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ”ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟“ پھر وہ خوریں داروغہ جنت (حضرت رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے پوچھتی ہیں: ”آج یہ کیسی رات ہے؟“ (حضرت رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام) جواباً تلبیہ (یعنی تینک) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ”یہ ماہِ رمہان کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا  
**دواندھیرے دورا** موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

والسلام سے فرمایا کہ میں نے امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دو نور

عطا کئے ہیں تاکہ وہ دواندھیروں کے ضرر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ سیدنا

موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: **یا اللہ** اغزوجل وہ دو





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”مَنْ رَزَقَ رَمَضَانَ شَرِيفًا رَزَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى تَمَّ بِرَحْمَتِي يَجِيءُكَ“۔

نور کون کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا، ”نورِ رَمَہان اور نورِ قرآن“۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: دو اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ”ایک قبر کا اور دوسرا قیامت کا“۔

(دُرَّةُ النَّاصِحِينَ ص ۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ خدائے کُنان و مَنان

عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَہان کے قَدَر دان پر کس درجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دونوں روایتوں میں ماہِ رَمَہان کی کس قَدَر عظیم رَحمتوں اور بَرَکتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ماہِ رَمَہان کا قَدَر دان روزے رکھ کر خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کر کے جَنّتوں کی ابدی اور سرمدی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ نیز دوسری حکایت میں دو نور اور دو اندھیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دور کرنے کیلئے روشنی کا وجود ناگزیر ہے۔ خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم احسان پر قربان! کہ اس نے ہمیں قرآن و رَمَضان کے دو نور عطا کر دیئے تاکہ قبر و قیامت کے ہولناک اندھیرے دور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





**روزہ و قرآن**  
**شفاعت کریں گے!**  
روزہ اور قرآن روزِ محشر مسلمان کیلئے شفاعت کا سامان بھی فراہم کریں گے۔ پچنانچہ مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان،

رحمتِ عالمیان، سرورِ ریشیان، محبوبِ رحمن غزوِ جَلِّ و صُلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا، اے ربِّ کریم غزوِ جَلِّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا، میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔“ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

**بخشش کا بہانہ**  
**امیر المؤمنین** حضرت مولائے کائنات،

علی المرتضیٰ شیرِ خدا عَزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ فرماتے ہیں، ”اگر اللہ غزوِ جَلِّ کو اُمّتِ مُحَمَّدِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمْہَان اور سُورۃ قُلْ هُوَ اللہ شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔“ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۱۶)

دُر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا  
دی ان کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں



فرمانِ مصطفیٰ: اس قدر اپنا دل سے لگاؤ رکھو کہ روزہ روزہ شریف چمکے گا اور تمہاری ہر بات کی شہادت کریں گا۔

**لاکھ رمضان کا ثواب** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار،

مدینے کے تاجدار، بیاضی پر روزگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں، ”جس نے مکتبہ منکر میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آ یا قیام کیا تو اللہ عز و جل اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔“

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۲۳ حدیث ۳۱۱۲)

**اکاش! عیدِ ملتِ ہندو!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں

کے مریضوں کے طبیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیارِ ولادت مگنہ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیماً ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں کس قدر لطف و کرم فرمایا ہے کہ شاہِ انام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی غلام اگر ماہِ رمضان مگنہ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیماً میں گزار لے اور وہیں روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق نوافل وغیرہ ادا کرے تو





شعبانِ مصطفیٰ (ماہِ رسول) میں نبی کریم ﷺ نے کچھ روز بھر روزہ رکھا اور ان دنوں کو ایک دن عید کے روزوں کے ساتھ منسوب کیا۔

اُسے دوسرے مقامات کے ایک لاکھ رَمَہان کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز شب ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشان نیکی مزید برآں۔ اے کاش! ہمیں بھی مگھہ مکرمہ رَاذَہُ اللہُ شَرَفًاوُ تَعْظِیْمًا میں ماہِ رَمَہان گزرنے کی عظیم سعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں خوب عبادت کرنے کی بھی توفیق ملے اور پھر ماہِ رَمَہان گزرا کر فوراً ہی عید منانے کیلئے اپنے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ ضیاء پر حاضر ہو جائیں اور وہاں پر رورور ”عیدی“ کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے مالکین، رَحْمۃُ لِّلْعٰلَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت جوش پر آ جائے اور اے کاش! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دُستِ پُر انوار سے ہم گنہگار ”عیدی“ پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کرم ہی سے ممکن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رَمَہان میں ہمیں اللہ عزوجل کی

خوب خوب عبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں اللہ عزوجل اور اسکے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا ہو۔ اگر اس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرو اس کا تو پھر کب



فقر، جہاں جیسے مختلف مسائل، مہنگے ترین خوراک، جسمانی اذیت، تعلیمی کی ناک، مائے نام، اور جیسے کہ ہائی سیریا لائیو اور دیگر مسائل پاکستان پر چھوئے۔

کروائے گا؟ ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادتِ الہی غزوہ جمل میں بہت زیادہ ممکن ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ”جب ماہِ رمضان آتا تو میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ غزوہ جمل کی عبادت کیلئے گھر بستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے

بستر منور پر تشریف نہ لاتے۔“ (الدر المختار ج ۱ ص ۴۱۹)

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضانِ تشریف  
لا تا تو کھُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم،  
رَسُولِ مُحْتَشِم، شافعِ اُمَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ  
علیہ والہ وسلم کا رنگِ مبارک مُتَغَیَّر ہو جاتا اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز کی  
کثرت فرماتے اور خوب گڑ گڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ عز و جل کا خوف

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵)

آقا رمضان میں 'خوب خیرات کرے' ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ماہ مبارک میں خوب صدقہ و خیرات کرنا

بھی سنت ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”جب



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر ایک شخص کے پاس ہر ایک روز ۱۰۰۰ روپے کا روزہ ہے اور یہ روزہ ۱۰۰۰ روپے کے روزوں میں سے ہے۔

ماہِ رَمَہان آتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔“  
(السنن المستور ج ۶ ص ۴۴۹)

سب سے بڑھ کر سخی! سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ عزوجل صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَہان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام (رَمَضان المبارک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسول کریم، رُغُوفِ رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دور فرماتے۔“ پس رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم

ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائقِ بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





فَرَمَانِ مَصْطَفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ دنیا کی ہر بات کو چھوڑ دے۔

# ہزار گنا ثوابِ ایٹھے ایٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَانَ دینہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں نیکیوں کا آجر

بہت بڑھ جاتا ہے لہذا کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اس ماہ میں جمع کر لینی چاہئیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ماہِ رَمَہَان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَہَان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحن اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (یعنی سبحن اللہ کہنے) سے افضل ہے اور ماہِ رَمَہَان میں ایک رُکعت پڑھنا غیر رَمَہَان کی ایک ہزار رُکعتوں سے افضل ہے۔

(الْمَرْفُوعُ ج ۱ ص ۴۵۴)

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوب

# رَمَہَان پُر نکر کی فضیلت

رَبِّ اکبر، سیدہ آمنہ کے دلبر عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے:

”ذَاکِرُ اللّٰهِ فِی رَمَضَانَ یُغْفِرْ لَہٗ“ (ترجمہ) رَمَہَان میں ذکر اللہ عز و جل کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینے

میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (مَعْرِفَةُ الْأَعْمَالِ ج ۳ ص ۳۱۱ حدیث ۳۶۲۷)





جو جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار زور دیا کہ جو حالتِ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**سُنّتوں بھرا اجتماع اور ذکرِ اللہ** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ**  
لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اس

ماہِ مبارک میں خصوصیت کے ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے اور اللہ عزوجل سے اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا اجتماع از ابتدا تا انتہاء ذکر اللہ عزوجل ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کیوں کہ تلاوت، نعت شریف، سُنّتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوٰۃ و سلام وغیرہ سب ذکر اللہ عزوجل میں داخل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی برکات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو چنانچہ

**چھ بیٹیوں کے**  
**بعد اولادِ زینہ**  
مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بالتصّرف عرض کرتا ہوں: غالباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے تبلیغ

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینہ الاولیاء ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی، میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر





خود جان مسکتے! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ! اسلمہ جلیہ!

میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمائیے کہ اب کی بار قرینہ اولاد ہو۔ وہ اسلامی بھائی انفرادی کوشش کا اچھوتا انداز اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگے: سبحان اللہ! اب تو آپ کو تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی زیادہ ضرورت ہے، حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے عاشقانِ رسول کے سب سے بڑے اجتماع (ملتان شریف) میں آکر دعاء مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہو جائے۔ اُس کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں سنتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کے روح پرور مناظر کا بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں، مجھے زندگی میں پہلی بار اس قدر زبردست روحانی سکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد اللہ عزوجل نے مجھے چاندِ سامد فی مَکّٰی عطا فرمایا۔ گھر والوں کی خوشی بیان سے باہر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے مجھے مزید ایک اور مَدَنی مَنے سے بھی نوازا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّ یہ بیان دیتے وقت مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں قافلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور



**فرمانِ مصطفیٰ:** "مَنْ مَاتَ عَلَى عِلَّةٍ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَاتَ بِهَا" (جو شخص ایسی چیز پر مر جائے جس کا ذکر میں نے کیا اور جسے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔)

سُنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحْمَتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحْمَتِ اللہ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "جماعت میں بَرکات ہے اور دُعائے مُجْمَع مُسْلِمِینَ اقْرَبَ بِقَبُولِ۔" (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ (فتاویٰ

رضویہ جلد ۲ ج ۲۴ ص ۱۸۴، تفسیر شرح جامع صغیر، بحث الحدیث

۷۱۴، ج ۱ ص ۳۱۲ دار الحدیث مصر) بالفرض دُعائے قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی

حرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اس کو یقیناً

اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار کا شکر

گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر،

دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا

چاہئے۔ پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۴۹ اور ۵۰ میں ارشاد باری تعالیٰ

ہے:





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس سے محمد بن آدم و ہر پاک پر عائد تھا اس پر وہ گناہ گنہگار نہیں ہوتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کیلئے ہے  
آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے  
جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے  
اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے  
بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے  
بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

بَلَدُ مَلِكِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَهْبِ مَنْ يَشَاءُ  
إِنَّا كَآرِبُهُ لِمَنْ يَشَاءُ  
الذَّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرًا  
وَإِنَا كَآرِبُهُ لِمَنْ يَشَاءُ عَقِيبًا  
إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

(ب ۲۵ الشوری ۴۹، ۵۰)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ  
اللہ الہادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے  
جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا  
لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی  
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا انبیاء  
حیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا  
فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور  
حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(عزائین العرفان ص ۷۷۷)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے اہلِ ایمان! میں نے تم کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا کہ تم نے اس سے پہلے اس کو نہیں دیکھا تھا۔

## رَمَضَانَ کَآدِیَوَانِہِ

مُحَمَّد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔  
جب رَمَظَان شریف کا مُتَبَرک مہینہ آتا تو وہ  
پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی

کے ساتھ نماز پڑھتا اور سالِ گزشتہ کی قضا، نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس  
سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رَحْمَت، بَرَکَت، توبہ  
اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب  
اُس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ  
بِکَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، ”میرے  
اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِحْتِرَامِ رَمَظَان شریف بجالانے کے  
سبب بخش دیا۔“ (ذُرَّةُ الْفَاضِلِین ص ۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو  
اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ بے نیاز ہے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا  
آپ نے؟ خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ ماہِ

رَمَظَان کے قُدر دان پر کس درجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر



رمضانِ مصطفیٰ! یا علیؑ خداوندِ عالم! تم جہاں بھی دو گھنٹہ روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ گنجلے گا۔

صرف ماورِ مَکھان میں عبادت کرنے والے کی مغفرت فرمادی۔ اس حکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللہِ غُزُوْجُل) سارا سال نمازوں کی ٹھنسی ہوگئی! صرف رَمَضَانُ الْبَارِک میں روزہ نماز کر لیا کریں گے اور سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشش یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ پارہ ۳ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴ میں ارشادِ ربّ بے نیاز ہے:

فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ  
ترجمہ کنز الایمان: تو جسے چاہے گا (اپنے فضل سے اہل ایمان کو) بخشے گا اور جسے

(ب ۳ البقرہ ۲۸۴) چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔

نو بے حساب بخشش کہ ہیں بے شمار حرم  
میں اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم  
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی

نہیں چاہئے نہ جانے اللہ غُزُوْجُل کو کوئی نیکی پسند

آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں

تین تین کے اندر  
تین پوشیدہ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ فَلْيَأْكُلْهُ فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَاتٌ"۔

کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر **اللہ تعالیٰ** ناراض ہو جائے اور اُس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم سیدنا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: "**اللہ** عزوجل نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مَخْفٰی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے، ﴿۱﴾ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں۔" یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "لہذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی ضعیف (یعنی چھوٹی) ہو۔ مثلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا ضلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخْفٰی (یعنی چھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (أَعْلَیٰ الصَّلَاحِ ص ۵۶)

**رَحْمَت کے طلبکارو! جب کہے کو پانی پلائے زوالی بخش گئی**

**اللہ** عزوجل بخشے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ پُچھا نہج اس ضمن میں کثیر



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور پاک کی کثرت کرو، یہ شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

احادیث وارد ہیں۔ مثلاً ایک عورت کو صرف اس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص

۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی ملتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک درخت کو اس لئے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ غزوہ جُلّ نے خوش ہو کر اُس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح مسلم ص

۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴) ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں نرمی (یعنی قرض کی وصولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی فحاجات ہو جانے کا واقعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲ حدیث ۲۰۷۸) اللہ غزوہ جُلّ کی رحمت کے واقعات جمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جمع ہی نہ کر سکیں۔

مُردِ مَدَنی

مُردہ باد اے عاصی! ذاتِ خُدا غفار ہے

صلو اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

خُبیث اے مجرم! شافعِ شہِ ابرار ہے

(خدا اللہ بخشنے)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



غرضانِ مصطفیٰ ﷺ اور اس کی تائید میں قرآن و حدیث کی روایتیں درج ہیں۔

## عذابِ سہمہ کا بے اسباب ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عز و جل رحمت کرنے پر آتا ہے

تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اسی کے باعث اُس پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ لہذا اب ایک حدیثِ مبارک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ گئے اور رحمتِ خداوندی عز و جل نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک بار خُصو یا کرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محترم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، ”آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلِکُ المَوت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ

بچ گیا۔

ایک شخص پر عذابِ قَبْرِ چھا گیا لیکن اُس کے وضو (کی نیکی) نے اُسے

بچالیا۔



رمضانِ مہینہ: اس مہینہ میں اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور صیام رکھے اور حج کرے اور عمرہ کرے اور کلمہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے بڑا اجر ملے گا۔

ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذکر اللہ** عز و جل (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔

ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اس کی) نماز نے بچا لیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے اور (اس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غسلِ جنابت** آیا اور (اس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عمرہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔



خبر بیان صحیفہ: سید نور محمد صاحب دہلوی ہاکی عربیہ ازمائر میں جوتا ہے اور توفیق آئے کھیلنے ایک قریبی اور گھٹتے ہے اور قریبی ازمائر میں جوتا ہے۔

ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو **صَلِّ رَحْمٰی** (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا صدقہ آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُس کے سر پر سایہ فلک ہو گیا۔

ایک شخص کو زبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْی عَنِ الْمُنْكَرِ آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔

ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اخلاق آیا اس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔

ایک شخص کو اس کا اعمالنامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اس کا خوف



**قرومان مصطفیٰ:** (علیہ السلام) ہمارے اس معلم، مجھ پر از تر و شریف پر محو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

خُدا عزوجل آگیا اور (اس عظیم نیکی کی برکت سے) اُس کا نامہ اعمال  
سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ایک شخص کی نیکیوں کا وزن ہلکا رہا مگر اس کی سخاوت آگئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔

ایک شخص جہنم کے کنارے پرکھڑا تھا مگر اس کا خوفِ خدا غزوہ جیل  
آ گیا اور وہ بچ گیا۔

ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خدا عزوجل میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (ان آنسوؤں کی برکت سے) وہ بچ گیا۔

ایک شخص پل صراط پر کھڑا تھا اور شہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا  
 اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن (یعنی اللہ عزوجل سے اچھا گمان کر وہ  
 رحمت ہی کرے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچا لیا اور وہ پل صراط سے  
 گزر گیا۔

ایک شخص پن صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر  
دُروِ پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پن صراط پار  
کروا دیا۔



میرا نام حضرت علیؓ ہے۔ میرا شمار ان لوگوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی تمام باتوں کے بارے میں سب سے پہلے خبردار ہوتے ہیں۔

میری اُمت کا ایک شخصِ جت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اس پر بند تھے کہ اس کا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنتی دروازے کھل گئے اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

### جُفلی کا درد ناک عذاب

کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان پُغْل خوری کرنے والے ہیں۔

### الزامِ گناہ کی خوفناک سزا

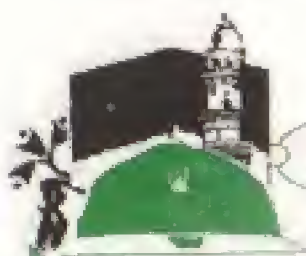
کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ الزامِ گناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصلوة ص ۱۸۲)

کوئی بھی نیکی نہیں  
پھوڑنی چاہئے

اطاعت والدین، وضو، نماز، روزہ، ذکر اللہ  
عزوجل، حج و عمرہ، صلہ رحمی، امر بالمعروف

ونہی عن المنکر، صدقہ، حسن اخلاق، سخاوت، خوفِ خدا عزوجل میں رونا، نیز اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سبب اللہ عزوجل نے





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "ما ملأ الله قلباً رجواً الموت، ولا موتاً، ولا شهيداً، الا كان مني." (جو شخص ایسا ہو جس کا دل موت، یا موت، یا شہید سے بھرا ہو، تو وہ میرا ہے۔)

مُعَذِّبِينَ (یعنی جو لوگ عذاب میں مبتلا تھے اُن) پر کرم فرمادیا اور انہیں عتاب و عذاب سے رہائی مل گئی۔ بہر حال یہ اُس کے فضل و کرم کے معاملات ہیں۔ وہ مالک و مختار غزوہ جُلّ ہے۔ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عدل ہی عدل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہو کر اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے وہیں کسی ایک گناہ پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا ثمر و غضب جوئل پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی گرفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل حدیث کے آخر میں پُختل ثوروں اور دوسروں پر گناہ کی ٹہمت باندھنے والوں کا انجام بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہذا عظیمند و ہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے ترک نہ کرے کہ ہو سکتا ہے یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے اور بظاہر گناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”تمہارے چار حُرُوف کی نسبت

سے گناہ گاروں کی 4 حکایت

(۱) قَبْرِ مِیْنِ آگِ بھڑک اُٹھی !

حضرت سیدنا عمر و بن شریحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا





غیر مان مصطفیٰ! اسلام کا مقصد یہ ہے کہ ہم پر ہمارے خدا کی طرف سے کون کون سے احکامات کیے گئے۔

شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دفن کر دیا گیا تو اُس کی قبر میں عذاب کے فرشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو اللہ عزوجل کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدمی تھا۔ تو انہوں نے کہا، لہجھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بحث کرتا رہا حتیٰ کہ فرشتے ایک پر آ گئے اور انہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ شخص جل کر خاکستر (یعنی راکھ) ہو گیا۔ پھر اُس کو زندہ کیا گیا تو اُس نے درد سے تلملاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، ایک روز تو نے بے وضو نماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تو نے فریاد دہی نہ کی۔

(شرح الصمد ص ۱۶۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ اللہ عزوجل ناراض

ہو تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرفت فرمائی اور وہ عذابِ قبر میں گھر گیا۔ اللہ عزوجل ہمارے حال زار پر رحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم





ہر ماہ میں ایک روز کو چھوڑ دیا اور عبادتِ الہی غزوہ جہل میں مشغول ہوا۔ جب وہ مر گیا۔ تو اُس کے بعض احباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، **مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟** یعنی اللہ غزوہ جہل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے کہا، ”میرا وہ پیاناہ جس میں غلہ وغیرہ مایا کرتا تھا، اُس میں میری بے احتیاطی کی وجہ سے کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لا پرواہی کے سبب صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ مایہ کے وقت بھدرا اُس مٹی کے کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس تصور کے سبب عتاب میں گرفتار ہوں۔“

(أَخْلَاقُ الصَّالِحِينَ، ص ۵۶)

### (۳) قَبْرِ سے چلانے کی آواز

اسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی خراڑد کو مٹی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کو بھی قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قبر سے چیخنے چلانے کی آواز سنی۔ بعض صالحین (یعنی نیک لوگوں) کو قبر سے چلانے کی آواز سن کر رحم آ گیا اور انہوں نے اُس خلیئے دُعائے مغفرت کی تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے عذاب کو دفع کیا۔

(ایضاً)





قرآنِ مجید: اِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟** مذکورہ دونوں لرزہ خیز حکایات سے وہ

لوگ ضرور دُورِ عمرت حاصل کریں

جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اوقات بظاہر مال میں کچھ زیادتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمدنی کس کام کی! بسا اوقات دنیا میں بھی اس قسم کا مال وبال بن جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب گتروں، چوروں یا رشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر **مَعَاذَ اللّٰهِ** غزوہِ جَلّٰلِیٰ اُخْرٰت کا عذاب شدید بھی بھگتنا پڑ جائے۔

کریمؐ  
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی  
قبر میں درنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**آگ کے دو پہاڑ** روحِ البیان میں ہے، ”جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے، قیامت کے روز اُسے

دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان





قرآن مجید: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ رمضان شریف ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

دُٹھا کر خُکم دیا جائے گا، اِن پہاڑوں کو ناپوا اور تو لو! جب تو لئے لگے گا تو آگ اُسے  
جلا ڈالے گی۔“  
(تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۳۶۴)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** خوب غور فرمائیے! مختصر سی زندگی میں چند  
فانی بستے حاصل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی ماری تو کس قدر شدید عذاب کی وعید  
ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنم میں آگ کے پہاڑوں کی تپش  
کس طرح برداشت ہوگی! خُدارا! اپنے حال پر رحم کرتے ہوئے مال کی ہوس سے  
دُور رہئے۔ ورنہ مال غیر حلال دونوں جہاں میں وبال ہی وبال ثابت ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۴) تینکے کا بوجہ

**حضرت سیدنا وہب بن مُنبہ (م۔ ث۔ پ۔)** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
”بنی اسرائیل کے ایک نو جوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی۔ پھر ستر سال  
تک مسلسل عبادت کرتا رہا۔ دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ اُس کے ٹھوکی کا  
یہ عالم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عُمده  
خُدا کھاتا۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے بعض دوستوں نے اُسے خواب  
میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عز و جل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا گناہ لکھا ہوا تھا۔ مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تھا۔ وہ بدانت ہو گیا۔

کیا؟ اُس نے بتایا کہ، اللہ عزوجل نے میرا حساب لیا، پھر سب گناہوں کو بخش دیا مگر آہ! ایک جتنا، جسے میں نے اُس کے مالک کی مرضی کے بغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خلل کیا تھا وہ جتنا اُس کے مالک سے مُعاف کروانا ترہ گیا تھا۔ افسوس صد افسوس! اسی سبب سے ابھی تک مجھے جنت سے روکا ہوا ہے۔

(نُبِیُّہُ الْمُغْفِرِین ص ۵۱)

**گناہِ آخر گناہ ہے** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھڑا اٹھو!! کہ جب غصہ بجا رہا اور قہر

قہار عزوجل جوش پر آتا ہے تو ایسے گناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بہت ہی معمولی ٹھوکر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حکایت میں گزرا کہ ایک عاید وزاہد اور نیک بندہ صرف اور صرف اس وجہ سے جنت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک کھیر جتنا اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خلل کر لیا اور پھر بے مُعاف کروائے انتقال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!! ایک جتنا تو کیا فٹے ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی قیمتی امانتیں بڑپ کر جاتے ہیں اور دُکار تک نہیں لیتے۔

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهُ



فرمانِ محکم: "اسلام نے خالقِ الہی کے لئے ایک روزہ اور پاک و عاتقہ خدائی اُس بندوں کو عطا کیا ہے۔"

## ادائے قرض ہیں بلا مہلت لئے تاخیر گناہ ہے

مسلمانو! ذرا جاؤ!! حقوقِ العباد کا معاملہ نہایت ہی سخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا حق ڈبایا۔ یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، غصہ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جس

سے اُس کا دل دکھا۔ الغرض کسی طرح بھی بے اجازت شرعی اُس کی دل آزاری کی یا قرضہ ڈبایا بلکہ غیر صحیح مجبوری کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی۔ یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صورت ہونے کے باوجود قرضدار سے مہلت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے کا گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگی قرض تک مسلسل آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا رہے گا۔ **الْأَمَانُ وَالْحَفِیْظُ**۔ جب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وبال ہے تو جو کوئی پورا قرضہ ہی ڈبالے اُس کا کیا حال ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد









فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہو اس کی جنت کا راستہ کھول دیا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دنیا میں کسی پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا بھی جب

تک مظلوم کو راضی نہیں کر لے گا اُس وقت تک اُس کی خلاصی (یعنی بچھڑکارا) ناممکن

ہے۔ ہاں، اللہ عز و جل اگر چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے قیامت کے روز ظالم و

مظلوم میں صلح کروادے گا۔ بصورتِ دیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی

جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حقوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین

کے گناہ ظالم کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں

نیک و پرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قیامت میں آیا ہوگا۔ مگر بندوں کے

حقوق ضائع کرنے کے سبب یا نکل مُفلس و قلاش ہو جائے گا اور اسی وجہ سے جہنم

رہید کر دیا جائے گا۔ وَالْعِبَادُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ عز و جل

**تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی**

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان

سے استیفسا فرمایا، ”کیا تم جانتے ہو کہ مُفلس

کون ہے؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض

کی بیا رسول اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے مُفلس تو وہ ہے

**قیامت میں  
مفلس کون؟**





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے کہ جو ایک روزہ، ایک حج، صدقہ فاقہ اور ایک صدقہ فاقہ کے ساتھ اس شخص کو چھوڑ دیا جائے۔

جس کے پاس درہم و دنیاوی ساز و سامان نہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کا **مفلس ترین** شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو ٹہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحق کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں اور مزید کھدار باقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گناہ لیکر بدلے میں اس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

## ظالم سے مراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مراد صرف قاتل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ جس نے بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مثلاً ایک

آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بلا اجازت شرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصے میں گھورا ہو، مذاق اڑایا ہو وغیرہ تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جذبات ہے کہ اس ”مظلوم“ نے بھی ”اُس ظالم“ کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص معاملات میں ”ظالم“ بھی ہیں اور ”مظلوم“





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اصلِ بندگی، اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ہر شخص کو نازل فرماتا ہے۔

بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں ”ظالم“ اور بعضوں کے حق میں ”مظلوم“ ہوں گے۔

**حضرت سیدنا عبد اللہ انیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، ”کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو، جب تک وہ حُقُوقِ الْعِبَاد کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جس کسی کا حق جس کسی نے دبا یا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنت میں داخل نہ ہوگا۔**  
(أَخْلَاقُ الصَّالِحِينَ، ص ۵۵)

**حُقُوقِ الْعِبَاد** کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان **ظلم کا انجام ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یا اللہ** عزوجل ہم سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کی حق شناسی کرنے سے بچا اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہو چکی ہیں انہیں آپس میں معاف کروالینے کی توفیق مرحمت فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**ماہِ رَمَضَانَ میں**  
**منے کی فضیلت**  
جو خوش نصیب مسلمان ماہِ رَمَضَانَ میں انتقال کرتا ہے اُس کو نوالاتِ قبر سے امان مل جاتی، عذابِ قبر سے بچ جاتا اور جنت کا

تھدار قرار پاتا ہے۔ چنانچہ حضراتِ محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ العِین کا قول ہے، ”جو





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی دو گھنٹہ پروردگار پر نماز کرو، تم کو تیار اور خود گھنٹہ پہنچا ہے۔

مؤمن اس مہینے میں مرتا ہے وہ سیدِ ہاجت میں جاتا ہے، گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔“  
(انیس الواعظین ص ۲۵)

**تین افراد کیلئے جنت کی بشارت**  
حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دُعا عالم کے مالک و مختار، یا اذنِ پروردگار ہم بے کسوں

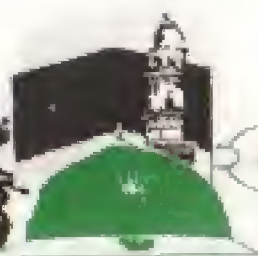
کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جسکو رمضان کے اختتام کے وقت موت آئی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے ختم ہوتے وقت آئی وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت صدقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخل جنت ہوگا۔“  
(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۶ حدیث ۶۱۸۷)

**قیامت تک کے روزوں کا ثواب**  
اُمُّ الْمُؤْمِنِین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد

بشارت بنیاد ہے: ”جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا، اللہ عزوجل اُسکو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔“

(الفردوس بمائور الخطاب ج ۳ ص ۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے صومِ رمضان میں صوم کیا، اسے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لے گا۔

سَبَّحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکنار ہوا تو قیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**حضرت سیدنا انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”یہ رمضان تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو

پھر کب ہوگی؟“

(معجم الزوائد ج ۳، ص ۳۴۵ حدیث ۴۷۸۸)

**جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان تو کیا آتا ہے رحمت و جنت کے دروازے کھل جاتے، دوزخ کو تالے پڑ جاتے اور شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں۔

پچنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ۱۰ مل سے زائد روزے رکھ کر، اللہ تعالیٰ کی عزت کرے، یہ ایک پتھار سے گئے طہارت ہے۔

اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خوش خبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ”رَمَضان کا مہینہ آ گیا ہے جو کہ بہت ہی بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ سرکش شیطانوں کو قید کر لیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات شبِ قدر ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم ہووا، ہی محروم ہے۔“ (سنن نسائی ج ۴ ص ۱۲۹)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

شیاطینِ زنجیروں  
میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

ارشاد فرمایا: جب رَمَضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۲۶ حدیث ۱۸۹۹) اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطینِ زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم ص ۵۴۳ حدیث ۱۰۷۹)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو شخص رمضان میں روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی تمام گناہوں کو بخشتا ہے۔

مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد

یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے

کہ ماہِ رَمَہان میں آسمانوں کے دروازے

بھی کھلتے ہیں جن سے اللہ عزوجل کی خاص

رحمتیں زمین پر اترتی ہیں اور جتنوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنت والے

خو رو غلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں رَمَہان آگیا اور وہ روزہ داروں کے لئے

دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ماہِ رَمَہان میں واقعی دوزخ کے دروازے

بھی بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینے میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر

بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ وہ جو مسلمانوں میں مشہور ہے کہ رَمَہان میں

عذابِ قبر نہیں ہوتا اس کا یہی مطلب ہے اور حقیقت میں ابلیس مع اپنی ذریتوں (

یعنی اولاد) کے قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے

وہ اپنے نفسِ امارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ شیطان کے

بھکانے سے۔

(مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر کیف

عام مشاہدہ یہی ہے کہ رَمَضان المبارک

میں ہماری مساجد غیرِ رَمَہان کے مقابلہ

شیطان قید میں

ہونے کے باوجود گناہ

کیوں ہوتے ہیں؟

میں

رَمَہان

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں





عمر ماضی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور کلمہ پڑھے اور اللہ سے دعا کرے گا وہ جہنم سے محفوظ رہے گا۔

میں زیادہ آباد ہو جاتی ہیں۔ نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضرور ہے کہ ماہِ رَمَہان میں گناہوں کا سلسلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

**جُوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!**  
رَمَضانُ الْمَبَارَك کے رُخصت ہوتے ہی شیطن آزاد ہو جاتا اور گناہوں کا زور خوب بڑھ جاتا ہے۔ اور عید کے دن تو اس

قَد رگناہوں کی کثرت ہو جاتی ہے کہ وہ سینما گھر جو شاید سارے سال میں کبھی نہ بھرتے ہوں اُن پر بھی ”ہاؤس فُل“ کا بورڈ لگ جاتا ہے، پورے سال میں جن تماشوں کے میلے نہیں لگتے وہ بھی عید کے روز ضرور لگ جاتے ہیں، گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینے کی قید کے سبب شیطن بے حد بھر چکا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمَبَارَك کی ساری کسر وہ عید کے روز ہی نکال دینا چاہتا ہے۔ تمام تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مزدوروں سے بھر جاتی ہیں، تمام ڈرامہ گاہوں میں اِزْدِحام ہوتا ہے، بلکہ عید کے لئے نئی نئی فلمیں اور جدید ڈرامے لگادیئے جاتے ہیں۔ آہ! شیطن کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ایسے خوش نصیب مسلمان بھی ہوتے ہیں جو اللہ رَبِّ الْعِزَّت غزو جَل کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطن کے بہکانے سے محفوظ رہتے ہیں۔





﴿رَمَازَانُ مَحْطَفٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ﴾: جو محرم ایک بار روئے محتجب ہے اللہ اس کیلئے ایک قمر اور لگتا ہے اور قمر بعد یہاں جلتا ہے۔

## آتش پرست پر رحمت

مُخَارِمِیں ایک مَجُوسِی (آتش پرست) رَہتا تھا ایک مرتبہ رَمَازَان شریف

میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز علانیہ طور پر کھانی شروع کر دی۔ مَجُوسِی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طُما نچھڑا کر دیا اور خوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمَازَانُ الْمُبَارَك کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرْم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا: ابا جان! آپ بھی تو رَمَازَان شریف میں کھاتے ہیں۔ والد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اس ماہِ مَبَارَك کی بے حرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جَنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پوچھا: تُو تو مَجُوسِی تھا، جَنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: ”واقعی میں مَجُوسِی تھا، لیکن جب موت کا وَقْتُت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِخْتِرَامِ رَمَازَان کی بَرَکَت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے

کے بعد جَنّت سے سرفراز فرمایا۔“ (نُزْهَةُ الْمَجَالِسِ ج ۱ ص ۲۱۷)





حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب قرآن مجید کو تلاوت فرماتے تھے تو اس کی آیتوں کے ساتھ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! یہ ساری باتیں میری طرف سے ہیں۔

**رمضان ہیں علیٰ  
الاعلان کھانے  
کی دنیوی سزا**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی تعظیم کے سبب ایک آتش پرست کو اللہ عزوجل نے نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ اُس کو

جنت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرمادیا۔ اس واقعہ سے خصوصاً ہمارے اُن غافلِ اسلامی بھائیوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوجود رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا بالکل احترام نہیں کرتے۔ اول تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوریوں کے روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کش لگاتے، پان چباتے، جتنی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مروت کہ سر عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یاد رکھئے! فقہائے کرام (رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی) فرماتے ہیں، ”جو شخص رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دن کے وقت بغیر کسی مجبوری کے علی الاعلان جان بوجھ کر کھائے پئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی طرف سے) قتل کر دیا جائے۔“

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۲)

**کیا آپ کو مرنا نہیں؟**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب روزہ خوروں کی دنیا

میں اس قدر سخت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ناز و شریف پر مولودِ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آخرت کی سزا کس قدر ہولناک اور شبہاہ گن ہوگی؟ مسلمانو! ہوش میں آئیے! کب تک اس دنیا میں گھل جھرمے اڑائیں گے؟ کیا آپ کو مرنے نہیں؟ کیا اس دنیا میں ہمیشہ اسی طرح دُغڈناتے پھریں گے؟ یاد رکھئے! ایک نہ ایک دن موت ضرور آئے گی اور آپ کا رشتہء حیات منقطع کر کے (یعنی کاٹ کر) نرم و آرام دہ مکدہ ٹیلوں سے اٹھا کر مٹی پر سُلا دے گی۔ ہر طرح کے سامانِ طرب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قبروں میں پہنچا دے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی موقع ہے، گناہوں سے نچی توبہ کر لیجئے اور روزہ و نماز کی پابندی اختیار کیجئے۔

مکرم و جلد

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے جھڑکارا پانے**

کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ غزوہٗ خلی دنیا و آخرت دونوں میں سُرخ

رُدنی نصیب ہوگی۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبودار مدنی

بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے پچنانچہ









طرحِ جانِ مصطفیٰ: ۱۰ سالہ ترقی یافتہ عالم اسلام محمد روزِ بھادو شریف پڑھتے گا کہیں قیامت کے دن اس کی شہادت کریں گا۔

برکات کا خود مجھ پر بھی ظہور ہونے لگا۔ بالخصوص، قبر کی پہلی رات، نیرنگی دنیا، بد نصیب دولہا، قبر کی پکار اور تین قبریں نامی بیانات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، (یہ تمام بیانات اپنے اپنے ملک کے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے حدیثِ طلب کئے جاسکتے ہیں) آخرت کی تیاری کی مدنی سوچ ملی اور میرا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔ اس دوران چند اور افراد بھی سنتوں بھرے بیانات سے متاثر ہو کر قریب آ گئے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کیا تھا وہ عاشقِ رسول ملا زمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ ہم نے پاکستان سے سنتوں بھرے بیانات کی 90 کیسیٹیں منگوا لیں۔ پہلے ہماری فیکٹری میں صرف 50 یا 60 نمازی تھے بیانات سن سن کر نمازیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل 200 سے 250 ہو گئی۔ ہم نے مل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزل کی دیوار پر نصب کر لیا اور دھوم دھام سے کیسیٹیں چلانے لگے روزانہ صبح 7 تا 8 بجے تلاوتِ کلامِ پاک کی کیسیٹ، 8 تا 9 نعت شریف اور 9 تا 10 سنتوں بھرے بیان کی کیسیٹ چلانے کا معمول بنالیا۔ رفتہ رفتہ ہمارے پاس 500 کیسیٹیں جمع ہو گئیں۔ مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگ لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل مسجد درس کا آغاز





حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے جو پورہ شمار دو سو پانچ سو پانچ جہاں کے اور سب کے لئے لکھا ہوا ہے۔

ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ ہماری فیکٹری میں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو گیا، اجتماع میں کم و بیش 1250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، **مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ** (برائے بالغان) بھی قائم ہو گیا۔ سنتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدِّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر **مَدَنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارک داڑھی سجالی۔ 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر **عمامے** کے تاج جگمگانے لگے۔ ہماری فیکٹری کے مینجر ابتداء کیسیٹس چلانے وغیرہ سے منع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** بالآخر وہ بھی متاثر ہو ہی گئے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ نمازی بھی بن گئے اور ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں واپس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقعہ بیان کرتے وقت باب المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مشاورت کے **خادم (نگران)** کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کا ساعی ہوں۔ چونکہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں **مَدَنی انقلاب** برپا کیا ہے لہذا میری خواہش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنتوں بھرے بیان کی **یَا مَدَنی** مذکرہ کی کیسیٹ سننے کا معمول بنا





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک خانک آبادیوں کے پاس میرا کہہ دو کہ جو اس کا ہے۔

لے، اِنْ شَاءَ اللہ غزوہٗ خُجُوعِ وہ برکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ سے**

جاری کردہ بیانات کی کیسیٹیں سننے کی بھی کیسی برکات ہیں! یہ سب مقتد روالوں کے سودے ہیں، ورنہ بے شمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ میٹھ کر توجُّہ کے ساتھ بیان نہیں سنتے۔ لا پرواہی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی برکات کہاں سے ملیں گی! غفلت کے ساتھ نصیحت سننا کفار کی صفت ہے مسلمانوں کو اس حرکت سے بچنا ضروری ہے چنانچہ پارہ ۱۷ سُورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲ اور ۳ میں ارشادِ ربِّ العزت جلّ جلالہ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: جب ان کے

**مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن**

رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی

**رَبِّهِمْ فَحَدِيثِ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ**

ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان

**وَهُمْ يَلْعَبُونَ لَأَهْلِيَّةٍ قُلُوبُهُمْ**

(پ ۱۷ الانبیاء ۳۰۲) کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

لہذا یکسوئی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے





قرآن مجید میں رمضان کے بارے میں کئی آیات اور احادیث درج ہیں۔ ان میں سے کئی آیات اور احادیث درج ہیں۔

کی ترکیب بنالے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ بڑکتی نصیب ہوں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

**سَنَ بھڑکی نیکیاں برباد** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں کے

سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنتِ ماہِ رَمَہان کیلئے ایک سال سے دوسرے

سال تک سبائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَہان آتا ہے تو جنت کہتی ہے، ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے

عطا فرما دے۔“ اور حوٰرِ عِین کہتی ہیں، ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔“ پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا، ”جس نے اس ماہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشتہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُھان لگایا اور نہ ہی اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہر رات کے بدلے اس کا سو خوروں سے نکاح فرمائے گا اور اسکے لئے جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زبرجد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جمع

۱۔ سُنَّوْنَ بھڑے بیانات کی کیسیوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ”بیانات کی کیسیوں کے کرشمات“ نامی رسالہ (۱۵ صفحات) مکتبۃ المدینہ سے حدیث حاصل کیجئے۔  
مکتبۃ المدینہ



شہزادہ محمد علی شاہ، اس نسل کے پاس پھر لا کر جہاد اس نے لکھی (جہاد پاکستان) جہاد کا حقیقی دور چلتا ہو گیا۔

ہو جائے اور اس نخل میں آجائے تو اس نخل کی اتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اس ماہ میں کوئی نوحہ آور ہے پی یا کسی مؤمن پر بیہجان باندھایا اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عزوجل اس کے ایک سال کے اعمال پر باد فرما دے گا۔ پس تم ماہِ رَمَہان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور تِلْذُّذ (لذت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمَہان کے معاملے میں ڈرو۔“

(المعجم الاوسط ج ۲ ص ۴۱۴ حدیث ۳۶۸۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَہان المبارک کی**

تعظیم کرنے والوں کیلئے انحروی انعامات و کرامات کی بشارات ہیں وہاں اس مبارک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وعیدات بھی ہیں۔ اس حدیث پاک میں نوحہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بیہجان باندھنے کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے یاد رکھئے! شراب اُمّ الخبائث (یعنی برائیوں کی ماں ہے) اس کا پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی



ہر جانِ مصطفیٰ، اصل اللہ تعالیٰ علیہ السلام میں نے مجھ پر ایک بار زور پاک چڑھا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ منہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو چیز زیادہ  
مقدار میں نہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۴۵۹ الحدیث ۳۶۸۱)

**دورِ خیوں کا خون اور پیپ** **مؤمن** پر بہتان باندھنا بھی حرام  
اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے،

حدیثِ پاک میں ہے: ”جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو  
تو اللہ عزوجل اُس (بہتان تراش) کو اُس وقت تک رَدْعَةُ الْخَبَال میں رکھے گا  
یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

رَدْعَةُ الْخَبَال جہنم میں وہ مقام ہے جہاں دورِ خیوں کا خون اور  
پیپ جمع ہوتا ہے۔ (بروۃ الصالحین ج ۵ ص ۳۱۲) اس کے تحت مُحَقِّق عَلٰی الْإِطْلَاق  
حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”یہاں تک کہ وہ  
اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے“ مراد یہ ہے کہ ”اس گناہ سے توبہ کے ذریعے یا  
جس عذاب کا وہ مستحق ہو چکا ہے اسے بھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔“

(أَشْبَعُ اللَّمَعَات ج ۳ ص ۲۹۰)





قرآنِ مصطفیٰ ﷺ: "اسلّمہ خلیفہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ سَأَلَ عَمْرًا مِنْ عِبَادِي مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقٍّ فَعَلَيْهِ حَقُّهُ، وَمَنْ سَأَلَ عَمْرًا مِنْ عِبَادِي مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقٍّ فَعَلَيْهِ حَقُّهُ."

## رمضان میں گناہ کریں تو اللہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
دو جہاں کے سلطان، شہنشاہ کون و مکان، سرور  
ذیشان، محبوبِ رحمن عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”میری امت ذلیل و رسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ  
رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔“ عرض کی گئی، **یا رسول اللہ** عزّوجلّ و صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رسوا ہونا کیا ہے؟  
فرمایا، ”اس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا۔ پھر فرمایا، جس نے اس ماہ میں زنا  
کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ عزّوجلّ اور جتنے آسمانی  
فرشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ  
رمضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ  
ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رمضان کے  
معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے  
میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ  
ہے۔“

(المعجم الصغیر للطبرانی ج ۹ ص ۶۰ حدیث ۱۴۸۸)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهُ



[illegible]

**ناقد و خبردار!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رزائے! ماہِ  
رمضان کی ناقدی سے بچنے کا خصوصیت کے

**دل پر سیاہ نقطہ** حدیث مبارک میں آتا ہے، ”جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن

**دل سیاہ نقطہ** گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گناہ کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا





غرمٰنِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سالہا ایک بار روزہ رکھنا اور اس پر اس وقت تک ہے۔

دلِ سیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔“

(الْمُتَشَوَّر ج ۸ ص ۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دل ہی زنگ آلوں اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَہان ہو یا غیرِ رَمَہان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اوقات اُس کا جی اسی سیاہی کے سبب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنتوں بھرے مدنی ماعول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی اُمیدیں دلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بد نصیب سنتوں بھرے مدنی ماعول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَہان کی مبارک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص، کھیل کود، گانے باجے، تماش و شطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

دلِ سیاہی کا علاج اس سیاہ قلبی کا علاج ضروری ہے اور اس کے علاج کا ایک مؤثر ذریعہ پیر کاہل

بھی ہے یعنی کسی ایسے بڑے بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور متبعِ سنت ہو جس کی زیارت خُدا و مُصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ رضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد دلائے جس





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص اس سورت کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گی۔

کی باتیں صلوٰۃ و سنت کا شوق ابھارنے والی ہوں جس کی صحبت موت و آخرت کی  
خیاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا پیر کامل فیسر آ گیا تو ان شاء اللہ  
غزوہ جہنم کی سیاہی کا ضرر و علاج ہو جائے گا۔ لیکن کسی متعین گنہگار مسلمان کے  
بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اس کے دل پر مہر لگ گئی یا اس کا دل سیاہ ہو گیا  
جیسی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عز و جل اس بات پر قادر ہے کہ  
اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راست پر آجائے۔ اللہ عز و جل  
ہمارے دل کی سیاہی کو دور فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ایک عبرت انگیز حکایت پیش کرتا ہوں اس کو پڑھئے اور خوفِ خداوندی  
عز و جل سے لرزئے! خاص کر وہ لوگ اس حکایت سے درسِ عبرت حاصل کریں جو  
روزہ رکھنے کے باوجود تاش، شطرنج، لڈو، وڈیو گیمز، فلمیں ڈرامے، گانے باجے  
وغیرہ وغیرہ برائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چنانچہ منقول ہے،

ایک بار امیر المؤمنین حضرت مولائے  
قبر کا بھیناک منظر!

کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا (عز و جل)  
اللہ تعالیٰ و جنہ الکرم (زیارتِ قبر کے لئے کوفہ کے قبرستان شریف لے گئے۔













فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سطر اچھوڑنا، ہاں کی کثرت کرنا، یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل قبور سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ ایک اور حکایت پیش خدمت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”ہم امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمراہ قبرستان سے گزرے۔ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا، السَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ رَحِمَہُ اللہُ وَبَرَکَاتُہُ۔ تم ہم کو اپنی خبریں سناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سنائیں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سنی وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحِمَہُ اللہُ وَبَرَکَاتُہُ یا امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم! آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں بتائیے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا، ”تمہاری بیویاں نئی شادیاں کر چکیں، تمہارے مال بٹ چکے، اور اولاد یتیموں کے زمرہ میں شامل ہے، وہ گھر جو تم نے محنت بنائے تھے، اُن میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔“ تو ایک قبر سے آواز آئی، کفن پھٹ چکے، بال بکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور آنکھیں زخموں پر بہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا دیا پایا، جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان





ترجمانِ مصطفیٰ (۳۳ جلدی) - مکتبۃ المدینہ، لاہور - ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۰ء - جلد ۱ - صفحہ ۹۳

اٹھایا اور اب اعمال کے بدلے زہن ہیں۔“ (یعنی جس کے اچھے اعمال ہوں گے آخرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اعمال والا اپنی کرنی کا پھل بُھکتے گا) (شرحُ المصنوع ص ۲۰۹)

## رمضان کی راتوں میں کھیل کود! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

گزشتہ دونوں حکایات میں ہمارے

لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب بُھد کتا ہے مگر جب

موت کا شکار ہو کر قبر میں اتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے

حقیقت میں کھل چکی ہوتی ہیں۔ اچھے اعمال اور راہِ خدائے ذوالجلال عزوجل میں

دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا

امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے یہ اُمید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے

مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔ بلکہ مرنے والا اگر حرام

ونا جائز مال مثلاً گناہوں کے اسباب جیسا کہ آلاتِ موسیقی، وڈیو گیمز کی دکان،

میوزک سینٹر سینما گھر، شراب خانہ، بھوکا اڈا ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے

چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔ قمر

کا بھیا تک منظر نامی حکایت میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بے حرمتی کرنے والے

کا خوفناک انجام پیش کیا گیا ہے۔ اس سے درسِ عمرت حاصل کیجئے۔ آہ! صد آہ!





رمضان مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کا دن ہے، اس دن کو کائنات کی تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے مختار فرمایا ہے۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان محکمہ میں کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کھیلے، خوب شور مچاتے ہیں اور اس طرح یہ بدنصیب خود تو عبادت سے محروم رہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ نہ تو خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اس قسم کے کھیل اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو ان کھیلوں سے سد اذور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو ذکر کنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اس قسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سنتے۔ لہذا ان حرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خصوصاً رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے بابرکت لمحات تو ہرگز ہرگز اس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو روزے میں وقت ”پاس“ کرنے کے لئے چاروں کا وقت ”پاس“ نہیں ہوتا۔ لہذا

وہ بھی اجرامِ رمضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام دنا جائز کاموں کا سہارا لے کر وقت ”پاس“ کرتے ہیں اور یوں رمضان شریف میں خطرِ نجرتاں، لذت، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! خطرِ نجرتاں





وغیرہ پر کسی قسم کی بازی یا شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاش کھیلنے کو مطلقاً حرام لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں،

کُنْجَفَہ (پتوں کے ذریعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرام مطلق ہیں کہ ان میں علاوہ لُغو و لعب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۴۱)

اے جنت کے طلبگار روزہ دار

## افضل عبادت کون سی ہے!

اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَك

کے مقدس لمحات کو فضولیات و مخرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مختصر ہے اس کو غنیمت جانئے، تاش کی کھڈیوں اور فلمی گانوں کے ذریعے وقت ”پاس“ (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن اور ذکر و زود میں وقت گزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بھوک پیاس کی شدت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صبر کرنے پر ان شاء اللہ عز و جل ثواب بھی اسی قدر زائد ملے گا۔

جیسا کہ منقول ہے، ”أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا“ یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے۔ (مَشْفُوعُ الْخَفَاءِ وَمَنْزِلُ الْإِلْبَاسِ ج ۱ ص ۱۴۱ حدیث ۴۵۹)

امام شرف الدین نووی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ”یعنی عبادات میں



مرحوم مصطفیٰ: ”روزہ عظیم ہے، روزہ عظیم کی عبادت سے انسان کیلئے ایک نیا اور کھلے پھولنے والا سفر ہوتا ہے۔“

مشقّت اور خرّج زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۱ ص ۳۹۰) حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ معظم ہے، ”دنیا میں جو نیک عمل جتنا دشوار ہوگا قیامت کے روز نیکیوں کے پلوے میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔“ (تذکیر الاولیاء ص ۹۵) ان روایات سے صاف ظاہر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا جتنا دشوار اور نفسِ بدکار کے لئے جس قدر ناگوار ہوگا۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْغَفَّارُ غُذُو جَلْ** بروزِ شمار میزانِ عمل میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔

**حُجَّةُ الْإِسْلَام** حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ

رحمۃ اللہ الوالی کیسے سعادّت میں فرماتے ہیں، ”روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دن کے

**روزے میں زیادہ سونا**

وقتِ زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بھوک اور ضعف (یعنی کمزوری) کا اثر محسوس ہو۔“ (کیسے سعادّت ص ۱۸۵) اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا رہے تو گنہگار نہ ہوگا)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہر ہے کہ جو دن بھر روزہ**

میں سو کر وقت گزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی!





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ ﷺ پر روزِ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**حُجَّةُ الْإِسْلَام** حضرت سیدنا امام مُحمَّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی منع فرماتے ہیں کہ اس طرح بھی وقتِ فالتو ”پاس“ ہو جائے گا۔ تو جو لوگ کھیل شماشوں اور حرام کاموں میں وقت برباد کرتے ہیں وہ کس قدر مخزوم و بد نصیب ہیں۔ اس مبارک مہینے کی قدر کیجئے، اس کا احترام بجالائیے، اس میں خوش دلی کے ساتھ روزے رکھئے اور اللہ عزوجل کی رضا حاصل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ عزوجل** فیضانِ رمضانِ رمہمان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مبارک کی ہمیں قدر و منزلت نصیب کر اور اس کی بے ادبی سے بچا۔  
’امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْآمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ‘

**پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو!** احترامِ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا دل

میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے ڈھیروں ڈھیڑکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے ساتھ سنتوں بھر سفر فرمانے کی سعادت حاصل کیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عزوجل وہ فوائد حاصل ہوں گے کہ آپ کی عقل حیران رہ جائے گی۔ ایک عاشقِ رسول کا روح پرور واقعہ سنئے اور جھومئے۔ چٹانچہ









قرآنِ مصطفیٰ اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا، جو کہ ہر مسلمان کو لازم ہے، اور ہر مسلمان کو لازم ہے، اور ہر مسلمان کو لازم ہے۔

92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مدنی مثنویوں کیلئے 40 مدنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ مدنی انعامات کا کارڈ مکتبۃ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اُس کو پُر کر کے مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قُبْر و خَشْر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگر نبی اُحْمال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھنے سے فکرِ مدینہ کرنے اور اس کارڈ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مغفرت کرے حساب اس کی خدائے لم یزل مَنَّوَجَلَّ

اٰمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



مرحوم علامہ محمد امجد علی دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھ پر ایک بار درود پاک کا حال فرمایا کہ اس پر درود نہیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# احکام روزہ (حنفی)

## دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃ الغفور جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حِلّہ (جتنی لباس) زیب تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔“ پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا۔“ (القول البدیع ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فیضان سنت میں ہر جگہ مسائل فقہ حنفی کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ لہذا اشافعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے علمائے کرام سے رجوع کریں۔





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ اپنے لیے صدقہ رکھتا ہے۔

**اللہ تبارک و تعالیٰ** کا کتنا بڑا اکرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے روزے فرض کر کے ہمارے لئے تقویٰ اور اپنی رضا بھائی کا سامان فراہم لیا۔ **اللہ** جل پاره ۲ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ يَا أَيُّهَا مَعَدُّوْدَاتِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

روزے فرض کئے گئے جیسے انگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور خیر! طعمہ مسکین! جس نے تطوع کیا تو وہ اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم

جانو۔

(پ ۲ البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: "مَنْ رَمَى نَجَسًا فِي رَمَضَانَ بَعْدَ الْغُلُوغِ فِيهِ كَانَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً"۔

توحید و رسالت کا اثر کرنے اور تمام ضروریات دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان

## روزہ کس پر فرض ہے؟

شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔  
دُرِّ مُخْتَار میں ہے، روزے ۱۰ شعبان الْمُعْظَم ۲۷ھ کو فرض ہوئے۔

(دُرِّ مُخْتَار مع رَدِّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۰)

اسلام میں اکثر اعمال کسی نہ کسی روح پر در واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفا ہونے کی وجہ سے

## روزہ فرض ہونے کی وجہ

سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دوڑی تھیں۔  
اللہ عز و جل کو حضرت سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ اداسند آگئی، لہذا اسی سُنَّتِ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ عز و جل نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صفا و مَرَوَہ کی سُنَّتِ کو واجب کر دیا۔ اسی طرح





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دنوں پہلے ہی کہ جب اللہ تعالیٰ اس پر سوائش وازل فرماتا ہے۔

ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غارِ حرا میں گزارے تھے۔ اس دوران آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو **ذِکْرُ اللہ** عزوجل میں مشغول رہتے تھے۔ تو اللہ عزوجل نے اُن دنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قائم رہے۔

روزیہ گزشتہ اُشوں میں بھی تھا مگر اُس کی **انبیاء کرام علیہم السلام کے روزے** صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی۔

روایات سے پتا چلتا ہے کہ ”حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔“

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۸ حدیث ۲۴۱۸۸)

”حضرت سیدنا نوح نوح صلی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ

روزہ دار رہتے۔“ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۴)

”حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ روزہ

رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔“ (کنز العمال ج ۸ ص ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

”حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن چھوڑ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو گھر چلاؤ، وہاں نماز پڑھاؤ اور روزہ رکھنا ہے۔

کرا ایک دن روزہ رکھتے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۸۴ حدیث ۱۱۸۹)

حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن مہینے

کے شروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن)

روزہ رکھا کرتے۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۴، ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسخت گری

**روزہ دار کا ایمان**  
**اکتنا پختہ ہے!**

ہے، پیاس سے حلق سوکھ رہا ہے، ہونٹ

ٹشک ہو رہے ہیں، پانی موبو دے مگر روزہ دار

اس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موبو دے بھوک کی شدت سے حالتِ دیگرگوں

ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے اس شخص

کا خدائے رحمن غزو جُل پر کتنا **مُخْتہ ایمان** ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی حرکت

ساری دُنیا سے ٹوچھپ سکتی ہے مگر **اللہ** غزو جُل سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ **اللہ**

غزو جُل پر اس کا یہ یقین کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دوسری عبادتیں کسی نہ

کسی ظاہری حرکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تعلق باطن سے ہے۔ اس

کا حال **اللہ** غزو جُل کے سوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ

تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ شخص خوفِ خدا غزو جُل کے باعث





فہر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھانے اور پینے کی عادت کو اپنا کر رکھا ہے۔

کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہو سکے تو اپنے بچوں کو بھی جلدی جلدی

روزہ رکھنے کی عادت ڈلوایئے تاکہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو انہیں روزہ رکھنے میں دشواری نہ ہو۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”بچہ کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ المبارک میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر پوری طاقت ہونے کے باوجود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قصاء کا حکم نہ دیں گے۔ اور نماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔“ (رَدُّ الْمُنْخَرِ ۳۸۵)

بعض لوگوں میں یہ ناسٹر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ الْمَسْلُوظُ حَقُّهُ دَوْمٌ ص ۱۴۳

**ایک روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟**

پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ایک سال رَمَضانُ المبارک سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرت رئیس الْمُتَکَلِّمِینِ سَیِّدُنا مولانا مفتی علی خان علیہ رَحْمَۃُ اللہِ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضانِ شریف میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی روزہ ٹھاء نہ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو روزہ روزہ کی عزت کو نہ سمجھے، وہ بیمار ہے۔ لے عبادت ہے۔

ہونے پائے۔ چنانچہ والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسبِ الارشاد واقعی رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سَيِّدُ الْمُحِبُّوْبِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: صُومُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔“ (دُرِّ مُنْشُور ج ۱ ص ۴۴۰)

**روزے سے**  
**صحت ملتی ہے**  
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا شَرِّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہَا الْکَرِیْم سے مروی ہے، اللہ کے پیارے رسول،

رسول مقبول، سپدہ آمینہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ صحت نشان ہے، ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صحت بھی عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اجر بھی دوں گا۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۳۹۲۳)

**معدے کا ورکا**  
پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ  
عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مستفاد)



فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) سے آپ میں ایمان آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ کے رسول مقرر کیا ہے۔

مُس۔ ت۔ فاد) ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حصولِ صحت کا بھی ذریعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے، ”میں اسلامی علوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیم الشان نسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہذا میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ عرصہ دراز سے میرے معدے پر وارم تھا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل ختم ہو گیا!“

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے، میں نے شوگر، دل اور معدے کے مریضوں کو مسلسل 30 دن روزے

**حیرت انگیز  
انکشافات**

رکھوائے، نتیجتاً شوگر والوں کی شوگر کنٹرول ہو گئی، دل کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور **معدے** کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک انگریز ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) کا بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا

ہے۔





ضرر جان مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے دیا گیا ہے کہ تم کو بار بار پاک نماز پڑھنا اور صلاہ کی طرف سے ہے۔

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کے ماہر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں پاکستان آئی اور انہوں

## ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

نے باب المدینہ کراچی، مرکز الاولیاء رَحْمَتُہُمُ اللہُ تعالیٰ لاہور اور دیارِ مَحَدِثِ اعظم علیہ الرحمۃ سردار آباد (فیصل آباد) کا انتخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد انہوں نے رپورٹ پیش کی، چونکہ مسلمان نماز پڑھتے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وضو کرنے سے E.N.T. یعنی ناک، کان، اور گلے کے امراض میں کمی واقع ہو جاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعث کم کھاتے ہیں لہذا معدے جگر، دل اور اعصاب (یعنی پنجوں) کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی نفسہ

روزہ سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سحری

و افطاری میں بے احتیاطیوں اور بد

## خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

پرہیز یوں کے سبب نیز دونوں وقتِ خوب مُرَغِن (یعنی تیل، گھی والی) غذاؤں کے استعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہو جاتا ہے۔ لہذا سحری اور افطاری کے وقت کھانے پینے میں احتیاط برتنی چاہئے۔ رات کے دوران



حضرت امام مصطفیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے روزہ رکھنے کی قوت عطا فرمائے۔

پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کر لیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لطف ہی کیا ہے؟ **روزہ** کا تو مزا ہی اس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدت پیاس سے لب سُوکھ گئے ہوں اور بھوک سے خوب بڈھال ہو چکے ہوں۔ ایسے میں کاش **امدینۃ منورہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے پتے ہوئے صحرا اور گلستانِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہنکتے ہوئے نوشہرہ پھولوں، تین دن کی بھوک اور پیاس سے خواتے بھکتے مدینے کے "حقیقی مدنی منوں" اور شاہِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تازہ پانے لگے، اور جس وقت بھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وقت تسلیم و رضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوبِ داور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شکمِ اطہر پر بندھے ہوئے بانٹھ رہے تھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہذا بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سرکاروں کی حسین یادوں میں گم ہو جائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضا

بول بالے ہری سرکاروں کے (حدائقِ شریعت)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ اور شریف پر حوالہ دے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

**بغیر آپریشن کے**  
**ولادت ہو گئی**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مدنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ **سبحنَ اللہ!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے: غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ”پورے“ ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھر اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے





طرح: حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ رکھے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی جان و مال کی فکر نہ کرے، وہ روزہ رکھنے میں کامیاب ہوگا۔

اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سٹوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینہ الاولیا ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سٹوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا، مبارک ہو! گزشتہ رات رب کائنات عزوجل نے دُخیر آپریشن کے تمہیں چاندی مدنی مٹی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا، ”بیٹا! بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو۔“ اپنی مدنی مٹی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ خلد میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ خلد مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، جی کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے



حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اس کی حفاظت کی کہ۔

کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تھوڑ کر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو

بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ

سابقہ گناہوں کا کفارہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے بیٹھے

بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رمضان کا

روزہ رکھا اور اُس کی خُذ و د کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو

جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفارہ ہو گیا۔“

(الاحمدان بتقریب، صحیح ابن خباز ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۶۴)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روزہ کی جزاء

روایت ہے کہ سلطان دوجہان شہنشاہ کون

و مکان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”آدمی کے ہر نیک کام کا

بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ

فَإِنَّهُ لِيْ وَاَنَا أَجْزَىٰ بِهِ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی

جزا میں خود دوں گا۔ اللہ عزوجل کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو



موسان مصطفیٰ ﷺ نے جو روزہ روزہ داروں کے لئے بیان کیا ہے وہ اس کے دو سال کے گناہوں کے لئے ہے۔

صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب عزوجل سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی **اللہ** عزوجل کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے، ”روزہ سہر (یعنی ذی حال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بے ہودہ بگے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اس سے کالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

**روزہ کا خصوصی انعام** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان**  
کردہ احادیث مبارکہ میں روزہ کی

کئی خصوصیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ **اللہ** عزوجل کے فضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور حدیث مبارکہ کا یہ فرمان عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، پساؤن پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، فہمِ شاہِ ابرارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے پروردگار عزوجل کا فرمانِ خوشگوار سناتے ہیں ”فَإِنَّهُ لِي وَآنَا أَجْزَىٰ بِهِ“



نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر بات کا حکم ہے۔ اور ہر بات کا حکم ہے۔

یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود ہی دُلوں گا۔ حدیثِ قدسی کے اس ارشادِ پاک کو بعض محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے، ”اَنَا أُجْزَى بِهِ“ بھی پڑھا ہے جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنی یہ ہوں گے ”روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں“۔ **سُبْحَنَ اللہ** اعزّوجلّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کو پالیتا ہے۔

**نیک اعمال کی جزا جنت ہے**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے کہ جو اچھے اعمال کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ پُچھا نہ

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۳۰ سورۃ البینہ کی آیت نمبر ۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمُهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: بے شک جو ایمان

لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق

میں بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رب کے

پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں

نہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ (عزوجل)

اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ

اُس کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

إِنَّ الدِّينَ أَمْنٌ وَعَمَلٌ

الضَّلَاحِ أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ

الْبَرِيَّةِ جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ

(پ ۲۰ البینہ ۸۰۷)









فرضانِ مستطہ (اصل حدیث ہے، اس میں) جس کے پاس سوا گز ہوا اس سے گھر و درواک شہ چھاؤں ہو، جنت ہو گیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ضمناً آگئی دراصل بتانا یہ مقصود تھا کہ نماز، حج، زکوٰۃ، غرباء کی امداد، بیماروں کی عیادت، مساکین کی خبر گیری وغیرہ تمام اعمال خیر سے جنت ملتی ہے۔ مگر روزہ وہ عبادت ہے، جس سے جنت والا یعنی خود مالک حقیقی غزوہ جہنم ہی مل جاتا ہے۔ کہتے ہیں، کہ

ایک مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ التوی نے کچھ قیمتی موتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: ”چُن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مڑ کر دیکھا تو ایاز گھوڑے پر سوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا، ایاز! کیا تجھے موتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عرض کی، ”عالی جاہ! جو موتیوں کے طالب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔“

ہم رسول اللہ ﷺ کے ملا حظہ فرمائیے۔ حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب اَسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حضور، سر اپا نور، فیض گنجور، شاہ غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دُکھو کر دیا



عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کلمہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو دوزخ میں بھیجتا ہے۔

تَوْحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: **سَلِّ رَبِيعَةً!** یعنی رَبِيعَةً! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت رَبِيعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، **أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ**، یعنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جنت میں آپ کی رفاقت (یعنی پڑوس) چاہئے۔ (گو یا عرض کر رہے ہیں) تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

دریائے رحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، **"أَوْغَيْرَ ذَلِكَ؟** یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟" میں نے عرض کی، "بس صرف یہی۔" (یعنی یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جنت الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس مانگنے کے بعد اب دُنيا و عقیقی کی اور کوئی نعمت باقی رہ جاتی ہے جسے مانگا جائے!) تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات مجھ سا کوئی مہمان نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

جب حضرت سیدنا رَبِيعہ بن کعب اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی رفاقت (پڑوس) طلب کر چکے اور مزید کسی حاجت کے طلب کرنے سے انکار کر دیا تو اس پر سرکارِ نامدار، بَیْذَن پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ





رسلم نے فرمایا:

”فَاعْبُدْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“ یعنی اپنے نفس پر کثرت

سُجُود (یعنی زیادہ نوافل) سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم ص ۲۵۲ حدیث ۱۸۹)

(یعنی ہم نے تمہیں کثرت تو عطا کر دی اب تم بھی بطور شکرانہ نوافل کی کثرت کرتے رہو۔)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سُبْحَنَ اللهُ سُبْحَنَ اللهُ سُبْحَنَ اللهُ

جو چاہو مانگو!

عزو و اجل اس حدیثِ مبارک نے تو ایمان ہی

تازہ کر دیا۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں،

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بلا کسی تَقْیید و تَخْصِیص مُطْلَقاً فرمانا، منل؟ یعنی مانگ کیا

مانگتا ہے؟ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی معاملات سرورِ کائنات، شاہ

موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں

اپنے رب عز و اجل کے حکم سے عطا کر دیں۔ علامہ یوسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ

مردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرْتَهَا وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ تعالیٰ علیہ السلام، جو شخص بھی روزہ نہ پکڑے وہ ناک پر دم مارا جائے گا۔ جنت کا راستہ بھول گیا۔

یعنی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! دُنیا اور آخرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی سخاوت کا حصہ ہے اور لوح و قلم کا علم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علومِ مبارکہ کا ایک حصہ ہے۔

اگر خیریت دُنیا و عقیقی آرژوداری

بزرگانش بیادِ مرچہ مننِ خواہی تمنا کن

یعنی دُنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو تو اس آستانِ عرشِ نشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو!

(انبیاء القمعات ج ۱ ص ۴۶۴، ۴۶۵)

خزولِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنادیا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دُنوں جہان دے دیئے قبضہ و اختیار میں

**جنتی دروازہ** حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ ثبوت، مہرِ رسالت، مُنَّعِ جُود

سخاوت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، شافعِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسکو **ریمان** کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور





شرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کبھی ایک بار روزہ پاک پر حاکمِ تعالیٰ اس میں دشمنی نہیں کی ہے۔

اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللہ** روزہ داروں کا بھی خوب

مُقَدَّر ہے۔ بروزِ قیامت ان کا خصوصی اعزاز ہوگا۔ جانا بخت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی بوق در بوق داخلِ جنت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دارِ خصوصی طور پر ”بابِ الرِّیّان“ سے داخلِ جنت ہوں گے۔

حضرت سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ

**ایک روزے کی فضیلت**

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولوں کے

سالار، نبیوں کے سردار، دُعاؤں کے مالک و مختار بـإِذْنِ پروردگار، شہنشاہِ ابرار

عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دور کر دے

گا جتنا کہ ایک کوا جو اپنے بچپن سے اڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر

(مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۲۸۳ حدیث ۹۱۷)

مر جائے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوا لمبی عمر**

**اکوڑے کی عمر**

پانے والا پرندہ ہے۔ غُنْیَةُ الطَّالِبِینِ میں ہے،





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: روزہ صوم یعنی نہ کھانا نہ پینا اور نہ ہی کھانے پینے کے واسطے کھانا پینا ہے۔

کہا جاتا ہے، ”کوئے کی عمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔“

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق  
**سُرخِ یاقوتِ کامران**

کریم، رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عظیم ہے، ”جس نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اسکے لئے جنت میں ایک گھر سُرخِ یاقوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔“ (مُتَمَعُّ الزَّوَالِد ج ۳ ص ۳۴۶ حدیث ۱۷۹۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
**جسم کی زکوٰۃ**

، حضور پر نور، شافعِ یومِ النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پر سرور ہے، ”ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ **روزہ** ہے اور **روزہ** آدھا صبر ہے۔“ (مسند ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۷ حدیث ۱۷۴۵)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ  
**سونا بھی عبادت ہے**

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ رب اکبر غزوِ جہل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ منور ہے، ”**روزہ وار** کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعائِ قبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۱۵ حدیث ۳۹۳۸)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم یہاں بھی نہ کھو، نہ رو، نہ سو، نہ کھانا کھاؤ۔

سُبْحَنَ اللہ عزوجل! روزہ دار کس قدر بختور ہے کہ اُس کا سونا بندگی،

خاموشی، تسبیحِ خداوندی، عزوجل، دعائیں اور اعمالِ حسنہ مقبول بارگاہِ الہی عزوجل ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری جگہ ہے، تیرے یہاں کی نہیں

**اَعْضَاءُ کا تسبیح کرنا** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو بندہ روزہ کی

حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

اور اسکے اعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمان دنیا پر رہنے والے (فرشتے) اسکے لئے

سورج ڈوبنے تک مغفرت کی دعاء کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رکعتیں

پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اسکے لئے نور بن جاتی ہیں اور **رُحْمَ عِزِّ** (یعنی بڑی آنکھوں والی

خوروں) میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عزوجل تو اس کو ہمارے پاس بھیج

دے ہم اس کے دیدار کی بہت زیادہ مشتاق ہیں۔ اور اگر وہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** یا

**سُبْحَنَ اللَّهُ** یا **اللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکا

ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)





ہر ماہ میں ایک بار ہر روز صبح و شام دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ میں میری تمام باتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار

کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کھلیں، اسکے جسم کے اعضاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمان دنیا پر رہنے والے ملائکہ غروب آفتاب تک اسکے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نماز پڑھے تو اسکے لئے آسمان میں روشنی ہو اور کوہِ ریمین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو اس کے لئے مقرر ہوئی ہیں وہ جنت میں اس کی آمد کا انتظار کریں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَنَ اللَّهُ يَا اللَّهُ أَكْبَرُ کہے تو ستر ہزار فرشتے غروب آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔

**جنتی پھل** | امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا تحرّم اللہ تعالیٰ وجہہ التکریم سے

روایت ہے، امام الضاہرین، سیّد الشّاکرین، سلطان المتوکلین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جسکی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنتی شراب سے سیراب کرے گا۔“

(مُعْتَبَرُ الْإِيمَانِ ج ۳ ص ۴۱۰ حلیہ ۳۹۱۷)

**سونے کا دسترخوان** | حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، مالِک





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ و پاک کی کھاتہ کرو ہے تک پر تھارے لئے طہارت ہے۔

جنت، ساتی کوثر، محبوب رب و اور غزو جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان پر اثر ہے،  
”قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا،  
حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) منتظر ہوں گے۔“

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

## سات قسم کے اعمال

رعوف رحیم، محبوب رب عظیم غزو جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ  
غزو جمل کے نزدیک اعمال سات قسم پر ہیں، کو عمل واجب کرنے والے، کو عملوں کی  
جواز (ان کی) مثل، ایک عمل کی جواز اپنے سے دس گنا، ایک عمل کی سات سو گنا تک  
اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو  
واجب کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ وہ شخص جو اللہ غزو جمل سے اس حال میں ملا کہ  
اللہ غزو جمل کی عبادت اخلاص کے ساتھ اس طرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ  
ٹھہرایا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی ﴿۲﴾ اور جو اللہ غزو جمل سے اس حال میں  
ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی۔ اور جس نے  
ایک گناہ کیا تو اس کی مثل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جواز پائے گا اور جس نے صرف







فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: من یلوک کلمۃ سداۃ پاک چہ لکھ لکھ روزہ پاک پڑھا تو اس کے لئے اجر ہے۔

(یعنی عمل) کے برابر اجر دیا جائے گا سوائے قرآن والوں (یعنی عالمِ قرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد بے حساب اجر دیا جائیگا۔

(شُعَبُ الْإِيمَانِ ج ۳ ص ۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دنیا میں جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے۔

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تعالیٰ اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ ہر روز قیامت ان کو بے حساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

**یَرْقَانِ صَحَّتْ لَکُمُ الْکَلِمَةُ** روزوں کی برکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطن میں علمِ دین سے اُجالا

کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو اپنا لیجئے۔ اپنی اصلاح کی خاطر مکتبۃ المدینہ سے مَدَنی انعامات کا کارڈ حاصل کر کے اس کو پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروائیے اور سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنائیے مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں پختانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے۔ غالباً 1994ء کی بات ہے۔ میرے بچوں کی امی کا **یَرْقَانِ** کافی بڑھ چکا تھا اور وہ باب المدینہ



مقام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر روز ایک چھوٹا سا کھانا ملتا ہے، یہ کھانا کھاتے ہیں اور پھر کھانا کھاتے ہیں۔

کراچی کے اندر اپنے میکے میں زیر علاج تھیں۔ میں نے 63 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیا اور اس ضمن میں باب المدینہ کراچی حاضری ہوئی، فون پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلورڈن (BLORBIN) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرپس لگانے کے باوجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ میں نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے کہا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں مدنی قافلے کا مسافر ہوں، عاشقانِ رسول کی صحبتیں میسر ہیں۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے سب بہتر ہو جائے گا۔ اس کے بعد بھی میں نے برابر رابطہ رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحت بہتر ہوتی جا رہی تھی۔ پانچویں دن باب المدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، میں نے جب فون کیا تو مجھے یہ خبر فرحت اثر سننے کو ملی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بلورڈن کی رپورٹ نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے میں خوشی خوشی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہو گیا۔

زوجہ بیمار ہے، مرض کا بار ہے آؤ سب غم ہمیں، قافلے میں چلو

کالا یرقان ہے، کیوں پریشان ہے پائے گا جنتیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**جہنم سے دوری** حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار،

بیادین پروردگار، غیبیوں پر خبردار، عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کر دے گا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۶۵ حدیث ۲۸۴۰)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** جہاں روزہ رکھنے کے بے شمار فضائل

ہیں وہیں بغیر کسی صحیح مجبوری کے وَمَضَانُ الْمَبَارَكِ کا روزہ ترک کرنے پر سخت وعیدیں بھی ہیں۔ رَمَهَانِ شَرِیف کا ایک روزہ جو بلا کسی عذر شرعی جان بوجھ کر ضائع کر دے تو اب عمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔ چنانچہ

**ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بیادین

پروردگار، دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے رَمَهَانِ کے ایک دن کا روزہ غیر رخصت و غیر مرضِ افطار کیا (یعنی



موسلمین کے لئے روزہ رکھنا ایک عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۲۴)

یعنی وہ فضیلت جو **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شکار ہو کر **روزہ رَمَضَان** جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔ جو لوگ **روزہ** رکھ کر بغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے خوب ڈریں۔ پُچھا نہ

**اَللّٰہُ رَاٰ لَکُمَا**  
**ہوئے لوگ**

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ”میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حصے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، ”یہ کیسی آوازیں ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے فُخنوں کی رگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جھڑے پہاڑ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو کچھ روزہ صائم کو شریعت سے کھانسی چاہی اس کی کھانسی نہ کرے۔

دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا، ”یہ کون لوگ ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔“ (الاحسان بترقیب صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۸۶ حدیث ۷۴۴۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَہان کا روزہ بلا اجازت شرعی توڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔** وقت سے پہلے افطار کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزہ تو رکھ لیا مگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جان بوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔ اس حدیث پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بلا عذر شرعی روزہ رَمَہان ترک کر دیتا ہے وہ بھی سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ **اللہ** عز و جل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے غم و غضب سے بچائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**تین بد بخت** حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس نے ماہِ رَمَہان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص بُھشتی (یعنی بد بخت) ہے۔ جس نے اپنے والدین یا



طرح زمانہ مصطفیٰ ﷺ سے لے کر بروز جمعہ ۳۱ مارچ ۲۰۲۰ء تک کے تمام ایام کے لئے کھلا رہا ہے۔

کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔“

(مجموع الزوائد ج ۳ ص ۴۰ حدیث ۱۷۷۳)

(مَجْمَعُ الزَّوَادِ ج ٣ ص ٣٤٠ حديث ١٧٧٣)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ناکھی میں مل جائے

والہ وسلم نے فرمایا: ”اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس پر رَمَہان کا مہینہ داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل مگرور گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اسکے والدین نے بڑھاپے کو پالیا اور اس کے والدین نے اسکو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے

ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا (مُسنیٰ احمد ج ۲ ص ۶۱ حدیث ۷۱۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ

ظاہری شرط یہی ہے کہ روزہ دار قصداً کھانے

یعنی اور جماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے

روزے کے  
تین درجے





شروع مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس طرح کیا کہ اس نے اس عبادت کو روزہ کہہ دیا کہ روزہ ہے۔

کچھ باطنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی برکتیں حاصل کر سکیں۔ پُناچہ روزے کے تین درجے ہیں۔

(۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) اخص

الخواص کا روزہ -

روزہ کے لغوی معنی ہیں: ”رُکنا“ لہذا شریعت کی اصطلاح میں صُح صَادِق سے لے کر غروبِ آفتاب

تک قَصْداً کھانے پینے اور جماع سے ”رُکے رہنے“ کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ دُشَم کے تمام اَعْضَاء کو بُرائیوں سے

”رُکنا“ خواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

اپنے آپ کو تمام خُرائُور سے ”رُک“ کر صُرف اور صُرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ

اخص الخواص یعنی خاص الخُص لوگوں کا روزہ ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت اس امر کی ہے کہ کھانے پینے





نورمان مصطفیٰ اور شیخ عبدالرحمن بن سعید کے پاس میرا کہہ دیا کہ یہ روزہ نہ پڑھے گا کہیں شرعاً کوئی چیز نہیں ہے۔

وغیرہ سے ”رُکے رہنے“ کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اعضاء پُکڑنے کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

**دانا صاحب کا ارشاد:** حضرت سید نادانا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”روزے کی حقیقت

”رُکنا“ ہے اور رُکے رہنے کی بہت سی شرائط ہیں مثلاً معدے کو کھانے پینے سے رُکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سننے، زبان کو فضول اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حکمِ الہی عزوجل کی مخالفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرے گا تب وہ کھیتا روزہ دار ہوگا۔ (کشف المستحوب ص ۳۵۴، ۳۵۵)

**افسوس** صد کروڑ افسوس! ہمارے اکثر اسلامی بھائی روزہ کے آداب کا یا لکل ہی لحاظ نہیں کرتے، وہ صرف ”ٹھو کے پیاسے“ رہنے ہی کو بہت بڑی بہادری تصور کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کر بے شمار ایسے افعال کر گزرتے ہیں جو خلافِ شرع ہوتے ہیں۔ اس طرح فہمی اعتبار سے روزہ ہو تو جائے گا لیکن ایسا روزہ رکھنے سے روحانی کیف و سرور حاصل نہ ہو سکے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



نور جان مصنف، (اصل کتاب قبل شہداء اسلام) جس کے پاس صحابہؓ نے کہا کہ وہ روزہ سے کچھ نہیں کھاتے اور نہ پیتے۔

**روزہ رکھ کر بھی**  
**گناہ تو بہ! تو بہ!**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خُدا ارغز و جَلّٰی!  
 اپنے حالِ زار پر ترس کھائیے اور غور فرمائیے! کہ  
 روزہ دار ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں دن کے

وقت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اس سے پہلے دن میں بھی بالکل جائز  
 تھا۔ پھر خود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضَانَ شَرِیف سے پہلے حلال تھیں وہ  
 بھی جب اس مُبَارَك مہینے کے مُقَدِّس دنوں میں مُنع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں  
 رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے پہلے بھی حرام تھیں، مثلاً نُحُوْث، غِیْبَت، چغلی، بدگمانی، گالم  
 گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھنانا،  
 والدین کو ستانا، بلا اجازت شرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك  
 میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضَانَ الْمُبَارَك  
 میں حلال و طیب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمائیے!  
 جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنم میں لے جانے والے  
 کام بدستور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سرورِ ایشان، محبوبِ رَحْمٰن  
 عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان  
 ہے، ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو

**اللہ کو کچھ**  
**حاجت نہیں**



حضرت مصطفیٰ ﷺ اس حدیث سے کہہ کر ایک بار روزہ پاک حج حلال تعالیٰ اُس پر دوسرے میں بھیجے ہے۔

اُس کے کھوکھو کا پیاسا رہنے کی **اللہ** غزوہ جمل کو کچھ حاجت نہیں۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا، ”صرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔“

(مُسْتَدْرَكُ الْحَاكِم ج ۲ ص ۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

**مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ**  
**میں روزہ دار ہوں!**

روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، وہاں ٹھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، الزام تراشی اور بدزبانی وغیرہ گناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مقام پر حضور سر اپاٹھو رسل اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل تو معاملہ ہی اُلٹا**  
**روزہ تجھ سے**  
**کھولوں گا!**

ہو گیا ہے یعنی اگر کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یوں گویا ہوتا ہے، ”چپ ہو جا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔“ یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (معاذ اللہ غزوہ جمل) توبہ! توبہ! اس قسم کی بات ہر گز زبان سے نہ نکلتی چاہیے بلکہ



فر جان جیصلی: اس سلسلہ کوئی نیا نام (التراسم) نہیں ہے بلکہ پراں میں جس کا وہ نام ہے وہی ہے۔ یہ نام جو عوام نے کیا اس کے لیے کوئی نیا نام نہیں ہے۔

عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان تمام آفتوں سے ہم صرف اُسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اعضاء کو روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔

اعضاء کے  
روزوں کی  
تعریف

اعضاء کا روزہ یعنی ”جسم کے تمام حصوں کو گناہوں سے بچانا“ یہ صرف روزہ ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پوری زندگی ان اعضاء کو گناہوں سے بچانا ضروری ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے دلوں میں خوفِ خدا غرور و جُل

راخ ہو جائے۔ آہ! قیامت کے اُس ہوشُرُ با منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ”نفسی نفسی“ کا عالم ہوگا۔ سورج آگ برسا رہا ہوگا۔ زبانیں شدتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہر نکل پڑی ہوں گی۔ بیوی شوہر سے، ماں اپنے لُختِ جگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نظر بچا رہا ہوگا۔ مُجرموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جا رہا ہوگا۔ اُن کے مُنہ پر مہر ماردی جائے گی اور اُن کے اعضاء اُن کے گناہوں کی داستان سنا رہے ہوں گے جس کا قرآن پاک کی ”سورہ یس“ میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: آج ہم ان کے

مُونہوں پر مہر کر دیجئے اور ان کے ہاتھ ہم

سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں

ان سے کئے کی گواہی دیں گے۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا

أَيُّدِيَهُمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ

(پ ۲۲ نیز ۶۵)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اصلِ عبادتِ خدا اور مسلم ہونے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو ہولناکیوں سے بچائے اور اسے راستہ چاہے۔

آہ! اے کمزور و ناتواں اسلامی بھائیو! قیامت کے اُس

کڑے وقت سے اپنے دل کو ڈرائیے اور ہر وقت اپنے تمام اعضاء بدن کو معصیت کی مصیبت سے باز رکھنے کی کوشش فرمائیے۔ اب اعضاء کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

**آپ کا روزہ** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اٹھے تو صرف

اور صرف جائز امور ہی کی طرف اٹھے۔ آنکھ سے مسجد دیکھئے، قرآن مجید دیکھئے، مزاراتِ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیجئے، علمائے کرام، مشائخِ عظام اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، اللہ عز و جل رکھائے تو کعبہ معظمہ کے انوار دیکھئے، مکہ مکرمہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و گھسار دیکھئے، مدینہ منورہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً کے درود یوار دیکھئے، سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے، سنہری جالیوں کے انوار دیکھئے، جنت کی پیاری پیاری کھیتی باڑی کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اہلسنت حضورِ مفتی اعظم ہند سیدنا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن خدائے حنان و منان عز و جل کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (اَعْلَىٰ اَنْفَالٍ مِلَّةٍ اَلَا تَسْمَعُونَ) میں نے تم پر ایک دین اور ایک دار (دین و دار) عطا فرمایا ہے اور تم کو بتاتا ہے۔

مَعْرُوفٌ جَدُّ

کچھ ایسا کر دے ہرے کر دگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے زوئے یار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامان بخشش شریف)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضرور رکھئے بلکہ آنکھ کا

روزہ تو ذیل بارہ گھنٹے، تیسوں دن اور بارہ مہینے ہونا چاہیے۔ اللہ عز و جل کی عطا

کردہ آنکھوں سے ہرگز ہرگز قلم نہ دیکھئے، ڈرائے نہ دیکھئے، نامحرم عورتوں کو

نہ دیکھئے، شہوت کے ساتھ امردوں کو نہ دیکھئے، کسی کا گھلا ہوا ریشتر نہ دیکھئے،

بلکہ بلا ضرورت اپنا گھلا ہوا ریشتر بھی نہ دیکھئے، اللہ عز و جل کی یاد سے غافل کرنے

والے کھیل تماشے مثلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا

دونوں ناجائز ہیں) کرکٹ، گبڈی، فٹبال، ہاکی، تاش، شطرنج، وڈیو گیمز، ٹیلی

فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اجازت نہیں تو کھیلنے کی اجازت کس

طرح ہو سکتی ہے؟ اور ان میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا چڈی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس

کی وجہ سے گھٹنے بلکہ مَعَاذَ اللہ عز و جل رانیں تک گھلی رہتی ہیں اور اس طرح دوسروں کے

آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دوسروں کو اس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے

گھر میں بے اجازت نہ جھانکئے، کسی کا خط یا چٹھی (رخصت شرعی کے بغیر) نہ دیکھئے،

کسی کی ڈائری کی تحریر بھی بے اجازت شرعی نہ دیکھئے۔ اور یاد رکھئے! حدیث



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ لَمْ يَأْتِ بِهَا إِلَّا بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْهَا"۔

پاک میں ہے، "جو اپنے بھائی کے خط کو بغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔"

(مُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۵ ص ۳۸۱ حدیث ۷۷۷۹)

اٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہوا کسی ہمیں حیا ربت! کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سبیل نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یا ربت

دکھا دے ایک جھلک ہنر ہنر گنبد کی

بس ان کے جلووں میں آجائے پھر تضا یا ربت

**کُنْ اَنَّ كَانُ رَوْزَه** کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صرف اور صرف جائز باتیں سنیں۔ مثلاً کانوں سے تلاوت

وَنُتِ سُنَّے، سُنَّتوں بھرے بیانات سُنَّے، اُنھیں بات، اُذان و اقامت سُنَّے، سُن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز ڈھول، باجے اور موسیقی نہ سُنَّے، گانے اور نغمے اور فُضُول یا فُش لطفی نہ سُنَّے، کسی کی غیبت نہ سُنَّے، کسی کی پُغلی نہ سُنَّے، کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سُنَّے اور جب دُو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنَّے۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ لَمْ يَأْتِ بِهَا إِلَّا بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْهَا"۔ اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پکھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(المعجم الكبير ج ۱۱ ص ۱۹۸)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گھر پر روزہ پڑھو کہ تمہارا روزہ گھر تک پہنچتا ہے۔

نہیں نہ فحش کلام نہ غیبت و جفلی  
تری پسند کی باتیں فقط سنایا رب  
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر  
کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یا رب  
رسول پاک اگر مسکراتے آجائیں  
تو گھرِ تیرہ میں ہو جائے چاند نا یا رب

**زبان کا روزہ** زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان صرف اور صرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرکت میں

آئے۔ مثلاً زبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذکر و دُرود کا ورد کیجئے۔ نعت شریف پڑھئے، درس دیجئے، سنتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فضول ”بک بک“ سے بچتے رہئے۔ خبردار! گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، پھٹلی وغیرہ سے زبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ ”ہتھیہ اگر نجاست میں ڈال دیا جائے تو ڈوا ایک گلاس پانی سے پاک ہو جائے گا مگر زبان بے حیائی کی باتوں سے ناپاک ہو گئی تو اسے سات سمندر بھی نہیں دھو سکیں گے۔“

**حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،**  
سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان مٹی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک دن  
روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ”جب تک میں

**زبان کی رے**  
**اختیاطی کی**  
**بتاہ کاربان**



طرح: عارف حسین صاحب دہلوی، مدیر: مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی، مدیر: مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی، مدیر: مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی۔

تہہیں! اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی افطار نہ کرے۔“ لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضر خدمت بابرکت ہو کر عرض کرتے رہے، ”یَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُسے اجازت مرحمت فرمادیتے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی، ”اے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میرے گھر والوں میں سے دونو جوان لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں آنے سے شرماتی ہیں۔ انہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں“ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَسَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے رُخ انور پھیر لیا، انہوں نے دوبارہ عرض کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر چہرہ انور پھیر لیا۔ جب تیسری بار انہوں نے بات دہرائی تو غیب دان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو بچے کر دیں۔“ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمان شاہی صلی اللہ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ وہ روزہ کو پانچویں روزے کے طور پر منانے لگے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنایا۔ اُن دونوں نے تھے کی، تو تھے سے خون اور چھب چھڑے نکلے۔ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں واپس حاضر ہو کر صورتحال عرض کی۔ **مَدَنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔“ (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی۔)

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۳۲۸ حدیث ۱۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عرض کی، ”یا رسول اللہ ﷺ غُزُوْجِلْ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ دونوں فوت ہو چکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں مرنے کے قریب ہیں۔“ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا: ”اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ **سرکارِ عالی وقار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حکم فرمایا، اس میں تھے کرو! اُس نے خون اور پیپ کی تھے کی، خُشِ کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوسری کو حکم دیا کہ تم بھی اس میں تھے کرو! اُس نے بھی اسی طرح کی تھے کی۔ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سپہِ آمینہ کے گلشن کے مہکتے پھول غُزُوْجِلْ و





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: من لم یصل الفجر فلیکف عن صلاته و من لم یصل الفجر فلیکف عن صلاته و من لم یصل الفجر فلیکف عن صلاته۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں نے اللہ عزوجل کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عزوجل نے (علاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ افطار کر ڈالا۔ ہو ایوں کہ ایک لڑکی دوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی

لوگوں کی غیبت کرتے لگیں) (الشَّعْبِ وَ الشَّهْبِ ج ۲ ص ۹۵ الحدیث ۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت علم غیبِ مصطفیٰ ﷺ سے روزہ روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ

عزوجل کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہو جاتے ہیں۔ جبھی تو ان لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے غیب کی خبر ارشاد فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت اور دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے براہِ راست اس کا اثر روزے پر بھی پڑ سکتا ہے جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہو سکتی ہے۔ بہر حال روزہ ہوا

۱۔ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ مقرر در سال ”غیبت کی تباہ کاریاں“ (46 صفحات) پڑھئے۔  
ان شاء اللہ عزوجل غیبت جیسے گناہ کبیرہ سے مزید بچنے کا ذہن بنے گا۔



**خود بیان مصطفیٰ:** "میں نے شیطان، ماہی اور مگر کو کھڑے سے اُڑا دیا کہ جو میرے خلاف شہادت دے گا وہ اس کا تہوار ہے۔ ان کے گناہوں کیلئے عذاب ہے۔"

نہ ہو، زبان قابو ہی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گل کھلاتی ہے کہ توبہ! اگر ان تین اصولوں کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو ان شاء اللہ عزیز جل بڑا نفع ہوگا: ﴿۱﴾

بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿۲﴾ فضول بات سے خاموشی افضل

ہے ﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

19

بری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے  
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد سمجھی کر دے

فصولِ گوئی سے بچتا رہوں سدا یا رب! <sup>عز و ملک</sup>  
شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یا رب!

یو وقت نزع سلامت رہے ہر ایمان

۷۵

مجھے نصیب ہو کہ میرے التجا، یا رب!

**ہاتھوں کا روزہ** ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اٹھیں۔ مثلاً

باطہارت قرآن مجید کو ہاتھ لگائیے، نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے۔ فرمانِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: **اللہ** عز و جل کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب

باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر دُرود پاک بھیجیں تو ان

کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند)

ابن یعلیٰ ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱) ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریے

کہ ہاتھ کے نیچے ہتھنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔ (بچہ)





میرزا جان مصطفیٰ: اس روزہ میں جو کچھ ہو جائے اور جو کچھ نہ ہو، اسے نہ ماننا ہے اور نہ کرنا ہے۔

یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالغ ہوتی ہے (خبردار! کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اٹھیں، رشوت لینے دینے کے لئے نہ اٹھیں، نہ کسی کا مال چرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔) بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو آمردہ سے بھی ہاتھ نہ ملائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اس طرح حکمتِ عملی سے کتر اجائیں)

روزہ

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا رب!

کہیں کا مجھ کو گناہوں نے اب نہیں چھوڑا عذابِ نار سے بھر نہی بچا یا رب!

اللہ ایک بھی نیکی نہیں ہے ناسے میں

روزہ

فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یا رب

**پاؤں کا روزہ** پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اٹھیں تو صرف نیک کاموں کیلئے اٹھیں۔ مثلاً پاؤں چلیں تو مساجد کی

طرف چلیں، مزاراتِ اولیاء و جنتہم اللہ تعالیٰ کی طرف چلیں، علماء و صلحا کی زیارت کے لئے چلیں، سُنّتوں بھرے اجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صُحبتوں کی



فرمان مصطفیٰ ﷺ: علم مجھ پر روزہ شریف پر جو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش امگنہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما  
ومدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما کی طرف چلیں، سوئے منیٰ و عرفات و  
مرز ولفہ چلیں، طواف و سعی میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈرامہ  
گاہ کی طرف نہ چلیں، برے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، فطرنج، لڈو،  
تاش، کرکٹ، فٹ بال، وڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی  
طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لب پر ہو اور  
سفر بھی مدینے کا ہو۔

مرز ولفہ

رہیں بھلائی کی راحوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رخ ہرے پاؤں گناہ کا یا رب!

مرز ولفہ

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں اسی میں عمر گزر جائے یا خدا یا رب!

بقیع پاک میں مدفن نصیب ہو جائے

رحمۃ اللہ علیہ

برائے غوث و رضا کمرشہدی ضیا یا رب!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کھیتی مٹھوں میں روزے کی برکتیں تو**

اسی وقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اعضاء کا بھی روزہ رکھیں گے۔ ورنہ  
بھوک اور پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے، ”یہت  
سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو ان کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ





المجلة







خیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر روزہ فرض ہے۔ ہر مومن کو واجب ہے کہ اس کی قیامت کروں گا۔

مذہبی حلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سوالات کئے۔ جن کے میں نے باسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جمل میں نے یہ سب مَدَنی قافلہ کورس کے اندر دیکھے ہوئے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جمل بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے ملازمت مل گئی۔ ہمارے گھر والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلہ کورس اور مَدَنی ماحول کی برکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جمل دعوتِ اسلامی کے محبوب بن گئے۔ یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جمل میں دعوتِ اسلامی کی علاقائی مشاورت کے خادم (مگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں سُنّتوں کے ڈنگے بجا رہا ہوں اور مَدَنی انعامات و مَدَنی قافلوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نوگری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو

تنگدستی مئے دور آفت ہے لینے کو برکتیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**روزہ کی نیت** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اسی طرح نیت شرط ہے جس طرح کہ نماز،

زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہذا ”بے نیت روزہ اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن صبح صادق کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ روزے اور روزہ کا نام ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔

روزہ نہ ہوگا (رَدُّ الْمُنْكَرِ ج ۳ ص ۳۲۱) رَمَہان شریف کا روزہ ہو یا نفل یا نذرِ مُقَیَّن کا روزہ یعنی اللہ عزوجل کیلئے کسی مخصوص دن کے روزہ کی منت مانی ہو مثلاً خود سن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ”مجھ پر اللہ عزوجل کیلئے اس سال ربيع الثور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔ تو یہ نذرِ مُقَیَّن ہے اور اس منت کا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ ان تینوں قسم کے روزوں کے لئے غروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر ”نصف النہار شرعی“ (اسے ضحوة کبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے تک جب بھی نیت کر لیں روزہ ہو جائے گا۔ (رَدُّ الْمُنْكَرِ ج ۳ ص ۳۳۲)

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھر رہا ہوگا کہ نصف النہار شرعی کا وقت کونسا ہے؟ اس کا جواب یہ

**نَصْفُ النَّهَارِ شَرْعِيٌّ  
وَقْتُ مَعْلُومٍ كَرَنَ كَاطَرِيقَةٍ**

ہے کہ جس دن کا نصف النہار شرعی معلوم کرنا ہو اس دن کے صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کا وقت شمار کر لیجئے اور اس سارے وقت کے دو حصے کر لیجئے پہلا آدھا حصہ ختم ہوتے ہی ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ مثلاً آج صبح صادق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وقت کل تیرہ گھنٹے ہوا۔ ان کے دو حصے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی بات نہ کرنا۔ جو اس پر خدا کا حکم اور وہ بھی از رو پاک نہ ہے۔

حصہ ساڑھے ۶ چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صبح صادق کے پانچ بجے کے بعد والے ابتدائی ساڑھے ۶ چھ گھنٹے ساتھ ملا لیجئے۔ تو اس طرح دن کے ساڑھے گیارہ بجے ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ تو اب ان تین طرح کے روزوں کی قیمت نہیں ہو سکتی۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۱ ملخصاً)

بیان کردہ تین قسم کے روزوں کے علاوہ دیگر جتنی بھی اقسام روزہ ہیں ان سب کیلئے یہ لازمی ہے کہ راتوں رات یعنی غروب آفتاب کے بعد سے لیکر صبح صادق تک قیامت کر لیں۔ اگر صبح صادق ہو گئی تو اب قیامت نہیں ہو سکے گی۔ مثلاً قضاے روزہ رمضان، کفارے کے روزے، قضاے روزہ نفل (روزہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ اب بے غرضی توڑنا مکنا ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ غرض سے ہو یا بلا غرض، اس کی قضا بہر حال واجب ہے) ”روزہ نذر غیر معین“ (یعنی اللہ عزوجل کیلئے روزہ کی منت تو مانی ہو مگر دن مخصوص نہ کیا ہو اس منت کا بھی پورا کرنا واجب ہے اور اللہ عزوجل کیلئے مانی ہوئی ہر شرعی منت کا پورا کرنا واجب ہے۔ جب کہ زبان سے اس طرح کے الفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مثلاً اس طرح کہا، ”مجھ پر اللہ عزوجل کیلئے ایک روزہ ہے“ اب چونکہ اس میں دن مخصوص نہیں کیا کہ کونسا روزہ رکھوں گا۔ لہذا زندگی میں جب بھی منت کی نیت سے روزہ رکھ لیں گے منت ادا ہو جائے گی۔



ہر ماہ رمضان میں روزہ رکھنا واجب ہے۔ جس کے پاس ہر ماہ روزہ رکھنا ضروری ہے وہ تو ان میں سے کوئی ایک رکھتا ہے۔

مَنّت کیلئے زبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں۔ مَنّت کے الفاظ اتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سُن لیتا مگر بہر اپن یا کسی قسم کے شور و غل وغیرہ کی وجہ سے سُن نہ پایا جب بھی مَنّت ہو گئی اس کا پورا کرنا واجب ہے (وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی مَنّت رات میں ہی کر لینا ضروری ہے۔

(مُلَخَّصُ اَزْ رَدِّ الْمَحْتَارِ ج ۳ ص ۳۴۱)

”مجھے ماہِ رَمَہان سے پیار ہے“ کے بیس حُرُوف کی

نسبت سے روزہ کی نیت کے 20 مَدَنی پھول

ادائے روزہ رَمَہان اور نَذْرِ مَقِیْن اور نفل کے روزوں کیلئے

نیت کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد ہے صَحْوۃ کُبْرٰی یعنی نصف

النہار شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اس پورے وقت کے دوران آپ

جب بھی نیت کر لیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔

(رَدُّ الْمَحْتَارِ ج ۳ ص ۳۳۲)

نیتِ دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں، مگر زبان سے

کہہ لینا مُسْتَحَب ہے اگر رات میں روزہ رَمَہان کی نیت کریں

تو یوں کہیں:



میرزا جعفر علی صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے: "میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ روزہ رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے پہلے اپنے دل میں یہ نیت کرے کہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس روزہ کا فرض رکھوں گا۔"

**نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا لِلَّهِ** ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل  
**تَعَالَى مِنْ قَرَضِ رَمَضَانَ** کے لئے اس رمضان کا فرض روزہ کل  
 رکھوں گا۔

اگر دن میں نیت کریں تو یوں کہیں:-

**نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ هَذَا الْيَوْمَ** ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل  
**لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ قَرَضِ رَمَضَانَ** کے لئے اس رمضان کا فرض روزہ  
 رکھوں گا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۲)

عربی میں نیت کے کلمات ادا کرنے اُسی وقت نیت خمار کے  
 جائیں گے جبکہ اُن کے معنی بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زبان  
 سے نیت کرنا خواہ کسی بھی زبان میں ہو اُسی وقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس  
 وقت دل میں بھی نیت موجود ہو۔ (ایضاً)

نیت اپنی مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ عربی  
 میں کریں خواہ کسی اور زبان میں نیت کرتے وقت دل میں بھی ارادہ  
 موجود ہو، ورنہ بے خیالی میں صرف زبان سے رٹے رٹائے جملے ادا  
 کر لینے سے نیت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفرض زبان سے رٹی ہوئی نیت






فقیرِ مصلح (اسلمی انٹرنیٹ دارالعلوم) میں نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک کا چھ ماہہ تعالیٰ اسیام میں تمہیں بھیجتا ہے۔


کہہ لی مگر بعد میں نیت کیلئے مقررہ وقت کے اندر دل میں بھی نیت کر لی

تو اب نیت صحیح ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۳۲)

 اگر دن میں نیت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیت کریں کہ میں صبح

سے روزہ دار ہوں۔ اگر اس طرح نیت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں

صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (الجمہورۃ النبیۃ ج ۱ ص ۱۷۵)


 دن میں دو نیت کام کی ہے کہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک

روزے کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو۔ البتہ اگر صبح صادق کے بعد

بھول کر کھاپی لیا یا جماع کر لیا تب بھی نیت صحیح ہو جائے گی۔ کیوں کہ


بھول کر اگر کوئی ڈٹ کر بھی کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں جاتا۔

(مُلَخَّص از ردالمحتار ج ۲ ص ۳۶۷)

 آپ نے اگر نیت کی کہ ”کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور

نہ ہوئی تو روزہ ہے۔“ یہ نیت صحیح نہیں۔ بہر حال آپ روزہ دار نہ

ہوئے۔ (غالبگیری ج ۱ ص ۱۹۵)


 ماہِ رَمَہان کے دن میں نہ روزہ کی نیت کی نہ ہی یہ کہ ”روزہ نہیں“

اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔


(غالبگیری ج ۱ ص ۱۹۵)




خبر بیان مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو روزہ رکھتا ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سات سو سال کی عمر عطا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۵)

 **غروبِ آفتاب** کے بعد سے لیکر رات کے کسی وقت میں بھی **قیامت** کی

پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو **قیامت** نہ ٹوٹی، وہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے **قیامت** کرنا ضروری نہیں۔ (الجَوْہَرَةُ النَّيِّرَةُ ج ۱ ص ۱۷۵)

 **آپ** نے اگر رات میں روزہ کی **قیامت** تو کی مگر پھر راتوں رات پکا


ارادہ کر ڈالا کہ ”روزہ نہیں رکھوں گا“، تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نیت جاتی رہی۔ اگر نئی **قیامت** نہ کی اور دن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّ مُعْتَمَرٍ مَعَ رَدِّ الْمُحْتَمَرِ ج ۳ ص ۳۴۵)

 **دورانِ نماز کلام** (بات چیت) کی **قیامت** تو کی مگر بات نہیں کی تو نماز

فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح روزے کے دوران توڑنے کی صرف **قیامت** کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔

(الجَوْہَرَةُ النَّيِّرَةُ ج ۱ ص ۱۷۵) یعنی صرف یہ **قیامت** کر لی بس اب میں

روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اس طرح اُس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک خَلْق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

 **سحری** کھانا بھی **قیامت** ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمَہان کے روزے کیلئے ہو یا

کسی اور روزے کیلئے مگر جب **سحری** کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صُبح کو





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص کچھ روزہ پالے گا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھا لیتا نہیں۔ (الجَوْہَرَةُ النَّیْرَةُ ج ۱ ص ۱۷۶)

﴿۱۴﴾ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے ہر روزے کے لئے نئی نئی ضروری ہے۔

پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَہان کے روزے کی نیت کر بھی لی تو یہ نیت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کیلئے نہیں۔ (اَلْأَمَّا ص ۱۶۷)

﴿۱۵﴾ ادا کئے رَمَہان اور نَذِرِ مُعَيَّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلاً

قضا کئے رَمَہان اور نَذِرِ غَیْرِ مُعَيَّن اور نفل کی قضاء (یعنی نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور نَذِرِ مُعَيَّن کی قضاء اور کفارے کا روزہ اور تَمَتُّع کا روزہ ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا

۱۔ حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قرآن، (۲) تَمَتُّع (۳) اِفرادہ قرآن اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطور شکرانہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ اِفرادہ والے کیلئے مستحب۔ اگر قرآن اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ مسکین اور محتاج ہیں مگر قرآن اور تَمَتُّع کی نیت کر لی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قربانی کا انتظام کر سکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر دنوں روزے واجب ہو گئے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوالِ الْمُکَرَّم سے نویں ذی الحِجَّة الحرام تک احرام باندھنے کے بعد اس سچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضروری نہیں۔ ہاتھ کر کے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذی الحِجَّة الحرام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذی الحِجَّة الحرام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔



شرمان مصطفیٰ: (اسی دن قبل طبع اور مسلم) جس نے صحیح ایک بار روزہ پاک پر ملاحظہ فرمایا اس پر وہ حتمی ہے۔

رات میں قیامت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اسی مخصوص روزے کی قیامت کریں۔ اگر ان روزوں کی قیامت دن میں (یعنی صبح صادق سے لیکر ضحوة کبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ توڑیں گے تو قضاء واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ بات آپ کے علم میں ہو کہ میں جو روزہ رکھنا چاہتا تھا یہ وہ روزہ نہیں ہے بلکہ نفل ہی ہے۔

(ذکر مختار صفحہ ۲۴۱ المصنف ج ۳ ص ۳۴۱)

آپ نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذمے روزے کی قضاء ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ پورا کر لیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازم ہو گیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قضاء واجب ہے۔

(ذکر المختار ج ۳ ص ۳۴۶)

رات میں آپ نے قضاء روزے کی قیامت کی، اگر اب صبح شروع ہو جانے کے بعد اسے نفل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔ (ایضاً ص ۳۴۵)


دوران نماز بھی اگر روزے کی قیامت کی تو یہ قیامت صحیح ہے۔

(ذکر مختار، ذکر المختار ج ۳ ص ۳۴۵)



**فروغان مصطفیٰ:** "اسلامی تاریخ میں سیدنا ابوبکرؓ نے کلمہ پڑھا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ہاتھ پر بھی لکھا گیا ہے۔"

کئی روزے قضا ہوں تو **ثیبت** میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَہان کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ **ثیبت** ہونی چاہیے کہ اس رَمَہان کی قضا اور اُس رَمَہان کی قضا اور اگر دن کو **مُفین** نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۶)


**مَعَاذَ اللّٰهِ** غزوہ جہل آپ نے **رَمَہان** کا روزہ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اس روزہ کی قضاء بھی ہے اور (اگر کفارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفارے کے بھی۔ اب آپ نے **اکٹھ** روزے رکھ لئے قضاء کا دین **مُعیّن** نہ کیا تو اس میں قضاء اور کفارہ دونوں ادا ہو گئے۔

**داڑھی والی بیگی!** روزہ اور دیگر اعمال کی نیتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشگوار و خوشبودار



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اہل بیت! تم جہاں بھی ہو کھڑے ہو کر چار روزہ بھگنا ہے۔

مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پُچھنا چہ رنچھوڑ لائن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مدنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریک سفر تھے، وہ دعاء میں بہت زیادہ گریہ و زاری کرتے تھے۔ اشتیاق پر بتایا کہ میری ایک ہی مدنی مٹی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکس رے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شرکائے مدنی قافلہ نے ان کی مدنی مٹی کیلئے دعاء کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مُسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچی کی امی نے بتایا کہ آپ کے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مدنی مٹی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

ہو گا لطفِ خدا، آؤ بھائی دعا مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو۔  
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں! قافلے میں چلو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرضاً واجب ہے کہ ہر روز روزہ رکھ کر صوم کی بات کرے اور صوم کی بات کر کے صوم کی بات کرے۔

”حضرت سیدنا علی اصغرؑ کے سولہ حُرُوف کی نسبت

سے دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَمَدَنی قافلے کی بڑکتوں

کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ بچوں کو امراض سے بچانے کیلئے شروع میں کی

جانے والی احتیاطی تدابیر کافی سودمند ہو سکتی ہیں اس ضمن میں 16 مَدَنی پھول

ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا برسات بار (اول اثر

ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو ان شاء اللہ غزوہ خُلّ بالغ ہونے

تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا ﴿2﴾ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے

ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیے پھر سادہ پانی سے غسل دیجئے تو ان شاء اللہ غزوہ خُلّ

بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ﴿3﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے

بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تندرستی کیلئے بے حد مفید ہے۔

اور نیز ﴿4﴾ نہلانے کے بعد بدن پر سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت

کے لیے اکیسر ہے ﴿5﴾ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ

ایک انگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے ﴿6﴾ خواہ جھولے میں جھلائیں یا

بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُدنچار کھئے سر نیچا اور



فروغان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو روزہ کی ناک کی کھات کر، بے شک یہ تہارے لئے عبادت ہے۔

پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے ﴿۷﴾ ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے ﴿۸﴾ جب بچے کے مُسُوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مُسُوڑھوں پر مُرغ کی چربی ملا کریں اور ﴿۹﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مُسُوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے ﴿۱۰﴾ جب دودھ پھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیے ﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے ﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو ان شاء اللہ غزوہٗ جُلّیٰ تمام عمر کام آئے گی ﴿۱۳﴾ بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے ﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں ﴿۱۵﴾ بچوں کو سُوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے ﴿۱۶﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔



میرزا جلیل الدین صاحب دہلی نے کتاب میں لکھا ہے کہ اگر عورت 55 بار اللہ کا ذکر کرے تو اس کی ہر چیز برکت مند ہو جائے گی۔

**زچہ و بچہ کی**  
**حفاظت کا**  
**روحانی نسخہ**

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کسی کا غز پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسب ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے ان شاء اللہ

غزوہ خُلّ حَمَل کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ غزوہ خُلّ بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر قیامت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ غزوہ خُلّ کیڑے مکوڑے اور دیگر مموذی جانور بچے سے دور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

**سحری کرنا**  
**سنت ہے**

اللہ غزوہ خُلّ کے کروڑہا کروڑ احسان کماؤں نے ہمیں روزہ جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قوت کیلئے سحری کی نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی، بلکہ اس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثواب بھی رکھ دیا۔





شہادۂ نبویؐ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو کھانا نہ کھانا دیکھا ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصْطَفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح مُتَحَاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم غلاموں کی خاطر سَحَری فرمایا کرتے تاکہ مَحَبَّتِ دالے غلام اپنے مُحْسِن آقا، شاہِ خیرِ اَللّٰم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّت سمجھ کر سَحَری کر لیا کریں۔ یوں انہیں دِن کے وقت روزہ میں قُوّت کے ساتھ ساتھ سُنّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخر یہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو سَحَری کے بغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے۔ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیوانو! سَحَری کے بغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فخر کیا جا رہا ہے۔ بلکہ سَحَری کی سُنّت چھوٹے پرند امت ہونی چاہیے، افسوس کرنا چاہیے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ایک عظیم سُنّت چھوٹ گئی۔

حضرت سیدنا شیخ شَرَف الدِّین المَعْرُوف بابا بکلیل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے مجھے اپنی رَحْمَت سے اتنی طاقت بخشی ہے

ہزار سال کی  
عبادت بہتر

کہ میں بغیر کھائے پئے اور بغیر ساز و سامان کے اپنی زندگی گزار سکتا ہوں۔ مگر چونکہ یہ امور مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّت نہیں





طرحِ انصاف: یہ سب باتیں صرف اس لیے کہ ایک قرآن مجید ہے اور اس پر عمل ہے۔

ہیں، اس لئے میں ان سے بچتا ہوں، میرے نزدیک سنت کی پیروی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

بہر حال تمام تر اعمال کا حسن و جمال اتباعِ سنتِ محبوبِ ربِّ ذوالجلالِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میں پنہاں ہے۔

**سونے کے بعد سحری کی اجازت نہ تھی**  
ایچہاء رات کو اٹھ کر سحری کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ روزہ رکھنے والے کو غروب آفتاب کے بعد صرف اُس وقت تک

کھانے پینے کی اجازت تھی جب تک وہ سونہ جائے۔ اگر سو گیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے اپنے پیارے بندوں پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے سحری کی اجازت مرحمت فرمادی اور اس کا سبب یوں ہوا جیسا کہ خزائن العرفان میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نقل کرتے ہیں :

**سحری کی اجازت کی حکایت**  
حضرت سید ناصر مہدین قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا محتسبی شخص تھے۔ ایک دن بحالتِ روزہ اپنی زمین میں دن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے۔ اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طلب کیا، وہ





ہر سال مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مبارک منانے کے لیے ہمارے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روزہ کی تمام باتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

پکانے میں مصروف ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ اُن دنوں (غروب آفتاب کے بعد) سو جانے والے کیلئے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا۔ چنانچہ کھائے پیئے بغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن بھی روزہ رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سبب بے ہوش ہو گئے (تفسیر المعازن ج ۱ ص ۱۲۶) تو ان کے حق میں یہ آیت مُقَدَّدہ نازل ہوئی:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْلِ

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید کا ڈور سیاہی کے ڈور سے پتہ چھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے

(پ ۲ البقرہ: ۱۸۷) پورے کر دو۔

اس آیت مُقَدَّدہ میں رات کو سیاہ ڈور سے اور صبح صادق کو سفید ڈور سے تشبیہ (تشبیہ) دی گئی۔ معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضَانُ المبارک کی راتوں میں کھانا پینا مباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذان



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر نوافل و شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**فَجَّرَ** کوئی تعلق نہیں یعنی فجر کی اذان کے دوران کھانے پینے کا کوئی بھواز ہی نہیں۔ اذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صحیح صادق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔

”سَحَرِی سُنّت ہے“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے

سَحَرِی کے مُتَعَلِّق 9 **فَرَامِینِ مِصْطَفٰی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**سَحَرِی** کھایا کرو کیوں کہ سَحَرِی میں بَرَکَت ہے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۳۳ حدیث ۱۹۲۳)

ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان **سَحَرِی** کھانے کا فرق ہے۔

(صحیح مسلم ص ۵۵۲ حدیث ۱۰۹۶)

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فرشتے **سَحَرِی** کھانے والوں پر رحمت

نازل فرماتے ہیں (الاحسان بقوتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۹۴ حدیث ۳۴۵۸)

**نہی کریم**، رُءُوفٌ رَّحِیمٌ، محبوبِ ربِّ عَظِیمِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنے ساتھ جب کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **سَحَرِی** کھانے کیلئے

بلا تے تو ارشاد فرماتے، ”آؤ بَرَکَت کا کھانا کھا لو۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۲ حدیث ۲۳۴۴)

**روزہ** رکھنے کیلئے **سَحَرِی** کھا کر قُوَّت حاصل کرو اور دن (یعنی دوپہر)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہمارے لیے تم کو عبادتِ اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم روزہ رکھو۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۱۱ حدیث ۱۶۹۳)

کے وقت آرام (یعنی قیلولہ) کر کے رات کی عبادت کیلئے طاقت حاصل کرو۔  
(مسند ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۱۱ حدیث ۱۶۹۳)

**سَحَرِ** بَرَکَت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے، اس کو مت چھوڑنا۔  
(السُّنَنُ الْکُبْرٰی لِلْمُسْلِمِی ج ۲ ص ۲۹ حدیث ۲۴۷۲)

**تَمَنُّ** آدی جتنا بھی کھالیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ غَزُوْجُلْ اُن سے کوئی حساب نہ ہوگا بشرطیکہ کھانا خلّال ہو۔ (۱) روزہ دار افطار کے وقت (۲) **سَحَرِ** کھانے والے (۳) مُجَاهِد جو **اللّٰہ** غَزُوْجُلْ کے راستہ میں سَرَحِدِ اسلام کی حفاظت کرے۔  
(الْفَرْغِیْب وَالْفَرْغِیْب ج ۲ ص ۹۰ حدیث ۹)

**سَحَرِ** پوری کی پوری بَرَکَت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک **اللّٰہ** غَزُوْجُلْ اور اسکے فرشتے رَحْمَت بھیجتے ہیں **سَحَرِ** کرنے والوں پر۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۱۲۹۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بے چین دلوں کے چین، رَحْمَتِ دَارِیْن، تاجدارِ خَزَمِیْن، سرورِ کَوْفِیْن، نانائے خَشَمِیْن سَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرْضٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِن تمام فرامین سے ہمیں یہی دُرُس ملتا ہے کہ **سَحَرِ** ہمارے





طرحان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو حج و عمرہ اور شریف چارے کا مسکن ہے اس کی فتح مکہ کی...

لئے ایک عظیم نعمت ہے جس سے بے شمار جسمانی اور روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے مبارک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

**حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ** بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں رَسُولُ اللَّهِ غَزُوَ بَحْلًا وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَدْمُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سَاحِرٌ سَاحِرٌ كَيْفَ يَكُونُ يَوْمَ الْفَرَمَايَا، ”آؤ مَبَارَك ناشتہ کیلئے۔“ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۲ حدیث ۲۳۴۴)

کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ سَحَرِ رُوزَہ کیلئے شرط ہے۔ ایسا نہیں سَحَرِ کے بغیر بھی روزہ ہو سکتا ہے۔ مگر جان بوجھ کر سَحَرِ نہ

اکیاروزے کیلئے  
سحری شرط ہے؟

کرنا مناسب نہیں کہ ایک عظیم سنت سے محرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سَحَرِ میں خوب ڈٹ کر کھانا ہی ضروری نہیں۔ چند گھجوریس اور پانی ہی اگر بہ ریت سَحَرِ استعمال کر لیں جب بھی کافی ہے بلکہ گھجور اور پانی سے تو سَحَرِ کرنا سنت بھی ہے جیسا کہ



قرآن مجید: ہر روز تلاوت کرنا سنت ہے۔ ہر روز سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ ہر روز سورہ بقرہ پڑھنا سنت ہے۔

## کھجور اور پانی سے سحری کرنا سنت ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سحری کے وقت مجھ

سے فرماتے: ”میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلاؤ۔ تو میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔“ (المسنن الکبریٰ للشیخانی ج ۲ ص ۸۰ حدیث ۲۴۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کھجور بہترین سحری ہے۔ روزہ دار کیلئے ایک تو سحری کرنا بذاتِ خود

سنت ہے اور کھجور اور پانی سے سحری کرنا دوسری سنت بلکہ کھجور سے سحری کرنے کی تو ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چنانچہ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نِعْمَ السَّحُورُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین سحری ہے۔“

(التَّزْهِيبُ وَالتَّزْهِيبُ ج ۲ ص ۹۰ حدیث ۱۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ ”یعنی کھجور

مومن کی بہترین سحری ہے۔“

(مسند ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۳ حدیث ۲۳۴۵)





عمر حان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہاں بھی کی تاک تاک نہ ہو۔ اس کے پاس یہ روزہ اگر ہو تو وہ کھ پڑا اور ایک کت چڑھے۔

**پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی سحری**

کے لئے شرط نہیں صرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیت سحری پی لیا جائے تو اس سے بھی سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔

**سحری کا وقت کب ہوتا ہے؟**  
عربی کی مشہور کتاب لغت ”قاموس“ میں ہے کہ سحر اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح کے وقت کھایا جائے۔“  
حنفیوں کے زبردست پیشوا حضرت علامہ مولانا علی بن

سلطان محمد المعروف مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، ”بعضوں کے نزدیک سحری کا وقت آدمی رات سے شروع ہو جاتا ہے۔“

(مرفاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۴ ص ۱۷۷)

**سحری میں تاخیر افضل** ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن مرثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزوں کو اللہ عزوجل خوب رکھتا ہے (۱) افطار میں جلدی اور (۲) سحری میں تاخیر اور (۳) نماز (کے قیام)

میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔“ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۱ حدیث ۴)





مُرَاجَعَةُ مَعْطُوبَةٍ: اسی کے پاس میرا کہہ دو اور وہ میرا کہہ دے، یہ سب تو کئی کئی بار ہو چکا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سحری میں**  
**تاخیر کرنا مُسْتَحَب ہے اور دیر سے سحری**  
**کونسا وقت مُراد ہے؟**

بھی نہ کی جائے کہ صُبح صادق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ”تاخیر“ سے مراد کونسا وقت ہے؟ مُفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمْتُ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ”تفسیر نعیمی“ میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رات کا چھٹا حصہ ہے۔ پھر سوال ذہن میں ابھرا کہ رات کا چھٹا حصہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ غروبِ آفتاب سے لیکر صُبح صادق تک رات کہلاتی ہے۔ مثلاً کسی دن سات بجے شام کو سورج غروب ہوا اور پھر چار بجے صُبح صادق ہوئی۔ اس طرح غروبِ آفتاب سے لیکر صُبح صادق تک جو نو گھنٹے کا وقفہ گزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے ان نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حصے کر دیجئے۔ ہر حصہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہو اب رات کے آخری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صُبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی سحری کی، وہ تاخیر سے کرنا ہوا۔ سحری و افطار کا وقت عموماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصہ نکال سکتے ہیں اگر رات





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا کھانا رہا اس نے کچھ درود پاکستہ پڑھا تو میری حالت ہو گیا۔

**سَحَری** کر لی اور روزہ کی نیت بھی کر لی۔ بلکہ عوامی اصطلاح میں ”روزہ بند“ بھی کر لیا پھر بھی بقیہ رات میں جب چاہیں کھانی سکتے ہیں۔ نئی نیت کی حاجت نہیں۔

**آذان فجر نماز کیلئے**  
**سَحَری** میں اتنی تاخیر بھی نہ کر دیں کہ صبح صادق کا شک ہونے لگے۔ بلکہ بعض لوگ تو صبح صادق کے بعد فجر کی اذانیں ہو رہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اور کان لگا کر

سننے ہیں کہ ابھی فلاں مسجد کی اذان ختم نہیں ہوئی یا وہ سنو! دُور سے اذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اصطلاح میں ”روزہ بند“ ضرور کرتے ہیں۔ آہ! اس طرح ”روزہ بند“ تو کیا کریں گے روزے کو بالکل ہی ”کھلا“ چھوڑ دیتے ہیں اور یوں ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بھوک پیاس کے ہوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ”روزہ بند“ کرنے کا تعلق اذان فجر سے نہیں۔ صبح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ آیتِ مقدسہ کے تحت گُزرا۔ **اللہ عزوجل** ہر مسلمان کو عقیل سلیم عطا فرمائے اور صحیح اوقات کی معلومات کر کے روزہ نماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم





قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلِّمْ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

## کھانا پینا بند کر دیجئے

آج کل علمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں کا یہی معمول دیکھا گیا ہے کہ وہ اذان یا سائرن ہی پر **سَحَری** و افطار کا دار و مدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض تو

اذانِ فجر کے دوران ہی ”روزہ بند“ کرتے ہیں۔ اس عام غلطی کو دور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزانہ صُبح صادق سے تین منٹ پہلے ہر مسجد میں بلند آواز سے صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے، ”روزہ رکھنے والو! آج سَحَری کا آخری وقت (مثلاً) چار بج کر بارہ منٹ ہے۔ وقت ختم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے۔ اذان کا ہرگز انتظار نہ فرمائیے، اذان سَحَری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نمازِ فجر کے لئے دی جاتی ہے۔“ ہر ایک کو یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ اذانِ فجر لازمی طور پر صُبح صادق کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ ”روزہ بند“ کرنے کیلئے نہیں بلکہ صرف نمازِ فجر کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





فروغِ مہتابیؑ: سلامتی و خوشحالی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ ساری باتیں ہر دل میں گہرائی سے سمجھی جائیں اور عمل کی راہ میں رہنمائی فرمائی جائے۔ آمین

**مَدَنی قافلے کی نیت کرتے**  
**ہی مشکل آسان ہو گئی!**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی

ترہنیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر فرماتے رہے ان شاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذوق افزائی کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ لائنڈھی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بالتصريف عرض کرتا ہوں: میرے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آ رہے تھے، اخراجات کا انتظام نہیں تھا، مجھے سخت تشویش تھی، قرض لینے کا ذہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں میری جان سے پیاری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے نام پر بٹکا لگ سکتا ہے۔ ایک دن انتہائی پریشانی کے عالم میں نمازِ ظہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیت کی کہ اگر رقم کا انتظام ہو گیا تو مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کروں گا۔ نماز سے فراغت کے بعد ابھی نمازیوں سے ملاقات اور انفرادی کوشش میں مصروف تھا کہ امام صاحب جو رشتے میں میرے تایا جان ہیں اور میری پریشانی سے واقف بھی۔ انہوں نے مجھے بلایا اور الحمد للہ عزوجل بغیر سوال کے خود ہی



فرمانِ معصوم: (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے تمہارا ہر چہرہ کھانا بنایا، ہر ہاتھ کھانا بنایا، ہر پاؤں کھانا بنایا، ہر کھانا میری طعام بن گیا۔

رقم دینے کا وعدہ فرمایا۔ میں دوسرے ہی دن مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے میری آنکھیں دُور ہو گئی۔ تاریخ  
طے ہوتے وقت ہم بارِ قرض تلے دبے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی  
جان کی شادی بھی ہو گئی اور قرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رہیں، قافلے میں چلو  
قرض اُتر جائے گا، زخم بھر جائیگا سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مدنی

قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے ادائے قرض کا انتظام، رقم کا اہتمام اور بڑے  
بھائی کی شادی والا کام ہو گیا۔

قرض سے  
نجات کا عمل  
ہر نماز کے بعد سات بار سورۃ قُریش (اول آخر  
ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دُعاء مانگئے۔ پہاڑ جتنا  
قرض ہو گا تب بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے

گا۔ عمل تا حصولِ مُراد جاری رکھئے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ



غریبان مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد پر ایک بار روزہ پاک پر صراطِ حقانی اس پر جس میں جنت ہے۔

(ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلالِ رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے) تا کھول مُراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام 100، 100 بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار دُرود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مُکاتب نے حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا تَعَالٰی تَعَالٰی وَجْهَ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ”میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔“ آپ تَعَالٰی وَجْهَ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جبلِ صبر جتنا دین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو، ”اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاعْزِیْنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ“ (ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلالِ رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے)۔“

(جامع ترمذی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷۴)

**مَدَنی التجاء:** عمل شروع کرنے سے قبل خُصُو رَغُوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے ایصالِ ثواب کیلئے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی

۱۔ مُکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔

(المختصر القدوری، کتاب الکاتب، ص ۳۷۶) ۲۔ صبر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (المنہاج، ج ۳، ص ۶۱)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو روزہ رکھے وہ اس سے گھر پہنچے اور وہ روزہ رکھے وہ اس سے گھر پہنچے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

بیاز امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

**صبح و شام کی تعریف:** آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح اور ابتداءِ وقتِ ظہر سے غروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

**مدنی مشورہ:** پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کر کے وہاں دعاء مانگے، اگر خود مجبور ہے مثلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

**إفطار کا بیان:** جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ

سائرین کا انتظار کیجئے، نہ اذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھایا پی لیجئے مگر گھجور یا پُچھو ہار یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے۔ گھجور کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد یہ دعاء پڑھئے:

۱۔ افطار کی دعاء جو مائیکل از افطار پڑھنے کا دراج ہے مگر امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۶۳۱" میں اپنی تحقیق و بیانیہ کی ہے کہ دعاء افطار کے بعد پڑھی جائے۔





نور جان مصطفیٰ ﷺ کی زندگی پر روشنی ڈالنے والی کتاب ہے۔

## افطار کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُفْتُ      ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے  
وَبِکَ اَمْسْتُ وَعَلِیْکَ      لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر  
تَوَكَّلْتُ وَعَلِیْ رِزْقِکَ      بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رزق  
اَقْطَرْتُ۔      سے روزہ افطار کیا۔ (ما لکی ص ۲۰۰)

**افطار کیلئے اذان شرط نہیں!**      افطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن  
علاقوں میں روزہ کیسے کھلے گا جہاں

مساجد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہر حال مغرب کی اذان نماز مغرب کیلئے  
ہوتی ہے۔ جہاں مساجد ہوں وہاں کاش یہ طریق کار رائج ہو جائے کہ جیسے ہی  
آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے۔ بلند آواز سے ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !  
صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے:

”روزہ دارو! روزہ افطار کر لیجئے“

”یا غوثُ الاَ عظم“ کے گیارہ حُرُوف

کی نسبت سے افطار کے 11 فضائل

حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بحروبر



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ روزہ رکھنا ایک ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئے گی۔

کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمت کے خیر خواہ، آمینہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، ”ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۵ حدیث ۱۹۵۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جیسے ہی غروب آفتاب کا یقین ہو جائے ہلا تاخیر گھجود یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور دُعاء بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تاکہ افطار میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

**سرکارِ نامدار،** دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: ”میری اُمت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان ج ۵ ص ۲۰۹ حدیث ۳۵۰۱)

**حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** سے روایت ہے، سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دُشیمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، **اللہ** عز و جل نے فرمایا: ”میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔“

(ترمذی ج ۲ ص ۱۶۴ حدیث ۷۰۰)





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): مجھ پر نورو پاک کی کھڑت کہ ہے ایک یہ تہا، مے لے مہارت ہے۔

**سُبْحَنَ اللّٰہُ ! اللّٰہُ** عزّوجلّ کا پیارا بننا ہے تو افطار کے وقت کسی قسم کی مشغولیت مت رکھئے، بس فوراً افطار کر لیجئے۔

**حضرت سیدنا انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے **اللّٰہ** کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے افطار سے پہلے نماز مغرب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے افطار فرماتے)۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۱ حدیث ۹۱)

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاخبار، بِسَاطِنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۶ حدیث ۲۳۵۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک میں بھی افطار میں تاخیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور افطار میں تاخیر کرنا



مَنْ مَنَّ مَعْتَقًا عَلَى غُلَامٍ مِمَّنْ رَزَقَهُ اللَّهُ مِنْ بَنِيهِ كَانَ لَهُ بِهِ حَقٌّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

چونکہ یہو دو نصاریٰ کا فعل ہے اس لئے ان کی مشابہت (یعنی نقل) سے روکا گیا ہے۔

**حضرت سیدنا زید بن خالد جھنسی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ حَاجًّا

ترجمہ: جس نے کسی غازی یا حاجی کو سامان

أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ

(زاہرہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گھروالوں کی

قَطَرَصَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ

دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ افطار

أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ

کر دیا تو اسے بھی انہی کی مثل اجر ملے گا بغیر

مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ

اس کے کہ ان کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (المسنن)

(المسنن للشمس ج ۲ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۲۰)

**سبحن اللہ** عزوجل اکتی پیاری بشارت ہے کہ غازی کو سامان جہاد

فراہم کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے

پر حاجی جیسا اور افطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا

اور کرم بالائے کرم یہ کہ ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

**ذَاكَ فَضْلُ اللَّهِ** عزوجل۔ مگر یہ حکم شریعت یاد رکھئے کہ حج و عمرہ



حضرت سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے وہ اپنے لیے عبادت ہے۔

کیلئے سوال کرنا حرام ہے اور اس سوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

## افطار کروانے کی عظیم الشان فضیلت

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ٹھویرانور،

شافع محشر، مدینے کے تاجور، ہاذن رب اکبر غیوں سے باخبر محبوب

داؤر عزوجل و سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: ”جس نے

خلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہ

رمہان کے اوقات میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور

جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) شبِ قدر میں اُس کیلئے استغفار کرتے

ہیں۔“ (طبرانی المعجم الکبیر ج ۶ ص ۲۶۲ حدیث ۶۱۶۲)

سُبْحَنَ اللّٰہُ اَسْبَحْنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَقْرَبَانِ جَاۓَ اللّٰہُ

رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت و رحمت پر کہ کوئی مسلمان ماہِ رمہان

میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ گھجور کھلا کر یا پانی کا ایک

گھونٹ پلا کر روزہ افطار کروادے تو اُس کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے





خبر من مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور صیام رکھے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور حج کرے اور اللہ کی راہ میں خرچہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم)

مُصَوِّمِ فَرِشَتے رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کے اوقات میں اور فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام شبِ قدر میں دُعائے مغفرت فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ؕ

### جبریل امین کے مُصَافَحَہ کرنے کی علامت

ایک روایت میں آتا ہے، ”جو خُلال کمائی سے رَمَہان میں روزہ افطار کروائے۔ رَمَہان کی تمام راتوں میں فرشتے اُس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے مُصَافَحَہ کرتے ہیں۔ اور جس سے جبریل علیہ السلام مُصَافَحَہ کر لیں اُس کی آنکھیں (خوفِ خدا عزوجل سے) اشک بار ہو جاتی ہیں اور اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔“

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۵ حدیث ۲۳۶۵۳)

### روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت

ایک اور روایت میں ہے، ”جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزوجل اُسے میرے غُوض سے پلائے گا کہ جگت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔“

(صحیح ابنِ عمر، ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث ۱۸۸۷)

ہوگا۔“



**غریبانِ محکمہ:** "اسلئے کہ میں نے اس علم کو دیکھا ہے کہ عریضہ کو شرفِ دست ہے۔ غرض خدایا! اس کیلئے ایک تیسرا ایلا لکھتا ہے کہ رقیہ کو امام پر رخصت ہے۔"

**حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، خاتم**

المُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ، انيسُ  
الْغَرِيبِينَ، سِرَاجُ السَّالِكِينَ، مَحْبُوبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جنابِ  
صَادِقِ وَاٰمِنٍ سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے: ”جب تم  
میں کوئی روزہ افطار کرے تو **کھجور** یا **جھو ہارے** سے افطار کرے  
کہ وہ بَرَکَت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۶۲ الحدیث ۶۹۵)

اس حدیث پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہو سکے تو **کھجور** یا  
 چھوہارے سے افطار کیا جائے کہ یہ سنت ہے اور اگر **کھجور**  
 میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لیجئے کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ”طبیبیوں کے طبیب،



اللہ کے حبیب، حبیبِ لیبب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز سے پہلے  
 تر گھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر گھجوریں نہ  
 ہوتیں تو چند خشک گھجوریں یعنی چھو ہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں  
 تو چند چٹو یا نی پیتے۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۱۷ حدیث ۲۳۵۶)

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۱۷ حدیث ۲۳۵۶)





فَرَمَانِ مُصْطَفٰی عَلَیْہِ الْوَالِدُ وَسَلَّمَ: ”مجھ پر روزہ شریف پر اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔“

اس حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو لا آخر کھجور سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے اگر یہ حاضر نہ ہوتیں تو پھر چھو ہاروں سے، یہ بھی اگر موجود نہ ہوتے تو پھر پانی سے روزہ افطار فرماتے۔ لہذا ہماری پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں افطار کیلئے میٹھی میٹھی تر کھجور مل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ یہ بھی نہ ملے تو پھر چھو ہارا اور یہ بھی میسر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ افطار کر لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ میں سحری اور افطار میں کھجور کے استعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ کھجور کھانا اس کو بھکو کر اس کا پانی پینا اس سے علاج تجویز کرنا یہ سب سنتیں ہیں۔ الغرض اس میں لاتعداد برکتیں اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

”سیدی اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف“ کے پچیس

خروف کی نسبت سے کھجور کے 25 مدنی پھول

طبیعوں کے طبیب، اللہ عزوجل کے حبیب، حبیبِ لیب صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے: ”عَالِیْہِ“ (یعنی مدینۃ منورہ وَاذْہَا اللہ شَرَفَا)






﴿فَمَا أَصْبَرُ﴾ صبر کرنے والے ہوں۔ جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تَعَطُّیْمًا میں مسجدِ قبا شریف کی جانب ایک جگہ کا نام) کی عَجْوہ (مدینہ منورہ کی سب سے فظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ”سات روز تک روزانہ سات عدد عَجْوہ کھجور کھانا بخورام (یعنی کوڑھ) میں نفع دیتا ہے۔“

(الکامل لابن عدی ج ۷ ص ۷۰-۷۱)


**مٹھے بیٹھے آقا مکمل مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جُستِ نشان**  
 ہے، **عَبْوہ کَمْبُورِ جُست** سے ہے، اس میں زہر سے شفاء ہے۔  
 (جامع تیرمذی ج ۴ ص ۱۷ حدیث ۲۰۷۳) بخاری شریف کی روایت کے  
 مطابق جس نے نہار منہ **عَبْوہ کَمْبُور** کے سات دانے  
 کھائے اُس دن اسے حاد و اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔

(صحيح بخارى ج ٣ ص ٥٤٠ حديث ٥٤٤٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، **مجبور کھانے سے قُوت لے** (یعنی بڑی انتہی کا درد) نہیں ہوتا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲ حدیث ۲۴۱۹۱)

**طبیعوں کے طیب، اللہ عزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عِفَاء نشان ہے، نہ ہارِ منہ کھجور کھاؤ اس سے**

لایسنس

۱۔ قونج کو انگریزی میں اینڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔






فرمانِ مصطفیٰ: (علیٰ رضی اللہ عنہ) جو روزہ نہ رکھ سکے وہ شریعت سے گامزن ہے۔ (مسند احمد ۱/۱۸۱)۔

پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (الحامی الصغیر ص ۳۹۸ حدیث ۶۳۹۴)

 حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میرے

نزدیک حاملہ کے لئے **گھجور** سے اور مریض کیلئے شہد سے بہتر

کسی چیز میں شفاء نہیں۔“ (درمنثور ج ۵ ص ۵۰۵)

 سیدی محمد احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حاملہ کو **گھجوریں**


کھلانے سے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** جل لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بردبار

اور نرم مزاج ہوگا۔

 جو فاقہ کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو اس کیلئے **گھجور** بہت مفید ہے

کیونکہ یہ غذا ایت سے بھرپور ہے۔ اسکے کھانے سے جلد توانائی بحال ہو

جاتی ہے۔ لہذا **گھجور** سے افطار کرنے میں یہ حکمت بھی ہے۔

 روزے میں نور ابرف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تبخیرِ معدہ اور

جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہے۔ **گھجور** کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے

نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وقت نقصان دہ ہے۔

 **گھجور** اور کھیر یا گلڑی، نیز **گھجور** اور خر بوز ایک ساتھ

کھانا سنت ہے۔ اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**



فروغِ مہتابی نے ہم پر نورِ خدا و سواۃِ نور پاک پر عاقل کے دو سوال کے جوابات دیے۔

ہمارے عمل کیلئے تو اس کاست ہونا ہی کافی ہے۔ اطباء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلاپن دُور ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ”مگھن کے ساتھ **گمجور** کھانا بھی سنت ہے“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱ حدیث ۲۳۲۴) بیک وقت پُرانی اور تازہ **گمجوریں** کھانا بھی سنت ہے۔ ابن ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیساتھ نئی **گمجور** کھا کر آدمی تنو من (یعنی مضبوط جسم والا) ہو گیا۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۰ حدیث ۲۳۳۰)

**گمجور** کھانے سے پُرانی قبض دُور ہوتی ہے۔

**دَمَمہ**، دل، گردہ، مٹانہ، پٹا اور آنتوں کے امراض میں **گمجور** مفید ہے۔ یہ بلغم خارج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوّتِ باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

**دل** کی بیماری اور کالاموتیا کیلئے **گمجور** کو گٹھلی سمیت گوٹ کر کھانا مفید ہے۔

**گمجور** کو بھگو کر اس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَسْت کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صبح نہار منہ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی راکھ ناک آلودہ کس کے پاس میرا کھانا نہ چڑاؤ پاکستان ہے۔

اس کا پانی پیئیں مگر بھگونے کے لئے فریزر میں نہ رکھیں۔

**کھجور** کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مقوی (یعنی طاقت دینے

والی) غذا ہے۔ یہ غذا بیماری کے بعد کی کمزوری دور کرنے کیلئے بے حد

مفید ہے۔

**کھجور** کھانے سے زُخْم جلدی بھرتا ہے۔

**یَرَقَان** (یعنی پیلیا) کیلئے **کھجور** بہترین دوا ہے۔

**تازہ** پکی ہوئی **کھجوریں** صُفراء (یعنی "پت" جس میں ٹے کے

ذریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیت (ACIDITI) کو ختم کرتی ہیں۔

**کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اس کا منجن بنا لیجئے۔ یہ دانتوں کو

چمکدار اور منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔

**کھجور** کی جلی ہوئی گٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زُخْم کا خون بند ہوتا

اور زُخْم بھر جاتا ہے۔

**کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دھونی لینا بواسیر کے مسوں

کو خشک کرتا ہے۔

**کھجور** کے ذرُخٹ کی جڑوں یا پتوں کی راکھ سے منجن کرنا دانتوں



میرزا جلیل مصطفیٰ رحمہ اللہ: اصل حدیث میں اس میں کے پاس نہ لایا گیا کہ وہ کھانا پر ڈال دے اور نہ ہی اس نے اسے لوگوں میں بکھیر دیا۔

کے دُرد کیلئے مفید ہے۔ بچوں یا بچوں کو پانی میں اُبال کر اس سے  
گلیاں کرنا بھی دانتوں کے دُرد میں فائدہ مند ہے۔

جس کو **کھجور** کھانے سے کسی قسم کا نقصان (SIDE EFFECT)

ہوتا ہو تو اُنا رکا رس، یا خُشخاش یا کالی مرچ کے ساتھ استعمال کرے  
اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

اُدھ پکی اور پُرانی **کھجوریں** بیک وقت کھانا نقصان دہ ہے۔ اسی

طرح **کھجور** کے ساتھ انگور یا کشمش یا مَنقہ ملا کر کھانا، **کھجور**  
اور انجیر بیک وقت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں  
کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں **کھجوریں** کھانا مُضر یعنی نقصان دہ  
ہے۔

ایک وقت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ **کھجوریں** نہ


کھائیں۔ پُرانی **کھجور** کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے  
کیوں کہ اس میں بعض اوقات سُر سُر یاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال  
کیزے) ہوتی ہیں لہذا صاف کر کے کھائیے۔ جس **کھجور** میں  
کیزے ہونے کا گمان ہو اس کو صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ (عون)





فرومان مصطفیٰ ﷺ کی اس ہر بات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

المعبود ج ۱۰ ص ۲۴۶) بچنے والے پھر کمانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ **گھجوروں** کو چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ مگھبوں کی بیٹ اور میل گھیل پھوٹ جائے۔ پھر دھو کر استعمال فرمائیں۔ درخت کی پکی ہوئی **گھجوریں** زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

 **مدینہ منورہ** زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما کی **گھجوروں** کی گٹھلیاں مت بھینکے۔ کسی آدب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریا برد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سرفروٹ سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈبیہ میں ڈال کر حبیب میں رکھ لیجئے اور پٹھالیہ کی جگہ استعمال کر کے اسکی برکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دنیا کے کسی بھی خطے کی ہو جب مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما کی فضاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہوگئی لہذا عشاق اس کا آدب کرتے ہیں۔

**اِطَّار کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے کہ ہر وقت اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اِطَّار کے وقت وہ جو بھی دُعاء مانگتا ہے اللہ عزوجل اُسے اپنے فہل و کرم سے قبول**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس نے جو ایک بار اُتر دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر اس دُشمن کو مہلت دے۔

فرماتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المتوکلین، سید القائنین، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے،

”اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدُعْوَةٍ“ ترجمہ: بے شک روزہ دار کے لئے افطار مقرر ہے۔  
 کے وقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو روزہ

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۲ حدیث ۲۹) نہیں کی جاتی۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپاِ رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پر عظمت ہے، ”تین شخصوں کی دُعاء روزہ نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ ایک روزہ دار کی بوقتِ افطار ﴿۲﴾ دوسرے بادشاہِ عادل کی اور ﴿۳﴾ تیسرے مظلوم کی۔ ان تینوں کی دُعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بادلوں سے بھی اُپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کھل جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، ”مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرورت مند فرماؤں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۹ حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





خروجانہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے محمدی اور نبوی گاہوں کو چھوڑنے کی سزا دی ہے۔ ان پر عمل کرنا واجب ہے۔

## ہم کھانے پینے میں جاتے ہیں

پیارے روزہ دارو! آپ کو مبارک ہو کہ  
آپ کے لئے یہ بشارت ہے کہ افطار کے  
وقت جو کچھ دُعا مانگو گے وہ درجہ قبولیت تک

پہنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہو چکی ہے کہ نہ  
پوچھو بات! افطار کے وقت ہمارا نفس بڑی سخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ  
عموماً افطار کے وقت ہمارے آگے انواع و اقسام کے پھلوں، کباب، سموسوں،  
پکڑوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شربت کے جام بھی  
موجود ہوتے ہیں۔ بھوک اور پیاس کی شدت کے سبب ہم بڑے حال تو ہو ہی چکے  
ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سورج غروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ  
پڑتے ہیں کہ دُعا یاد ہی نہیں رہتی! دُعا تو دُعا ہمارے بے شمار اسلامی بھائی  
افطار کے دوران کھانے پینے میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ ان کو نماز مغرب  
کی پوری جماعت تک نہیں ملتی۔ بلکہ **مَعَاذَ اللہ** بعض تو اس قدر سُستی کرتے ہیں  
کہ گھر ہی میں افطار کر کے وہیں پر بغیر جماعت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تو بہ! تو بہ!!  
جنت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!! نماز باجماعت کی شریعت میں  
نہایت ہی سخت تاکید آئی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو! بلا کسی صحیح شرعی مجبوری کے مسجد  
کی پہنچ و قنہ نماز کی جماعت ترک کر دینا گناہ ہے۔





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ اس کا روزہ صحت کا راستہ بھول گیا۔

**افطار کی احتیاطیں** بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کھجور سے افطار کر کے فوراً اچھی طرح منہ صاف کر لے اور

نمازِ باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد منہ کو اچھی طرح صاف نہیں کرتے فوراً جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غذا کا معمولی ذرہ یا ذائقہ بھی منہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ ایک فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ہے: **كِرَامًا كَاتِبِينَ** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بزرگ فرشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرر ہیں اُسے اس حال میں نماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔ (طبرانی کبیر ج ۴ ص ۱۷۷ حدیث ۴۰۶۱) میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **مُتَعَدِّد** احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

کھوار اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مسواک کر لے



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) جس نے صوم ایک بار نہ پا کر صائم نہ بن سکے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قراءت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ (کنز العمال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طببرانی نے کبیر میں حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے تریزے پھنسے ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج اول ص ۶۲۴ تا ۶۲۵)

مسجد میں افطار کرنے والوں کو اکثر منہ کی صفائی دشوار ہوتی ہے کہ اچھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا مشورہ ہے کہ صرف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں۔ پانی کو منہ کے اندر خوب جنبش دیں یعنی ہلائیں تاکہ کھجور کی مٹھاس اور اس کے آجڑا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضرور تادانتوں میں خلل بھی کریں۔ اگر منہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صرف پانی سے افطار کر لیجئے۔ مجھے اُن روزہ داروں پر بڑا پیار آتا ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کی پہلی صف میں کھجور، پانی لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس طرح افطار سے جلدی فراغت بھی ملے، منہ کو صاف کرنا بھی آسان رہے اور پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز بھی نصیب ہو۔





فرمان مصطفیٰ ﷺ: اصل دعا ہی اس نعمت میں سے ہے جو اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرماتا ہے۔

## إِفْطَارُکِی دُعَاءُ

ایک آدھ گھنٹہ اور پھر دُعاء ضرور مانگ لیا کریں۔ کم از کم

کوئی ایک دُعاء ماثورہ ہی پڑھ لیں۔ دُعا عالم کے مالک و مختار، ملکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو مختلف اوقات پر جدا جدا دُعا مانگی ہیں ان میں سے کم از کم کوئی ایک دُعاء تو یاد کر ہی لینی چاہیے۔ اسی کو پڑھ لینا چاہیے۔ افطار کے بعد کی ایک مشہور دُعاء آگے ص ۱۷۸ پر گزر چکی ہے۔ اس ضمن میں ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ ابوداؤد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روایت میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بوقتِ افطار یہ دُعاء پڑھتے:-

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی  
رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ

رزق سے افطار کیا۔ (مسند ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۲۳۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ”افطار کے وقت دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔“ بعض اوقات قبولیتِ دُعاء کے اظہار میں تاخیر ہو جاتی ہے تو ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعاء آخر قبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ

قرآن و حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو کچھ پڑاؤ پر سو کر تمہارا روزہ کچھ تک پہنچتا ہے۔

حدیث مبارک میں تو قبولِ دعاء کی بشارت آئی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بظاہر تاخیر سے نہ گھبرائیے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی حضرت رئیس المتکلمین سیدنا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن اَحْسَنُ الرِّعَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ ص ۷ پر نقل کرتے ہیں:-

**دُعَاءُ كَتَيْنِ فَوَائِدُ** اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنْزَعٌ عَنِ الْغُیُوبِ غَزُو جَلَّ وَ سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: دُعَاءِ بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعَاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَحَب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعَاءِ قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۱۵)

**دُعَاءِ پانچ** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعَاءِ رائیگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی جائے گا۔ لہذا دُعَاءِ میں سستی کرنا مناسب نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہر روز صبح کو یہ دعا پڑھ کر اپنے دل میں اللہ کی تعریف کی جائے۔

**یا عَفْرُ** کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا

حکم ہے مجھ سے دُعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

**أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ** ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دُعاء کرو

(پ ۲۴ مؤمن ۶۰) میں قبول کروں گا۔

**دُعاء مانگنا سُنَّت** ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اکثر اوقات **دُعاء مانگتے**۔ لہذا دُعاء مانگنے میں

**إِتِّبَاعِ سُنَّت** کا بھی شَرَف حاصل ہوگا۔

**دُعاء مانگنے** میں اطاعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی ہے کہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **دُعاء** کی اپنے غلاموں کو تاکید فرماتے رہے۔

**دُعاء مانگنے** والا عابدوں کے دُمرہ (یعنی گروہ) میں داخل ہوتا ہے کہ

دُعاء بذاتِ خود ایک عبادت بلکہ عبادت کا بھی مغز ہے۔ جیسا کہ

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

**الدُّعَاءُ مَخُ الْعِبَادَةِ** ترجمہ: دُعاء عبادت کا مغز ہے۔

(جامع ترمذی ج ۵ ص ۲۴۲ حدیث ۳۳۸۲)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر از رو پاک کی کثرت کر، بے شک یہ تمہارے لئے بہت بڑی بات ہے۔

**دُعا مانگنے سے یا تو اُس کا گناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟**

دُعا مانگنے میں **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عزوجل اور

اُس کے پیارے حبیب ماہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ

علیہ السلام کی اطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دنیا و آخرت کے مُتَعَدِّد فَوَائِد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض

لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قبولیت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ **مَعَاذَ اللہ!**

عزوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں،

یُورگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف

پڑھتے ہیں، وہ اُوراد پڑھتے ہیں، فلاں فلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزوجل ہماری

عاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔“



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے اور اس کی نیت سے کھانا کھائے یا پانی پی لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اس طرح کی ”بھڑاس“ نکالنے والے سے اگر دریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید

**نماز نہ پڑھنا تو گویا  
خطا ہی نہیں!!!**

جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!“ اور نماز میں ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ اللہ عزوجل) کوئی گناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے دُجو درپہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سر کے بال انگریزی، انگریزوں کی طرح سر بھی برہنہ (ب۔ تہ۔ نہ۔) لباس بھی انگریزی، چہرہ دشمنانِ مصطفیٰ آتش پرستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظیم سنتِ داڑھی مبارک چہرے سے غائب! شہدِ یب وتمدنِ اسلام کے دشمنوں جیسا، نماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گناہ، داڑھی منڈانا حرام اور بھی دین بھر میں ٹھوٹ، غیبت، پُغلی، وعدہ خلافی، بدگمانی، بدنگاہی، والدین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گناہ ”جناب“ کو نظر ہی نہ آئیں۔ اتنے اتنے گناہ کرنے کے باوجود شیطان غافل کر دیتا ہے۔ اور زبان پر یہ الفاظِ شکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔۔



کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!

## جس دوست کی بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی چگری دوست  
آپ کو کوئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا  
کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی

دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سنبھل جائیں گے کہ میں نے تو اس  
کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت  
کر کے بات کر کے بھی دیکھی اور واقعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شکوہ  
نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ **اللہ** عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے،  
کیسے کیسے احکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے احکام پر عمل کرتے  
ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی احکامات کی بجا آوری میں نہایت ہی  
گونا گاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروردگار  
عزوجل کے حکموں پر عمل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہر نہ  
فرمائے تو شکوہ، شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی چگری  
دوست کی کوئی بات بار بار مٹالتے رہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم



فرمانِ مصطفیٰ: صلوات اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے گا جو روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور صیام رکھے اور حج کرے۔ (ترمذی)

کردے۔ لیکن **اللہ** عزوجل بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خلاف ورزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرس سے خارج نہیں کرتا۔ وہ لطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے! جو بندے احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطور سزا اپنے احسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عنایت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیم الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے انبار لگ جائیں!!

**قبولیتِ دعاء ہیں ناخیر کا ایک سبب**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات قبولیتِ دعاء کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ

میں نہیں آتیں۔ حضور، سراپا نور، فیضِ گنجو رسی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پر سرور ہے، جب **اللہ** عزوجل کا کوئی پیارا دعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ چہر نیک (علیہ السلام) سے ارشاد فرماتا ہے، ”ٹھہرو! ابھی نہ دوتا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز پسند ہے۔“ اور جب کوئی کافر یا فاسق دعاء کرتا ہے، فرماتا ہے، ”اے چہر نیک (علیہ السلام)! اس کا کام جلدی کر دو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اس کی





غرض جانِ مصطفیٰ ﷺ، صلوات اللہ علیہ وسلم پر ہر لمحہ ایک عروج و زوال ہے، چاہے غرض اللہ کی خاطر ہو یا نہ ہو۔

آوازِ مکر وہ (یعنی ناپسند) ہے۔

(کنز العمال ج ۲ ص ۳۹ حدیث ۳۲۶۱)

**حکایت** حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید بن قطن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے **اللہ** غزوہ جمل کو خواب میں دیکھا، غرض کی، الہی

غزوہ جمل! میں اکثر دُعاء کرتا ہوں۔ اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا، ”اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دُعاء کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔“

(أَحْسَنُ الْوَعَاءِ ص ۳۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ابھی جو حدیثِ پاک اور حکایتِ گزری

اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ **اللہ** مزید دل کو اپنے نیک بندوں کی رگِ یہ وزاری پسند ہے تو یوں بھی بسا اوقات قبولیتِ دُعاء میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اس مصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ **أَحْسَنُ الْوَعَاءِ** ص ۳۳ میں آدابِ دُعاء بیان کرتے ہوئے حضرت رئیسُ الْمُتَكَلِّمِينَ مولانا قحقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فرماتے ہیں:-

(دُعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعاء

کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث

شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین

**جلدی مچانے والے کی**  
**دُعاء قبول نہیں ہوتی!**



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر نازل شدہ شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آزمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطعِ رحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۱۱ حدیث ۹)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولیت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

**أَحْسَنُ الْوُعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ** پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت،

مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ذیل الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوُعَاءِ رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مقام پر دُعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

**سَكَانِ** دُنیا (یعنی دُنوی افسروں) کے

اُمیدواروں (یعنی اُن سے کام نکلوانے کے

آرزو مندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین

برس تک اُمیدواری (اور انتظار) میں گزرتے ہیں، صبح و شام اُن کے دروازوں پر

**آفسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر.....**









ہر ماہِ محکمہ اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں پر روزہ عید اور شریف پڑھنا کی تاکید ہے۔

بعض تو اس پر ایسے جائے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اعمالِ واذِ عیشہ (یعنی اوراد اور دعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ کرم سے بے اعتماد، **وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْكَرِيمِ الْجَوَادِ**۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے خیاء! بے شرمو! اذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اول تو آپ نجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غرض دیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلاً محکم شکایت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالک علی الاطلاق عز وجل کے کتنے احکام بجالاتے ہو؟ اُس کے حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نحو ای (ضرورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

**أَوْ أَحْمَقُ!** پھر فرق دیکھ! اپنے سر سے پاؤں تک نظرِ غور کر! ایک ایک رومی میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار





فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّوْمَ وَبَارَكَ فِي هَذِهِ الْأَعْيَادِ الْمُبَارَكَةِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک جھٹ و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا مَقْصُوم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفْع، ثُن کی روانی، اَعْضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کس مُنہ سے شکایت کرتا ہے؟ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے! تو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعاء نے دَفْع کی، تو کیا جانے کہ اس دُعاء کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا دُعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا) <sup>مزدہل</sup>

**اے ذلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اس عظیم شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، مُتَعَالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اس فضلِ عظیم پر نثار۔**



فیضانِ محبت: اعلیٰ مرتبہ کی علامہ دار السلام، غصہ کی ایک خانہ آلودہ میں ہے جس میں ہر ذرہ کا ہر ذرہ ایک گندہ ہے۔

**اویہ صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اس آستانِ رفیع کی خاک**

پر لوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹٹلکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ

بُکار نے، اُس سے مناجات کرنے کی لُڈت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مُراد کچھ

یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے ہرگز مخرج و نہ پھر یگا کہ **مَنْ ذُو**

بَابُ الْكَرِيمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کھل گیا)

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذَبِلُ الْجِدْعَةِ لِأَحْسَنِ الرِّوَعَاءِ ص ٣٧ تا ٣٤)

حضرت سیدنا مولانا قلی علی خان (علیہ رحمۃ

الرَّحْمَنُ) فرماتے ہیں، اے عزیز! تیرا پروردگار

عزوجل فرماتا ہے،

دُعَاء کی قبولیت  
میں ناخیر تو کرا ہے

ترجمہ : میں دُعا مانگنے

## أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ

(ب ۲ البقرہ ۱۸۶) — والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب مجھ

إِذَا دَعَا

سے دعا مانگیے۔

ترجمہ : ہم کیا اچھے ٹول

فَلْيَعْمَلِ الْغُلَامُ مِثْلَ الْبُرْجَانِ

(پ ۲۳ ص ۷۵) کرنے والے ہیں۔



قرآنِ مصطفیٰ: ماحولِ خیر میں رہنے کے لیے ہر لمحہ اللہ کے فضل و کرم سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

أَدْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ ترجمہ مجھ سے دعاء

(ب ۲۷، ص ۶۰) مانگو میں قبول فرماؤں۔

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے ذر سے محروم نہیں کرے گا اور اپنے وعدے کو وفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے:

وَأَقِمِ السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (۱۰) ترجمہ سائل کو نہ جھڑک۔

(ب ۳۰، ص ۱۰)

آپ عزوجل کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے۔ کہ تیری دعاء کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
علیٰ کُلِّ حال۔ (اَحْسَنُ الْوَعَاءِ ص ۳۳)

عِرْقُ النِّسَاءِ کا درجہ جانا رہا۔  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کر کے دعاء مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا مَدَنی قافلہ ٹھٹھہ شہر وارد ہوا، شہر کا



قرآن مجید (مطلوبہ) میں اس کے پاس ہوا کہ اس نے مجھ پر درود پاکستہ پڑھا تو مجھے صحت ہو گیا۔

میں سے ایک اسلامی بھائی کو عرق النساء کا شدید درد اٹھتا تھا بے چارے  
 ہڈت درد سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر  
 سو نہ سکے۔ آخری دن امیر قافلہ نے فرمایا: آئیے! سب مل کر ان کیلئے دعا کرتے  
 ہیں۔ چنانچہ دعاء شروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: الْحَمْدُ لِلّٰہ غرّوخل  
 دوران دعاء ہی درد میں کمی آئی شروع ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد عرق النساء کا  
 درد بالکل جاتا رہا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غرّوخل یہ بیان دیتے وقت کافی عرصہ ہو چکا  
 ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی عرق النساء کی تکلیف نہیں ہوئی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ  
 یہ بیان دیتے وقت مجھے علا قائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں  
 کی دھومیں بچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو عرق النساء یا عارضہ کوئی سا پاؤ گئے چٹخیں، قافلے میں چلو

دور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امدنی قافلے کی برکت

سے عرق النساء جیسی موزی بیماری سے نجات مل گئی۔ عرق النساء کی

پہچان یہ ہے کہ اس میں چٹھ (یعنی ران کے جوڑ) سے لیکر پاؤں کے ٹخنے تک



فوجِ محکمہ داخلہ شہنشاہی سہیل نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا اور خانی اس پر دس مرتبہ پڑھا ہے۔

شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

**عرق النساء کے**  
**2 روحانی علاج**

۱۔ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اول آخر دُرود شریف، سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ یہ

دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: **اللَّهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّي سُوءَ مَا أَجِدُ (اے اللہ! جو مجھ سے مرض دور فرما دے) اگر دوسرا دم کرے تو عین کی جگہ غنہ (یعنی اس سے) کہے۔ (مدت: تا حصولِ شفاء) ۲۔** **يَا مُصْحِي سَات** بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عرق النساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُصْو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** فائدہ ہوگا۔ (مدت: علاج: تا حصولِ شفاء)


**”صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت**

**سے روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 پیرے**

 کھانے، پینے یا ہمہ ستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار

(رَدُّ الْمُحَرَّاتِ ج ۳ ص ۳۶۵)

ہونا یاد ہو۔

 کھانا، سکرٹ، پُرت وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔

اگرچہ اپنے خیال میں خلق تک دُحوال نہ پہنچتا ہو۔

(بہارِ شریعت ص ۵ پنجم ص ۱۱۷)



فقیر ملین مسکنیہ: اصل و تشکیلیاتی لحاظ سے، اسی نے کچھ دس مرتبہ ہندوستان پر قابض ہو کر، درحالیہ قیامت کے لیے ہندوستان کے لیے کچھ۔

**پان** یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار

اس کی پیک ٹھوکتے رہیں۔ کیوں کہ خَلْق میں اُس کے باریک اجزاء

ضرور پہنچتے ہیں۔ (ایضاً)

**شکر** وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں

رکھی اور ٹھوک نکل گئے روزہ جاتا رہا۔  
(ایضاً)

**دانتوں کے درمیان کوئی چیز چبنے کے برابر یا زیادہ تھیں اُسے کھا گئے یا کم**

ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(کِرْمَنُشَار ج ۳ ص ۳۹۴)

دانتوں سے خون نکل کر خلق سے نیچے اتر اور خون ٹھوک سے زیادہ یا

براہر یا کم تھا مگر اس کا مزا خلق میں محسوس ہوا تو روزہ چاتا رہا اور اگر کم تھا

اور مزہ بھی خلق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔

(کُرْمَخْتار، زُذَالْمُخْتَار ج ۲ ص ۳۶۸)

روزہ یاد رہنے کے باوجود حُقْنِ لُیَا۔ یا ناک کے پتھنوں سے دوائی

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

چڑھائی روزہ جاتا رہا۔

۱۔ یعنی کسی دوا کی نشی یا پکپکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہو جائے



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم صومہ رکھو اور پاک و عطا بھول کر دھتکے کا دانت بھول گیا۔



گھٹی کر رہے تھے بلا قصد پانی خلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا

اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ

ٹوٹے گا اگرچہ قصد اہو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز

پھینکی وہ اس کے خلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔

(الحومرة النبوة ج ۱ ص ۱۷۸)



سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا منہ کھولا

تھا، پانی کا قطرہ یا بارش کا اولہ خلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(الحومرة النبوة ج ۱ ص ۱۷۸)



دوسرے کا ٹھوک نگل لیا یا اپنا ہی ٹھوک ہاتھ میں لے کر نگل لیا تو

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

روزہ جاتا رہا۔



جب تک ٹھوک یا بلغم منہ کے اندر موجود ہو اُسے نگل جانے سے روزہ

نہیں جاتا، بار بار ٹھوکے رہنا ضروری نہیں۔



منہ میں رنگین دوا وغیرہ رکھا جس سے ٹھوک رنگین ہو گیا پھر وہی رنگین

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

ٹھوک نگل گئے تو روزہ جاتا رہا۔



آنسو منہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نگل گئے۔ اگر قطرہ دو



فرمانِ مصطفیٰ: (سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ غَائِبًا عَنْ صَلَاتِهِ فَمِنْ أَيِّ مَوَاقِفٍ كَانَ غَائِبًا عَنْ صَلَاتِهِ؟» قَالَ: «مِنْ أَيِّ مَوَاقِفٍ كَانَ غَائِبًا عَنْ صَلَاتِهِ»)

قَطْرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی ٹکینیں پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

**فعلے** کا مقام باہر نکل آیا تو حکم یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ کر انھیں تاکہ خری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہو گئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار **اسْتِجَابَا** کرنے میں سانس نہ لے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

**روزہ میں قہونا** بعض اوقات جب روزہ میں لگے ہو جاتی ہے تو لوگ پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں کہ روزہ میں خود بخود لگے ہو جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ نور، شافعِ یومِ النُّشُور سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجمہ: جس کو ماہِ رَمَہَان میں خود بخود لگے آئی اس کا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قہے کی اس کا روزہ



**فرمان مصطفیٰ:** (مسلکِ حق میں علم کا جس نے لمحہ بھر میں سیر کیا، وہ) پاپ کا معاملہ تواریقِ حق پر حاکمِ حق بن کر رہا ہے۔

ٹوٹ گیا۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۳۰ حلیہ ۲۳۸۱۴) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا،  
 ”جس کو خود بخود آئی اس پر قہار نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قہار کی وہ

روزہ کی قضاء کرے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۳ حلیہ ۷۲۰)

”کرم یار پٹ!“ کے سات خرووف کی

نسبت سے قے کے بارے میں 7 پیرے

روزہ میں خود بخود کتنی ہی **اے** (الشی) ہو جائے (خواہ بالشی ہی کیوں نہ بھر

جائے) اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (فرد مختار ج ۳ ص ۳۹۲)

اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) قے کی اور اگر وہ

منہ بھر ہے (منہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) ثواب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(ذُرُوحَاتُ ج ٢ ص ٣٩٢)

**قصد آمنہ** بھر ہونے والی ہے سے بھی اس صورت میں روزہ ٹوٹے گا

جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صفراء (یعنی کڑوا پانی) یا ثون آئے۔


(العنا)

اگر کے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔


وَأَيُّهَا




فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو کہ تمہارا روزہ تک پہنچتا ہے۔

 **قصد لے** کی مگر تھوڑی سی آئی، منہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔

(ذکر مختار ج ۳ ص ۳۹۲)

 منہ بھر سے کم لے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹا دی،

ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

 منہ بھر لے پلا اختیار ہو گئی تو روزہ ٹوٹا البتہ اگر اس میں سے ایک

پختے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک پختے

سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (ذکر مختار ج ۳ ص ۳۹۲)

**منہ بھر لے کی تعریف** منہ بھر لے کے معنی یہ ہیں، ”اسے پلا تکلف نہ روکا جاسکے۔“ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

**”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت**

**سے وضو میں قے کے 5 احکام شرعی**

 وضو کی حالت میں (جان بوجھ کرتے کریں یا خود بخود ہو جائے دونوں صورتوں

میں) اگر منہ بھر لے آئی اور اس میں کھانا، پانی یا صفراء (کڑا پانی) آیا

تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۶)

 اگر بلغم کی منہ بھر لے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)



غرضانِ مصطفیٰ: (مسئلہ شلہ علیہ السلام) اس نے کھپڑوں پر چڑھ کر اس کو بے تاب کیا اور کچھ عرصے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے لگا۔

بہتے خون کی گے وضو تو زرد پتی ہے۔

بہتے خون کی گے سے وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ خون ٹھوک سے

مغلوب نہ ہو۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۲۶۷) یعنی خون کی وجہ سے گے سرخ

ہو رہی ہے تو خون غالب ہے وضو ٹوٹ گیا اور اگر ٹھوک زیادہ ہے اور

خون کم تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ خون کم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ پوری گے

جو ٹھوک پر مشتمل ہے وہ زرد (یعنی پیلی) ہوگی۔

اگر گے میں جما ہوا خون نکلا اور وہ منہ بھر سے کم ہے تو وضو نہیں

ٹوٹے گا۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ دوم ص ۲۶)

منہ بھر گے (علاوہ بلغم کے) ناپاک ہے۔ اس کا ضروری ہدایت

کوئی چھینٹا کپڑے یا جسم پر نہ مگر نے پائے

اس کی احتیاط فرمائی۔ آج کل لوگ اس میں بڑی بے اہمیا طی کرتے

ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور منہ وغیرہ پر جو ناپاک

گے لگ جاتی ہے اس کو بھی بلا جھجک اپنے کپڑوں سے پونچھ لیتے ہیں۔ اللہ

رَبِّ الْعِزَّتِ غَزَزَجَلْ ہمیں نجات سے بچنے کا ذمہ عنایت فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) محمد پروردگار پاک کی کھڑت کرو یہ شک یہ تہارے لئے مہارت ہے۔

## بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

**حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رُحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اُسے اللہ عزوجل نے کھلایا اور پھلایا۔** (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۳۶ حدیث ۱۹۳۲)

**”واہ کیا بات ہے ماہِ رمضان کی“ کے اکیس حُرُوف کسی نسبت سے روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے متعلق 21 پیرے**

**بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔** (ذَرْمَعَتَار، رِزْدُ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۶۵)

**کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھیں تو یاد دلانا واجب ہے۔** ہاں اگر روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کیلئے روزہ رکھنا ہی دشوار ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (اور چونکہ بھول کر کھاپی رہا ہے اس لئے





فرضاً مستحباً «مَنْ تَصَلَّى فِي رَمَضَانَ بِحَقِّهِ لَمْ يَمُتْ» (مَنْ تَعَلَّى فِي رَمَضَانَ بِحَقِّهِ لَمْ يَمُتْ) (مَنْ تَعَلَّى فِي رَمَضَانَ بِحَقِّهِ لَمْ يَمُتْ) (مَنْ تَعَلَّى فِي رَمَضَانَ بِحَقِّهِ لَمْ يَمُتْ)۔

اس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہذا اس صورت میں یاد نہ دلانا ہی بہتر ہے۔  
بعض مشائخ کرام (رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی) فرماتے ہیں: ”جوان کو دیکھے تو یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں خرچ نہیں۔“ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جوان اکثر قوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ پچانچہ اصل حکم یہی ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت و ضعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں خرچ نہیں اور بوڑھا قوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دلا نا واجب ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۶۵)

روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دھواں خلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چٹکی پیسے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے گھریا ٹاپ سے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۶۶)

اسی طرح بس یا کار کا دھواں یا آن سے غبار اڑ کر خلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہوتا یا دھواں روزہ نہیں جائے گا۔



فروغین مسکنہ! لا مل حوزہ دین اسلام میں ہے کتاب میں مذکور، اگر کوئی شخص کسی روزہ کو چھوڑ دے تو اس کیلئے اس کا روزہ نہیں ہے۔

اگر بستی سُلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں

ٹوٹے گا۔ ہاں اگر لوہاں یا اگر بستی سُلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے

باوجود دُمنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد

ہو جائیگا۔ (زُکُلُ الْمُحَارَّ ج ۳ ص ۳۶۶)

بھری سینگی، الگوائی یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سُرمہ کا

مزہ خُلُق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ ٹھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو

جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الْجَوْهَرَةُ النُّورَةُ ج ۱ ص ۱۷۹)

عُسل کیا اور پانی کی خشکی (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ

نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۳۰)

گھٹی کی اور پانی یا لکل پھینک دیا صرف کچھ تری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی

ٹھوک کے ساتھ اسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(زُکُلُ الْمُحَارَّ ج ۳ ص ۳۶۷)

دوا لگوئی اور خُلُق میں اس کا مزہ محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (اَيْضاً)

کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب

بھی نہ ٹوٹتا۔ (فُرُوضُ الْمُحَارَّ ج ۳ ص ۳۶۷)

یہ ذرہ کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینک ڈرو کی جگہ دکھ کر مُنہ کے ذریعے جسم کی مری سمجھتے ہیں۔



خود صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ترک کر دیا اور روزہ رکھنا بھی چھوڑ دیا۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۵۸)

**تِنکے** سے کان گھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا ہوا

تینکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (ایضاً)

**دانت** یا مُنہ میں خُفیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب

کیسا تھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

**دانتوں** سے ٹون نکل کر خلق تک پہنچا مگر خلق سے نیچے نہ اُترتا تو

روزہ نہ گیا۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۸)

**مکھی** خلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قُصْدُا (یعنی جان بوجھ کر) نکلی تو

چلا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

**بھولے** سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی تہمہ پھینک دیا یا پانی پی

رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر مُنہ میں کا

تہمہ یا پانی یاد آنے کے باوجود نکل گئے تو روزہ گیا۔ (ایضاً)

**صُح** صادق سے پہلے کھایا پی رہے تھے اور صُح ہوتے ہی (یعنی سَخْرِی کا

وَقْتُ خَتْم ہوتے ہی) مُنہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر

نِکَل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

**غیبت** کی تو روزہ نہ گیا۔ (توضیح ج ۲ ص ۳۶۲) اگرچہ غیبت سخت کبیرہ



خیر جان! یہ سب کچھ ہے، یہ ایک عجیب و غریب زمانہ ہے اور اس کی ایک نئی شکل ہے، یہ ایک نئی شکل ہے۔

گناہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، ”جیسے اپنے مُردہ

بھائی کا گوشت کھانا۔“ اور حدیث پاک میں فرمایا، ”نہیت زنا سے بھی

”خُتّ ثَر ہے۔“ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۳۱ حدیث ۲۱) غیبت کی وجہ

سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۵ ص ۶۱۱)

**جَنَابَت** (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے

وَن جُنُب (یعنی بے غسل) رہا روزہ نہ گیا۔ (کُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۷۲) مگر اتنی

دیر تک قصداً (یعنی جان بوجھ کر) **غُسل** نہ کرنا کہ نماز قضا

ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا، جس گھر میں

**جُنُب** ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔“

(جہاد شریعتی حصہ ۵ ص ۱۱۶)

تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چھائی اور ٹھوک کے ساتھ خلق سے اتر گئی تو

روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ خَلْق میں محسوس ہوتا ہوتا روزہ جاتا

رہا۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۹)

خُصُوكِ يَا بَلْغَمِ مَنْ فِي آيَا پھر اُسے نکل گئے تو روزہ نہ گیا۔

(رَدُّ الْمُحْجَارِ ج ٢ ص ٣٧٢)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ذکر و شریف پر مہم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اسی طرح ناک میں ریشہ جمع ہوگئی، سانس کے ذریعے کھینچ کر نکل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ (ابنِ ماجہ)

**مَكْرُوٰهَاتِ رَوْزَةٍ** اب روزہ کے مکروہات کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہو تو جاتا ہے مگر اس کی ثورائیت چلی جاتی ہے۔ لفظ ”نمی“ کے تین حروف کی نسبت سے پہلے تین احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ پھر فقہی احکام عرض کئے جائیں گے۔

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن غزو جَلِّ دُبَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ غزو جَلِّ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۲)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُجَسِّم، غریبوں کے ہمدِ مَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: روزہ سِر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ غرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: ”تُحُوْثِ یا غیبت سے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۴ حدیث ۳)





ہر جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں سے بہت کچھ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ حضرت سیدنا عمار بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: ”میں نے بے شمار بار سرکارِ والا تبار، بِإِذْنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔“

(ترمذی ج ۲ ص ۱۷۶ الحدیث ۷۲۵)

## ”رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ“ کے بارہ خُروُف کی نسبت سے مکروہاتِ روزہ پر مُشتمل ۱۲ پیرے

تُحُوْتُ، پُخْلُی، غَیْبٌ، بَدْرُنْگاہی، گالی دینا، بلا اجازتِ شرعی کسی کا دل دکھانا، داڑھی منڈانا وغیرہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں گُراہیتِ آتی اور روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔

روزہ دار کا بلا عذر کسی چیز کو چکھنا یا چبنا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بد مزاج ہے کہ نمک کم یا بیش ہوگا تو اُس کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔ اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں۔ چبانے کیلئے عذر یہ ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں چبا سکتا اور کوئی خُرمِ غذا نہیں جو اُسے کھلائی جاسکے، نہ خُض و نفاس لے والی یا کوئی اور ایسا ہے

لے خُض و نفاس کی حالت میں عورت کو روزہ، نماز، تلاوت، ناجائز و گناہ ہے۔ نمازِ شُعاف ہے مگر بعدِ فراغتِ روزہ قطعاً کرنا لائق ہے۔



فرہان مصطفیٰ<sup>۱</sup> : اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور عمدہ ذہنی و جسمانی تربیت پر مبنی ایک ایسا نصاب تعلیم ہے جس کی مدد سے طلبہ کی شخصیت کو

کہ اُسے چبا کر دے۔ تو بچے کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چباناملز وہ نہیں۔ (لَوْ مُخْصَر ج ۲ ص ۳۹۵) مگر پوری احتیاط رکھئے اگر خلق سے نیچے کچھ اتر گیا تو روزہ گیا۔

**چکھنا کسے**  
**کہتے ہیں؟**

**چکھنے** کے معنی وہ نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے  
یعنی کسی چیز کا مزہ ذرّ یافتہ کرنے کیلئے اُس میں سے  
تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یوں ہو تو کراہیت کیسی

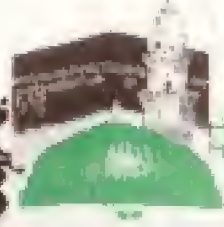
روزہ ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ صرف زبان پر رکھ کر مزہ دڑ یا ٹٹ کر لیں اور اُسے ٹھوک دیں۔ اُس میں سے خلق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

کوئی چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا تو ایسی صورت میں چکھنے میں خرچ نہیں ورنہ مُکْرُوہ ہے۔

(دُرُ مُخْتَار ج ۲ ص ۳۹۵)

**بیوی کا توبہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔** ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان پچھنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہیں۔ یوں ہی مباشرتِ فاحشہ (یعنی شرمگاہ





ترجمہ: "میں نے اپنے رب سے سنا ہے کہ روزہ رکھنا اور روزہ رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نواز دے گا۔"

سے شرمگاہ نکراتا) (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۶)۔

**مُغْلَب** یا مُشک وغیرہ سونگھنا، داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سر مد لگانا مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۷)

روزے کی حالت میں ہر قسم کا **عِطْر** سونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۷)

روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی سنت ہے، مسواک خشک ہو یا تر، اگرچہ پانی سے ترکی ہو، زوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وقت بھی مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۹)

**اکثر** لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب حنفیہ کے خلاف ہے۔ (ایضاً)


اگر مسواک پچانے سے ریشے بھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ تعریج شدہ ج ۱ ص ۵۱۱) اگر


۱۔ شادی شدگان بچوں وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ نمبر 386,385 پر مسئلہ نمبر 42,41 کا مطالعہ فرمائیں۔




فرو جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ہر ایک بات کو اللہ کے پاس بردہ کرنا اور اللہ کے ہر نذیر کو پاک نہ ہونے دینا۔

روزہ یاد ہوتے ہوئے مسواک کا ریشہ یا کوئی جو حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

 وضو و غسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے گلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۹۹)

 بعض اسلامی بھائی روزہ میں بار بار ٹھوکتے رہتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں ٹھوک نہیں نگلنا چاہئے، ایسا نہیں۔ البتہ منہ میں ٹھوک اکٹھا کر کے نگل جانا، یہ تو بغیر روزہ کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (بہار شریعت صفحہ ۱۲۹)

 رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضَعْف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا نانہائی کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ (فتاویٰ مختار ج ۳ ص ۱۰۰) جسکی حکم معمار و مزدور اور دیگر مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضَعْف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ ادا کر سکیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: "مَنْ تَزَّوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ نِكَاحًا وَتَزَّوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ نِكَاحًا وَتَزَّوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ نِكَاحًا"۔

**آسمان پر سے**  
**کاغذ کا پرزہ گرا**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شرعی احکام  
سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی  
عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی میں

عاشقانِ رسول کے ساتھ سٹوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر  
کے تجربہ کر لیجئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ  
حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بہار گوش گزاری کی  
جاتی ہے۔ پُختا نچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا  
خلاصہ ہے: ”ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات  
لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں  
بھی لڑکی کی ولادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام  
ذہن کے مطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ  
بند کر دیا ہے! میں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے  
مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مَنّی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا  
کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر  
لکھا تھا **سَلَامٌ**۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت



غرضان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس سیرا کر رہا تھا اس نے کچھ پروردگار کی حکمت و مہربانی دیکھی۔

سے میرے یہاں مدنی مٹے کی آمد ہو گئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مدنی مٹے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عزوجل کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مدنی قافلے کی برکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولاد نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی مٹے تولد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اللہ الحمد للہ غزوہ جمل میں علقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آگے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ ربِّ مدنی مٹے ملیں، قافلے میں چلو

کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری مٹا مٹی ملیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مانگی مراد ملنا بھی نعام! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے کی برکت سے کس

طرح من کی مرادیں بر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جو ایک بار روزہ پاک پر حوالہ فرمایا اس پر اس وقت عمل کیا ہے۔

ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ ثرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مَنیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رَبِّ الْعِبَادِ عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ کوئی

بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں

عَلَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا  
وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(پ ۲ البقرہ ۲۱۶) بُری ہو۔

یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس  
ضممن میں ملاحظہ ہوں تین فرامین

بیٹی کے فضائل

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:-

- ۱۔ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عزوجل میں اُس جہاد کرنے والے کی مثل اجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۶ حدیث ۲۶۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)
- ۲۔ جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ لہجھا سلوک کرے تو

داخلِ جنت ہوگا۔ (جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۶۶ حدیث ۱۹۱۹ دارالمنکر بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: "مَنْ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَجِدْهُ إِلَّا بِرَأْسِهِ مَلَأَ بِرَأْسَهُ خَمْرًا وَكَانَ يَتَمَتَّعُ بِهَا فِي بَيْتِهِ".

﴿۳﴾ جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ **اللہ** عزوجل انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحب مال ہو جائیں)۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشاد نبوی سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کاؤ کر کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شرح السنۃ للبخاری ج ۶ ص ۴۵۲ حدیث ۳۳۵۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یروایت فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر مانگنے کے لیے آئی (بعض مجبوریوں میں مانگنا جائز ہے یہ بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھیں مجبوریوں میں پھنسی ہوں گی اس لیے سوال درست تھا)۔ تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اس واقعہ کا تذکرہ کھڑور سے کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان



**فرمانِ مصطفیٰ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص بھوک پر روزہ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بیٹیوں کے ساتھ مُجَلّا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے آگ (جہنم) سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

(صحیح مسلم ص ۱۴۱ حدیث ۲۶۲۹ دارالین حزم بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور**

سُنّتوں بھرے اجتماعات میں رُحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مجمعِ مسلمین اقرب بقبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں، جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) جَمْع ہوئے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، تخریج شمس ج

۲۱ ص ۱۸۱، نمبر شرح جامع صفحہ ۱ تحت الحدیث ۷۱۴، ج ۱ ص ۳۱۲، طبعة دار الحدیث مصر)

بالفرض دعاء کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی حُزفِ شکایتِ زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بہتری کس بات میں ہے اس کو یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر



ترجمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ کی ایک روزہ اور ایک چاندنی رات میں صوم کیا ہے۔

شکر ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۴۹ اور ۵۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بَلِّغْ ذَلِكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ  
مَا يَشَاءُ يُهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ أَرَادَ  
يُهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ  
أَوْ يَزْوَجَهُمْ ذَكَرًا أَوْ أُنثَىٰ  
وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيْبًا  
إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيْرٌ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے  
آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے  
جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور  
جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے  
اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بیشک  
وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ  
اللہ الہادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے  
جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا  
لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی  
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا انبیاء



قرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اللہ کی طرف سے پاک و طہارت کا اس پر عطا کیا ہے۔

حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدہ نائیکیں علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدہ عائشہ ریح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(بحر الرغبات ص ۷۷۷)

**روزہ رکھنے کی مجبوریاں** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض**

مُجْبَرَات میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعَاف نہیں وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا رکھنا فرض ہے۔ البتہ قضا کا گناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ”بہار شریعت“ میں ”ذَرِّمْتَار“ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سَفَر و حَمْل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اکراہ (یعنی اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عَضُو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ”اکراہ سے مراد یہی ہے“) و نقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں اِنْ دُجُوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گناہ گار نہیں۔

(ذَرِّمْتَار، زُدَّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۰۲)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے کہ تم ہر روز روزہ رکھو۔

**سفر کی تعریف** دورانِ سفر بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ سفر کی مقدار بھی ذہن نشین کر لیجئے۔ سیدی

و مرشدی امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تحقیق کے مطابق شرعاً سفر کی مقدار ساڑھے ستاون میل<sup>۵۷</sup> (یعنی تقریباً بانوے

کلومیٹر) ہے جو کوئی اتنی مقدار کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ اب شرعاً مسافر ہے۔ اُسے روزہ ٹھہا کر کے رکھنے

کی اجازت ہے اور نماز میں بھی وہ قصر کرے گا۔ مسافر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رکعت والی فرض نمازوں میں اُسے قصر کرنا واجب ہے

نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور جہالتاً (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نماز کا پھیرنا بھی واجب ہے۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۷۰)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بناء پر آج تک جتنی بھی نمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رکعتی فرض قصر کی نیت سے دو دو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں

مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں۔ سنتیں اور وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں کرنا

ہے۔ یعنی ان میں چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی سنتوں





قرآن مجید: "وَلَا تَجْعَلُوا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ سَبَبًا لِلْجِدَادِ فِي الْأَمْرِ" (اور نہ اپنے آپس میں دوستی کو آپس کے جھگڑنے کا سبب بنائے۔)

اور وٹ کی رنگتیں پوری ادا کی جائیں گی۔ دوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دن سے کم مدت تک قیام کی نیت تھی **مُسافر** ہی کہلائے گا اور **مُسافر** کے احکام رہیں گے۔ اور اگر **مُسافر** نے وہاں پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کر لی تو اب **مُسافر** کے احکام ختم ہو جائیں گے۔ اور وہ **مقیم** کہلائے گا۔ اب اسے **روزہ بھی** رکھنا ہوگا اور نماز بھی قصر نہیں کرے گا۔ سفر کے متعلق ضروری احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے بہار شریعت حصہ چہارم کے باب ”نماز مسافر کا بیان“ کا مطالعہ فرمائیں۔

**معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں** کوئی سخت بیمار ہو اور اسے روزہ رکھنے کی صورت میں مرض بڑھ جائے

یادیر میں شفا یابی کا گمان غالب ہو تو ایسی صورت میں بھی روزہ **قضاء** کرنے کی اجازت ہے۔ (اس کے تفصیلی احکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی قولہ، بخار یا دڈ و سر کی وجہ سے لوگ **روزہ** ترک کر دیا کرتے ہیں یا **مَعَاذَ اللَّهِ** مزاجل رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی **روزہ** چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عمر بھی روزے رکھے، اس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "وَمَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ رُكُوعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ہر ایک پر نماز کی ایک رکعت ہوگی جس پر آپ ﷺ نے نماز کی تاکید کی ہے۔)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ روزہ نہ رکھنے کے**  
**اعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بیان کیا جائے لفظ ”کرم“ کے تین حروف کی**  
**نسبت سے تین احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔**

### سفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو

ﷺ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی  
 ہیں، حضرت سیدنا حمزہ بن عمرؓ و اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روزے رکھا  
 کرتے تھے۔ انہوں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، میکہ جو رو  
 سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ غُزُو جُلِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
 وسلم سے دریافت کیا، سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: ”چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۰ حدیث ۱۹۴۳)

ﷺ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولہویں  
 رَمَضَانَ الْمُبَارَك کو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
 کے ساتھ ہم جہاد میں گئے، ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ  
 رکھا۔ نہ تو روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انہوں نے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھو چڑھو اور پاک کی کڑی کر، بے شک جہنم سے لے کر جہنم تک ہے۔

اُن پر۔ (صحیح مسلم ص ۵۶۴ حدیث ۱۱۱۶)

 حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مَدِیْنَةُ الْمَدِیْنَةِ کے تاجدار، غریبوں کے غمگسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ خوشگوار ہے: **اللہ** عزوجل نے **مُسافر** سے آدھی نماز مُعاف

فرمادی۔ (یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھے) اور مُسافر اور

دُودھ پلانے والی اور حاملہ سے **روزہ مُعاف** فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس

وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدر پوری کر لیں)


(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۷۰ حدیث ۷۱۵)

”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ“

کے <sup>۳۳</sup>تینتیس **حُرُوف** کی نسبت سے **روزہ**

نہ رکھنے کی اجازات پر مبنی ۳۳ پیرے

(مگر وہ مجبوری ختم ہو جانے کی صورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہوگا)

 **مُسافر** کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۲۰۲)

 اگر خود اُس مُسافر کو اور اُس کے ساتھ والے کو **روزہ** رکھنے میں ضرر

(یعنی نقصان) نہ پہنچے تو **روزہ** رکھنا **سُفَر** میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن



**غور خان مصطفیٰ** اور (علامہ فضیل دین) ایضاً اس کے کتاب میں ایک دفعہ لکھتے ہیں کہ یہ کتاب ۱۰ سال کی عمر میں لکھی گئی تھی۔

میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

(کُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۰۵)

مسافر نے ضحوة کھری لے سے پیشتر اقامت کی اور ابھی کچھ کھایا

نہیں تو روزہ کی نیت کر لینا واجب ہے۔ (الجواهر فی النہرۃ ج ۱ ص ۱۸۶)

مثلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد میں ہے اور آپ باب المدینہ کراچی سے حیدر آباد کیلئے چلے اور صبح دس بجے پہنچ گئے اور صبح صادق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پینا نہ تھا تو اب روزہ کی نیت کر لیجئے۔

دن میں اگر سفر کیا تو اُس دن کا روزہ چھوڑ دینے کیلئے آج کا سفر عذر

نہیں۔ البتہ اگر دورانِ سفر توڑ دیں گے تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گناہ

ضرر ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۱۱۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

اگر سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سفر کیا تو (اگر کفارے کے

شرائط پائے گئے تو) **گفّارہ** بھی لازم آئے گا۔ (ایضاً)

اگر دن میں سفر شروع کیا (اور دوران سفر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان

پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اور اب اگر آ کر روزہ

تَوَرُّدُ الْاَتُو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفارہ بھی واجب ہے۔ اگر

۱۔ ضحوة کھجری کی تعریف روزے کی نیت کے بیان میں گزر چکی ہے۔



عزیز جان! اسٹیج پر تھی، اس فلم کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے، ان کے ہاتھوں پر آواز آئی کہ یہ تمہاری گواہی کیلئے ضرورت ہے۔

دوران سفر ہی توڑ دیا ہوتا تو صرف **قضاء** رکھنا فرض ہوتا جیسا کہ نمبر ۴ میں گزرا۔  
(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ توڑ سکتا ہے مگر صبر

کیا تو اُجر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ص ۲۳۴ پر غور)

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ٣ ص ٤٠٢)

ساتھ نے دس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔

(رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۰۲)

جن لوگوں نے ان مجبوریوں کے سبب روزہ توڑا ان پر فرض ہے کہ

اُن روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں۔ لہذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قبل نفل روزے رکھے

تو یہ نقلی روزے ہو گئے، مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد آئندہ

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے آنے سے پہلے پہلے قِہَا رکھ لیں۔ حدیث

پاک میں فرمایا، ”جس پر گزشتہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی قضاء باقی ہے اور وہ

نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے قبول نہ ہوں گے“

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۱۵) اگر وقت گزرتا گیا اور قضا روزے نہ رکھے



ہر صائم، صائمہ کو اس کے لیے ایک مرتبہ نماز، ایک مرتبہ روزہ، ایک مرتبہ حج و عمرہ کی ضرورت ہے۔

یہاں تک کہ دوسرا رَمَہان شریف آ گیا تو اب قِصاء روزے رکھنے کی بجائے پہلے اسی رَمَہان المبارک کے روزے رکھ لیجئے۔ قِصاء بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قِصاء کی نیت کی جب بھی قِصاء نہیں بلکہ اسی رَمَہان شریف کے روزے ہیں۔

(فَرَمَحْتار ج ۳ ص ۴۰۵)

**حَمَل** والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچہ کی جان جانے کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَہان المبارک میں دودھ پلانے کی نوکری اختیار کی ہو۔ (فَرَمَحْتار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۰۲)

**بُھوک** اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح ہو یا نقصان عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ (فَرَمَحْتار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۰۲)

**مَریض** کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں لہتا ہونے یا سببِ رُست کو بیمار ہو جانے کا خُمانِ غالب ہو تو اجازت ہے کہ اُس دن روزہ نہ رکھے۔ (بلکہ بعد میں ڈھا کر لے) (فَرَمَحْتار ج ۳ ص ۴۰۲)

**اِنْ صُورَتوں میں غالب خُمان کی قید ہے، تَخَضُّ و تَهْمُّ نا کافی ہے۔ غالب**



فرمانِ مصطفیٰ: اصل اعتدال میں اس طرح کھجور کا ثرود شریف پر حوالہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

گھمان کی تین صورتیں ہیں۔ ﴿۱﴾ پہلی صورت یہ ہے کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جاتی ہے ﴿۲﴾ دوسری یہ کہ اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے۔ ﴿۳﴾ تیسری یہ کہ کسی مسلمان حاذق (یعنی تجربہ کار اور اپنے فنِ طب میں ماہر) طبیب مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی علامت ہو، نہ تجربہ، نہ اس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب (مثلاً داڑھی منڈے ڈاکٹر) کے کہنے سے افطار کر لیا یعنی روزہ توڑ ڈالا تو شرائط پائے جانے کی صورت میں **قضاء** کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۴۰۴)

**خیض** یا نفاس کی حالت میں نماز، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوتِ قرآن پاک یا اثران پاک کی آیاتِ مقدّسہ یا ان کا ترجمہ منجھونا یہ سب بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۸، ۸۹)

**خیض** و نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ منجھپ کر کھائے یا ظاہر ا۔ روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔ (الخوفرة النيرة ج ۱ ص ۱۸۶)

مگر منجھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً خیض والی کے لئے۔

(بہار شریعت حصہ ۵ ص ۱۳۵)



شرعیات کے مسائل اور احکامات کے بارے میں جو سوال آئے ہیں ان کے جوابات کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں بھی لکھا گیا ہے۔

۱۷ **”شیخ فانی“** یعنی وہ مُعْتَرِ بُوْرُگ جن کی عُمر اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آئندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمید ہے۔ انہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لہذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فِدَیہ) ایک صَدَقَۃٔ فِطْر (صَدَقَۃٔ فِطْر کی مقدار دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے۔) کی مقدار **مِسْکِین** کو دیدیں۔

(قرْمَحْتار ج ۳ ص ۴۱۰)

۱۸ **اگر** ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۷۲)

۱۹ **اگر** فِدَیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو دیا ہو **اِلَّا** یہ صَدَقَۃٔ نُفْل ہو گیا۔ اُن روزوں کی **قِصَاص** رکھیں۔ (عَالِمِکَرِی ج ۱ ص ۲۰۷)

۲۰ **یہ** اختیار ہے کہ شروعِ رَمَہَان ہی میں پورے رَمَہَان کا ایک دَم فِدَیہ دے دیں یا آخر میں دیں۔ (عَالِمِکَرِی ج ۱ ص ۲۰۷)

۲۱ **فِدَیہ** دینے میں یہ ضروری نہیں کہ چھتے فِدَیہ ہوں اُتنے ہی مَسَاکِین کو



غرضانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) پر روزہ صلاۃ و شریعت پر سے گناہ و قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دن کے بھی دیئے جاسکتے

(قرنِ مختار ج ۳ ص ۴۱۰)

**نفل** روزہ قصدِ اثر و ع کرنے والے پر اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے

کہ توڑ دیا تو قضا واجب ہوگی۔ (ردّ المحتار ج ۳ ص ۴۱۱)

اگر آپ نے یہ عثمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذمہ کوئی روزہ ہے مگر

روزہ شروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قسم کا کوئی روزہ

نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو مجھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر

فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو قضا واجب ہوگی۔

(قرنِ مختار ج ۳ ص ۴۱۱)

**نفل** روزہ قصدِ انہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا۔ مثلاً دورانِ روزہ

عورت کو حیض آ گیا، جب بھی قضا واجب ہے۔

(قرنِ مختار ج ۳ ص ۴۱۲)

**عید الفطر** یا بقر عید کے چار دن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام

میں سے کسی بھی دن کا روزہ نفل رکھا تو (چونکہ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا

حرام ہے لہذا) اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں۔ نہ اس کے توڑنے پر



غیر ملکی مسکنین: اگرچہ روزہ ۲۳ روزہ ہوتا ہے مگر اس کے ۲۳ سال کے گناہات ہوں گے۔

**قضاء واجب**، بلکہ اس کا توڑ دینا ہی واجب ہے۔ اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پوری کرنی واجب ہے مگر ان دنوں میں نہیں، بلکہ اور دنوں میں۔ (ردُّالمُحَار ج ۳ ص ۴۱۲)

**تفّل** روزہ ملا عذر توڑ دینا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اذیت ہوگی تو تفّل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عذر ہے۔ (مُبَحْنُ اللہ شریعت کو احقر ام مسلم کا کس قدر لحاظ ہے) بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضاء رکھ لے گا اور ضَحْوۃ ٹھہری سے پہلے توڑ دے بعد کو نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸)

**دعوت** کے سبب ضَحْوۃ ٹھہری سے پہلے روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا شخص اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔ لیکن اگر دعوت کرنے والا شخص اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸ کو یہ)



ضرر جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہاک خاک آلودہ کس کے پاس بھرا کر دیکھو، کچھ چاندی کا نہ پائے۔

**نفل** روزہ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سبب توڑ سکتا ہے۔

اور اس میں عصر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عصر نہیں۔

(فَرْمَنْحَار، رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۴۱۴)

**عورت** بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور مکنت و قسَم کے روزے نہ

رکھے اور رکھ لئے تو شوہر خود اسکا ہے مگر توڑے گی تو قَهَاء واجب ہوگی

مگر اس کی قَهَاء میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے۔ یا شوہر اور اس

کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاقِ بائن (طلاقِ بائن اُس طلاق کو کہتے

ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، اب شوہر رجوع نہیں کر سکتا) دے

دے یا مرجائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ خرچ نہ ہو، مثلاً وہ

سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت

کے بھی قَهَاء رکھ سکتی ہے بلکہ وہ منع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتہ

ان دنوں میں بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۴۱۵)

**رَمَضَانُ الْمُبَارَك** اور قَهَاء رَمَضَانُ الْمُبَارَك کیلئے شوہر کی اجازت کی

کچھ ضرورت نہیں بلکہ اُس کی ممانعت پر بھی رکھے۔

(فَرْمَنْحَار، رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۴۱۵)





خبردار! اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا واجب ہے۔

اگر آپ کسی کے ملازم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اجازت کے بغیر **نفل روزہ** نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزہ کی وجہ سے کام میں سستی آئے گی۔ ہاں۔ اگر روزہ رکھنے کے باوجود آپ باقاعدہ کام کر سکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پورا ہو جاتا ہے۔ تو اب **نفل روزہ** کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۶)

**نفل روزہ** کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۶)

ماں باپ اگر بیٹے کو روزہ **نفل** سے منع کر دیں اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اطاعت کرے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۶)

اب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے بارہ حروف کی نسبت سے ”الخیر“ ان چیزوں کے متعلق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صرف قضاء لازم آتی ہے۔ قضاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے بعد قضاء کی نیت سے ایک روزہ رکھ لیں۔



فرومان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر پہنچا تو اس نے اچھ رو رو کر کہتے: حاضریں وہ بہت ہو گئیں۔

## قضاء کے بارے میں ۱۲ پیرے

یہ عثمان تھا کہ صُح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صُح ہو چکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اس روزہ کی قضا کرنا ضروری ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

(رَدُّ الْمَحَار ج ٢ ص ٣٨٠)

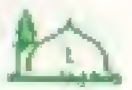
کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی **اکراہ شرعی** پایا گیا۔ اب چونکہ مجبوری ہے، لہذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو **صرف قضاء** لازم ہے۔ (فَرْصَاح ج ۲ ص ۴۰۶) اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی قَتْلُ یا عُضْوُ کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال، اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب ”اکراہ شرعی“ پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اس روزہ کی قضا لازمی ہے۔

**مَحُول** کرکھایا، پھیلایا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا اِخْتِلَام  
ہوایا تھے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گھمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔  
اب قصد اکھالیا تو صرف قہواء فرض ہے۔ (ذکر مختار ج ۳ ص ۳۷۵)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے مجھ پر ایک بار از رو پاکسوز حائلِ تعالیٰ اس پر دس بخشیمیں ہے۔

روزہ کی حالت میں ناک میں دوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی



قضاء لازم ہے۔ (فردِ مختار ج ۳ ص ۳۷۶)

بھڑ، کنکر، (ایسی) مٹی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ



وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گھمن کرتے ہوں۔ ان سے بھی

روزہ ٹوٹ گیا مگر صرف قضاء کرنا ہوگا۔ (فردِ مختار ج ۳ ص ۳۷۷)

بارش کا پانی یا اولِ خلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازم

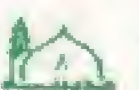


ہے۔ (فردِ مختار ج ۳ ص ۳۷۸)

بہت سارا پسینہ یا آنسو نکل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضاء کرنا ہوگا۔ (ایضا)



گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا



چلا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس صورت میں بھی روزہ گیا اور

قضاء کرنا ہوگا۔ (ردُّالمُحْتار ج ۳ ص ۳۸۰)

اسی طرح گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ کھاپی لیا اور بعد میں



معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء

کریں۔ (ردُّالمُحْتار ج ۳ ص ۳۸۰)

اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی سلامِ ن کی آواز گونج اٹھی یا اذان





فَرَمَانِ مَسْکُونِہ (مجلد ترقی و تہذیب، ص ۱۸۱) جس سے کہ یہاں پر جنگ ۱۹۴۷ء ہوا، پاکستان کے قیام سے پہلے ہی مسلمانوں نے روزہ رکھنا شروع کر دیا۔

مغرب شروع ہو گئی اور آپ نے روزہ افطار کر لیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سلازن یا اذان تو وقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اس میں آپ کا قصور ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ ٹوٹ گیا! اسے قضاء کرنا ہوگا۔ (ماعدود میں رِقَا الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۸۳)

آج کل چونکہ لا پرواہی کا دور دورہ ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سلازن، ریڈیو، ٹی. وی. کے اعلان بلکہ مسجد کی اذان پر بھی ماسکفاء کرنے کے بجائے خود سحری و افطار کے وقت کی صحیح صحیح معلومات حاصل کرے۔ وضو کر رہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دماغ تک چڑھ گیا یا خلق کے نیچے اتر گیا، روزہ دار ہونا یا نہ تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازم ہے۔ ہاں اگر اس وقت روزہ دار ہونا یا نہ تھا تو روزہ نہ گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

**کفارے کے احکام** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر توڑ دینے سے بعض صورتوں میں صرف قضا لازم آتی ہے اور



فرمان مصطفیٰ: اصل روزہ مالک اس علم (جو شخص) جو روزہ پاک چھٹا بھول گیا، ورنہ کارا نہ بھول گیا۔

بعض صورتوں میں قحطاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہو جاتا ہے۔ اس کے بارے میں چند احکام بیان ہوں اس سے پہلے یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ روزہ کا کفارہ کیا ہے۔

## روزہ رکے کفارہ کا طریقہ

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لوٹڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں، جیسا کہ آج کل لوٹڈی غلام نہیں ملتے۔ تو اب پئے وڑ پئے

ساتھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صدقہ فطر یعنی دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اُس کی رقم کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکتھے ساٹھ صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقہ فطر دیں۔ روزوں کی صورت میں (دورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، پہلے کے روزے شامل



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے تم پر ایک روزہ رکھا وہ اس پر اس کا اجر ملے گا۔

حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ رکھ چکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے شمار نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(مُلخص از رد المحتار ج ۲ ص ۳۹۰)

جو کوئی رات سے ہی روزے کی نیت کر چکا ہو اور پھر صبح یا دن میں کسی بھی وقت بلکہ اگر اِطہار سے ایک لمحہ بھی قبل کسی صحیح مجبوری کے بغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ انسانی نفرت نہ کرتی ہو (مثلاً کھانا، پانی، چائے، پھل، بسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عمدہ (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب رَمَہان شریف کے بعد اس روزہ کی قِضاء کی نیت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا کفارہ بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گُزرا۔

**”یا اللہ کرم کر“ کے گیارہ خُرُوف**

**کسی نسبت سے کفارہ سے مُتَعَلِق ۱۱ پیرے**

رَمَضانُ الْمُبَارَک میں کسی عاقل بالغ مُقیم (یعنی جو مُسافر نہ ہو) نے ادا کئے روزہ رَمَہان کی نیت سے روزہ رکھا اور بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے کھانا اور پانی کے بغیر روزہ رکھا تو اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔

بُجھ کر جماع کیا یا گروایا، یا کوئی بھی چیز لذت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی **قضاء** اور **کفارہ** دونوں لازم ہیں۔

(رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۳۸۸)

جس جگہ روزہ توڑنے سے **کفارہ** لازم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ **رَمَضَانَ الْمُبَارَك** کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ صرف **قضاء** کافی ہے۔

(المَوْهَرَةُ النِّبَرَةُ ج ۱ ص ۱۸۰)

مَی آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو **کفارہ** لازم نہیں۔

(رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۳۷۰)

**إِحْتِلَام** ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اس کے باوجود کھالیا تو **کفارہ** لازم ہے۔

(رَدُّ الْمَحَار ج ۳ ص ۳۷۰)

اپنا لُغَاب ٹھوک کر چاٹ لیا۔ یا دوسرے کا ٹھوک نگل لیا تو **کفارہ** نہیں مگر محبوب کالذات یا مُعْظَم دینی (یعنی بڑے بڑے) کا تَبَرُّک کے طور پر ٹھوک نگل لیا تو **کفارہ** لازم ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)



موسمِ صفرؑ (۱۰ صفر ۱۴۴۱ھ) میں جہاں بھی ہو، روزہ رکھنا اور روزہ رکھنا تک پہنچنا ہے۔

**غُرُوزہ** یا **تُرُوز** کا پھلکا کھایا۔ اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے کھین کرتے ہوں، تو **کفارہ** نہیں، ورنہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)


**کچے** چاول، باجرہ، مسُور، مونگ کھائی تو **کفارہ** لازم نہیں، یہی حکم کچے ہو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو **کفارہ** لازم۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

**سَحَری** کا نوالہ منہ میں تھا کہ صُبح صادق کا وقت ہو گیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نگل لیا تو ان دونوں صورتوں میں **کفارہ** واجب اور اگر نوالہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو صرف **قضاء** واجب ہوگی **کفارہ** نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

**باری** سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دن تھا لہذا یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا، روزہ قصد آتوڑ دیا تو اس صورت میں **کفارہ** ساقط ہے (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں صرف قضاء کافی ہے) یوں ہی عورت کو مُعِیْن تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا اس نے قصد آروزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو **کفارہ** ساقط ہو گیا۔ (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں صرف قضاء کافی ہے)۔ (دُرُ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۳۹۱)



نورین مصطفیٰ رحمہ اللہ (مدرسہ اسلامیہ) نے یہ تحریر لکھی ہے کہ روزہ کی وجہ سے اللہ کے تمام عبادوں کے لیے نیکو عمل ہیں۔

 اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا

ابھی کفارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دونوں دو رمہان کے ہوں اور اگر دونوں

روزے ایک ہی رمہان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک

ہی کفارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (الخوۃ النيرة ج ۱ ص ۱۸۲)

 کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے


بعد کوئی ایسا اثر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہے یا بغیر اختیار ایسا اثر

نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو

اس دن حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا

جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے

ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اثر ہے۔ (الخوۃ النيرة ج ۱ ص ۱۸۱)

 جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک

بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان

میں کفارہ دینا ہوگا۔ (الکفر المختار و رد المختار ج ۳ ص ۴۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل

اسلامی معلومات سے اکثر مسلمان بالکل

**روزہ برباد ہونے سے بچاؤ!**



غرضِ حق تعالیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے جو کچھ ہمیں روزہ رکھنا ہے، اس کا حال ہے کہ اس کے لئے ہر ایک کو علم ہو۔

کورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ بعض اوقات عبادت ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ **افسوس!** کہ اب تمام تر توجہ صرف اور صرف دنیوی علوم و فنون کے حصول پر ہی ہے۔ آہ! اب سنتیں سیکھنے کیلئے، عبادات کے احکامات کی معلومات حاصل کرنے کیلئے ہماری اکثریت کو فرصت ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی درد مند اسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش کرے بھی تو ناگوار گزرتا ہے۔ عبادات میں اس قدر غلط باتیں خلط ملط ہو گئی ہیں کہ پناہ خدا عزوجل! انہیں میں سے **سحری** اور **افطار** بھی ہے۔ ان کے بارے میں بھی بعض لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضد بھی کرتے ہیں۔ مثلاً **سحری** کے آخری وقت کے بارے میں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، ”جب تک صبح کا اتنا اجالا پھیل جائے کہ چوٹیاں نظر آنے لگیں اُس وقت تک سحری کا وقت باقی رہتا ہے۔“ اسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک **فجر** کی اذان کی آواز آتی رہے **سحری** کھانے پینے میں مہیا تھ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخری اذان کی آواز ختم ہونے تک کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ عجب تماشہ ہے! ذرا سوچئے تو کسی! اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں اذان کی آواز ہی نہ آئے تو اب کیا کریں گے؟ **اللہ** عزوجل کی عبادت کا ذوق رکھنے والو! اپنی عبادت کو چند



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو روزہ رکھے وہ اپنے لیے عبادت ہے۔

منوں کی غفلت کے سبب برباد مت کیجئے۔ سحری کے بیان میں ص 165 پر بھی سورۃ البقرہ کی یہ آیت مُقَدِّمہ گوری، اس کو پھر بغور ملاحظہ فرمائیے:-

ترجمہ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَكُونُ

یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے

لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے

الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُوا

پہنچت کر۔ پھر رات آنے تک روزے

الصِّيَامَ إِلَى الْبُيُوتِ

(پ ۲ البقرہ ۱۸۷) پورے کرو۔

ظاہر ہے اس آیت مُقَدِّمہ میں نہ چوٹی ٹیوں کا تذکرہ ہے نہ اذان فجر کا۔ بلکہ صبح صادق کا ذکر ہے۔ لہذا اذان کا انتظار نہ کیا کریں، مُعْتَبِرِ نَفْسِہِ نِظَامُ الْاَوْقَاتِ (نام ٹیمبل) میں صبح صادق اور غروب آفتاب کا وقت دیکھ کر اسی کے مطابق سحری و افطار کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عین شریعت و سنت کے مطابق ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا اجترام کرنے، اس میں روزے رکھنے، خرواج ادا کرنے، تلاوت کلام پاک اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ اور ہماری عبادات قبول فرما اور محض اپنے فضل و کرم سے ہماری مغفرت فرما۔

اٰمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ اَلَا مِیْنُ مَلٰئِکَہِہٖ عَلَیْہِہٖ السَّلَامُ



قرآن مجید کی روشنی میں اسلام کے حقیقی اقدار اور اس کے حقیقی اقدار کے بارے میں

## الحمد للہ میں بدل گیا! <sup>مزدجل</sup> تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول کے کیا کہنے اور مدنی قافلوں کی بھی کیا بات ہے۔ ترغیب کیلئے ملا خط ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نو جوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبح بہاراں بننے کی سہیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر بیٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی **الحمد للہ** عزوجل مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے



فرمانِ مسطورہ (علیہ السلام) میں ہے: تم جہاں کی اونچے پروردگار کو کہہ دو، تمہیں تک پہنچتا ہے۔

مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار وَاَوُّ الْفُضُولِ ستوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اقربا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خِیْل اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خِیْل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک کہ نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

تُو نے خرید کر مجھے اُمول کر دیا

میں نے نمازیوں میں بیٹھنا کیسا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ

نے! بُری صُحبتوں کا کتنا زبردست نقصان ہوتا ہے۔ بُری صُحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ ٹھوٹھو کرتے ہیں اور اچھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سَت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ عزوجل یاد آ جائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور آخرت کی اُلفت میں زیادتی ہو۔ مُصاحب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ



فہرست مصنفین (ملفوظات علیہ السلام) : میں نے کچھ دوسری مرتبہ کیا، دوسری مرتبہ ۱۳۷۷ھ کا ہے جو حاضری سے تیار ہے۔ کچھ دوسری مضافات ملے گی۔

علیہ والہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نمازیوں کی بابت پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: (بے نمازیوں کو) بہ نرمی سمجھائیں ترک نماز و ترک جماعت و ترک مسجد پر قرآن عظیم و احادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضرور نفع پہنچے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷ سورۃ الذریت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذِكْرُ قَاتِ الذِّكْرِى كُنْفَعُ  
المُؤْمِنِينَ ﴿٥٠﴾ (پ ۲۷ التَّوْبَةِ ۵۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا  
مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اللہ کے کلام و احکام یاد دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلانا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذریعے سے دباؤ ڈالیں اور یوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، میل جول یک لخت ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۷ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے:)

﴿لَا مَأْوٰی لِبٰیْسِیْكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ  
بَعْدَ الذِّكْرِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِیْنَ﴾  
(پ ۷ الانعام ۶۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے  
شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے  
پاس نہ بیٹھ۔

تقریماً شدہ  
(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۹۱، ۱۹۲)



فرمانِ معظمہ و سلطنتِ عالیہ: جس سے مجھ پر ایک بارہ زور پاک پڑ جائے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فِيضَانِ تَرَاوِيحِ

## دُرود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”دعاء آسمان و زمین کے درمیان مُعلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں  
چڑھتا (یعنی دعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی پر دُرود نہ بھیجے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ میں جہاں

ہمیں بے شمار نعمتیں میسر آئی ہیں انہی میں

تراویح کی سُنّت بھی شامل ہے اور سُنّت

کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن

کے مہکتے پھول عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تراویح پڑھنا اور اس میں کھڑے ہونا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک عبادت ہے۔

ہے، ”جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی دوست میں میرے ساتھ ہوگا۔“

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۱۰ حدیث ۲۶۸۷)

**رَمَضَانَ میں تراویح سنتِ مؤکدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار ختم قرآن بھی سنتِ مؤکدہ۔ ہمارے امام اعظم سیّدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

رَمَضَانَ الْعَبَّارُک میں اسٹھ بار قرآن کریم ختم کیا کرتے۔ تیس دن میں تیس رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینتالیس برس عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۳۷)

ایک روایت کے مطابق امام اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے زندگی میں

55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قرآن مجید ختم فرمائے تھے۔

(عقود الجنان ص ۲۲۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امامِ ائمۃ سیّدنا امام اعظم (ابو حنیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس برس کامل ہر رات ایک رُکعت میں قرآن کریم ختم

**تِلَاوَتِ اَوَّلِ اَیَّامِ الشَّہْرِ**



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حج و عمرہ کا رواج دیا اور وہ پاک و طافہ تعالیٰ اس پر اس کو بھیجتا ہے۔

کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تصریح شدہ ج ۷ ص ۶۷۶)

علمائے کرام رَجَمَتُہُمُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سَلَفُ صَالِحِینَ (رَجَمَتُہُمُ اللہ العزیز)

میں بعض اکابر دن رات میں دُخْتُم فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزانِ الشریعہ

از امام عبد الوہاب شعرائی (قُدس سرۃ النورانی) میں ہے کہ سیدی علی مرصفی قُدس سرۃ

الرتبانی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار خَتَم فرماتے۔ (المیزان الشریعہ)

الکبریٰ ج ۱ ص ۷۹) آثار میں ہے، امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی

المرتضیٰ شیر خدا محرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکونین بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن

مجید شروع فرماتے اور دہنا (سیدھا) پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف خَتَم ہو

جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ تصریح شدہ ج ۷ ص ۴۷۲) حدیث شریف میں ارشادِ مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی سواری تیار

کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سواری پر زین کس دی جائے (یہ) زبور

شریف خَتَم فرمالیتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۳۴۱۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کو سو سو آئے کہ ایک دن**

میں کئی بار بلکہ لمحہ بھر میں خَتَم قرآن پاک یا خَتَم زبور شریف کیسے ممکن ہے؟ اس کا





﴿قُرْآنٌ مُّحَقَّقٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ پڑھے اللہ عزوجل اُس پر رحمتیں نازل فرماتے۔

جواب یہ ہے کہ یہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کی کرامات اور حضرت سیدِ ناداؤد علی نبیائہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُعْجزہ ہے اور مُعْجزہ اور کرامت وہی ہیں جو عَادۃٔ مُحَال یعنی ناممکن ہوں۔

افسوس! آج کل دینی معاملات میں سستی

## حَرْفِ چَبَانَا

کا دور دورہ ہے، عموماً تراویح میں قرآنِ مجید

ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہو پاتا۔ قرآنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وہی حافظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح

سے جلد فارغ کر دے۔ یاد رکھیے! تراویح کے علاوہ بھی تلاوت میں حَرْفِ چَبَا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافظ صاحب پورے قرآنِ مجید میں سے

صرف ایک حَرْف بھی چبا گئے تو ختمِ قرآن کی سنت ادا نہ ہوگی۔ لہذا کسی آیت میں کوئی حَرْف ”چَب“ گیا یا اپنے ”مُخْرَج“ سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے

بغیر پلٹ پڑیے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوس ناک امر یہ بھی ہے کہ حَقُّا کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا!

تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) جہاں میں تم جہاں بھی ہو، پڑھو اور پڑھو کہ تمہارا ذکر و دعا تک پہنچتا ہے۔

ہمدردانہ مدد فی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! **اللہ** عزوجل کی ناراضگی بہت بھاری پڑے گی لہذا بلا تاخیر تجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحب کی مدد سے از ایحاء تا ایجاب اپنا حفظ درست فرمائیں۔ مدد لینا کا خیال رکھنا لازمی ہے نیز **مَدَّ، عَزَّہ، اِظْہار، اِثْخا** وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ بذکر الطریقہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ”**فروضوں** میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں **مُتَوَسِّط** (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے **نوافل** میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم ”مَدَّ“ کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ ترتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔“ (الدر المنثور و رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۲)

پارہ ۲۹ سورۃ المزمّل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

**وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا** ۵ ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے

۱۔ واؤ، ی اور الف ساکن اور قمل کی حرکت نوافل ہو تو اس کو مد اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں (نصاب التجوید ص ۹ المدینۃ العلمیۃ باب المدینۃ)، (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے ذیر اور الف کے پہلے زیر۔)



فرمانِ مصطفیٰ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ" (کون کوئی جو قرآن کی تلاوت کرے، جنت میں داخل ہوگا)۔

حوالے سے "ترتیل" کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: "یعنی قرآن مجید اس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات و الفاظ رکن سکے"۔ (غلاوی رضویہ، تخریج شلہ ج ۶ ص ۲۷۶) نیز فرض نماز میں اس طرح تلاوت کرے کہ جُدا جُدا ہر حرف سمجھ آئے، ثر و اتح میں مُتَوَاصِط طریقے پر اور رات کے ٹوافل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (فَرْغُ مَخَارِجِ ج ۱ ص ۸۰) مَدَارِکُ التَّنْزِيلِ میں ہے: قرآن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ حُرُوفِ جُدا جُدا، وقف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے "ترتیل" اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔

(تفسیر مدارک التنزیل ج ۱ ص ۲۰۳، غلاوی رضویہ تخریج شلہ ج ۶ ص ۲۷۸، ۲۷۹)

**تراویح بغیر اجرت پڑھنا** پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر **اخلاص** پیدا کرنا ضروری ہے اگر حافظ

اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قرآن پاک پڑھے گا تو ثواب تو دور کی بات ہے، **الْثَّائِبُ جَاهٍ أَوْ رِيَاكَارِي** کی تباہ کاری میں جا پڑے گا۔ اسی طرح **اجرت** کا لین دین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو **اجرت** نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں **تراویح** پڑھانے اسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے



غیر متجانس مصطفیٰ (اصلی متجانس حل والی نظم) چھ ہر ڈیڑا باک کی کثرت کر رہے تاکہ یہ تھاہ سے لئے تھاہ ہے۔

کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلہ وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافظ صاحب اصلاح نیت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ حدیث مبارک میں ہے، **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ**۔ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولینا  
شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں  
اجرت دے کر میت کے ایصالِ ثواب کیلئے

تلاوت و ذکر و نعت  
کی اجرت حرام ہے

ختمِ قرآن و ذکر اللہ عزوجل کر دینے سے مُتَعَلِّق جب اِسْتِغْتَاء پیش ہو تو جواباً ارشاد فرمایا: ”تلاوتِ قرآن و ذکرِ الہی عزوجل پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فعلِ حرام کے مُرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اُسموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سُخت و اشدّ (یعنی شدید ترین جُرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقہ جائزہ شَرِعیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے)



حضرت صاحبِ مکتبہ (رحمۃ اللہ علیہ) اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب نہ بگاڑنے اور نہ اس کیلئے کھڑکے بنانے کی ضرورت ہے۔

تو اُس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نو کر رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَيَّن (مقرر) کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے، ”میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت کیلئے اس اجرت پر نو کر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔“ وہ کہے، ”میں نے قبول کیا۔“ اب وہ اتنی دیر کے واسطے اجیر (یعنی ملازم) ہو گیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فلاں مہینے کے لئے اتنا قرآنِ عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا دُرود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۳، ۱۹۴)

اس مبارک فتویٰ کی روشنی میں تراویح کیلئے

## تراویح کی اجرت کا شرعی حیلہ

حافظ صاحب کی بھی ترکیب ہو سکتی ہے۔ مثلاً مسجد کی کمیٹی والے اجرت طے کر کے حافظ

صاحب کو ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں نمازِ عشاء کیلئے امامت پر رکھ لیں اور حافظ صاحب بِالتَّبَع یعنی ساتھ ہی ساتھ تراویح بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضَانَ المبارک میں تراویح بھی نمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں روزانہ تین گھنٹے کیلئے (مثلاً رات ۱۱:۵۸) حافظ صاحب کو نوگری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی



خیر صانع مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کثرتِ عبادت کا اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر روز ایک چار ماہرہ کو ان کے لئے عطا فرماتا ہے۔

بتادیں۔ اگر حافظ صاحب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافظ صاحب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مؤذنی ہو یا کسی قسم کی مزدوری جس کام کیلئے بھی اجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اجرت یا تنخواہ کا لین دین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو مثلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ جب حافظ صاحب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسبت ہو گا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صراحۃً یعنی واضح طور پر رقم کی مقدار بتانی ہوگی، مثلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظ صاحب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ہاں حافظ صاحب کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافظ صاحبان، یا نعت خوان غیر پیسوں کے تراویح، قرآن خوانی یا نعت خوانی میں حصہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہر ایک مرتبہ تراویح پڑھ کر نماز پکڑ لے گا۔ (صحیح مسلم)

وجہ سے ناجائز کام کا ارتکاب نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے پاک روزی حاصل کریں۔ اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حیلے کے ذریعے بھی رقم حاصل کرنے سے گریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔ ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریا کاری سے بچا پاتا ہوگا! **ازہ** ہے مقتدر! ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ بیان کردہ حیلے کے ذریعے رقم حاصل کر لے اور چپ چاپ خیرات کر دے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ ریا کاری سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا رب غزو و جُلُ جانے۔

من دہل

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

**ختمِ قرآن** جہاں تراویح میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ **ستائیسویں شب کو ختم** کریں۔ رقت و سوز کے ساتھ اختتام ہو اور یہ احساس

دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرآن پاک پڑھایا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جھنجھی بھی نہ رہی، اخلاص میں بھی کمی تھی۔ صد ہزار افسوس!



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر رحم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دنیوی شخصیت کا کلام تو توجہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب کے خالق و مالک اپنے پیارے پیارے **اللہ رب العزت** غزوِ جَل کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك چند گھنٹوں کا مہمان رہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اس طرح کے تھوڑا سا جما کر اپنی لاپرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر رو نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ ایتھوں کی نفل بھی اچھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قرآن و فراقِ رَمَہان میں ایک آدھ قطرہ آنسو ٹپک کر مقبول بارگاہِ الٰہی غزوِ جَل ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صدقے خدائے غفار غزوِ جَل بھی حاضرین کو بخش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی	نام رکھنا ہے ترا	یا رب!
غیب میرے نہ کھول مختار میں	نام مختار ہے ترا	یا رب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل	نام غفار ہے ترا	یا رب!
تو کریم اور کریم بھی ایسا		
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب!		

**تراویح کی جماعت**  
**بدعتِ حسنہ**  
 اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب،  
 مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب غزوِ جَل و صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی

اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا۔ پُناچہ صاحبِ قرآن، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ



غیر ملکی مصنفین یا ممبروں کی مدد سے انگریزی میں لکھی گئی کتابیں ان کے لیے قابل ذکر ہیں۔

والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے **رَمَحَان** میں **قیام** کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صغیرہ گناہ) پھر اس اندیشے کی وجہ سے ترک فرمائی کہ کہیں امت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا **عمر فاروق اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اقتداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا **اُبَیّ ابنِ کعب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کا امام بنا دیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا، **نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ**۔ یعنی ”یہ اچھی بدعت ہے“۔

(گنج بخاری ج ۱ ص ۶۵۸ حلیہ ۲۰۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوب رب ذوالجلال غزوہ جمل و سلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کو ہمارا کتنا خیال ہے! محض اس خوف سے تراویح پر بیٹھنے کی فرمائی کہ کہیں امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس حدیث پاک سے بعض وساوس کا علاج بھی



”فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہر روز ہفت روزہ شریف پڑھنے کا جس فیست کے دن اس کی تکامت کرے گا۔“

ہو گیا۔ مثلاً تراویح کی باقاعدہ جماعت سرکارِ نامہ ارسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچھے اچھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرؒ اَلَا تَامِ سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نہیں کیا وہ کام سیدِ نافرورقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شخصِ اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالمِ مہارسلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تاقیامت ایسے اچھے اچھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازتِ مرحمت فرمادی تھی۔ چنانچہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُمم سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، ”جو کوئی اسلام میں **لِیَحْطِطْ طَرِيقَه** جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخصِ اسلام میں **بِمَا طَرِيقَه** جاری کرے اُس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۳۸ حدیث ۱۰۱۷)

**”کرم یا نبی اللہ“** بارہ حروف کی نسبت سے 12 بدعاتِ حسنہ

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا، قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے نئے طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** نکلنے کا بھی جارہے ہیں جیسا کہ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے تم کو دوزخ سے زیادہ ڈراؤنا اور پاک باغ سے زیادہ دلکش کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

﴿۱﴾ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی

باقاعدہ جماعت کا اہتمام کیا اور اس کو خود اچھی بدعت بھی قرار دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم

ہوا کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان

بھی جو اچھا نیا کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حسنہ کہلاتا ہے ﴿۲﴾ مسجد میں امام

کیلئے طاق نما محراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر بن

عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد النبوی الشریف علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ

والسلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصل کی اس نئی ایجاد (بدعتِ حسنہ) کو اس قدر

مقبولیت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجد کی پہچان اسی سے ہے ﴿۳﴾ اسی طرح

مساجد پر گنبد و مینار بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے منارے بھی

سرکارِ مدینہ و صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علیہم الرضوان کے دور میں نہیں تھے ﴿۴﴾

ایمانِ مفصل ﴿۵﴾ ایمانِ مجمل ﴿۶﴾ چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ

دوسرا اور ان کے نام ﴿۷﴾ قرآنِ پاک کے تیس پارے بنانا، اعراب لگانا ان میں

رُکوع بنانا، رُکوعِ اوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت

جلدیں چھاپنا وغیرہ ﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اشاد پر جرح

کرنا، ان کی صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع وغیرہ اقسام بنانا ﴿۹﴾ فقہ، اصولِ فقہ و





خبر بیان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ناک خاں ۱۳۴۲ھ میں لکھی گئی تھی کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے...

علمِ کلام ﴿۱۰﴾ زکوٰۃ و فطرہ مسکینہ رائے سبج الوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا ﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج کرنا ﴿۱۲﴾ شریعت و طریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادری نقشبندی، سہروردی اور چشتی۔

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ان دو احادیث مبارکہ (۱) کُلُّ بِدْعَةٍ ضَالَّةٌ وَ کُلُّ ضَالَّةٍ فِی النَّارِ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (سنن النسائی ج ۲ ص ۱۸۹) (۲) شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَالَّةٌ یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۴۳۰ حدیث ۸۶۲)

کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیث مبارکہ حق ہیں۔ یہاں بدعت سے مراد بدعتِ سیئہ (سنی، ی، ع، ف) یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے چنانچہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی بدعت جس سے اللہ اور



غرضانِ حقیقہ، اہلِ توحید، علمِ دین کے پاس نہ لڑ کر ہو، نہ لڑ کر نہ ہو، نہ لڑ کر نہ ہو، نہ لڑ کر نہ ہو۔

اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی بدعت کو جاری کرنے والے پر اس بدعت پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔ (جامع ترمذی ج ۴ ص ۳۰۹ حدیث ۲۶۸۶) ایک اور حدیث مبارک میں مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیے پُچھا نہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، **اللہ** کے مَحْبُوب، دَانِائے غُیُوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْغُیُوبِ غَزَوْجَلْ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَخَذَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ“ (صحیح بخاری شریف ج ۶ ص ۲۱۱ حدیث ۲۶۹۲) یعنی ”جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔“ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اصل دین میں نہ ہو وہ بدعتِ سیئہ یعنی بُری بدعت ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو سنت پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

**حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الفوی**

حدیثِ پاک، ”وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ کے تحت فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اصول اور قواعدِ سنت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی





فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر رُز و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

شریعت و سنت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعتِ ضَلالت یعنی گمراہی والی کہلاتی ہے۔

(أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ جِ أَوَّلُ ص ١٣٥)

بہر حال اچھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضروری ہے ورنہ کئی اچھی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر

ان کو صرف اس لئے تڑک کر دیا جائے کہ قرۃ العین

بدعتِ حسنہ کے  
بغیر گزارہ نہیں

مثلاً شیعہ یعنی (۱) شاخِ خیرِ الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم  
الرحمۃ (۲) تابعین عظام اور (۳) تبع تابعین کرام رحمہم اللہ السلام کے ادوار

پُر انوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نظام ہی نہ چل سکے، جیسا کہ دینی مدارس، ان میں درسِ نظامی، قرآن و احادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور بدعتِ حسنہ میں شامل

ہیں۔ بہر حال ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقیناً یہ سارے اچھے اچھے کام اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلاموں

کے لئے ثوابِ جاریہ کمانے کے بے شمار مواقع فراہم کر دیئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے صدقہ جاریہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں





نور محمدیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج پر ایک بار زور دیا کہ چھ ماہ قبل اس پر ہوں، جتنی بھیجتا ہے۔

ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی۔ کسی نے اذان سے پہلے زُروء و سلام پڑھنے کا رواج ڈالا، کسی نے عید میلاد منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھومیں مچاتے مدنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی نے اعراسِ بزرگانِ دین و جنتہم اللہ المبین کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَتِ اسلامی** والوں نے سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں **اُذْکُرُوا اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو)** اور **صلُّوا علی الحبيب (یعنی حبیب پر زور دیجو)** کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر **اللہ اللہ** اور زُروء و سلام کی پُر کیف صداؤں کا حسین سماں قائم کر دیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

**سبز گنبد کی نارت** سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ

اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بدعتِ حسنہ ہے کیوں کہ وہ سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اس کی مختصر معلومات بھی حاصل کر لیجئے۔



عن ابنِ عباسؓ: (سُئل عن رجلٍ من بني نضلة مات في يومٍ من أيامِ رمضانٍ، قال: ما كان له من عملٍ صالحٍ غيره).

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ انور پر سب سے پہلا گنبد شریف ۶۷۸ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زرد رنگ کروایا گیا اور وہ پہلا گنبد کہلایا،

پھر مختلف ادوار میں تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ھ (1483ء) میں کالے پتھر سے نیا گنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عشاق اُس کو قُبَّةُ الْبَيْضَا یا ”گنبدِ بیضاء“ یعنی سفید گنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ھ (1572ء) میں

انتہائی حسین گنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالباً مینا کاری کے دلکش و جاذب نظر منظر کے باعث وہ رنگ برنگ گنبد کہلایا۔ ۱۲۳۳ھ (1818ء) میں از سر نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس پر

سبز رنگ کیا گیا۔ جو الْقُبَّةُ الْخَضْرَاءُ یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں رد و بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خدام کے ہاتھوں اوپر جا کر لپٹ جاتا ہے۔ گنبدِ خضر ا جو کہ یقیناً قطعاً بدعتِ حسنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مریخ، آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ جو اس کو عینِ ادا (یعنی

بغض کی وجہ سے) مٹانا چاہے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مٹ جائے گا۔

گنبدِ خضر ا خدا تعالیٰ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ تعالیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور اس کا ثواب ملے گا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ان جیسے تمام نواہدِ ایجادِ نیک کاموں کی بنیاد وہی حدیثِ پاک ہے جو **مسلم شریف** کے حوالے سے، ص ۱۳ پر گوری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے۔

ﷺ **دیارِ مصطفیٰ** ﷺ **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضروری معلومات کے حصول کی خاطر**

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عزّوجلّ دعوتِ اسلامی اہل حق کی سنتوں بھری تحریک ہے اس کی ایک ایمان افروز بہار سنئے اور جھومے پُناچہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اختتام پر عاشقانِ رسول کے بے شمار مَدَنی قافلے** سنتوں کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں بین الاقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج

کالونی (باب المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک

۱۔ مقرر شہر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کی کتاب **مُطَاب** "جاء الحق و دُفع الباطل" میں بدعات اور ان کی اقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔



قرآن مجید: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھرپور ایک پاک و عظیم شہر میں رہ کر تبلیغ کی۔

مسجد میں قیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو مَدَنی قافلے میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بہت خوش ہوئے، دعوتِ اسلامی کی حقیقت کے دل و جان سے مُعرف ہو کر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

**اچھوں سے**  
**محبت کے فضائل**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!

عاشقانِ رسول کی محبت کی بَرَکت سے ایک خوش

قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ لہذا ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کرنی اور اچھوں سے

مَحَبَّت رکھنی چاہئے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو اچھوں سے

مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ رضائے الہی عزوجل کیلئے

اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے کے سات فضائل سنئے اور جھومئے۔ ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے تم پر اس حد تک تاکید کی کہ اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو جائے گا۔

رکھتے تھے آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (صحیح مسلم، ص ۱۳۸۸، حدیث ۲۵۶۶) ﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجب ہوگئی۔ (الموطا، ج ۲ ص ۴۳۹، حدیث ۱۸۲۸) ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے ثور کے منبر ہونگے۔ انبیاء و شہداء اُن پر غبطہ (یعنی رشک) کریں گے۔ (سنن الترمذی، ج ۴ ص ۱۷۴، حدیث ۲۳۹۷، دار الفکر بیروت) ﴿۴﴾ دو شخصوں نے اللہ کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے ثور نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی۔ (مُسَبِّحُ الْاِسْمَان، ج ۶ ص ۴۹۲، حدیث ۹۰۲۲، دار الکتب العلمیہ بیروت) ﴿۵﴾ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں اُن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں کون رہے گا فرمایا: وہ لوگ جو اللہ کیلئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔



خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھڑے ہو اور پڑھو کہ تمہارا ڈھنڈا کب بجتا ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۶، ص ۴۸۷، حدیث ۲۰۰۹۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت) ﴿۶﴾ **اللہ**

کیلئے مَحِیْتُ رکھنے والے عرش کے گرد یا قوت کی گُرسی پر ہوں گے۔ (المعجم

الکبیر ج ۴، ص ۱۵۰، حدیث ۳۹۷۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت) ﴿۷﴾ **جو کسی سے**

**اللہ** کے لیے مَحِیْتُ رکھے **اللہ** کے لیے دشمنی رکھے اور **اللہ** کے لیے دے

اور **اللہ** کے لیے مَنَع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُد، ج ۲، ص ۲۹۰، حدیث ۴۶۸۱)

”تراویح پڑھے اور خدا و رسول کی رحمتیں لوٹے“ کے ۲۵

خُرُوف کی نسبت سے تراویح کے 35 مَدَنی پھول

تراویح ہر عاقل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سنتِ مؤکدہ

ہے۔ (تَرْغُوبُ مَخْتَار، ج ۲، ص ۱۹۳) اس کا تَرْک جائز نہیں۔

تراویح کی بیس رُکعتیں ہیں۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد

میں بیس رُکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(السُّنَنِ الْكُبْرَى، تَهْكَمِي ج ۲، ص ۶۹۹، حدیث ۴۶۱۷)

تراویح کی جماعت سنتِ مؤکدہ عَلٰی الْكُفَايَةِ ہے۔ اگر مسجد کے


سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب إِسَاعَات کے مُرْتَكِب ہوئے

(یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا





عمر حنین مصنفین: "اسلامی زندگی میں اس علم، عمل، اور پوری زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رضا و رغبت کے لیے صرف ہو کر۔"


جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (مداد ج ۱ ص ۷۰)


 **تراویح** کا وقتِ عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔


(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

 **عشاء** کے فرض و **وتر** کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (المنہاج ج ۲ ص ۹۴) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کور و سبت ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔


 **مُسْتَحَب** یہ ہے تراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدمی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (المنہاج ج ۲ ص ۱۹۵)

 **تراویح** اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (المنہاج ج ۲ ص ۱۹۴)

 **بہتر** یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں دُودِ ذکر کے دس سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (المنہاج ج ۲ ص ۱۹۵)

 **تراویح** کی بیس رکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر دُور رکعت پر **قعدہ** کرنا فرض ہے۔ ہر **قعدہ** میں **التَّحِيَّاتُ** کے بعد دُور و شریف بھی پڑھے اور طاق رکعت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں **ثناء** پڑھے اور امام **تَعُوذُ وَ قَسْمِہ** بھی پڑھے۔

(المنہاج ج ۲ ص ۱۹۶)

 **جب** دُور رکعت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دُور رکعت پر الگ الگ نیت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نود و پاک کی کثرت کرے، تک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کرے اور اگر میں رکعتوں کی ایک ساتھ نیت کر لی تب بھی جائز ہے۔

(الترغیب ج ۲ ص ۴۹۴)

 **بلاعد** تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام زجنہم اللہ

تعالیٰ کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔

(الترغیب ج ۲ ص ۴۹۹)

 **تراویح** مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت

ادا کی تو ترک جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں


پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶) عشاء کے فرض مسجد میں باجماعت


ادا کر کے گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلاعد شرعی مسجد کے

بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشاء کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو ترک

واجب کے گنہگار ہوں گے۔ اس کا تفصیلی مسئلہ فیضانِ سنت کے باب

”پیٹ کا قفل مدینہ“ ص 135 پر ملاحظہ فرمائیے۔

 **نابالغ** امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

 **بالغ** کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز شی کہ قفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

 **تراویح** میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنت مؤکدہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۵۸)



مذہبِ اسلامی کے نام سے کتاب کی تصانیف کے لیے سب سے زیادہ قابلِ توجہ کتاب ہے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لکھی گئی ہے۔

۱۱۶ اگر با شرائط حافظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے ختم نہ ہو سکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاسِ دُوبار پڑھ لیجئے، اس طرح بیس رکعتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

۱۱۷ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طہیر کے ساتھ (یعنی ادنیٰ آواز سے) پڑھنا سنت ہے اور ہر سورۃ کی ابتدا میں آمین پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔ مُتَاَخِرِین (یعنی بعد میں آنے والے کھمبائے کرام و جنہم اللہ تعالیٰ نے ختم تراویح میں تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں اَلَمْ سے مُفْلِحُونَ تک پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۲۷)

۱۱۸ اگر کسی وجہ سے (تراویح) کی نماز فاسد ہو جائے تو جتنا قرآنِ پاک اُن رکعتوں میں پڑھا تھا اُن کا اعادہ کریں تا کہ ختم میں نقصان نہ رہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)


۱۱۹ امام غزالی سے کوئی آیت یا سورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)






فروغان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کریم سے روزہ پاک ۳۰ دنہ نماز و روزہ پاک پامانہدے گا وہی کچھ مقرر ہے۔


 **الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ ختم قرآن میں نقصان نہ**

ہو۔ مثلاً تین مساجد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جاسکتا ہے۔


 **دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے**

آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)


 **تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان**

کے بدلے کی دو رکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)


 **سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو**

یاد ہو اُس کا اعتبار ہے، اگر امام خود بھی تذبذب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد

ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

 **اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ؟ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔**

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

 **افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی**



فوائدِ مستطرفة: امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تراویح پڑھ کر نماز پڑھا ہے۔

حرج نہیں اسی طرح ہر شفع (کہ دو رکعت پر مشتمل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رکعت کی قراءت مساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

امام و مقتدی ہر دو رکعت کی پہلی پر **قضاء** پڑھیں (امام اعمود اور بسم اللہ بھی پڑھے) اور الصبیحات کے بعد زود ابراہیم اور دعا بھی۔

(در مختار ج ۲ ص ۴۹۸)

اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتی ہو تو تشہد کے بعد **اللھم صل علی محمد و آلہ** پراکتفا کرے۔ (در مختار ج ۲ ص ۴۹۹)

اگر ستائیسویں کو (یا اس سے قبل) قرآن پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رمضان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

ہر چار رکعتوں کے بعد اتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں۔ اس وقفے کو **ترویخہ** کہتے ہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

ترویخہ کے دوران اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا زود کروڑ اور تلاوت کرے یا تنہا نفل پڑھے (در مختار ج ۲ ص ۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:-



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نور و شریف پر مولا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَانَ ذِي  
الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ ۝ وَالْقُدْرَةِ ۝ وَالْكِبَرِيَّاتِ  
وَالْجَبَرُوتِ ۝ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
وَلَا يَمُوتُ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ  
وَالرُّوحِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ يَا مُجِيزُ  
يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بعض رُکعتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویجہ بھی مُسْتَحَب ہے، اگر

لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

بعض معتقدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رُکوع کرنے والا ہوتا ہے اُس

وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ منافقین کی مشابہت ہے۔ چنانچہ

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲ میں ہے **وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ**

**قَامُوا كَسَلَى** (ترجمہ کنز الایمان: اور) منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو

ہارے جی سے) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اٹھ گیا

تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدہ اولیٰ میں ہوتے

بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔

اگر قعدہ میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو التَّحِيَّاتِ پوری کئے





موسمِ رمضان میں ہر روز صبح کی نماز میں پڑھنا اور شام کی نماز میں پڑھنا اور عشاء کی نماز میں پڑھنا اور فجر کی نماز میں پڑھنا اور...

غیر نہ کھڑے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۶، مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی)

۳۳ **رمضان شریف میں وتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔** مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وتر بھی تنہا پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۶)

۳۴ **ایک امام کے پیچھے عشاء کے فرض، دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور تیسرے امام کے پیچھے وتر پڑھے اس میں خرچ نہیں۔**

۳۵ **حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض و وتر کی جماعت کرواتے تھے۔ اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

**تراویح پڑھاتے۔** (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزوجل! ہمیں نیک، مخلص اور دُرست پڑھنے والے حافظ صاحب کے پیچھے اخلاص و دل جمعی کے ساتھ ہر سال تراویح ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قبول بھی فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**الحمد لله عزوجل دعوتِ اسلامی پر اللہ**  
**کینسر کا مریض اٹھ کھڑا گیا**  
عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پروردگار جنتِ فردوس میں اپنے کلمہ کا پڑھنا سب سے بہتر ہے۔

علیہ والہ وسلم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لا علاج قرار دے دیا ان کا مدنی قافلوں میں خیر سے علاج ہو گیا پُچھا پڑی پور (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہا کس بے (باب المدینہ کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ کینسر کے مریض تھے انہوں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ شُرکائے قافلہ ڈھارس بندھاتے اور ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صُبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں تپ ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی خلق سے نکل پڑی اُن کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔ مدنی قافلے سے واپسی پر جب ڈاکٹروں سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کے مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اُن کا کینسر کا مرض ختم ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَوَ خَلْدُہ بِالْکُلِّ رُوبَہ صَحَّتْ ہو گئے۔

اَلْسَرْدُ کِیْنَسَرُ یَا ہُو دَرْدِ کَر دِیْکَا مَوَلٰی حِفْظَا قَافِلَہٗ مِیْن چَلو  
دور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں بَقَعْلِ حُدَا، قَافِلَہٗ مِیْن چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



میرا حق مسطورہ و علیہ غلو ہے، علم کا جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا تو تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فیضانِ لیلۃ القدر

## دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ غَزُو جَلَد  
سُئِلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ جَسْتِ نَشَانِ هَے، ”جس نے مجھ پر دن میں ایک  
ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جَسْتِ میں اپنا ٹھکانہ  
نہ دیکھ لے۔“  
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَیْلَةُ الْقَدْرِ اِجْتِهائی بَرَکَتِ والی رات

ہے اس کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے  
جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رُزِ جَسْرُود میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے  
ہیں۔ جیسا کہ ”تفسیر صاوی جلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے، ”اِنِّیْ اِظْهَرْتُهَا فِی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص رمضان میں روزہ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ذَوِیْنَ الْمَلَأِ الْأَعْلٰی - ترجمہ: اسے (یعنی امورِ تقدیر کو) مقرر فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ اور بھی مُتَعَدِّد شرافتیں اس مبارک رات کو حاصل ہیں۔ مُقَرَّر شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں: ”اس شب کو لیلَةُ الْقَدْرِ چند وُجُوہ سے کہتے ہیں ﴿۱﴾ اس میں سال آئندہ کے اُمور مقرر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنی تقدیر یا قَدْر بمعنی عزّت یعنی عزّت والی رات ﴿۲﴾ اس میں قَدْر والو اقرانِ پاک نازل ہوا ﴿۳﴾ جو عبادتِ اس میں کی جاوے اُس کی قَدْر ہے ﴿۴﴾ قَدْر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قَدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے اسے شبِ قَدْر یعنی قَدْر والی رات کہتے ہیں۔“ (مواعظِ نجیبہ ص ۶۲)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے: ”جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اس کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۰ حلیہ ۲۰۱۴)

لہذا اس مقدّس رات کو ہر گز ہرگز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے۔ اس رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی

83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے جو ہر ایک ان پانچ چھ ماہِ شعبان میں روزِ رجب بھیجا ہے۔

جراثی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس "زیادہ" کا علم اللہ عزوجل جانے یا اس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اس رات میں حضرت سیدنا جبریل (علیہ السلام) اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس مبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا خاص انخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ کنز الایمان: انازل (عزوجل) کے نام

سے شروع جو نیت بہر بان رحمت والا۔

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور

تُم نے کیا جانا، کیا شب قدر؟ شب قدر ہزار

مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور

جبریل (علیہ السلام) اترتے ہیں اپنے رب

کے حکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صبح

چکنے تک۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَمَا اَدْرِيكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

سَهْرَةٍ تَنْزُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ

فِيهَا يٰۤاٰدِن رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرِ

سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

(ب ۲۰ سورۃ القدر)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر سال ہر سال میں اس طرح کے ایک چھ ماہہ خدائی اس پر ہر سال نازل فرماتا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کس قدر اہم رات ہے کہ اس**

کی شانِ مبارک میں **اللہ** عزوجل نے پوری ایک سورت نازل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس سورہ مبارکہ میں **اللہ** عزوجل نے اس مبارک رات کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی ہیں۔

مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اسی سورہ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں ”اس رات میں **اللہ** عزوجل نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مدت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اسے جُذرتج نازل کیا۔“  
(از تفسیر صاوی ج 6 ص 2398)

”تفسیر عزیزی“ میں ہے کہ جب ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ

**ہمراہِ رحیم ہو گئے**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اُنہوں کی طویل عمروں اور اپنی اُمت کی قلیل عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوار اُمت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک دل شفقت سے بھر آیا اور **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم **رحمید** ہو گئے کہ میرے اُمتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ پُچھا نہ **اللہ** عزوجل کی رحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کچھ روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ تم تک پہنچتا ہے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی۔

(تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۱۲۱)

## ایمان افزوزحاکیت

سورۃ قدر کا شان نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین

کرام نے ایک نہایت ہی ایمان افزوزحاکیت بیان کی ہے۔ اس کا مضمون کچھ اس طرح ہے، کہ حضرت فتمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کفارِ نابھجار نے جب دیکھا کہ حضرت فتمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی

خرابہ کار نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط زنجیروں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر ان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ بے وقایہ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو زنجیروں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو





خود جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ساری باتیں اور ساری باتیں کہہ کر اپنے دل سے نکال دیں۔

حرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رستیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آزاد ہو گئے۔ پھر اپنی بیوی سے استفسار کیا، ”مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟ بے وقایہ بیوی نے وفاداری کی نقلی اداؤں سے ٹھوٹ موٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کر رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان رستیوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔“ بات رفع دفع ہو گئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوجود بے وقایہ بیوی نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ انہیں باندھ دے۔

**آخر کار** ایک بار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دہرا دی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آزاد کر رہی تھی۔ دورانِ گفتگو (حضرت) **شَمْعُون** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کر دیا کہ مجھ پر **اللہ** عزوجل کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔



مُرَمَّنِ مَصْلُفِي (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور پاک کی کثرت کر رہے تھے۔ یہ قہار سے لئے ہمارے ہے۔

مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی مگر ہاں، ”میرے سر کے بال“۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

**آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار مَوْقِعہ پا کر**

اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نشہ میں ہر مست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

**کُفَّارِ بَدِ اطوار نے حضرت مُنْعُون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو ایک سُون سے باندھ دیا اور اِنجھائی بے دردی اور سفاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔ اپنے ولی کا بل کی بے گسی پر رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہر قہار و غضب جبار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بد نصیب بیوی پر قہرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور وہ بھی خا کسٹر ہو گئی۔**

(ماعود لزُمُكاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۶۰۶)



مذکورہ مسئلہ! اور جو حدیث میں ہے کہ اس نے کتاب میں جو حدیثیں لکھی ہیں ان کی تعداد چار سو ہے۔

## ہماری عمر میں تو بہت قلیل ہیں

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرت **شَمُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادات و جہاد و تکالیف و مصائب کا تذکرہ سنا

تو انہیں حضرت **شَمُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رشک آیا اور ماہِ ربوٰت، آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، "یا رسول اللہ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طلبِ معاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر امورِ دنیوی میں بھی کچھ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم تو حضرت **شَمُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے۔ یوں بنی اسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔"

**اُمّت** کے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سن کر غمگین ہو گئے۔ اُسی

وقت حضرت سیدنا **حُجَیْر بنِ اَیْمَن** علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضرِ خدمتِ بابرکت

ہوئے اور **اللہ** عزّوجلّ کی جانب سے **سُورۃ قَدْ اُنزِلَ** کی۔ اور تسلی دے دی گئی

کہ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ترنجیدہ نہ

ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات



فَرَحَانِ مَسْكُونَةٍ (سَلَامٌ عَلَى رُسُلِهِمْ) لَوْحَانِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (وَكُلُّ مَا قَرَأَ مِنْهُ لِيَكُنْ مِنْ كُتُبِ الْحَقِّ)

عنائتِ فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں میری عبادت کریں گے تو حضرت فتمخون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔

(ماخوذ از تفسیر عزیزی ج ۴ ص ۴۳۴)

اے ہمیں قدر کہاں؟ اللہ اکبر غزو جیل! میرے بیٹھے اسلامی بھائیو! اے رُحمن غزو جیل!

اپنے محبوب ذیشان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر کس قدر مہربان ہے اور اُس نے ہم غلاموں پر ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے کس قدر عظیم الشان احسان فرمایا کہ اگر شبِ قدر میں عبادت کر لیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شبِ قدر کی قدر کہاں! ایک صحابیہ کرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اتنا بڑا انعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ اُنہوں نے تو اس کی قدر بھی کی مگر ہم ناقذ روں کو تو عبادت کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اس عظیم الشان انعام کو ہم غفلت کی نذر کر دیتے ہیں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی دل میں

عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

مدنی انعامات کے  
کارڈ کی برکت



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں کم از کم ایک بار کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

سے ہر دم وابستہ رہئے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عز و جل سنتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہ علم دین کیلئے 92 دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مَنوں اور مَنیوں کیلئے 40 مَدَنی انعامات سوالات کی صورت میں مُرَثَب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتدائی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو پختا نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے کارڈ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولہ دے دیا گیا ہے **بِمَدَنی انعامات کا کارڈ** ملنے کی بَرَکت سے **الْحَمْدُ لِلّٰہ** اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں <sup>موجود</sup> حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، واڑھی مبارک بھی



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزِ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سجالی اور مدنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے حامل پہ ہر دم ہر گھڑی  
یا الہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

**عالمین مدنی انعامات**  
**اکیلے بشارت عظمیٰ**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات  
کا کارڈ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت  
ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مدنی بہار

سے لگائے چٹانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس  
طرح حلقہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرجَّبِ ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب  
میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔  
نبھائے مبارک کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب  
پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکر  
مدینہ کرے گا، اللہ عزوجل اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

مدنی انعامات کی بھی مرجبا کیا بات ہے

تذکرہ

قرب حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



موسمِ رمضان میں روزِ شریف کی ہر گھنٹہ کی ہر سیکنڈ میں تمام جہانوں کے بندے کا دل ہنس رہا ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماہِ رمضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان،

**تمام بھلائیوں سے محروم کون؟**

رحمتِ عالمیان، سرورِ ایشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتہً محروم ہے۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

**ایک ہزار شہزادے | سورۃ القدر** کا ایک اور شانِ نزول مشہور تابعی حضرت سیدنا کعب اللہ خبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے منقول ہے۔ پچنانچہ سیدنا کعب اللہ خبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ **اللہ** عزوجل نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، ”اے میرے رب عزوجل میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔“ **اللہ** عزوجل نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : ہر ماہِ رمضان میں ایک روزہ رکھو، جس کا ثواب پانچ سو سال کی عمر تک پہنچا دیتا ہے۔

**اللہ عزوجل** کی راہ میں مجاہد بننا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں حیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پاسکتا۔ تو **اللہ عزوجل** نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرَةٍ** (ترجمہ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اس نے رات کے قیام، دن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں جہاد کر کے گزارے اس سے بہتر ہے۔

(تفسیر قرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)

**ہزار شہزادوں کی بادشاہت** حضرت سیدنا ابو بکر و راق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملک میں پانچ سو شہر تھے اور سیدنا داؤد القرمین رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی ملک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی ملک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو **اللہ عزوجل** نے اس رات کے عمل کو جو اسے پائے اُس کیلئے ان

دونوں کی ملک سے بہتر بنایا ہے۔ (تفسیر قرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)



خبرِ صادقہ! (احمد رضا رحمہ اللہ) نے لکھا ہے کہ ہر راتِ رمضان کو ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آتی ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ رات ہر طرح سے خیریت و سلامتی کی

ضامن ہے۔ یہ رات اَوَّلِ تا آخرِ رحمت ہی رحمت ہے۔ مُقَرَّرِ عینِ کرام رَجَمُہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”یہ رات سانپ و بچھو، آفات و بلیات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

**بِرَحْمِ الْكَشَّاشِ** بروایت ہے کہ شَبِّ قَدَرِ میں سِدْرُ الْمُنْتَهٰی کے فرشتوں کی فوج حضرت جبریل علیہ السلام کی

سرداری میں زمین پر اترتی ہے، اور اُن کے ساتھ چار جہنڈے ہوتے ہیں، ایک جہنڈا حضورِ انور، شافعِ مَحْشَر، مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قَبْرِ مَنْوَر پر، ایک جہنڈا بیتِ الْمُقَدَّس کی بھت پر۔ اور ایک جہنڈا کعبہِ مُعَظَّم کی بھت پر، ایک جہنڈا طُورِ سِینَا پر لہراتے ہیں پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلامِ عَزَّوَجَلَّ (سلام اللہ عزوجل کا صفاتی نام ہے) تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن گھروں میں شرابی یا مَخْزُور کا گوشت کھانے والا یا بلا وجہ شرعی اپنی رشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہو ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

(تفسیر صاوی ج ۶ ص ۲۴۰۱)

ایک بروایت میں یہ بھی ہے کہ ”ان فرشتوں کی تعداد دُرُوئے زمین کی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس شخص کی ایک ناک ٹوڑ دے گی جس پر اگر کوئی صائم ہو جائے اور ایک سوچے۔

کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔“  
(تفسیرِ کُرْمَنُور ج ۸ ص ۵۷۹)

**سَبْر جھنڈا** ایک اور طویل حدیث جسے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے، اس میں شبِ قدر کے بارے میں نبی کریم، رؤوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم غزو جَلَّوَسَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نقل کیا گیا ہے :- ”جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ غزو جَلَّوَسَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سَبْر جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نازل فرماتے ہیں اور اُس سَبْر جھنڈے کو کعبہ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا باڑو ہیں، جن میں سے دو باڑو صرف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ باڑو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذکر اللہ غزو جَلَّوَسَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں مشغول ہے اُس سے سلام و مصافحہ کرو۔ نیز اُن کی دعاؤں پر آمین بھی کہو۔ پُچھا نہ صُبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ غزو جَلَّوَسَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی حاجات کے







قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس سیرت پر عمل کرنا ہی ہے جو پاکیزہ اور حقیقی عبادت ہے۔

**شَبِّ قَدَر** جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جا رہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ان گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کر لینی چاہئے اور حقوقِ العباد والے معاملات بھی حل کر لئے جائیں بے شک **اللہ** عزوجل کا فضل و کرم بے حد بے انتہا ہے۔

**لڑائی کا وبال** حضرت سیدنا عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بروایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ اس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔ اس لئے اس کا تعین اٹھایا گیا۔ اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۳ حلیہ ۲۰۶۲)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو اس حدیث**

پاک میں ہمارے لئے کس قدر قدریں  
عمرت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ

**ہم تو تشریف کے ساتھ تشریف**



قرآن مجید: (سُورَةُ الْقَدَرِ: ۱-۵) میں ہے کہ ایک رات کو ایک شخص نے اپنے رب سے کہا کہ: "اے خداوند تعالیٰ! اس پر دس رحمتیں بھیجا ہے۔"

سُلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بتاتے ہی والے تھے کہ **قَدَر** کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے **قَدَر** کو گھٹی کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رحمت سے کس **قَدَر** دوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے؟ آج تو بڑے فخر سے کہا جا رہا ہے کہ "میاں! اس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بد معاش کے ساتھ بد معاش ہیں!" صرف اس قول ہی پر استغناء نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی **نُشْمان** بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مُہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی املاک و اموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف نسلی اور لسانی فرق کی بناء پر محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحَافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ "مُؤْمِنُوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک غُضُو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔"

(صحیح بخاری ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۶۰۱۱)



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَمِعَ نَدَىَ رَجُلٍ يَدْعُوَ إِلَى الْفِتَنِ فَهُوَ كَمَنْ سَمِعَ نَدَىَ رَجُلٍ يَدْعُوَ إِلَى الْإِسْلَامِ.

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے

مُخْلَاةٌ دَرْدٍ كَوْنِي غَضُوهُ رَوْتِي هِيَ آكُحْ

کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے**

کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور عنکساری کرنی چاہیے۔ مسلمان ایک

دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لٹوٹنے، ایک دوسرے کی دکانیں اور اسبابِ جلائے

والا نہیں ہوتا۔

سَيِّدَةُ نَافِثَالِهْ بِنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَاةً

ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ بودو

سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّةِ

**مُسْلِمَانِ مُمُونِ اور  
مہاجر کی تعریف**

عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَافِثَالِهْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَاةً

تھیں مومنین کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ پھر ارشاد فرمایا: **مُؤْمِن** وہ ہے جس

سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اموال سے بے خوف ہوں اور **مُسْلِمَان** وہ

ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور **مُجَاهِد** وہ ہے جس نے

اطاعتِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اور **مُجَاهِد** وہ

ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔ (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۵۸)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص محلہ پر دروازہ پاک پر صبح بھول گیا، وہ دنیا کا راستہ بھول گیا۔

اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اس قسم کے اشارے، کنائے سے کام لے جو اُس کی دل آزاری کا باعث ہو۔ اور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کر دے۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۷ ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ ہر بادی

اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

**حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے**  
**نا قابلِ برداشتِ خارش** ہیں کہ اللہ عز و جل بعض دوزخیوں کو ایسی **خارش** میں مبتلا کر دے گا کہ کھجاتے کھجاتے اُن کی کھال ادھر اُدھر جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر نہ انسانی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ انتہائی سخت اور **نا قابلِ برداشت** ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا کہ ”دنیا میں جو تم مسلمانوں کو سختایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۷ ص ۱۷۵)

**تکلیف دہ کرنے کا ثواب** حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محترم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو جنت میں گھومتے ہوئے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایسا زور دیا کہ جو اللہ تعالیٰ اس پر نہیں کرتا۔

دیکھا کہ چدر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس نے اس دنیا میں ایک درخت راستے سے اس لئے کاٹ دیا تھا کہ مسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۱۰ جلد ۱۴)

**لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ان احادیث مبارکہ سے درس حاصل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور لوث مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مردود

شیطان سے لڑیے، **نفسِ آمارہ** سے لڑائی کیجئے۔ بوقتِ جہاد دین کے دشمنوں سے قتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ **قذری** کی **قعیس** اٹھالی گئی۔ اس کے علاوہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی عظیم

نقصوں اور زخمتوں سے ہمیں محروم کیا جاتا ہوگا؟ **اللہ** عز و جل ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ پنجابی، پٹھان، سندھی، بلوچ، سرائیکی، مہاجر، بنگالی، بہاری وغیرہ قومیت سے تعلق

رکھتے ہوں مگر ہیں **عربی** آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام۔ ہمارے پیارے

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ ”پٹھان“ ہیں، نہ ”پنجابی“، نہ ”بلوچ“ ہیں، نہ

”سندھی“۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو **عربی** ہیں۔ اے کاش! ہم



فَرَضَانُ مَحْفُوظٌ! ہر سنتی و فعلی میں اس سلم پر اس نے کچھ پر اس مرتبہ زور دیا کہ چاہے جملہ انسان پر سورہ شمس نازل کرنا ہے۔

حقیقی معنوں میں عَزَّی آقاسنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم سے لپٹ کر رہیں اور تمام نسلی اور لسانی اختلافات کو بھٹکا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

سوج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مَدَنی انعامات کے کارڈز کو  
دیکھ کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسکرا رہے تھے

والا اور ہر برادری سے تعلق رکھنے والا عَزَّی آقاسنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ

کرم ہی میں پناہ گزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے

وابستہ رہے اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے

اپنے آپ کو مَدَنی انعامات کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب و تحریص کیلئے

ایک خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے پچنانچہ 5 فروری

2005 میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے

عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں مَدَنی قافلہ کو رس کرنے

کیلئے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مبلغ نے جو کچھ حلیہ لکھ کر دیا اس

کا خلاصہ ہے کہ میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سورہا تھا، سر کی آنکھیں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو، گھر پر، زود چھوڑ کر تھراؤ زود گھر تک پہنچا ہے۔

تو کیا بند ہوئیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہٗ جملِ دل کی آنکھیں کھل گئیں، عالمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بلند چپوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی **مَدَنیِ اِنْعَامَات** کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **مَدَنیِ اِنْعَامَات** کے ایک ایک کارڈ کو مسکراتے ہوئے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مَدَنیِ اِنْعَامَات سے عطار ہم کو پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **جادوگر کا جادو نا کا کا** نقل فرماتے ہیں، ”یہ رات سلامتی والی

رات ہے یعنی اس میں بہت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔ اس رات میں بیماری، شر اور آفات سے سلامتی ہے، اسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہو ان سے بھی سلامتی ہے، بلکہ اس رات میں جو کچھ نازل ہوتا ہے وہ سلامتی، نفع اور خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادوگر کا جادو اس میں چلتا ہے بس اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

(رُوح البیان ج ۱۰ ص ۴۸۵)









فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہوا کہ تم کو ہے ایک یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

**سَمْنَدِرْ کَا پَانِی**  
**مِٹھا ہو جائے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں

شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اس رات کو کُفُی رکھنے میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جستجو میں اللہ عزوجل کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شبِ قدر ہو۔ اسی حدیثِ پاک میں شبِ قدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ان علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علاماتِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کا بیان کیا گیا ہے۔ ان علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اہلِ نظر ہی کا حصہ ہے۔ اللہ عزوجل بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سَمْنَدِرْ کَا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز انسان و جنات کے علاوہ کائنات کی ہر شے اللہ عزوجل کی بزرگی کے اعتراف میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

**حکایت**

حضرت سیدنا عبید بن عمر ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں ایک رات بُحَيْرَةَ قُلُوم (قُلُوم نامی

سمندر) کے کنارے پر تھا اور اسی کھاری پانی سے دُشو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری سنت کو اپنائو۔)

پانی چکھا تو فہمید سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ”اے عبید! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لیلۃ القدر ہوگی۔“ مزید فرمایا: ”جس شخص نے یہ رات اللہ عزوجل کی یاد میں گزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو مُعَاف فرما دے گا۔“ (حدیث بصرۃ اقوال عظیمین ص ۶۲۶) **اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

**حکایت** حضرت سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے اُن سے عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے رکشتی بانی کرتے ایک عرصہ گورا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جسکو میری عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ”وہ کیا عجیب بات ہے؟“ عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمند رکا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام سے فرمایا، ”اس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ جب رمہان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سمند رکا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔“ (رُؤخ البیان ج ۱۰ ص ۱۸۱) **اللہ عزوجل کسی اُن**



غیر مان محضاً، بل کہ حق تعالیٰ ان علم کلام کو اس حد تک سمجھا دے کہ وہ اس حد تک سمجھ سکیں کہ ان کے لیے سزا ہے۔

پر رَحْمَتِ ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**ہمیں علامات**  
**کیوں نظر**  
**نہیں آتیں؟**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی مُسَفَّد علامات کا ذکر گزرا۔ ہمارے ذہن میں یہ سوال ابھر سکتا ہے کہ ہماری عمر کے کافی سال گزرے ہر سال شبِ قدر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی

اس کی علامات نظر نہیں آتیں؟ اس کے جواب میں علمائے کرام رَحْمَتِ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ان باتوں کا علم ہر ایک کو نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کا تعلق کھف و گرامت سے ہے۔ اے تو وہی دیکھ سکتا ہے جس کو بصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وقت مَعْصِیَّت کی نحوست میں لت پت رہنے والا گنہگار انسان ان نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

آنکھ والا ترے جو بن کا تماشا دیکھے

دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ غُزُو جُل نے اپنی**  
**طاقِ راتوں**  
**میں جھونڈو**

مَشِیَّت کے تحت قُبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہذا ہمیں یقین کیساتھ نہیں معلوم کہ قُبِ قدر کون سی

رات ہوتی ہے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر ایک کو چاہیے کہ اس کی ایک تہ لاکھ سنت ہے جو فرماتا ہے کہ اس نے پڑھا ہے۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شبِ قَدْر کو رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور اٹھیسویں راتوں میں تلاش کرو۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۲ حدیث ۲۰۲۰)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بحرِ دیر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمت کے خیر خواہ، آمینہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

آخری سات  
راتوں میں  
تلاش کرو

اجمعین میں سے چند افراد کو خواب میں آخری سات راتوں میں شبِ قَدْر دکھائی گئی۔ بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں مُتَّفِق ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کا تلاش کرنے والا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۰ حدیث ۲۰۱۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ پوشیدہ کیوں؟ غزوِ خِجَل کی سُنَّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو شریف پڑھا کر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

بعض اہم ترین معاملات کو اپنی مشیت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے، ”اللہ عزوجل نے اپنی رضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اولیاء عزجنہم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔“ اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کس نیکی پر راضی ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ نیکی بظاہر بہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے اللہ عزوجل راضی ہو جائے۔ مُتَعَدِّدًا حَادِیثٍ مُبَارَكٍ سے یہی پتا چلتا ہے۔ مثلاً قیامت کے روز ایک بدکار عورت صرف اس نیکی کے عوض بخش دی جائے گی کہ اُس نے ایک پیاسے گئے کو دنیا میں پانی پلا دیا تھا۔ اسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تھوڑا کر کے نہ بیٹھے بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ لہذا وہ ہر گناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اسی طرح اولیاء عزجنہم اللہ تعالیٰ کو بندوں میں اسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ انسان ہر نیک مسلمان کی رعایت و تعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہو سکتا ہے کہ ”یہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ ہو سکتا ہے، ”وہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب و تعظیم کرنا سیکھ لیں گے، بدگمانی کی عادت نکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے لہجھا تھوڑا کرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور اِنْ شَاءَ



ہر سال رمضان میں ہر مسلمان کو چھ روزہ رکھنا ہوتا ہے جس میں سے ایک روزہ کو نفل کے روزے کے طور پر رکھنا جائز ہے۔

اللہ عزوجل ہماری عاقبت بھی سُور جائے گی۔

## حکیموں کے کہنی پھول

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور

تفسیر، تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں، اللہ عزوجل

نے شبِ قَدْر کو چند دُجوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر

اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عزوجل نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا

تاکہ بندے ہر اطاعت میں رغبت حاصل کریں۔ اپنے غُصَب کو گناہوں میں

پوشیدہ فرمایا کہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ

لوگ سب کی تعظیم کریں، قبولیتِ دعا کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں

میں مُبالغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اسماء کی تعظیم

کریں۔ اور صلوٰۃ وسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافظت

کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) توبہ کی تمام اقسام پر ہمیشگی

راختیار کرے۔ اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔

اسی طرح شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی تمام راتوں کی تعظیم

کریں۔ دوسرے یہ کہ گویا اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، ”اگر میں شبِ قَدْر کو

مُعَيَّن کر دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُزأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے

اس رات میں معصیت کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہو جاتا تو تیرا اس



فَرْجَانِ مَسْكُونِ (وَلَا يَحْثُلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اے اللہ کی امت! اللہ کی کتاب کی حقاقت کریں گا۔

رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔  
 پس اس سبب سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔ مروی ہے کہ سرکارِ رسولی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
 وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے ملاحظہ فرمایا، ارشاد فرمایا  
 ”اے علیؓ عَزَّمُ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ اسے اٹھاؤ کہ دُشوکر لے۔ حضرت علیؓ عَزَّمُ  
 اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ  
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو نیکی کی طرف زیادہ سبقت فرمانے والے  
 ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، ”اس  
 لئے کہ اس کا تجھے انکار کر دینا کفر نہیں لہذا میں نے اس کے جرم میں تخفیف کیلئے ایسا  
 کیا۔“ تو جب رحمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ حال ہے تو اب اسی پر رب  
 تعالیٰ کی رحمت کو قیاس کرو کہ اس کا کیا عالم ہوگا! گویا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرما رہا  
 ہے، ”اگر تُو شپِ قَدَر کو جانتا اور اس میں عبادت کرتا تو ہزار ماہ سے زیادہ کا  
 ثواب کماتا اور اگر اس میں معصیت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے کی سزا پاتا اور سزا کا  
 دفع کرنا ثواب لینے سے اولیٰ (یعنی بہتر) ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے اس رات کو  
 پوشیدہ رکھا تا کہ مُکَلَّف (بندہ) اس کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب  
 کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو شپِ قَدَر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو رَمَضَانُ  
 الْمُبَارَك کی ہر رات میں اللہ عزوجل کی اطاعت میں کوشش کریگا اس امید پر کہ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو روزِ شہداء و روزِ زوہد پاک پر حاضری کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہو سکتا ہے کہ یہی رات شبِ قد رہے۔ تو ان کے ساتھ **اللہ** عز و جل نے فرشتوں کو تنبیہ (ختم - ہا - ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کریں گے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اس کی اس گمان شدہ رات میں محنت و کوشش ہے اگر میں اسے اس رات کا علم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا.....؟ تو یہاں **اللہ** عز و جل کے اس قول کا بھید کھلا کہ جو فرشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔ جب **اللہ** عز و جل نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ کنز الایمان: ”میں زمین میں

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“ (پ ۱ البقرہ ۳۰)

تو فرشتوں نے عرض کی:-

ترجمہ کنز الایمان: بولے، کیا ایسے کو

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے

اور خونریزیاں کرے اور ہم تجھے سراہتے

ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی

بولتے ہیں۔“ (پ ۱ البقرہ ۳۰)

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ:-



عَنْ جَدِّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَعَمَّقَ فِي عِلْمِ الْقَدْرِ وَفَهَّمَهُ مَا فِيهِ، كَسَّرَ اللَّهُ رَأْسَهُ بِمِائَةِ أَلْفِ نَجْوَى.

ترجمہ کنز الایمان: فرمایا، مجھے معلوم

قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا

تَعْلَمُونَ (ب ۱ السقرہ آیت ۳۰) ہے جو تم نہیں جانتے۔

تو آج اسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۲۹)

پچنانچہ بے شمار مصلحتوں کی بناء پر لَيْلَةُ

الْقَدْرِ کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ اللہ عزوجل

کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی

لگے رہیں اور یوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اس کے تعین

میں علمائے کرام رَجَنَّهُمُ اللہ تعالیٰ کا بے حد اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض

بزرگوں رَجَنَّهُمُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تَوَشُّبُ قَدْرِ پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔

مثلاً حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، شبِ قَدْرِ کو وہی

شخص پاسکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو مُتَوَجِّہ رہے۔ اسی قول کی تائید کرتے

ہوئے امام العارفين سیدنا شیخ مُحِی الدین ابن عَرَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ میں نے شَعْبَانُ الْمُعْظَم کی پندرہویں شب (یعنی شبِ بَرَاءت) اور ایک بار

شَعْبَانُ الْمُعْظَم ہی کی انیسویں شب میں شبِ قَدْرِ کو پایا ہے۔ نیز رَمَضَانُ

الْمُبَارَك کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلف سالوں میں

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی ہر طاق رات میں اس کو پایا ہے۔ مزید







فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس ہزار کروڑوں اس کے ساتھ چلے جائیں وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلَّ صَحِّ دَمِ مجھ پر خصوصی بابِ کرم کھل گیا، میں نے عالمِ غنودگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں اعلان کیا گیا: ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں گے“ کچھ ہی دیر میں رَحْمَتِ کوئین، سلطانِ دارِین، نانائے حُشْنِیں، ہم دُکھیا دلوں کے چَہِیں، بَمَعِ شَہِیں کریمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم! جمین جلوہ نما ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ **حسین جلوہ** نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اے کاش! سہ

اتنی دیر تک ہو دیدِ مُصْحَفِ عارضِ نصیب

حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلَّ اس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی مَحَبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں **دعوتِ اسلامی** ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابِ المدینہ کراچی کا رخ کیا اور **درسِ نظامی** کرنے کیلئے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وقت درجہ اولیٰ میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مذنی کاموں



فَرْحَانِ مَسْكُونِ (مَلِ اللّٰهُ قَلْبَهُ اِنَّهُ لَمِّنْ سَلَمٍ) اِس سے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کی دھو میں چانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوہ یار کی آرزو ہے اگر مہذنی ماحول میں کر لو تم احکاف

بیتے آقا کریں مے کرم کی نظر مہذنی ماحول میں کر لو تم احکاف

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**امام اعظمؒ کے دو اقوال** حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں دو قول منقول

ہیں ﴿۱﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ هِيَ مِثْلُ لَيْلِ كَوْنِي رَاتٍ مُّعَيَّنٍ

نہیں۔ جبکہ سیدنا امام ابو یوسف اور سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک

رَمَہَان کی آخری پندرہ راتوں میں لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَيْلَةُ

الْقَدْرِ پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضَانِ الْمُبَارَك میں ہوتی ہے اور کبھی

دوسرے مہینوں میں یہی قول سیدنا عبد اللہ ابن عباس سیدنا عبد اللہ ابن مسعود اور

سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔

(عُشْدَةُ الْفَارِی ج ۸ ص ۲۵۳ حلیہ ۲۰۱۵)

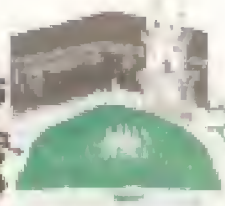
**سیدنا امام شافعی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قَدْرِ رَمَضَانِ

الْمُبَارَك کے عشرہ اخیرہ میں ہے اور اسکا اِنْ مُّعَيَّن ہے اس میں قیامت تک تبدیلی









فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اِس سَمِیْعِ جِسْمِ کَہ چورِ پاک چر سنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اگرچہ بزرگانِ دین اور مُفسِّرین و محدِّثین رَجَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ کَاشِبِ قَدَرِ کَے تَعْنِیٰ میں اِخْتِلَاف ہے۔ تاہم بھاری اکثریت کی

راے یہی ہے کہ ہر سال شَبِ قَدْرِ رَمَاضِ الْمُبَارَک کی ستائیسویں شَب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت سَيِّدُنَا اَبِی بِنِ کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ستائیسویں شَب

رَمَضان ہی کو شَبِ قَدْرِ کہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی ج 6 ص ۲۴۰۰)

مُصَوِّر غوثِ اعظم سَیِّدِنا شَیخ عبد القادر جیلانی قَدَسَ سِرُّہُ الرِّبَّانِی بھی اِسی

کے قائل ہیں۔ حضرت سَیِّدِنا عبد اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدِنا شاہ عبد العزیز مَحْمُود دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی

فرماتے ہیں کہ شَبِ قَدْرِ رَمَضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔

اپنے بَیَان کی تائید کیلئے انہوں نے دُورِ لَآئِلِ بَیَان فرمائے ہیں، اَوَّلَیْہِ کہ ”لَیْلَةُ الْقَدْرِ“

کا لَفْظُ نَوْخَرَفِ پر مُشْتَمِل ہے اور یہ کلمہ سُورَةُ الْقَدْرِ میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا

ہے۔ اِس طرح ”تین“ کو ”نو“ سے ضَرْب دینے سے حَاصِلِ ضَرْب ”ستائیس“

آتا ہے۔ جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شَبِ قَدْرِ ستائیسویں کو ہوتی

ہے۔ دوسری تَوْجِیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اِس سُورَةُ مُبَارَک میں تین کَلِمَات (یعنی تین



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ لَمْ يَكُنْ بِأَكْبَرِ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْقَدْرِ لَمْ يَكُنْ بِأَكْبَرِ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْقَدْرِ"۔

(الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں کلمہ "ہی" ہے جس کا مرکز لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہے۔ گویا اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اشارہ ہے کہ رَمَضَان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر رہتی ہے۔ (تفسیر غزیری ج ۴ ص ۴۳۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عز و جل نے شبِ قدر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عبادت کرنے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔ اگر وہ شبِ قدر کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر ضرائحہ اس کا علم ہمیں عطا فرما دیتا تو پھر اس بات کا امکان تھا کہ ہم سال کی دیگر راتوں کے معاملہ میں غافل ہو جاتے۔ صرف اُسی ایک رات کا اہتمام کرتے۔ اب چونکہ اسے مخفی رکھا گیا ہے۔ اس لئے عَقْلُ مَنَدُ ہی ہے جو تمام سال اس عظیم الشان رات کی جستجو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شبِ قدر ہو۔ واقعی اگر کوئی صدقِ دل سے اس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عز و جل کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضرور اپنے فضل و کرم سے اسے اس رات کی سعادت عطا فرمادے گا۔**

"غرائب القرآن" ص ۱۸۲ پر ایک

روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات

میں یہ دُعا تین مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو

**ہر رات عبادت میں  
گزارنے کا آسان نسخہ**



نورِ شانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیج دیں ہر شب کو دو پاک چاند لڑھکیاں اُس پر سورۃ بقرہ پڑھ کر پڑھنا ہے۔

اُس نے گویا **قَدْر** کو پا لیا۔ لہذا ہر رات اس دُعا کو پڑھ لینا چاہیے۔ دُعا یہ ہے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهُ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. یعنی! اے عظیم و کریم کے ہوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزوجل پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

رضائے الٰہی عزوجل کے خواہش مندو! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خصوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضرور کر لینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب **قَدْر** ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب و عشاء کی نمازوں کی جماعت کا بھی خوب اہتمام ہونا چاہئے کہ اگر **شبِ قَدْر** میں ان کی جماعت نصیب ہوگئی تو ان شاء اللہ عزوجل بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ اسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عشاء و فجر کی جماعت کی بھی خصوصیت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان مٹلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔“ (صحیح مسلم ص ۳۲۹ حدیث ۶۵۶) امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو کہ تمہارا دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

فرمانِ رحمت نشانِ نفل کرتے ہیں، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَيْلَةُ الْقَدْرِ سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔“

(الحامیغ الصغیر ص ۵۳۲ حدیث ۸۷۹۶)

**سِتَائِیْسُوں شَبِّ**  
**کی قدر کریں**  
اللہ عزوجل کی رحمت کے مٹکا شیو! اگر تمام سال یہی عادت جماعت رہی تو شب قدر میں بھی ان دونوں نمازوں کی جماعت ان شاء اللہ

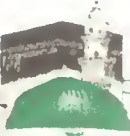
عزوجل نصیب ہو جائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوجود بھی ان شاء اللہ عزوجل روزانہ کی طرح شب قدر میں بھی تمام رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

اگر قدر دانی تو ہر شب، شب قدر راشت

جن راتوں میں شب قدر ہونے کا زیادہ امکان ہے مثلاً رَمَضَان

الْمُبَارَك کا آخری عشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عبادت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اور خاص کر سِتَائِیْسُوں شَبِّ کہ اس رات کے بارے میں قوی تر گمان شب قدر ہونے کا ہے۔ اس رات کو تو غفلت میں گنوانا ہی نہیں چاہئے۔ سِتَائِیْسُوں رات تو خصوصاً توبہ و استغفار اور دُور و دواذکار کی تکرار میں گزارنا چاہئے۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ ہر روز تین بار دعا پڑھا کرے اور ایک بار دعا سے نجات لے کر میری نجات لے کر۔

**شب قدر** میں پڑھئے  
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی  
المرتضیٰ شیر خدا حکم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے  
ہیں، ”جو کوئی شب قدر میں سورۃ القدر سات

بار پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُسے ہر بلا سے محفوظ فرمادیتا ہے اور ستر ہزار  
فرشتے اس کیلئے جنت کی دعاء کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب بھی)  
جمعہ کے روز نمازِ جمعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے، اللہ عزوجل اُس روز کے  
تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔“

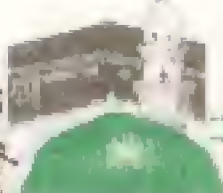
(نورۃ المجالس ج ۱ ص ۲۲۳)

**شب قدر کی دعا** اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میں نے

اپنے سر تاج، صاحبِ مہراجِ منی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض  
کی، ”یا رسول اللہ! عزوجل منی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا علم  
ہو جائے تو کیا پڑھوں؟“ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ قیام منی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: ”اس طرح دعاء مانگو:- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ  
فَاعْفُ عَنِّي“ یعنی اے اللہ عزوجل بیشک تو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینے کو پسند

بھی کرتا ہے لہذا مجھے بھی معاف فرمادے۔ (جامع ترمذی ج ۵ ص ۳۰۶ حدیث ۳۵۲۴)





فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اس دُعاء کو کم**

از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو **شَبِّ قَدْر** نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم

ستائیسویں شَبِّ تو اس دُعاء کو بارہا پڑھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی

ستائیسویں شَبِّ کو **اللہ** عزوجل توفیق دے تو شَبِّ بیداری کر کے دُرود

وسلام کی کثرت کیجئے، **اجتماعِ ذکر و نعتِ میسر** آئے تو اُس میں بھی

شرکت فرمائیے اور نوافل میں وقت گزارنے کی کوشش کیجئے۔

**حضرت سیدنا اسماعیل** **شَرَفِ بَکِ نَوَافِلِ** **حُجّی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ**

تفسیرِ رُوحِ البیان "میں یہ روایت

نقل کرتے ہیں، جو **شَبِّ قَدْر** میں اخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا۔ اُس کے

اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (رُوحِ البیان ج ۱۰ ص ۶۸۰)

**سرکارِ مدینہ** سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** کے آخری

**دس دِن** آتے تو عبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے

اہل کو جاگایا کرتے۔ (سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ ج ۲ ص ۲۵۷ حدیث ۱۷۶۸)

**حضرت سیدنا اسماعیل** **شَرَفِ بَکِ نَوَافِلِ** **حُجّی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ** نقل کرتے ہیں کہ **مُؤَذَّرِکَانَ**

**دِینِ دِجَنَّتِہُمُ اللّٰہُ التَّامِنِ** اس عشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل **شَبِّ قَدْر** کی

نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بغضِ اکابر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس



خود بیانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ نمازِ قدر ۱۱۱ رکعتوں کی ہے۔ اگر کسی نے اس کی پوری تلاوت کر لی تو اس کی ہر رکعت میں ۱۱۱ رکعتوں کی برکت ہے۔

آیاتِ اس نیت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور فقیرِ لَوِّ الْاَلَيْتِ سَمَرِ قَدْرِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، شَبَّ قَدْرِ کی کم سے کم نماز دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رکعت (نوافل) اور درمیانہ درجہ دو سو رکعت ہے، اور ہر رکعت میں اوسط قِرَاءَتِ ث یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قدر اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرُودِ پاک بھیجے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اپنا دو سو رکعت کا یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا جوارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اس شَبَّ قَدْرِ کی جَلَالَتِ قدر جو کہ اللہ عزوجل نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے قیام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کفایت کریگا۔

(رُوحُ الْبَيَانِ ج ۱۰ ص ۴۸۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنَکُجِ بَرَکات ہے۔ پُچھا نہ**

خُصُورِ انور، شافعِ مَحْشَر، مدینے کے تاجور، بیاضِ رِبِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داؤدِ عزوجل و سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری



[illegible]

بھلائی سے محروم رہ گیا۔ اور شبِ قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر اصلی محروم۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۷۲ حلیث ۱۹۶۱)

ایسی رحمتوں اور بڑکتوں والی رات کو گنونا ہیئت بڑے محروم ہونے کی دلیل ہے۔ لہذا سب کو چاہئے کہ شبِ قدر کی پورے **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** میں تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں شب کو تو ضرور، عبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہم گنہگاروں کو **لَيْلَةُ الْقَدَر** کی برکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِمَّنْ مَطَّلَعَ الْفَجْرِ حَقًّا

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

(جدا آتی پختی)

بیداری میں دیدار  
ہو گیا کس کا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن  
وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ  
اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی



فَیْضَانِ سُنَّتِ (مَدَنی دہلی) میں، محمد پاکیزہ زائرین ۲۵۔ ۲۶ جولائی کو اپنے ایک قریبی اور مقرب، نور محمد بن قاسم،

قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کا معمول بنائے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ شبِ قدر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کے لئے مَدَنی

قافلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پُچانچہ نیوکراچی کے ایک

اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے پہلی بار 12 دن کے مَدَنی

قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی، ثواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کی ایک مسجد

میں ہمارا مَدَنی قافلہ قیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل

اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجد میں جَدْوَل کے مطابق سنتوں بھرا حلقہ قائم تھا

کہ دھوپ آگئی۔ ایک اسلامی بھائی اُنھ کر مسجد کے اندرونی حصے میں چلے گئے۔ کچھ

ہی دیر بعد مسجد کے اندرونی حصے میں ایک آواز بلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُتَوَجِّہ

ہوئے اتنے میں ڈی اسلامی بھائی روتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی

ابھی جاگتی حالت میں مجھے سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے، روشن چہرے والے ایک

بزرگ نظر آئے جو کچھ اس طرح فرما رہے تھے، ”صحن کے اندر دھوپ میں

سُتھیں سیکھنے والے زیادہ ثواب کما رہے ہیں۔“ یہ سن کر تمام شرکائے

مَدَنی قافلہ اُٹکبار ہو گئے اور میں بھی بہت ہی مُتاثِر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں

ٹھان لی کہ اب کبھی دھوپِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ



قرمان مصطفیٰ: (اسم اللہ علیہ السلام بخیر روز و شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔)

عَزَّوَجَلَّ اب تو مَدَنی قافلہوں میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ ایک بار ہمارا مَدَنی قافلہ میرپور خاص (باب الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشقِ رسول نے بتایا کہ تہجد کے وقت میں نے دیکھا سارے قافلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اس سے مزید جذبہ ملا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے مَدَنی انعامات کی علاقائی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

**ادھی دھوپ میں بیٹھیں! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا**  
آپ نے! مَدَنی قافلے والوں پر کیا

خوب کرم کی بارشیں ہوتی ہیں! غالباً وہ موسمِ سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دیوانے سٹئیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بلا وجہ سخت دھوپ میں سٹئیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غلط فہمیوں کا امکان رہے گا۔ تحصیلِ علم دین کیلئے پرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصے پر دھوپ آرہی ہو تو سنت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمل دھوپ میں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ہوا جانا ہے رخصت ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ

ہوا جاتا ہے رخصت ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ رہا اب چند گھڑیوں کا یہ جہاں یا رسول اللہ ﷺ  
 خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رمضان کی آمد پر مگر رنجیدہ ہے اب ہر مسلمان یا رسول اللہ ﷺ  
 شہرت ہی شہرت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم نظر آیا حلال ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 مگر اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں چلا تڑپا کے ہائے ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 چلا اب بجلد یہ رمضان سنائیس آگئی تاریخِ غفلت و دن کا اب رمضان ہے جہاں یا رسول اللہ ﷺ  
 فضا میں نور برساتیں بہاریں مسکراتی تھیں سماں اب ہو گیا افسوس ویراں یا رسول اللہ ﷺ  
 ریاضت کچھ نہ کی میں نے عبادت کچھ نہ کی میں نے رہا بس ہر گھڑی مشغول غصیاں یا رسول اللہ ﷺ  
 میں ہائے جی پڑاتا ہی رہا رتبہ کی عبادت سے غزرا غفلتوں میں سارا رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس خدارا میری بخشش کا ہو ساماں یا رسول اللہ ﷺ  
 جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عشاقِ رمضان پر چلا ان کو زلا کر ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 تڑپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو بہت بے چین ہیں عشاقِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رخ پہ بخشش میں میرا چہرہ ہے رمضان ہو تاہاں یا رسول اللہ ﷺ  
 یہ رمضان کی رخصت جان عاشق پر قیامت ہے بگدا تیرے ہیں حیران و پریشان یا رسول اللہ ﷺ  
 خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن  
 گنہ کرتا رہا عطا کرنا دواں یا رسول اللہ ﷺ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حسرتاوا حسرتا ایہ ماہ رمضان الوداع

آہ! کیا ماہ مبارک ہم سے ہوتا ہے جدا  
 آہ! جب اس میں نہیں ہم سے ہوئی طاعت ادا  
 الوداع والوداع اے ماہِ غُفراں الوداع  
 الْفراق! اے ماہِ رَمَہاں! الْفراق! الْفراق!  
 دزد پہنچاتا رہے گا دل کو تیرا اشتیاق  
 پھر نہ کیوں کہتے رہیں اے وقتِ بچراں الوداع  
 اے مہِ فرخندہ پئے! افسوس! ہم غافل رہے  
 نہیں ہوئیں مہمات! ہم سے نیکیاں بچوں چاہئے  
 اس لئے کہتے ہیں اب ہم اشکِ ریزاں الوداع  
 تیرے آنے سے زمانہ چو طرف پر نور تھا  
 روزہ داروں کا بھی تھا چہرہ بڑا رونق بھرا  
 ہیں زبان و جان و دل گویا ہر اسماں الوداع  
 آہ! اے رَمَہاں کوئی دم کاٹو اب مہمان ہے  
 ہے تڑپتا کوئی تو تصویرِ سا خیران ہے  
 پھر نہ کیوں روزِ و کہے ہر اک مُسلمان الوداع  
 اہ! اب جاتا ہے تُو اے ماہِ رَمَہاں السلام  
 ہم بھی زندہ رہ کے دیکھیں پھر سہانے صبح و شام  
 السلام اے عازمِ درگاہِ سبحاں الوداع  
 اے مہِ رَمَہاں! خشر میں بندرگاہِ الہ  
 اور ہماری مغفرت کے واسطے ہو غُذْر خواہ  
 اے شفیعِ سائرِ ازبابِ عِصیاں الوداع

آہ! کیا منبعِ برکات دنیا سے چلا  
 پھر و داعِ اس کو نہ کیوں رو رو کریں ایسا بجا  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 تیری فرقت اور جدائی ہے نہایت ہم پہ شاق  
 تجھ سے پھر ملنے کا ہوگا یا نہ ہوگا اتفاق  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 قُذْر دانی سے تری ہم روز و شب کاہل رہے  
 تیری حرمت کچھ نہ کی ہم نے ہشیاں ہی رہے  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 مسجد و محراب و منبر جگمگاتے جا بجا  
 آہ! ایسی بڑکتیں اب ہم سے ہوتی ہیں جدا  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 ہر مُسلمان اب جدائی سے تری بے جان ہے  
 آہ! یہ دل کا ہمارے درد بے درمان ہے  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 کاش! پھر لاوے تجھے دنیا میں جب ربّ الامام  
 پھر ترے برکات ہو دیں خشرِ عالم میں تمام  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع  
 ہم گنہگاروں کے ایماں پر گزم سے ہو گواہ  
 اور دلوادے ہمیں تارِ جہنم سے پناہ  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَہاں الوداع





موجودہ سلسلہ (اسلام آباد) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اِفِضَانِ اِعتكاف

حضرت سیدنا ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد و نصیحت ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَى حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا ترجمہ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس

وَحِينَ يُصْبِي عَشْرًا أَدْرَكْتُهُ دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا وہ

شفاعتی یوم القیامۃ۔ قیامت کے دن میری شفاعت کو

(منہج الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۲ احادیث ۱۷۰۲۲) پائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَضانُ الْمُبَارَك کی برکتوں کے کیا کہنے!

یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رحمت بھری اور ہر ساعت اپنے جلو میں بے پایاں

برکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ محَرَّم میں شبِ قَدْر سب سے زیادہ اہمیت



قرمان مصطفیٰؐ (دعائے خیر) اب ہم جو شخص گھر پر درود پاک چھ ماہ بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کی حامل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقاؐ دیتے والے مصطفیٰؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماہِ رَمَضانِ پاک کا پورا مہینہ بھی احکامِ کاف فرمایا ہے اور آخری دس دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عذر کے تحت ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضانِ المبارک میں احکامِ کاف نہ کر سکے تو شوالِ المکرم کے آخری عشرہ میں احکامِ کاف فرمایا۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۷۱ حدیث ۶۰۳۶)

”ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا احکامِ کاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا احکامِ کاف فرمایا۔“ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۹۲ حدیث ۸۰۳)

پچھلی اٹھوں میں بھی احکامِ کاف کی عبادت  
اعتکاف پرانی عبادت ہے  
موجود تھی۔ چنانچہ پارہ پہلا سورۃ البقرہ کی

آیت نمبر ۱۲۵ میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالی شان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تاکید

فرمائی ابراہیم واسمعیل (علیہما السلام) کو

کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں

اور احکامِ کاف والوں اور زکوٰۃ و حج و والوں

وَعَرِّضْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ

لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ

وَالزَّكَّاءِ السَّجُّودِ ﴿۱۲۵﴾

کیلئے۔ (پ ۱ الفرقہ ۱۲۵)





خبر ملے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کعبہ پر ایک دن زور پاک کر کے خلائق کو اس پر امن و تسکین دیا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز و اعتکاف

مسجدوں کو صاف  
رکھنے کا حکم ہے

کیلئے کعبہ شریفہ کی پاکیزگی اور صفائی  
کا خود رپ کعبہ غزوہ جملگی طرف سے فرمان جاری

کیا گیا ہے۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے  
ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی  
جائے یہ سنتِ انبیاء ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُتوں کی  
نمازوں میں رکوع سجود دونوں تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا کھوٹی ہونا چاہئے اور  
کھوٹی صالح (پرہیزگار) انسان ہونا چاہئے۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و  
اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانہ ابراہیمی میں بھی تھیں۔ (نور المرقان ص ۲۹)

اس کے بعد اللہ کے پیارے حبیب،  
رسول کا اعتکاف

طیب غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول ہو گیا کہ ہر رَمَہان شریف کے عشرہ  
آخرہ (یعنی آخری دس دن) کا اعتکاف فرمایا کرتے اور اسی سنتِ کریمہ کو زندہ  
رکھتے ہوئے ائمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔  
پچنانچہ اُم المؤمنین حضرت سیدہ شامعہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولایت فرماتی



خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی یہی سنتِ زورِ پاک کا احاطہ تعالیٰ اس پر کر رکھا ہے۔

ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِمْحَکَاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مُطَهَّرَات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اِمْحَکَاف کرتی رہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۴ حدیث ۲۰۲۶)

**عاشقوں کی دُھن** | بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اِمْحَکَاف کے بے شمار فضائل ہیں مگر عشاق کیلئے تو اتنی ہی

بات کافی ہے کہ آخری عشرہ کا اِمْحَکَاف سُنَّت ہے۔ یہ تصوّر ہی ذوقِ افزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ایک پیاری پیاری سُنَّت ادا کر رہے ہیں۔ عاشقوں کی تو دُھن یہی ہوتی ہے کہ فلاں فلاں کام ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔ مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شرعی مُنَاعَت نہ ہو مثلاً اِمْحَکَاف میں چار پائی بچھانا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے مگر ہم نہیں بچھا سکتے کہ نمازیوں کیلئے جگہ کی تنگی بھی ہوگی اور مسلمانوں کیلئے تشویش کا باعث بھی۔



نورمان مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) تم جہاں بھی ہو گئے ہزاروں سوچ سحر کے تہوار اُڑاؤ دیکھ تک پہنچتا ہے۔

**اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت**

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت زیادہ کُثُفِ سُنَّت تھے۔ انہیں جب بھی کوئی سُنَّت معلوم ہو جاتی تو اُس کی

بجائ آوری میں کسی قسم کی پس و پیش کا مظاہرہ نہ فرماتے۔ چنانچہ ”ایک بار کسی مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگا رہے تھے یہ دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہاں اسی طرح کرتے دیکھا تھا، لہذا آج میں اس مقام پر اُسی ادائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ادا کر رہا ہوں۔“ (الشفاء ج ۲ ص ۳۰)

باتا ہوں تم کو میں کیا کر رہا ہوں میں پھیرے جو نائقے کو لگا رہا ہوں  
مجھے شادمانی اسی بات کی ہے میں سُنَّت کا اُن کی مزا پا رہا ہوں

آقا کی سُنَّتوں کے دیوانو! ہو سکے تو ہر برس ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کا احکام کاف کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجد میں پڑا رہنا بہت بڑی سعادت ہے اور مُعْتَكِف کی تو کیا

بات ہے کہ رضائے الہی عز و جل پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغل سے فارغ کر کے مسجد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ”احکام کاف کی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس نے کو پہاڑ دیکھا جس پر تمام آدمیوں کا چہرہ عقیقہ سے گہری روشنی تھی۔

خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّةً (یعنی مکمل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی عبادت میں منہمک کر دیتا ہے اور ان تمام مشاغلِ دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جو اللہ عزوجل کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعْتَكِف کے تمام اوقات کھیتۃً یا حکماً نماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعحکاف کا مقصود اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتظار کرنا ہے اور مُعْتَكِف ان (فرشتوں) سے مُشَابَّہت رکھتا ہے جو اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشَابَّہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عزوجل کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

جو رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے علاوہ بھی صرف ایک دن

مسجد کے اندر اخلاص کے ساتھ اعحکاف کر لے اس

کیلئے بھی زبردست ثواب کی بشارت ہے۔ پُچانچہ

اعحکاف کی ترغیب دلاتے ہوئے، سرکارِ نامدار، دو

عالم کے مالک و مختار شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعحکاف کرے گا

ایک دن کے  
اعحکاف کی  
فضیلت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد پڑھو پاک کی کثرت کرو، یہ ایک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**اللہ** عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین حد قیں حائل کر دے گا جن کی

مسافت مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔ (اللمع المشرع ج ۱ ص ۱۸۶)

**سابقہ گناہوں کی بخشش** اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

سرکارِ ابد قرار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے:

مَنْ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَ اِحْسَانًا ترجمہ: ”جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب

غفرلہ، ماقدم من ذنبہ حاصل کرنے کی نیت سے **اعحکاف** کیا اس

(جامع صغیر ص ۱۶۵ الحدیث ۸۴۸۰) کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

**حضرت سیدنا نافع** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرور

**آقا علیہ والہ وسلم کی**  
**جائے اعتکاف**

ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ماہِ رمھان کے آخری عشرے کا **اعحکاف** فرمایا

کرتے تھے۔ حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **اعحکاف** فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۷ حدیث ۱۱۷۱)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسجد نبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ**



غرضانِ مصطفیٰ ﷺ: اس میں وہ کتابیں جمع ہیں جن کی تعداد ۲۱۱ ہے۔ یہ کتابیں مکمل طور پر اس کے لئے محفوظ رہیں گی۔

وَالسَّلَامُ میں جس جگہ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اعحکاف کیلئے گھوڑ شریف کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی مبارک چارپائی بچھاتے تھے۔ وہاں بطور یادگار ایک مبارک ستون بنام "أَسْطُوَانَةُ السَّرِيرِ" آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عشاق اُس کی زیارت کرتے اور حصولِ برکت کیلئے یہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے پیارے اور رحمت والے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کی رضا جوئی کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے اور خصوصاً

رمضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چونکہ ماہِ رمھان ہی میں شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے لہذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعحکاف فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، "ایک مرتبہ سلطانِ دو جہان، خیمہ نشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یکمِ رمھان سے بیسِ رمھان تک اعحکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رمھان کے پہلے عشرہ کا اعحکاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اعحکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخری عشرہ میں ہے لہذا تم میں



فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغْتَوَّضُوا أَوْ تَتَوَضَّأُوا﴾ (مائدہ: 1)۔

سے جو شخص میرے ساتھ اعجازِ کاف کرنا چاہے وہ کر لے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

**ترکی خیمے میں اعجازِ کاف** حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک ترکی خیمے کے اندر رمضان المبارک کے پہلے عشرے

کا اعجازِ کاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے کا، پھر سیرِ اقدس باہر نکالا اور فرمایا، ”میں نے

پہلے عشرے کا اعجازِ کاف شبِ قدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے

تحتِ دوسرے عشرے کا اعجازِ کاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

یہ خبر دی گئی کہ شبِ قدر آخری عشرے میں ہے۔ لہذا جو شخص میرے ساتھ

اعجازِ کاف کرنا چاہے وہ آخری عشرے کا اعجازِ کاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شبِ

قدر دکھادی گئی تھی پھر بھلا دی گئی، اور اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ شبِ قدر کی میخ

کو گیلی مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ لہذا اب تم شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں

میں تلاش کرو۔ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب

بارش ہوئی اور مسجد شریف کی چھت مبارک ٹپکنے لگی، پچنانچہ اکیس<sup>۲۱</sup> رمضان المبارک کی

صبح کو میری آنکھوں نے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس

حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی والی گیلی مٹی







فرمانِ مصطفیٰ ﷺ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نور و شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چمٹ گئے تھے۔

**بِلا حائل میں**  
**پر سجدہ کرنا**  
**مستحب ہے**

اللہ اکبر عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس قدر سادگی پسند ہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدہ میں اپنی پیشانی خاک پر رکھنا اور پیشانی سے خاکِ پاک کے ذرات کا چمٹ جانا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت

بڑی عاجزی ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زمین پر بلا حائل (یعنی مٹلی، پتھر وغیرہ نہ ہو یوں) سجدہ کرنا مستحب ہے۔ (مراقی الفلاح حصہ ۳ ص ۸۵) ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں ہے، ”حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مٹی ہی پر سجدہ کرتے تھے۔“

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۸۱)

**دُوح اور دُومر کا ثواب**  
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا عَزَّمَهُ اللہُ تَعَالٰی وَبَنِيهِ الْكَرِيم

سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے:

مَنْ اغْتَسَفَ فِي رَمَضَانَ كَانَ  
كَحَبَّتَيْنِ وَعُمُرَتَيْنِ  
ترجمہ: ”جس نے رَمَضَانَ المبارک میں (دس دن کا) اعوجاف کر لیا وہ ایسا

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۲۹۶۶) ہے جیسے دُوح اور دُومر کے۔“



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو شخص کسی عیب سے اپنے دل کو محفوظ رکھے اور اس کی اصلاح کرے وہ اللہ کی طرف سے نیکو ہوگا۔

**اگناہوں سے تحفظ!** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سلطان ذی شان، رحمت

عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ تحفظ نشان ہے :

هُوَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ يُجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَقَامِلِ الْجَنَابِ كُلِّهَا۔  
ترجمہ: ”امحکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱) ہوتی ہیں۔“

**بغیر کئے نیکیوں کا ثواب!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امحکاف کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن

مسلمان امحکاف میں رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا اور جو گناہ وہ باہر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ **اللہ** غزوہ جہل کی خاص رحمت ہے کہ باہر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، امحکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عیادت کرتا تھا، اور امحکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: اعلیٰ حد تک میں میں شکر ادا کرو، روزِ عزا اور شریف پڑھے گا اس کی قیامت کے دن اس کی سلامت کروں گا۔

**روزانہ حج کا ثواب** حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ”مُعْتَكِف کو ہر روز ایک حج کا

ثواب ملتا ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۲، ص ۴۲۵، المجلد ۳۹۶۸)

**اعتکاف کی تعریف** ”مسجد میں اللہ عز و جل کی رضا کیلئے بہ نیتِ اعتکاف ٹھہرنا اعتکاف ہے۔“ اس

کیلئے مسلمان کا عاقل اور خاتمت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں نا بالغ بھی جو تیز رکھتا ہے اگر بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو اس کا اعتکاف صحیح ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

**اعتکاف کے لفظی معنی** اعتکاف کے لغوی معنی ہیں، ”دھرتا مارنا“ مطلب یہ کہ مُعْتَكِف اللہ رب العزت

عز و جل کی بارگاہِ عظمت میں اس کی عبادت پر کمر بستہ ہو کر دھرتا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی یہی ذہن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عز و جل اس سے راضی ہو جائے۔

**اب تو غنی کے در پر** حضرت سیدنا عطاء خراسانی قدس سرہ، انورانی فرماتے ہیں، ”مُعْتَكِف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آ پڑا ہو اور یہ کہہ رہا

ہو، ”یا اللہ رب العزت عز و جل جب تک تو میری مغفرت نہیں فرمادے



میر جانی مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص روزہ روزہ روزہ پاک نہ کرے گا اسی کے لئے عِتکاف نہیں ہے۔

گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۱۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ محسن)

**اعِتکاف کی تین قسمیں ہیں** ۱۔ اعِتکاف واجب ۲۔ اعِتکافِ سُنّت ۳۔ اعِتکافِ ثقل۔

**اعِتکافِ واجب** ۱۔ اعِتکاف کی نذر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زبان سے کہا: ”مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ“ کیلئے

فلاں دن یا اتنے دن کا اعِتکاف کروں گا۔“ تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اتنے دن کا اعِتکاف کرنا واجب ہو گیا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی کسی بھی قسم کی مَنّت مانی جائے اُس میں یہ شرط ہے کہ مَنّت کے الفاظ زبان سے ادا کئے جائیں صرف دل ہی دل میں مَنّت کی نیت کر لینے سے مَنّت صحیح نہیں ہوتی۔

ایسی مَنّت کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا (زُدَّ الْمَخَار ج ۳ ص ۱۳۰)

**اعِتکافِ سُنّت** ۲۔ مَنّت کا اعِتکاف مرد مسجد میں کرے اور عورت مسجدِ بیٹ میں۔ اس میں روزہ بھی شرط

ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نماز کیلئے مخصوص کر لے اسے ”مسجدِ بیٹ“ کہتے ہیں) رَمَضَانُ

الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کا اعِتکاف ”سُنَّتٌ مُؤَكَّدَةٌ عَلَى الْكِفَايَةِ“ ہے



خیر جان مصطفیٰ ﷺ اس لئے نہ تھے کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا کہ جو میرا کھانا ہوا وہ پاک نہ رہے۔

(فَرْمَخَارِ مَعَهُ رَدُّ الْفَخَارِ ج ۳ ص ۱۲۰) یعنی پورے شہر میں کسی ایک نے کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مجرم ہوئے۔

(بہارِ شریعت حصہ پنجم ص ۱۵۲)

اس اِعرِکاف میں یہ ضروری ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بیسویں تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کے اندر یہ قیّت اِعرِکاف موجود ہو اور اسی کے چاند کے بعد یا تیس<sup>۲۹</sup> کے غروبِ آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔

(بہارِ شریعت حصہ پنجم ص ۱۵۱)

اگر ۲۰ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کو غروبِ آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اِعرِکاف کی سُنّت مُؤَكَّدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجد میں تو داخل ہو چکے تھے مگر قیّت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں قیّت ہی نہیں تھی (قیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اس صورت میں بھی اِعرِکاف کی سُنّت مُؤَكَّدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غروبِ آفتاب کے بعد قیّت کی تو نفلی اِعرِکاف ہو گیا۔ دل میں قیّت کر لینا ہی کافی ہے زبان سے کہنا شرط نہیں۔ البتہ دل میں قیّت حاضر ہونا ضروری ہے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے:

”میں اللہ عز و جل کی رضا کیلئے

اِعتِکاف کی قیّت اس طرز کیجئے

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے



مفسرین نے سُنَّتِ اِعْتِکَاف کی تعلیم ہمیں کے پاس میرا کہ جو سُنَّتِ اِعْتِکَاف پر روزہ و نفل نہ چھوڑے تو کوئی عیب نہ کہہ سکتا ہے۔

سُنَّتِ اِعْتِکَاف کی نیت کرتا ہوں۔“

نفل اور سُنَّتِ مُؤکَّدہ کے علاوہ جو اِعْتِکَاف کیا جائے  
**اِعْتِکَافِ نَفْلِ**  
وہ مُسْتَحَب (یعنی نفلی) و سُنَّتِ غَیْرِ مُؤکَّدہ ہے۔

(بہارِ شریعت جلد ۵ ص ۱۵۲)

اس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں  
اِعْتِکَاف کی نیت کر لیجئے۔ جب تک مسجد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں  
اِعْتِکَاف کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجد سے باہر نکلیں گے اِعْتِکَاف ختم ہو جائے  
گا۔ میرے آقا علیہ السلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مذہبِ مُفْتِیٰ یہ ہے (نفلی)  
اِعْتِکَاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو  
باہر آنے تک (کیلئے) اِعْتِکَاف کی نیت کر لے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ  
اِعْتِکَاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ نہرِ حریج شدہ ج ۵ ص ۶۷۴) ایک اور جگہ  
فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اِعْتِکَاف کی نیت کر لے، جب تک مسجد ہی میں رہے  
گا اِعْتِکَاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (اِتِّصَاف ج ۸ ص ۹۸) اِعْتِکَاف کی نیت کرنا کوئی مشکل  
کام نہیں، نیتِ دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ  
کر لیا کہ ”میں سُنَّتِ اِعْتِکَاف کی نیت کرتا ہوں۔“ یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیت  
حاضر ہے اور زبان سے بھی یہی الفاظ ادا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ ماقوری زبان میں



حضرت صاحبزادہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ اس نے مجھے یہ بات یاد دلوائی کہ جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ نیت کی بات سمجھتا ہے۔

بھی نیت ہو سکتی ہے اور اگر عَزَّ بِلٰی میں نیت یاد کر لیں تو زیادہ مناسب ہے۔ ہو سکے تو آپ یہ عَزَّ بِلٰی نیت یاد کر لیجئے: جیسا کہ ”الْمَلْفُوظُ“ حصہ 2 ص 272 پر ہے:

### نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْيُنِ كَاف

ترجمہ: میں نے سنتِ اِمْحِکَاف کی نیت کی۔

مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مشہور

دروازہ ”باب الرحمۃ“ سے داخل ہوں تو سامنے ہی ستون مبارک ہے اُس پر یاد دہانی کیلئے قدیم زمانے سے نمایاں طور پر نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْيُنِ كَاف لکھا ہوا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب بھی آپ کسی عبادت مثلاً نماز، روزہ، احرام،

طوافِ کعبہ وغیرہ کی عَزَّ بِلٰی میں نیت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ اس عَزَّ بِلٰی عبارت کے معنی بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رٹی ہوئی ”عَزَّ بِلٰی نیت“ کے الفاظ ادا کر لئے یا کتاب میں دیکھ

کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا اور ارادہ دل میں موجود نہ تھا تو نیت سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً آپ مسجد میں داخل ہو کر نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْيُنِ كَاف

کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازمی ہے کہ میں یہ اِمْحِکَاف کی نیت کر رہا ہوں۔

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ یہ آخری عَشْرَةَ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا

اِمْحِکَاف نہیں یہ نفلی اِمْحِکَاف ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی کیا جاسکتا ہے، آپ جب



غرضانِ مسکنہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے مجھ پر ایک بار زور پاک چڑھا تھا اس پر وہ رخصت ہو گیا ہے۔

بھی مسجد سے باہر نکلیں گے یہ نفلیِ احکام اسی وقت ختم ہو جائے گا۔

**مسجد میں کھانا پینا** یاد رکھئے! مسجد کے اندر کھانے پینے اور  
سونے کی شرعاً اجازت نہیں، اگر احکام

کی نیت تھی تو ضمناً کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہو جائے گی۔ ہمارے  
یہاں اکثر مساجد میں دُرود و سلام وغیرہ کا ورد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کر کے ہمارے  
اسلامی بھائی اس کو تبرکاً پیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت اچھا عمل ہے۔ البتہ  
کسی اسلامی بھائی کی احکام کی نیت نہ ہو تو وہ مسجد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔

اسی طرح مسجد کے اندر جس نے احکام کی نیت کی ہوئی تھی وہی مسجد کے اندر  
رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں افطار کر سکتا ہے۔ مسجد الحرام شریف میں بھی آبِ زم زم  
شریف پینے، افطار کرنے یا سونے کیلئے احکام کی نیت ہونی چاہئے۔

مسجد النبی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بھی بلا نیتِ احکام،  
پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ احکام کی نیت  
صرف کھانے، پینے اور سونے کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔

رَدُّ الْمُحْتَار (شامی) میں ہے، اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو احکام  
کی نیت کر لے۔ کچھ دیر فَرَضَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۳۵)

چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو ایسا شخص ہو جس کی عمر پندرہ سال ہو اور وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور حج کرے اور ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرے۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اجتماعی اعتکاف کی ترکیب کی جاتی ہے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ ترتیبی جَدْوَل پیش کیا جاتا ہے اِن مُعْتَکِفِین کیلئے نیتوں کی فہرست حاضر کی ہے۔ جو اجتماعی اعتکاف سے الگ ہوں وہ بھی حسبِ ضرورت نیتیں کر کے اپنے ثواب میں اضافے کی ترکیب فرمائیں۔

**اجتماعی عتکاف کی 41 نیتیں** فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِینَ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔

”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (طہرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۱۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

اپنے اعتکاف کی عظیم الشان نیکی کے ساتھ مزید اچھی اچھی نیتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اضافہ کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیان کردہ مسجد میں جانے کی 40 نیتوں کے ساتھ ساتھ مزید یہ نیتیں کر کے گھر سے نکلئے، (مسجد میں آکر بھی حسبِ حال نیتیں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچھی اچھی نیتیں کریں ثواب کی نیت پیش نظر رکھا کریں)

(۱) رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخر کی دس دن (یا پورے ماہ) کے سنتِ اعتکاف۔ کیلئے

جار ہا ہوں (۲) تَصَوُّف کے ان مَدَنی اُصولوں (اَلْف) تَقْلِیلِ طَعَام (یعنی کم کھانا)



**فرمانِ مصطفیٰ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ رکھتا ہو وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(ب) **تَقْلِيلُ کَلَامٍ** (یعنی کم بولنا) (ج) **تَقْلِيلُ مَنَامٍ** (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا  
 (۳) روزانہ پانچوں نمازیں پہلی صف میں (۴) تکبیرِ اوّل کے ساتھ (۵) باجماعت  
 ادا کروں گا (۶) ہر اذان اور (۷) ہر اقامت کا جواب دوں گا (۸) ہر بارِ بُعْثِ اَوَّل و  
 اَخِر دُزْد شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا (۹) روزانہ تہجد (۱۰) اِشْرَاق (۱۱)  
 چاشت اور (۱۲) اَوَّلِ بَیِّن کے نوافل ادا کروں گا (۱۳) تلاوت اور (۱۴) دُزْد  
 شریف کی کثرت کروں گا (۱۵) روزانہ رات سورۃ المُلک پڑھوں یا سُنوں گا  
 (۱۶) کم از کم طاق راتوں میں صَلَوة اِشْجِ ادا کروں گا (۱۷) تمام سُنوں بھرے  
 حلقوں اور (۱۸) بیانات میں اوّل تا آخر شرکت کروں گا (۱۹) رشتے داروں اور  
 ملاقاتیوں کو بھی اِنِظَر اَدی کوشش کر کے سُنوں بھرے حلقوں میں بٹھاؤں  
 گا (۲۰) زَبان پر قَلْبِ مَدِیْنہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو  
 اِس نیتِ خیر کے ساتھ ضرورت کی بات بھی خُشی الامکان لکھ کر یا اشارہ سے کروں گا  
 تاکہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شور و غل کا سبب نہ بن جاؤں (۲۱) مسجد  
 کو ہر طرح کی بدو سے بچاؤں گا (۲۲) مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں  
 کے کچھے وغیرہ اٹھاتے رہنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ **فرمانِ**  
**مصطفیٰ:** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنت  
 میں ایک گھر بنائیگا (سنن ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۹ حدیث ۷۵۷) (۲۳) اپنے پسینے، مُنہ کی  
 رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش یا دری کو بچانے کیلئے صُرف اپنی چادر یا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے محمدؐ ایک وار کو پاک و مطہر تعالیٰ اس پر رحم فرما دیا ہے۔

پچائی پر ہی سوؤں گا (۲۴) بہ نیت حیا سونے میں پروے میں پروہ کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وقت پا جاے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینی مفید ہے۔ مدنی قافلے میں، گھر میں اور ہر جگہ اس کا خیال رکھنا چاہئے) (۲۵) وضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں (اگر کوئی وضو کیلئے منتظر ہو تو نشست سے ہٹ کر تیل کنگھی کیجئے) تیل کنگھی وہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اٹھالوں گا (۲۶) غیر اجازت کسی کی کوئی چیز مثلاً استیجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چہل وغیرہ استعمال نہیں کروں گا بلکہ (۲۷) چہل، چادر تکیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سوال بھی نہیں کروں گا (۲۸) کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی کھانے کی مخصوص دری پر کھاؤں گا نماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا (۲۹) کھانا کم ہونے کی صورت میں ایثار کی نیت سے آہستہ آہستہ کھاؤں گا تاکہ دوسرے اسلامی بھائی زیادہ کھا سکیں۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت، مہارِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (الحفاف السادة المستفین ج ۹ ص ۷۷۹) (۳۰) پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا (۳۱) اگر کسی نے زیادتی کی تو صبر کروں گا اور (۳۲) اُس کو اللہ عزوجل کی رضا کیلئے معاف کروں گا (۳۳) پڑوسی مُعْتَكِف کے ساتھ حسنِ سلوک کروں گا (۳۴) اپنے اَعْمَکَاف کے حلقے کے مگران کی اطاعت کروں گا (۳۵) فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا کارڈ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے مجھ پر دس مرتبہ نذرِ پاک کا معاملہ خالی اس پر سو گئی، اور اس پر ۱۰۰ ہے۔

پُر کروں گا (۳۶) اسلامی بھائیوں کے سامنے مُسکرا مسکرا کر صدقہ کرنے کا ثواب  
 کماؤں گا (۳۷) کوئی میری طرف دیکھ کر مسکرائے گا تو یہ دعا پڑھوں گا: **أُصْحَكَ**  
**اللَّهُ بِسَنَّتِكَ** یعنی (اللہ عزوجل تجھے ہستا بہتار کھے) (۳۸) اپنے لئے، گھر والوں،  
 احباب اور ساری اُمت کیلئے دعائیں کروں گا (۳۹) اگر کوئی مُعْتَكِف بیمار ہو گیا تو  
 ممکنہ حد تک اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا (۴۰) عمر رسیدہ مُعْتَكِفین کے  
 ساتھ بہت زیادہ حُسنِ سلوک کروں گا (۴۱) ذورِ اِنِ اعحکاف حسبِ توفیق لکھ  
 رسائلِ تقسیم کروں گا (ہر مُعْتَكِفِ اسلامی بھائی کی خدمت میں درِ دھری مَدَنی التجاء ہے کہ  
 کم از کم 25 روپے کے مکتبۃ المدینہ کے رسائل یا سَتُّوں بھرے مَدَنی پھولوں کے مَدَنی  
 پمفلٹ ضرور تقسیم فرمائیں اور اگر حیثیت ہو تو زیادہ تقسیم کریں۔ آنے والے ملاقاتیوں کو  
 سَتُّوں بھرے بیان کی کیسیٹ یا رسالہ یا کم از کم مَدَنی پھولوں کا ایک پمفلٹ ضرور تحفے میں  
 پیش کیا جائے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ثوابِ زیادہ ملیگا۔ بانٹنے میں بد نظمی نہ ہو اس کا خیال  
 رکھنا ضروری ہے)

**اعحکاف کس مسجد میں کرے؟**  
 مسجِدُ الْحَرَامِ شریف افضل ہے، پھر  
 مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پھر مسجدِ اقصیٰ شریف  
 (بیت المقدس) پھر ایسی جامع مسجد جس میں پنج وقتہ باجماعت نماز ہوتی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو گھر پر از رو پر عمو کہ تہار از رو گھر تک پہنچا ہے۔

ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو پھر اپنے محلہ کی مسجد میں اعرکاف کرنا افضل ہے۔  
(فتح القدیر ج ۲ ص ۳۰۸)

**جامع مسجد ہونا اعرکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہو سکتا**

ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر رہوں اگرچہ اس میں ہنجانہ نماز نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعرکاف صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۴۶۹) خصوصاً اس زمانے میں کہ بعض مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔

(بہار شریعت حصہ ۵ ص ۱۵۱)

**مُعْتَكِف اور احترامِ مسجد** پیارے مُعْتَكِفِ اسلامی بھائیو! چونکہ آپ کو دس روز مسجد ہی میں گزارنے ہیں اس

لئے مناسب یہی ہے کہ چند باتیں احترامِ مسجد سے متعلق سیکھ لیجئے۔ دورانِ اعرکاف مسجد کے اندر ضرورۃً دُنْیوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دھیمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چلا کر کسی اسلامی بھائی کو ٹکار رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چلا کر جواب دے رہا ہو، ”اے تے“ اور غل غپاڑے سے مسجد گونج رہی ہو۔ یہ انداز ناجائز و گناہ ہے۔ یاد رکھئے! مسجد میں بلا ضرورت دُنْیوی بات چیت کی مُعْتَكِف کو بھی اجازت نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے اپنے پیغمبروں کو دیکھا ہے کہ ان کے ہاتھوں میں کتابیں تھیں جن پر ان کے اعمال لکھے تھے۔

سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے:

ان کو اللہ سے  
کچھ کام نہیں

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ  
خَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي  
أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ  
فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ  
ترجمہ: لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے  
گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم  
ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عزوجل  
سے کچھ کام نہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۸۷-حلیہ ۲۹۶۲)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ

اللہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے

راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:  
مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً  
فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا رَدَّهَا اللَّهُ  
عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ  
لِهَذَا  
ترجمہ: جو کسی کو مسجد میں اپنا داغِ بلند گمشدہ  
چیز ڈھونڈتے سنیں تو وہ کہیں، "اللہ عزوجل  
وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے"۔ کیونکہ  
مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

(صحیح مسلم ص ۲۸۴-حلیہ ۵۶۸)



غریبانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نورِ پاک کی کثرت کر دے تاکہ یہ تہا سے لئے طہارت ہے۔

## مسجد میں جوتے نڈاں کرتے پھرنے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے جوتے  
یا کوئی اور چیز گم ہو جانے پر مسجد میں شور  
کرتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو

بیان کردہ حدیثِ مبارک سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہر اس کام  
سے مسجد کو بچانا ضروری ہے جس سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی  
باتیں، ہنسی مذاق اور اسی طرح کی لغویات کیلئے مسجد میں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجد میں  
تو عبادتِ الہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کرنے کو صحابہ،  
کرامِ علیہم السلام کتنا پسند کرتے ہیں اس کا اس روایت سے اندازہ لگائیے۔ پُٹا نہچے

## تو تمہیں سزا دیتا

حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ  
عہ فرماتے ہیں، میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ

مجھے کسی نے کنگری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق  
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، انھوں نے مجھ سے (اشارہ کر کے) فرمایا: ”ان دو شخصوں  
کو میرے پاس لاؤ!“ میں ان دونوں کو لے آیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن  
سے استفسار فرمایا، ”تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی، ”طائف سے۔“ فرمایا  
، ”اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں  
) تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد



قرآن مجید: (سورہ بقرہ: ۱۷۸) اَللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ لِمَا يَشَاءُ وَيُخَوِّضُ مَن يَشَاءُ فِي غَمٍّ اَوْ رَحْمَةٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو! (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۸ حدیث ۴۷۰)

حضرت سیدنا مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری، مُحَقِّق  
عَلٰی الْاِطْلَاقِ شَيْخُ ابْنِ خُمَامٍ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ  
کوکھا جانا ہے

”الْكَلَامُ الْمُبَاحُ فِي الْمَسْجِدِ“ (ترجمہ) ”مسجد میں مباح (یعنی جائز)  
مکروہ یا کُلُّ الْحَسَنَاتِ“ بات کرنا مکروہ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو  
(مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۴۴۹) کھا جاتا ہے۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِإِذْنِ  
پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، فہمیشاۃً ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
الضُّحَاكَ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبْرِ (الحامض الصغير ص ۳۲۲ حدیث ۵۲۳)  
ترجمہ: ”مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا  
(۵۷) ہے۔“

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ  
قبریں اندھیرا  
بالا روایات کو بار بار پڑھئے اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد میں داخل تو ہوئے ثواب  
کمانے مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہر نکلے کہ مسجد میں دنیا کی جائز  
بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ لہذا مسجد میں پرسکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی  
کریں یا نہیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ سَلَكَ سَبِيلَ الْإِسْلَامِ يَزِدْهُ اللَّهُ بِكُلِّ سَنَةٍ سِتًّا مِائَةً سَلَامًا"۔

آئے۔ نہ خود پہنے نہ لوگوں کو پہننے دیجئے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔  
ہاں ضرور بنا مسکرانا منع نہیں۔ مسجد کے احترام کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی  
کے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار  
گوش گزار کرتا ہوں پچنانچہ

**مفتی دعوتِ اسلامی کا اعتراف** خویلیاں کینٹ (سرحد، پاکستان) کے  
ایک اسلامی بھائی (عمر 52 سال) کا

کچھ اس طرح بیان ہے، میں سر تا پا گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، بچے جوان ہو چکے تھے  
پھر بھی فیشن کا بھوت نہیں اُترتا تھا۔ ماہِ رَمَضَانُ الْبَارِک میں بابِ المدینہ کراچی  
سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ  
رسول کا 30 دن کا مَدَنی قافلہ خویلیاں تشریف لایا۔ اُس مَدَنی قافلے کی  
خصوصیت یہ تھی کہ اُس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے رُکنِ مفتی دعوتِ  
اسلامی الحاج محمد فاروق عطاری مَدَنی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ العَظِیْمِ بھی  
شریک تھے۔ میرے بڑے صاحبزادے مجھے مَدَنی قافلے والے عاشقانِ  
رسول سے ملوانے لے گئے۔ مفتی دعوتِ اسلامی قُدْسِ سِرُّہ السَّامِی  
کی انفرادی کوشش سے میں اُن کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آخری عشرہ  
میں مُتَعَكِّف ہو گیا۔ مفتی دعوتِ اسلامی قُدْسِ سِرُّہ السَّامِی کے حُسنِ



طریقہ مصطفیٰ ﷺ کے پیروں کو ہرگز ہٹانے کا ارادہ نہیں ہے۔

اخلاق نے میرا دل جیت لیا، دیگر عاشقانِ رسول نے بھی مجھ پر خوب انفرادی کوشش کی۔ حتیٰ کہ مجھ سائنت دل انسان بھی موم ہو گیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہٗ خلد میرے قلب میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہو گیا۔ میں نے فیشن سے منہ موڑا، سنتوں سے رشتہ جوڑا، داڑھی منڈانا چھوڑا، بُرائیوں سے ناطہ توڑا اور بھرپور طریقے پر **مَدَنی ماحول** سے تعلق جوڑا۔ **اَلْغَرَض** میں نے گناہوں سے توبہ کر لی، داڑھی رکھ لی اور **عمامہ شریف** کا تاج سر پر سجا لیا۔ اب میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو بھی سنت معلوم ہو جائے اُس پر عمل کروں۔ یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہٗ خلد **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کاموں** کی دھومیں مچانے کیلئے تنظیمی طور پر **حلقہ سطح** کا **ذمہ دار** ہوں۔

آئیں گی سنتیں جائیں گی فینشیں نیکیاں بھی ملیں کیجئے اِمحکاف  
برکتیں پائیں گے اور سدھر جائیں گے **مَدَنی ماحول** میں کیجئے اِمحکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**مفتی دعوتِ اسلامی فائز**

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بھی کیا بات ہے!

**مَدَنی ماحول** میں رہ کر انہوں نے

**مفتی دعوتِ اسلامی نے بعدِ وفات بھی مدنی قافلے کی دعوت دی**

**مَدَنی قافلوں** میں خوب سفر کیا اور بے شمار اسلامی بھائیوں کی اصلاح کر کے اپنے



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ شریف پڑھو اور اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

لئے ثواب جاریہ کا ذخیرہ جمع کر کے ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ۔ 17.2. 2006) کو بعد نمازِ جمعہ رحلت فرمائی اور اب دنیا سے جانے کے بعد بھی خواب میں آ کر انفرادی کوشش کے ذریعے ایک اسلامی بھائی کو مدنی قافلے کا مسافر بنادیا اور پھر مدنی قافلے میں پہنچ کر بھی اُس کو جلوہ دکھایا اور بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مٹانے کے مرض سے ٹھہرکارا دلایا چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میرے مٹانے میں کچھ عرصہ سے تکلیف تھی، میں نے خواب میں حضرت قبلہ مفتی دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنَى کی زیارت کی انہوں نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کا حکم فرمایا۔ میں نے سفر کی نیت کر لی مگر جمادی الاولیٰ (۱۴۲۷ھ) میں سفر نہ کر سکا۔ ۲۴ جمادی الآخر (۱۴۲۷ھ) کو میں نے تین روزہ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ قافلے والی مسجد میں پہنچ کر جب لیٹا تو مفتی دعوتِ اسلامی فِیْ ذِمَّتِ بِرُءُفَةِ السَّامِیِ میرے خواب میں تشریف لائے اُس وقت آپ پروے میں پردہ کئے (یعنی گود میں چادر پھیلا کر رانیں وغیرہ چھپائے) تشریف فرما تھے اور کچھ ملفوظات سے نوازا رہے تھے جو میں سمجھ نہ پایا۔ جب سے مدنی قافلے سے واپس آیا ہوں یہ بیان دیتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ مجھے مٹانے کی تکلیف سے نجات مل چکی ہے۔



خبر پہنچنے پر مسلمانوں نے کہا: "جس نے تم کو یہ خبر پہنچائی ہے، اس کو مار ڈالو۔" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تم کو یہ خبر پہنچائی ہے، اس کو مار ڈالو۔" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تم کو یہ خبر پہنچائی ہے، اس کو مار ڈالو۔"

دردِ گر چہ تمہارے مٹانے میں ہے، شفع<sup>۹۹</sup> پر آخرت کے بنانے میں ہے

کہتے فاروق ہیں قافلے میں چلو سب مُسَلِّح کہیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے اُنیس حُرُوف کی

### نسبت سے مسجد کے مُتَعَلِّق 19 مَدَنی پھول

مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے ربِّ عزوجل کے حضور شکایت کرنے چلی

کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے

اور بولے، ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو

بھیجے گئے ہیں۔ (نفاذی رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۲)

روایت کیا گیا ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے (جو کہ سخت حرام اور زنا سے بھی

اخذ ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے

گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور ان کی شکایت

کرتے ہیں۔ ”سُبْحَنَ اللّٰہِ جب مباح و جائز بات ہلا ضرورت

شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجد میں) حرام و ناجائز

کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

دروزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیے۔ ہاں اگر بچوں کو



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) جو بھی مسجد میں داخل ہو، اس کی حفاظت کرے۔

روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو خرچ نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد

میں) اجازت کرنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)


 مسجد کے اندر کسی قسم کا گورہر گز نہ پھینکیں۔ سیدنا شیخ عبدالحق محدث

دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی "جذبُ القلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں

اگر خُس (یعنی معمولی سا تنکا یا ڈڑہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس

قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خُس (یعنی

معمولی ڈڑہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القلوب ص ۲۵۷)

 مسجد کی دیوار، اس کے فرش، پختائی یا درے کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکانا،

ناک سنکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی

سے دھا کہ یا تنکا وغیرہ ٹوچنا سب ممنوع ہے۔

 ضرورتاً اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

 مسجد کا گورہر اچھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالے جہاں بے ادبی ہو۔

 ہوتے اُتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گردوغیرہ باہر جھاڑ

لیں۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گُرد کے ذرات لگے ہوں تو اپنے رومال

وغیرہ سے پونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔

 مسجد کے وضو خانے پر وضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اٹھیں




ترجمہ: حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ اپنے دل سے ہر گناہ کو نکالتا ہے۔

طرح خشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دُوریاں میلی اور بد نما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا علیہ السلام، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا


خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

 مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

 وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر

نہ گرے۔ (یاد رکھئے اعضاء وضو سے وضو کے پانی کے قطرے فرش

مسجد پر گرانا ناجائز ہے)

 مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً

صحیح میں داخل ہوں تب بھی اور صحیح سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی)


سیدہ اہلِ بیت بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صفِ پہلی ہو اُس پر بھی سیدہ اہلِ بیت

رکھیں اور جب وہاں سے نہیں تب بھی سیدہ اہلِ بیت فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی

آتے جاتے ہر پہلی صف پر پہلے سیدہ اہلِ بیت رکھیں) یا خطیب جب منبر پر

جانے کا ارادہ کرے۔ پہلے سیدہ اہلِ بیت رکھے اور جب اترے تو (بھی)

سیدہ اہلِ بیت اُتارے۔

 مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح



خبر ملے، اسلئے اللہ تعالیٰ علیہ السلام اس شخص کی ایک ناک اور اس کے پاس ہر طرف سے دھج دھج زخم پاگستہ ہوئے۔

کھانسی۔ سرکاریہ میں نہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو کئی الامکان آواز دہائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو۔ خصوصاً مجلس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے، ”ایک شخص نے دربار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈکاری آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔“ (شرح السنۃ ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹۴۱) اور جمہابی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جمہابی جب آئے کئی الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبائیں۔ اور اس طرح بھی نہ رُکے تو کئی الامکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چونکہ جمہابی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہذا جمہابی آئے تو یہ تصور کریں کہ ”انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جمہابی نہیں آتی۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۳)



غرض کہ مسجداں میں نماز کے باوجود اگر کوئی شخص اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائے تو اس کی توبہ واجب ہے۔

۱۴. **تَمَسُّخُرُ** (سُخْرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں نَحْت ناک جائز۔

۱۵. **مَسْجِد** میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تہنم میں خرچ نہیں۔

۱۶. **مَسْجِد** کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا ٹھٹھکتے ٹھٹھکتے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چختری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی ممانعت ہے۔ غرض مسجد کا اجرام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۷. **مَسْجِد** میں حَدَث (یعنی رتخ خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو اجماعاً) میں نہیں ہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہذا اُفْعَتِکِف کو چاہیے کہ ایامِ اجماعاً میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قہائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراجِ رتخ کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا۔ (البیہ احاطہ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں رتخ خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

۱۸. قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت ابراہیم بن اُدْہَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشہ مسجد سے ہاتھ نے



موجودہ مسئلہ: ”اگر اللہ تعالیٰ علیہ السلام اس کے پاس سے گزرے تو اس سے کچھ بارود پکارتے ہوئے مانگتا اور اسے دے دیتا۔“

آواز دی، ”ابراہیم! بادشاہوں کے خُصور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟“ معا  
(یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے  
بچوں کو بھی پیار کرتے، اٹھاتے، لگاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی  
طرف نہ ہوں اور مٹاتے (پوئی کر داتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اس کا رخ قبلہ  
کی طرف نہ ہو)

**اسی حال** شد ہو تا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(مُلَخَّصًا لِّلْمَلْفُوطِ حَصَّة قُؤْم ص ۳۷۷)

**مسجد رک کو خوشبودار رکھے!** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی

ہیں ”خُصْرُہُ ثَوْر، شَافِعِ یَوْمَ النُّشُورِ سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے محلّوں میں مسجد میں  
بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔“

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُد ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۱۵۵)

**ایر فریش سے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا  
مسجد میں بنانا اور انہیں عُوْد دُوبَان اور اگر بنی  
وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر

مسجد میں دیا سلائی (یعنی ماہوس کی تیلی) نہ جلائیے کہ اس سے بازو کی بدبو نکلتی ہے



قرآن مجید کی روشنی میں، اہل علم کے لیے جو نئی باتیں سامنے آ رہی ہیں، ان سے ہمیں احتیاط سے موازنہ کرنا چاہیے۔

اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔ بازو دکا بدبو دار دھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دور باہر سے لوہاں یا اگر نشی وغیرہ سلگا کر مسجد میں لائے۔ اگر بٹیوں کو کسی بڑے طشت وغیرہ میں رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی راکھ مسجد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگر نشی کے پیکٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو گھر ج ڈالنے۔ مسجد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ”ایئر فریشنر“ (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیادی مادے فضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ایئر فریشنر کے استعمال سے جلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہو سکتا ہے۔

منہ میں بل بو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

کھاتے رہے، اور وقت بے وقت تیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پڑے، آنسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدا خواستہ ”گندہ دہنی“ یعنی **منہ سے بدبو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جانے کا، کیوں کہ **منہ سے بدبو** آتی ہو تو مسجد کا داخلہ **حرام** ہے، یہاں تک کہ جس وقت







عمران مصطفیٰ یوسفی (مدرسہ اسلامیہ، جامعہ محمدیہ، پاکستان) کا ماحول کیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 384 پر

ہے۔ منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں

(گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے

منہ میں بدبو ہو تو نماز  
مکروہ ہوتی ہے

اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کر لے۔ اور

دوسرے نمازیں کو ایذا پہنچنی حرام ہے، اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے

ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ”جس چیز سے انسان تکلیف محسوس

کرتے ہیں فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم ص 282 حدیث 564)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: ”جس کے بدن میں بدبو

ہو کہ اُس سے نمازیوں کو ایذا ہو مسئلۂ تعاذل اللہ

بدبو دار مہم لگا کر مسجد  
میں آنے کی ممانعت

کندہ و ہن (یعنی جس کو منہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو) کندہ بخل (یعنی جس کو بغل

سے بدبو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث کندھک ملی (یا کوئی

سابدو دار مہم یا لوشن لگایا) ہوا سے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔“

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج 8 ص 72)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کبھی ایک روزہ نہ رکھا ہے کہ میں اس پر کھانا کھاؤں اور اس پر کھانا کھاؤں۔

کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی **بنو** ناپسند ہوا سے کھا کر مسجد میں اس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ منہ

**کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔**

وغیرہ میں **بنو** باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں

ہے **اللہ** کے محبوب، دانائے غیوب، **مَنْزُوعٌ عَنِ الْغُيُوبِ** غُزُو جَلَّ وَتَعَالَى اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پیاز، لہسن یا گندنا (لہسن سے مشابہ ایک

ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔“ اور فرمایا: ”اگر کھانا ہی چاہتے

ہو تو پکا کر اس کی **بنو** دور کر لو۔“ (صحیح مسلم ص ۲۸۲ حدیث ۵۶۱ دار ابن حزم بیروت)

**صَدْرُ الشَّرِيعَةِ بِذَرِ الطَّرِيقَةِ** علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: ”مسجد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک

کہ **بنو** باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں **بنو** ہو جیسے گندنا (لہسن سے

ملتی جلتی ترکاری ہے) مولی، کچا گوشت اور مٹی کا تیل، وہ دیاسلائی جس کے رگڑنے

میں بو اڑتی ہو، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ و بخی کا عارضہ (یعنی منہ

سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبو دار دوا لگائی ہو تو جب تک بو



ضرمان مصطفیٰ (علیہ السلام) میں سے گھر پر اس وقت تک کہ اس پر سورۃ شمس نازل ہو۔

مَنْقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۵۴)

کچی پیاز والے پٹے، چھوٹے، راتے اور  
کچھ مر نیز کچے لہسن والے اچار چٹنی وغیرہ کھانے  
سے نماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض

کچی پیاز والے کچور اور  
راتے سے محتاط رہئے

اوقات کباب سمو سے وغیرہ میں بھی کچی پیاز اور کچے لہسن کی بو محسوس ہوتی ہے لہذا  
نماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بو والی چیزیں مسجد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد  
یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مسلمانوں  
کے مَجْمَعوں، درسِ قرآن کی مجلسوں،

بدبو دار منہ لیکر مسلمانوں کے  
مجمع میں جانے کی ممانعت

علمائے دین و اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبو دار منہ لے کر نہ جاؤ۔ (مراۃ ج ۶  
ص ۲۵) مزید فرماتے ہیں: جب تک منہ میں بدبو رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں  
کے جلسوں، مَجْمَعوں میں نہ جاؤ۔ کھٹہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کٹگی نہ کرنے  
والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فقہائے کرام رَجْمُہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے  
ہیں: جسے گندہ دہنی کی بیماری ہو اسے مسجدوں کی حاضری معاف ہے۔

(مراۃ ج ۶ ص ۲۶)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو کچھ پیاز اور کچھ تھار اور کچھ مک بچتا ہے۔

**سوال:** ”گندہ دھن“ کو مسجد کی حاضری نماز کے اوقات میں اپنی پیاز کھانا کیسا؟

معاف ہے، تو کیا کچی پیاز والا راستہ یا کچھ مر یا ایسے کباب سمو سے جن میں لہسن پیاز برابر پکے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بو آتی ہو یا مسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر پہلے اس نیت سے کھا سکتے ہیں کہ منہ میں بو ہو جائے اور مسجد کی جماعت واجب نہ رہے!

**جواب:** ایسا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نمازِ مغرب کے بعد ایسا کچھ مر یا سلا دو وغیرہ نہ کھائے جس میں کچی مولیٰ یا کچی پیاز یا کچا لہسن ہو کیوں کہ عشاء کی نماز کا وقت قریب ہوتا ہے اور اتنی جلدی منہ صاف کر کے مسجد میں پہنچنا دشوار۔ ہاں اگر جلد منہ صاف کرنا ممکن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجد کی حاضری سے معذور ہے مثلاً عورت۔ یا نماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وقت تک **بِو ختم** ہو جائیگی تو کھانے میں مہایقہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کچا لہسن پیاز کھانا کہ بلاشبہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بِو** راکل نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع مگر جو حقہ ایسا کثیف (گازھا) و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ **تَغْیِرِ** باقی (یعنی دیر پا بدبو) پیدا کرے کہ وقتِ جماعت۔



فروغین مصطفیٰ (علیہ السلام) اس نے ہم پر اس حد تک اور اس حد تک کہ وہ ایک خاصے اور خاص کے لئے صرف احکامات کی تھے۔

تک گلی سے بھی **بکلی** (یعنی مکمل طور پر) زائل نہ ہو تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب (سبب) ہوگا اور یہ دونوں ممنوع و ناجائز ہیں اور (یہ شرعی اصول ہے کہ) ہر مباح فی نفسہ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) اثرِ ممنوع کی طرف مؤدّی (یعنی ممنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو ممنوع و ناجائز (یعنی ناجائز) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۵ ص ۹۴)

**منہ کی بدبو معلوم کرنے کا طریقہ**

اگر منہ میں کوئی تغیرِ رائحہ (یعنی بدبو) ہو تو جتنی بار مسواک اور کھلیوں سے اس (بدبو) کا ازالہ (یعنی دور کرنا ممکن) ہو (اتنی بار کھلیاں وغیرہ

کرنا) لازم ہے، اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں۔ بدبو دار کثیف (گاڑھا) بے احتیاطی کا **کھٹہ** پینے والوں کو اس کا خیال (رکھنا) سخت ضروری ہے اور ان سے زیادہ **سکرٹ** والے کو کہ اس کی بدبو مُرثب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیر پا ہے اور ان سب سے زائد اشدّ ضرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اس کا جرم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تمباکو ہی) ذبّار ہوتا ہے اور منہ اپنی **بدبو** سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور کھلیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے



غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی پروردگار کی نعمت کہ علفِ تمبارے لئے طہارت ہے۔

اور **بُؤ** کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے منہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار حلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً (فوراً) سونگھیں۔ غیر اس کے اندر کی **بد بو** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب منہ میں **بد بو** ہو تو مسجد میں جانا حرام، نماز میں داخل ہونا منع۔ وَاللّٰہُ الْبَہَادِی۔  
(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج اول ص ۶۲۳)

اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب منہ میں **بد بو** آتی ہو تو ہر ادھنیہ چبا کر کھائیے

نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھئے **إِنْ شَاءَ اللّٰہُ** غُزْجُلُ قائمہ ہوگا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بد بو** آتی ہو تو ”کم خوری“ کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی برکتیں لوٹنے سے **إِنْ شَاءَ اللّٰہُ** غُزْجُلُ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصوں کے دُرد، قَبْضُ، سینے کی جَلْن، منہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے دُرد، منوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہت سارے امراض کے ساتھ ساتھ منہ کی بد بو سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اس طرح سے کم کھانے میں **80 فیصد امراض** سے بچت ہو سکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب ”پیٹ کا قفل مدینہ“ کا مطالعہ فرمائیے) اگر نفس کی



خود جان بھگتا (اور جانتا) کہ اس کو کس سے کس کا ہوا ہے۔ اور وہ اس کو کس سے کس کا ہوا ہے۔

جرّص کا علاج ہو جائے تو کئی جسمانی اور روحانی امراض خود ہی دم توڑ جائیں۔

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چند رانے والے

**مَنْ تَكِيْ بِدَبُوْكَامَدْنِيْ عِلَاجًا اِنَّ اللّٰهَ مَصْلٍ وَسَلِيْمٌ عَلٰى**  
**مَدِيْنَةِ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ**

**مُنْدَرَجَةٌ** بالادُور و شریف موقع یہ موقع ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھ

لیجئے **شَاءَ اللّٰهُ** غزوہ خُلّ منہ کی **بدبو** زائل ہو جائیگی۔ ایک ہی سانس میں

پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ منہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شروع

کیجئے اور ممکنہ حد تک ہوا پیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب **دُور و شریف** پڑھنا شروع

کیجئے۔ چند بار اس طرح مشق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قبل **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ**

غزوہ خُلّ مکمل گیارہ بار **دُور و شریف** پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے

پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد منہ سے خارج کرنا صحت

کیلئے انتہائی مفید ہے۔ دن بھر میں جب جب موقع ملے یا لخصوص گھلی فضاء میں

روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سب مدینہ عتیقہ عنکو) ایک سن رسیدہ

حکیم صاحب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دو گھنٹے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو کچھ میں نے منع کیا ہے اس سے بچنا اور جو کچھ میں نے حلال کیا ہے اس سے کھانا پینا اور استعمال کرنا۔

تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اس دوران اپنے ورد و ظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔  
بقول اُن حکیم صاحب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مشاق (یعنی مشق کر کے باہر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

**استیخانہ مسجد سے**  
**کتنی دور ہونے چاہئیں!**  
بارگاہِ رضویت میں سوال ہوا کہ نمازیوں کیلئے استیحاء خانے مسجد سے کتنی دور بنانے چاہئیں؟ اس پر میرے آقا اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجد کو **نبو** سے بچانا واجب ہے و لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیاسلائی (یعنی بدبودار بارود والی ماس کی تیلی) سلگانا حرام، شی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجد میں کچا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۳ حدیث ۷۴۸ دار المعرفۃ بیروت) حالانکہ کچے گوشت کی

**نبو بہت خفیف** (یعنی ہلکی) ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں **نبو** پہنچے وہاں تک (استیحاء خانے بنانے کی) ممانعت کی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۲۳۶) کچے گوشت کی بدبو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجد میں لے جانا جائز نہیں تو کچی مچھلی لے جانا بد رَجہ اولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بو گوشت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اس کا سالن کھانے سے بھی ہاتھ



خبر منہ سے نکال دینا اور نہ ہی کسی اور جگہ سے نکال دینا جائز ہے۔

اور منہ میں ناگوار بو ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بو دور کے بغیر مسجد میں نہ جائے۔ استیجا خانوں کی جب صفائی کی جاتی ہے اُس وقت بدبو کافی پھیلتی ہے لہذا (استیجا خانے اور مسجد کے درمیان) اتنا فاصلہ رکھنا ضروری ہے کہ صفائی کے موقع پر بھی **بدبو** مسجد میں داخل نہ ہو سکے۔ استیجا خانے احاطہ مسجد میں کھلتے ہوں تو ضرورتاً دیوار پاٹ کر باہر کی جانب دروازے سے نکال کر بھی بدبو سے مسجد کو بچایا جاسکتا ہے۔

مسجد میں **بدبو** لے جانا حرام ہے۔ نیز **بدبو** والے شخص کا داخل ہونا بھی حرام ہے۔ مسجد میں کسی تنکے سے خلال بھی نہ

**اے لباس وغیرہ پر غور**  
**اکرتنے کی عادت بنائیے**

کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد خلال کے عادی نہیں ہوتے ان کے دانتوں کے خلاؤں سے بدبو نکلتی ہے۔ **مُعْتَكِفِ** فناء مسجد میں بھی اتنی دور دانتوں کا خلال کرے کہ بدبو اصل مسجد میں داخل نہ ہو۔ بدبو دار زخم والا یا وہ مریض جس نے پیشاب کی تھیلی (URINBAG & STOOL BAG) لگائی ہوئی ہے وہ مسجد میں داخل نہ ہوں سہی طرح لیباٹری میٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا پیشاب کی شیشی، ذبیحہ کے بوقت ذبح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر حوالہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

چیز میں چھپا کر بھی مسجد کے اندر نہیں لے جاسکتے چنانچہ فقہائے کرام رَجَمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مسجد میں نجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (رَدُّ الْمُحَارَجِ ص ۶۱۴) مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔“ (فَرَمُ مَحَارَجِ ص ۶۱۴) پاک بدبو چھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے چھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اس صورت مسجد کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبو ہے تو مسجد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی اتارنے سے پسینے یا میل گچیل وغیرہ کی بدبو آتی ہے تو مسجد میں نہ اتارے۔ اسی طرح کچا گوشت یا کچی مچھلی وغیرہ اس طرح پیک کئے ہوئے ہیں کہ بدبو نہیں آتی تو مسجد میں لے جانے میں حرج نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال دیتے ہوئے مُقْتَرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”ہاں اگر کسی صورت سے مٹی کے تیل کی بدبو اُڑادی جائے یا اس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بدبو ظاہر نہ ہو تو (مسجد میں) جائز ہے۔“ (فَلَا یُغِیْرُ ص ۶۵) ہر مسلمان کو اپنے منہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس



ہر ملین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک قرآن مجید (مصحف) اور ایک کتب خانہ (کتاب خانہ) کے ساتھ فرمایا۔

میں کہیں سے بدلتا تو نہیں آ رہی اور ایسا میلہ کچھ لہاس پہن کر بھی مسجد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گھن آئے۔ افسوس! زنیوی افسروں وغیرہ کے پاس تو عمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پروردگار عزوجل کے دربار میں حاضری کے وقت نفاس کا کوئی اہتمام نہ کریں۔ مسجد میں آتے وقت انسان کم از کم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ لباس شریعت و سنت کے مطابق ہو۔

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعزتِ نژادِ سلیمینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مسجدوں کو بچوں اور

مسجد میں بچے کو لانے کی ممانعت

پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور خد و قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچہ جس سے فحاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر فحاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔ جو لوگ بچیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر فحاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے



خبر من حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ (مکتبہ دار العلوم دیوبند) کے نام سے لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب کمال ہے۔

بچہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو اس) کو دم کروانے کیلئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچے کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ ”پیکنگ“ کر کے بھی نہیں لاسکتے۔ اگر آپ بچہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم انورا تو بہ کر کے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ ہاں فنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حجرہ میں بچہ کو لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے۔

**گوشت پھلی**  
**نیچنے والے**  
گوشت یا پھلی نیچنے والے کے لباس میں سخت بدبو ہوتی ہے لہذا ان کو چاہئے کہ فارغ ہو کر اچھی طرح نہائیں، صاف لباس زیب تن فرمائیں،

خوشبو لگائیں اور پھر مسجد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شرط نہیں صرف مشورۃ عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبو مکمل طور پر زائل (یعنی دور) ہو جائے۔

**بعض غذاؤں کی وجہ سے پسینے میں بدبو**  
بعض غذاؤں کی وجہ سے بدبو دار پسینہ آتا ہے ایسے افراد غذا میں تبدیل کریں۔

**منہ کی صفائی کا طریقہ**  
جو مسواک اور کھانے کے بعد خلل کی سنت ادا نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی

کرنے میں سست ہوتے ہیں اکثر ان کے منہ بدبو دار ہوتے ہیں۔ صرف



**غور جان مصطفیٰ:** (مطلعہ شرقیہ، ایف، ایلم، جامعہ محمدیہ، دہلی، ہندوستان) : پڑھ کر، گھر پر، قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا۔

رُخمی طور پر مسواک اور خلال کا تَکدانتوں سے مَس کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مَسُوڑھے رُخمی نہ ہوں اِس احتیاط کے ساتھ ممکنہ صورت میں غذا کا ایک ایک ذرہ دانتوں سے نکالنا ہوگا ورنہ دانتوں کے درمیان غذا ائی اجزاء پڑے پڑے سڑتے اور سخت سڑاؤ کا باعث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب موقع ملے مثلاً بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وقت پانی کا گھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنبِشیں دیتے رہیں یعنی ہلاتے رہیں، اِس طرح منہ کا کچرا اور میل کچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا نیم گرم پانی ہو تو یہ **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بہترین ”ماؤتھ واش“ ثابت ہوگا۔

داڑھی میں اکثر غذائی اجزاء انک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبو دار رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اس طرح بدبو آتی ہے لہذا مشورۃ عرض ہے، کہ بچن سے داڑھی دھولی جائے۔

مصر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سرے ٹوپی  
 یا عمامہ اتارتا ہے تو بعض اوقات بدبو کا بھپکا  
 نکلتا ہے لہذا جس سے بن پڑے وہ عمدہ خوشبو

دارِ طبع کو بدبو سے بچائیے

خوشبودار تیل بنانے  
کا آسان طریقہ



مذہبِ حنفی کے مطابق عطر ہونے کے بعد وضو کرنا واجب ہے۔ اگرچہ بعض علماء نے وضو کے بعد عطر کرنا بھی جائز قرار دیا ہے۔

دارتیل ڈالے خوشبودارتیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپڑے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودارتیل تیار ہے۔ (خوشبودارتیل بنانے کے مخصوص اسنس بھی خوشبودیات کی دکانوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں) سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے۔

جس سے بن پڑے وہ روزانہ نہائے ہو سکے تو روز نہائیں! کہ کافی حد تک بیرونی بدن کی بدبو

زائل ہوگی اور یہ صحت کیلئے بھی مفید ہے۔ (مگر مفتکفین مسجد کے غسل خانوں میں بلا سخت ضرورت کے نہ نہائیں کہ نمازیوں کیلئے وضو کے پانی کی تنگی ہو سکتی ہے اور موثر بھی بار بار چلنے سے خراب ہو سکتی ہے)

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات

عمامہ وغیرہ کو بدبو سے بچانے کا طریقہ

لاشعوری میں مسجد کے اندر ”بدبو“ پھیلانے کے جرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہذا مدنی التجاء ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی کسی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ میل کچیل، پسینہ اور ٹیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبو کے سبب کافی گھسن



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک ناک اور ہوس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ کو زور پاک نہ دے۔

آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُسْتَقِلَّہ کوئی مخصوص خوشبو یا بد بو ہو اس سے اُس کی ناک اٹ جاتی ہے۔

**عمامہ کیسا ہونا چاہیے!** سخت ٹوپی پر بندھے بندھائے عمامے کا استعمال بھی اس کے اندر بد بو

پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو باریک ململ کے ہلکے پھلکے کپڑے کا عمامہ شریف استعمال کیجئے اور اس کیلئے کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چپڑی ہوئی ہو۔ کہ ایسی ٹوپی پہننا بھی سنت ہے۔ بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر

رکھ دینے کے بجائے باندھتے وقت سنت کے مطابق ایک ایک بیچ کر کے باندھئے اور اسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے اس طرح کرنے سے حکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر بیچ پر ایک نیکی اور ایک نور ملے گا اور ہر بار اُتارنے میں (

جبکہ دوبارہ باندھنے کی بھی نیت ہو تو) ایک ایک گناہ اُترے گا (ماخوذ از کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۳۲، ۱۳۳، الحدیث ۴۱۱۳۸، ۴۱۱۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت) اور بار بار

ہوا لگنے کی وجہ سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ غَزَّوَجَلَّ بد بو بھی دور ہوگی۔ عمامہ و سر بند شریف، چادر اور لباس وغیرہ کو اُتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی بد بو دور

ہو سکتی ہے۔ نیز ان پر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ عُمْدہ عطر لگاتے رہنا بھی بد بو کو دور کر سکتا ہے۔ ضمناً عطر لگانے کی نیتیں اور مواقع بھی ملاحظہ فرمائیے:



فرضِ مصلحتہ (اصل و ضابطہ) جس کے پاس ہر اذکار ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑے تو کوں میں وہ کوں ترین شخص ہے۔

## خوشبو لگانے کی نیتیں اور مواقع

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر

ہے۔“

(طبرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱) سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے

قبل بسم اللہ (۳) لگاتے ہوئے دُرود شریف اور (۴) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت

کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائکہ اور (۶) مسلمانوں کو

فَرَحَت پہنچاؤں گا (۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنتیں سیکھنے پر

قوت حاصل کروں گا (امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل

بڑھتی ہے) (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے

بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مثلاً اس طرح سے کہنا

کہ ”اس کے لباس یا ہاتھوں یا منہ سے بدبو آ رہی تھی“ غیبت ہے) (۹) موقع کی مناسبت

سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا (۱۱)

مسجد (۱۲) نمازِ تہجد (۱۳) جمعہ (۱۴) پیر شریف (۱۵) رَمَضَانُ

الْمُبَارَك (۱۶) عید الفطر (۱۷) عید الاضحیٰ (۱۸) شبِ میلاد (۱۹) عیدِ میلاد

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (۲۰) خلوسِ میلاد (۲۱) شبِ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ



مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس ہرگز کوئی گناہ نہیں ہے اور وہ پاک و پُر عافیت ہے۔

علیہ وآلہ وسلم (۲۲) شبِ بَرَاءت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵)  
درسِ قرآن و (۲۶) حدیث (۲۷) تلاوت (۲۸) اور ادو و طائف (۲۹) دُرود  
شریف (۳۰) دینی کتاب کا مطالعہ (۳۱) تدریسِ علمِ دین (۳۲) تعلیمِ علمِ  
دین (۳۳) فتویٰ نویسی (۳۴) دینی کُتب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سُنّتوں بھرے  
اجتماع (۳۶) اجتماعِ ذکر و نعت (۳۷) قرآن خوانی (۳۸) درسِ فیضانِ  
سنت (۳۹) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (۴۰) سُنّتوں بھرا بیان کرتے وقت  
(۴۱) علم (۴۲) ماں (۴۳) باپ (۴۴) مومنین صالح (۴۵) پیر صاحب (۴۶)  
مُومِنے مبارک کی زیارت اور (۴۷) مزارِ شریف کی حاضری کے مواقع پر بھی تعظیم کی  
نیت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ جتنی اچھی اچھی نیتیں کریں گے اتنا ہی زیادہ  
ثواب ملیگا۔ جبکہ نیت کا موقع بھی ہو اور وہ نیت شرعاً دُرست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی  
رہیں تو کم از کم دو تین نیتیں کر ہی لیتی چائیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل آج تک ہم سے جتنی بار بھی  
مسجد میں بدو لے جانے کا گناہ ہوا ہو اُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عزم کرتے ہیں  
کہ آئندہ کبھی بھی مسجد میں کسی طرح کی بدو نہیں لے جائیں گے۔ یارِ پُرسِ مصطفیٰ  
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں مساجد کو خوشبودار رکھنے کی سعادت دے۔ یا اللہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ ہر ایک بارہ روز پاک و حلالہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عزوجل ہمیں ہر طرح کی ظاہری باطنی بد بوؤں سے پاک ہو کر مسجد میں حاضری کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** عزوجل ہمارے خوشبودار سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں گناہوں کی بد بوؤں سے نجات دے اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنتِ الفردوس میں اپنے معطر معطر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واللہ جو مثل جائے ہرے گل کا پسینہ

مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلیہن پھول

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**فنائے مسجد اور معتکف**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فنائے مسجد میں جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ معتکف غیر کسی ضرورت کے بھی فنائے مسجد میں جاسکتا ہے۔ فنائے

مسجد سے مراد وہ جگہیں ہیں جو احاطہ مسجد (غرب عام میں جس کو مسجد کہا جاتا ہے) میں واقع ہوں اور مسجد کی مصالح یعنی ضروریات مسجد کے لئے ہوں، جیسے منارہ، مؤذن خانہ، استیحاء خانہ، غسل خانہ، مسجد سے متصل مذارسہ، مسجد سے ملحق امام و مؤذن وغیرہ کے حجرے، بگوتے اتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض معاملات میں حکم مسجد



خود صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ پر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس نماز کا کوئی اور طریقہ نہ ہو تو اسے نماز میں کھڑا ہونا چاہیے۔

میں ہیں اور بعض معاملات میں خارج مسجد۔ مثلاً یہاں پر جُٹھی (یعنی جس پر غسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اسی طرح اعتداء اور اعکاف کے معاملے میں یہ مقامات حکم مسجد میں ہیں۔ مُتَعَكِف بلا ضرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجد ہی کے کسی ایک حصے میں گیا۔

حضرت صدر الشریعہ، صاحب بہار  
**مُتَعَكِف فَنَاءِ مَسْجِدٍ جَائِزٌ**  
 شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کیلئے ہے، مثلاً ٹوٹا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعکاف نہیں ٹوٹے گا۔“ مزید آگے فرماتے ہیں، ”فنائے مسجد اس معاملے میں حکم مسجد میں ہے۔“  
 (فتاویٰ اسلامیہ ج ۱ ص ۳۹۹)

اسی طرح منارہ بھی فنائے مسجد ہے۔ اگر اسکا راستہ مسجد کی چار دیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہو تو مُتَعَكِف بلا تکلف اس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجد کے باہر سے راستہ ہو تو صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجت شرعی ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ  
**علیٰ حضرت کا فتویٰ**  
 فرماتے ہیں: ”بلکہ جب وہ مدارس



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص مسجد پر درود پائے گا وہ بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

معلق مسجد حد و مسجد کے اندر ہیں، ان میں راستہ قاصِل نہیں (جو ان مدارس کو مسجد کی چار دیواری سے جدا کر دے) صرف ایک فِصیل (یعنی دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کر دیا ہے تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ مُعْتَكِف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قِطْعہ (یعنی حصہ ہے)۔“

رَدُّ الْمُحْتَار (ج ۳ ص ۱۳۶) میں ”بَدَائِعُ الصَّنَاعِ“ کے حوالے سے ہے، اگر مُعْتَكِف منارہ پر چڑھا تو بلا اختلاف اس کا اعجازِ کاف قاسد نہ ہوگا کیوں کہ منارہ (مُعْتَكِف کیلئے) مسجد ہی (کے حکم) میں ہے۔ (فتاویٰ رحومہ جلد ۷ ص ۱۵۳)

دیکھا آپ نے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المراتب، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے مسجد سے مُلْحَق مدارس میں بھی مُعْتَكِف کیلئے بغیر حاجت شرعی جانے کو جائز رکھا اور ان مدارس کو اس معاملے میں مسجد ہی کا ایک قِطْعہ (یعنی حصہ) قرار دیا۔

صحن مسجد کا حصہ ہے لہذا مُعْتَكِف کو صحن مسجد میں آنا جانا بیٹھے رہنا

مسجد کی جہت پر پڑھنا



فرمانِ مصطفیٰ: (منزلِ حق تعالیٰ علیہ السلام) میں نے تم پر ایک دوزخ اور ایک باک ڈھانڈی اس پر جس میں میرا ہے۔

مطلقاً جائز ہے۔ مسجد کی چھت پر بھی آ جا سکتا ہے لیکن یہ اُس وقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں احاطہ مسجد سے باہر ہوں تو مُعْتَكِف نہیں جا سکتا۔ اگر جائے گا تو اعجازِ فاسد ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مُعْتَكِف غیر مُعْتَكِف دونوں کو مسجد کی تخت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے ادبی ہے۔

اعجازِ کاف کے دوران دوزخ و جہنم کی بناء پر (احاطہ) مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔

**مُعْتَكِف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں**

۱۔ حاجتِ شرعی ۲۔ حاجتِ طبعی

۱۔ حاجتِ شرعی: حاجتِ شرعی یعنی جن احکام و امور کی ادائیگی شرعاً ضروری ہو۔ اور مُعْتَكِف، اعجازِ کاف گاہ میں ان کو ادا

نہ کر سکے، اُن کو حاجاتِ شرعی کہتے ہیں۔ مثلاً نمازِ جمعہ اور اذان وغیرہ۔

**”کرم“ کے تین حروف کی نسبت سے**

**حاجتِ شرعی کے متعلق 3 پیرے**

اگر منارے کا راستہ خارج مسجد (یعنی احاطہ مسجد سے باہر) ہو تو بھی اذان کیلئے مُعْتَكِف بھی جا سکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا حاجتِ شرعی کی

(رد المحتار ج ۳ ص ۵۳۶)

وجہ سے ہے۔

اگر ایسی مسجد میں اعجازِ کاف کر رہا ہو جس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو



**فخر بادشاہ مصطفیٰ**! علامہ محمد رفیع الدین صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس پر ہر شخص کو دل سے ادا کرنا چاہیے۔


مُعْتَكِف کیلئے اس مسجد سے نکل کر جُمُعہ کی نماز کیلئے ایسی مسجد میں جانا جائز ہے جس میں جُمُعہ کی نماز ہوتی ہو۔ اور اپنی اِعْتِکَاف گاہ سے اندازاً ایسے وقت میں نکلے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چار رکعت سنت پڑھ سکے اور نماز جُمُعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رکعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اِعْتِکَاف اگر وہیں پورا کر لیا تب بھی اِعْتِکَاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نماز جُمُعہ کے بعد چھ رکعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

(كُرِّ مُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ٣ ص ٤٢٧)

اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اس مسجد میں نماز ادا کی جائے۔ (جملہ الفقہاء ج ۲ ص ۲۲۲)

(۲) حاجتِ طبعیٰ حاجتِ طبعیٰ یعنی وہ ضرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو مثلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

## حاجتِ طبیعی کے متعلق ۶ پیرے


 احاطہ مسجد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی جاؤ اور پڑھ کر تیار ہو اور کھانا کھاؤ۔

(ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۵)

اگر مسجد میں وضو خانہ یا غرض وغیرہ نہ ہو تو مسجد سے وضو کیلئے جاسکتے

ہیں لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کسی لگن یا فب میں اس طرح

وضو کرنا ممکن نہ ہو کہ وضو کے پانی کی کوئی چھٹیٹ (اصل) مسجد میں نہ

(ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۵)

پڑے۔

احکام ہونے کی صورت میں اگر احاطہ مسجد میں غسل خانہ نہیں اور نہ

ہی کسی طرح مسجد میں غسل کرنا ممکن ہو تو غسل بجا بت کے لئے

(ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۵)

مسجد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔

تھمائے حاجت کیلئے اگر گھر گئے تو طہارت کر کے فوراً چلے آئے،

تھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر آپ کا مکان مسجد سے دور ہے اور

آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں

تھمائے حاجت کو جائیں۔ بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتے ہیں۔ اور اگر خود

آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دور، تو نزدیک والے مکان

میں جائیے۔ بَعْضُ مَشَارِخِ رَحْمَتِهِمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، دُور والے مکان

(ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۵)

میں جانے سے انحراف فاسد ہو جائیگا۔

عام طور پر نمازیوں کی سہولت کیلئے مسجد کے احاطے میں بیٹھ اٹھنا،



[illegible]

غسل خانہ، استنجاء خانہ اور وضو خانہ ہوتا ہے۔ لہذا **مفتک** انہیں کو استعمال کرے۔

**بعض** مساجد میں استنجاء خانوں، غسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ احاطہ مسجد (یعنی فنائے مسجد کے بھی) باہر سے ہوتا ہے لہذا ان استنجاء خانوں اور غسل خانوں وغیرہ میں حاجت طبعی کے علاوہ نہیں جاسکتے۔

اعتکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان

اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجد سے نکلنے پر اعتکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں احاطہ

مسجد (یعنی عمارت مسجد کی باؤنڈری وال) سے نکلنا مُراد ہے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ”مُعْتَكِفٌ کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چُھوئے، نہ اُس کے ساتھ ملاپ کرے اور نہ ہی ناگزیر ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کیلئے باہر نکلے۔“

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ ج ۲ ص ۴۹۲ حدیث ۲۴۷۳)

”راحتِ قلب و جگر دینہ“ کے سواہ حُرُوف کی نسبت سے

اَعْتِكَافُ تَوَرُّنِ وَالِي چيزوں کے مُتَّفِق 16 پيرے

جن ضروریات کا پیچھے ڈکر کیا گیا ہے ان کے ہوا کسی بھی مقصد سے اگر



ضرر من مضطرب: (مسلطہ قلمی) مجھ پر روزہ پابندی کا یہ حال یہ تھا کہ لے لہات ہے۔

آپ خُذ و مسجد (یعنی احاطہ مسجد) سے باہر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی

لمحے کیلئے ہو، تو اس سے اعترکاف ٹوٹ جائیگا۔ (ترقی الفلاح ص ۱۷۹)

**واضح** رہے کہ مسجد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجد سے

اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً مسجد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہذا اگر

صرف سر مسجد سے نکال دیا تو اس سے اعترکاف فاسد نہیں ہوگا۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۲ ص ۵۳۰)

**بلا ضرورت** شرعی مسجد سے باہر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول

کر، یا غلطی سے، بہر صورت اس سے اعترکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ

اگر بھول کر یا غلطی سے باہر نکلیں گے تو اس سے اعترکاف توڑنے کا گناہ

نہیں ہوگا۔ (زُدَّ الْمَخَارِجُ ج ۳ ص ۱۲۸)

**اسی** طرح آپ شرعی ضرورت سے (احاطہ مسجد سے) باہر نکلے، لیکن

ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہر ٹھہر گئے تو اس

سے بھی اعترکاف ٹوٹ جائے گا۔

(حاشیۃ الطَّحْطَاطِی عَلَی التَّرَاقِی ص ۷۰۳)

**اعترکاف** کیلئے چونکہ روزہ شرط ہے، اس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی

اعترکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان



ہو جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب میں مذکور ہے کہ غلطی سے ٹوٹا ہو، چنانچہ اس کیلئے استغفار کر لے۔

بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے مُنافی تھا۔ مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا سائرن شروع ہو گیا اور افطار کر لیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہو گئے تھے۔ اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوجود لگتی کرتے وقت بے اختیار پانی حَلَق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اِعتِکاف بھی ٹوٹ گیا۔ اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھاپی لیا، تو اس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اِعتِکاف۔

**فِتْکَفِ** اسلامی بھائی اور اسلامی بہن یہ ضابطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام اُمور جن کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اِعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

**جماع** کرنے سے بھی اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر، اس سے انزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اِعتِکاف ٹوٹ جاتا

ہے۔ (فَرْمِ مَخْتَارِ مَعَ رِذَائِ الْمُحْتَصِنِ ج ۳ ص ۴۴۲)



حضرت مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑے ہو کر دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

**بوس** وکنار اعرکاف کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے انزال

ہو جائے تو اعرکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر انزال نہ ہو تو ناجائز

ہونے کے باوجود اعرکاف نہیں ٹوٹتا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۴۱۲)

**پیشاب** کرنے کیلئے (احاطہ مسجد سے باہر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک

لیا، اعرکاف فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

**مُتَعَكِف** اگر بے ہوش یا بچون (یعنی پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوشی یا بچون

راتنا طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعرکاف جاتا رہا اور قضا واجب

ہے۔ اگرچہ کئی سال کے بعد صحت مند ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

**مُتَعَكِف** مسجد ہی میں کھائے، پئے۔ ان امور کیلئے مسجد سے باہر

جائے گا تو اعرکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بین الحنفیہ ج ۲ ص ۲۲۹) مگر یہ

خیال رہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے

مسجد سے باہر جاسکتے ہیں۔ لیکن مسجد میں لا کر کھانا کھائیے۔

(البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰)

مرض کے علاج کیلئے مسجد سے نکلے تو اعرکاف فاسد ہو گیا۔

(رد المحتار ج ۳ ص ۴۳۸)



فروغِ حق سب سے بڑا نور ہے اور حق سب سے بڑا نور ہے۔ (عز و جل)



اگر کسی معتکف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجد سے نکل گیا تو اعترافِ فاسد ہو جائے گا۔



کوئی بد نصیب زورِ انِ اعترافِ مُرشد ہو گیا (نعوذ باللہ عز و جل) تو اعترافِ باطل ہے اور پھر اگر اللہ (عز و جل) مُرشد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسد شدہ اعتراف کی قضا نہیں۔ کیونکہ اِرتداد (یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانہ اسلام کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(مَوْضُوعُ مَعْرِفَةِ الْمُحَرِّجِ ج ۳ ص ۱۳۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتراف کی عظمت**

**میری کمر کا  
درد چلا گیا**

کے کیا کہنے اور اگر اعتراف میں عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آ جائے تو اس کی بَرَکت و منفعت کی تو کیا

ہی بات ہے! چنانچہ عطار آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا: میں آوارہ گرد اور گندی ذہنیت کا مالک تھا، دوستوں کی منڈلیوں میں فحش باتیں کرنا پھر اوپر سے زور دار قہقہے مارنا میرا خاص مشغلہ تھا۔ ایک ناشائستہ گناہ کی نحوست سے مستقل طور پر میری کمر میں درد رہنے لگا تھا، جو کسی طرح کے علاج سے بھی نہ جاتا تھا۔ میری قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ رمضان المبارک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) بعض شناسا اسلامی بھائی ایک دم میرے پیچھے



فَوَاصِلُ مَصْلَحَاتِهِ لَمْ يَكُنْ يَحْتَمِلُ إِجْمَاعَ زَوَّاجٍ وَاحِدٍ بِمَا يَحْتَمِلُ مَصْلَحَةُ شَرَاهُنَ كَيْدِ كَارِهِلِهِمْ۔

پڑ گئے کہ تم کو ہر حال میں ہمارے ساتھ **اجتماعی اعجاز** میں شرکت کرنا ہے۔ میں ٹالتا رہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے، مجبوراً مجھے ”ہاں“ کرنی پڑی۔ میں آخری عشرہ **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** (۱۴۲۶ھ) میں **عاجان رسول** کے ساتھ **تمیم مسجد** (عطار آباد) میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ میں گویا کسی نئی دنیا میں آ گیا تھا، ہپا نچوں نمازوں کی بہاریں، سنتوں بھرے پُر سوز بیانات، رقت انگیز دعائیں، سنتوں بھرے حلقے پھر اوپر سے **عاجان رسول** کی شفقتیں اور ان کی برکتیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جندِ دورانِ اعجاز میری کمر کا دردِ غیر کسی دواء کے خود بخود ٹھیک ہو گیا اور میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ میں نے گناہوں سے توبہ کی، چہرے کو مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحَبَّت کی مُبارک نشانی داڑھی سے آراستہ کیا اور سبز عمامہ شریف سے سر بھی سرسبز ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جندِ 41 دن کا مَدَنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل کی اور اب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

ان شاء اللہ ہو ٹھیک دردِ کمر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعجاز

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعجاز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**حضور پر نور**، شافعِ یومِ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ

**حَبِیْبِ کَارِوَنہ**

علیہ وآلہ وسلم نے ”صوم وصال“ یعنی غیر سحری



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وإفطار کے مسلسل روزہ رکھنے اور ”صومِ سکوت“ یعنی ”پُپ کا روزہ“ رکھنے سے منع فرمایا۔ (مُسْنَدُ إِمَامِ أَهْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ص ۱۱۰)

عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مُعْتَكِف کو مسجد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل پُپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ پردے بے شک لگائے کہ **إِعْحَاف** کیلئے خیمہ لگانا **سُنَّت** ہے، پردے سے عبادت میں یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور بغیر پردہ لگائے بھی **إِعْحَاف** درست ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: **إِعْحَاف** کی حالت میں خاموشی کو عبادت سمجھ کر اپنائے رکھنا **مَكْرُوہٌ مُّحَرَّمٌ** (ناجائز) ہے اور اگر پُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بُری بات سے بچنے کیلئے پُپ رہنا تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور نکالنا گناہ۔ اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مُباح بات بھی مُعْتَكِف کو مَكْرُوہ ہے۔ مگر ضرورتِ اجازت ہے اور بلا ضرورت مسجد میں مُباح بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (فَرْقِ مَخَارِجِ ۳ ص ۱۴۱)

**مُعْتَكِفِے گناہ سَرَزِد ہونا:** بد رنگائی، بدگمانی، بلا اجازت شرعی کسی کی بے عزتی کرنا، ٹھوٹ،

غیبت، پھٹلی، حسد، کسی پر خُہمت یا بُھتان باندھنا، کسی کا مَدِّاق اُڑانا، دل آزاری








مردمانِ محکمہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بجھائیں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸)

 جہاد کیلئے اعلانِ عام کر دیا جائے (یعنی جہاد فرض عین ہو جائے) تو

**إِعْحَاف** کو توڑ کر جہاد میں شرکت کریں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸)

 اگر جنازہ آجائے، کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں ہے تو **إِعْحَاف** توڑ کر


(احاطہ مسجد سے باہر نکل کر بھی) نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸)

 کوئی شخص زبردستی نکال کر باہر لے جائے مثلاً حاکومت کی طرف سے

گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی **إِعْحَاف** توڑنا جائز ہے جب کہ

فوراً دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸)

 اگر اپنے محرم یا زوجہ کا انتقال ہو جائے تو نماز جنازہ کیلئے

**إِعْحَاف** توڑ سکتے ہیں۔ (مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا)

(حاشیہ الطحطاوی علی المراقی ص ۷۰۳)

 آپ اگر کسی معاملہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ مؤقف ہو تو

آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ **إِعْحَاف** توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق

دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸)



ہر صابنِ مصلوٰۃ کی خدمت میں سے جو روحِ نور اور سہارا و تکیہ کا احساس کے اور سوزِ دل کے گواہوں ہوں گے۔

مُحَدِّثِیْنَ کَرَامَ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے محبوبِ ربِّ ذوالجلالِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری اِتِّقَالَ پُر ملاں کے تھوڑے

**حَاجَتِ وَاٰلِی وِرَایِکُ  
دُنْ کے اَعْتَکَافِی فَضِیلتُ**

ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رقت انگیز حکایت نقل کی ہے، پُچانچہ منقول ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **مَسْجِدِ نَبَوِی الشَّرِیْف**

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی پُر نور اور رَحْمَت سے معمور فضاؤں میں مُعْتَكِف تھے۔ ایک نہایت ہی غمگین شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابرکت

میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمدردی کے ساتھ وَجِہِ غَم دریافت کی۔ اُس نے عرض کی، ”اے **رَسُولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے لَحَبِ جگر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِفْلَاں کا میرے ذمہ کچھ حق ہے۔“

پھر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزار پر انوارِ کِیطَرَف اشارہ کرتے ہوئے

کہنے لگا، ”اس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما نبی رَحْمَتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

حُرْمَت (یعنی عزت) کی قسم! میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِسْتَطَاعَت (یعنی طاقت)

نہیں رکھتا۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ”کیا میں

تمہاری سفارش کروں؟“ اُس نے عرض کی، ”جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر

سمجھیں۔ پُچانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سُن کر فوراً **مَسْجِدِ نَبَوِی الشَّرِیْف**

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے باہر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص مُتَعَجَّب ہو کر عرض



فرمانِ محکمہ: ”اصلِ حقیقی علیہ السلام اس شخص کی ایک خاک آٹھ سو کے پاس ہر ایک کو دینا چاہیے اور وہ اس کو دیکھ کر کہے۔“

گزار ہوا، ”عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اِعتِکاف** بھول گئے؟“  
جواباً ارشاد فرمایا، ”نا، **اِعتِکاف** نہیں بھولا۔“ پھر مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم کے مزارِ نور بار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُشکبار ہو گئے، کیونکہ  
سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جُدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، سرکارِ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد نے بے قرار کر دیا، آنکھوں سے ٹپ ٹپ  
آنسو گرنے لگے۔

آنسوؤں کی تھمزی لگ گئی ہے اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یاد آقا کی تڑپا رہی ہے یاد آئے ہیں شاہِ مدینہ

سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزارِ پرانوار کی طرف اشارہ کرتے  
ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، ”کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اس مزار  
شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خود اپنے کانوں سے  
سنا ہے کہ فرما رہے تھے، ”جو اپنے کسی بھائی کی حاجتِ روائی کے لئے چلے اور  
اسکو پورا کر دے تو یہ دس سال کے **اِعتِکاف** سے افضل ہے اور جو رضائے  
الہی عز و جل کیلئے ایک دن کا **اِعتِکاف** کرتا ہے تو اللہ عز و جل اُس کے اور جہنم  
کے درمیان تین حدِ قیں (گڑھے) حائل فرما دے گا جن کا فاصلہ مشرق و مغرب کے  
درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۴۲۱ حدیث ۳۹۶۵)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "میرا دل جس شخص کے پاس میرا کہہ دے کہ وہ میرا دوست ہے، میں اس کو اپنے دوستوں میں سے بہتر دوستوں میں سے رکھ دوں گا۔"

**اللہ عزوجل کسی آن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سبِّحَنَّ اللہ اغزوجل جب ایک**

دن کے اعتراف کی اتنی فضیلت ہے تو پھر "دس سال کے اعتراف سے بھی افضل" کی برکتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس حکایت سے اپنے اسلامی بھائیوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ مسلمانوں کی دلجوئی کی اہمیت بہت زیادہ ہے پختانچہ حدیث پاک میں ہے: "فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عزوجل کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔" (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) واقعی اگر اس گئے گزرے دور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آنا فانا دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزت و آبرو اور اس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم









مفسرین مصنفین (علیہ السلام) نے جو احکام بیان کیے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ اس میں بھی لکھا ہے۔

کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجد میں نہیں لائے جاسکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجد میں جگہ نہ گھرے تو لائے جاسکتے ہیں۔ خرید و فروخت صرف ضرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ (مُفْتَخَر ج ۳ ص ۴۴۰)

 کپڑے، برتن وغیرہ مسجد کے اندر دھونا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ دیگر تمام وہ کام جو اِعْتِکَاف کیلئے مُفْهِد و مَمْنُوع نہیں اور فی نَفْسِہِ جائز بھی ہیں اور ان کے کرنے سے مسجد کی کسی طرح سے بے حرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام مُعْتَكِف کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔ اب مُعْتَكِف کو چند کام کرنے کی اجازت سے مُعْتَلِق دُوحَاذِیَّتِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

### مُعْتَكِف مسجد سے سَر نِکال سکتا ہے

 اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی ہیں، ”جب سرکارِ دُو عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رَسولِ مُحْتَشَمِ مَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اِعْتِکَاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سر اقدس



فروغِ مصلحت: "مصلحتِ تعلیم، علم و فہم کے لئے ہے اور نہ ہی کسی اور چیز کے لئے۔ ہمارے لئے اس کا یہ حال ہے کہ اس کے لئے ہم کو اپنی جان و مال کی قربانی بھی کرنی پڑے گی۔"

میرے (خجرہ کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سراقدس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر میں قہنائے حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۵ حدیث ۲۰۲۹)

**باہر نکلے تو چلتے چلتے عبادت کر سکتا ہے**

ﷺ **اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، "سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **اعتکاف** کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔"

(مسند ابی داؤد ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۲۱۷۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ مبارک سے یہ معلوم ہوا

کہ شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی شرعی یا طبعی حاجت کیلئے مسجد سے باہر تشریف لاتے اور سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ تو اُس کی عیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اُس کی مزاج پرسی فرمالیتے۔ کوئی مُعتکِفِ اسلامی بھائی جب کسی شرعی عذر سے احاطہ مسجد سے باہر نکلے تو اُسے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ سَلَكَ لِحْجًا مِنْ بَيْتِهِ سَلَّمَ رُكُوعًا لَكَ تَقَامُ لَكَ بِرِي الْقَوْمِ لَكَ".

ضرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی کو سلام کر لیا، کسی سے کوئی بات کر لی یا چلتے چلتے بیمار پڑی کر لی تو جائز ہے۔ لیکن اس غرض سے راستے میں رُک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

**اسلامی بہنوں کا اِعتِکاف** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بروایت فرماتی

ہیں: "نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری دس دنوں کا اِعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اِعتِکاف کرتی تھیں۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۴ حدیث ۲۰۲۶)

**اسلامی بہنیں بھی** اسلام کی کھوں کو بھی اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ ویسے بھی جو باحیا اسلامی بہنیں ہیں وہ تو اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین

ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حیا عورتوں کا کام ہے۔ لہذا باحیا اسلامی بہنوں کیلئے اِعتِکاف کرنا شاید زیادہ مشکل نہ ہو۔ اگر تھوڑی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: جو ایک ہزار بار پاک و صاف خواتین پر اس پر دس مرتبہ پڑھتا ہے۔

سی تکلیف ہو بھی تو کیا خرچ ہے؟ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا مہینہ کہاں روزِ روز آتا ہے! پھر دس ہی دنوں کی تو بات ہے۔ اسلامی بہنوں کو چونکہ مسجدِ بیت (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختصر جگہ ہوتی ہے اِمحکاف کرنا ہوتا ہے تو یوں قبر کی بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے، کہ بھو بیٹیوں اور مئے مٹیوں کی روتگھوں میں دس دن کوئے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضی خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورت میں تنہا قبر میں ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دس دن رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں اپنے گھر میں اِمحکاف کی حالت میں گزاریں تو کیا عجب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اور اپنی رَحمت سے آپ کی قبر اور مدینہ منورہ زَانِقِ اللہ تَزَلُّوا تَحْرِيماً کے درمیان تمام پردہ ہائے حائل اُٹھا دے۔ ہر اسلامی بہن کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اس سَعَادَت کو حاصل کرنا ہی چاہئے۔

**”تاجدارِ مرسلین“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت**

**سے اسلامی بہنوں کیلئے ۱۲ مَدَنی پھول**

اسلامی بہنیں مسجد میں نہیں صرف مسجدِ بیت میں اِمحکاف کریں۔

مسجدِ بیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کیلئے مخصوص

کر لیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے یہ مُسْتَحَب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے

کیلئے جگہ مقرر کریں اور اُس جگہ کو پاک و صاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: "اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے اور اس پر ستر چھلکاؤں کا ارادہ ہے۔"

اس جگہ کو چوتھے وغیرہ کی طرح بلند کر لیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ نوافل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لیں کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔  
(ذُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

اگر اسلامی بہن نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں **اعتراف** نہیں کر سکتی البتہ اگر اس وقت یعنی جبکہ **اعتراف** کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کیلئے خاص کر لیا تو اس جگہ **اعتراف** کر سکتی ہے۔

(ذُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

کسی اور کے گھر جا کر اسلامی بہن **اعتراف** نہیں کر سکتی۔  
شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے **اعتراف** کرنا جائز نہیں۔

(ذُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے **اعتراف** شروع کر دیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہتا ہے تو اب منع نہیں کر سکتا۔ اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اس کی تعمیل واجب نہیں۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

اسلامی بہنوں کے **اعتراف** کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ **حیض** اور **نفاس** سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نماز، روزہ اور تلاوتِ قرآن حرام ہے۔ (عائدہ کُتُب) (مُؤرّت کو بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو تمہے پر زور ہو کہ تمہارا زور دھک بچتا ہے۔

اس کو نفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور نئے چالیس رات ہے۔ چالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ نفاس کی مدت مکمل چالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ حکمِ شریعت یہ ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہو گیا، بلکہ بچہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہو گیا تو نفاس ختم ہوا، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کر لیں اور نماز وغیرہ شروع کر دیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہارِ شریعت حصہ ۲ میں لازمی ملاحظہ فرمائیں) اور اگر دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو استحاضہ یعنی بیماری ہے۔ دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیں۔)

**اعحکافِ سنت** شروع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔ اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرہ میں آنے والی ہوں تو اعحکافِ شروع ہی نہ کریں۔

اگر حالتِ اعحکاف میں عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعحکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۲۸۷ دار احیاء التراث العربی بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس میں اس نے کہا کہ اگر کوئی روزہ رکھتا ہے تو اسے نماز کے ساتھ ہی رکھنا چاہئے۔ (دار المعرفۃ بیروت)

اس صورت میں جس دن اس کا اِعتکاف ٹوٹا ہے صرف اُس ایک دن کی قضا اُس کے ذمے واجب ہوگی۔ (رَدُّ الْمُنْهَارِ ج ۳، ص ۵۰۰، دار المعرفۃ بیروت)

ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن بہ نیت قضا اِعتکاف کر لے۔

اگر رَمَہان شریف کے دن باقی ہوں تو رَمَہانُ الْمُبَارَک میں بھی قضا کر سکتی ہے۔ اس صورت میں رَمَہانُ الْمُبَارَک کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ اگر اُن دنوں قضا کرنا نہیں چاہتی یا پاک ہونے تک رَمَہانُ الْمُبَارَک ختم ہو جائے تو کسی اور دن قضا کر لے۔ مگر عیدُ الْفِطْرِ اور ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَام کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔ (الْمُنْهَارُ مَعَ رَدِّ الْمُنْهَارِ ج ۳، ص ۲۹۱) قضا کا طریقہ یہ ہے کہ غروبِ آفتاب کے وقت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیت قضا اِعتکاف مسجدِ بیت میں آجائے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غروبِ آفتاب تک مُعْتَكِف رہے۔ اس میں روزہ شرط ہے۔

**فَرَعِی** ضروریات کے بغیر جائے اِعتکاف سے نکلنا جائز نہیں۔ وہاں سے اُٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے گی تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اسلامی بہنوں کیلئے بھی اِعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے ذمے احکام ہیں



فرمانِ مصطفیٰ: اصلِ طاعتِ طبعیہ و سلمیہ پر زور و پاک کی کثرت کرے۔ ایک چارہارے لئے طہارت ہے۔

جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔ یعنی جن ضروریات کی وجہ سے اسلامی بھائیوں کو مسجد سے نکلنا جائز ہے، انہیں کے لئے اسلامی بہنوں کو بھی **اعترکاف** کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں، ان کیلئے اسلامی بہنوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

**اسلامی** بہنیں **اعترکاف** کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پر دھونے کا کام کر سکتی ہیں۔ مگر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔

**بہتر یہ** ہے کہ **اعترکاف** کے دوران ساری توجہ تلاوت، ذکر و زود، تسبیحات، دینی مطالعہ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹس سننے اور دیگر عبادات کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

**اعترکافِ قضاء** کرنے کا طریقہ: **رمضان المبارک** کے آخری عشرہ کا **اعترکاف** کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس دن کی قضاء

کرنا ضروری نہیں۔ آپ کے ذمہ صرف اس ایک دن کی قضاء ہے جس دن **اعترکاف** ٹوٹا ہے۔ اگر ماہِ رمضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہو سکتی ہے۔ اگر رمضان شریف گزر گیا تو پھر کسی دن قضا کر لیجئے اور اس







خبرِ جانِ مصطفیٰ ﷺ: اس حدیث میں اس علم (علم) کو بتایا گیا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کی سزا سے گریز کرے اور اللہ کے فضل سے اپنے گناہوں کو مٹا دے، تو وہ اللہ کے فضل سے اپنے گناہوں کو مٹا دے گا۔

اور توبہ بلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ دنوں گالوں پر چند بار چپٹ مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اُس خاص گناہ کا نام لے کر اُس پر شرمندگی کے ساتھ گواہ گواہ کر **اللہ** غزوہِ نخل کے حضور معافی طلب کیجئے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد بھی کیجئے۔ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

**مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آکر بے شمار**

گھڑے ہوئے افراد اور راست پر آکر نمازوں اور سنتوں کے پابند ہو گئے اس ضمن میں ایک مشکبار مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ **مندسور شہر (M.P. احمد)** کے ایک نوجوان کی بینڈ باجے کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور بینڈ پارٹی مانی جاتی تھی۔

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں اُس نے آخری **عشرہٗ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ ۱۴۲۶ھ** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اِحقاف کیا۔ **ترجمتی حلقوں** میں گناہوں کی تباہ کاریاں سن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔

**عاشقانِ رسول** کی صحبت رنگ لائی، اُس نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی، **واڑھی سجانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مدنی قافلے** میں



ضروری محکمہ (اسل وصال) میں، آپ (قرآن مجید) کے ہر ایک حرف و کلمہ کی طرف سے ایک نیا عالم کھلے گا۔

سفر پر جانے کی نیت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بیٹھ باجے بجانے کا گناہوں بھرا خرامِ روزگار ترک کر دیا۔

چوٹ کھا جائے گا ایک نہ ایک روز دل، ہمدانی ماحول میں کر لو تم اصحکاف  
فصلِ رب سے ہدایت بھی جائیگی، بل، ہمدانی ماحول میں کر لو تم اصحکاف  
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ اِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعْتَكِفِیْنَ كِلَیْے  
ضرورت کی شیعہ

۱) یكسوئی حاصل کرنے اور حفاظت سامان  
کیلے اگر پردہ لگانا ہو تو حسب ضرورت کپڑا  
(ہیز ہو تو خوب) ڈوری اور یكسوئے (سینٹی وینس)

۲) گنزُ الايمان شریف ۳) سوئی دھا کہ ۴) قینچی ۵) تسبیح  
۶) مسواک ۷) سُر مہ، سلائی ۸) تیل کی شیشی ۹) کنگھا ۱۰)

آئینہ ۱۱) عطر ۱۲) دو بخوڑے کپڑے ۱۳) جھینڈ ۱۴) عمامہ شریف  
بمع ثوبی و سر بند ۱۵) گلاس ۱۶) رکابی ۱۷) پچالہ (بٹی کا ہو تو خوب)

۱۸) کپ سائرس ۱۹) تھرماس ۲۰) دسترخوان ۲۱) دانتوں کے جلال  
کیلے تنکے ۲۲) تولیہ ۲۳) غسل کیلے اچھا (بالٹی اور ڈونگا) ۲۴) ہاتھ کا

رومال ۲۵) چھری ۲۶) قلم ۲۷) غیر ضروری باتوں کی عادت نکالنے کی  
خاطر لکھ کر گفتگو کرنے کیلے قفل مدینہ کا پیڈ ۲۸) مطالعہ کیلے فیضانِ سنت





فیضانِ مصطفیٰ ﷺ: احکامِ دینی کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر اور احکام کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر۔

اور حسب ضرورت اسلامی کتابیں ﴿۲۹﴾ مَدَنی انعامات کا فارم ﴿۳۰﴾ ڈاڑی ﴿۳۱﴾ جائے استنجاء خشک کرنے کیلئے ضرورت ہو تو درزی کی بے قیمت کترن یا ٹشو پیپر ﴿۳۲﴾ سونے کیلئے پکائی ایسی چٹائی کا استعمال مسجد میں جائز نہیں جس سے مسجد میں تنگے ٹھہریں اور گورڈا ہو ﴿۳۳﴾ ضرورت ہو تو تکیہ ﴿۳۴﴾ اوڑھنے کیلئے چادر یا کبل ﴿۳۵﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر ﴿۳۶﴾ در دوسرے، بٹخا وغیرہ کیلئے ٹکیاں وغیرہ۔

**مَدَنی مشورہ:** اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مثلاً ☆ وغیرہ)

بنالیں تاکہ خلط ملط ہو جانے کی صورت میں ٹکاشنا آسان ہو۔ چادر وغیرہ پر نام بلکہ کوئی حرف بھی نہ لکھیں کہ بے ادبی ہوتی رہے گی۔ (نشانوں کے نمونے اسی باب "فیضانِ احکام" کے آخری صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)

### اعتکاف کے 50 مَدَنی پھول


﴿۱﴾ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بیس تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں داخل ہو جائیں۔ اگر غروبِ آفتاب کے بعد ایک لمحہ بھی تاخیر سے مسجد میں داخل ہوں گے تو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی سنت ادا نہ ہوگی۔


﴿۲﴾ اگر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں بہ نیتِ اعتکاف داخل تو




فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ پروردگار شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہو گئے اور پھر فنائے مسجد مثلاً احاطہ مسجد میں واقع وضو خانے یا استنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں رمضان کا سورج غروب ہو گیا تو کوئی خرچ نہیں اس سے اعتراف نہیں ٹوٹا۔

 **استنجاء خانے** جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام و جواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اس کیلئے ایک لمحہ بھی رک گئے تو اعتراف ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر استنجاء خانہ احاطہ مسجد کے اندر ہے تو رکنے میں خرچ نہیں۔

 **اگر استنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اندر گیا ہوا ہے تو مسجد میں آ کر انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ وہیں پر انتظار کر سکتے ہیں۔**

 **پیشاب کرنے کے بعد مسجد کے باہر ہی ضرورۃً استبراء (اس۔ جب۔ را) بھی کر سکتے ہیں۔ (پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ احتمال (یعنی شک) ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے یا پھر آئے گا، اس کیلئے استبراء (اس۔ جب۔ را) یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رکا ہوا ہو تو گر جائے واجب ہے۔ استبراء ٹہلنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے، سیدھا پاؤں اٹکے پاؤں پر یا اٹکنا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر زور کرنے، بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے اوپر چڑھنے سے، کھکانے یا بائیں کر دھ لپٹنے سے بھی ہوتا**



فروغیان مصطفیٰ: «ما سید حسن علی بن محمد اسماعیل را که در صحنه کربلا در میان کوفت و کربلا کشته شد، در کربلا کشته شد و در کربلا کشته شد».

ہے اور اِسْتِبراءِ اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹھنکے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ اِسْتِبراء کا حکم مردوں کیلئے ہے عورت (کو اگر قطرہ رہ جانے کا شبہ ہو تو) بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۵)

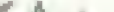
اِسْتِبراء کرتے وقت ضرور ڈھیلے پائیں ہاتھ سے آلہ کے سوراخ پر رکھیں۔

اِسْتِبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حکم میں ہے لہذا سلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دورانِ اِسْتِبراء قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پیٹھ کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت حرام ہے)

اگر مسجد کے باہر بنے ہوئے استیحاء خانے میں کندگی وغیرہ کے سبب طبیعت گھبراتی ہو تو رفع حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی خرچ نہیں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۵)

**مسجد** (کی چار دیواری) سے باہر نکلے اور اگر کسی قرض خواہ نے روک لیا تو  
 اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا ۔

 **کھانا کھاتے وقت اپنا دسترخوان ضرور بچھائیے۔** فرش مسجد یا دریاں  
آلودہ نہیں ہونی چاہئیں۔


مسجد کی دیواروں یا درزیوں وغیرہ پر ہر گز میلے یا پکنے ہاتھ مت لگائیں،




فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) : جو شخص نماز کو ترک کرے گا میں نے اس کی شکایت کر دی۔


تھوک نہ ڈالئے اسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے میل نکال کر ان پر نہ لگائیے۔ بلکہ فنائے مسجد کی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔ مسجد کی صفائی میں حصہ لیجئے ہو سکے تو متکلفین ایک شاربِ جیب میں رکھ لیں اور بالوں کے سچھے اور تنکے وغیرہ پختے رہیں آپ کی ترغیب کیلئے حدیثِ پاک پیش کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفیٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) : جو مسجد سے آذیت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائیگا۔

(مسْنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷ مطبوعہ دار السعفة بیروت)

 مسجد کی دریوں کا دھا کہ اور چٹائیوں کے تنکے ٹوپنے سے پرہیز کیجئے۔  
(ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

 مسجد میں سوال کرنے والے کو ہرگز رقم وغیرہ مت دیجئے کہ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔ مُجَدِّدِ اعْظَمِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفارہ میں ستر پیسے مزید صدقہ کرے۔ (یہ صدقہ بھی مسجد کے سائل کو نہ دے)


(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۶ ص ۴۱۸)


 مِثْرَف ایک پاؤں مسجد سے باہر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔








عمر بن خطابؓ نے حج و عمرہ اور حجۃ الوداع کے دوران کھانا پینے کی چیزوں کو کھانا پینے کے لئے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔


۱۳  دونوں ہاتھ جمع کر کے اگر مسجد سے باہر نکال دیئے تو کوئی منہا یقہ نہیں۔

۱۴  بے خیالی میں مسجد سے باہر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اعترکاف ٹوٹ چکا۔

۱۵  کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ مسجد سے نکلے بغیر علاج ممکن نہیں تو علاج کیلئے باہر تو نکل سکتے ہیں مگر اعترکاف ٹوٹ جائے گا البتہ اعترکاف توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، اُس ایک دن کی قضاء ذمہ رہے گی۔

۱۶  کھانا اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہر نکل سکتے ہیں مگر کھائیں اور پیئیں مسجد ہی میں۔

۱۷  **مَعَاذَ اللَّهِ** عزوجل اگر کسی بد نصیب نے کلمہ کفر بکا اور مرتد ہو گیا تو اعترکاف ٹوٹ گیا۔ اب تجدیدِ ایمان کرے یعنی اس کلمہ کفر سے توبہ کرے، کلمہ پڑھے، تجدیدِ بیعت اور اگر شادی شدہ تھا تو تجدیدِ نکاح بھی کرے۔ اعترکاف کی قضاء نہیں کیونکہ مرتد ہو جانے سے سابقہ تمام نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

۱۸  **مُعْتَكِفٌ** نے معاذ اللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خد انخواستہ داڑھی جیسی پاکیزہ اور محترم سنت کو منوٹ ڈالا اگرچہ یہ دونوں کام دیسے ہی حرام ہیں اور مسجد میں اور بھی سخت گناہ لیکن اعترکاف نہیں ٹوٹے گا۔



فرضاً من مستطافاً: اصل میں داخلِ حجرہ اور علم کاں غرض کی رک، تاکہ تمام اس کے اس پر اور کہہ دے، لکھ ہذا اور پاکستان ہے۔

**۱۹۔ مُتَكِف** کیلئے مسجد میں داڑھی کاٹھ بنوانے یا زلفیں تراشنے یا سر اور

داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی معاہدہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر

پوری احتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجد کی دریاں تیل سے آلود نہیں

ہوتی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی اُن پر نہیں گرنے چاہئیں۔

**۲۰۔ مُتَكِف** دینی مدرّسے کی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

**۲۱۔ رات** کے وقت چھٹی دیر تک مسجد میں تہی جلانے کا عرف (رواج)

ہے۔ اتنی دیر تک اُس تہی کی روشنی میں بلا تکلف دینی مطالعہ کیا جاسکتا

ہے۔ زائد بجلی استعمال کرنے کیلئے انتظامیہ سے طے کر لیجئے۔

**۲۲۔ اخبارات** چونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عموماً پر

ہوتے ہیں لہذا مسجد میں ان کے مطالعے سے بچئے۔

**۲۳۔ کوئی** اچکا اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جوتے پُرا کر بھاگا تو اُس کو

پکڑنے کیلئے مسجد سے باہر نہیں جاسکتے۔ باہر گئے تو اعتراف ٹوٹ گیا۔

**۲۴۔ مسجد** اگر کئی منزلہ ہے اور سیڑھیاں احاطہ مسجد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں

تو بلا تکلف اوپر کی تمام منزلوں بلکہ چھت پر بھی جاسکتے ہیں۔ البتہ بلا


ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے ادبی ہے۔


**۲۵۔ مسجد** میں بیان کی یا نعت شریف کی کیسی فیس سنا چاہیں تو ٹیپ




مردمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس عیوہ کہہ کر کسی کو روکا جائے تو اس پر لعنہ ہے۔ (بخاری)


ریکارڈز میں اپنے سِل ڈال لیجئے۔ اگر مسجد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خرچ کی ہے اُس کا اندازہ کر کے اس سے کچھ زیادہ پیسے انتظامیہ کے حوالے کر دیجئے اور یہ بھی احتیاط کیجئے کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خلل واقع نہ ہو۔

 **مسجد کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجد میں مُعْتَكِف ہو جائیں** اِعتِکاف صحیح ہو جائے گا۔

 **دورانِ اِعتِکاف کُئی اِلا مکان اپنا دُقت، تَوَاقِل، تلاوتِ قرآن، ذکر و دُرود، مطالعہ کُتبِ اسلامیہ اور سُنّتیں اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزارے۔**

 **اِعتِکاف کیلئے اگر مسجد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔** میرے آقا **علیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں) چیزیں رکھے جن سے نماز کی جگہ رُکے تو سخت ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۹۶)

 **مسجد کو ہر قسم کی آلودگی اور گرد و غبار وغیرہ سے بچائیں۔**

 **مسجد میں شور و غل، ہنسی مَذاق وغیرہ ہرگز نہ کریں کہ گناہ ہے۔**

 **آپ گھر سے سُوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ**



قرآن مجید، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر ذکر و ہر امر اس نے صحیح و درود پاک و حاجتیں و بوجہات ہو گئی۔

گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹیں۔ لہذا خبردار! مسجد میں ہر گز ہر گز بلا ضرورت کوئی لفظ منہ سے نہ نکلے، زبان پر مضبوط قفل مدینہ لگائیے۔

**مُعْتَكِفِينَ** اسلامی بھائیوں کو مسجد میں ضروری اشیاء پہلے ہی سے

مہیا کر لینی چاہئیں تاکہ بعد میں کسی سے سوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنے کی عادت بھی اچھی نہیں۔ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان تو سوال سے اس قدر بچتے تھے کہ اگر ان کا چابک بھی گر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوجود وہ کسی کو اتارنا تک نہ کہتے کہ ”بھائی ایہ چابک تو ذرا اٹھا دینا“ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔

**دوسرے** کی موجودگی میں تلاوت کی آواز اتنی آہستہ رکھئے کہ اس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

**اگر آپ کی مسجد میں دیگر اسلامی بھائی مُعْتَكِف ہیں تو اُنکے حقوق**

صحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھئے دیگر مُعْتَكِفِينَ کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھئے، اُن کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش فرمائیے کیجئے اور اخلاص و ایثار کا مظاہرہ کرتے رہیے۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت، صابِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ بخشش



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے آٹھ بار زور پاک پر حاضرِ قبلِ اس پر دہشتیں بھیجتا ہے۔

نشان ہے، ”جو شخص اس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ غزوہٗ خلی اسے بخش دیتا ہے۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹)

آپ جو کچھ دعائیں اور سُنتیں جانتے ہیں دوسرے مُعْتَكِفِین کو سکھانے کی کوشش کیجئے کہ ثواب لُٹنے کا ایسا سُنہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

اعتراف کے دوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً چٹائی اور میٹھی کے برتن وغیرہ استعمال کیجئے۔

مَدَنی انعامات پر عمل کر کے کارڈ پُر کیجئے اور اس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنائیے۔

مسجد کے فرش، درری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبہ ہونے نیز اِجْہَام کی صورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہذا اپنی چٹائی ضرور ساتھ لائیے۔ اس سے چٹائی پر سونے کی سقت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودگی سے محفوظ رہیں گی۔

اگر اپنی چٹائی میسر نہ ہو تو کم از کم اپنی چادر ہی بچھا لیجئے۔

گھر ہو یا مسجد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہو تو



خبر ملے مصطفیٰ ﷺ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے محمد پہنچا جس کا سر پہنچا، ہاں کہہ دیا کہ یہ عادت کی عادت ہے۔

پاجامے پر ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائی کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی سخت بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

ہرگز ہرگز دو اسلامی بھائی ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوئیں۔  
 اسی طرح نخلِ قندہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کیجئے۔

جب ۲۹ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کو عیدُ الْفِطْرِ کے چاند کی خبر سنیں یا ۳۰ رَمَہان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجد سے ایسے نہ دوڑ پڑیے کہ جیسے قید سے رہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے رخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جدا ہو گیا، خوب رو رو کر ماہِ رَمَضَانَ کو الوداع کیجئے۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا  
 میں چھوڑ کے مسجد کو نہیں اب کہیں جاتا

اختتامِ اشعِ کاف کے وقت خوب رو رو کر اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور مسجد کی بے ادبیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی طلب کیجئے۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور تمام عالم کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص جمعہ ۱۱/۱۲/۱۳۷۲ھ کو پاکستان میں حاکم ہو جائے گا اس کا رات بھر کاف ہو جائے گا۔

اعکاف کی قبولیت اور کف اُمت کی مغفرت کی دعاء مانگئے۔

۴۵ آہل میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں معاف کروائیے۔

۴۶ حُذام مسجد کو بھی ہو سکے تو تحائف دیکر راضی کیجئے۔

۴۷ انتظامیہ مسجد کا بھی تعاون کے سبب شکر یہ ادا کیجئے۔

۴۸ شبِ عید الفطر ہو سکے تو عبادت میں گزارئیے۔ ورنہ کم از کم عشاء اور

فجر کی نمازیں باجماعت ادا کیجئے تو بحکم حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

۴۹ کوشش کر کے نقلی اعکاف کی نیت سے چاند رات اُسی مسجد میں

گزارئیے جہاں سنتِ اعکاف کیا ہے۔ حضرت سیدنا امام جلال

الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم بن

ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”کہ یوڑگان دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمَیْنِ اس

بات کو پسند فرماتے تھے کہ (عید الفطر کی) رات (مسجد ہی) میں گزاریں

تاکہ وہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن) کی ابتداء ہو۔“

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوڑگان دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمَیْنِ کا یہ معمول

نقل فرماتے ہیں کہ وہ چاند رات کو اپنے گھروں کو نہیں لوٹتے تھے جب

تک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادا نہ کر لیتے۔ (الدرالمشور ج ۱ ص ۴۸۸)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے کہ ایک روز خدا پاک نے حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو فرمایا ہے۔

عید کی مقدس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے۔ اسی طرح عید کے یومِ سعید کو بھی مَعَاصِدِ اللہ عزَّوَجَلَّ مَحْظُوطِ تَفَرُّجِ گاہوں، سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یومِ وعید نہ بنائیے۔

جہاں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے اجتماعی اعتکاف کی ترکیب ہوتی ہے وہاں

عاشقانِ رسولؐ کی صحبتِ  
رُزْءِ مجھے کیسا کیا بنا دیا

چاند رات کو یاراتِ مسجد ہی میں گزار کر عید کے روز سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی ترکیب بنائیے اِنْ شَاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ اگر ماڈرن دوستوں وغیرہ کے ساتھ گناہوں بھرے ماحول میں عید گزاری تو ہو سکتا ہے کہ اعتکاف کی کمائی ضائع ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے عید کے مَدَنی قافلے کی ایک مشکبہار و خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پُٹانچہ لائنز ایریا، باب المَدینہ کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے: پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈرن اور بے نمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب و روز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمَضَانَ المبارک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی فیضانِ رضا مسجد (لائسنز ایریا) میں ہونے والے سنتوں



قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ اَعْلَمُ الْغُیُّوْبَ۔

بھرے اَجْتِمَاعِی اَعْتِکَاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لیکر رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ اَعْتِکَاف میں دس دن تک عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور اَعْتِکَاف میں عمر بھر کیلئے بیچ وقتہ نمازی بنے رہنے کا عزم پائے مجزم کر لیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی منڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجالیا اور سنت کے مطابق مَدَنی لباس کی بھی نیت کر لی۔ عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ تین روزہ مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کیا اور اس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا ہو کر رہ گیا۔ اللہ عزّوجلّ کرے کہ مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مجھ سے نہ چھوٹے۔ اب میں فیشن اہل ماڈرن لڑکانہ رہا تھا۔ اعتکاف اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے کے سفر کے دوران عاشقانِ رسول کے قُرْب نے الْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ مجھے کیا سے کیا بنادیا۔ مجھ پر اللہ عزّوجلّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت بجا لارہا ہوں۔

فصلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چھٹے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرضاً منصوصاً بالاسلام علیہ السلام: جس کے پاس خبر ہو کہ میرا اس نے جو دعوہ کیا ہے اس کا حقیقہ وہ بتا دے گا۔

**اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ** الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہزاروں اسلامی بھائی دُنیا کی مختلف مساجد میں اجماعی اعجاز کرتے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں عرض ہے، شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دوسرے کی کوئی چیز غلطی سے تبدیل ہو کر آجائے، چاہے اپنی چیز سے ملتی جلتی ہو تب بھی اُس کا استعمال ناجائز و گناہ ہے۔ لہذا مُتَحَفِّظِین (اور نڈرسوں کے مقیم طلبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی نشانی لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خَلَطُ مَلَط ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ رہنمائی کیلئے کچھ نشانیاں آگے آرہی ہیں۔

(پچل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زبان کا کوئی حرف مثلاً A, B وغیرہ نہ لکھیں بلکہ ہو سکے تو کہنی کا نام بھی مٹادیں۔ تاکہ پاؤں تلے آنے پر بے ادبی نہ ہو۔ ہر زبان کے حروفِ مخفی (ALPHABET) کا ادب کیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیل فیضانِ سنت کے باب فیضانِ دسم اللہ ص ۸۹ تا ص ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

الْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ عَنَّا بِرِہَابِہِ  
مُتَحَفِّظِین کی خدمتوں میں حاضر یوں  
سے مُتَرَفِّع ہے۔ اعجاز کے دوران کئی

**اعجاز میں بیمار  
پر جانے کے اسباب**



شرعیانِ مسلمین! اس مسئلہ پر جس کے پاس حیران کر دینا اور دل پر زبرد سے توکوں میں وہ لوگوں میں ہے۔

اسلامی بھائیوں کو بیمار پڑتے دیکھا ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب جو ابھر کر سامنے آیا وہ ہے ”غذائی بے احتیاطیاں۔“ گھر والے اور احباب وغیرہ عمدہ و لذیذ کھانے، خوشبودار میٹھی میٹھی ڈشیں، کباب سموسے، پڑے، پکوڑے، کھٹی چٹنیاں، کھجور اور چٹپٹے آلو چھولے اور سحری میں ملائی پرائیٹھے، گھجلہ پھیننی وغیرہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض مُعْتَكِفِین مَغْلُوبُ النحر ص ہو کر انجام سے بے خبر جو کچھ سامنے آیا اُس کا خیر مقدم کر کے اچھی طرح چبائے بغیر ہی جھٹ پٹ پیٹ میں پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ قبض، گیس، پیٹ میں درد، بد ہضمی، دشت، قے، جسم میں سُستی، نزلہ، بُخار، سر اور بدن میں درد وغیرہ امراض آدھکتے ہیں۔ حالانکہ بے چارے بڑے جذبے کے ساتھ خوب عبادت کا ذہن لیکر **اعوکاف** کیلئے گھر سے چلے ہوتے ہیں مگر کھا کھا کر بیمار پڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات تو ثوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ نماز کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے مگر یہ غریب سر درد و بخار کے مارے مسجد میں لیٹے رکا رہے ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو امرت بھی زہر آمیز ہے

سچ یہی ہے سو دواء کی راک دواء پر ہمیز ہے

**اُکھانے کی احتیاط کا فائدہ** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،





خبر مکتبہ اسلامیہ، لاہور: اسلامیہ پبلیکیشنز کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

**دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ** بابِ المَدینہ کراچی میں **رَمَضَانُ الْمَبَارَك** کے آخری عشرہ میں ہزار ہزاروں عاشقانِ رسول **مُعْتَكِف** ہوتے ہیں۔ ان کو پیش کئے جانے والے کھانے میں بنا سستی گھی کا استعمال بند کروانے، تیل اور مصالحہ جات میں بھی آدھوں آدھ کی لانے اور کباب سموسوں اور پکڑوؤں پر پابندی ڈلوانے کی درخواستیں کرتے رہنے سے کچھ نہ کچھ عمل ہوا اور اس طرح دورانِ **اِعتکاف** مریضوں کی شرح میں اتنی خاصی کی دیکھی گئی۔ کاش! ہر اِعتکاف والی مسجد بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں مذکورہ احتیاطیں اپنالی جائیں۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت و فلاح کا بھی آرزو مند ہوں۔ کاش! کاش! **مَجھے مسلمانوں کی صحت عزیز ہے** میری درخواستوں کے مطابق خواہش سے کم کھا کر اور بے وقت مختلف چیزیں کھانے سے خود کو بچا کر بھی **مُعْتَكِفِین** صحت و عافیت کے ساتھ عبادت و تربیت میں حصہ لیکر **اجتماعی اِعتکاف** کے اختتام پر چاند رات کو ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلہ** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّو بھرا سفر کرنے کے قابل رہیں۔ اگر میری عرض کردہ غذائی احتیاطوں پر عمل پیرا رہیں گے تو **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ



موسمِ صیغہ: اس وقت تک کہ جب تک کہ ہر روز صبح ۷ بجے تک اس کی نیت کر لیں۔

آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی۔ اور ڈاکٹروں اور دواؤں کے اخراجات سے بھی نجات ملے گی۔ (برائے کرم! فیضانِ سنت کے بابِ آدابِ طعام ص 440 تا 451 پر کھانے کا جَدول اور طبی مشوروں سے بھرپور مکتوبِ عطار پڑھ لیجئے) آپ کی تندرستی میں مجھے یوں بھی دلچسپی ہے کہ اس طرح **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عزوجل عبادتوں کا ذوق بھی بڑھے گا اور سنتوں کی تربیت کے **مَدَنِي قَائِلُون** میں سفر کا شوق بھی بڑھے گا۔ آپ صحت مند ہوں گے تو بآسانی نمازوں، سنتوں، والدین اور بال بچوں کی خدمت کیلئے بھاگ دوڑ کر سکیں گے۔ اگر میری درخواستوں کے سبب یہ سب نیک اعمال ہوئے تو ان شاء اللہ عزوجل مجھے بھی کثیر ثواب ملے گا۔

**طالبِ کیلئے رازی**  
**عمر کی دعاء کرنا کیسا؟**  
 نمازوں اور فرض عبادتوں سے دور رہنے والے مسلمانوں، اپنے مسلمان بھائیوں پر ظلم و ستم کی آندھیاں چلانے والوں اور گناہوں کا

بازار گرم کرنے والوں کو **اللہ** عزوجل ہدایت عنایت فرمائے۔ آہ! ایسوں کی صحت بھی اکثر اوقات گناہوں میں زیادت کا سبب بنتی ہے۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ”جو ظالموں اور فاسقوں کیلئے درازی عمر کی دعاء کرتا ہے، گویا اس بات کو پسند کرتا ہے کہ زمین پر **اللہ تعالیٰ** کی (مزید) نافرمانی ہو۔“ (اللہاکو کتب مجموعہ رسائل امام غزالی

ص ۲۶۶ دار الفکر بیروت) ہاں ظالموں اور فاسقوں کیلئے ظلم و فسق سے باز رہتے ہوئے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر روز دُشرف پڑھو اور اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

صحّت و عبادت کے ساتھ طویل عمر پانے کی دعا کی جاسکتی ہے۔ کھانے کی احتیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کا باب پیٹ کا قفل مدینہ ضرور پڑھ لیجئے۔

حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں، "میں نے حضورِ تاجدارِ رسالت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت

**مُسْلِمَان کی بھلائی**  
**چاہنا کارِ ثواب ہے**

کی کہ نماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا

(یعنی بھلائی چاہوں گا) (صحیح مسلم ص ۴۸ حدیث ۹۷) الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو

مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدس جذبے کے تحت

دُعاء کے ساتھ ساتھ محنت مند رہنے کیلئے چند مَدَنی پھول نذرِ حاضر کئے ہیں۔

اگر کُھس دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے سندرست رہنے کی آرزو ہے

تو بے شک پڑھنا یہیں موقوف کر دیجئے اور اگر عہدہ صحّت کے ذریعے عبادت اور

سُنّتوں کی خدمت پر قوت حاصل کرنے کا ذہن ہے تو ثواب کمانے کی غرض سے

انجھی انجھی نیتیں کرتے ہوئے دُردِ شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور شوق سے

پڑھئے:-

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ رُبُّ الْعَزَّوَجَلَّ عَزَّوَجَلَّ میری، آپ کی، جملہ اہلِ خاندان اور ساری



مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اسلام کی خدمت پر استقامت عنایت فرمائے۔

اُمّت کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں صحت و عاقبت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے  
اللہ عزّوجلّ ہماری جسمانی بیماریاں دور کر کے ہمیں بیمارِ مدینہ بنائے۔

اٰمِن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بازار اور دعوتوں کے چٹ پٹے کباب سمو سے  
**کباب سمو سے کھانے والے متوجہ ہوں!**

کھانے والے توجہ فرمائیں۔ کباب سمو سے  
بیچنے والے عموماً قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب

سمو سے کاذا لقمہ متاثر ہوتا ہے! بازاری قیمہ میں بعض اوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن  
لیجئے! گائے کی اوجھڑی کا پھلکا اُتار کر اُس کی ”ہٹ“ میں تیلیٰ بلکہ معاذ اللہ

عزّوجلّ کبھی تو جما ہوا خون ڈال کر مشین میں پیتے ہیں اس طرح سفید بٹ کے قیے  
کارنگ گوشت کی مانند **گلابی** ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات کباب سمو سے والے

حسب ضرورت ادراک لہسن وغیرہ بھی قیے کے ساتھ ہی ہوا لیتے ہیں۔ اب اس قیے  
کے دھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیے میں مرچ مصالحہ ڈال کر بھون کر اُس

کے کباب سمو سے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے  
قیے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سمو سے والوں سے پکوڑے  
وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑا ہی ایک اور تیل بھی ڈھلے قیے والا۔ خیر میں یہ



طریقہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہر ایک مرد و عورت کو واجب ہے کہ اس کی پیروی کرے اور اس سے اجتناب کرے۔

نہیں کہتا کہ **مَعَاذَ اللہ** ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خد انخواستہ ہر کباب سموسے والا ناپاک قیمہ ہی استعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالص گوشت کا قیمہ بھی ملتا ہے۔ غرض کرنے کا منشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سموسے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اوجھی خرتقیں کرتے ہیں ان کو توبہ کر لینی چاہئے۔

**کباب سموسے طیبوں کی نظر میں** کباب سموسے، پکوڑے، شامی کباب، مچھلی اور مرغی وغیرہ کی تلی ہوئی بوٹیاں، پوریاں، کچوریاں، پیزے، پرائٹھے، انڈہ آلیٹ وغیرہ ہم خوب مزے

لے لے کر کھاتے ہیں۔ مگر بے ضرر نظر آنے والی یہ خستہ اور کراری غذائیں اپنے اندر کیسے کیسے مُہلک (مَنہ - لَک) امراض لئے ہوئے ہیں اس کا شاذ و نادر ہی کسی کو علم ہوتا ہے۔ تلنے کیلئے جب تیل کو خوب گرم کیا جاتا ہے تو طبعی تحقیقات کے مطابق اس کے اندر کئی ناخوشگوار و نقصان دہ مادے پیدا ہو جاتے ہیں، تلنے کیلئے ڈالی جانے والی چیز بھی نمی چھوڑتی ہے جس کے سبب تیل مُشعیل (مُش - ت - عِل) ہو کر پکاخ پکاخ کا شور مچاتا ہے جو کہ اس کے کیمیائی اجزاء کی توڑ پھوڑ کی علامت ہے اور اس کے سبب غذائی اجزاء اور وٹا منز تباہ ہو جاتے ہیں۔



خبردار! دل چاہئے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ۳۰ منٹ تک نماز پڑھے اور روزانہ ۱۰ منٹ تک قرآن مجید پڑھے تو اس کا دل ہمیشہ صاف رہے گا۔

## ”یارب! لذاتِ نفسانی سے بچا“ کے انیس حروف کی نسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی

(۱) ہڈن کا ورن بڑھتا ہے (۲) آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے (۳) اجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے (۴) پیٹ کا درد (۵) متلی (۶) قے یا (۷) اسہال (یعنی پانی جیسے دشت) ہو سکتے ہیں (۸) خربی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دہ کو لیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے (۹) مفید کو لیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے (۱۰) خون میں کوٹھڑے یعنی جچی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں (۱۱) ہاضمہ خراب ہوتا ہے (۱۲) گیس ہوتی ہے (۱۳) زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زہریلا مادہ ”ایکروٹین“ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں میں کڑا ش پیدا کرتا ہے بلکہ معاذ اللہ غزوہ جہنم (۱۴) کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے (۱۵) تیل کو زیادہ دیر تک گرم کرنے اور اس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زہریلا مادہ ”فری ریڈیکلز“ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ دل کے امراض (۱۶) کینسر (۱۷) جوڑوں میں سوزش (۱۸) دماغ کے امراض اور (۱۹) جلد بڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

”فری ریڈیکلز“ نامی خطرناک زہریلا مادہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عوامل ہیں مثلاً ☀ تمباکو نوشی ☀ ہوا کی آلودگی (جیسا کہ آج کل گھروں میں ہر



قرآن مجید (۱) میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے منہ میں رکھے اور اسے کھائے یا پیے تو اسے کھانا یا پینا کہیں گے۔

وقتِ کرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا (❀) کار کا دھواں (❀) ایکس رے X RAY (❀) مائیکرو ویو اوون (❀) T.V. اور (❀) کمپیوٹر کے اسکرین کی شعاعیں (❀) فحشائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شعاعیں پھینکنے کا عمل)

**خطرناک زہر کا توڑ!** اللہ عزوجل نے اس خطرناک زہر یعنی "فری ریڈیکلو" کا توڑ بھی پیدا فرمایا ہے

پٹناچ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زرد یا نارنجی یعنی سُرخ مائل زرد ہوتا ہے یہ اس خطرناک زہر کو تباہ کر دیتے ہیں اس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس قدر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور معدنی اجزاء کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے وہ اس زہر کا زیادہ قوت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

**مَنْ أَعْلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

**تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ!** دو باتوں پر عمل کرنے سے تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات میں کمی آسکتی ہے: (۱) کباب، سموسے، پکوڑے، انڈہ آلیٹ، مچھلی وغیرہ

تلنے کیلئے جو کڑا ہی یا فرائی پین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (non stick) ہو (۲) تلنے کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹشو پپر میں اچھی طرح لپیٹ لیا





قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو روزہ پاک کی کویت کرنا چاہئے تاکہ یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جائے تاکہ کچھ نہ کچھ تیل جڈ ب ہو جائے۔

ملہرین کا کہنا ہے کہ ایک بار تلنے کیلئے استعمال

کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔

اگر دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے

کہ اس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بغیر چھانے فرج میں نہ رکھا جائے۔

تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلق

سے میں نے جو کچھ عرض کیا وہ میری اپنی

نہیں طبیبوں کی تحقیق ہے۔ یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فنِ طب سارے کا

سارا ظنی ہے یقینی نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نقصان دہ چیزیں

کھانے پینے کی حرص مٹانے، فرنگی فیشن

سے جان چھڑانے، سُنَّیں اُچھانے اور اپنا سینہ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ بنانے

کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سدا بہار مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار و مشکبار مدنی

بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پُختا چہ ائمہ و مشہر (M.P. احمد) کے ایک ماڈرن

نوجوان نے آخری عشرہ مَضَّانِ الْمُبَارَك ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور دیا کہ کثرت کو نہ چاہئے یہاں سے لئے طہارت ہے۔

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے  
**اجتماعی اعجازِ کاف** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعجازِ کاف کرنے کی سعادت  
 حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی  
 بَرَکت سے قلب میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہو گیا، چہرے پر **داڑھی** کی بہاریں  
 مسکرائے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے  
 سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** کے مسافر بن گئے خوب مَدَنی رنگ چڑھا۔  
**الْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جَلِّ مسلخِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جَلِّ نامِ تحریر اپنے  
 شہر کے اندر **دعوتِ اسلامی** کی ایک حلقہ مشاورت کے **نگران** کی حیثیت سے  
 مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعجازِ کاف  
 عمر آئندہ گزرے گی سنتِ بھری مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعجازِ کاف  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ** غزوہ جَلِّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہر اسلامی بھائی اور ہر

اسلامی بہن کا **اعجازِ کاف** قبول فرما اور اس کی برکتوں سے مالا مال کر۔ **یا اللہ!**  
 عزوجل ہمیں بھی **اعجازِ کاف** کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## مسجد سے مَحَبَّت کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اَلْفَت نشان ہے: ”جو مسجد سے اَلْفَت (مَحَبَّت) رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے اَلْفَت رکھتا ہے۔“ (طبرانی اوسط حدیث ۲۳۷۹ بیروت)

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ”مسجد سے اَلْفَت اس طرح ہے کہ رضائے الہی کیلئے اس میں اعتکاف، نماز، ذکر اللہ، اور شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کیلئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے مَحَبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حفاظت میں داخل فرماتا ہے۔“

(فیض القلندر ج ۶ ص ۱۰۷ دارالفکر بیروت)

## مسجد کی زیارت کی فضیلت

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: بیشک مسجدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ (اپنے گھر کی) زیارت کرنے والے کا اکرام (عزت) کرے۔“ (طبرانی کبیر ج ۱۰ ص ۶۱ حدیث ۱۰۳۲۴ بیروت)

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مسجدیں وہ جگہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کو اتارنے کیلئے بچا ہے۔“

(فیض القلندر ج ۲ ص ۵۵۲ دارالفکر بیروت)



### مسجد میں ہنسنے کی سزا

**حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پاک**  
**صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے**  
**الضُّحٰکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ** یعنی ”مسجد میں ہنسنا قبر میں  
 اندھیرا (لامت) ہے۔“ (”الفرردوس بمسائل نور الخطاب“ ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱  
 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

### جہنم کے دروازہ پر نام

**حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزوجل**  
**کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَرَةٌ عَنِ الْغُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا**  
**فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ تَوَكَّ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا کُتِبَ اسْمُهُ عَلٰی**  
**بَابِ النَّارِ فَمِنْ یَدْخُلُهَا** یعنی ”جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی ٹھا کر دیتا ہے،  
 اُس کا نام جہنم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (حلیۃ  
 الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)





### جنت سے محروم

حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی مکرم، ﷺ، رسول اکرم، ﷺ، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَنَاطٌ يَعْنِي "بِخُلْ خور حُف میں داخل نہیں ہوگا۔"

(صحیح البخاری ص ۵۱۲ حلیث ۶۰۵۶)



## توبہ کی فضیلت

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **الْثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ** یعنی ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔“  
(سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۲۰، ص ۲۷۳۵)

## مسواک کی فضیلت

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: **السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ** یعنی ”مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کا سبب ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، ص ۲۴۹۵، حدیث: ۲۸۹)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# عیدِ مبارک

بعدِ رَمَہان ”عید“ ہوتی ہے جس کو آقاؐ کی وید ہوتی ہے عید تجھ کو مبارک اے صائم! روزہ خوروا خداؐ کی ناراضی تیری شیطان! ماہِ رَمَہاں میں واسطے عاشقانِ رَمَہاں کے عید کے دن عمر یہ رو رو کر فلمِ پیوں کے حق میں سن لو یہ بے نمازوں کی، تروزہ خوروں کی جس کو آقاؐ مدینے بلوائیں مجھ کو ”عیدی“ میں دو بقیع آقاؐ عید عطار اُس کی ہے جس کو خواب میں اُن کی وید ہوتی ہے

رَب کی رَحمت مزید ہوتی ہے اُس پہ قربان، ”عید“ ہوتی ہے روزہ داروں کی عید ہوتی ہے سن لو! اُٹم پر شدید ہوتی ہے کیسی مٹی پلید ہوتی ہے مغفرت کی نوید ہوتی ہے بولے، ”نیکوں کی عید ہوتی ہے“ عید، یومِ وِ عید ہوتی ہے کون کہتا ہے عید ہوتی ہے! اُس مسلمان کی عید ہوتی ہے جانے کب میری عید ہوتی ہے!



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## چار جھوٹے دعویٰ دار

اللہ عزوجل کی محبت کا دعویٰ دار مگر اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا۔

محبت رسول کا دعویٰ دار مگر غریبوں کو انہمیت نہ دینے والا۔

طالبِ جنت ہونے کا دعویٰ دار مگر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے کترانے والا۔

جہنم سے خوف رکھنے کا دعویٰ دار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔

(حاتم اَصَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## چھ افراد پر بھلائی کا دروازہ بند

اپنے علم پر عمل نہ کرنے والے۔

نعمتوں پر شکر نہ کرنے والے۔

نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوجود اُن کے نقشِ قدم پر نہ چلنے والے۔

مرنے والوں کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینے کے باوجود عبرت نہ پکڑنے والے۔

دولت ہونے کے باوجود آخرت کے لئے توشہ جمع نہ کرنے والے۔

گناہوں کی کثرت کے باوجود توبہ نہ کرنے والے۔

(یحییٰ بن صاعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)





حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اور تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فَيْضَانِ عِيدِ الْفِطْرِ

### دُرود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی پھکاری نے مقلار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقا  
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا تَحَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر  
دستِ سوال دراز کیا۔ آپ تَحَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے دس بار دُرود شریف  
پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن  
کے سامنے جا کر کھول دو۔ (مقلار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا  
ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے  
دیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحتُ القلوب ص ۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: لا تملأوا بطونکم من طعامکم و لا تملأوا بطونکم من طعامکم و لا تملأوا بطونکم من طعامکم۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب،**

مَنْزُةٌ عَنِ الْغُیُوبِ غَزَوْجَلْ وَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَمَہان شریف کے مبارک مہینہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا صِغَرَت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

(صحیح ابنِ خزیمہ ج ۳ ص ۱۹۱ حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَہانُ الْمُبَارَکُ رحمت و مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہذا اس بَرَکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عیدِ سعید کی خوشی منانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْرِ کے روز خوشی کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ لہذا ہمیں اللہ غَزَوْجَلْ کے فضل و رحمت پر ضرور اظہارِ مسرت کرنا چاہیے کہ اللہ غَزَوْجَلْ کے فضل و رحمت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ غَزَوْجَلْ کا سچا کلام بھی دے رہا ہے۔ پچنانچہ پارہ السورۃ یونس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

نَرْجَمُكَ كَنَزِ الْاِيْمَانِ: تم فرماؤ اللہ

(غَزَوْجَلْ ہی کے فضل اور اسکی رحمت اور

اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

قُلْ يَفْضَلُ اللّٰهُ

وَيَرْحَمُكَ فَيَذَلُكَ

فَلْيَفْرَحُوا

(پ ۱۱ یونس ۵۸)



شرمان مصطفیٰ! اصل یہ قول عید الفطر، جس نے محمدؐ ایک ہفتہ زندہ پاک و معطر شمال اُس پر اس وقت بھیجا ہے۔

**ہم عید کیوں نہ منائیں؟** دیکھئے! جب کوئی طالبِ علم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔

ماہِ رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں کے تو کیا کہئے! یہ تو وہ عظیم الشان مہینہ ہے۔ جس میں نئی نوعِ انسان کی فلاح و بہبودی، اصلاح و ترقی اور نجاتِ آخری (اُخ۔ ر۔ وی) کیلئے ایک ”خُدائی قانون“ یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مسلمان کی حرارتِ ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی کا ایک بہترین دستور العمل پا کر اور ایک مہینے کے سخت امتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

**معافی کا اعلان عام** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا

کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رمضان المبارک کے فوراً ہی بعد ہمیں عید الفطر کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اس عید سعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے ”ليلة الجائزة“ یعنی ”انعام کی رات“ کے نام سے



**غیر مسلم:** <sup>۲</sup> دراصل یہی ہیں جن کو ہم نے محمدیوں پر تہذیب زدہ ایک بڑے حلقہ قتل کے بعد ہندو مت والے کہا ہے۔

پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنے مضمون فرشتوں کو تمام فہمروں میں بھیجتا ہے، پُتانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح بدادیتے ہیں، ”اے اُمّتِ مُحَمَّد! سَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ربِّ کریم عزوجل کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ مُعاف فرمانے والا ہے۔“ پھر اللہ عزوجل اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: ”اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت و جلال کی قسّم! آج کے روز اس (نماز عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بُھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزت کی قسّم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزت و جلال کی قسّم! میں تمہیں خدا سے بڑھنے والوں (یعنی بُجُرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گہروں کی طرف مَغْفِرَتِ یافِتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔“

(الترغيب والترهيب ج ٦ ص ٦٠ حديث ٢٢)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "میں نے یہ سن کر کہ تم جہاں بھی ہو، پڑو اور چھو کہ تمہارا روزہ ٹھیک ہو گیا ہے۔"

سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)، مَسْبَحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)  
**عیدی ملنے کی رات!** پیارے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ ہم

مٹھنگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو مَضَانُ الْمُبَارَك میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر یوں ہی یہ مبارک مہینہ ہم سے جدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گوشتہ حدیث مبارک میں شَوَّالُ الْمَكْرَم کی چاند رات یعنی شبِ عید الفطر کو "لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ" یعنی "انعام کی رات" قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے گویا "عیدی" دیئے جانے کی رات ہے۔ اس مبارک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان  
**دل زندہ رہے گا!** محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و سَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکَت نشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عید الفطر اور شبِ عید الاضحیٰ) طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مر جائیں گے۔  
 (مشن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۲)

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ  
**جنت واجب جاتی ہے!**



فیضانِ سنت (جلد اول) میں ہے کہ عید الفطر کا روزہ عید الفطر کے روزہ کی مانند ہے۔

راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو پہنچیں) اور چوتھی عید الفطر کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَرَاغَت)۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۸ حدیث ۲)

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ طویل حدیث پاک (جو آگے گزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَقْصُوم فرشتے اللہ عزوجل کی عطاؤں اور بخششوں کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عزوجل خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رحمت سے نماز عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مَغْفِرَت فرمادیتا ہے۔ مزید بَرِ آں اللہ عزوجل کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخرت کی خیر مانگنی ہے وہ سُوَال کرے، اُس پر ضرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عُمُومًا لوگ اِن مَوَاقِع پر صرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرَکَت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے معاملات پر سُوَال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دین پر اِسْتِقَامَت اور خَالِمہ بِالْخَيْرِ وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راجتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مَطَرِ پینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) اے تم! مجھ کو روزِ وِہاک کی کڑے کر، بے شک یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مدفنِ جنت البقیع میں اور بلا حساب و کتاب مغفرت اور جنت الفردوس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لیتا چاہئے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو**  
**کوئی سائل مانہ ہو نہ ہوتا جاتا**  
فرمائیے! عید الفطر کا دن کس قدر اہم

ترین دن ہے۔ اس دن اللہ رب العزت غزو جُل کی رحمتِ نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خداوندی غزو جُل سے کوئی سائل مانہ ہو نہیں لوٹا یا جاتا۔ ایک طرف اللہ غزو جُل کے نیک بندے اللہ غزو جُل کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منارہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف مومنوں پر اللہ غزو جُل کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چٹانچہ

**شیطان کی بدحواسی**  
**حضرت سیدنا ونبیہ من مَنبہ (مَنبہ بہ) رضی**  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عید آتی ہے،

شیطان چلا چلا کر روتا ہے۔ اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیطین اُس کے گرد جمع ہو کر ہچکتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غصینا ک اور اداں ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ غزو جُل نے آج کے دن اُمّتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو







اگر جانِ مصطفیٰ ﷺ میں نبی مایہ ناز، علم و کرم، کرامت و عطا، پاک و صاف، تہذیب و ادب، پاک و مستقیم، کلموں کیلئے سحر ہے۔

(۱۴۲) رقص و سرود (سُرُود) کی مٹھلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور قلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلافِ سنت و شریعت افعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! اب اس مبارک دن کو کس قدر غلط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ میرے اسلامی بھائیو! ان خلافِ شرع باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عید سعید ناشکروں کے لئے ”یوم و عید“ بن جائے **بِاللہ!** اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فضول خرچی سے باز آ جائے! دیکھئے تو سہی! **اللہ** عزوجل نے فضول خرچوں کو ان پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے:-

ترجمہ کنزالایمان: اور فضول نہ

اڑا بے شک اڑانے والے شیطانوں کے

بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا

وَلَا تُبَدِّلْ دِينًا ۖ إِنَّ

الْمُبَدِّلِينَ كَالْأَوْثَانِ

الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ

لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝

(بنی اسرائیل ۲۷: ۲)

ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟

فضول خرچی کرنے کی کس قدر مذمت فرما

انسان و حیوان کا فرق!

پاک میں وارد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! ان فضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز **اللہ** عزوجل



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ هَلَكَ بِمَنْزِلٍ مِنْ دِينِهِ هَلَكَ بِمَنْزِلٍ مِنْ دِينِهِ" (جو شخص اپنے دین کے کسی درجہ سے ہٹ جائے گا، وہ اپنے دین کے کسی درجہ سے ہٹ جائے گا)۔

خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! انسان اور حیوان میں جو مابینہ الامتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عموماً حیوان کو ”کل“ کی فکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حرکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ بخلاف انسانوں کے، کہ انہیں نہ صرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اس دُنیوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔ دُوی) زندگی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ پس سمجھدار انسان دُنیوی ہے بلکہ حقیقتاً انسان ہی وہ ہے جو ”کل“، یعنی آخرت کی بھی فکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر افسوس! آج کل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں آفتاب کیا کار نمایاں کر گئے!

B.A. کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے!!

**زندگی کا مقصد کیا ہے؟** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زندگی کا مقصد صرف بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنا، کھانا پینا،

اور مَرزے اُڑانا نہیں ہے۔ **اللہ** عزوجل نے آخر ہمیں زندگی کیوں مرحمت فرمائی؟

آئیے! قرآنِ پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے **اللہ** عزوجل کی سچی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ پر ڈیرہ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کتاب! تو ہی ہماری رہنمائی فرما کہ ہمارے چنے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے کہ **اللہ** عز و جل کا فرمانِ عالیشان ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: موت اور زندگی پیدا

کی کہ تمہاری جانچ ہو (دنیاوی زندگی میں) تم

میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ

(پ ۲۹ المُلک ۲)

عَمَلًا

یعنی اس موت و حیات کو اس لئے تخلیق (پیدا) کیا گیا تا کہ آزمایا جائے

کہ کون زیادہ مطیع (فرماں بردار) اور مخلص ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے

دار سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں عید کی

گھڑی پر ولادت ہو گئی!

حسین ساعثین عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں گزارے۔ آپ کی

ترغیب کیلئے ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک

اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش 6 ماہ بعد گھر میں ”امید“

کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس سچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی

ہے، ہو سکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وقت 30 دن کیلئے مدنی

قافلے کا سفر بننے کی نیت کر لی اور چند روز کے بعد عاشقانِ رسول کے

ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ اللہ حمداً لہ! دو چل مدنی قافلے کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (میں نے اپنے ہر روزہ کو ایک چھوٹا گناہ کی طرح سمجھا ہے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں لے جائے گا۔)

کہ نہ اسپتال جانے کی ثوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ مدنی مٹے کی ولادت ہو گئی۔

گھر میں ”امید“ ہو، اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو رُچہ کی خیر ہو، چچہ کی خیر ہو اُٹھے بہت کریں، قافلے میں چلو صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۱﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۱ بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْل کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو ذودھ نہ آتا

ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

﴿۲﴾ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۱۱۱ بار کسی کاغذ پر لکھ کر حَامِلہ کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور ولادت کے وقت تک باندھے رہئے۔ (مُرورِ نا کچھ دیر کیلئے کھولنے میں خرچ نہیں) اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْل بھی محفوظ رہے گا اور بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔

عیدِ یادِ عیدِ یثمے یثمے اسلامی بھائی! لائقِ عذاب کاموں کا ہر کتاب کر کے ”یومِ عید“ کو اپنے لئے ”یومِ

وَعید“ نہ بنائیے۔ اور یاد رکھئے!



عید الفطر (عید الفطر) جو کہ عید الفطر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس کی شہادت کروا کر۔

لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَيْسَ الْجَدِيدُ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الہی عزوجل سے ڈر گیا)

اولیائے کرام! اللہ تعالیٰ بھی  
تو عید مناتے رہے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا  
لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عمدہ  
کھانے سناؤل کرنے کو ہی معاذ اللہ عید سمجھ

بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین دُجھٹھم اللہ العزیز بھی تو آخر عید  
مناتے رہے ہیں۔ مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی بڑا الٹا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی  
لذتوں سے گوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نفس کی مخالفت  
کرتے رہے ہیں۔ پچنانچہ

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
عید کا انوکھا کھانا

نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا سناؤل نہ

فرمایا، نفس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفس کی مخالفت فرماتے رہے، ایک بار  
عید مبارک کی مقدس رات کو دل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عید سعید کے  
روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حرج ہے؟ اس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
بھی دل کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی غرض سے فرمایا، ”میں اولاد دوڑ گئی نفل  
میں پورا اثر ان پاک ختم کروں گا، اے میرے دل! تو اگر اس بات میں میرا





فقیر صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عرصہ بعد دو سال کے بعد سال کے کھانا خالی ہونے کے۔

ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رکعت ادا کی اور ان میں پورا اثر ان مجید ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل نے اس اثر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رکعتیں دل جمعی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، جس وقت میں نوالہ منہ کے قریب لایا تو میرے نفس نے کہا، دیکھا؟ میں آخر اپنی دس سال پرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اسی وقت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق اٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور عرض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگریزی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تو کل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذوالنون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور ان سے جا کر کہہ



ہر صلیبِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس قسم کی ہر ایک خاک کا گورہ میں کے اس پر وہ کہ جس کو وہ زندہ پا سکتا ہے۔

کہ ”حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ دَم بھر کیلئے نفس کے ساتھ صلح کر لو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھا لو۔“ حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغام رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سن کر جھوم اٹھے، اور کہنے لگے! ”میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔“ اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الأولیاء ص ۱۱۷) اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

عزوجل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ

نے؟ اللہ عزوجل کے نیک بندے عید

کے روز سعید بھی نفس کی پیروی سے کس قدر

دور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عزوجل کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ

بھی پرواہ نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عزوجل کی رضائی میں راضی رہتے ہیں اور

سرکارِ علیہ وآلہ وسلم کھلاتے ہیں  
سرکارِ علیہ وآلہ وسلم پلاتے ہیں



خود بخیر و برکت و سلامت و شادمانی کے ساتھ عید الفطر منانے کا حکم ہے۔

اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ **اللہ** و رسولِ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر وہ لذتِ دنیوی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ **اللہ** عز و جل اور اُس کے پیارے صیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ رب اکبر عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اُمت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے محبوب غلام حضرت سیدنا ذوالثنونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملاحظہ فرما رہے تھے جبھی تو اپنے ایک غلام کو حکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک **روحِ اکو بھی سجائیے** نہیں کہ عید کے دن غسل کرنا، نئے یا ڈھلے

ہوئے کپڑے پہننا اور عطر لگانا سنت ہے۔ یہ سنتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُبلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان **خدا** نے رَحْمَن عز و جل کی مَحَبَّت و اطاعت اور سرکار والا



مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہمارے پاس ہر روز کوئی نیا کھانا نہ آتا ہے۔

تار، بِاِذْنِ پروردگار دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُلفت و سنت سے خوب خوب بھی ہوئی ہوئی چائے۔

**نُجاستِ پرچاندی کا ورق** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سنی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہ

رَمَضانِ اللہ غُذُو جَل کی نافرمانیوں میں گزارا ہو، بجائے مسجد میں یا عبادات میں گزارنے کے ساری راتیں اودھم بازی اُچھل کود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشا دیکھنے، ٹیبل فٹ بال اور وڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گزاری ہوں۔ بجائے تلاوتِ کلامِ پاک کے رومانی ناؤ لیس پڑھی ہوں اور بجائے نعتیں سننے کے شپ ریکارڈ پر خوب فلمی گانے سنے ہوں اور یوں اپنے جسم و روح کو دینِ رات گناہوں میں مَلُوٹ رکھا ہو اور آج عید کے دن فرنگی طرز کے انگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یوں سمجھئے کہ گویا ایک نُجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چسپاں کر کے اُس کی نمائش کر دی گئی۔

**عید کس کیلئے ہے؟** سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار دیوانو! سچی بات تو یہی ہے کہ عید اُن

خوش بخت مسلمانوں کا حق ہے جنہوں نے ماہِ محرم، رَمَضانِ الْمُعَظَّم کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ غُذُو جَل کی طرف



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بارِ زوم پاک پر حاضر تھا اس پر وہ عید بھی ہے۔

سے مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادائی نہ کر سکے۔

سیدنا عمر فاروق کی عیدِ عید کے دن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے خیر ان ہو کر عرض کی، یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن

ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا،

”هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ وَ هَذَا يَوْمُ الْوَعِيدِ“ یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور

وعید کا دن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلاشبہ اُس کے لئے آج

عید کا دن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو رد کر کے اُس کے منہ پر مار دیا گیا

ہو اُس کیلئے تو آج وعید ہی کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

”أَنَا لَا أَذَرِي أَمِنَ الْمَقْبُولِينَ أَمْ مِنَ الْمَطْرُودِينَ“

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر یہ رد کر

بولے تیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت

ہو۔



فہرست مضامین: اس فہرست میں درج تمام مضامین کے لیے معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

ہماری خوش فہمی | اللہ اکبر! (عزوجل) مَحَبَّت والو! ذرا سوچئے!  
خوب غور فرمائیے! وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن

کو مالِکِ جنت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خُداوندی غزوِ جَل کا آپ پر کس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ سوچ سوچ کر تھزار ہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضانُ الْمُبَارَک کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحَنَ اللہ غزوِ جَل! عیدُ الْفِطْرِ کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و خشیت کا تو یہ عالم ہو اور ہم جیسے بکھے اور باثوئی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ”ن“ کے نقشے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اس رقت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خصوصاً دُرُسِ عمرت حاصل کرنا چاہیے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے ہوئے بھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، مساجد کی خدمت، خَلْقِ خُدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذَ اللہ غزوِ جَل! اخبارات و رسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! ان کا ذہن کس طرح بنایا جائے۔ ان کو تعمیری و اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اس طرح بلا ضرورت اپنی نیکیوں کا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص گھر پر درود پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اعلان کرنے میں ریاکاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریاکاری میں سراسر جہنم کی حقاری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ تو بہ! تو بہ! ریاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عز و جل ریاکاری کی تباہ کاری، ”میں میں“ کی مصیبت اور اکانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**شہزادے کی عید!** امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے

کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی، پیارے ابا جان! کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: میرے لال! مجھے اٹھیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کی، دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الہی عز و جل کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ عز و جل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دعاء فرمائی۔

(مُلُحَّصَاتُ كَاشِفَةِ الْقُلُوبِ ص ۳۰۸) اللہ عز و جل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان

کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے میرا ایک روزہ اور ایک روزہ پاک چھ ماہِ رمضان میں پورا کر لیا ہے۔

**شہزادوں کی عید!** امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، ”بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا، ”سبھی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، انہیں دھولو، گل پہن لینا!“، ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیتے،“ بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”میری

بچیو! عید کا دن **اللہ رب العزت** عزوجل کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں۔“ ”بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک

دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے ہوئے بچوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچوں کی باتیں سن کر

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازن

(وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔“ خازن نے

عرض کی، ”مُصوّر! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”**جزاك الله**! تُو نے بیشک عہدہ اور صحیح بات کہی۔“

خازن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچوں سے فرمایا، ”پیارے بیٹو! اللہ و رسول



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ رَضِيَ عَنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَضِيَ عَنْهُ" (جو شخص کسی سے راضی ہو جائے، اس سے راضی ہو جائے)۔

عَزَّوَجَلَّ رَضِيَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قَرَبان کر دو۔ (مَعْنٰی اَعْلٰی)

حَقَّقَةُ اَوَّلُ ص ۲۵۷ تا ۲۵۸) اللہ عزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے

صَدَقے ہماری مَغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟  
عِیدِ اُجَلِّ البَاسِ  
پہننے کا نا اُنہیں  
گروشتہ دونوں حکایات سے ہمیں یہی دُرُسِ بلا  
کہ اُجَلِّ کپڑے پہن لینے کا نام ہی عِید نہیں۔

اس کے بغیر بھی عِید منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عزَّوَجَلَّ! اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینِ

حضرت سیدنا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدِ رُغِیب و مُسکِنِ خَلِیفہ تھے

اتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جَمْع

نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن بھی کس قَدِ رُیائتدار تھے اور انہوں نے

کیسے خوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکایت سے ہم

سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب

اتھکی طرح غور کر لینا چاہیے کہ ہم جتنی مُدَّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اتنی

مُدَّت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل

بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی ہو سکتا

ہے۔ احتیاطوں بھر امدادی ذمہ بنانے کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت



خودمان مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے ہے، تمہارا بھی ہو گا۔ ہر روز دو بار صبح اور شام پڑھنا ہے۔

حاصل کیجئے۔ مدنی قافلے کی بڑکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار پیش کرتا ہوں پختانچہ

بشترِ بستی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی  
**والدِ مرحوم کو پرکریا** بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بالِ تصرُّفِ عرض کرتا

ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں ایجابی کمزوری کی حالت میں بڑھنے (ب۔ ر۔ س۔) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مدنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی مٹھلکی مٹھواری برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی اہمیت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب یہی نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے عاصقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مجموعہ آ کر دعا قافلے میں چلو پاؤں سے مدنی دعا قافلے میں چلو

خوب ہو گا ثواب اور ملے گا عذاب از اپنے مصطفیٰ، قافلے میں چلو

خوشی ہو گئی، غم گیا ہے کوئی مانگنے کو دعا قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



غیر جاننا، جس کا تعلق ہے، اس شخص نے مجھے اس طرح کی گھبراہٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ میں نے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے

والدِ مرحوم کی ہمدردی میں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بروقت نیت کرنے کا کیسا پیارا

فیصلہ کیا! اور اس کو مَدَنی قافلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ معجزین

(م۔ عُب۔ پَرین) یعنی تعبیر بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں: برزخ میں جھوٹ

نہیں ہے، مُردہ خواب میں آ کر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے

والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مُجھلا ہونے

کی نشانی ہے جبکہ سفید یا سبز لباس میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک

اچھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! نبی کا خواب وحیؑ

پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیر فیسی کے

۱ کیا خواب سے یقینی  
۲ علم حاصل ہو جاتا ہے؟

خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے

خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بشارت سُنی ہے کہ ”آپ جلتی ہیں۔“ اس سے

تَقَطُّعِ جَنَّتِي ہونا مراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ معاملہ خواب کا ہے۔ بے شک

**اللہ** عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا اس

نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو

بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں



فرمانِ مصطفیٰ: (اسلّم اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہو پاکی کی کثرت کہ ہے جیسے تھارے لئے عبادت ہے۔

چونکہ حواسِ مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حرف بہ حرف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے محکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت،  
ولسِ نعمت، عظیمِ البرکت، عظیم  
المرتبیت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ

**خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟**

دین و ملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ  
طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ  
القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ایک  
شخص نے خواب دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (معاذ اللہ)  
اے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرزق  
کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، ”رسول اللہ



موسمِ رمضان، اس قدر مبارک ہے کہ اس کا نام ہی عید ہے۔ یہاں تک کہ عید کا لفظ اس کے لیے مخصوص ہے۔

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں اُلٹا آیا۔“ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و متقی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو متقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر ٹھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے جو مذکور ہوا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۵ ص ۱۰۰)

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ایک

حضورِ غوثِ اعظم کی عید

ایک ادا ہمارے لئے موجبِ صد در

عمرت ہوتی ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل ہمارے حضورِ سیدِ ناغوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی شان بے حد اُرفع و اعلیٰ ہے، اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عمرت حاصل کیجئے۔

خلقِ نوید کہ فر داروزِ عید است خوشی در رُوحِ ہر مؤمن پدید است

دراں روزے کہ باایمان بیزم برا در ملکِ خوداں روزِ عید است

یعنی ”لوگ کہہ رہے ہیں، ”کل عید ہے! کل عید ہے!“ اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں

تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہوگا۔“

سُبْحَنَ اللّٰہِ! (عزوجل) سُبْحَنَ اللّٰہِ! (عزوجل) کیا شانِ تقویٰ ہے!

اتنی بڑی شان کہ اولیاءِ کرام و جنہم اللہ تعالیٰ کے سر دار! اور اس قدر تواضع



میر جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کھانا دیا گیا تھا کہ وہ کھانے سے انکار کر دیا۔

واپسار!! اس میں ہمارے لئے بھی درسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ خبردار! ایمان کے معاملہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور معصیت کے سبب ایمان کی دولت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اگر رحمتِ جبری شامل ہے یا غوث

(حدائقِ بخشش)

حضرت سیدنا شیخ نجیب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک ولی کی عید

مؤکمل، حضرت سیدنا شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب مؤکمل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذریعہ معاش نہ ہونے کے

باوجود انکے اہل و عیال نہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عز و جل کی یاد میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں

جانتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور سکہ کتنی مالیت کا ہے؟

ایک بار عید کے دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بہت سے بہمان جمع ہو گئے۔



فہر جان مصطفیٰ ﷺ دلائلِ حق و برہان، ہم کو ہم ایک مرتبہ زہد و عبادت کے ساتھ بخیر خدائی اس کیلئے ایک نوا اور کلمہ عیدِ فطر دلا رہا ہے۔

اتفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خور و نوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر یا **واللہی عسروُ جُلُ** میں مشغول ہو گئے اور دِل ہی دِل میں یہ کہہ رہے تھے، ”**یا اللہ عسروُ جُلُ** آج عید کا دن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔“ اچانک ایک شخص جھٹ پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، اے **نَجِیْبُ الدِّین**! تمہارے **تَوَكُّل** کی دُھوم ملاءِ اعلیٰ (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طلسم) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عسروُ جُلُ خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اِس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرت سیدنا **نَجِیْبُ الدِّین مَتَوَكِّل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود انتہائی مُنْکَسِرُ الْمِزَاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اِنکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بہت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا **نَجِیْبُ الدِّین مَتَوَكِّل** (یعنی **تَوَكُّل** کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکسار فرمایا کہ بھائی! میں **نَجِیْبُ الدِّین مَتَوَكِّل** (یعنی بہت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخبارِ الاحبار ص ۶۰) **اللہ عسروُ جُلُ** کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر مواللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**کرامت کا ایک شعبہ** **اللہ عزوجل کے نیک بندوں اور ولیوں کی**

حمید کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ**

عزوجل اپنے دوستوں کی ضروریات کا غیب سے انتظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اس

کے کرم کے گر شے ہیں۔ یقیناً ضرورت کھانا، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا

اچانک حاضر ہو جانا بزرگوں سے کرامت کے طور پر وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ

”شرح عقائد نسفیہ“ میں جہاں کرامت کی چند اقسام کا بیان ہے وہاں یہ بھی مذکور

ہے کہ ضرورت کے وقت کھانے پانی کا حاضر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ

ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ التَّامِنُ کے خُدا داد نصرفات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ

ایسے مقبولانِ بارگاہِ خُداوندی عزوجل ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نکلی

ہوئی بات اور دل میں پیدا ہونے والی خواہشات ربِّ کائنات عزوجل کی عنایات

سے پوری ہو کر رہتی ہیں۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللہُ

**ایک سخی کی عید** تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کی شب

دروازے پر دستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے



قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ”کل عید ہے لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔“ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو <sup>۲۵</sup>پچیس ڈنم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت لہتا۔ چنانچہ میں نے وہ سب ڈنم اپنے ہمسایہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رورو کر کہنے لگا، میں آپ کے والد کا بھانجا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ <sup>۲۵</sup>پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرما لیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُذْ عِزُّوْ جِلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں ڈنم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے ڈنم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے) **اَللّٰهُمَّ عِزُّوْ جِلَّ** کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



عزیزانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم پر ہر روز صلاۃ و ہر جمعہ روزے کا نیک نیت سے ناس کی حکمت کدوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟

اللہ عزوجل کی شان بھی کتنی بڑی ہے کہ اُس

نے پچیس ڈیڑھم (چاندی کے سکے) دینے والے کو

سَلَامُ اُس پر کہ جس نے  
بیکسوں کی دیکھیری کی

آن کی آن میں پچیس دینار (سونے کے سکے) عطا فرمادیے۔ اور بزرگانِ دین

وَجَنَّتْهُمُ اللّٰهُ الثَّانِیْنَ کا ایثار بھی خوب تھا کہ وہ اپنی تمام خیر آسائشوں کو دوسرے

مسلمانوں کی خاطر قربان کر دیتے تھے۔ انہیں اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اسلام ہمیں

بائمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حضور سرِ اُپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غفور، صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم رحمتِ عالم ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت سے کوئی محروم

نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عَزَّ بَاءَ وَمَسَاكِين اور یتیموں کی

طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دیکھیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبْحَانَ اللّٰهِ (عزوجل) اتنی بڑی شان کہ ”بعد اذْ خُذَ الْبُرْجُکِ تُوْنِیْ رَقَصَہ

مُخْتَصِر“ اور اس قدر تَوَاضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے تم پر کسی نے مجھ پر تو شکر و سواۓ ذرا پاک پر حاسن کے دس سال کے گناہ عاف ہیں گے۔

ہیں۔ کیا خوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے

گَنْبِ ہر یکس و بے نوا پر دُرود      جِ زیرِ رُفقتِ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے گس کی دولت پہ لاکھوں دُزدد  
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

خَلْق کے ذاد۔ رَس سب کے فریاد رَس

گھنٹ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

قوتِ سماعت بحال ہوگئی

سینے میں شمع اُلفتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلانے اور عید سعید کی حقیقی خوشیاں

پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ

سنو بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! باب

المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنتوں

بھرے اجتماع میں شریک ایک بھرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے

سُنَّوْں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت

حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سماعت بحال ہو گئی

دور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔



غرض یہ ہے کہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ہر ایک بات کو ہم سب کو اپنا کر لینا چاہیے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو رب پر نظر ہو گا لطفِ خدا، قافلے میں چلو  
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں دور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**صَدَقَہ فِطْرُ وَاِجِبْ** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو حشم دیا کہ جا کر ملکہِ معظمہ کے گلی

گو چوں میں اعلان کر دو، ”صَدَقَہ فِطْرُ وَاِجِبْ ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۵۱ حدیث ۶۷۴)

**صَدَقَہ فِطْرُ لَعُوْبَاتِکَ کَفَّارَہُ** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مدنی سرکار، غریبوں

کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صَدَقَہ فِطْرُ مقرر فرمایا تاکہ فضول اور  
نیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خویش  
(یعنی خواراک) بھی ہو جائے۔ (مسکن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۵۸ حدیث ۱۶۰۹)

**رُزَہ مُعَلَّقَہ رَہْتَاہُ** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے  
ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پر وِز دگار،

دُجّالَم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، جب تک  
صَدَقَہ فِطْرُ ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا رُزَہ زَمِین و آسَمَان کے درمیان مُعَلَّقَہ

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۳ حدیث ۲۴۱۲۱)

(یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔







عمر بن الخطابؓ: اصل حدیثی ماہر و محدث ہیں۔ آپ نے ہجرتِ نبویؐ کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔

اسی طرح جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہیں (مثلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو تو ان اشیاء کی وجہ سے **صَدَقَہِ فِطْر** واجب ہے۔ زکوٰۃ اور **صَدَقَہِ فِطْر** کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔  
(وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۸۵)

**مَالِکِ** نصابِ مزد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجْنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقَہِ فِطْر** واجب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا **مَجْنُون** خود صاحبِ نصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

**مَرْد** صاحبِ نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا **فِطْرہ** واجب نہیں۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳)

**وَالِد** نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ **صَدَقَہِ فِطْر** دینا واجب ہے۔  
(ذُرِّ الْمُخْتَارِ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۳۱۵)

**مَالِ** پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے **صَدَقَہِ فِطْر** دینا واجب نہیں۔  
(رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳۱۵)

**بَاب** پر اپنی عاقل بالغ اولاد کا **فِطْرہ** واجب نہیں۔

(ذُرِّ الْمُخْتَارِ مَعَ رَدِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳۱۷)



مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل بیت پر ایک بار نذر پاک پر حاضر ہوا اُس پر دس رحمتیں بھیجا ہے۔

کسی صحیح شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا مَعَآذَ اللہ غزوہ جمل

کسی بدنصیب نے بغیر مجبوری کے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے روزے نہ

رکھے اُس پر بھی صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں صَدَقَۃُ فِطْرِ

واجب ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۱۵)

بیوی یا بالغ اولاد جن کا نَفَقَہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس

فحص کے ذمہ ہے وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فِطْرہ ادا

کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نَفَقَہ اُس کے ذمہ نہیں ہے۔ مثلاً بالغ

بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسالیا اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو

اب اپنے نان نَفَقَہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا

ہے۔ لہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازت فِطْرہ دے دیا تو ادا

نہ ہوگا۔

بیوی نے بغیر حَلَم شوہر اگر شوہر کا فِطْرہ ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصہ پنجم ص ۶۹)


عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہوتے وقت جو صاحبِ نصاب

تھا اسی پر صَدَقَۃُ فِطْرِ واجب ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد صاحب



فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصِلَ إِلَى بَيْتِهِ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ بِمِائَةِ سَلَامٍ عَلَى مَنْ يَلْقَاهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَأَنْ يَصِلَ إِلَى بَيْتِهِ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ بِمِائَةِ سَلَامٍ عَلَى مَنْ يَلْقَاهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

نصاب ہوا تو اب واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

**صَدَقَةُ فِطْرٍ** ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبح صادق 

کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند


رات یَا رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے کسی بھی دن بلکہ رمضان شریف سے پہلے

بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطْرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل

جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)


**اگر عید کا دن گزر گیا اور فِطْرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فِطْرہ** ساقط نہ 

ہوا۔ بلکہ عمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

**صَدَقَةُ فِطْرٍ** کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ 

دے سکتے ہیں انہیں **فِطْرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے

سکتے اُن کو **فِطْرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

**ساداتِ کرام کو صَدَقَةُ فِطْرٍ نہیں دے سکتے۔** 

”ایک سو پچھتر روپے اٹھنٹی بھر“ (یعنی دو

کلو سے 80 گرام کم)

**صَدَقَةُ فِطْرٍ کی مقدارُ  
اَسَانُ الْفِطْرِ**

وزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت

ایک صَدَقَةُ فِطْرٍ کی مقدار ہے۔



قرمان مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے جو شخص جمعہ پر درود پاک پڑھتا ہے اس کی جنت کا راستہ بھول گیا۔

**قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں!** مقبول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ "سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ"

پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ازواج کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ غزوِ جَلِّ اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمایگا۔ (یہ درود دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے) (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۸)

**نمازِ عید سے قبل کی ایک سنت!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین میں

(یعنی عید الفطر اور نقر عید دونوں ہی) میں سنت ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا بکریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ العزت غزوِ جَلِّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۷۰)

حدیث ۵۴۶) اور "بخاری" کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن (نماز عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر بارہ نعمتیں بھیجتا ہے۔

نہ سناؤں فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۴)  
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت،  
ہمیشہ شاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نمازِ عید کیلئے) ایک  
راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۶۹ حدیث ۵۴۱)

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں  
نمازِ عید کا طریقہ (حجی)“  
دور رکعت نمازِ عید الفطر (یا عید الاضحیٰ)

کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے، پھر کانوں  
تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور  
حناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر  
ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے  
اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد  
دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں  
یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھئے  
ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از در مختار مرد المحتار)



مرحوم مصنفؒ نے اس حدیث میں اس علم (جس نے محمدؐ کو پہنچا) کو پاک و معطر قرار دیا اور اس پر سورۃ بقرہ ۲۱۷ آیت ہے۔

ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْبِيحِ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ بَہْجَر (یعنی بکند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رُکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ بَہْجَر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحَنَ اللہ" کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

**عید کی دھوری جماعت ملی تو.....!** پہلی رُکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت (تکبیر تحریرہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پایا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کھ پڑو چھو کر تہاراؤ زود بھوک بچتا ہے۔

تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہوا اُس وقت کہے۔ دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فحھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماہود از ڈبر مختار وردالمختار ج ۳ ص ۵۶، ۵۷، ۵۸)

**عید کی جماعت میں ملی تو کیا کرے؟** امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا

تھایا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (غیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(ذریعہ نفع ج ۳ ص ۵۸، ۵۹)

**عید کے خطبے کے احکام** نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی

سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ





فہر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھانہ کھانے کے بعد نماز کی اور اس کے بعد کھانے کی بات کی۔

جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔

(دُرّ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

**”عید میں غریبوں کو مت بھولو“ کے 21 حُرُوف**

**کی نسبت سے عید کے اکیس مُتَحَبَّات**

﴿۱﴾ خجامت بنوانا، (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال) ﴿۲﴾ ناخن ترشوانا

﴿۳﴾ غسل کرنا ﴿۴﴾ مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو دُشویں کی جاتی ہے)

﴿۵﴾ اچھے کپڑے پہنتا، نئے ہوں تو نئے وزنہ دُھلے ہوئے ﴿۶﴾ خوشبو لگانا

﴿۷﴾ انگوٹھی پہنتا، (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ

بمرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں

اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی ٹکینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ ٹکینے نہ ہوں اور بغیر ٹکینے کی بھی نہ

پہنیں۔ ٹکینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا بھلہ یا چاندی کے بیان کردہ

وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا بھلہ مرد نہیں پہن سکتا) ﴿۸﴾ نماز

فجر مسجد محلّہ میں پڑھنا ﴿۹﴾ بعید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نود و پاک کی کثرت کر دے۔ ملک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو حجاب (ملاست) کیا جائے گا ﴿۱۰﴾ نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا ﴿۱۱﴾ عید گاہ پیدل جانا ﴿۱۲﴾ سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور وہاں ہی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں ﴿۱۳﴾ نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا ﴿۱۴﴾ عید کی نماز سے پہلے صدقہٴ فطر ادا کرنا۔ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں) ﴿۱۵﴾ خوشی ظاہر کرنا ﴿۱۶﴾ کثرت سے صدقہ دینا ﴿۱۷﴾ عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا ﴿۱۸﴾ آپس میں مبارک باد دینا ﴿۱۹﴾ بعد نمازِ عید مضافہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور معاٹھہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے (بہارِ شریعت صفحہ ۷ ص ۷۱) مگر افسردہ خوبصورت سے گلے ملنا محک فتنہ ہے ﴿۲۰﴾ عید الاضحی (یعنی بقر عید) تمام احکام میں عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ مثلاً اس میں (یعنی بقر عید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قر بانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو



مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے نام سے کتاب کی تصنیف و تالیف کی گئی ہے۔

گراہت بھی نہیں ﴿۲۱﴾ عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آدستہ سے تکبیر کہئے اور نماز عید الاضحیٰ کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل کے  
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اللہ عزوجل سب سے بڑا  
ہے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

**میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا**  
سالِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں

اعجوبہ کی سعادت اور ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی خوب برکتیں لوٹے پھر عید کی  
خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں معاذ اللہ عزوجل آج کل کئے جانے  
والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایامِ عید میں عاشقانِ رسول کے  
ساتھ مدنی قافلوں میں سُنٹوں بھر اسفر اختیار کیجئے۔ ترغیب و تحریص کی خاطر ایک  
نہایت ہی خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ پختاچہ باب  
المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵  
برس) کے بیان کا لب لباب ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا



مذہبِ اسلامی میں عید الفطر کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو اس کا عید الفطر نہیں ہوگا۔

تھا۔ اگرچہ فی نفسہ گیراج یعنی گاڑیوں کی مرمت کا کام غلط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسطہ پڑا ہو گا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حصول ہوئے شیر لانے کے مترادف (م۔ت۔را۔ف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نحوست کا عالم تو دیکھئے کہ مجھ بد نصیب کو سچ وقتہ نماز گناہ جگہ بلکہ عیدین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی برائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ **مکتبۃ المدینہ** سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان **اللہ عزوجل کی ٹھہر تدمیر** کی کیسیٹ سنی جس نے مجھے سر تا پا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد **مضان المبارک** میں **اصحکاف** کی سعادت حاصل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے **مدنی قافلے** میں سفر کا شرف ملا **الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں، پانچوں وقت نمازوں کی پابندی ہے **اللہ عزوجل** کا کروڑھا کروڑا احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذیلی مشاورت کے



حضرت مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ایک نماز کو پڑھنا اور ایک نماز پڑھنا جیسے دو نماز پڑھنا ہے۔

نگران کی حیثیت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی جستجو میں رہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نیکوں میں تمنا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

یارسَ مَحَمَّدُ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ہمیں عیدِ

سَمِید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج

شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دید کی مَدَنی عید بار

بار نصیب فرما۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جری جبکہ دید ہوگی جیسی میری عید ہوگی

صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

برے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

کوزنگی باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی

(عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے: افسوس! میں ایک

بے نمازی اور قلموں ڈراموں کا شوقین بگڑا ہوا

نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی آندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، بُری

صحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہوا شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا رَحْمَتِ خُذِ واندی عزوجل کی چھما  
چھم بارشیں برسنے لگیں، مجھ پاپی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور  
میں کریمہ قادریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، باب المدینہ کراچی میں ہونے والے  
اجتماعی اِصْحَاف میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔  
میری خواں رسیدہ زندگی کی شام میں صبح بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، مجھ  
گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی **مَالِ الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، داڑھی اور  
رِعمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،  
دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں  
عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھر اسفر نصیب ہوا **مَالِ الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ بیان  
دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ڈیلی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی  
کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے میری  
پیاری پیاری دعوتِ اسلامی میں آخری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا گر چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

بندگی کی بھی لذت اگر چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



## دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

میں نے عرض کی، **یا رسول اللہ** عزّوجلّ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ

ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (آقا) مجھے ہر

چیز کی معلومات عطا فرمادیجئے! ارشاد ہوا، ”ہر شے پانی

سے بنی ہے“ میں نے عرض کی، اُس چیز پر مطلع فرما

دیجئے، جسے اپنا کر میں جنت کو پاسکوں۔ فرمایا، ”**کھانا**

**کھلاؤ** اور سلام کو پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات

میں (نفل) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی

سے داخل جنت ہو جاؤ گے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۲۴ احادیث ۲۹۱۹)



مومن مسکنہ و ملحقہ جہنم جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## نفل روزوں کے فضائل

### دُرود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ عَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے بقیامت کے روز اللہ عزوجل کے عرش کے ہوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے امتی کی پریشانی کو دور کرے (۲) میری سنت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود

شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرة فی أمور الآخرة للسيوطی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ جلد ۱ ص ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ اَمْلِي اللَّهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرضِ روزوں کے

علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ

اس میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب

نفل روزوں کے  
دینی و دنیوی فوائد



فرمانِ مصطفیٰ: (اسلم اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) روزہ میں کچھ روزہ پاک چھ مہینوں کیلئے جنت کا راستہ کھول دیا۔

تو اتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید یعنی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنم سے نجات اور جنت کا حصول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صرف ہونے والے وقت اور اخراجات کی بچت، پیٹ کی اصلاح اور بہت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اصل یہ ہے کہ اس سے **اللہ** غزوہ جہل راضی ہوتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۲ سورۃ  
الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد فرماتا  
ہے:

رُزْهَ وَاَوَّلُ كُنْهٍ  
بِخَشَشٍ اَبْشَارِ

ترجمہ کنز الایمان: اور روزے والے

وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ

اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ

وَالْحَافِظِينَ قُرْآنَهُمْ

رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو

وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِرِينَ اللّٰهُ

بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

كَثِيرًا وَالذَّكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ

ان سب کیلئے اللہ نے <sup>مزدہ</sup>بخشش اور بڑا ثواب

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاجْرًا عَظِيمًا ۝

تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۹ سورۃ الاحقافہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایسا روزہ رکھا جو میں نے اس پر نہیں کیا۔

فرماتا ہے:

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا

تسبحم کثر الایمان: کھاؤ اور پیو چتا

اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝

ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

(پ ۲۹ الحاقہ ۲۴) آگے بھیجا۔

حضرت سیدنا وکیع علیہ رحمۃ الشہیع فرماتے ہیں، اس آیت کریمہ

میں ”گزرے ہوئے دنوں سے مُراد روزوں کے دن ہیں کہ لوگ ان میں کھانا پینا

چھوڑ دیتے ہیں۔“ (المتحرر الرابع فی ثواب العمل الصالح ص ۳۳۵ دار المعرفۃ بیروت)

”یا اللہ ہمیں نیک بنادے“ کے اٹھارہ حروف

کی نسبت سے نفلی روزوں کے 18 فضائل

جَنَّتْ كَا اَنُو كَمَا دَرَخْتُ



حضرت سیدنا قیس بن زید جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ

کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزِلُ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّ وَجَلَّ وُضِعَ اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جس نے ایک نفلی روزہ

رکھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کیلئے جنت میں ایک دَرخت لگائے گا جس کا


پھل اَنَار سے چھوٹا اور سب سے بڑا ہوگا۔ وہ (سوم سے الگ نہ کئے




فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر سال غزوہ جندِ بکرم میں حصہ لے کر جانا واجب ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۸۰)

ہوئے) شہد جیسا بیٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائقہ ہوگا۔ **اللہ** غزوہ جندِ بکرم قیامت روزہ دار کو اس درجہ رحمت کا پھل کھلائے گا۔  
(طبرانی کبیر ج ۱۸ ص ۳۶۶ حدیث ۹۳۵)

## 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دوری

 تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قیامت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ”جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا **اللہ** غزوہ جندِ بکرم سے دوزخ سے چالیس سال (کا فاصلہ) دور فرمادے گا۔“  
(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

## دوڑخ سے 50 سال مسافت دوری

 **اللہ** غزوہ جندِ بکرم کے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عاقبتِ نشان ہے: ”جس نے رضائے الہی غزوہ جندِ بکرم کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو **اللہ** غزوہ جندِ بکرم کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرمادے گا۔“  
(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

## زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

 **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو کچھ برا کرو یا کچھ اچھا کرو اور کچھ تک نہ بچتا ہے۔

طیب غزو جُلّ و سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رغبتِ نشان ہے: ”اگر

کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا

جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت ہی کے

دن ملے گا۔“ (ابو یعلیٰ ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۶۱۰۶)

### جہنم سے بہت زیادہ ذوری

حضرت سیدنا عبّہ بن عبدِ سلّٰم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمّہ کے گلشن کے مہکتے

پھول غزو جُلّ و سَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم درُضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رحمتِ نشان

ہے: ”جس نے اللہ غزو جُلّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ

رکھا، اللہ غزو جُلّ اُسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں

اور آسمانوں کے مابین (یعنی درمیانی) فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک

دن کا نفل روزہ رکھا اللہ غزو جُلّ اُسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا

جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔

(طبرانی مُعْجَم کبیر ج ۱۷ ص ۱۲۰ حدیث ۲۹۵)

### ایک روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم




فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس لئے کہ ہم بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان روزوں کی عبادت کی۔


دُعوتِ رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے: **جو اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ ایک کو اچھپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱۹ حدیث ۱۰۸۱۰)

## بہترین عمل

 **حضرت** سیدنا ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ! مجھے کوئی عمل بتائیے۔ "ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں۔" میں نے پھر عرض کی، "مجھے کوئی عمل بتائیے۔" فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔" میں نے پھر عرض کی، "مجھے کوئی عمل بتائیے۔" فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مثل نہیں۔"

(نسائی ج ۱ ص ۱۶۶)

 ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسولِ اکرم، رَحْمَتِ عالم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ مکرَّم میں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر تو وہاں کی عزت کرو ہے ملک یہ تمہارے لئے مہارت ہے۔

حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ عز و جل مجھے نفع دے۔“  
فرمایا: روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس کی کوئی مثل نہیں۔ (ایضاً)  
ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کی، ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ فرمایا:  
”روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔“

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج 5 ص 179 حديث 3416)

راوی کہتے ہیں، ”حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے وقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا۔ (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)“

(المشعر الرابع في ثواب العمل الصالح ص 338)


## سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحۃ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:  
جہاد کیا کرو و گھوڑ گھیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو شدہ رُست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط ج 6 ص 1460 حديث 8312)




فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہے کہ جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ اپنے لیے بھلائی کا دن بناتا ہے۔

## مَحْشَر میں روزہ داروں کے مزے


 حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مُشْک سے مہر ہوگی انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پوکل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مُبْتَلا ہوں گے۔

(کنز العمال ج ۸ ص ۳۱۳ حدیث ۲۳۶۳۹ و تہذیب السنن ج ۲ ص ۲۶۶)

## سونے کے دستر خوان

 حضرت سیدنا ابو ذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، بروز قیامت عرش کے نیچے روزے داروں کے لئے موتیوں اور جوہر سے بجا ہوا سونے کا ایسا دستر خوان بچھایا جائے گا جو احاطہ دُنیا کے برابر ہوگا، اس پر قسم قسم کے جنتی کھانے، مشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں پئیں گے اور عیش و عشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔ (الفردوسِ براءِ ثور الخطاب ج ۵ ص ۱۹۰ حدیث ۸۸۵۳)

## قیامت میں روزہ دار کھائیں گے

 حضرت سیدنا عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت میں







غزوہ جندِ بکسر میں حضور ﷺ کو کھانا نہ ملا، آپ صبر فرمادے اور فرمایا کہ میں نے کھانا نہیں کھا۔

(دستر خوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار ان پر سے کھائیں گے۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۲۴ حدیث ۱۰)

## روزہ رکھے وہ جنتی ہے

 حضرت سیدنا محمد ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ غزوہ جندِ بکسر میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے محض اللہ غزوہ جندِ بکسر کی رضا کیلئے کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا۔ اور جس نے کسی دن اللہ غزوہ جندِ بکسر کی رضا کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل جنت ہوگا۔ اور جس نے اللہ غزوہ جندِ بکسر کی رضا کیلئے صدقہ کیا اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل جنت ہوگا۔“  
(مسند امام احمد ج ۹ ص ۹۰ حدیث ۲۳۳۸۴)

## سخت گرمی میں روزے کی فضیلت

 حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مگنہ، مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اٹھادیئے گئے تو ہاتھ غیب سے ایک آواز آئی، ”اے سفینے والو! رگوں میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ غزوہ جندِ بکسر نے اپنے ذمہ“







فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ "ایک روایت میں ہے، "کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔"

(الاحسان بتاریف صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۳۴۲۱)



**حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت مالکِ جنت، محبوبِ رَبِّ الْعِزّتِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔" تو (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، "میں روزہ سے ہوں۔ تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا رزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔" پھر فرمایا، اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنتی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔"**

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۸ حدیث ۱۷۴۹)

## روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت



**اُمّ المؤمنین** حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے، سرکارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مہک مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



خود حضرت مصلحِ عالمین (علیہ السلام) نے فرمایا: "جو شخص روزے کی حالت میں نماز پڑھے، روزہ رکھے، زکوٰۃ دے، حج کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے مراد حاصل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر بات کو قبول فرمائے گا۔"

نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مراء اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔

(الفرطوس بحائور الخطاب ج ۳ ص ۴۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

**نیک کام کے دوران موت کی سعادت**  
**بِسْمِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ**! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دوران موت آنا

نہایت ہی اچھی علامت ہے۔ مثلاً با وضو یا دورانِ نماز مَرنا، سفرِ مدینہ کے دوران بلکہ مدینہ منورہ میں روح قبض ہونا، دورانِ حج مکہ مکرمہ، منی، مَزْدَلِہ یا عَرَفَات شریف میں فوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر کے دوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صرف خوش نصیبوں ہی کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا خنیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں: صحابہ کرام علیہم الرضوان اس بات کو پسند کرتے تھے کہ انتقال کسی اچھے کام مثلاً حج، عمرہ، غزوہ (جہاد)، رَمَہان کے روزے وغیرہ کے دوران ہو۔ (جلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۱۲۳ رقم ۴۹۸۵)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلوات اللہ علیہ وسلم) روزِ جمعہ کو ہر مسلمان کو ہر سال کی کم از کم ایک نفل کی دعا ملے گی۔

لچھے کام کے دوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مُقَدَّر والوں ہی کا حصہ ہے۔ اس ضمن میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعتِکاف کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائیے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزم مضبوط کر

لیجئے۔ چنانچہ مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الہند) کے کالوچا چاا امرتسر یا

60 برس) رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عشرے میں شاہی

مسجد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعتِکاف میں مُعتَکِف ہو گئے۔

یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر

عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں شمولیت پہلی ہی بار نصیب ہوئی

تھی۔ اِعتِکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ

اسلامی کے 72 مَدَنی انعامات میں سے پہلی صَف میں نماز پڑھنے

کی ترغیب والے دوسرے مَدَنی انعام کا خوب جذبہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے

پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ ۲ شَوَّالُ الْمَکْرَم یعنی عیدُ الْفِطْرِ کے

دوسرے روز تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّوں بھرا



فرمانِ محکمہ اعلیٰ عدلیہ، جس نے مجھ پر غصہ کیا، اس نے مجھ پر غصہ کیا، اس نے مجھ پر غصہ کیا، اس نے مجھ پر غصہ کیا۔

سفر کیا۔ مدنی قافلہ سے واپسی کے پانچ یا چھ دن کے بعد یعنی ۱۱ شوال ۱۴۲۵ھ (2004) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں پہلی صف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا۔ لہذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وضو کر کے ہوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلمہ شریف اور دُرود پاک پڑھتے ہوئے اُن کی روح نفسِ غصّری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا رَاجِعُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجماعی اعکاف کی برکت سے مدنی انعامات کے دوسرے مدنی انعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو انتقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اٹھا کر مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخری وقت کلمہ و دُرود نصیب ہو گیا۔ سُبْحَنَ اللّٰہ! اور جس کو مرتے وقت کلمہ شریف نصیب ہو جائے اُس کا قَبْر و حَشْر میں بیڑا پار ہے۔ پُناچہ بھی رحمت، شفیع اُمّت، مالِکِ جنت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ داخلِ جنت ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۱۳۲ حلیہ ۲۱۱۶) مزید دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سنئے: پُناچہ انتقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا



نورِ مبین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر بات پر عمل کرنا اور ہر نفل کو ترک نہ کرنا۔

سفید لباس میں ملبوس سر پر بنز بنز عمامہ شریف کا تاج سجائے مسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موتِ نفل خدا سے ہوا ایمان پر مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام

رَبِّ کی رحمت سے پاؤ گے جُست میں گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## عاشوراء کے روزہ کے فضائل

”یا شہیدِ کربلا ہو دور ہر رنج و بلا“ کے پچیس خُرووف

کسی نسبتِ عاشوراء کی 25 خُصوصیات

(۱) 10 محرم الحرام عاشوراء کے روز حضرت سیدنا آدم صَفِیُّ اللہ

عَلٰی نَبِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام کی توبہ قبول کی گئی (۲) اسی دن انہیں پیدا کیا گیا (۳)

اسی دن انہیں جُست میں داخل کیا گیا (۴) اسی دن عرش (۵) گُرسی (۶) آسمان

(۷) زمین (۸) سورج (۹) چاند (۱۰) ستارے اور (۱۱) جُست پیدا کئے گئے (۱۲)

اسی دن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام پیدا ہوئے

(۱۳) اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی (۱۴) اسی دن حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ

عَلٰی نَبِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام اور آپ کی اُمت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر روز کو ایک نفل ہے جو لوگوں میں وہ کوئی نفل نہیں ہے۔

غرق ہوا (۱۵) اسی دن حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے (۱۶) اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا (۱۷) اسی دن حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کو وہ جو دی پر ٹھہری (۱۸) اسی دن حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مملکِ عظیم عطا کیا گیا (۱۹) اسی دن حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے (۲۰) اسی دن حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹائی کا ضعف دور ہوا (۲۱) اسی دن حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گہرے کنویں سے نکالے گئے (۲۲) اسی دن حضرت سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکلیف رفع کی گئی (۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور (۲۴) اسی دن کاروزہ اُمتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کاروزہ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا (مکاشفۃ القلوب ص ۳۱۱، بستان الواعظین للجوزی ص ۲۲۸) (۲۵) امامِ الہمام، امامِ عالِمِ مقام، امامِ عرشِ مقام، امامِ تحفہ کام سیدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجمعِ شہزادگان و رفقاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اسی عاشوراء کے روزِ دُشْتِ کر بلا میں انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



خودمان معطل کرنا (اصل طہارۃ الیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو گا وہ اس نے جو روزہ رکھا ہے اس کا ثواب لے لے گا۔

## ”یا حُسَین“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الْحَرَامِ اور عَاشُورَا کے روزوں کے 6 فضائل

حضرت سیدنا ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پورا اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”رَمَہَان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرَض کے بعد افضل نماز صَلَوةُ اللَّیْلِ (یعنی رات کے نوافل) ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۸۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طیبیوں کے طیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔

(مکبرانی فی الصغیر ج ۲ ص ۸۷ حدیث ۱۵۸۰)

## یومِ موسیٰ علیہ السلام

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، ”رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ زَاہِدًا اللہ شَرَفًاو تَعَبُّیْمَا میں تشریف لائے، یہود کو عَاشُورَا کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ غرض کی، یہ





حضرت امام حسینؑ (علیہ السلام) نے فرمایا: ایک روزہ پاک چار ماہِ تہیٰ اس پر ہمہ مشتمل سمجھا ہے۔

عظمت والا دن ہے کہ ایمیں **موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام** اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: **موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)** کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۶ حدیث ۲۰۰۴)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز **اللہ** عزوجل کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا درست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عظمیٰ کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قرآنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:-

**وَذَكِّرْهُمْ بِأَيِّهِمَ اللَّهُ** ترجمہ کنز الایمان: اور انھیں اللہ کے (ب ۱۳ ابراہیم ۵) دن یاد دلا۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ **أَيِّهِمَ اللَّهُ** سے وہ دن مراد ہیں جن میں **اللہ** عزوجل نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و





قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رضا و رغبت کے ساتھ گزارا گیا۔

سَلَوٰی اتارنے کا دن، حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔“ (مُلَحَّصاً عَزَائِنُ الْعِزَّةِ ص ۴۰۹)

**عیدِ میلاد النبی**  
**اور دعوتِ اسلامی**  
مُثَمِّنَ مِثْمَیْ اِسْلَامِی بھائیو! ہم مسلمانوں کیلئے  
مُطْلَاطِ مَدِیْنَةِ مَنَوْرَہ ، شَہَنشَاہِ مَکَّہِ مَکْرَمَہ  
صَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یومِ ولادت سے

بڑھکر کون سا دن ”یومِ انعام“ ہوگا؟ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اسی وجہ سے پھر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: **فِیْہِ وُلْدَتٌ** یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار ممالک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الثور شریف کی ۱۲ویں شب کو عظیم الشان اجتماع میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور بالخصوص میرے حُسنِ ظن کے مطابق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا اجتماع میلاد باب



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ تعالیٰ علیہ السلام اور ان کے صحابہ کرام نے روزہ رکھا اور جنت کا راستہ کھول دیا۔

المدینہ کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔ اور عید کے روز مرحبا یا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دُھو میں مچاتے ہوئے بے شمار جلوس میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلاد النبی تو عید کی بھی عید ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
پا لیتیں ہے عیدِ عید ایں عیدِ میلاد النبی

### عاشوراء کا روزہ

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”میں نے سلطانِ دُوجہان، شہنشاہِ کون و مکان، رُحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رَمَعْمَان کا مہینہ۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

### یہودیوں کی مخالفت کرو

نہی رُحمت، شفیعِ اُمت، شہنشاہِ بَنُو ت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ ایک روزہ پاک چھ مہینوں میں سے کسی بھی روزہ ہے۔

عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نوں یا گیارہویں مُحَرَّم الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ و مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

مفتی شہیر حکیم الأئمہ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، مُحَرَّم کی نوں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچوں کیلئے دسویں مُحَرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ غزوہ جمل سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھجور اچھا کر حضرت شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مجرب (یعنی موثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ۱۰ مُحَرَّم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ غزوہ جمل بیمار یوں سے آمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آپ ﷺ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۱۲۱ کوئٹہ، اسلامی زندگی ص ۹۳) سرور کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یوم عاشوراء اشد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی

ساراسال آنکھیں نہ دھوئیں نہ بیمار ہو



طریمان جھکائیے! یہ سارے قتال میں اس علم کی اس غم کی یہی سرچیز ہے، ایک بڑے معاملے قتال میں یہ جو کچھ سب کو ملتا ہے۔

آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**رَجَبُ الْبَرِّ کے روزے** | **مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل**  
 کے نزدیک چار مہینے خصوصیت کے ساتھ

حرمت والے ہیں۔ چنانچہ سورۃ التوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ کنز الایمان: بے شک  
(مترجم)

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک پارہ مہینے ہیں

اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے

آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار

محرمات والے ہیں، یہ سیدہ عادیہ ہیں تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا کہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عز و جل) ریاض کاروں

کے لئے

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ

اثنًا عشر شهراً في كتب الله

يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّيرُ

الْقِيَمُ فَلَا تَطْمُؤُا فِيهِمْ اَلْفُسُكُ

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا

نَقَاتُكَ كُفَّكَ وَأَعْلَمُ أَنَّ

①(3.4.3) 3.4.3

(پ ۱۰ الشوبہ ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیت مَآرکہ میں قمری مہینوں کا ذکر ہے

جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، ان کا ہم شرع کی پنا بھی قمری مہینوں پر ہے۔ مثلاً



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ جَاءَ يَوْمَئِذٍ بِصَوْمٍ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ لَبًّا فَهِيَ لَهُ بِأَنْفُسِهِمْ أَمْ تُرِيدُ أَنْ تُهْلِكَ سَيِّئًا" (مَنْ جَاءَ يَوْمَئِذٍ بِصَوْمٍ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ لَبًّا فَهِيَ لَهُ بِأَنْفُسِهِمْ أَمْ تُرِيدُ أَنْ تُهْلِكَ سَيِّئًا)۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے روزے، زکوٰۃ، مناسکِ حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مثلاً عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، عیدِ الفطر، عیدِ الاضحی، شبِ میراج، شبِ برأت، گیارہویں شریف، اعراسِ بزرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الثَّانی وغیرہ بھی قمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ افسوس! آجکل جہاں مسلمان بے شمار ستوں سے دور جا پڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل نا آشنا ہوتا جا رہا ہے۔ غالباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سوال کیا جائے کہ ”بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟“ تو شاید بمشکل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے۔ آیتِ گوشتہ کے تحت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ العالی خزانۃ العرفان میں فرماتے ہیں: (پچارِ حرمت والے مہینوں سے مراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذوالقعدہ، ذوالحجہ، مُحَرَّم اور ایک جُدا وَجَب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔

(خزانۃ العرفان ص ۳۰۹)

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ایمان افروز حکایت

ایک شخص مدت سے کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کوہِ رجب تکہ روزہ رکھا وہ ہر ماہ کا چاند سے قیامت کے دن میری شفاعت لے گا۔

پالیا۔ لوگوں کی ہچکل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے کہا، رَجَب کا۔ یہ شخص حالانکہ کافر تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور زنا سے باز رہا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حَلَم ہوا کہ ہمارے فلاں بندے کی ملاقات کو جاؤ۔ آپ تشریف لے گئے اور اللہ عز و جل کا حَلَم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ مُسنتے ہی اُس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

(انیس الواعظین ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے رَجَب کی بہاریں!**

رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تعظیم کر کے ایک کافر کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔ توجو مسلمان ہو کر رَجَبُ الْمُرَجَّب کا احترام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا انعام ملیں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب احترام کیا کریں۔ قرآنِ پاک میں بھی حرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔

تَوْرَانِعِر فَاَنْ "میں قَدْ لَا تَظْلَمُوْا فِیْہِنَّ اَنْفُسُکُمْ" (ترجمہ کنز الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے۔ "یعنی خصوصیت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ





خیر مان مصنف: (علی بن ابی طالب) محمد روزہ پاک کی کثرت کرنا بہت چہارے کے عبادت ہے۔

کر دو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

(نور العرفان ص ۳۰۶)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

## دُوسال کا ثواب

ہے کہ غنیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار، دُوعالم

کے مالک و مختار بآذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے:

”جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمُعرات، جُمُعہ اور ہفتہ

کا روزہ رکھا اسکے لئے دُوسال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔“

(مُصَنِّعُ الزَّوَالِد ج ۳ ص ۴۳۸ حدیث ۵۱۵۱)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد

## رَجَب کی بہاریں

غَزَّالِی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں

فرماتے ہیں: ”رَجَب“ دَرِ اَصْلِ تَرْجِیب سے مُسْتَق (یعنی نکلا) ہے اس کے معنی

ہیں، ”تعظیم کرنا۔“ اس کو الْأَصْب (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اس لئے کہ

اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحْمَت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت

کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اے الْأَصْم (یعنی خوب بہرا)



قرآن مجید (۱) میں تین حرف ہیں جن سے تمام کلمات بن گئے ہیں۔ یہ تین حرف ہیں: ر، ج، ب۔ یہ تین حرفوں سے تمام کلمات بن گئے ہیں۔

بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ اسے رَجَب بھی کہا جاتا ہے کہ جست کی ایک نثر کا نام ”رَجَب“ ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، ٹھہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس نثر سے دعی پئے گا جو رَجَب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔

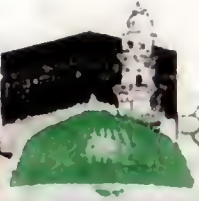
(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۰۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غُنیۃ الطَّالِبِین میں ہے کہ اس ماہ کو ”مَہِیْمٌ رَحْمٌ“ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں شیطانوں کو رَحْم یعنی سنگ سار کیا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو ایذا نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَم (یعنی خوب بُرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازل ہونے کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ آسموں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنیۃ الطَّالِبِین ص ۲۲۹)

**رَجَب کے تین حُرُوف** رَجَبُ اللہ عزوجل! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبِ الْمَرْجَب کی بہاروں کی

تو کیا بات ہے! ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں ہے، بزرگانِ دین رَجَبُہُمْ اللہ اَلْمُبِین فرماتے ہیں، ”رَجَب“ میں تین حُرُوف ہیں۔ ر، ج، ب، ”ر“ سے مُرَاد رَحْمَتِ اِلٰہی عزوجل، ”ج“ سے مُرَاد بندے کا جُرم، ”ب“ سے مُرَاد بَرّ یعنی احسان و بھلائی۔ گویا اللہ عزوجل فرماتا ہے، میرے بندے کے جُرم کو میری رحمت اور بھلائی کے





فروغِ مہینہ! : علی مرتضیٰ علیہ السلامؑ کو کثرتِ عذرا پاک پر یہ نکتہ دیکھ کر آرزو ہو گیا کہ ہمارے گناہوں کیلئے عذرت ہے۔

درمیان کر دو۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۰۱)

عِشیاں سے کبھی ہم نے گنہگار نہ کیا  
پر تُو نے دل آرزوہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز  
لیکن تری رَحمت نے گوارا نہ کیا

**بیج بونے کا مہینہ** حضرت سیدنا علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرْجَبِ بیج بونے کا،

شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ آبپاشی کا اور رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لہذا جو رَجَبُ الْمُرْجَبِ میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ میں آنسوؤں سے سیراب نہیں کرتا وہ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ میں فصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرْجَبِ دُخْم کو، شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ دل کو اور رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْمَةُ الْمَحَالِسِ ج ۱ ص ۱۵۵)

**جوساری زندگی نہ سیکھ سکا وہ دن دن میں سیکھ لیا** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرْجَبِ میں عبادت اور روزوں کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مربوط

رہئے۔ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنئے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے کئے جانے والے اجتماعی اِعْتِکَافِ میں حصّہ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آپ کی زندگی میں مَدَنی انقلاب آجائیگا۔ تَرْغِیْباً ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے







فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزہ شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**پانچ بابرکت راتیں** حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ عظیم ہے، ”پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ رجب کی پہلی رات ﴿۲﴾ پندرہ شعبان ﴿۳﴾ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات ﴿۴﴾ عید الفطر کی رات ﴿۵﴾ عید الاضحیٰ کی رات۔“

(الحامع الصغیر ص ۲۴۱ حدیث ۳۹۵۲)

حضرت سیدنا خالد بن معدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنت فرمائے گا ﴿۱﴾ رجب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اسکے دن میں روزہ رکھے ﴿۲، ۳﴾ عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے) ﴿۴﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے ﴿۵﴾ اور شبِ عاشوراء (یعنی محرم الحرام کی دسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۲۳۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)





نور علی مصطفیٰ ﷺ، صاحبِ قوسین، نانا کے خُشنین، مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کفارہ۔

**پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفارہ**  
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونین، نبی الحزمین، سید الثقلین،

امام القبلتین، صاحبِ قوسین، نانا کے خُشنین، مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے، ”وَجَبَّكَ“ پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔“ (اللمع الصغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱)

**ایک جنتی نہر کا نام رَجَب ہے**  
حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک نہر ہے جسے ”رَجَب“ کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عزوجل اسے اس نہر سے سیراب کرے گا۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰)

**نورانی پہاڑ**  
ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا گزرا ایک جگہ گاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔

آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خدواندی عزوجل میں عرض کی، **یا اللہ** عزوجل! اس



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ میرے لئے ایک صدقہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کی تمام گناہوں کو بخشتا ہے۔

پہاڑ کو قوتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوح اللہ! (علیٰ نَبینَا وَ عَلَیہِ الصَّلَاةُ  
(وَالسَّلَام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، ”میرے اندر ایک  
آدمی رہتا ہے۔“ سَیِّدُ نَاعِیْسِی رُوحُ اللہ عَلَی نَبِینَا وَ عَلَیہِ الصَّلَاةُ (وَالسَّلَام) نے بارگاہِ  
الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو مجھ پر ظاہر فرمادے۔ یکا یک پہاڑ  
شق ہو گیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے ایک بڑا بزرگ برآمد ہوئے۔ انہوں  
نے عرض کی، ”میں حضرت سَیِّدُ نَاعِیْسِی کَلِیْمُ اللہ (علیٰ نَبِینَا وَ عَلَیہِ الصَّلَاةُ (وَالسَّلَام) کا اُمتی  
ہوں میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے یہ دعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب،  
نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَعْثَتِ مَبَارَکَہ تک زندہ رکھے تاکہ میں  
اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمتی بننے کا شرف بھی حاصل کروں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوں۔“  
حضرت سَیِّدُ نَاعِیْسِی رُوحُ اللہ عَلَی نَبِینَا وَ عَلَیہِ الصَّلَاةُ (وَالسَّلَام) نے بارگاہِ خداوندی  
میں عرض کی **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا روئے زمین پر کوئی بندہ اس شخص سے بڑھ کر بھی  
تیرے یہاں مُکَرَّم ہے؟ ارشاد ہوا، اے عِیْسِی (علیہ السلام)! اُمّتِ مَہْمَدِی میں  
سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اس  
سے بھی زیادہ مُکَرَّم ہے (تَرْغِیۃُ الْمُحَاسِنِ ج ۱ ص ۱۰۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی  
اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



خبر جلیل: اسلام آباد میں نے آج پروردگار کے روزہ روزہ کا روزہ رکھا جس کے روزہ رکھنے کے فضائل ہیں۔

**ایک روزے کی فضیلت**  
تحقیق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الثوی نقل کرتے ہیں کہ

سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رَجَبِ حُرْمَتِ** والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص **رَجَب** میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن اس بندے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں، ”اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔“  
(مَنْكِتُ بِالسُّنَّةِ ص ۳۴۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صرف

بھوک پیاس نہیں، تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ

**بہشتی نوح میں رَجَب کے روزے کی بہار**



حضرت جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں روزہ رکھتا ہوں مگر مجھے روزہ رکھنے کی کوئی بات نہیں آتی۔

ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عزوجل سے جو کچھ مانگے گا اللہ عزوجل اُسے عطا فرمائے گا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے پس تُو از سر نو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ عزوجل اُسے زیادہ دے۔ اور رَجَب میں تُو ح (غلبہ الصلوة والسلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس محرم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱)

**جنتی محل** حضرت سیدنا ابوقلہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک محل ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲)

**پریشانی دور کرنے کی فضیلت** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”جو ماہِ رَجَب میں

کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جنت میں ایک ایسا محل عطا





ترجمانِ مصطفیٰ (مجلد اول) باب اول: احکام روزوں کے بارے میں جو صحیح روایتوں سے منقول ہیں۔

فرمائے گا جو حدِ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم رَجَب کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا ہزار  
کراستوں کے ساتھ اکرام فرمائے گا۔  
(غنیۃ الطالبین ص ۲۳۴)

۲۷ ویں رَجَبُ الْمُرجَّب کی عظمتوں کے  
سوبر کے روز کا ثواب

کیا کہنے! اسی تاریخ کو ہمارے پیارے  
پیارے، شیشے شیشے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور اسی تاریخ  
کو معراج کا عظیم الشان معجزہ رونما ہوا۔ چنانچہ ۲۷ ویں رَجَب شریف کے  
روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی سے مروی ہے  
کہ: سرکارِ نامدار، دُعا عالم کے مالک و مختار شہنشاہ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ  
رات نوافل میں گزارے، یہ سو برس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ ویں  
رَجَب ہے۔ اسی تاریخ کو اللہ عزوجل نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو  
مبعوث فرمایا۔  
(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۷۳ حدیث ۳۸۱۱)

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل  
کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور  
وہ رَجَب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس  
ایک سی سو سال کی  
نیکیوں کے برابر

میں بارہ رُکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رُکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی ایک



شرعیانِ معصمہ (اصل بخاری علیہ السلام) جس کے پاس میرا کرہاں آئے، انھوں نے ایک روز پاکست چھا متفق ہو کر کہتے ہو گئے۔

سُورۃ اور ہر دو رکعت پر التَّحِيَّات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: **سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ**، استغفار سو بار، دُرد شریف سو بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعاء مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے سوائے اُس دُعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۷۴ حدیث ۳۸۱۲)

میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیمِ البرکت، عظیمِ المرحبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، حُجَّةِ دین و ملت، حامیِ سنت، مہجیِ بدعت، عالمِ

**۲۷ دس برس کے گناہوں کا کفارہ**

شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ فوائدِ ہند میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، دُءِ وَقْتُ حِمِّ عَلَی الصَّلَاةِ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ۲۷ رَجَب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دُعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ شریع شدہ ج ۱۰ ص ۶۱۸)

حدیثِ پاک میں ہے: **بُرَّسَاتِمْسُویں**

**60 ماہ کے روزوں کا ثواب**

رَجَب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے





خبر بیان حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایک بار روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ساتھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔

(تقریب الشریعہ ج ۲ ص ۱۶۱ حدیث ۴۱)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزۃ عن العیوب عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

فرمانِ ذیشان ہے: ”رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے تلو سال کے روزہ رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اسی دن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ

عزوجل نے مبعوث فرمایا۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۷۱ حدیث ۳۸۱۱)

دعوتِ اسلامی اور جشنِ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی ستائیسویں شب کو ہمارے بیٹھے بیٹھے ملکی مدنی

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ربُّ العلی کی طرف سے معراج کا معجزہ عطا ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستائیسویں رات مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ جنت و دوزخ کے عجائبات ملاحظہ فرمائے۔





طبرستان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے تمہارے لئے یہ روزے رکھ رکھے ہیں، ان کو چھوڑنے سے تمہاری ہمت نہ ٹوٹے۔

عرش کو اپنی قدم بوسی کا شرف بخشا اور عین بیداری کے عالم میں گھلی آنکھوں سے اپنے پروردگار عزوجل کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر واپس تشریف لے آئے۔ رجب المرجب کی ستائیسویں شب بے حد عظمت والی ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہر سال ستائیسویں شب کو **جشنِ معراجِ الہی** سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سلسلے میں دنیا کے متحد دُمالک میں بے شمار مقامات پر اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے جن سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول فیضاب ہوتے ہیں۔ میرے حسن ظن کے مطابق جشنِ معراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع سالہا سال سے **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل باب المدینہ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ تقریباً ساری رات جاری رہتا ہے۔

خدا کی قدرت سے چاند <sup>نور</sup> حق کے، کر دروں منزل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آئے تھے

**کفن کی واپسی** | بصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اُس کپڑے کا کفن دینا

جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُسَرِّج میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دیا۔ جب وہ قبرستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھرا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص بھی روزہ پاک چھ ماہ بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اٹھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی وصیت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی، ”اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اُس کو اسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیت کی تھی) جو رَحَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔“ (نَزْفَةُ الْمَحَالِس ج ۱ ص ۲۰۸) **اللہ** غَزَوَ جَلَّ عَنِّي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**لاڈ پیارے مجھے**  
**ڈھیٹ بنادیا تھا**

میں نے اسلام بھائیو! رَحَبُ المَرْجَبِ کے روزوں کی مدنی سوچ بنانے، گناہوں کی عادت چھڑانے اور عبادت کی لذت پانے کیلئے

مبلغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے پُٹا نچہ شاہدِ رہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُّ لُبَّاب ہے، میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حدِّ رَحَبِ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے مجھ پر ایک بار زور دیا کہ چھ ماہ قبل اس پر اس شخص سے ہے۔

مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ”لمحے“ میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے محبت اور پیار سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا ”تھرٹما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پکھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں مدنی قافلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والد صاحب کی دشتِ بوسی کی اور امی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی محبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سا ہتھ بے نمازی کو مسلمانوں کو نماز فحشو کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کو نماز فحشو کیلئے اٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

مگر چہ اعمالِ بد، اور افعالِ بد نے ہے رسوا کیا، قافلے میں چلو

کر سفر آؤ گے ہم سدا ہر جاؤ گے مانگو چل کر دعا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جس نے محمدؐ اور عیسیٰؑ کو ایک ہی عطاہِ تعالیٰ اس پر سرِ نبیؐ کا دل لہرا ہے۔

## صُحْبَتِ کے متعلق دو تین روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عَاقِبَتِ رسول کی صُحْبَت نے کس طرح ایک بے نمازی نو جوان کو دوسروں کو نماز کی دعوت دینے

والا بنادیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحْبَت ضرور رنگ لاتی ہے، اچھی صُحْبَت لہتا اور بُری صُحْبَت بُرا بناتی ہے۔ لہذا ہمیشہ عَاقِبَتِ رسول کی صُحْبَت اختیار کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں تین احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں: ﴿۱﴾ لہتا ساتھی وہ ہے کہ

جب تُو خُذْ غُزُوْ جَلْ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بُھو لے تو وہ یاد دلائے (الحامیغ الصغیر للشیوطی ص ۲۴۱ حدیث ۳۹۹۹) ﴿۲﴾ لہتا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ

ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ غُزُوْ جَلْ یاد آ جائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ایضاً ص ۲۴۶ حدیث ۴۰۶۳) ﴿۳﴾ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ اَیْمَن (یعنی امانت دار) ہو کہ اَیْمَن کی برابری کوئی نہیں اور اَیْمَن وہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اور فاجر (یعنی اللہ

رسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے

ہیں۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۷۵ الحدیث ۲۵۵۶۵)





﴿قُرْآنُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: تم جہاں بھی ہو مجھ پر پڑو، دیکھو کہ تمہارا دُور و نزدیک کتنا بچتا ہے۔

**بُری صُحبت کی مُناہِثت** بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے

والوں، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وُعدہ خُلافی کرنے والوں، چوروں، رشوت خوروں، شرابیوں، فاسقوں اور فاجرِ وں نیز بد مذہبوں اور کافروں کی صُحبت میں بیٹھنے سے بچنا چاہئے کہ شرّاً مَنوع ہے اور ایسوں کی صُحبت سے خود گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 237 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں استفسار کیا گیا: زانی اور دُیُوْث (یعنی جو اپنی بیوی یا کسی بھی حرمہ کی بے پردگی پر غیرت نہ کھاتا ہو، حُجّی اُلُوشع منع نہ کرتا ہو) سے کہاں تک اجتراز کرنا چاہئے؟ جواباً ارشاد فرمایا: زانی و دُیُوْث فاسق ہیں، اُن کے پاس اُٹھنے بیٹھنے میل جول سے اجتراز چاہئے۔ یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ 7 سورۃُ الْاِنْعَام کی آیت نمبر 68 تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خُداوندی عَزَّ وَجَلَّ ہوتا ہے:

**وَ اِمَّا يُنَسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ** (پ ۷، الانعام: ۶۸) ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

مُفسّر شہیر حکیم اُلُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بُری صُحبت سے بچنا نہایت ضروری



[illegible]

ہے۔ بُرا یا بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یا ایمان  
برباد کرتا ہے۔ (نور العرقان ص ۲۱۵)

رجب کا واسطہ ہم سب کی مغفرت فرما  
 اَللّٰہی جَبِّ فِرْدَوْسِ مَرَحْمَتِ فرما  
 سَمْعَانَ الْمُعَظَّمِ کے روزے

رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ نبی آدم، شافعِ اُمم علی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شعبان المعظم کے بارے میں فرمان  
مکرم ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان  
المبارک، اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔

(الجامع الصغير حديث ٤٧٧٩ ص ٣٠١)

شُعْبَان کی تجلیات و برکات

لفظِ شعبان میں پانچ حروف ہیں  
 ش، ع، ب، ا، ن۔ ”ش“ سے مراد  
 شرف یعنی بزرگی، ع سے مراد علو یعنی بلندی، ب سے مراد بھلائی و احسان  
 ا سے مراد الفت اور ن سے مراد نور ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو  
 اس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول  
 دیئے جاتے ہیں، برکات کا نزول ہوتا ہے، خطائیں ترک کر دی جاتی ہیں اور



شَرمَانِ مَحْطَمٌ: (سَلِّطَ اللهُ عَلَيْهِ دَابَّ سَنَمٍ) لہجہ پر زور دیا کہ کثرت کر دے تک یہ تہارے لئے تہارت ہے۔

گناہوں کا گنہگارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ سَيِّدُ الْوَرَى جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر زور دیا کہ کثرت کی جاتی ہے، اور یہ بھی بخیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر زور دینے کا مہینہ ہے۔“ (عُنَيْةُ الطَّالِبِينَ ج ۱ ص ۲۴۶)

**صَحَابَةُ كِرَامِ الرِّضْوَانِ كَا جُذْبًا** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ماہِ شَعْبَانَ

الْمُعْظَمِ کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حکام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر ”حَد“ (سزا) قائم کرنا ہوتی اس پر حد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رَمَهَانَ شَرِيف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اِعْتِكَاف میں بیٹھ جاتے۔“

(عُنَيْةُ الطَّالِبِينَ ج ۱ ص ۲۴۶)

**مَوْجُودَةُ مُسْلِمَانِوُنْ كَا جُذْبًا** سُبْحَنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قدر ذوق تھا!

مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے



عزیزِ جان! (میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ صومہ کی عبادت میں حصہ لیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا اجر ملے گا۔)

مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّک اِیام میں ربُّ الْاَکَام عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبَارَک اِیام مُخَوَّصاً ماہِ صِیام (یعنی رَمَہان شریف) میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اُجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بدنصیب لوگ رَمَہانُ الْمُبَارَک میں اپنی اشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ!

اے خاصہٴ خاصانِ رَسُل و عِیسا ہے اُمّت پہ بڑی آ کے عَجَب و عَجَب پڑا ہے  
فریاد ہے اے کشتی اُمّت کے نگہباں بڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سَکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عَظمتِ نشان ہے، ”رَمَہان

تَعْظِیمِ رَمَہانِ کَیلَے  
شَعْبَانَ کے روزے

کے بعد سب سے افضل شَعْبَانَ کے روزے ہیں، تَعْظِیمِ رَمَہانِ کَیلَے۔“

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۳۷۷ حلیہ ۳۸۱۹)

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدۃُ شَیخا عَلیہُ صَدِّیقَہ رَضِیَ اللہ

تعالیٰ عنہا رولت فرماتی ہیں: جُھوِرا کرم، نُورِ مُجَسِّم،

شاہِ بنی آدم، رَسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ

شَعْبَانَ کے اکثر  
روزے رکھنا سُنَّت ہے



فرمانِ مصطفیٰ: اسلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہے، عزاؤں کا کچرہ ہے، غلبہ اور ہزیمت کا پیمانہ ہے، غلبہ اور ہزیمت کا پیمانہ ہے، غلبہ اور ہزیمت کا پیمانہ ہے۔

علیہ والہ وسلم کو میں نے **فحعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوائے چند دن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(ترمذی ج ۲، ص ۱۸۲، حلیہ ۷۳۶)

ہم نے والوں کی افہرک بنائی جاتی ہے

فرماتی ہیں: ”خُصُّوا نَوْرَ شَافِعٍ مَحْشَرٍ، مدینے کے تاجور، بِإِذْنِ رَبِّ الْكَبَرِ غُيُوبِ  
سے باخبر، محبوبِ داؤد و عزوجل، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا  
کرتے تھے۔“ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ”یَا رَسُوْلَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ، صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ  
پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟“ تو شَفِیعِ رُزِہُمَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
نے ارشاد فرمایا: اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے  
یہ پسند ہے کہ میرا وَقْتُ رُخْصَتِ آئے اور میں رُوزہ دار ہوں۔“

(مُسْتَبْلَبِ اِبْرَاهِی ج ۴ ص ۲۷۷ حدیث ۴۸۹۰)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے مروی کہ انہوں نے حضرت سیدنا  
 طاہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ  
 عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص روزے رکھے اس کی عمر دو گنا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شعبان الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَعَان سے ملا دیتے۔  
(ابو داؤد ج ۲ ص ۴۷۶ حلیہ ۲۴۳۱)

**لوگ شعبان کی اہمیت غافل ہیں**  
حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص روزے رکھے اس کی عمر دو گنا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

**یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **فَعْبَان** کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بھی مہینے میں اس طرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: ”رَحْب اور رَمَعَان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اعمال اللہ ربُّ الْعَالَمِین (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔“ (سنن نسائی ج ۴ ص ۲۰۰)

**طاہت کے مطابق عمل کیجئے**  
اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا عائشہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتی ہیں: رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پورے فَعْبَان کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتانہ جاؤ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ





**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نذر و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(نفل) نماز وہ ہے کہ جس پر بھیجگی اختیار کی جائے اگرچہ کم ہو۔ تو پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو اس پر بھیجگی اختیار فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:  
مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ شَعْبَانُ الْمُعْظَم کے روزوں سے مراد اکثر شَعْبَانُ الْمُعْظَم کے روزے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۲۰۳) اگر کوئی پورے شَعْبَانُ الْمُعْظَم کے روزے رکھنا چاہے تو اس کو ممانعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عز و جلّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعْظَم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے مل جاتے ہیں۔ آپ بھی روزوں اور سنتوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔  
ترغیب کے لئے ایک مشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پُنا خچہ

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر  
بِإِلْتِصَافٍ بِشِئْنِهَا هَوْنٌ: افسوس! میری پچھلی  
زندگی سخت گناہوں میں گوری، میں پتنگ بازی کا

**میں پتنگ بازی کا  
کاشوقین تھا**



طریقہٴ حنفیہ: "مذہبِ حنفیہ میں شریعتِ محمدیہ پر عمل کرنا اور اللہ کی رضا و رغبت کے لیے اس کی تعمیل کرنا اور اللہ کی رضا و رغبت کے لیے اس کی تعمیل کرنا۔"

**شوقین تھانیز** وڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے معاملے میں ٹانگ اڑانا، خواجواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشش** پر میں **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** کے آخری عشرے میں علاقے کی مسجد میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور خوب سکون ملا۔ میں نے مزید دو سال **إِعْتِكَاف** کی سعادت حاصل کی۔ ایک بار ہماری مسجد کے مُؤَدِّن صاحب **انفرادی کوشش** کر کے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں لے آئے۔ ایک مبلغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور تسکتھی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُثَنّت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلغ کے چہرے کی کشش اور نورانیت نے میرا دل موہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں آ گیا اور اب دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابِ المدینہ) ہی میں **إِعْتِكَاف** کرتا ہوں۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میں نے ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر تہ روزہ (مہینہ) میں روزہ رکھو، ہر سال ایک مرتبہ تمام روزوں کے پکار لو۔

عز وجل

مست ہر دم رہوں میں دیدے الفت کا جام یا اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
بیک دیدے غم عینہ کی بھر شاہ انام یا اللہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِذَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

**رمضان کے بعد کونسا**  
**مہینہ افضل ہے؟**  
حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب  
پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

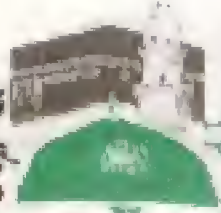
بے کس پناہ میں عرض کی گئی کہ رمہمان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا:  
”تعظیمِ رمہمان کیلئے فہعبان کا۔“ پھر عرض کی گئی، کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا:  
رمہمان کے ماہ میں صدقہ کرنا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۴۵ حدیث ۶۶۳)

**پندرہویں شب میں تجلی**  
اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، تاجدار

رسالت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ  
عزوجل فہعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے۔ استغفار (یعنی توبہ) کرنے  
والوں کو بخش دیتا اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی  
پر چھوڑ دیتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۲۸۲ حدیث ۴۸۲۵)

**عداوت والے کی شامت**  
حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق: "مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ، كَسَبَ لِنَفْسِهِ مِائَةَ حَسَنَةٍ"۔

سے روایت ہے، سلطانِ مدینہ منورہ، شہنشاہِ مکتہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، "شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ عز و جل تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو (نہیں بخشا)۔ (صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶)

**بھٹے میٹھے اسلامی بھائیو!** جن دو مسلمانوں میں کوئی دشمنی عداوت ہو تو انہیں چاہئے کہ شبِ براءت آنے سے پہلے پہلے معافی تلافی کر لیں تاکہ مغفرتِ الہی عز و جل انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادیث مبارکہ کی بنا پر محمدؐ تعالیٰ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ طریقہ مقرر فرمایا تھا کہ 14 شعبان المعظم کورات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملے اور ایک دوسرے سے قصورِ معاف کرواتے تھے۔ مدنی التجاء ہے کہ ہر جگہ اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں اور اسلامی بھینس بھی فون وغیرہ کے ذریعے آپس میں معافی تلافی کر لیں۔

**پیارا اماں! سنتِ** شبِ براءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزت

عز و جل میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عز و جل عطفیلِ حضورِ نور، شافعِ یومِ النشور، علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب (گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چندان میں وہ دو



غور جان **حیدر علی**! (میں جیسا کہ میں نے) مجھ پروردگار محمد (ص) و آلہ (ع) و اہل بیت (ع) پر حاکم کے دو سو سال کے گناہ عافیت کے۔

مسلمان جو بائیم دنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر دیں یا معاف کرالیں کہ پاؤں تَعَالٰی کُھُوق العِبَاد سے صَحَافِ اَعْمَال (یعنی اَعْمَالِ) خالی ہو کر بارگاہِ عِزّت عَزَّوَجَلَّ میں پیش ہوں۔ کُھُوقِ مَوْلٰی تَعَالٰی کے لئے توبہ صادقہ کافی ہے۔

الْغَایِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں پاؤں تَعَالٰی ضرور اس شب میں اُمیدِ مَغْفِرَتِ تامہ (تام۔ مہ) ہے بشرطِ صِحّتِ عقیدہ۔ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ۔ یہ سنتِ مَصَالِحِ اِخْوَان (یعنی بھائیوں میں صلح کرانا) وَمُعَانِی کُھُوقِ تَعَالٰی یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجْرَاء کر کے مَن سُنَّ فِی الْاِسْلَام سُنَّةٌ حَسَنَةٌ فَلَهُ اَجْرُهَا وَاجْرُ مِنْ عَمَلٍ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مُصَدِّق۔ اور اس فقیر کیلئے عَفْو و عَافِیَّتِ دَارِیْن کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبَان دیکھی جاتی ہے نہ نِفَاق پسند ہے۔ صلح و مُعَانِی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسَّلَام۔

فقیر احمد رضا قادری از بریلی



خود میں مصکفہ، (مسئلہ تعالیٰ علیہ السلام) اس شخص کی ایک ناک اور ہوش کے پاس پیدا کر جو اس روزہ چڑا اور پاکستہ رہے۔

**شَبَّاتِ مِیْنِ مَحْرُومِیْنِ وَالْاَفْرَادِ** سیدہ محبت عارثہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، خُصُور سراپا ثور، فیض

گنجلور، شاہ غوثی رضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جھیریل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شُعْبَان کی پندرہویں رات ہے اُس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کُلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (تکبر کے ساتھ فتنوں سے نیچے) کپڑا دکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔

(شُعْبُ الْأَیْمَان ج ۳ ص ۳۸۲ حدیث ۳۸۳۷)

**حضرت سیدنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اُس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔**

(مُسْتَدْرَکُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۲ ص ۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳)

**سُبْحِیْ مَغْفِرَتِ سَوَائِیْ** حضرت سیدنا کثیر بن مؤثر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سراپا

رحمت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّتْ غَزُوْجُلُ وُصَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ غَزُوْجُلُ شُعْبَان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور

عداوت والے کے۔ (الْمُنْتَخَرَاتُ رَافِع ج ۳ ص ۳۷۶ حدیث ۷۶۹)



نفل روزوں کے فضائل: روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار چیزیں عطا فرمائی جاتی ہیں: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ۲۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۳۔ اللہ تعالیٰ کی عافیت ۴۔ اللہ تعالیٰ کی عزت۔

## شبِ براءت میں جو چاہو مانگو!

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات،  
علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
الکبریٰ سے روایت ہے، ”نہی پاک، صاحب

نواک، سیاحِ افلاک سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب شعبان کی  
پندرہویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو  
کہ ربّ نبارک و تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے،  
ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی  
طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت  
بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طلوعِ فجر تک فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

## حضرت داؤد کی دعا

امیر المؤمنین حضرت مولائے  
کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم شعبان المعظم کی پندرہویں رات اکثر باہر تشریف  
لاتے۔ ایک بار اسی طرح شبِ براءت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی  
طرف نظر اٹھا کر فرمایا، ”ایک مرتبہ اللہ عزوجل نے نبی حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ  
الصلوة والسلام نے شعبان کی پندرہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا،



فرمانِ معصوم (علیہ السلام) جس کے پاس ہر روز ایک سو نوادیں آئیں، وہ ہر روز ایک سو نوادیں سے زیادہ عافیت حاصل کرتا ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے **اللہ** عزوجل سے جو دعا مانگی  
اُسکی دعا **اللہ** عزوجل نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی **اللہ** عزوجل  
نے اُسکی مغفرت فرمادی بشرطیکہ دعا کرنے والا غشّار (ظلماً ٹیکس لینے والا)،  
جادوگر، کاہن، ٹھوٹی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے پُغلی کھانے  
والا، گویا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: **اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوُدَ**  
**اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اَوْ اسْتَغْفَرَكَ فِيْهَا**  
یعنی اے **اللہ** عزوجل! اے داؤد (علیہ السلام) کے رب عزوجل جو کوئی اس  
رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اُس کو بخش دے۔“

(مشائخ بالسنۃ ص ۳۵۱)

**شبِ بَرَاءَت کی تعظیم** شامی تاربعین علیہم الرضوان شبِ بَرَاءَت کی  
بہت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب

عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض علماء  
شام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام نے فرمایا، شبِ بَرَاءَت میں مسجد کے اندراجتماعی عبادت کرنا  
مُسْتَحَب ہے حضرت سید انا خالد و لیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تاربعین کرام علیہم الرضوان اس  
رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زیبِ سن فرماتے، سُر مہ اور خوشبو لگاتے، مسجد

(لائف العارف ص ۲۶۳)

میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔



خبر منہ مسئلہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زہر پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**بھلائیوں کی راتیں** اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدہ شہنا عارثہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

میں نے نبی کریم، رُفُوقٌ رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عزوجل (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے ﴿۱﴾ بقر عید کی رات ﴿۲﴾ عید الفطر کی رات ﴿۳﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رزق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ﴿۴﴾ غَزَنہ (نوذوالحجہ) کی رات۔ اذان (نجر) تک۔ (الدر المنثور ج ۷ ص ۱۰۲)

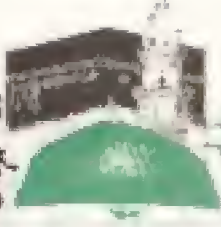
**دو گھانا مردوں کی فہرست میں** سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مِعْطَرِ پِیْنِہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنْقَطِع ہوتی ہیں حتیٰ کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۹۲ حلیہ ۴۲۷۷۳)

**مکان بنانے والا مردوں کی فہرست میں** حضرت سیدنا امام ابن ابی الدُّنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت

سیدنا عطاء بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نصف شعبان کی





حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محمدیوں کو ہر سال ۱۰۰ نفل روزوں کا عہدہ عطا کیا ہے کہ ان میں سے کسی ایک روز کو

رات (یعنی شبِ براءت) آتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ (ص۔ جی۔ ڈ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اس صحیفہ کو پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوگا۔

(الدرالمشور ج ۷ ص ۴۰۲)

**سائیکہ کے معاملات کی تقسیم** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”ایک آدمی لوگوں کے درمیان

چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مردوں میں اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پارہ ۵ سورۃ اللہ عن کی آیت نمبر ۳ اور ۴ تلاوت کی **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ ذُكْرٍ إِنْ أَنْتَ إِلَّا كُنْتَ مُذْنِبٌ**

**فِيهَا يَفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ** (ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے بڑکت والی رات

میں اتارا، بے شک ہم ڈرنے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔) پھر فرمایا: ”اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے معاملات کی تقسیم کی جاتی ہے۔“

(تفسیر طبری ج ۱ ص ۱۳۳) **مفسر شہیر حکیم الامت** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ

مذکورہ آیات مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس رات سے مراد یاشپ قدر ہے ستائیسویں رات یاشپ معراج یاشپ براءت **چندھوئیں شعبان**، اس رات میں پورا قرآن اویح محفوظ سے

دنیاوی آسمان کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے تیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حصہ رسولی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اترا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اترا وہ مبارک ہے تو جس رات میں صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے اس





**فرمانِ مصطفیٰ:** (اسی طرح اسی طرح) جو شخص جمعہ روزہ پاک پر صوم کیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

رات میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت، غرض تمام اترپڑی اُمور کو محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اُس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت علیہ السلام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔ (نورِ اعراف ص ۷۶)

**نازک فیصلہ!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعْظَم کی 15 ویں رات کتنی نازک ہے! نہ جانے قسمت میں

کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ پچانچہ ”غُنِيَةُ الطَّالِبِينَ“ میں ہے: ”یہت سے لوگوں کے گفَن دُھل کر تیار ہوتے ہیں مگر گفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدِّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قبریں گھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دفن ہونے والے خوشیوں میں مُست ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہلاکت کا وقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالک مکان کی موت کا وقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔“ (مُنْهَيَةُ الطَّالِبِينَ ج ۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بے خبر نہیں سامانِ سواریں کا بیل کی خبر نہیں

**قابلِ توجہ!** شبِ بَدَاعَات میں اَعْمَال اُٹھائے جاتے ہیں لہذا ممکن ہو تو چودھویں شَعْبَانِ الْمُعْظَم کو بھی روزہ رکھ لیا

جائے اور اس دن غُصْر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نقلی اِعتِکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہر ایک روز ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھی، اس پر اس کا حق ہے۔

تاکہ اعمال اٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے کلمات میں روزہ، مسجد کی حاضری اور اعتکاف وغیرہ لکھا جائے اور شبِ براءت کا آغاز مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں ہو۔

**مغرب کے بعد چھ نوافل** مغرب کے فرض و سنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت خصوصی نوافل ادا کرنا

معمولاتِ اولیائے کرام رزقہم اللہ تعالیٰ سے ہے۔ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ ادا کر کے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: **یا اللہ** غُذُخِلْ اِن دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازی عمر یا بخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے: **یا اللہ** غُذُخِلْ اِن دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے: **یا اللہ** غُذُخِلْ اِن دو رکعتوں کی برکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رکعت کے بعد کیس بار **قل ھو اللہ** یا ایک بار سورۃ یاسین پڑھے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یا سین شریف بلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سنیں، اس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یا سین شریف نہ پڑھے۔ **اِنْ شَاءَ اللہ** غُذُخِلْ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یا سین شریف کے بعد دعائے



ہرمذی معصومہ! لا تعجل علیہ علمہ جس نے مجھ پر اس حدیث کو روکا کہ یہ ماحول خالی ہے اس پر اس حدیث میں ذکر ہے۔

نصف شعبان بھی پڑھے:

## دُعائے نصف شعبان المعظم

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ ط ظَهَرَ اللَّاحِظِينَ ط

وَجَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ ط وَاَمَانُ الْخَائِفِينَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ

كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اَمْرِ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا

اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلٰى فِى الرِّزْقِ فَاَمْحُ اَللّٰهُمَّ

بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارِيْ رُبِّيْ ط

وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اَمْرِ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْرُوْقًا مُّوَفَّقًا

لِلْخَيْرَاتِ ط فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتٰبِكَ

الْمُنَزَّلِ ط عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ﴿يَسْحُوْا اللّٰهُ

مَا يَشَآءُ وَيُثَبِّتُ﴾ وَعِنْدَكَ اَمْرُ الْكِتٰبِ ﴿اَلِهٰى

بِالشَّجَلِ الْاَعْظَمِ ط فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ

الْمُبَكَّرِ ط اَلَّتِيْ يُفَرِّقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيُبْرِئُ اَنْ

تَكْسِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبُلُوْءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط

وَاَنْتَ بِهِ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ

تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ط

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو مجھ پر نذر و برسم کہ تمہارا نذر و برسم کب پہنچتا ہے۔

ترجمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی

شان و شوکت والے! اے فضل و انعام والے! تیرے ہوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مدد

گار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے

یہاں اُمُّ الْکِتَاب (لوح محفوظ) میں مجھے شقی (بد بخت)، محروم، دھتکارا ہوا اور رزق میں تنگی

دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بد بختی، محرومی، ذلت اور رزق کی

تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتَاب میں مجھے خوش بخت، رزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی

توفیق دیا ہوا ثبت (تحریر) فرمادے۔ کہ تو نے ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے

ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ: ”اللہ جو

چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔“ (کنز الایمان پ

۱۳، الرعد: ۳۹) خُذْ اِیَا عَزَّوَجَلَّ اِنِّجَلِّ اعظم کے وسیلے سے جو نصف شعبان المکرم کی رات

میں ہے کہ جس میں بات دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں

اور زنجشوں کو ہم سے دُور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ

جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر

نُزُو و سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔



مذہبِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حج و عمرہ کی عبادت کو اپنا خاص مقام دیا ہے۔

**سَنَکَ مَدِیْنَةُ مَدَنِي التَّجَاوُزِ**  
الحمد لله سب مدینہ (راقم الحروف) کا  
سالہا سال سے حبِ مدائن میں

چھ نوافل ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے  
فرض و واجب نہیں اور مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی شریعت میں کہیں ممانعت  
بھی نہیں لہذا ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر  
ان نوافل کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے  
اپنے گھروں میں یہ نوافل ادا کریں۔

**سَانَ هَرَجَادُوسَ حَفَاطَتُ**  
شعبان المعظم کی پندرہویں رات  
بیری (یعنی بیر کے درخت) کے سات

پتے پانی میں جوش دیکر (حبِ ضرورت سادہ پانی ملا کر) غسل کریں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**  
العزيز عز وجل تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۱۳)

**ثَمْبَاءَتِ وَقَبْرَانِ كِي زِيَارَتِ**  
اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ ثناء عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی

ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ  
دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر دُور پاک کی کثرت کو بے شک یہ تہا ہے لئے طہارت ہے۔

فرمایا، کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ **اللہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہاری حق تکلفی کریں گے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مطہرات (م۔ طہ۔ ہرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقائے دو جہانِ رحمتِ عالمیان، مدینے کے سلطانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸۳ حلیث ۷۳۹)

**قبر پر مواتیانِ جلالنا** شبِ مِءَاعَات میں اسلامی بھائیوں کا

قبرستان جانا سنت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتیان نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اجالا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتیان جلالنے میں خرچ نہیں۔ مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چراغ جلالنا جائز ہے کہ اس طرح لوگ متوجہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔



موسمِ صیغہ (الحمد للہ علیہ وسلم) کے نام سے کتاب شریف کا آغاز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی دعا ہے۔

## سُبْرُقَعًا

شبِ بَرَاءَت یعنی عذاب وغیرہ سے بچھڑکارا پانے کی رات۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت

سنئے اور ٹھہرو، چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شُعْبَانُ الْمُعْظَم کی پندرہویں شب کو نوافل میں مشغول تھے۔ سر اٹھایا تو ایک سُبْرُقَعہ ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا: هَذَا بَرَاءَةٌ مِّنَ السَّيِّئَاتِ الْعَزِيزُ لِعَبْدِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ یعنی خدائے مالک وغالب اللہ غزوہ جمل کی طرف سے یہ "براءت نامہ" ہے جو اُس کے بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۴۰۲)

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
آتش بازی کا مروجہ کون

غزوہ جمل شبِ بَرَاءَت جہنم کی آگ سے بَرَاءَت یعنی بچھڑکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے بچھڑکارا حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کر کے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اس طرح خوب خوب آتش بازی چلا کر اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ مفسرِ شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:







فروغین مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ہر ماہِ رمضان میں ایک بار حجاز شریف، مدینہ منورہ اور مکہ شریف کی زیارت کی ہے اور یہاں پر نماز، دعا اور تہجد کی عبادت کی ہے۔

**اِقَامَ اللہ تعالیٰ سبزِ عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

شَعْبَانُ الْمُعْظَم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتش

بازی وغیرہ کے گناہوں سے باز رہنے کا ذمہ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ خوب سنتوں بھرے سفر کیجئے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اجتماع کی برکتیں لوٹئے۔

آپ کی ذوق افزائی کیلئے ایک ایسی مشکبارِ مدنی بہار پیش کرتا ہوں کہ **إِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھومنے، مدینے کی گلیوں میں گھومنے اور گنبدِ حُضُر کو چومنے لگے گا۔ پُچانچہ واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کالج میں پڑھتا تھا اور دیگر سٹوڈنٹس کی طرح فیشن کا متوالا تھا، کرکٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جنون کی حد تک شوق اور رات گئے تک آوارہ گردی کا معمول تھا۔ نماز اور مسجد کی حاضری کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ فقط عیدین کی نماز تک محدود تھی۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والدین کے اصرار پر نماز ادا کرنے مسجد میں گیا۔ عصر کی نماز کے بعد سفید لباس میں ملبوس سر پر سبزِ عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک باریش اسلامی بھائی نے نمازیوں کو قریب کرنے کے بعد فیضانِ سنت کا درس دیا، میں دُور بیٹھ کر سنتا رہا، درس کے



فروعین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب نماز میں (پہلے سلام) اور ہر نماز میں پہلے رکعت میں ایک مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور ہر نماز میں پہلے رکعت میں ایک مرتبہ الحمد للہ پڑھنا۔

بعد فوراً مسجد سے باہر نکل گیا، دو تین دن تک یہی ترکیب رہی۔ ایک دن میں ملنے کے لئے رُک گیا، ایک اسلامی بھائی نے پُر خیاک انداز سے ملاقات کر کے نام و پتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اعتکاف کے فضائل بیان کئے۔ اولاً میرا ذہن نہ بنا لیکن وہ اسلامی بھائی ماشاء اللہ بہت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ میرے گھر آ پہنچے اور بار بار اصرار کرنے لگے۔ اُن کی مسلسل انفرادی کوشش کے نتیجے میں میں نے اعتکاف سے ایک دن قبل نام لکھوا کر **سحری** و افطار کے اخراجات جمع کر دئیے۔ اور آخری عشرہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك ۱۴۲۲ھ جامع مسجد نعیمیہ (لالہ رخ، واہ کینٹ) کے اندر **عاشقانِ رسول** کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ **اجتماعی اعتکاف** کے پُر سوز ماحول اور **عاشقانِ رسول** کی صحبت نے میری دلی کیفیت کو بدل ڈالا۔ وہاں کی جانے والی تہجد، اشراق، چاشت اور آذائین کے نوافل کی پابندی نے گزشتہ زندگی میں فرض نمازیں نہ پڑھنے پر مجھے سخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے ندامت کے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے دل ہی دل میں نمازوں کی پابندی کی نیت کر لی۔ **پچیسویں شب** دُعا میں مجھ پر اس قدر رِقَّت طاری تھی کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اسی عالم میں مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی اور میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ





**فرمانِ مصطفیٰ:** (علیہ السلام) مجھ پر نذرِ شریف پڑا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ایک پر وقار و نور بار چہرے والی شخصیت موجود ہے اور ان کے ارد گرد کافی نجوم ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔ کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا، جب بیدار ہوا تو صلوٰۃ و سلام پڑھا جا رہا تھا۔ میری کیفیت بہت عجیب و غریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، میں ہچکیاں باندھ کر روئے جا رہا تھا اور آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد **مجلسِ برائے اعحکاف** کے نگران کے سامنے علمائے کاتاج سجانے والوں کی قطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی۔

تاجِ والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا  
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صرف اتنا کہہ پایا، ”میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔“ تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے میں بھی علمائے کاتاج سجا چکا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہٗ خندقِ اعحکاف ہی میں 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیت بھی کی۔ اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہٗ خندقِ مدنی قافلے میں سفر بھی کیا، سفر کے دوران بہت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھ کر گئے۔



[illegible]

**الْحَمْدُ لِلّٰہ** نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے لگا۔ آج یہ بیان دیتے وقت ذیلی مشاورت کے نگران کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

عزیز ہمارے آقا کے دیدار کی ہمدانی ماحول میں کر لو تم اعجاز

ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مہذبی ماحول میں کرلو تم اعجازِ کاف

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ا      صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ”عید“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے

## شش عید کے روزوں کے تین فضائل

نومولود کی طرح گناہوں سے پاک

**حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ**

عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَعَان کے

روزے رکھے پھر چھ دن سوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا

جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔“


(مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٢٥ حديث ٥١٠٦)






ہرمہمانِ مسکن! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو چھ روزہ صلاۃ اور حج چھ رکعت نماز کے دن اس کی شکایت کریں گا۔

## گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

 **حضرت سیدنا ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ** سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”جس نے رَمَہان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد **چھ فُتوال** میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔“

(صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

## سال بھر روزے رکھے

 **حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عید الفطر کے بعد (فُتوال میں) **چھ روزے** رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۵)

**ایک نیکی کا دس گنا ثواب!** **اے اللہ** غزوہ جمل کے کرم اور اس کے

حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُٹنا











فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے کسی روزہ کو بھلا کر رکھا اور شرفِ روزہ کو لوگوں میں بکھریں، اسے اللہ تعالیٰ ہر سال ایک سال کی عمر عطا فرمائے گا۔

عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟“ فرمایا، ”اور نہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی صرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہو گیا)

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳۳ حدیث ۹۶۹)

### شبِ قدر کے برابر فضیلت

حدیثِ شریک میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو عَشْرہ ذُو الْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام **شبِ قدر** کے برابر ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

### عرفہ کا روزہ

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ مدینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعِثِ نُّوْلِ سَکِینَہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ **عرفہ** (یعنی ذُو الْحِجَّہ الْحَرَام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

### ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت



اگر صائم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو تو اس نے میری عمر دو روزوں تک بڑھا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

ہے، رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَرَفَہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفَات میں ہے اُسے عَرَفَہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے دن روزہ مکروہ ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عَرَفَہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفَات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(صحیح ابن عمر ج ۲ ص ۲۹۲ حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**ایامِ بیض کے روزے** ہر مہینہ کی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شمار دنیوی اور آخری فواید و فضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ”ایامِ بیض“ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے تم پر ایک بارہ روز پاک حجِ حلالِ تعالیٰ اس پر دل میں نہیں سمجھا ہے۔

مکرّمہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

”یا رَبِّ مُحَمَّد“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت

آیامِ بیض کے روزوں کے مُتَمَلِّق 8 روایات

۱. اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے، اللہ عزّوجلّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چار چیزوں

کو نہیں چھوڑتے تھے ﴿۱﴾ عاشوراء اور ﴿۲﴾ عَشْرُہ ذُو الْحِجَّہ اور

﴿۳﴾ ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور ﴿۴﴾ فجر (کے فرض)

سے پہلے دو رکعتیں (یعنی دو سنتیں)۔ (سُنن نسائی ج ۴ ص ۲۲۰)

۲. حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ طبیبوں کے

طبيب، اللہ کے حبیب عزّوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آیامِ بیض میں

بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر (یعنی قیام) میں۔

(سُنن نسائی ج ۴ ص ۱۹۸)

### تین روزوں کے دن

۳. اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی

ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے میں

ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا


روزہ رکھا کرتے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۶)





ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا بہترین روزے ہیں۔“


## جہنم سے بچاؤ کی ڈھال

 حضرت سیدنا عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم، ثورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا، ”جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔“

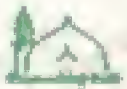
(ابن خزیمہ ج ۳ ص ۳۰۱ حدیث ۲۱۲۵)

 ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہری یعنی (ہیشہ) کا روزہ۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۹ حدیث ۱۹۷۵)

 رَمَہان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۹ ص ۳۶ حدیث ۲۳۱۲۲)

 جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

(طبرانی فی المعجم الکبیر ج ۲۵ ص ۳۵ حدیث ۶۱)

 جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔

(سنن نسائی ج ۴ ص ۲۲۱)



خود بیان جھٹکے! (اصل حدیث: حدیث مسلم) میں نے کلمہ الہی میں ذکر کیا ہے، پاک و عالیشان مقام کے ان بڑی شہادت ہے۔

**میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے**  
 ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! ایامِ بیض کے روزوں،  
 نیکیوں اور رُسْتُوں کا ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و  
 سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا

مدنی ماحول اپنا لیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، رُسْتُوں کی  
 تربیت کے مدنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ رُسْتُوں بھرا سفر کیجئے،  
 رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا اجماعی اعکاف بھی فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آپ کو وہ

رُوحانی سکون میسر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی  
 ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اس کی ایک  
 جھلک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ تحصیل کھل (باب الاسلام سندھ مدنی) کے ایک اسلامی

بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں انتہائی فسادِی اور شریر تھا، لڑائی جھگڑا میرا پسندیدہ  
 مشغلہ تھا، میری شرانگیزیوں سے سارا محلہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قدر بیزار تھے  
 کہ میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی

بھائیوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے  
 اجماعی اعکاف کی دعوت پیش کی میں نے مُرُوّت میں ہاں کر دی۔ جذبہ تو  
 تھا نہیں فقط ٹائم پاس کرنے کی غرض سے میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۰ھ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار اور پاک حج عطا فرمایا اس پر وہ مجھے بکھاتا ہے۔

1999) میں یمن مسجد عطار آباد کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ دورانِ اِعْتِكَاف وضو، غسل، نماز کا طریقہ نیز حُقُوقِ اللہ و حُقُوقِ الْعِبَاد اور احترامِ مسلم کے احکام سیکھنے کو ملے، سُنتوں بھرے پُر سوز بیانیوں اور رقت انگیز دعاؤں نے مجھے ہلا کر رکھ دیا! اَلْهَدَفُ امت میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمّتک پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو خَل میں نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر کو ہنر عمامہ شریف کے تاج سے سر پہن کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ نیکی کی دعوت کا شیدائی بن گیا۔

آؤ آ کر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

رَحْمَتِ حق سے دامن تم آ کر بھرو، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مصطفیٰ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر شریف

اور جمعرات کے روزوں کے مُتَعَلِق 5 احادیثِ مُبَارَکَہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ

غَزُو خَل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: زِکْر اور جُمُعرات کو اعمال

پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وقت پیش ہو کہ میں

(مُسْنَدُ ترمذی ج ۲ ص ۷۴۷)

روزہ دار ہوں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے مجھ کو دس چیزیں عطا کیں، ان میں سے سب سے زیادہ نفع دہانہ روزے ہیں۔

**۲۔ اللہ کے محبوب، انسانے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ غُزُو جَلُّو**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر شریف اور جُمعدات کو روزے رکھا کرتے تھے اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا، ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم جدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔  
(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

**۳۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یروایت

فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صبح اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

**۴۔ حضرت سیدنا ابوتکادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے**

کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پیرِ شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اسی میں میری ولادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی۔

(صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو، روزہ رکھو، چار روزہ رکھو، چھ روزہ رکھو، چھ روزہ رکھو، چھ روزہ رکھو۔

## سُنّتِ رُسُلیّہ



**حضرت سیدنا أسامہ بن زید** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ ترک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بڑی عمر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسول اللہ غزوہ جملہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۲ حلیہ ۳۸۵۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

پیر شریف اور جمعرات کو بارگاہِ خداوندی غزوہ جملہ میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان دونوں ایام میں اللہ غزوہ جملہ اپنی رحمت سے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر عرصہ گزرا ہے وہ پاک و عاقل ہے جس کے ہر ہر حکم میں ہدایت ہے۔

مسلمانوں کی صفیرت فرمادیتا ہے۔ مگر آپس میں کسی دنیوی سبب سے جدائی کر ڈالنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دور میں شاید ہی کوئی کہنے سے محفوظ ہو۔ دل کی چھپی ہوئی دشمنی کو کینہ کہتے ہیں لہذا ہمیں غور کر کے جس جس مسلمان کا دل میں کینہ بیٹھ گیا ہو اس کو دور کرنا چاہئے۔ خصوصاً خاندانی جھگڑے ہوں تو خود آگے بڑھ کر صلح کی ترکیب بنانی چاہئے، اخلاص کے ساتھ کامل کوشش کے باوجود بھی اگر جدائی ختم کرنے میں ناکامی ہوئی تو پہل کرنے والا ان شاء اللہ عزوجل بری ہو جائیگا۔ بہر حال پیر شریف اور جمعرات کو ہمارے پیٹھے پیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے۔ پیر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی ولادت بھی بتایا، گویا سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت منایا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”جنت“ کے تین حروف کی نسبت سے بندہ

اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ

کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمینہ کے گلشن کے بہکتے پھول

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ بشارت نشان ہے،



خو منہ مصکفہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر روزہ پاک کی بکرت کو بے تک پہنچا دے لئے طہارت ہے۔

جو بدھ اور جمعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنم سے

آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلیٰ ج ۵ ص ۱۱۵ حدیث ۵۶۱۰)

حضرت سیدنا مسلم بن عُبَیْدُ اللہ قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ مکرم



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں یا تو خود عَرَض کی یا کسی اور نے دریافت کیا،

**یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ روزہ

رکھوں؟ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ پھر دوسری مرتبہ عرض

کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر استفسار فرمایا کہ

روزے کے متعلق کس نے سوال کیا؟ عرض کی، میں نے یا نبی اللہ

عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے

گھر والوں کا حق ہے تو رَمَہان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (سوال) اور

ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تو ایسا کریگا تو گویا تو نے

ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۵ حدیث ۳۸۶۸)

”جس نے رَمَہان، شَوَّال، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا تو وہ



داخلِ جنت ہوگا۔“ (السنن الکبریٰ للنسائی ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۲۷۷۸)


صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





قرآن مجید (سورۃ النور) میں ہے کہ جو شخص روزے رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور صبر کرے اور صائم ہو جائے۔


## ”کرم“ کے تین خُروَف کسی نسبت سے بدھ جُمُعرات اور جُمُعہ کے روزوں کے 3 فضائل

 **حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،**

سُلطانِ دُجہان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، جس نے بدھ، جُمُعرات و جُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۵۲ حلیہ ۵۲۰۴)

 **حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ** غُزُو بخل اس

کیلئے (یعنی بدھ، جُمُعرات و جُمُعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جنت میں) موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بُرائت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۷ حلیہ ۳۸۷۳)

 **حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے، جو ان**

تین دنوں کے روزے رکھے پھر بُجُحہ کو تھوڑا یا زیادہ تَصَدَّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائیگا جیسے اُس دن کراچی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(طہرانی کبیر ج ۱۲ ص ۲۶۶ حلیہ ۱۳۳۰۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ







ہر سال مسکنیہ "الحدیث والسنن" میں قمری طور پر جمعہ کا نام ایامِ اذان کا چھوٹا چکر ہے جس کے ساتھ ہر سال کے بار بار ہوں۔

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ**



صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے روزے کی حالت میں

یومِ جمعہ کی صبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا

اور صدقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی۔"

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۴)

**حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ**



ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے بروزِ جمعہ روزہ رکھا

اور مریض کی عیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا

تو اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہوں گے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵)

**حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ**



صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت کم جمعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشوراء کے روزے کے پہلے**

یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اسی طرح جمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خصوصیت

کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ)



خود جان بھٹکتا ہے۔ اس وقت اس نے سہرا لکھ کر پڑا ایک جڑی تودھ میں پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کیلئے ایک قیام اور کھانا ہے اور قیام اور کھانا ہے۔

ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو **جُمُعہ** یا ہفتہ آگیا تو تھا **جُمُعہ** یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ، ۲۷ رَجَبُ الْمُرجَّبِ وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ ا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَوَقِّلْ “ کے تین حُرُوف کی نسبت سے تنہا جُملہ

### کاروزہ رکھنے کی ممانعت کی 3 روایت

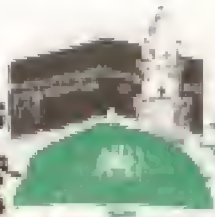
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے تاجدارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکتبہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کوئی ہرگز جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۳ حدیث ۱۹۸۵)

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے شبِ جمعہ کو قیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں کے دورانِ یومِ جمعہ کو روزے کے ساتھ خاص کر دو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔

(صحیح مسلم ص ۵۷۶ حدیث ۱۱۱)





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر روزہ و شریف پر جو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**حضرت سیدنا عامر بن لدین اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے** کہ میں نے رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”جُمُعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔“

(التَّوْبَةُ وَالْغُيُوبُ ج ۲ ص ۸۱ حدیث ۱۱)

ان تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو مثلاً ۲۷ رَجَب المرجب جُمُعہ کو ہو گئی تو اب رکھنے میں خرچ نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اَمْلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**ہفتہ اور اتوار کے روزے** حضرت سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ”یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مشرکین کی عید کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔“

(ابن حزم ج ۳ ص ۳۱۸ حدیث ۲۱۶۷)

تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ

مت رکھو۔ حضرت سیدنا امام ابو عیسیٰ **ترمذی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور یہاں مُناعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْيَتِيمَ! صَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ  
**”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“** کے بارہ حروف کی  
**نسبت سے روزہ نفل کے 12 مَدَنی پھول**

۱. ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (فَرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۶)

۲. شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(فَرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۵)

۳. نفل روزہ قَصْدُ اشْرُوع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجب ہوگی۔ (فَرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۱)

۴. نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزہ کے دوران حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجب ہے۔

(فَرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۲)





قرآن مجید: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا مَتَاعَكُمْ بَيْنَهُمْ يَافَا سَمْتًا﴾ اس کی حکمت کو اس کا۔

**نفل روزہ** بلا غُذرتوڑنا جائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ

کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گوارے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے

تو میزبان کو اذیت ہوگی تو **نفل روزہ** توڑنے کیلئے یہ غُذر ہے بشرطیکہ

یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضحوة کُبریٰ

سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (فَرَمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۱۳)

**والدین** کی ناراضگی کے سبب غُصّے سے پہلے تک **نفل روزہ** توڑ

سکتا ہے۔ بعدِ غُصّے نہیں۔ (فَرَمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۱۴)

اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضحوة کُبریٰ سے قبل **روزہ نفل**

توڑ سکتا ہے مگر قضاء واجب ہے۔ (فَرَمُخْتَار ج ۳ ص ۱۱۴)

اس طرح نیت کی کہ ”کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔“

یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

**ملازم یا مزدور اگر نفلی روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو ”مُستاجر“**

(یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر

کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ (فَرَمُخْتَار ج ۳ ص ۱۱۶)

الملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبہ المدینہ کا شائع کردہ صرف 16 صفحات کا ۱۶ سالہ ”ملازمین کے 21 نذاتی پھول“ کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔



دوسرے صنف کے طلبہ اور اساتذہ، یہاں تک کہ انہوں نے کچھ ہی روز بعد دوسرا دورہ کرنا ہے کہ چھ ماہوں کے دورہ سال کے کتنا منافع ہوں گے۔

حضرت سید نادر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن چھوڑ کر

ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا ”صوم داؤدی“ کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ **رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۷ حدیث ۷۷۰)

حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن مہینے کے

شروع میں، تین دن وِسط میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اوائل، اَوَیْسٹ اور اَوَّلِ آخر میں روزہ دار رہتے تھے۔

(تَكَزُّ الْعَمَالِ ج ۸ ص ۳۰۴ - حدیث ۲۴۶۲۴)

سارا سال روزے رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (ذریعہ حارج ۳ ص ۲۲۷)

**یَا رَیِّ مَصْکُفِ** غَمَزُوْجَلْ و مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب **نظری روزے** رکھنے کی سعادت عطا فرما، انہیں قبول بھی کر اور ہماری اور ہمارے بیٹھے بیٹھے



خیر جانِ مصطفیٰ! لا مل حظاً فی الدنیا والآخرۃ الا فی سبیل اللہ واللہ اعلم بالصواب۔

محبوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ساری اُمت کی مغفرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## روزی کا ایک سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے دورِ اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) حاضر ہوتا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان، سرورِ دُشیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **لَعَلَّكَ تُرَزَّقُ بِہِ** یعنی شاید! ”تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔“

(”مُسْنَدُ التِّرْمِذِ حَدِیْثُ ۲۳۴۵ ص ۱۸۸۷ مَوَاضِعُ الْمَعَادِنِ ج ۱ ص ۲۶۲)





طرحِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ“ کے بطرہ حُرُوف کی

نسبت سے روزہ داروں کی 12 حکایات

اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ان

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ

کی خبروں (حکایات) سے عقلمندوں کی

عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

آنکھیں کھلتی ہیں۔

(ب ۱۲ یوسف ۱۱۱)

سرکارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جو

میری مسحّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

بار زور و شریف پڑھے تو اللہ عز و جل پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دن اور اُس

رات کے گناہ بخش دے۔ (المُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۱۸ ص ۳۶۱ حلیہ ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ



**غیر مان مصکفر:** (مسئلہ تہذیبی و علمی) جو شخص سچے پروردگار پاک کے چہرے سے بھولی گیا ہو جسے کافر ماننا درست نہ ہو۔

### (۱) گرمیوں کا روزہ

محجاج بن یوسف ایک مرتبہ دورانِ سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

زَادَهُمَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کے درمیان ایک منزل میں اُتر اور دو پہر کا کھانا تیار کروایا

اور اپنے حاجب (یعنی چوہدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجب خیمہ سے باہر

نکلا تو اُسے ایک اُغرابی لینا ہوا نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر

حَاجُّا جِئْنَا رَہے ہیں۔ اُعرابی آیا تو حَاجُّا جِ نے کہا، میری دعوت قبول کرو اور ہاتھ

دھوکہ میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ **اُغرابی** بولا: مُعاف فرمائیے! آپ کی

دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حُجَّاج

نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی

اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حُجَّاج نے کہا، اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اُعرابی

نے کہا، ہاں! قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حجاج نے کہا، آج کھانا

کھا لو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اعرابی بولا، کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے

ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حجاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اعرابی بولا،

تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (روضہ الرباعین ص ۲۱۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کوئی ایک روزہ نہ رکھا جس سے اللہ تعالیٰ اس سے میرے لئے اجر دے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عز و جل کے نیک بندے کسی دنیوی**

حاکم کے زُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ ان شاء اللہ عز و جل

## (۲) شیطان کی پریشانی

ایک بڑا بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو خیر ان دیرِ نشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ انہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وسوسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔

(المَرْوَضُ الْفَافِقُ مَعْرُی ص ۳۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





غیر مہینہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس سے اللہ کی طرف سے نیکو کاروں کو عطا ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔

## میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے

**روزہ** ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلووار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چونکہ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں قید کر لیا جاتا ہے اس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزہ دار کو دیکھتا ہے پریشان ہو جاتا ہے۔

## (۳) نِیرَالِ کُفَّارِہ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے رَمَضَانَ کے روزہ کی حالت میں (قَصْدًا) اپنی عورت سے ”قُرْبَت“ کی، میں ہلاک ہو گیا، فرمائیے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں **یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا، کیا مَتَوَاتِر دو ماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں **یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، **یا رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کسی نے کچھ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم یہاں بھی سو گھر پر روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ وہ تک پہنچتا ہے۔

کھجوریں بدیہ حاضر کیں۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ ساری کھجوریں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کر دو، تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ وہ بولے، یا رسول اللہ عزوجل کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سن کر ہنسے یہاں تک کہ دُندانِ مبارک چپکنے لگے اور رخت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، **فَاطِمَةُ أَهْلَكَ** یعنی پس اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ (تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا) (صحیح البخاری ج ۴ ص ۳۴۱ حلیہ ۶۸۲۲) **اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے**

بُخَرِیت اگر کوئی لغزش واقع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تذکر فرماتے۔ اور معافی کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو جاتے۔ اس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رضائے الہی عزوجل اسی درپاک سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھانا پانی نہ کھایا اور نہ پیا، اسے عذاب ہے۔ (ابن ماجہ)

والہ وسلم مالک و مختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اسی لئے تو سرکارِ آبرو دار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے استغفار پر کہ غلام آزاد کر سکتے ہو؟ ساٹھ دن کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یا رسول اللہ غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **گفارہ** کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا **گفارہ** بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ پچنانچہ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی اپنے مختار ہونے پر اپنی مہر تصدیق یوں ثبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم **گفارہ** یہ مقرر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کی کہ طہ مینہ بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمادیا کہ لہتھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ تمہارا **گفارہ** ادا ہو جائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بوجھ کر **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** کا روزہ توڑنے کا **گفارہ** (جب کہ کفارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غلام آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو مَتَوَاتِر ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہاں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے **گفارہ** یہ مقرر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ پاک کی نفلت کہ بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہل خانہ پر ہی صرف کر دو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ عکس پناہ۔

یہ وہی ہیں جو بخش دیتے ہیں

کون ان مجرموں پر سزا نہ کرے

(حدائقِ بخشش)

### (۴) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

**اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی

تھیں۔ حضرت سیدنا عمر وہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ

الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر ہزار درہم <sup>۷۰۰۰۰</sup> راہِ خُدا غزوہ جُل میں تقسیم کر دیئے

حالانکہ ان کی قیص مبارک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دفعہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن

زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے وہ سب درہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا غزوہ جُل میں تقسیم کر دیئے اور اُس

روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وقت باندی نے عرض

کی، کیا ہی لہتا ہوتا کہ ایک درہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد

رہتا تو بچا لیتی۔ (متدرج النبوت ج ۲ ص ۱۷۲) اللہ عز و جل کی اُن پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔







درمان مشکلہ: ملیندیل علیہ السلام، جو بکرات عذاب کا ایک خوب لڑکھارہ و ناز و پاک پاجامہ سے نکال کر کھینچ کر لے کر آیا۔

عاشقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو اس کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا! پچنانچہ

**عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات**

شہرِ قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتصرف پیش کرتا ہوں:

میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بری

صحت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غصیلّا تھا اور بد تمیزی کی نوبت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد گجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مدنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں حاضر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک باعلامہ اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش

کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینہ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سکنوں بھرا اجتماع** ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں



عزوجل نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے وہ اس کیلئے ایک نیک نواز ہے جس نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس کیلئے نیک نواز ہو۔

حاضر ہو گیا۔ وہاں کی روئیں اور برکتیں دیکھ کر میں خیران رہ گیا، وہاں ہونے والے آخری بیان ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ سن کر تھڑا اٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مدنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بد اخلاق نوجوان میں مدنی انقلاب کی وجہ سے متاثر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ **الحمد للہ** عزوجل اُس نے بھی مدنی مرقع پہن لیا، **الحمد للہ** عزوجل گھر کا ہر فرد سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کا مرید ہو گیا۔ اور مجھ پر **اللہ** عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت درجہ **عالیہ** یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ **الحمد للہ** عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے تعلق سے **علا قائی قافلہ زمہ دار** ہوں۔ میری نیت ہے کہ ان شاء **اللہ** عزوجل شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت ۱۲ ماہ کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کروں گا۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کچھ روزہ شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دل پہ کر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حفظ، قرآن ہو، کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۵) ٹھنڈا پانی

حضرت سپہ نامہ سہری سقظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا۔ طاق میں پانی

ٹھنڈا ہونے کیلئے آنکھورہ (یعنی کوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مراقبہ میں تھے،

عُور ان بہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرتا شروع کیا۔ جو سامنے آتی

اُس سے دریافت فرماتے، تو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندہ خدا کا نام لیتی۔

ایک آئی، اُس سے بھی یہی پوچھا تو اُس نے کہا: ”اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی

ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔“ فرمایا: ”اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ کو گرا دے“، اُس نے

گرا دیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو وہ آنکھورہ (کوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔

(المفروض حصہ اول ص ۱۲۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے

صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخرت کی اُہدی راحتیں اور



خبرِ مبارکہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اے اللہ! میری عمر میں سے میری عمر کا ایک دن نکال دے۔

بعض تئیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لذتوں کو ٹھوکر مارتی پڑتی ہے۔ اللہ عز و جل دالے اپنے نفس کو بہت مارتے تھے۔ چنانچہ ایک بخورگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت گرمی کے دنوں میں دو پہر کے وقت ایک شخص کو دیکھا کہ برف لئے جا رہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً ندامت ہوئی کہ میں نفس کی چال میں کیوں آ گیا! انہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہذا سخت گرمی کے موسم میں بھی پانی کو گرم کر کے پیا کرتے تھے۔

بہنگ! و اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا

بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

(۶) انعامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

رمضان المبارک کی آمد آمد تھی اور مشہور مؤرخ حضرت وائلی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک علوی دوست کی طرف یہ رقعہ بھیجا، ”رمضان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حسنة کے طور پر ایک ہزار درہم بھیجے۔“ چنانچہ اس علوی نے ایک ہزار درہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت وائلی

بہنگ (یعنی گرچھ)



قرآن مجید: ﴿لَا تَجْعَلْ لِّدِينِكَ كُفْرًا ۚ وَكَانَ النَّاسُ عَلَىٰ كُفْرٍ ۚ لَّعَلَّكَ تَؤْمِنُ﴾

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا، ”رَمَضان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار درہم کی ضرورت ہے۔“ حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی علوی دوست جن سے حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقیدی سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آئے۔ علوی کہنے لگے، رَمَضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار درہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے ان دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار درہم بطور قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے ان دوست سے قرض مانگا اور انہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اتفاق رائے سے اس رقم کے تین حصے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اسی رات حضرت سیدنا واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا،



ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ نماز اور روزہ داروں کے حلال و حرام کے بارے میں فرمایا ہے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَزُو جَلَّ كُلِّ تَهْمٍ بِهَيْئَةٍ كَمَحَلِّ جَائِئٍ - پختانچہ دوسرے روزہ امیر  
یَحْنِی برکی نے سَیِّدُنا وَاٰیِدِی رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلکا کر پوچھا، ”میں نے رات  
خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرت سَیِّدُنا وَاٰیِدِی رَحْمۃ  
اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا قصہ سنایا۔ تو یَحْنِی برکی نے کہا، ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ  
تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجبِ الاِثمّ ہیں۔  
پھر اس نے تیس ہزار دُرّہم حضرت وَاٰیِدِی رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور تیس تیس ہزار ان  
دونوں کو دیئے۔ اور حضرت وَاٰیِدِی رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قاضی بھی مقرر کر دیا۔ (خُتۃ  
اللہ علیہ الصلوٰۃ من ۵۷۷) اللہ غَزُو جَلَّ عَنِ اَنْ یَّرَحِمْتَ هُوَ اور ان کے صدقے  
ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میں نے اسلای بھائی! سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔ اور  
اپنے اسلای بھائی کی تکلیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرہ برابر پرواہ  
نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا  
نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوبہ و افاضے غُیُوب،  
مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب غَزُو جَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں



نور مبین، جیسٹس، راجسٹی مشنل علیہ الہ وسلم، کس شخص کی ایک خاکہ آگاہی جس کے پاس میرا کر ۱۹۹۸ء کا نوڈل پاکستان ہے۔

اور سخاوت کرنے والوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً **اللہ** عزوجل کی راہ میں ایثار کی بہت فضیلت ہے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو **اللہ** عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (احکام السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹)

(۷) روزہ کی خوشبو

حضرت سیدنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب حَدَّ اَنی لَمِنَ سُرَّةِ الرِّبَانِی شہید کر دیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قبر شریف کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا صُنِعَتْ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا گیا؟ کہا، ”اچھا معاملہ فرمایا گیا۔“ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ”بُحْت میں۔“ پوچھا، ”کون سے عمل کے باعث؟“ فرمایا، ”ایمانِ کامل، تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب،“ پھر پوچھا، ”آپ کی قبر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟“ تو جواب دیا، ”یہ میری تلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔“ (جلۃ الاولیاء ج ۶ ص ۲۶۶ حدیث ۸۵۵۳) اللہ عز و جل کسی ان پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔



ہر مہینہ میں ایک بار ہر شخص کے پاس ہر روز کوئی ایک اور شریف و بزرگ شخص کو ملے گا۔ یہی شخص ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرت سیدنا امام بخاری علیہ**

رَحْمَةُ الْبَارِی کی قبر انور کی مٹی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قبر پر مٹی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تَبَرُّکاً اُٹھالے جاتے تھے۔

(مفصلہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۳)

صاحبِ دلائلِ الخیرات حضرت شیخ سید محمد بن سلیمان بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کی قبر متور بھی مہلک تھی اور اُس سے گسٹوری کی خوشبو کی لہریں آتی تھیں

کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتقال کے مستر

برس (77) کے بعد کسی سبب سے ”سوس“ سے ”مراکش“ میں مُتَقِل کرنے کے

لیے جب قبر گشتائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا شی

کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی

مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے

امتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون

ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہو گئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی

جسم میں رواں دواں تھا!

(مُطَالَعِ الْمَسْرُات ص ۱)



فرمانِ مسطور: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے اس صبر کو دیکھا جس نے محمد و ہر پاک و نجس شخص کو زندہ ہو گیا۔

## صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۸) رَمَضان و شَّ عید کے روزوں کی بَرَکت

**حضرت سیدنا سفیان ثوری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین سال تک مکہ مکرمہ زادۃ اللہ خرقاؤ نعیماً میں مقیم رہا۔ ایک مکی شخص روزانہ دوپہر کے وقت طوافِ کعبہ کرتا، دو گانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہو گئی۔ وہ سخت بیمار ہو گیا میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو اُس نے مجھے وصیت کی، ”جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نمازِ جنازہ ادا فرمائیے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنگر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمائیے گا۔“ میں نے حامی بھر لی۔ چنانچہ اس کے انتقال کے بعد میں نے حسبِ وصیت عمل کیا۔ قبر کے پاس حاضر تھا کہ مجھے اُونگھ آ گئی۔ میں نے ہاتھ غیبی کی آواز سنی، اے سفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اس کو تیری تلقین و قرأت کی کوئی حاجت نہیں، اس لئے کہ ہم نے خود ہی اس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔“ میں نے کہا، اس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، ”رَمَضانُ الْمُبَارَک اور اس کے بعد شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے چھ



غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پر حوالہ دیا کہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

روزے رکھنے کی بڑکت ہے۔“ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی غزوہ جمل میں غرض کی، **یا اللہ** غزوہ جمل مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قلوبی ص ۱۴) **اللہ** غزوہ جمل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## (۹) رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ **خُصْرُ غُوثِ اعظم** علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا: ”میرا یہ بچہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمَضان شریف کے دنوں میں سارا دن دودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چونکہ عبدُ القادر علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالباً رات کو چاند ہو گیا ہے۔ چنانچہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہو گیا ہے۔ (نہجۃ الاسرار ص ۱۷۲) **اللہ** غزوہ جمل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔



قرآنِ مصطفیٰ (اس حدیث میں اس نے ہم پر اس کی تاکید کی ہے کہ اس کی بات کو دل سے لیں اور اس کی بات کو عمل میں لائیں۔)

علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَہان میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ

رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم

کی مَحَبَّت اور اولیائے کرام کی چاہت دل میں  
بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

جگر کا کینسر  
ٹھیک ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے اور خوب خوب رَحمتیں اور

برکتیں لوٹے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک ایمان آفریز خوشگوار مَدَنی

بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ **گلستانِ مصطفیٰ** (باب المدینہ کراچی

کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی

کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدد سے

اولیاءِ ملتان شریف میں ہونے والے **بین الاقوامی تین روزہ سنتوں**

بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعائے شفا کا

جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع

پاک میں خوب دُعائی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص بھرپور روپاک پڑھتا ہو اور صحت کا واسطہ نہ ہو۔

چیک آپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا  
کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آرٹر کینسر گیا  
کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی  
کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا **اللَّحْمَدُ لِلَّهِ** اجتماعِ  
پاک (ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام  
و نشان تک نہ رہا تھا **اللَّحْمَدُ لِلَّهِ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت  
ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر درودِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو۔ دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول  
شفا میں ملیں گی، بلائیں نکلیں گی یقیناً ہے برکتِ بھرا مَدَنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
(۱۰) **اَہْلَبَیْت** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تین روزے

حضراتِ حَسَنینِ کَرِیْمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو  
امیرِ الْمُؤْمِنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرِ خِدا تَعَالٰی  
وَجْہُہُ الْکَرِیْم و حضرت سَیِّدُ مَنَا بِلٰبِی فاطمہ اور خادمہ حضرت سَیِّدَہ شَیْنٰ فَضَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے ان شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی مَت مانی۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے جو پانچ باتیں روزہ دار کو عطا فرمائی ہیں، اس میں سے جو چاہے کرے۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شفاء عطا فرمائی۔ پچنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرت مولیٰ علیؑ عَزَّمُ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ تین صاع بولائے۔

ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو، نلوگرام) تینوں دن پکایا۔ جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں

دن سب روٹیاں ان ساکلوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (عزائمُ العرفان ص ۹۲۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور

ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کیسے صابر تھے محقق کے گھرانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو پارہ ۲۹ سورۃ اللہر آیت نمبر ۸ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:-



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص روزہ دار ہو، اس کو چاہئے کہ اس پر جو شخص روزہ دار ہے۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى  
حَبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا  
أَسِيرًا ۚ إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ  
اللَّهِ لَا تَرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً  
وَلَا شُكُورًا ۝ (پ ۲۹ النمر)

ترجمہ کنز الایمان۔ اور کھانا کھلاتے  
ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور  
أسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں  
ہم تمہیں خاص اللہ (غزوہ جمل) کے لیے کھانا  
دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری  
نہیں مانگتے۔

سَبَّحَنَ اللہ غزوہ جمل اس ایمان آفرین حکایت میں اہل بیت اطہار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صرف پانی  
پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں  
ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سموسے، میٹھے میٹھے پھل، گڑ، ماکرم بریانی اور نہ جانے کیا  
کیا چاہیے! اس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو ”روزہ داروں کی ۱۲ حکایات“ کی حکایت نمبر ۶  
کے ضمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے  
کو دیدے تو اللہ غزوہ جمل اسے بخش دیتا ہے۔“ (اصناف السادة المتقون ج ۹ ص ۷۷۹)



غرمٰنِ مصکفہ! (مسلکِ فلاح میں سفر) تم جہاں بھی ہو کچھ پرواز کرو، پرواز کرو کہ تمہارا ذرہ کچھ تک پہنچتا ہے۔

**اہلِ بیت** اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمتِ نشان میں نازل شدہ آیت کریمہ کے اس حصے پر بھی توجہ فرمائیے جس میں ان کا قول بیان کیا گیا ہے۔ ”ہم تمہیں خاص **اللہ** عزّ وّجلّ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے۔“ اس قول میں **إخلاص** کا عظیم الشان درجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل محض **اللہ** عزّ وّجلّ کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر احسان کر کے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکر یہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہشات ختم ہو جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر احسان کر کے یا فقیر کو کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ”دُعاء میں یاد رکھنا“ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کر لیا! اب وہ دُعاء کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو  
عز و ہول  
کر إخلاص ایسا عطا یا الہی

(۱۱) مسلسل چالیس سال تک روزے

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک

روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **إخلاص** کا یہ عالم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے



قرآن مجید: "مَنْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَسُجَّدْ لَكَ فَتَكُنْ فَخْرًا عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكًا لِمَنْ أَتَىٰ ذَاكَ الْبَيْتَ" (سورہ النور: ۲۴)

اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔

(مَعْنَى اَعْلَى حَقُّهُ اَوَّلُ ص ۱۸۲)

مَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ ۱ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

سُبْحَنَ اللَّهِ اغْزَوْ جَلَّ اِخْلَاصُ هُوَ اِيْسَا! حضرت سَيِّدُنا

داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نفس پر زبردست قابو تھا۔

تَذَكُّرُةُ الْاَوْلِيَاءِ میں ہے، ایک بار گرمی کے موسم میں

دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغول عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آ جاتے تو بہتر تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، امی جان! ”مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی

خواہش کے لئے کوئی اقدام کروں۔“

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی،

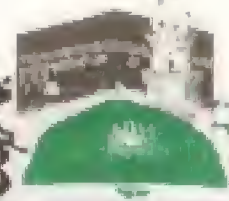
یاسَیْدِی! اس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو لہتا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس

وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اُٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہو

رہی ہے کہ میں صرف اپنے نفس کی راحت کی خاطر گھڑا ہٹانے میں وقت صرف

کروں اور اتنی دیر ذکرِ الہی غزو جَلَّ سے غافل ہو جاؤں!





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ پاک کی کڑی کر ہے کہ یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو پ میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ”مجھے اتباعِ نفس ناپسند ہے۔“ یعنی نفس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آ جاؤ مگر میں اس کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ”داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروردگار عزوجل اس سے خوش ہے۔“ (تذکرۃ الاولیاء حصہ ۱ ص ۲۰۱ تا ۲۰۲) اللہ عزوجل ہی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

**اپنی نیکیوں کا اعلان** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر ۱۱**  
سے ان لوگوں کو ضرور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً بلا ضرورت شرعی محض دکھاوے کی خاطر اپنی نیکیوں کا اعلان کر کے ریا کاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رمضان المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریا کار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریا کاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔



عزیزِ مصلحت! (۱) سیدنا ابوبکرؓ نے کتب میں جو احادیث جمع کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جو شخص روزہ رکھتا ہے، اس کی عمر پانچ سو سال کی ہوتی ہے۔

کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ **ایامِ میض** کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عمرے کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے **دُرود شریف** پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے **دلائل الخیرات شریف** کا ورد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فلاں مَدَر سے کرواتا چندہ پیش کرتا ہوں۔ **الغرض** خواجواہ اپنے نوافل، تہجد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! **إخلاص** کا دُور دُور تک کوئی پتا نہیں۔ **یا درکھے**! ریا کاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **جَبُّ الْخُزْنِ** سے **اللہ** کی پناہ طلب کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، **جَبُّ الْخُزْنِ** کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، ”دُوزخ میں ایک کُلوں ہے جس کی تختی سے دُوزخ بھی روزانہ **چار سو بار** پناہ مانگتا ہے۔ اس میں ریا کار قادیوں کو ڈالا جائیگا۔“

(مُسْنَدُ ابْنِ مَاجَہ ج ۱ ص ۱۶۷ حدیث ۲۵۶)

**حِفْظ کی خوشی میں تقریب** آج کل بچہ بچی اگر حفظِ قرآن مکمل کر لے تو اسکے لئے شاندار

تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گل پوشی و گل پاشی اور تحائف و تعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کر رہے



خبر میں مصطفیٰ ﷺ کو کھانا نہ دیا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ روزہ داروں کو کھانا نہ دیا جائے۔

ہیں۔ مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچہ ”بلند حوصلہ“ تھا جیسی تو حافظ بنا۔ ہاں حفظ شروع کرواتے وقت حوصلہ افزائی کی واقعی ضرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بہر حال حافظ مدنی مٹے، مٹی کے حفظ کی تقریب میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ”پھول کر گپا“ ہوا جا رہا ہے اس پر غور کر لیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ”تقریب سعید“ اس بے چارے سادہ لوح بھولے حافظ مدنی مٹے کی ریاکاری کی تربیت کا سبب بن رہی ہو!

**میں نے اخلاص کو بہت تلاش کیا**  
میں نے اس طرح کی تقاریب میں اخلاص کو بہت تلاش کیا، مجھے نمل سکا۔ صرف نُسُود و نمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اوقات مَعَاذَ اللہ غزوہ جمل کی تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کمپن مدنی مٹے، مٹی کی ”روزہ کشائی“ کی تقریب میں بھی تصاویر کے گناہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادگی کے ساتھ روزہ کشائی کی رسم ادا کی جائے۔ یا حافظ مدنی مٹے کی دینی ترقی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بکڑگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عمر بھر قرآن پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دعائیں لی جائیں تو ان شاء اللہ غزوہ جمل اس میں بڑکتیں زیادہ ہوں گی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَحْلَمُ غَزُوْهُ جَمْلٌ قَدْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



قرآن مجید میں علم، عمل، پاکیزہ آداب و اطوار، حجاب و عفاف، ان کی ایک نورانی روکش ہے۔ یہ نورانی روکش ہے۔

**اچھی طرح غور فرمائیے!** **الحاصل** اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تفریب کرنے جا رہے ہیں اس

میں ہماری آخرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپ کا دل واقعی مطمئن ہے کہ حفظِ قرآن کی خوشی کی تفریب سے مقصود نمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مدنی مٹے کا بریا کاری بھرا ذہن بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اس کو **اخلاص** کی اعلیٰ تربیت دے چکے ہیں تو بے شک تفریب سمجھئے۔ **اللہ** عزوجل قبول فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**حفظ کرنا آسان ہے مگر** **حافظ رہنا مشکل ہے** یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حفاظ اور حافظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرآن

پاک بھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رواج سا ہو گیا ہے کہ بچے یا بچی کو قرآن کریم حفظ کروالیا جائے۔ بے شک یہ بہت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ **حفظ کرنا آسان ہے مگر عمر بھر حافظ رہنا مشکل ہے۔**

لہذا جو بھی اپنی اولاد کو حفظ کروائے اُس کی خدمت میں درد بھری مدد فی التجاء ہے کہ عمر بھر اپنی حافظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کم ایک پارہ روزانہ تلاوت جاری رہے تاکہ حفظ باقی رہے۔ نبیوں کے سلطان، رحمۃ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان بزرگت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو، سو قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹنے پر آمادہ ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رستہوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۲ حلیہ ۵۰۴۳) یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۴۵)

**حفظ بھلائی کا عذاب** جو حفاظ ہر سال رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مَضَلٰی

سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ **مُعَاذَ اللّٰہ** عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔ ”جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد



عمر بن مصطفیٰؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والوں کو یہ حکایتیں سنائی ہیں کہ ان سے بہتر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی۔

بھلا دے گا بروز قیامت اُمّہا اُٹھایا جائیگا۔“ (مسند: ج ۱۶ ص ۱۲۵، ۱۲۶)

تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

میری اُمّت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے

ان میں وہ جتنا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمّت

کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا

کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے

بھلا دے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۲۰ حدیث ۲۹۲۵)

جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے

کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۰۷ حدیث ۱۴۷۴)

قیامت کے دن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے

کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یا دھبی پھر اُس نے اسے

بھلا دیا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۰۶ حدیث ۲۸۴۳)

فرمانِ رضویؑ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اس

سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ہے کہ جو روزہ دار صرف اپنے کھانے کی فکر کرے، اس کی صیامت قبول نہیں ہوگی۔

کھودے اگر قدر اس (حفظِ قرآن پاک) کی جاننا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اسے اندھا کوڑھی اٹھنے سے نجات پائے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

**نیک کے اظہارِ نیکی کی کب اجازت ہے؟**

نیت سے نیک عمل کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل

اس نیت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتحت افراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب ریاکاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطن بڑا مکار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے ابھار کر بھی وہ ریاکاری میں مبتلا کر دے، مثلاً دل میں وسوسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ”میں تو صرف شخبِ نعت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔“ حالانکہ دل میں لذت و پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزت



حضرت مصطفیٰ ﷺ سے ایک شخص نے کہا: میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ وہ روزہ داروں کی عبادت میں مصروف تھے۔

بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تجھ پر نعت کا کہنا ریا کاری اور ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تَهْوِیْفِ إِحْیَاءِ الْعُلُومِ یا کیمیائے سعادت سے نیت، اخلاص اور ریا کے ابواب کا مطالعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطن محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

**یارِ بَیِّنِ** عَزَّوَجَلَّ و سَلَّمَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں اخلاص

کے ساتھ عبادت اور نقلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطن کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذریعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔

أَمین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْأَمینِ سَلَّمَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ریا کاریوں سے بچا یا الہی  
مجھے عبدِ مُخْلِص بنا یا الہی

**روزے داروں کا محلہ** حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے چالیس سال کے دوران کبھی

کھجور نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب کھجور کھانے کی خوب



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلودہ جس کے پاس برادری کا اور نہ کوئی اور روزہ دار نہ ہو۔

خوابش ہوئی تو نفس کشی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کھجوریں** خرید کر دن کے وقت **بصرہ شریف** کے ایک محلہ کی مسجد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کھجوریں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچہ چلا اٹھا، **ہا جان! مسجد میں یہودی آگیا ہے!** اُس کے والد صاحب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے عرض کی، **ظہور! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے محلہ میں سارے مسلمان روزہ رکھتے ہیں یہودیوں کے علاوہ دن کے وقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اسی لئے بچے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہودی ہونے کا شبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خطا معاف فرمادیجئے۔** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالمِ جوش میں فرمایا، بچوں کی زبان ”شعی زبان“ ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی **کھجور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔

(تذکرۃ الاولیاء حصہ اول ص ۵۲)

**گوشت کی خوشبو**  
**سے ہی گزرا کر لیا**  
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین دُجمنہم اللہ الثمین اپنے نفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی نفس کشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برسوں تک



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے اس کو روک کر روک دیا اور شریف نہ ہو تو اس کو اس کی جگہ پر لے کر آئے۔

کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عموماً دن کو روزہ دار رہ کر روکھی روٹی سے افطار کا معمول تھا۔ ایک بار نفس کی خواہش پر گوشت خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سونگھا اور فرمایا، اے نفس! گوشت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لطف ہے! بس اس سے زیادہ اس میں تیرا حصہ نہیں۔ یہ کہہ کر وہ گوشت ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، اے نفس! میں کسی عداوت کے باعث تجھے اذیت نہیں دیتا میں تو صرف اسلئے تجھے صبر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رضائے الہی عزوجل کی لازوال دولت نصیب ہو جائے۔ (ملکۃ الاولیاء حصہ ۱ ص ۵۲) یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نقلی روزوں سے بہت محبت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے محلہ کا ہر مسلمان روز ہی روزہ رکھا کرتا!

**نادان بچوں کی طرف سے نیکی کی دعوت**

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کا یہ فرمانا کہ، بچوں کی زبان ”غیبی زبان“ ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُر مغز ارشاد

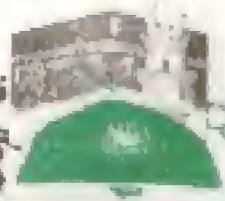
ہے۔ واقعی نادان بچوں کی باتوں اور حرکتوں میں اکثر عبرت کے مدنی پھول پائے جاتے ہیں۔ اتفاق سے بیان کردہ حکایت نمبر ۱۲ اسکے مدینہ عقیسی عنہ (یعنی راقم الحروف) نے باب المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ سوال



مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس کے پاس میرا ذکر تھا اس نے مجھ پر درپاکسہ چڑھا لیکن وہ بے اثر نہ ہو گیا۔

المُکْرَم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طَعام کے وَقْتِ صَاحِبِ خانہ کا مَنّا اور چھوٹی مَنّی بھی کھانے میں شریک ہو گئے۔ ان دُونوں نے کھانے کے دوران، حُرص و طَمَع، بے جا لڑائی، آبروریزی، بے صبری، پُغلی، حَسَد، حُبِ جاہ، ریاکاری، مَصِیبت کا بے ضرورت تذکرہ اور قُضول کوئی وغیرہ سے مُتَعَلِّق مجھے خوب درس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ نا سمجھ بچے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح درس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حُرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذہن رکھنے والا انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مثلاً اُنہوں نے ضرورت سے کہیں زیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حرکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ حُرص و طَمَع کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِشْراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سنت ہے، اِشْراف کا ارتکاب اور سنت کے خلاف کام کرنا عُقلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مَنّے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مَنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا





خود صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک بار روزہ پاک کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے۔

کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس ”جنگ“ کے ذریعے گویا مٹے نے حرص پر درس دیا اور مٹتی نے حسد پر۔ چونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہذا اب ایک دوسرے کے ”عنوب“ اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اس لئے فضول گوئی، حسد، آبروریزی، بے جا لڑائی اور بے صبری کا مظاہرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پُل کھولتے ہیں اگر دانا کہلانے والا شخص بھی ایسی حرکات کا ارتکاب کرے تو وہ بے وقوف ہو آیا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے منہ میاں مٹھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر پھوٹ جائیں گے، ان معاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غلطیاں کرتے ہوئے آبروریزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہو سکتا ہے کہ بروز قیامت فردِ مجرم عائد کر کے جہنم کا حکم سنایا جائے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!



فرمانِ مسکینہ: (مسکینہ علیہ السلام) میں نے تمہارا رنگ اور لباس تمام روزہ داروں کے لیے عبادت کی علامت بنایا۔

**مَدَنی مَنیٰ نے مہندی**  
**والے ہاتھ کیوں کھائے؟**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مَنیٰ اور لاشعورِ مُبتغیوں کی خُرکتوں میں سے میں نے فقط مَعْدودے

چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچوں کی دن بھر کی خُرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر خُرکت و ہر سُنکنت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی

پھول ہوتے ہیں۔ ایک بار شبِ عیدِ میلادُ النبی سَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک اسلامی

بھائی اپنی ننھی سی مَدَنی مَنیٰ کو اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ

دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اس سے میں نے یہی ”مَدَنی پھول“ حاصل کیا گویا

وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شرعی کے بغیر بلا واسطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT)

اپنی خوبیوں کا اظہار بھی حُپ جاہ یعنی واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم

جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ ظاہر ہے بچیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھلا

کر یا بچے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف متوجّہ کر کے واہ واہ اور داد و تحسین ہی

کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں خُصماً بڑوں کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت ہوتا

ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت حُپ جاہ میں مُجکلاً نظر آ رہی ہے۔ اپنی عزّت

بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہم پروردگار کا چاہنا ہے کہ ہم اس کا اجر حاصل کریں۔

مساجد و مدارس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلک (مُذْ-لِک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجہ ہی نہیں۔ **اللہ** کے مَحْبُوب، دَانائے غُیُوب، مُنْزَہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّ وَجَلَّ و سَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”دو بھوکے بھیرے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ کُتِ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔“

(جامع ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۶۶ حلیہ ۲۳۸۳)

**میں نماز جمعہ تک سے محروم تھا**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کُتِ جاہ و مال  
 دل سے مٹانے کی گروہن پیدا کرنے کیلئے تبلیغ  
 قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

**دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! پُٹناچہ گو جُرا نوالہ (صوبہ پنجاب) کے مقیم ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فرنگی فیشن میں لٹھری ہوئی گناہوں بھری زنجیر لگا کر گزار رہا تھا اور بُری صحبت کے باعث **مَعَاذَ اللہ** مزوِجِل شراب پینے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ کو پاک روزہ داروں کا حافظ بنایا اس پر وہ مجھ کا ہے۔

کا بھی عادی ہو چکا تھا۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نمازِ جمعہ تک نہ پڑھتا، میں قرآنِ پاک کا حافظ تھا مگر کم و بیش ۱۲ سال سے قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعث تقریباً قرآنِ پاک مجھے بھلا دیا گیا تھا۔ بہر حال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہو گئی۔ ان کے حسنِ اخلاق اور شفقت بھرے انداز سے میں بڑا متاثر ہوا، انہوں نے مجھے مدینہ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی میں نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے روزگار ہوں، معاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا انتظام کر دیا۔ **الحمد للہ** عزوجل! اس طرح میری سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہو گئی۔ وہاں کے رُوح پرور منظر اور سنتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دُعا نے **الحمد للہ** عزوجل! میری زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماعِ پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جس نے میرے



فرمانِ مصطفیٰ: "مَنْ تَلَّى هَذِهِ الْآيَةَ فِي رَجُلٍ مِنْكُمْ بَلَغَ مِنْهُ عِلْمُهُ بِمَا فِي بَيْتِهِ نِصْفَ الْإِيمَانِ"۔

ظاہری وجود کو بھی سنتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جملِ مدنی ماحول سے وابستگی کی برکتوں سے میں نے بھلایا ہوا قرآنِ پاک بھی حفظ کر لیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جملِ مادِ تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے حساب سے مجھے "پنجاب ملکی" کی مجلس میں ایک ذمہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصل ہے۔

گنہگارو آؤ، سہ کارو آؤ گناہوں کو دیکھا بھڑا مدنی ماحول  
بلا کر مئے عشق دیکھا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفیٰ مدنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**یارسِ مصطفیٰ** غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرما۔ **یا اللہ** غزوہ جمل ہمیں مدنی قائلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔ **یا اللہ** غزوہ جمل ہمیں اخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر، حُبِ جاہ و مال اور ریاکاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے ساتھ ساتھ خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قبول فرما۔ **یا اللہ** غزوہ جمل ہم کو اور ساری امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بخش دے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 آمَنَّا بِعُودِ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُعْتَكِفِينَ کی 41 مَدَنی بہاریں

دنیا کے مختلف ممالک کے جد اجد اشہروں کے اندر تبلیغ قرآن و سنت کی  
 عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے ہونے والے اجماعی  
 اِمْحَکَاف میں کی جانے والی مُعْتَكِفِین کی تربیت سے ہر سال مُعَاشرہ کے نہ  
 جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد گناہوں سے تائب ہو کر یہ مَدَنی جذبہ: ”مجھے  
 اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ لیکر اُٹھتے اور پھر  
 اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، ان تائبین کے  
 مَدَنی جذبات کی جھلکیاں آئندہ صفحات پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے  
 اپنے انداز میں لکھا تھا، سب مدینہ عُنْفِی عِنْدَہ (راقمُ الحُرُوف) نے ضرورتاً تَصَرُّف  
 کر کے پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان مہیا کرنے کی حقیر سی کوشش کی ہے۔

(وَرَقَ النِّسَى.....)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جس نے مجھ پر ایک بار اُتو پات چلا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## نُروُد شریف کی فضیلت

**اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب غُزُو جُلُود

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، جس نے مجھ پر سو مرتبہ نُروُدِ پاک پڑھا  
اللہ تعالیٰ اُس کی دُونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ  
ہے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت فہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمعُ الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۱) شکاری خود شکار ہو گیا!

عطار آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا

خلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس گھرانے میں جہالت  
کا گھپ اندھیرا تھا معاذ اللہ غُزُو جُلُود صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بُرا بھلا کہنا کا رِثواب  
سمجھا جاتا تھا۔ میں بھی اس ضلالت میں پوری طرح پھنسا ہوا تھا مگر قدرت کو کچھ اور  
ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ



**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پکڑے گا یا دعا پھیل گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطار آباد) میں بڑی دھوم دھام سے رَمَضَانُ**

**الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005) کے آخری عشرہ کے اجتماعی اعحکاف کا**

اہتمام کیا گیا تھا، ہمارے محلّے کے چند لڑکے بھی اسی فیضانِ مدینہ میں مُعْتَكِف

تھے۔ انہیں تنگ کرنے کی غرض سے میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلا گیا۔ وہاں

سُخّیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، میں تاک میں بیٹھ گیا کہ موقع ملے تو

شرارت شروع کروں کہ اتنے میں ایک عاشقِ رسول نے مجھے بڑے ہی

پیارے اور دل نشین انداز میں حلقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نرمی اور عاجزی کے

باعث میں انکار نہ کر سکا اور حلقے میں بیٹھ گیا اور مُبَلِّغ کا بیان دھیان سے سننے لگا۔

اُس کے بیان میں عجیب کشش تھی میں آہستہ آہستہ بیان کے مدنی پھولوں کے بحر

میں گرفتار ہوتا چلا گیا۔ عاشقانِ رسول نے مجھے بقیہ دنوں کے اعحکاف کی

دعوت دی، میں نے حامی بھر لی اور میں اعحکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل

ہو گیا۔ ”لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا“ کے مصداق خود ہی شکار ہو کر رہ

گیا۔ میرے لیے اعحکاف میں بھی کچھ نیا تھا۔ دورانِ اعحکاف مجھے

معلوم ہوا کہ میں تو بھٹکا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے باطل عقائد سے توبہ

کی، کلمہ طیبہ پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے سفینہ اہلسنت میں سوار ہو کر جانب



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کچھ نہ پیدہ نہ کیا نہ کچھ عطا نہ کیا اس پر اس رحمتیں بھیجتے ہیں۔

مدینہ رواں دواں ہو گیا۔ میں نے چہرے کو مدنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا ہے۔ 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کر کے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق حلقہ ذمہ داری پر فائز ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب نئی اُمّنگ اور جدید ترنگ کے ساتھ اپنی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق و صداقت کی راہ دکھائے۔

۱ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ختم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکَافِ  
دُور ہو گی گناہوں کی شامت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکَافِ  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(۲) میں نے کئی بار خود کشی کی کوشش کی تھی

تحصیل فُجَاع آباد ضلع ملتان (حال مقیم باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی

بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، ”میں والدین کا تَعَاذُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنجہائی درجہ کا گستاخ  
تھا، کرکٹ اور بلیئر ڈکھینے میں دن برباد کرتا اور رات وڈیو سنٹر کی زینت بنتا۔ ماہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے مجھ پر ۹۰۰ سالہ عہدِ مہمانی عطا فرماتا ہے۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچا دی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذ اللہ غزوہِ خُجُلیٰ کئی بار خودکشی کرنے کی سعی کی مگر الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہِ خُجُلیٰ ناکامی ہوئی۔ اللہ غزوہِ خُجُلیٰ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں اِعْحِکَاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اِعْحِکَاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ میں ہونے والے اجتماعی اِعْحِکَاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُفْتَكِف ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہِ خُجُلیٰ اجتماعی اِعْحِکَاف کی برکتوں کے کیا کہنے!، میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں گسا گسایا گیا تھا، مگر تربیتی حلقوں، سنتوں بھرے بیانوں اور عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور چاند رات کو خوب رو رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنتوں کی تربیت کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تینوں دن راہِ خدا غزوہِ خُجُلیٰ



عمر مان مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو تنہا پڑنا اور ہر سو کہ تمہارا ڈرود تم تک پہنچتا ہے۔

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آ کر اتنی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھرے ہوئے تھے اور تصویر حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلُّ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مشاورت کا نگران ہوں۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلُّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید 126 دن کے ”امامت کورس“ کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے استقامت کا مُلتجی ہوں۔

بگڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھو پیر روڈ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور اس کے بعد دعا پڑھے اور اس کے بعد دعا پڑھے اور اس کے بعد دعا پڑھے۔

”گرل فرینڈز“ بنا رکھی تھیں، گندی ذہنیت کا عالم یہ تھا کہ روزانہ ہی تنگی فامیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں میں نے زندگی میں عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا رستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں **فیضانِ المبارک** کے آخری عشرے کا اجتماعی اجتماع نصیب ہو گیا، فیضانِ مدینہ کے مدنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں **مدنی انقلاب** برپا ہو گیا۔ **الحمد للہ** غزوہِ جمل میں نے نماز سیکھ لی اور پانچویں وقت باجماعت نماز کا پابند ہو گیا۔ میں نے دو مساجد میں **فیضانِ سنت** کا درس شروع کر دیا۔ **الحمد للہ** غزوہِ جمل اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجد کی مشاورت کا ذیلی نگران بنادیا۔ اور محمدیہ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بزرگت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، **ہدایتِ قرآنی** کا دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم** کا خواب میں دیدار ہو گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

جسے چاہا جلوہ دکھا دیا، اسے جامِ عشق پلا دیا جسے چاہا نیک بنادیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے

جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نورِ پاک کی لڑت کرے تاکہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

#### (۴) اعتکاف کی برکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ گلیان (مہاراشٹر، احمد) کی مبین مسجد میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے اجتماعِ اِعْتِكَاف میں ایک نو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعْتِكَاف کی سعادت حاصل کی۔ سُنّتوں بھرے بیانات، کیسٹ اجتماعات اور سُنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعْتِكَاف کی برکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آ گیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد ابھی تک کُفر کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے چنانچہ اِعْتِكَاف سے فارغ ہوتے ہی انہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشش شروع کر دی دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کو اپنے گھر بلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْجِلْ وَالِدِیْنِ، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مشتمل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہٴ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

کَؤُل دِیْن کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَاف،

فَضْلُ رَبِّ سے زمانے پہ مچھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَاف،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مکتبہ کی 41 مئی 1471 (مکتبہ کی 41 مئی 1471)

## (۵) میں پکا دنیا دار تھا

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکا دنیا دار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دھن کمانے کی دھن سوار رہتی تھی، عملی دنیا سے بہت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ خلد بعض عاشقانِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی اور رمضان المبارک میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے اجتماعی اعتکاف کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہت منجھے ہوئے تھے، گویا مایوس ہونا نہیں جانتے تھے، انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے نیکی کی دعوت دے کر اپنا ثواب گھرا کرتے رہے! اُن کی پیہم انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکے دنیا دار کا دل بھی آخر کار تسبیح ہی گیا اور میں آخری عشرہ رمضان المبارک (غالباً ۱۴۱ھ - 1990ء) میں اُن کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ مجھ دنیا دار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقعی عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہ خلد میں نمازی بن گیا، میں نے داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ محمدیہ نعت کیلئے ایک بات عرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا



حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "معتکفین کی 41 مدنی بہاریں"۔

حرام ہے۔ سو اتفاق سے اعتکاف والی مسجد کے استنجہ خانوں کا رخ غلط تھا۔  
میں نے رضائے الہی عز و جل کی خاطر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بلوا کر اپنی جیب سے  
اخراجات پیش کر کے استنجہ خانوں کے رخ درست کروائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ  
اعتکاف کے بعد سے اب تک کئی بار عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں کی تربیت  
کے مدنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

’حب دنیا سے دل پاک ہو جائیگا‘، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
جامِ عشقِ نبی ہاتھ میں آئیگا، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۶) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے

راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لب

لُبّ ہے، میں اُس وقت دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے محلے کی بلال مسجد میں  
رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۱ھ - 2000ء) کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔  
وہاں ہم 14، 15 افراد مُعْتَكِف تھے غالباً 28 رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو بعدِ نمازِ ظہر میرے  
بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے چارے شرافت کی وجہ سے ہماری شرارت کا نشانہ بنا کرتے  
تھے) تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ سلام دُعا





فرومان مصطفیٰ اور صلوات اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔ ان کے لیے ایک قیام رکھنا ہے اور ان کے لیے ایک مکان ہے۔

کے بعد انہوں نے ہم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے  
برائے مہربانی کوئی نماز عید کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے  
لگے۔ اس پر انہوں نے کہا: اچھا چلے نماز جنازہ کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس!  
ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر انہوں نے ہمیں نماز کی مشق (practical)  
کروائی۔ اس سے ہماری بہت ساری غلطیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت  
ہی اُحسن انداز میں انہوں نے ہمیں نماز عید اور نماز جنازہ کا طریقہ سکھایا۔  
ہمارا دل بہت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصلِ اعتراف یہی تھا کہ ہمیں  
مبلغِ دعوتِ اسلامی کی برکت سے مختلف نمازوں کے اہم احکام سیکھنے کو مل گئے۔ عید  
کی نماز میں مجھے مسجد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی  
تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ  
اس میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر لڑکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رُکوع  
ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مبلغِ دعوتِ اسلامی پر کہ انہوں نے اعتراف میں نماز  
عید کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اس موقع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی  
اہمیت مجھ پر خوب واضح ہو گئی۔ میں نے اُن مبلغ سے عید کی ملاقات پر عرض کی،  
مجھے بھی اپنے جیسا بنالیتے۔ انہوں نے نہایت ہی محبت کے ساتھ میری





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس علم کو جو پروردگار نے تم پر امت پرمت بھیجے گا۔

حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی انفرادی کوشش سے آہستہ آہستہ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول** میں آگیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر شعبہ **تعلیم کا علا قائی ذمہ دار** ہوں۔

ہاں جنازہ و عید، اس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجد چلیں کیجئے اعکاف  
قلب میں انقلاب آئے گا آنجناب، آپ بہت کریں کیجئے اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷) **میری آنکھوں میں آنسو آئے!**

جناب آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: میں نے **رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ** (غالباً ۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اجتماعی اعکاف** کی برکتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کی، میرے اندر بہت ساری بُرائیاں تھیں جن سے میں نے توبہ کی اور کافی حد تک بُرائیوں میں کمی آئی، مجھے سنت کے مطابق کھانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا تھا، **اعکاف** میں دیگر سنتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سنتیں بھی سکھائی گئیں۔





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جب تم زمین (میں) سے کھانا کھاؤ تو اس میں سے کچھ کھانا کھاؤ۔

بالخصوص ایک مبلغ کو سادگی کے ساتھ سنت کے مطابق کھانا تناول کرتا دیکھ کر نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے! اس بات کو تادم تحریر لگ بھگ تین<sup>۳</sup> سال ہو چکے ہیں مگر الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْا حُلَّ آج تک سنت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔  
بِقُدْرَتِہٖ تَعَالٰی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔

سُنَّیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام  
مان لو بات اب تو ہری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۸) عاشقانِ رسول کی شَفَقَتوں نے لاج رکھ لی

انڈور شہر (M.P. احمد) کے ایک فیشن اہل نو جوان آوارہ اور ماڈرن دوستوں کی صحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اِجتماعی اِغْوِکاف میں بیٹھ گئے۔ عاشقانِ رسول کی شَفَقَتوں نے لاج رکھ لی، گناہوں سے توبہ کی سعادت مل گئی، چہرے پر دائرہ جگمگانے اور سر پر عمامہ شریف کی بہاریں مسکرانے لگیں۔ سنتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملاشی کہ مبلغ بن گئے۔ یہ لکھتے وقت علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت



غیر جان بچانے کے لیے: (مصلحتی نقطہ نظر سے) اس طرح کے لوگوں کو چھوڑ دینا شرعی ہے جسے جان بچانے کے لیے کسی کی قتل و کشت کی ضرورت ہو۔

سے سنتوں کی برکتیں لوٹ اور لٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم رُحمتوں کی چلو ہندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

لوٹنے پر کتیں سٹوں کی چلو، مذنی ماحول میں کر لو تم اعزکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۹) کمیونسٹوں کی توبہ

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا

خلاصہ ہے کہ یوں تو سنگھ کے قریبی شہر عطار آباد (جیکب آباد) میں تبلیغِ قرآن

وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر

مَدَنی کام بہت کم ہو رہا تھا، عطار آباد کے اسلامی بھائی تنظیمی طور پر بے حد کمزور

تھے۔ سکھر سے مبلغین کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ اس مطالبے کے پیش نظر رمضان

المُبَارَك ( ۱۴۱۰ھ - ۱۹۹۰ ) میں عطار آباد کے اندر خوب انظر ادوی

کوشش کرتے ہوئے ہم نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو اجتماعی

اعنکاف کے لئے ستمبر آنے کی دعوت دی، جس کی برکت سے عطار آباد کے

کثیر اسلامی بھائیوں نے منورہ مسجد ایشین روڈ سکھر میں اعیکاف کی

سعادۂ حاصل کی۔ قبل ازیں عطاء آباد کے کسی اسلامی بھائی کو فیضانِ سنت کا



خود جان مصطفیٰؐ پر اس حد تک ایمان نہ تھا جس نے اللہ پر ہر قسم کا یقین رکھنا شروع کیا۔

درس دینا بھی نہ آتا تھا! **لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** اس اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے 17 اسلامی بھائی مُعَلِّم و مُبَلِّغ بنے، چہروں کو داڑھی شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے ذمہ دار بنے۔ بعض **کمپوٹسٹ** (یعنی لادین) بھی کسی طرح سے کھینچ کر آگئے تھے **لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** انہوں نے اپنے کفری نظریات سے پکی توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیت کی۔

**لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** اس وقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جو کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۰ھ) میں اجتماعی اعتکاف کی برکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ اَلْاَوَّلِیَّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مبلغ بن چکے ہیں حتیٰ کہ بڑے بڑے اجتماعات بلکہ بین الاقوامی اجتماع میں بھی سنتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں اور مختلف صوبائی مجالس کے اہم ذمہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



غیر ملکی جہتوں نے (۱) ملکی وسائل پر قابضی، (۲) ملکی معیشت کی تباہ کاریاں، (۳) ملکی سیاسی بحران اور (۴) ملکی عوام کی ہولناکیاں کو اپنا جواز بنا کر پاکستان پر حملے کی کوشش کی ہے۔

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
خالی دامن مرادوں سے بھر جاؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰) اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر.....

کورنگی نمبر 6 باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے انفرادی کوشش کر کے اپنے بے نمازی اور کلین شیو 26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آخری عَشْرہٗ رَمَضانِ الْمُبَارَک (۱۴۲۱ھ - 2000ء) کے اجتماعی اِعتِکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ بٹھا دیا۔ بے نمازی اور سنتوں سے کوسوں دُور رہنے والے میرے بھائی پر اِعتِکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت سے وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پہنچ وقتہ نمازی بن گئے اور داڑھی مبارک سجالی۔ یہاں تک ان کا مَدَنی ذہن بن گیا کہ اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

میں نے آقا کی اُلفت کا جذبہ طے ہندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

راز بھی رکھنے کی سنت کا جذبہ ملے، ہمدانی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





ہر صحت مندرجہ ذیل میں اس کے پاس ہر ایک کو ہر روز اور ہر وقت سے دعا ہے کہ وہ اس کی نصیحتیں قبول فرمائیں۔

## (۱۱) مَرِگی کا مرض دور ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: بمبئی کی تحصیل گرلا (الحد) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ) میں ہونے والے اجماعی اعتکاف میں ایک ایسے اسلامی بھائی مُکلف ہو گئے جن کو ہر دوسرے دن مَرِگی کا دورہ پڑتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْجَلُ اِعتکاف کے دوران انہیں ایک بار بھی دورہ نہ پڑا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْجَلُ تادمِ تحریر آج تک پھر انہیں مَرِگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ان شاء اللہ ہر کام ہو گا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،

دور ہوگی بفضلِ خدا ہر بلا مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کے

ساتھ اِعتکاف کرنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْجَلُ آفتیں اور بلائیں دور

ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْجَلُ مَرِگی کا مرض ٹھیک ہو گیا کہ اُس کو مسجد میں دورہ ہی

نہ پڑا یقیناً یہ اُس پر اللہ غَزُوْجَلُ کا خصوصی کرم ہو گیا۔ تاہم یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے

کہ مَرِگی وغیرہ کا ایسا مریض جو بے ہوش ہو جاتا ہو اُس کو مسجد میں اِعتکاف نہیں



غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر روز کچھ ماس لے کر آتے اور پاکستان کے مختلف حصوں میں بکاتے ہو گئے۔

کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑ سکتا ہے مثلاً دورانِ نماز ہی دورہ پڑ جائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بالخصوص آسیب زدہ کو بھی اِحتِکاف نہ کروایا جائے کہ اُس کی وقت بے وقت کی اُچھل کود اور شور و غل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کو ایذا ہوتی ہے۔

## (۱۲) میں کلین شیو تھا

نصیر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں کلین شیو تھا، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب انفرادی کوشش فرمانے پر میں نے رمضان المبارک (۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِحتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِحتِکاف میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیمیاں ہو کر بہت رو دیا اور آئندہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزم مضبوط کیا، علامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارک سجا کر اپنے چہرے کو مدنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادم مشاورت (مکرم) ہوں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے مجھ پر ایک بار زورِ پاک چڑھا کر فرمایا کہ اس پر وہ شخص سمجھتا ہے۔

سینے کو ملیں گی تمہیں سنیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
لوٹ لو آ کر اللہ کی رُخسِ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۳) میری فلمی گیت گنگنانے کی عادت تھی

ڈرگ روڈ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: 25 برس) کی  
تحریر کچھ اس طرح ہے: میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،  
دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عاشقانِ رسول کے  
ہمراہ آخری عَشْرَہٗ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ مجھے  
اعتکاف کی بہت سی بڑکتیں حاصل ہوئیں۔ مِنْجُمْلَہٗ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں  
کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَوْنِی اِس کی  
جگہ نعت شریف گنگنانے کی عادت پڑ گئی۔ نیز زَبَانِ کَافِلِ مَدِیْنہ لگانے (یعنی  
بُری تو بُری غیر ضروری باتوں سے بھی بچتے) کا ذہن بنا اور اب حال یہ ہے کہ بچوں ہی منہ  
سے فضول بات سرزد ہوتی ہے بطورِ کفارہ جھٹ زَبَانِ پُر دُرود شریف جاری ہو جاتا  
ہے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائیگی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
بے جا بک بک کی فُصْلَت بھی نکل جائیگی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے تمہارا دل جو کچھ میں دیکھا ہے اس کو اپنے دل سے نکال دیا ہے۔

## (۱۴) ماڈرن نوجوان ترقی کرتے کرتے.....

بامیگنہ (بہی، الہند) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۹ھ - 1998ء) میں ہونے والے اجتماعیِ اعکاف میں ایک ماڈرن نوجوان نے (جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دس دن تک عاشقانِ رسول کی صحبت کا خوب فیض اٹھایا مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک کا نور چہرے پر چھایا، ہنر سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا، اعکاف کی برکتوں نے ان کو سنتوں کا عظیم مبلغ بنایا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عز و جل وہ دین کی خدمتوں میں ترقی کرتے کرتے تادمِ تحریر ہندو مکتی کا بیٹھ کے رکن کی حیثیت سے سنتوں کی بہاریں لگانے میں کوشاں ہیں۔

ساری فیشن کی مستی اتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف  
زندگی سنتوں سے نکھر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۱۵) میں نے نشے بازی کیسے چھوڑی!

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزہ پاک چڑھا ہوا ہے، جسے کاہل نہ بھول گیا۔

کا خلاصہ ہے: میں بے نمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدرسۃ الاولیاء ملتان) (۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵ء) میں حاضری کی سعادت حاصل ہو گئی، وہیں نیت کی کہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اِعتکاف کروں گا۔ پچنانچہ باب المدینہ پہنچ کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر آخری عشرۃ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵ء) کا اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچہ کافی ذہن بنا تھا مگر اِجماعی اِعتکاف کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پکی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شروع کر دی، ہاتھوں ہاتھ بزرگمانہ شریف بھی سجالیا۔ اِعتکاف کے بعد جب حیدر آباد آیا تو مجھے داڑھی اور بزرگمانہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رہ گئے! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نشے کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بساط بھر دعوتِ اسلامی کاملہ کی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں شریعت کورس کر رہی ہے جبکہ میرے دو مدنی مائے مدرسۃ المدینہ میں





قرآن مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے محمدؐ کو ایک ہندو پاک پر معاف فرمایا اس پر ہمیں کھانا ہے۔

قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔

گر مدینے کا غم چشمِ نغم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
مَدَنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۶) یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے!

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا

لُبُّ لُبَاب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا۔

بس گناہوں بھری زندگی میں بدمست رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔

اللہ عز و جل کے کروڑہا کروڑ احسان کہ ہمارے شہر میں تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع ہوا اور پہلی بار دعوت

اسلامی کی طرف سے (۱۴۱۶ھ - 1995ء) شبِ مَدَاعَات کا سنتوں بھرا

اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں عاشقانِ رسول کے

داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّت بھری ملاقاتوں نے مجھے

دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی

کبھی شرکت کی تو فیضِ نبویؐ کی کرمِ مَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۶ھ - 1995ء) کی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ ہر عورت کو چاہئے کہ اس کے سر پر کچھ نہ لگائے۔

ستائیسویں شب آنچلی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی اجتماعی دُعا میں حاضری دی، اختتام پر اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اِصحکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اس لئے میں نے تجسس کے ساتھ پوچھا، یہ اِصحکاف کیا ہوتا ہے؟ اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے اِصحکاف کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض اِصحکاف کی مَدَنی بہاریں بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئے جانے والے اِصحکاف کے احوال سن کر میں نے دل میں پکی نیت کر لی کہ ان شاء اللہ غزوہٗ بَیِّنِ آئندہ سال اِصحکاف میں ضرور بیٹھوں گا۔ پچنانچہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۷ھ - 1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو آٹھری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ دس شبانہ روز عاشقانِ رسول کی مَحَبَّت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا

جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اِصحکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا فائدہ نہیں دیا، میری





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں کی ہو گم ہزاروں ہر سو کو تمہارا زاد و گم تک پہنچا ہے۔

سمجھ میں آ گیا چنانچہ باب المدینہ کراچی آ کر جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا، نئی  
کہ دورۂ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب  
المدینہ) میں (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میری دستار بندی کی گئی۔ اور تادمِ تحریر میں  
دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) مدرسے کی خدمات انجام دے رہا  
ہوں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اعتکاف کیا ہوتا ہے! آج وہ عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کرنے کی برکت سے نہ صرف عالمِ بلکہ ”عالمِ گز“ بن گیا یعنی عالمِ بننے کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں بحیثیتِ مدرسِ درسِ نظامی کے اسباق پڑھا کر دوسروں کو عالم بنانے والا بن گیا۔

سُنَّہیں یکہ لو زُحمتیں لو ث لوہ منڈنی ماحول میں کر لو تم اعکاف  
علم حاصل کرو پڑکتیں لو ث لوہ منڈنی ماحول میں کر لو تم اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۷) میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں !

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے:



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اَلْعَزِيزُ الَّذِي يَنْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَرِّ دِيَارِهِمْ وَفِي ظَهْرِ دِيَارِهِمْ وَفِي ظَهْرِ دِيَارِهِمْ وَفِي ظَهْرِ دِيَارِهِمْ

کس گناہ کا تذکرہ کروں! **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں سُستی،  
وڈیو گیمز کا شوق، T.V. پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت  
یہاں تک کہ میں پُوریاں بھی کیا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے آخری عشرِ مَظانِ  
الْمُبَارَك (۱۴۲۱ھ - 2000ء) میں جامع مسجد آمینہ (تخلیل کارڈن اوکھائی  
کلیکس، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ  
مجھے اجماعی اِعْوِکاف کی سعادت مل گئی۔ میں نے آمینہ مسجد کی دوسری  
منزل پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ میں داخلہ لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**  
عَزَّوَجَلَّ عالمی مَدَنی مرکزِ فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجماع  
میں شرکت کرتا رہا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی  
مَدَنی ماحول بن گیا میں گھر کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ  
سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلایا کرتا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک  
حفظ کر لینے کے بعد تادمِ تحریر جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی کر رہا ہوں۔ مَدْرَسَةُ  
الْمَدِیْنَةِ میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذیلی مشاورت کے نگران کے  
ماتحت رہ کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے  
مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزِ پاک کی نعت کہے تاکہ یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
عزوجل <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم</sup>  
تم پہ فضلِ خدا، لطفِ سرکار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم</sup>

### (۱۸) اعتکاف کی برکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا

ہند کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا لبِ لباب ہے کہ  
چتر اڈرگہ (صوبہ کرناٹک، الہند) کی ”مسجدِ اعظم“ کے خواتین اور کچھ مقامی مسلمان  
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں  
بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بہت مشکل سے وہاں رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں  
اجتماعی اعتکاف کی اجازت ملی۔ دو خواتین کے صاحبزادگان بھی ساتھ ہی  
مُعْتَكِف ہو گئے۔ مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جَدْوَل کے مطابق سب سے بھرے حلقے  
بہتوں بھرے بیانات، نعتوں کی دھوم دھام، رقص انگیز دعائیں اور کثیر مُعْتَكِفین کا  
خُسنِ انتظام دیکھ کر خواتین صاحبان حیران رہ گئے اور اس قدر متاثر ہوئے کہ آخری  
دن تمام مُعْتَكِفین کو تحائف و گل پوشی سے نوازا۔ دعوتِ اسلامی ان سب کی  
سمجھ میں آ گئی اور ان حضرات نے اپنے زیرِ توجہ عظیم الشان ”مسجدِ اعظم“ میں  
دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمل طور پر چھوٹ دے دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ



خیر جانِ مصطفیٰ! (الحمد للہ) یہاں ہم نے کتاب میں جو پندرہ سال کا مذہب کی برکت ۲۰۲۱ء کی سیرت کے سلسلہ میں لکھا ہے اسے اردو میں لکھا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ مسجدِ اعظم اُس شہرِ کائناتِ مدنی مرکز بن گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ  
دونوں مَعْوَلیوں کے صاحبزادگان نے اپنے چہروں کو داڑھی مبارک سے آراستہ  
کر لیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

مَزَّوَجَلَّ  
ڈکر کرنا خدا کا یہاں صبح و شام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
پاؤں کے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۹) اَعْتِکَافِ کَا فِیضِ اِنْگِلِیْنڈ پھنچا

شکرِ شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُٹ  
لُباب ہے نَزْمُضَانُ اَلْعُبَارِک (۱۴۱ھ-1990) میں میرے بہنوئی کی  
انگلیش سے شکر (باب الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجہ  
دلانے پر میں نے ان پر انگریزی کو شش کرتے ہوئے انہیں عاجز  
رسول کے ساتھ اجماعی اِعْتِکَاف کی بڑکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں  
نے ہاتھوں ہاتھ حامی بھر لی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مُعْتِکِفِ ہو گئے۔ ایک خالص  
انگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعْتِکَاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنتیں اور ضروری احکام سیکھے، قَبْر و آخرت کے احوال سنے تو





عزیزانِ مصلحت! یا صلوات اللہ علیہم اے علمائے کرام! عازروں! پاکستان کے لیے سچے اور پاک و جانناہرے کھوں کیلئے ضروری ہے۔

مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ  
 اجماعی اعتکاف کی بَرَکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قرآن  
 و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آگئے۔  
 چہرے پر داڑھی سجالی، عمامہ شریف سے سر بہرہز کر لیا، فیضانِ سنت کا  
 درس اور بیان سیکھ کر دورانِ اعتکاف ہی سُنَّوں بھرا بیان کرنے لگے! انگلینڈ  
 میں جا کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی  
 کاموں کی دھومیں مچانے کی نیت کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر وہ انگلینڈ میں  
 مبلغِ دعوتِ اسلامی ہیں، **بَارِہ مَدَنی کاموں** کے ذمہ دار ہیں، ان کے بچوں کی  
 امی (یعنی میری بہن) بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر انگلینڈ جیسے حیا سوز  
 ماحول میں رہتے ہوئے بھی مَدَنی مُقَرَّب اُڑھتی ہیں، خود دُرست قرآنِ پاک  
 سیکھ کر اب مَدَرَسۃ المدینہ بالغات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اسلامی  
 بہنوں کے مَدَنی کاموں کی تنظیمی ذمہ دار ہیں۔

کر کے ہمت مسلمانو! آجاؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

اُخروی دولت آکا جاؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : ہمارے ہر ایک مرد پر واجب ہے کہ وہ نماز میں کھڑے ہو کر تہجد پڑھے۔

## (۲۰) میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیل کمالیہ ضلع دارالسلام (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ان دنوں میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ کلاس میں ہمارا ایک فرینڈ سرکل تھا، ہم سب سکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن مل جل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے۔ گانے سننے کا تو اس قدر چسکا تھا کہ رات گانے سنتے سنتے سونا اور صبح جاگتے ہی سب سے پہلا <sup>مزدجل</sup> **كَامَعَاذَ اللّٰہِ** یہی منجوس گانوں کو سنتا، فینسی لباس پہن کر ہم مل جل کر <sup>مزدجل</sup> **كَامَعَاذَ اللّٰہِ** <sup>مزدجل</sup> **كَامَعَاذَ اللّٰہِ** لڑکیوں کو چھیڑتے اور خوب بدنگاہیاں کرتے۔ میں نے ماں کی بات تو کبھی مانی ہی نہیں، سمجھاتی تو الٹا بے چاری کے گلے پڑ جاتا۔ والد صاحب نماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکمہ دے دیتا۔ آہ! کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے! پوچھو تو اصلاح کی دُور دُور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ <sup>مزدجل</sup> **اللّٰہ** جل میرے بڑے بھائی جان کا بھلا کرے انہوں نے میری دھمیری کی اور مجھے **رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ** کے آخری عشرہ کے اندر **اعتراف** میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ یقین مانئے مجھ آوارہ اور ناکارہ کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ **اعتراف** کیا ہوتا ہے! میں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر انہوں نے کسی طرح





**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلی اللہ علیہ وسلم) پروردگار شریف پر صراطِ حق پرست کیجیگا۔

بھی پہلا پہلا کر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (سرمد آباد) میں ہونے والے **اجتماعی اعحکاف** میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بالکل بھی دل نہ لگا اور میں بھاگنے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سرورِ آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ روحانی سکون ملا کہ چاند رات کو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں فیضانِ مدینہ میں گزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا

میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۱) **اعحکاف کی بدکت سے گھٹنوں کا ورد چلا گیا**

**جامعۃ المدینہ** (باب المدینہ، کراچی) کے ایک طالب علم کا کچھ اس

طرح بیان ہے: آخری عشرۃ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں مجھے

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز

**فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ، کراچی) میں **اعحکاف** کی سعادت حاصل ہوئی۔

وہاں میری ملاقات ایک بابا جی سے ہوئی، انہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے



فروغی جھنگی: ۱۰ ملین روپے کی رقم پر کھلی طرح دھوکا دیا، پاکستان کے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو کی شائع ہوئی جس میں فروغی جھنگی نے کہا کہ ان کے پاس ۱۰ ملین روپے کی رقم ہے۔

کھٹوں میں درود تھا، جب میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں **إِعْوِكَاف** کیلئے آیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جَل اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ میرے گھٹوں کا درود دور ہو گیا۔

دُورِ داناگوں میں ہو، دُورِ دُشمنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، منہ فی ماحول میں کرلو تم اعجاز کاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۲۲) داڑھی سجی، "سرسبز" ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ٹوساری (صوبہ گجرات،  
الہند) کے ایک ماڈرن اسلامی بھائی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،  
دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ (رَمَضانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۳ھ۔

2002ء) میں ہونے والے اجتماعی **إِعْصَاف** (سُورت، گجرات) میں مُعْتَكِف ہوئے۔ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے **تَرْتِیْ جَدْوَل** کے مطابق لگنے

والے سنتوں بھرے حلقوں، رقت انگیز دعاؤں اور ذکرو نعت کی پرسوز صداؤں نے ان کا دل مَوہ لیا، **عاشقانِ رسول** کی صحبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات۔

داڑھی مبارک بھی عمامہ شریف سے سرسبز ہوا اور ترنگی کے منازل طے کرتے ہوئے



غیر مسلمین مسکنین (اصلی و ذیلی) اور مسلم (مجموعہ و فرد) کو شریعت کے احکامات کی تعمیل کی ضرورت ہے۔

تادم تحریر اپنے شہر کی معاشرت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

سُنّتوں کی تم آ کر کے سوغاتِ لومندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
آؤ بختی ہے رحمت کی خیراتِ لومندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
(۲۳) جیسے مرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی  
عبدالرزاق عطاری جو کہ ٹنڈو جام ایگریکلچرل یونیورسٹی کے لیبر اینچارج تھے، ان  
کے دو بچے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور  
سُنّتوں سے دور تھے اور ذہن مکمل طور پر دنیا داروں والا تھا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں  
انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اجماعی اعتکاف میں شرکت کی  
دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچوں کی اتنی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں  
اگر میں اعتکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ  
آجائیں گی۔ پُچھا نہ وہ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (غالباً ۱۴۱۶ھ - 1995ء)  
میں فیضانِ مدینہ (حیدر آباد) کے اندر عایشانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو



قرآن مجید: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ (میں نے تم پر اور تمہارے دوسرے رسولوں کے گناہوں سے عافیت مانگی ہے۔)

گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنتوں بھرے بیٹانوں، رِقت انگیز دعاؤں اور ہر سوز  
نعتوں نے ان کے قلب میں **مَدَنی انقلاب** برپا کر دیا! انہوں نے گناہوں سے  
توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مبارک و عمامہ شریف سے آراستہ  
ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ **اعتکاف** کے دوران ہی رُوٹھی ہوئی بچوں کی  
امی بھی واپس آ گئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی ختم ہو گئیں۔ **اعتکاف** کی  
برکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گئے۔ داڑھی زلفوں،  
عمامہ شریف اور **مَدَنی لباس** میں نظر آنے لگے۔ **مَدَنی قافلوں** میں سفر بھی کئے۔ اور  
**مَدَنی ماحول** میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات ۲۷ ربیع النور شریف  
عالمیاً ۱۴۱۶ھ۔ 1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ؕ ان کی  
خوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مصرع تھا:  
”جیسے مرے سرکار سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں ایسا نہیں کوئی“ **اللہ** عزوجل کسی ان  
پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن سَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

گور تیرہ کو تم جگمگانے چلو **مَدَنی ماحول** میں کر لو تم **اعتکاف**

راخیں روزِ محشر کی پانے چلو، **مَدَنی ماحول** میں کر لو تم **اعتکاف**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





عزوجل علیہ السلام کی ایک ناک نہ ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ پڑا ہو پاک نہ رہے۔

**عبرتِ ناکِ روایت** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ واقعہ واقعی اپنے اندر عبرت کے کئی مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔

مرحوم عبدالرزاق عطار علیہ رحمۃ اللہ الباری خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قبل مدنی ماحول میسر آ گیا اور یقیناً وہ بندہ مقدر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے راہِ راست پر آ جائے اور سنتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بد نصیب ہے وہ شخص جو لٹھا بھلانیکیاں کرنے والا اور سنتوں کے راستے پر چلنے والا ہو کر مرنے سے تھوڑے ہی عرصے قبل **معاذ اللہ** عزوجل ماڈرن ہو جائے اور

گناہوں میں پڑ کر **مدنی ماحول** سے دور جا پڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذمہ دار فرد سے ناراض کروا کر یا یوں ہی سُستی دلا کر یا دُنیوی کاروبار میں خوب پھنسا کر یا شادی وغیرہ کا جوش دلا کر مدنی ماحول سے دور ہونے کا مشورہ دے تو اس حدیثِ پاک پر (جو ان شاء اللہ عزوجل ابھی بیان کی جائیگی) غور فرمالیا کریں کیوں کہ مشاہدہ یہی ہے کہ ایک بار **مدنی ماحول** میں رَچ بس جانے کے بعد دور ہونے

سے **معاذ اللہ** عزوجل نیک اعمال پر قائم رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: جب **اللہ** عزوجل کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے





موت کی حالت پر مرے۔۔۔ جب ایسا (خوش نصیب اور نیک) شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے، وہ اُس وقت اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اُس کی ملاقات کو۔۔۔ جب اللہ عزوجل کسی کے ساتھ مُہائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل اُس پر ایک شیطان مُسلط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اُٹکنے لگتی ہے (اور یہ شخص) اللہ عزوجل سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عزوجل اُس سے ملنے کو۔

(مُلَعَّصاً فَرَّخُ الصَّلَوْر ص ۲۷ مرکز اہلسنت ہرکات رضاحند)

## (۲۴) مجھے گمراہ لے کر سے نکال دیتے تھے

**مُظفَّر گڑھ** (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح

کہنا ہے: میں بہت زیادہ بگڑا ہوا لڑکا تھا، رات کو جب تک گانوں کی تین چار کیسیٹیں نہ سن لیتا نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتا، گمراہ لے بیزار ہو کر گھر سے





فرمانِ محکمہ: (اسلامی مشعل علیہ السلام) جس کے پاس میرا کمرہ ہے اس سے ملے گا اور پاکستان کا معنکھن و مینڈاٹک ہوگا۔

**نکال دیتے۔** دو ایک دن ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا اس کے بعد ترکیب بن جاتی۔

الغرض زندگی کے دن انتہائی غلط انداز پر برباد ہو رہے تھے۔ میرے کزن تادم تحریر

تبلیغ و قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے علاقائی

مشاورت کے نگران ہیں، انہوں نے مجھ پر **انفرادی کوشش** کی اور آخری عشرہ

**رَمَضَانُ الْمُبَارَك** (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں آڈے والی مسجد (مظفر گڑھ) میں

مجھے **دعوتِ اسلامی** کے **اجتماعی اصحکاف** میں لا بٹھایا۔ باب المدینہ سے

آئے ہوئے ایک مبلغ کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر میں نے سابقہ گناہوں سے

توبہ کر لی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر سبز کر دیا۔ ۲۷

**ویں شب** سٹوں بھرے بیان کے بعد ہونے والی رقت انگیز دعاء نے دل پر

بہت زیادہ اثر کیا، مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور میں صبح تک روتا رہا۔ عید کے

دوسرے روز فجر کے وقت ابھی آنکھ نہ کھلی تھی کہ ایک بڑا بڑا خواب میں نظر آئے اور

انہوں نے میرا نام لیکر پکارا، ”فجر کا وقت ہو گیا اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے

ہیں!“ میں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کھل گئی

تو ہاتھ اسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور میں نے مسجد

میں جا کر باجماعت نماز فجر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے



خبر ملے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک بارہ زور پاک پڑھا تھا جس پر وہ مجھے بھلا ہے۔

حاضری دیتا رہا **اللہ عزوجل** نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ تادم تحریر جامعہ المدینہ (باب المدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اپنے درجہ میں مدنی انعامات کا تنظیمی طور پر ذمہ دار ہوں اور تحفہ نعت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ مجھ جیسے سخت گنہگار پر **اللہ عزوجل** کا خاص انعام یہ ہے کہ طلبہ کے جو 92 مدنی انعامات ہیں ان سبھی پر عمل کی سعادت حاصل ہے۔ سب اسلامی بھائیوں سے دُعا کے استقامت کی مدنی التجا ہے۔

چھوٹ جائے گی قلموں ڈراموں کی نعت، مدنی ماحول میں کرلو تم اعکاف

خوش خدا ہو گا بن جائیگی آخرت، مدنی ماحول میں کرلو تم اعکاف

صَلُّوا عَلَى الْخَطِيبِ ۱ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۲۵) مسجد کا خطیب بنا دیا

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ

اس طرح بیان ہے: میں نے **اللہ عزوجل** تہلیل قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَةُ المدینہ ہی میں قرآن پاک کی تعلیم

حاصل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پکا نمازی نہ بن سکا۔ **اللہ عزوجل** دعوتِ

اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری



غیر منان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے محمد بن عبد اللہ کو اپنا چمٹا سوا کہ وہ ہر امت کے نبی ہیں۔

عشرے کے اعحکاف کی سعادت ملی۔ تو دل پر مدنی

چوٹ لگی، غفلت کی نیند اڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کھلی اور میں نمازوں کا پابند ہو

گیا۔ اعحکاف کے سب مدنی قافلوں میں سفر کا ذہن بنا۔ میں بے روزگار

تھا، جس دن مدنی قافلے کی نیت کی ہماری یہاں کی مشاورت کے نگران نے

فرمایا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی

برکت یوں ظاہر ہوئی کہ جس مسجد میں ہمارا مدنی قافلہ گیا وہاں کی انتظامیہ کو مجھ

گنہگار کا بیان اور اندازِ دُعا بجا گیا اور انہوں نے مجھے اُس مسجد کا خطیب بنا

دیا اور یوں میرے روزگار کی بھی سبیل بنی۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فادہ نستی کا حل بھی نکل آئے گا، مدنی ماحول میں کرلو تم اعحکاف

روزگار اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جائے گا، مدنی ماحول میں کرلو تم اعحکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(۲۶) عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (مکرات، احمد) کے ایک ماڈرن نوجوان تھے، عمر غفلتوں میں

گزر رہی تھی، گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہو گیا، سب کرم یوں ہوا کہ ماہ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص کہ پروردگار پاک پر متا بہول کیا وہ جنت کا راست بہول کیا۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۳ ھ، 2002ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے ساتھ اجماعی اعتکاف میں بیٹھنا نصیب ہو گیا عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت کے کیا کہنے! سنتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دعاؤں اور پُر کیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلٹ گئی اور وہ مدنی جذبہ عطا ہوا کہ اعتکاف ہی کے اندر اُن کو درس و بیان کرنے کی سعادت مل گئی! واڑمی مبارک اور عمامہ شریف سجانے کی نیت کی۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ چونکہ کافی باصلاحیت تھے لہذا اسلامی بھائیوں نے متاثر ہو کر ان کو امیر قافلہ بنا دیا!

عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیاں مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
دور ہوں گی عبادات کی خاںیاں مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
(۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیں تہجد گزار بن گیا

سکھر (باب الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا  
لب لباب ہے: آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ ھ - 2004ء) میں تبلیغ



فرمانِ محکمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے تم پر ایک روزہ اور ایک ناکہ واجب فرمایا اور تم پر کھانا ہے۔

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں شرکت کی سعادت ملی۔ یکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جدول بنا ہوا تھا۔ جن میں نماز کے احکام اور روزمرہ کی سنتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صرف دس دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنتوں بھرے بیانات کی سماعت اور **عاشقانِ رسول** کی صحبت کی برکت سے فکرِ اثر نصیب ہوئی اور قلب میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہو گیا۔ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی انعامات** پر عمل کا جذبہ ملا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** دوسرا **مَدَنی انعام** پانچویں مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** پانچویں نمازیں پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنا لی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تہجد پر بھی استقامت حاصل ہے۔ **مَدَنی انعامات کا کارڈ** ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی ازبیدار رہتا ہوں۔

باجماعت نمازوں کا جذبہ ملے **مَدَنی ماحول** میں کر لو تم اعتکاف  
دل کا پتھر وہ غنچہ خوشی سے کھلے **مَدَنی ماحول** میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے محمدؐ اور خیرہ زور، پاک و عاشقِ نبیؐ آپ پر سر جھکی اور دل لہرایا ہے۔

## (۲۸) آقا پناہ دینا کرادیتے

**مٹھیاں** (کھاریاں، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے: میں عام نو جوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا

شوقین تھا۔ خوش نصیبی سے آخری عشرہ رمضان المبارک میں عاشقانِ رسول کے

ساتھ اجتماعی **اعترکاف** میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ عاشقانِ رسول کی

صحبت کی بھی کیا بات ہے! میں نے زندگی میں پہلی بار ایسا مَدَنی ماحول دیکھا

تھا، دل و جان سے **دعوتِ اسلامی** کا شیدائی ہو گیا۔ مجھے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، **اعترکاف** میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتا تھا۔ ۲۷

ویں شب آگئی، اجتماع ذکر و نعت ہوا، ذکر اللہ میں مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت

طاری ہو گئی پھر جب رقت انگیز دعا ہوئی تو میں نے آنکھیں بند کئے رو رو کر بس ایک

یہی تکرار کی، آقا پناہ دینا کرادیتے!“ یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی گوندی

اور ایک نورانی چہرے کی زیارت ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تو میرے آقا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرہ مبارک نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ آہ!

شریعتِ ہدایت نے اک آگ لگائی دل میں تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے بد میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو، جو کہ تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

**الْحَمْدُ لِلّٰهِ** غُزُو جَلِّ میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا تھا، میں نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شروع کر دی اور عمامہ شریف سجانے کی نیت بھی کر لی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ** غُزُو جَلِّ عید کے دن **عاشقانِ رسول** کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ تادمِ تحریر باب المدینہ کراچی حاضر ہو کر جامعہ المدینہ میں درسِ نظامی شروع کر دیا ہے، تعویذاتِ عطاریہ کا بھی کورس کر لیا ہے اور مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی طرف سے سوہنی ہوئی ذمہ داری کے مطابق تعویذات کا بستہ بھی لگاتا ہوں نیز جامعہ المدینہ کے اندر اپنے درجہ میں **مَدَنی قافلہ** ذمہ دار بھی ہوں۔

معلیٰ اللہ تعالیٰ ذلیہ والہ وسلم  
مگر تمنا ہے آقا کے دیدار کی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف  
معلیٰ اللہ تعالیٰ ذلیہ والہ وسلم  
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۹) حیرت ہے میں نے ڈبوا سنو کر کیسے چموڑ دیا!

لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا

خلاصہ ہے: میں بے تحاشہ فلمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈبوا سنو کر کھینے کا بخون کی حد تک شوق تھا کسی کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔



فرمانِ مصطفیٰ: ”مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمْلِكْ لَمْ يَمْسَسْ رَأْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (اگر کوئی نہ جنم دے گا نہ مال کا مالک ہوگا نہ اس کا سر زمین پر چھوئے گا۔)

گناہوں کی نحوست کا عالم یہ تھا کہ معاذ اللہ عزوجل نماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا!

**اللہ عزوجل کی رحمت سے ہمارے علاقے کی اُمرِ قانیہ مسجد** (لیاقت آباد، باب

المدینہ کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی**

کی طرف سے ہونے والے آخری عشرہ **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** (۱۴۲۵ھ - 2004ء)

کے اجتماعی **إِعْتِكَاف** کے اندر میں گنہگار بھی **عاشقانِ رسول** کے ساتھ

**مُعْتَكِف** ہو گیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل ”مَدَنیِ اِثْعَامَات“ کی بَرَکت سے آخرت

بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادریہ رضویہ سلسلے میں

مُرید بنا تو نماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے **ذُو اسنوکر** کھیلنا ترک کر دیا۔ مجھے

حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے

**تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع** کے آخری دن صحرائے مدینہ (باب المدینہ)

میں حاضری ہوئی، وہاں ”T.V. کی تباہ کاریاں“ کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سن

کر میں عذابِ قَبْرِ وَخَشَر کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی

بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امی جان کو ”T.V. کی تباہ کاریاں“

کیسیٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V. دیکھنا بالکل بند کر دیا اور سرکارِ غوث

الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَحْمَر کی مُریدنی بننے کا جذبہ پیدا ہوا چنانچہ ان کو بھی بَقِيعَت





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمدؐ پر خدا پاک کی کثرت کر ہے تک یہ تہارے کے عبادت ہے۔

(بے۔ عت) کروادیا۔ اس کی بڑکت سے اُمی جان فرض نمازوں کے ساتھ تہجد،  
اشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خدائے رحمن عزوجل کی عظمت و  
شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں اُمی جان کو مدینہ منورہ  
ذاکما اللہ خرفاؤ تعظیماً کا بلاوا آگیا۔ اس پر اُمی نے خود فرمایا۔ کہ یہ سب بیعت  
ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل میں اپنے یہاں ذیلی  
قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے میری پیاری پیاری مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کی  
خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سیکنے زندگی کا قرینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعکاف

دیکھنا ہے جو بیٹھا مدینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۰) کو میڈینِ مبلغ بن گیا

بالا سنور (سُجراتِ احمد) کے ایک نوجوان جو کو میڈین (یعنی مسرہ)

تھے۔ اُنے سیدھے پٹکلے سنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مشغلہ تھا، شادیوں میں میمکری

فلکشن کیلئے ان کو بلوایا جاتا تھا۔ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں انہیں عاشقان

رسول کے ساتھ اجماعی اعکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب



[illegible]

تک دھن کمانے ہی کی دھن تھی۔ اعتکاف کے **مدنی ماحول** میں اثرات بنانے کی لگن پیدا ہوئی، ساپہ گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کے مبلغ بن گئے، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی ایک ڈویژنل مشاورت کے **نگران** کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھو میں بچار ہے ہیں، دین کیلئے ان کی قربانیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مدنی کاموں کیلئے وقف ہیں۔

ان شاء اللہ بھائی سدر جاؤ گے مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام  
مرضِ عصیان سے چھٹکارا تم پاؤ گے مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۱) میں نے حجرِ اسود چوم لیا

مُتَّ وَاللّٰہِ یَار (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ بُرے ماحول اور آوارہ دوستوں کی صحبت نے مجھے گناہوں پر دلیہ کر دیا تھا۔ شراب کے اڈوں پر جانا میرے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، ہلا وجہ، جھگڑنا اور مار پیٹ کرنا میری عادت بن چکی تھی۔ میرے ان



غیر جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہر قسم کی قربانی اور قربانی کے لئے ہر قسم کی قربانی ہے۔

کرتوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فرد مجھ سے بے زار تھا میں اسی طرح گناہوں کی  
داویوں میں بھٹک رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمکا اور میں ایک عاشقِ رسول کی  
انفرادی کوشش کی بڑکت سے تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک  
دعوتِ اسلامی کے تحت خُدا اللہ یار کی نورانی مسجد میں ہونے والے ماہِ  
رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) کے آخری عشر کے اجماعی

اعجکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہو گیا۔ دورانِ اعجکاف عاشقانِ رسول  
کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چہروں اور ان کی محبتوں اور شفقتوں نے  
مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ دس شبانہ روز عاشقانِ رسول کی  
صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔ ۲۵ ویں شب میں ذکر اللہ میں  
مشغول تھا کہ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے خود کو کعبۃ اللہ شریف کے  
رُوبرو پایا میں نے بے ساختہ حجرِ اسود کو چوم لیا۔ ۲۷ ویں شب بھی مجھ  
پر کرم ہوا اور غنودگی کے عالم میں مدینہ منورہ کی نور بارگلیوں اور سبز سبز گنبد کے  
نورانی نظاروں کی سعادت پائی۔ ان ایمان آفرین سلسلوں نے میرے دل کی دنیا  
بدل ڈالی۔ میں نے نیت کی کہ اس مَدَنی ماحول کو زندہ گی بھر نہیں چھوڑوں گا۔  
الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر پُر اکرمِ مَزَّوَجَلَّ کے لطف و کرم سے دعوتِ اسلامی



طرح بیان: ہر روز صبح و شام ایک مرتبہ دعا پڑھیں جو دعا ہے کہ فرماتا ہے کہ یہ دعا ہے۔

کے جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) میں درسِ نظامی کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دل میں بس جائیں آقا کے جلوے مدام مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

دیکھو مکے مدینے کے تم صبح و شام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۲) بُری صُحبت میں رہنے کا گناہ چھوٹ گیا

اُورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس

طرح بیان ہے: میں ماڈرن اور برے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے خود بھی ماڈرن

اور بُرا بندہ تھا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے کی اُٹھسی مسجد، اُورنگی ٹاؤن،

اُفتح کالونی (باب المدینہ) کے اندر ہونے والے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری

عشرہ کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا،

پابندِ صلوٰۃ و سنت بھی بن گیا، ہفتہ وار اجتماع میں حاضری کی عادت پڑ گئی، فلمیں

ڈرامے دیکھنے کی عادت بد نکل گئی اور ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بُری صحبت

میں رہنا جو کہ ایک بہت بڑا گناہ بلکہ گناہوں کی جڑ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: لا املی من قال ملہ اہل سلم ناچھ پر اڑو و شریف پر صوالہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اُس سے بھی میری جان چھوٹ گئی۔

صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چھوٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم احکاف

نصبتِ جُرم و عصیاں تمہاری مٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم احکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۳) جذبہ کو مدینہ کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملا کہ (الہ آباد، یوپی، الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقعہ کچھ یوں ہے

کہ انہوں نے مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف میں ہندو سطح کے سنتوں بھرے اجتماع

میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔ اُسی سال تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخری عشرۃ ماہِ رمضان

المُبَارَک (۱۴۱۸ھ - 1996ء) میں ناگوری وارڈ کی مسجد (احمد آباد شریف) کے

اندر ہونے والے **اجتماعِ اعکاف** میں مُعْتَکِف ہوئے۔ **عاجزِ حقان**

رسول کی صحبت انھیں خوب موافق آئی، ان کے دینی جذبے کو میٹھے مدینے کے

۱۲ چاند لگ گئے۔ **اعکاف** کے بعد اپنے آبائی گاؤں ملا کہ (یوپی) میں جا کر

انھوں نے مدنی کاموں کی خوب دھومیں مچائیں۔ دوسرے سال مدنی مرکز کی

جانب سے مختلف شہروں میں جا کر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو **اعکاف** کروایا۔

تادمِ تحریر احمد آباد شریف میں مقیم ہیں اور **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے نبی کریم! جو شخص (میں سے) ملے، اس کا ہر لمحہ میری طرف سے ایک سال کی عمر ہے۔

مطابق تحصیل مالیات کے ذمہ دار ہیں۔

اَوْ عَشَقَ مُحَمَّدًا ﷺ وَابْنَهُ

است ہو کر کرو خوب تم مدنی کام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۳۴) 70 سالہ اسلامی بھائی کے نثرات

کارڈن ویسٹ (باب المدینہ کراچی) کے ایک سن رسیدہ اسلامی

بھائی (عمر 70 سال) کے بیان کالپ لباب ہے: میں بڑھاپے کے باوجود

مَعَاذَ اللَّهِ نماز کی پابندی نہیں کرتا تھا، فلمیں ڈرامے کا شوقین تھا، داڑھی منڈوایا

کرتا تھا اور انگریزی لباس پہنتا تھا۔ تقریباً 10 سال قبل یعنی تقریباً 60 برس کی عمر

میں کوثر مسجد موسیٰ لین بریاری (باب المدینہ) کے اندر پہلی بار آخری عَشْرَہٗ رَمَضَانَ

الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۱۷ھ - 1996ء) میں مجھے اعحکاف کی سعادت حاصل

ہوئی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئی۔ گجراتی

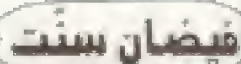
زبان میں قرآنِ کریم پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے مجھے سمجھایا کہ قرآن

پاک عربی میں پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ گجراتی زبان میں عربی حروف کو درست

مخارج کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میری سمجھ میں بات آگئی۔ بہر حال اعحکاف

میں عاشقانِ رسول سے مجھے بہت فیض حاصل ہوا۔ میں نے تبلیغِ قرآن







خود مَدَنی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہر روز پڑھنا شروع کرتے تھے، ان کی عادت گواہ۔

استقامت نصیب ہوئی۔

یکے لو آؤ قرآن پڑھنا سبھی مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکاف  
تم ترنگی کے زینوں پہ چڑھنا سبھی مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر عَزَّی میں آیاتِ قرآنی لکھنا جائز نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب تک انجھی صحبت

نہیں ملتی اُس وقت تک بسا اوقات اصلاح کی صورت نہیں بنتی۔ آج کل اکثر  
بوڑھے لوگ بھی طرح طرح کے گناہوں میں مُجَلَّأ نظر آتے ہیں۔ ٹخی کہ بے چارے  
بسترِ مرگ پر پڑے ہوں تب بھی انہیں داڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ملتی اور اس حالت  
میں بھی V.A. برہانے رکھا رہتا ہے، بھوت پا کر دنیا کے کام دھندے ہی کرنے کا  
جذبہ ہوتا ہے۔ یہ مُعْتَمَرِ اسلامی بھائی خوش نصیب تھے، جنہیں احکاف میں مَدَنی

ماحول میسٹر آگیا اور غفلتوں میں گزرنے والی زندگی یکا یک مَدَنی اداؤں میں  
ڈھل گئی۔ آپ نے دیکھا کہ بے چارے قرآنِ پاک بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے  
اس لئے گجراتی زبان میں قرآن شریف پڑھ رہے تھے، جس پر ایک عاشقِ  
رسول نے تمہیم کی (یعنی سمجھایا) تو دعوتِ اسلامی کے مَدَرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ  
(بالغان) میں رات کے وقت سیکھ کر عَزَّی میں پڑھنے کے کچھ نہ کچھ قابل ہوئے۔



فہرستِ جہتِ حق (اسلام آباد)، طبع: مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور۔

یاد رکھئے! عربی زبان کے علاوہ دوسری کسی زبان مثلاً گجراتی، ہندی، انگلش کے رسم الخط میں قرآنِ پاک لکھنا جائز نہیں۔ گجراتی، ہندی، انگریزی وغیرہ زبانوں کے ماہناموں اور دیگر کتب و رسائل میں آیات اور ماثور دعائیں وغیرہ عربی رسم الخط ہی میں لکھنی چاہئیں۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اپنے ایک تفصیلی فتویٰ میں یہ بھی فرماتے ہیں: ہندی یا انگریزی رسم الخط میں قرآن لکھنا تو صریح تحریف ہے (اور قرآنِ پاک کی تحریف حرام ہے) کہ اولاً تو اوپر ذکر کی ہوئی پابندیوں کے خلاف ہے۔ دوم سین، صاد اور ثاء میں، اسی طرح ق اور ک میں، ز۔ ذ۔ ظ میں فرق بالکل نہ ہو سکے گا۔ مثلاً ظاہر کے معنی ہیں ظاہر اور زاہر کے معنی ہیں چمکدار یا تروتازہ۔ اب اگر آپ نے انگریزی میں ZAHIR لکھا تو کیسے معلوم ہو کہ ظاہر ہے یا زاہر۔ اسی طرح ظاہر اور ظاہر، قدیر اور قادر، سامع اور سمع، عالم اور علیم میں کس طرح فرق رہے گا؟ غرضیکہ اوصاف والفاظ تو درگنار خود خدو ف ہی متغلب (یعنی تبدیل) ہو جائیں گے۔ اور معنی ہی ختم۔

(مذنی فیض، ص ۱۱۶، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور)

### (۳۵) گھر میں بھی مَنی ماحول بنالیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں اعکاف کے دن بالکل قریب تھے، راجوری، (جنم)



فہرستِ مصنفین: اسلامی مکتبہ مدنیہ، لاہور، پاکستان کی ایک شاخ اور جس کے پاس ہر مذہب کے پیروں کے لئے کتب خانہ ہے۔

کشمیر، الہند) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 40 برس) سے ملاقات ہونے پر اُن کو سرسری طور پر **اجتماعی اعتکاف** کی دعوت پیش کی گئی اور وہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری، جنوں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرہ رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۶ھ۔ 2005ء) کے **اجتماعی اعتکاف** میں مُعتکف ہو گئے۔ عاشقانِ رسول کَامَدَنی ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے، واڑھی مبارک سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، درس و بیان کا سلسلہ شروع کر دیا، اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا، گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافذ کیا اور تادمِ تحریر اپنے شہرِ راجوری کی مشاورت کے نگران ہیں۔

زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
آؤ درِ مدینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۶) میں نیک کیسے بننا؟

**تحصیلِ بھلائی ضلع سرگودھا (گلزارِ طیبہ، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی**

بھائی کے بیان کا لُبِ لُب اب ہے کہ میں بے نمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا انتہائی شوقین تھا رَمَضانُ المبارک میں روزے بھی معاذ اللہ عزوجل بہت کم ہی رکھتا، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔



خبر میں حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ پانچ سو سال پہلے حضرت شیخ فرید الدین عطار نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک دن کسی معاشرے کے سبب پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا کہ ایک بار عمامہ دوست سے ملاقات ہو گئی جو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ وہ مجھے انفرادی کوشش کر کے جامع مسجد میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اُٹھ کر چل دیا۔ دو دن بعد میرا ایک دُنیا دار دوست مجھے قلمِ نبی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اُن بن ہو نیکیے باعث میں اُس سے الگ ہو گیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہوا یوں کہ ماہِ رمضان المبارک میں میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں مُعتکف تھے، میں بھائی جان سے ملنے جا پہنچا، وہاں سبز سبز عمامہ سجائے عاشقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو فیضانِ سنت اور نعتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی، میں نے فیضانِ سنت کا باب بے نمازی کی سزائیں پڑھا تو لرز اٹھا اور کیسیٹ میں یہ مناجات ۔

غزوہ جیل

غزوہ جیل

مجھے نیک انسان بنا میرے مولا

گناہوں کی عادت چھوڑا میرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جیل میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیے

مگر نماز کی پابندی نہ کر سکا۔ ایک عاشقِ رسول کی دعوت پر **دعوتِ اسلامی** کے



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر روز کئی ہزار مسلمان آتے تھے وہ ہر روز ایک نیا ہیرو بن جاتے تھے۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک رُکارہ اختتام پر **عاجقانِ رسول** کی ملاقات کے دلشین انداز نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کا شیدائی بنا دیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا۔ پانچویں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرام کا مُرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈیلی مشاورت کا ذمہ دار ہوں اور پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حفظ کرنے کی سعادت بھی پارہا ہوں۔

آؤ فیضانِ سنت کو پاؤں کے تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

ان شاء اللہ جنت میں جاؤ گے تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## (۴۷) ریڑھ کی ہڈی کے درد سے نجات

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: باب المدینہ کراچی کے علاقے ڈیفینس ویو کے مُقیم میرے ماموں زاد بھائی جو کہل آزر ہیں، انفرادی کوشش کی بَرَکت سے ماہِ مَضَانِ الْمُبَارَک (۱۴۱۵ھ) میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھے





فروغِ حق تعالیٰ علیہ السلام نے مجھ پر ایک بار نور پاک پہنچایا تھا اس پر وہ مجھ سے بچتا ہے۔

کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں عرصہ دراز سے ریڑھ کی ہڈی کے شدید درد میں مبتلا تھا، کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اور ان کی تجویز کردہ ادویات بھی استعمال کیں مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ میں تشویش میں تھا کہ دس دن اعتکاف میں کیسے رہوں گا! خیر میں دورانِ اعتکاف کوشش کرتا کہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھوں، نوم کے کدے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سبت کے مطابق سونے کی ترغیب دلائی جاتی تھی یہ میرے لئے انتہائی دشوار تھا مگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا **لِلْحَمْدِ لِلّٰهِ** غزوہ جمل چند ہی دن سنت کے مطابق سونے کی برکت سے مجھے محسوس ہوا کہ میری کمر کے درد میں کافی کمی ہے۔ وہ درد میری جان چھوڑ گیا۔ میری ریڑھ کی ہڈی کا وہ درد جو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود دور نہ ہو سکا تھا **لِلْحَمْدِ لِلّٰهِ** غزوہ جمل **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں آخر تک بیٹھنے کی برکت سے میری جان چھوٹ گئی۔

تم کوڑیا کے رکھ دے گود رکھ منڈنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

پاؤ گے تم شکوں ہو گا ٹھنڈا جگر، منڈنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



خبر صبح، مستکفین، ۱۰ مئی ۲۰۱۶ء، ص ۱۰، جس سالچہ میں سرخیاں لگی ہیں، پاکستان کا سب سے بڑا روزنامہ ہے۔

## (۳۸) ہیپی نیو اینر کا چسکا

**دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ جو دھپور**

راہستہ خان، الھند کے ایک فوٹو گرافر (عمر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو ”ہپی نیو

ایئر“ (HAPPY NEW YEAR) کی بے حیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا

بحون کی حد تک چسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ **اللہ** عز و جل کا

کرم ہو گیا کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی

جانب سے بیچ والی مسجد (اودھ پور، راہستہ خان الھند) کے اندر آخری عشرہ ماہ

رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں

لگنے والے سنتوں بھرے حلقوں، پرسوز بیانیوں اور رقت انگیز دعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ

کر رکھ دیا۔ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام ترک کر دیا اور پابندی

سے صدائے مدینہ لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگ رلیاں منانے کا چسکا ملے، منڈنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

رقص کی محفلوں کی فحشست چٹھنے، منڈنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



**فرمانِ مصطفیٰ:** «مسئلہ اشتغال طلبہ اہلِ مسلم کیوں محض، بلکہ درود پاک کے جو مسئلہ بھول گیا وہ جیسے کام راست بھول گیا۔

## مسلمانوں کا نیا سال، مَدَنی سال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! انگریزوں کے نئے سال کے

استقبال کے بجائے مسلمانوں کو مَدَنی نئے سال یعنی ہجری سن کے نئے سال کے استقبال کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یُکُم مُّحَرَّمُ الْحَرَام سے شروع ہوتا ہے۔ ہو سکے تو ہر سال یُکُم مُّحَرَّمُ الْحَرَام کو آپس میں نئے مَدَنی سال کی مبارکباد دینے کا رواج ڈالنا چاہئے۔

### (۳۹) عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت

تحصیل بھلوال ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ”کلین شیو“ تھا، ستوں بھری زندگی سے دُور غفلتوں کی  
واہیوں میں بھٹک رہا تھا۔ رَمَضَانُ الْعُبَارُک کا بابرِ کت مہینہ تھا، میں ایک دن اپنے  
کمرے میں بیٹھا تھا کہ والدِ صاحب میرے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے، ”جامع



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: میں نے پھر ایک ایسا ذوق پاک و پاکیزہ خیال اس پر دیکھا ہے۔

تراویح اُسی مسجد میں ادا کی۔ بعدِ تراویح کیسیٹ کے ذریعے حاجی مشتاق رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
”ثانی نہ کوئی میرے سوئے نبی بحال دا“

مجھے انتہائی سرور حاصل ہوا۔ میں دوسرے دن پھر جا پہنچا تو چونکہ جمعرات تھی لہذا وہاں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو گیا۔ میں پہلی بار شرکت کر رہا تھا، دل کو عجیب سکون و راحت میسر ہوئی۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ پہنچا تو کیسیٹ اجتماع میں مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرا بیان گانے باجے کی ہولناکیاں سنایا گیا، بیان سن کر میں کانپ اٹھا کیوں کہ اس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ میں بھی کفریہ اشعار بولنے کی آفت میں گرفتار تھا لہذا میں نے توبہ کی اور تجدیدِ ایمان بھی کیا، چونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لہذا بقیہ دنوں کیلئے مُعْتَلَف ہو گیا۔ فیضانِ سنت میں زلفیں (گیسو) رکھنے کی سنتیں اور آداب پڑھے تو زلفیں رکھنے کی نیت کر لی اور ۲۶ رَمَضان المبارک کو ہونے والے اجتماع ذکر و نعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیت کر لی اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید بن گیا۔ صلوٰۃ و سلام کے صیغے بھی میں نے وہیں یاد کئے اور اِعْتِکَاف سے



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اور میری امت پر ایک نیا معاملہ تعالیٰ اس پر حور مجتہدین نازل فرما ہے۔

واپسی پرگانوں کی 100 سے زائد کیسیٹوں اور T.V. کو گھر سے نکال باہر کیا۔ یہ بیان دیتے وقت الحمد للہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈویژنل قافلہ ذمہ دار ہوں۔

گانے باجوں کو سننے سے توپ کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعوجاف

اور گیت تم کبھی بھی نہ گایا کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعوجاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۴۰) ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کر دیا

رُچھوڑ پوری روڈ مجیم پورہ (مدنی پورہ) باب المدینہ کراچی کے ایک

اسلامی بھائی کے بیان کائب لُباب ہے کہ میں ایسا بے نمازی تھا کہ جُمُعہ کی نماز بھی

نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے تحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری

عشرۃ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے اجتماعی اعوجاف میں

بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے میری قلبی

کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نماز سیکھ لی اور

پانچوں وقت کی نماز باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلہ علانیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر

ہُو ر غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مرید بھی بن گیا۔ رَبِّ لَمْ یَسْزَلْ وَلَا یَزَالْ عَزَّوَجَلَّ کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو کچھ روزہ دو پر محرم کے چار روزہ دو کچھ تک پہنچتا ہے۔

فضل و کرم سے نیک اعمال کا ایسا ذہن ملا کہ کم بیش 63 سے زائد منہی **إِثْعَامَات** پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتکاف کا ایک بڑا اِثْعَام یہ بھی ملا کہ میں جو ملاوٹ والے مزجِ مصالِحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کر دیا۔ میرے مصالِحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی ختم کر دیا۔ کیوں کہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالص مصالِحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحت کی رُکس کو پڑی ہے۔ بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا **مَعَاذَ اللہ** عز و جل حرام۔ بہر حال عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزْقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہو گیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عز و جل دعوتِ اسلامی کے منہی ماحول کی بَرَکت سے اشراق و چاشت، اور اذاتین، تہجد کے نوافل کے ساتھ پہلی صَف میں نماز کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزْقِ حرام منہی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

آؤ کرنے لگو گے بہت نیک کام، منہی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





غرضانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے کر لیا، ہم اس پر عمل کیا، اس کے بعد اس کی سنت کے بعد ہم اس کی سنت کی۔

## (۴۱) جبریل علیہ السلام کی زیارت

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تحصیل بجٹ البقیع (باب المدینہ نوکراچی) کے

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ عام نوجوانوں کی طرح میں بھی فیشن کی آندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا، زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، **الحمد للہ** غزوہ جمل میری تقدیر کا ستارہ چمکا اور میں نے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك

(۱۴۲۶ھ، 2005ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ**

**اسلامی کے مدنی ماحول** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں

بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں دن دن میں جو کچھ سیکھا

اُس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم

مُصَرَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور دارِ اُحیٰ مبارک کے ذریعے اپنے چہرے کو

مدنی رنگ چڑھایا۔ ۲۹ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی شب مُعْتَكِفِین نے ملکر مسجد کی صفائی

وغیرہ کی ترکیب بنائی پھر عبادت میں مشغول ہوا، اس دوران میں نے دیکھا کہ ایک

بُزرگ ہستی جن کا چہرہ روشن تھا وہ قریب آئے اور انہوں نے بڑھ کر مجھ گنہگار سے

مُصَافَحَہ فرمایا جس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی، میرے دل میں خیال آیا

کہ یہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آج شب قَد رہو

کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شبِ قَد میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر

تشریف لاتے اور عبادت گزاروں سے مُصَافَحَہ فرماتے ہیں۔

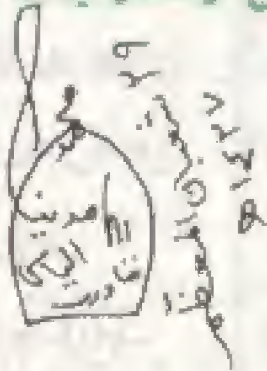




ترجمہ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک بار ازاد پاکہ کا حال لکھ دیا اور اس پر اس کی تمنا کیجئے۔

فعل ربّ سے ہویدار روح الامیں، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
راحت و یمن پائے گا قلب خویش، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ا صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

یاریت مصطفیٰ غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہر مسلمان کے اعتکاف کو  
قبول فرما۔ یا اللہ! غزوہ جمل مُعْتَكِفِیْن مُخْلِصِیْن کے طفیل ہماری بے حساب  
مغفرت کر۔ یا اللہ! غزوہ جمل ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت  
عطا فرما۔ یا اللہ! غزوہ جمل ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ! غزوہ جمل اُمّتِ محبوب  
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



طلبِ اُمّ دینہ  
جمع و مغفرت و  
بے حساب  
جست و فردوس  
میں آقا کا پردوں

۷۸۶  
ایک چپ تسو سکو

### لوگوں سے سوال نہ کرنے کی نصیحت

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اکرم، نور  
مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے  
فرمایا: ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے،  
تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں  
مانگا کرتے تھے۔  
(سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۷۰، حدیث ۱۶۴۳)



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
50	آقا نے یزید کا علاج فرمایا	29	ڈرائیور پر انگریزوں کی کوشش	1	فیضان بسم اللہ
	آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ہاتھ	30	بیان کی کیسیٹ ٹیپ دیکھئے	1	ادھر اکام
50	کے آپے ڈرست کر دیے	31	کوئی مانے یا نہ مانے اپنا ثواب کما	1	بسم اللہ پڑھے جائے
53	76 ہزار نیکیاں	31	دوئے زمین کی سلطنت سے بہتر	2	جنت سے سامان کی حفاظت کا طریقہ
	یوسف ذی الرضیٰ الرضیٰ الرضیٰ	31	زہر قاتل بے اثر ہو گیا	2	بسم اللہ ڈرست پڑھے
54	نہ پڑھنے کی حکمت	32	خون کا زہر	3	مکمل کی جگہ
55	انجیس خوردی کی حکمتیں	34	آگ تھی یا باغ؟	4	بسم اللہ "ب" کی جگہ
55	قبر سے عذاب اٹھ گیا	35	حیرت انگیز حادثہ	5	امام اعظم
		37	نماز فجر کیلئے جگہ منتخب ہے	5	امام اعظم کے ساتھ عاشقوں ہوتی ہے
56	خچے کی منڈی ترمیم کی حکایت	38	کون پاؤں سے ہلائے؟	6	نیرومی تاک
59	دعوت اسلامی کے ترقی کو اس کی بہار	38	مرنے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت	8	انجیل سے روئے ہونے کی کرامت
61	منڈی قاتل سے روکنے کا نقصان	39	مونا تازہ شیطان	11	پدر اسرار یوز حاد اور کالا جن
62	دردوں کا گھر	40	نوشیا طین کے نام دکام	16	فیض صاف حزل آسان
63	بخار کا علاج	41	گھریلو جگہوں کا علاج	17	پانچ منڈی پھول
	"یا نبی" کے پانچ خوردی کی نسبت	42	کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے	18	جیسا دروازہ دیکھی بھیک
64	سے بخار کے 5 منڈی علاج	42	کھانے کو شیطان سے بچاؤ	19	رحمت بھری حکایت
66	آنکھیں روشن ہو گئیں	43	بسم اللہ اولہ و آخرہ	21	باغ کا ٹھولا
68	دوسرے کا علاج	43	شیطان نے کھانا اگل دیا!	22	100 افراد کا قاتل بٹھا گیا
69	بسم اللہ سے علاج کا طریقہ	44	کلمہ مصطفیٰ سے بگڑے ہوئے نہیں	24	کاملی رشک موت
	یا اللہ کے چھ خوردی کی نسبت سے	45	منڈی اکبر نے منڈی آپریشن فرمایا!	26	بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے
70	آدمی سر کے درد کے 6 علاج	47	آنکھوں کو روشن فرمادیا!	27	بسم اللہ کہنا کب کفر ہے؟
	"مصطفیٰ" کے سات خوردی کی نسبت		آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے	27	فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں
71	سے دوسرے کے سات علاج	48	بکلیوں کا علاج فرمادیا	28	ہر ہر قدم پر ایک نیکی
73	کلمہ ربوئے کا علاج		آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کرم	28	بکشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں
73	دوا کی حکایت	48	سے دندہ کے مریض کو جفا ملی		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
131	مقدس اور ارق فن کا طریقہ	105	شرابی ولی بن گیا	74	دوا پر نہیں خدا پر بھروسہ رکھئے
	ملوث لوفیضان بسم اللہ الرحمن	106	باادب با نصیب بے ادب بے نصیب	74	زورج کی سیرابی
	المزجیم کے آئینہ سروف کی	107	جانور بھی ذلی کی تعظیم کرتے ہیں	75	خودگی سے پڑھنے کی فضیلت
132	نسبت سے 29 مذنی پہل	108	تقدیرت مندوں کی بھی مغفرت	75	ہم خدا کی مناس باصبت نکالت ہوگی
	بسم اللہ کے سات حروف کی	109	مشرک کا غذا اٹھانے کی فضیلت	76	قیامت کے لئے زراعی نغد
139	نسبت سے سات حکایات		مفتی اعظم ہند اور کاغذات	77	ٹو عذاب سے بچ گیا
139	(۱) گڑھا را کیسے مالدار بنا؟	110	دخروف کی تعظیم	77	کفن پر لکھنے کا طریقہ
	کیسٹ اجتماع میں دیدار		خمسور مفتی اعظم ہند اور کاغذات	78	جاہم نے سچے غش دیا
141	مصطفیٰ صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	111	کی صفواری	79	خالص عمل کی پہچان
145	مجموع خواب سنانے کا عذاب	113	مقدس کاغذ کی برکت	80	آئینہ دور ہونے کا آسان دور
145	بے سوئے بے بول بننے والا خبردار!	114	چارو عاؤں کی حکایت	81	نکلیں مل ہوں گی (اور ہندو دھرم)
147	اعلیٰ حضرت کا خواب	116	منشی کا جھنڈ پتالہ	82	نئی زندگی
147	آج کس نے خواب دیکھا؟	117	سادہ کاغذ کا بھی ادب	85	بسم اللہ کی دیوانی
148	بشارتیں باقی ہیں		راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات	86	بسم اللہ لکھنے کی فضیلت
	اپنے بارے میں اٹھا خواب	117	ست ماریے!	89	زمین پر لکھنا
148	دیکھنے والے کو انعام	118	قلم کی جھمیلن	89	برزبان کے خروف کی تعظیم کیجئے
149	امام شکاری کی وجہ کا خواب	119	سیاحی کے نقطے کا ادب	91	مدینہ شریف کی ایک دلگراش یاد
	(۲) یہودی اور یہود کی	120	دیواروں پر اچھا نہ لگائیں	92	بیانے کی دلیل
150	دلچسپ حکایت	121	اخبارات دروی میں نہ بچیں	93	دیوانے کا جواب
153	ایک عیسائی کا قبول اسلام	122	میر سے وجہ صاحب ذاتی مریض ہیں	95	شرابی کی بخشش ہوگی
154	(۳) بکرگ پکوان		مذنی قابلے پر سرکار علیہ تعالیٰ اللہ سلم	96	مغفرت کا انعام
156	(۴) کویر سے فصیلی کیسے نکلی؟	124	کی کرم نوازی	97	اچھی نیعت کی برکتیں
157	(۵) فرعون کا نکل	126	سرکار نے کھانا کھلایا	98	اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر
158	گھر کی حفاظت کیلئے	127	برزبان کے خروف کا ادب کیجئے	99	روانے کڑے کر دینے والی حکایت
158	(۶) آپ انسان ہیں یا حق؟	129	فبروں کی شبیتیں	102	ہجے کا سفر
160	(۷) زحر آلود کھانا	130	مقدس اور ارق نمونے کرنے کا طریقہ		
167	40 روحانی علاج				
	محمود غزنوی مدظلہ العالی کی				
171	بارگاہ رسالت میں مقبولیت				



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
234	بائندہ باقی کو اندھا کر دے!	203	صدر المشرق فرماتے ہیں	177	باکمال فرشتہ
236	صاحب مزار کی انفرادی کوشش	204	کون سا دوسرا خرافہ سچ ہے؟	178	کھانا بھی عبادت ہے
237	خواب کے ذریعے کھوڑی کا ٹھہر	204	ہر قسم پرہیز کرنا	179	قرعہ طلال کی فضیلت
238	ہر ف اپنی جلاب سے کھائے	205	ہر قسم پرہیز کرنے کا طریقہ	180	کھانے کی نیت کس طرح کریں
239	بچہ میں سے مت کھائیے		دعا صاحب کی طرف سے مدنی قافلے	180	کھانا کتنا کھانا چاہئے
239	آپ نہیں چکے تو کھانا نہیں کھاتے!	206	کی غیر خواہش	181	نیت کی اہمیت
240	دوسروں کو شرمندگی سے بچائیے	207	صاحب مزار نے مدد فرمائی	181	شرم کیوں ڈالتا؟
241	بچہ میں برکت کی وضاحت	209	اولیاء و مجددات بھی قطع نہ پچھاتے ہیں	182	کھانے کی 43 قسمیں
241	کھانے کی پانچ قسمیں	210	کون سا کھانا بیماری ہے؟	184	مل کر کھانے کی مزید قسمیں
242	ذرا کھانے خواہش سے نجات	210	شیطان کیلئے کھانا حلال	185	کھانے کا شوق کھانا کی ذمہ داری ہے
243	بچہ میں کھانا کا قتل	210	کھانے کو شیطان سے بچاؤ	185	کھانے کا شوق کھانا کی ذمہ داری ہے
	پانچ انگلیوں سے کھانا کھانوں کا طریقہ ہے	211	شیطان سے حفاظت کا نسخہ	185	کھانے کے وقت کی شکایاں
243		211	کھانا کھانوں کا علاج	186	شیطان سے حفاظت
244	شیطان کے کھانے کا طریقہ	212	نہم اندہ پر حتمی جواب دیا گیا کہ	186	بیماریوں سے حفاظت کے نسخے
244	تین انگلیوں سے کھانے کا طریقہ	212	شیطان کے کھانا اکل دیا!	187	ڈرا ہونے کی بے اسرار موت
245	بچہ کے ساتھ کھانے کی حکایت	213	انگوٹھ کیلئے سے کھانا پکھڑ نہیں	188	بازار میں کھانا
246	بچہ سے کھانا کھاتے ہیں	214	ہاں چار پانی سے کھانا کھڑی ہوئی!	188	بازار کی روٹی
247	بچہ سے کھانے کے طریقہ فائدہ	217	دعا نمبر 17 مدنی قافلے	189	بازار کی کھانا بے برکت ہوتا ہے
247	APENDIX کا علاج ہو گیا	220	بچہ کی ایک سنت	190	ہونے میں کھانا کیسا؟
248	بغیر بے روشی کے آپ بکشن	220	کھانے کے کھانے کے قواعد	190	نویسائی کی آواز سے چمنا واجب ہے
251	شہر اس کی شہادت	221	کھانا اور پرہیز سے پرہیز	191	کانوں میں انگلیاں ڈالنا
251	حضرت غزوہ کی حکایت	222	کھانا کھانا	192	نویسائی کی آواز آتی ہو تو رستہ جائے
252	ایک کھانا کھانا نہیں	222	کھانا کھانا	193	کھانا کھانا کی برکت
252	ایک کھانا کھانا	224	کھانا کھانا کے سبب	194	ایمان کی حفاظت کا ذریعہ
252	ایک کھانا کھانا کی چار سو قسمیں	226	کھانا کھانا میں کیسے آیا؟	195	خمر کی روشنی
253	ایک کھانا کھانا کے طبی اخصاسات	227	کھانا کھانا کی فضیلت	195	قبریں جگہ کاری ہوں گی
253	روٹی کا احترام کرو	227	کھانا کھانا کی فضیلت	196	کھانا کھانا کی اصلاح ضروری ہے
254	کھانے کے اسراف سے تو بچئے	227	کھانا کھانا کی فضیلت	197	مکتوبہ المدینہ کے رسالے کی بہار
256	اسراف کسے کہتے ہیں؟	228	کھانا کھانا کی فضیلت	198	مل کر کھانے میں برکت ہے
257	نہم اندہ کی فضیلت	229	کھانا کھانا کی فضیلت	198	سیر ہونے کا نسخہ
258	ایک غیر مسلم کا قبول اسلام	229	کھانا کھانا کیسا؟	199	مل کر کھانے کی فضیلت
	لوگوں سے شرما کر سنت شرک نہیں کی جاتی!	230	کھانا کھانا کے طبی اخصاسات	199	مل کر کھانے میں بعد کے علاج
259		230	کھانا کھانا کی فضیلت	199	ایک کھانا کھانا کو کافی ہے
260	خوب انفرادی کوشش کیجئے	230	کھانا کھانا کی فضیلت	200	وقت کی تعلیم
261	کافر کا قبول اسلام	230	کھانا کھانا کی فضیلت	200	
262	اولاد کو کم عقل سے بچانے کا نسخہ	231	کھانا کھانا کی فضیلت	201	وقت کی چیزوں کے بارے میں احتیاط
263	تنگدستی کا علاج	232	کھانا کھانا کی فضیلت	202	کھانے والی خوراک کی ایک صورت
263	شرما کر سنت مت چھوڑیے	233	کھانا کھانا کی فضیلت	203	نہم اندہ کی پرکھا نہیں



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
318	دھوکہ پینے کا طریقہ	388	غزال کیسا ہوا؟	364	محمدؐ کی 144 اسباب
319	کھانے کے بعد صبح کرنا سنت ہے	389	غزال کی سات بابت	367	گرمی ہوئی روٹی کھانے کی فضیلت
320	پچھلے کھانا بھاف	390	گلی کا طریقہ	367	روٹی کے کھانے کی حکایت
322	کتنا کھائے؟	391	غزال کی ملٹی حکایتیں	368	مذنی سوچ
323	غذائے سنت ہے	391	دانتوں کا کیسر	369	دستر خوان بڑھاؤ؟
323	برکت اُڑانے والے افعال	392	نقلی کھانے کی جاہدکاریاں		جب میں نے رسالہ "بھیا تک ایفٹ"
324	کسی کے درخت کا پھل کھانا کیسا؟	393	دانتوں میں خون آنے کے اسباب	369	پڑھا۔۔۔
325	غیر پوچھے کھانا کیسا؟	394	دانتوں کا بھرجن طمان مسواک	371	رسالے تقسیم فرمائیے
326	ٹریفی کا دل	394	مسواک کے 14 انداز پھل	372	انگلیاں چائنا سنت ہے
326	پکی ہوئی ٹون کی رگیں مت کھائیے	395	دانتوں کی حفاظت کے لئے چار منڈی پھل		نہ معلوم کھانے کے کس حصے میں
326	"بسم اللہ کرو" کہنا سخت ممنوع ہے	396	منہ کی بدبو کا علاج	372	برکت ہے
327	سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے	397	منہ کی بدبو کا منہ فی علاج	373	کھانے کی رگتیں جامل گئے کا طریقہ
327	ثابت چری مرچیں	397	ایک سانس میں پڑھنے کا طریقہ	374	انگلیاں چانے کی ترتیب
327	پچی ہوئی روٹیوں کا کیا کریں؟	398	پانی خوشبودار نہ	374	انگلیاں تین مرتبہ چائنا سنت ہے
328	ٹنگو اور جینے کا کھانا کیسا؟	399	موسلا اعداد ہارش	374	برتن چائنا سنت ہے
329	چٹات کی غذا اوس کا بیان	399	ہاتھوں کی چکانی	375	آخر میں برکت زیادہ ہوتی ہے
329	چٹات کا وفد بارگاہ رسالت میں	400	سانپ کا خطرہ	375	نرین ذمہ داری منتظر کرتا ہے
330	چٹات انسانوں سے ٹوٹتا ہیں	400	دھڑوں کے برتن استعمال کرنا کیسا؟	375	برتن چانے کی حکمتیں
330	مسلمان کے دسترخوان پر چٹات	402	کھانے کی 25 سطحیں	376	ایمان افروز ارشاد!
	سرکارِ مسلمانیہ میں دعا اور سحر سے سانپ	406	کھانے کے 92 انداز پھول	376	سنت کی بڑکتیں
330	کی سرکوشی	406	کھانے کی نیت کر لیجئے	377	ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب
331	کالے آدی	407	پر دے میں پروہ کی عادت بنائیے	377	دھوکہ پینے کا طریقہ
333	چٹات کیوں سے گھبراتے ہیں	408	کھاتے ہوئے بھی ذکرِ اللہ جاری رکھئے	378	دھوکہ پینے کے بعد جیسے ہوئے نظرے
333	چٹات مفید نمونے سے ڈرتے ہیں	410	تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالئے	378	برتن دھوکہ پینے کے نقلی فوائد
334	چٹات کے مالوروں کا چارہ	411	روٹی کا کنارہ اتورتا	379	گروہ کی چھری کیسے لگی؟
334	چٹات انفرادی کرتے ہیں!	411	دانت کا کام آنت سے مت لیجئے	380	گرم کھانا بخش ہے
335	چٹات اور جادویت حفاظت کیلئے	412	کھانا کھانے میں محل پہلے کھانے پائیں	380	کھانا کتنا اٹھنا دیکھا جائے!
337	چٹات نقل بھی کرتے ہیں	413	کھانے کو عیب مت لگائیے	380	گرم کھانے کے نقصانات
340	میرے خیرام غوکا کی قسم ہو گیا	413	پھول کو عیب لگانا زیادہ نہ اب	381	کھانے میں ملٹی
341	مجھے ناچار ہونا منظور ہے!	414	کھانے کے دوران انھی باتیں کیجئے	381	سپتس کا حرف
343	99 حکایات	414	انھی انھی بونیاں ایسا کیجئے	382	گوشت لوبچ کر کھانا
343	نزد و شریف کی فضیلت	415	گرمے ہوئے دانے کھانے کے فضائل	382	مرغی کی ٹانگہ کھانی اور پانی کا عیب
343	تھن پھنکے	416	کھانے میں پھونک مہرنا سنت ہے	383	۱۲ اسباب کا گندہ دھانی مل گیا
344	دوسرے دن کیلئے تیج رکھنا	416	پانی چوس کر چٹا کیجئے		دعا قبول نہ ہونے میں بھی
345	نروہ مہرئی کان بھارتی انڈیا کھڑی ہوئی	417	لذت صرف زبان کی جز تک ہے		حکمتیں۔۔۔۔۔
347	نوت شدہ جندی تے زندہ ہو گئے!	417	برتن چات لیجئے		غزال
350	سات گھم ریں				کرنا کا تھن اور غزال نہ کرنے والے
352	میں روزانہ دو قلمیں دیکھتا تھا				پلن کھانے والے لہجہ میں
					دانتوں میں کمزوری



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
450	عزت کھانے والی چیزیں	403	مکھڑا ہوا آثار یدیا	353	تھوڑے کھانے میں برکت
452	نیک بندگی کی پوجا کیا ہے؟	404	صدقہ کرنے سے ملے کم نہیں ہوگا	355	بشری طاعت کے لذت دہن میں برکت
453	صاحب مزار سے دعا فرمائی	405	کنوئیں سے پانی پر صحت ہے	356	والد صاحب سے عذاب آنے لگا
455	موت کون دیتا ہے؟	405	زکوٰۃ دینے کے عذاب است	358	300 آدمی ہزارین گئے!
456	حیات الایمان	407	ایک کورین کا قبول اسلام	362	کیا بڑا کام لیتے ہیں شریف جانتے؟
457	المختصرات اور نگاری	409	نورانی چہرے کے کہ مسلمان ہو گیا	363	تیسری روٹی کہاں گئی؟
459	مکجور اور نگاری کیا سمجھتا ہے	410	چاشی صاحب کا شیر	364	ملکی مذمت میں ڈرکوں کے کشتاوت
460	15 دن تک کھا نہیں کھاؤں گا	411	امام احمد بن حنبل کی کرامت	371	دل کا کرم کرنے کا نسخہ
461	پہلے بزرگ کھا پھر رو کر	412	تعلیم کا سبب	371	خوشی سے رہتے تھے
	پینے میں آٹنی جوتی سے پہلے کرنے	412	سونے کی بوتلیں	372	خوش ذہن کا دورہ
462	کا کھانا	414	کونسل ہر شرب پر معافی کا اعلان	373	بھٹی نعمت دینا صاحب
462	سیر مدینہ کی سعادت مل گئی!	416	چونے مہر کی تلقین کی		نعت کی اقسام اور ان کے بارے میں
464	فخر شریف کا ڈالیا	416	دلوں پر عتق کی کرم نوازیں	375	قیامت کے سوالات
466	بے برکتی کا ایک سبب فضول خرچیوں	417	روایہ کی رسولی عذاب ہو گئی	376	مذہب کب عبادت بنتا ہے؟
467	تین افراد کی دعا قبول نہیں	419	دلوں کی بات جان لی	376	لفظ اندوزی کیلئے نہایت کا اجمال
469	باقیوں سے کہے کا کوئی علان نہیں	420	کیا حسین بن منصور نے آنا الحق کہا تھا؟	377	آزاد میں سوچنے کی
470	موت پے کا ایک سبب	422	میں شریفی اور چورتھا	378	تاج شمس کی جھل جاتی تھی کہ
471	خطرے میں ڈالنے والے 15 باتوں کی مشق	424	چالوں کی دعوت دیتے رہے	379	زکراہ کی ماحول کی جیت آئے
473	آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟	424	شراب کے ایک گھونٹ کا عذاب	379	زندہ غمی پر ہر گز میں ناہل نہی!
474	بھٹا ہوا پرندہ	425	گھر نصیب نہ ہوا	380	کھانا اور
476	نبی پیدا ہونے کی بشارت	426	شراب کے ملتی نقصانات	381	"یا رسول اللہ" لکھنے کی برکت
477	دو ذرا تھیں علامت ہوئیں	427	اندھا شریفی	382	دشوار گزرا کھائی
478	صدیق اکبر کو غم غیب تھا	428	کپڑا خود خود بچا رہا	383	لکھ نہیں کرنا چاہتے
479	پیشانی ہونے کی بشارت	429	خیر بوند والا	383	پریشان حال کی دعا
481	مڑے دار شربت	430	روحانی حاکم	384	سر جانے کا دوستی
482	۱۲ ماہ کی عبادت سے بڑھ کر نفع بخش	431	356 اولیائے کرام	385	فضول فکریں چھوڑ دیجئے
483	سرکار کی بھوک شریف	432	ابدل	386	عجیب و غریب بریف
484	عاشورا کی خیرات کی برکات	435	بھوکے طلبہ کی فریاد	388	صحت خیرانے کی نصیحت
486	عاشورا کے فضائل	437	بارگاہ رسالت میں فریاد کی جاتی ہے	389	بی بی عابدہ کے پیل ٹوب کی حکایت
486	5 احادیث مبارکہ	438	عجیب آجس C سے نجات	390	سبھی کو پیل ٹوب کرنا چاہئے
487	سار اسال امراض سے حفاظت	439	روغن ضمیر تاجی	391	بڑی بی بی کا ایمان غرور و خوب
488	پاکستان کا خوفناک زلزلہ	440	سکڑی کاٹل	393	اسلامی جنوں میں مذنی انقلاب
489	619 ترکوں کا سامان	441	تین چیزیں تین چیزوں میں پوشیدہ ہیں	394	بالکل دہل
489	دو ہزار موت کے منٹ	442	میری بدعتی کی عادت کیسے ختم ہوئی؟	395	ہونیر کا خوش دہن
491	سو گئی روٹی کا گھرا	444	دعوت اسلامی کا اولین مذنی مرکز	397	صدقہ کا فضائل کی کرامت
492	دو براہم کا دعوت بندہ	446	خطیب پاکستان کی ایک حکایت	399	لکھنے والوں کو بھی حصہ ملے
493	دونوں جہل میں کامیابی	447	لہو مصطفیٰ کی ایمان غرور و حکمت	400	حقیقت ہوتا ہی کام کر جاتے
493	سرکار کا بیداری میں 75 بار دہار	449	یکطرفہ سن کر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے	401	نصیب اللہ نے طاعت کی
494	نعت خون کو کھل فصل بنیچا	450	پختہ غور و خج سے نہیں جائے گا	402	کیوں گن سے نہیں مہر دے سکے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
576	پہننے ہوئے دودھ کا استعمال	533	مسلمین کے جو شے میں شفا ہے	496	شہی دسترخوان کا وہاں
576	دھنسیل مکی	533	مکھانج کی باتوں ہاتھ دھو لینا	497	لیک تہائی دین چلا جاتا ہے
577	بوسہ پکی آسانی کیلئے	535	سید کو کر رکھنا کیسا؟	497	خوشامدی مذمت
577	بغیر تیل کے پکانے کا طریقہ	536	گدا گتے آئے کون چلے	498	ماریدہ کا ثواب بھی ملا
578	کسر کی تلی کا نقطہ	537	روزی کا وسیلہ	499	انگور کا دانہ
579	نگریں اور سرخریں	539	پے مانگے ملے تو	500	خوب میں ہم کی حرکت
579	حبوت گردو سان میں ستارے	540	گھدہ پار شوت؟	501	انوکھی شہزادی
581	فصلی بھلی	541	سیبوں کے طبقت	503	امام بخاری کے استاد
582	بھلی تھوڑی مقدار میں کھانی چاہئے	541	کون کس کا ٹھکانے	504	فطاعت میں عزت ہے
582	بالہوس کون تھا؟	545	عارضی طور پر سکھ لینا	505	دنیا کو چھوڑ دو
		546	دھوئیں کی دھنسیں	505	دوسروں کے بل سے مایوس ہو جاؤ
583	ذبیحہ کے 22 گھنٹہ 17	552	تھوڑا کھانے کی روکایات	505	کسی کا دل نہ لی لیتا ہے
584	خون	555	زندہ درگور ہو گئے	506	کسی کا شہنشاہ نہ ہو
584	حرام خنزیر	556	عدم اطاعت کا نتیجہ	506	بیت داشت بھری تو ہے
585	جئے	557	عقلمند بادشاہ	507	صرف غری کی مٹی سے بیت بھرے گا
585	نقد	558	ہن لمولوں کا قہر میں حال	508	سور دیناں
585	کپور	509	دعائے مغفرت کرنے والے کی	509	بارجی کا مرض ٹھیک ہو گیا
586	لوچھڑی	559	مغفرت ہو گئی	510	ترتبی کورس کیا ہے؟
	7 ام چیزوں کی پچھان کس طرح	561	70 دن نہ لیاں	510	بچہ کو باطن پر حملے کی فضیلت
586	حاصل ہو	566	سوالات و جوابات	511	ترتبی کورس میں اخلاقی تربیت
587	بہناری کے ہاتھ کی روٹی	566	ذرو شریف کی فضیلت	513	لیک کے بدلے
	طلبائے علم دین کی خدمت	567	کھانا آپ کر لیجئے	515	احسان کا بدلہ
588	سعادت ہے	568	چھ لاکھ قیدی	517	ولی کی خدمت تک لاتی ہے
	یافتہ اور مل طلباء کے صدقے مجھے	568	من و سلامی	518	لیک لقمے کے سبب تین افراد بچے
589	بخش دے	569	کھانا خراب ہونے کی وجہ	519	مذنی کا لاکھ مسافر
590	فطرت کرنے کا طریقہ	570	۴۲ شے بٹکے	521	بعد اذکار 25
591	اگر پکاتے ہوئے کھانا مل جائے تو؟	571	فکر کا تو فیصل پر مہیا کیسا؟	523	غیبت گن غیبت دل سے
591	تندوری روٹی اور کھانے کا سوا	571	آپ نے دانے کے کٹن ہیں	523	بدگمانی کی سزا
592	مخت گوشت کھانے کا طریقہ	572	غیبت کا ہمیا تک مذاب	524	بدگمانی حرام ہے
593	ذکھنہ گوشت	572	مدارس میں کھانا تیار ہونے کی وجہ	526	رونے والے کو دیکھ کر تم بھی رو پڑو
594	معدہ گوشت کی پچھان	573	فریز میں کھانا رکھنے کا طریقہ	526	۹ کافروں کا قبول اسلام
594	جانوروں کی مظلومیت	574	کچا گوشت کھانی دونوں تک خراب نہ ہو	528	شرید اور لذیذ گوشت
597	بوت کھنن جیک سڈن؟ گنا کیسا؟	575	بر پانی خراب ہو جائے تو کیا کریں	529	گوشت اور ملوہ
598	بوت کھنن کس کو ہے کڑاٹے	576	سزا ہوا گوشت کھانا حرام ہے	531	معدہ نہ چلے پھرے گا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	کولیسٹرول کا مریض کو غذا میں	610	قبض کے طبی علاج	599	گوشت فروشوں کیلئے احتیاطیں
625	سے پرہیز کرے	610	طلباء کھانا پکڑ کر آئیں اس کا عمل	599	انداز سے تولیے کی ممانعت
626	یورک وینڈ	611	روٹی توڑنے کا طریقہ	600	حبیبی کے بازاری سوسے
627	یورک وینڈ کا پانی سے علاج		بچی ہوئی روٹیوں کے استعمال کا	601	مری ہوئی مرغیوں
629	حاجی مشتاق عطاری	612	طریقہ		قریب الموت بکری کے ذبح کے
629	ذرا شریف کی فضیلت	612	دستر خوان پر کرے ہوئے دانے	601	احکام
630	حاجی مشتاق عطاری مدنی ماحول میں	613	کھانے کی نیت کیسے کریں؟	602	بجھت ذبح اللہ کا نام لینا بھول گیا تو؟
631	حاجی مشتاق نگران شوری میں گئے	613	چائے کی احتیاطیں	603	بڑی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟
	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے	614	چائے پکانے کا طریقہ	604	بڑیوں سے عطار کے منڈی بھول
632	مشتاق کو سینے سے لگا لیا	615	چائے میں شہد ذال سنتے ہیں یا نہیں	605	مرغی کے گوشت کے فوائد
	حاجی مشتاق کا سرکار علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ	615	دانتوں کی صفائی کا طریقہ	605	مرغی کی بڑیاں کھانا کیسا؟
633	اسلم کے دربار میں انتظار	617	پٹیلے انتوں کی صفائی		مچھلی کی بڑیاں کھا سکتے ہیں یا
635	حاجی مشتاق کا جنازہ	618	اگر آپ صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو	606	نہیں؟
636	ایصال ثواب کے انبار	618	دھت اسمانی کے چھ سات کے تمام کا بدل	606	مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟
636	حاجی مشتاق کے کردار کی صفائیاں	619	مکتوب عطاری	607	کنکڑ کھانا اور پینا
638	در بار مشتاق میں مراد پوری ہوئی	621	کھانے کے بارے میں سچی کیلئے شورہ	607	اگر سامان مل جائے تو کیا کریں؟
639	گندے اثرات دور ہو گئے	623	دن میں دو بار کھائیے	608	ہا جنس کیسے درست ہو؟
		624	خون test کرنا اور لیجئے	609	بڑے بھائی کے دو منڈی عطار

## رَحْمَتِ کا ایک سبب

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی

کریم، رؤوف رحیم، محبوب رب عظیم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، اسبابِ رحمت میں سے ایک

سبب نادار مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵)



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
689	تین دن کا قاف	669	عبادت کی مناس	643	پیٹ کا قفل مدینہ
690	دو دو کا ایک پال اور خرمن	670	قیامت میں کون بھوکا ہوگا	643	ذکر و شریف کی نصیحت
693	لوگوں سے بے نیازی	671	سبز کھال والے بزرگ	643	پیٹ کا قفل مدینہ کیا ہے
694	نصیحت ہے اثر	671	جنازہ پر شکر و بار ادا کرنے کے لئے	644	بھوک بھوک
694	موت کے وقت کی بدبو	673	دنیا کی کٹی	644	جست میں آقا کا پاس
694	کھانا زیادہ تو کھانا بھی زیادہ	673	قیامت میں کون حکم سے ہوگا	645	سرکار کی بھوک شریف
695	عبادت کی لذت سے محرومی	674	قیامت کی چیلنجی دھوپ	646	کٹی کٹی راہیں قاف
695	بھوک سے بے ہوشی	674	نفس نے تنہم میں پہنچا دیا	646	البلیب کا کھانا
697	بے معلوم درد	675	بھوک کے دس فوائد	647	ایک صاحب نظر کی حکایت
699	کاش! بھوک خریدی جاسکتی	676	بروز قیامت نہایت	648	پیٹ پر دو تھر
699	ہر طرف کھانا خریدنا جا رہا ہے	676	جست و دوڑ کے روز	649	سلمان علیہ السلام
700	زیادہ کھانا کھانے کی جھلک ہے	677	دن کی اصلاح	649	دیوانگی بھرے جہاں
701	بھوک میں ملاقات	677	حکیم شیر کی چھ آفتیں	650	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھوک شریف
701	نقل و حرکت	678	خشبہ دہی اور نمک	651	حضرت نوح علیہ السلام کی بھوک شریف
702	میں سب سے نہ اہوں	678	کھانا عقل کو کھاتا ہے	651	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھوک شریف
702	بھوک سے تر پڑتے	678	دل کی فتنی کے اسباب	651	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بھوک شریف
703	کٹی کٹی روز کا قاف	678	سات تھے	652	آقا کی بھوک یاد کر کے بی بی عائشہ کا رونا
704	سال بھر کا قاف	679	پیٹ بھرنے کی پریشانی	652	عشاق خود کریں
	دفعہ کھائے دے آدی کتنے دن زندہ رہتا ہے؟	679	اجتماع کا ایک سبب	653	اسلامی لیکن کی حکایت
704	عوام کتنا کھائے؟	679	شیطان خون میں گردش کر رہا ہے	655	دو دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار
705	پیاروں کی دوا میں	680	دو تھر میں	655	دن میں ایک بار کھانا
705	ایک ہزار سال جینے والا پرندہ	680	چالیس دن کا قاف	656	دن میں تین بار کھانا کیسا؟
706	بھوک کو قفل کر دیتا ہے	681	چھوٹی بھول	658	روزہ میں ایک وقت کھانا
708	موت کا مگر	682	چھوڑا کھل ہے	659	روزہ میں ایک بار کھانا
708	جاندار بدن کی آفتیں	682	بھوک کا رہنے کی تاکید کیوں؟	659	خوب روزہ رکھئے
709	چلو پرکھانوں کی پانچا	682	اللہ کی خیر تدبیر سے بے خوف ہونا	660	زمین بھر سونے
710	بھوکے بدن کی فضیلت	684	گناہ کبیرہ ہے۔	660	سوئے کا دسترخوان
710	مرد و عورت کا وزن کتنا ہونا چاہئے	684	اللہ کی طرف سے دھمکی	661	روزانہ تین بار کھانے والے کی منہ نہ
711	سیدنا یوسف علیہ السلام کا وزن	685	گناہوں کو اچھا سمجھنا گھر ہے	662	تھکے اور پانی پر گزارو
711	موت ہے کے اسباب	685	دعا ہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	663	ساری رات کی عبادت سے انفعالی
713	جرائی کی تعریف	685	چالیس حصار میں سے چار	664	بھوک کا خزانہ اور اس کا شکرانہ
714	بڑا کے قصصات	686	سات آنت	665	ایک خراب فقر کی تباہ کاریاں
716	ایک بڑا خور کی حکایت	686	سات آنت کا مطلب	666	چالیس دن کی نمازیں ماقبول
718	موت ہے سے بچنے کی تدبیر	687	مومن اور منافق کی خوراک میں فرق	666	تھکے حرام کی سزا
719	پہلے خون نیست کر دلیجے	687	آنحضرت کی غذا	666	غور سے مگر پارینہ
719	موت ہے کا علاج	688	سات ہڈی بھول	667	چار نصیحتیں
721	قبض کے چار علاج	688	بارہ دن میں ایک بار وضو	667	برے خاتے کا خوف
		689	تذنی کا کھانا ایک مسافر	668	دین کا خلاف



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
809	(۲۶) لڑاق خود را صومرا بانه	752	اغلاس تلویت کی گئی ہے	722	بے وقت تینوچ سے کا علاج
812	(۲۷) جوشیا سلخ	753	کم کھانے والے کا امتحان	723	۲۷ بے کامب سے بھڑین علاج
813	(۲۸) اظہر روی	754	سکسل پالیس دن تک کم کھا لیجے	723	زیادہ کھانے سے ہونے والے امراض
814	(۲۹) سفید پیالہ	755	کم کھانے پر استقامت پانے کیلئے	724	سخت زست رہنے کا نسخہ
816	شان کے مطابق امتحان	756	کڑوی نصیحت	724	بھوک کی پہچان
817	(۳۰) بخار میں سدا بہار	754	۵۲ حکایات	725	بھوک سے زیادہ کھانا
818	بخار کی نصیحت	759	(۱) اہل بیت علیہم السلام کی زندگی کے کمر و کام	725	ہر ایک کی خوراک یکساں نہیں ہوتی
818	(۳۱) سور کی دال کی فیس	762	(۲) کھانے والے کا طعمے سے سبب آہاری		زیادہ کھانے والے کا دل دکھاتا ہے
820	(۳۲) بھل کا کانا	764	(۳) 80 ضعیف اور بیمار کا کانا	726	حرام ہے
821	کانا چھینے کی نصیحت	767	(۱) قدر اور بھل	727	ذات کر بانی پنا
821	سعییت کی حکمت	769	(۵) کافین الامتہ	728	بیدل ملنے
822	(۳۳) کار اور شہ	772	(۶) دل کا مریض بھیک ہو گیا	729	طاقت سے زیادہ بوجھ
822	(۳۴) انجیر اگل دیا	773	(۷) بھیکو علیہ السلام اور شیطان	730	میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں
823	(۳۵) طلوئی نے کئے کھانا	773	عبادت میں کیلئے تالی ہے	731	کم خور کی کیا احتیاطیں
824	(۳۶) گوشت کی کار بھڑیاں	774	(۸) اور دعا اگل دیا	732	کم کھانا افضل مگر جھوٹ بولا حرام
825	(۳۷) کھانے سے قبل خوف	776	(۹) بھگتی ہوئی بکری	734	غصے کسے کہتے ہیں؟
826	کھا کر دونا چاہئے	776	تندوری ران	734	دل کیلئے سال بھر کی عبادت سے بہتر
827	(۳۸) سوکھی روٹی کا ٹکڑا	777	کھنرے خاتے کا خوف	735	نہ مزی کا کچھ
828	(۳۹) انگلی کی رنگ پڑک اٹھتی	779	(۱۰) روشت انگیز خطبہ	736	کھانے کیلئے مینا
828	(۱۰) عابد اور ادا کا درخت	781	(۱۱) لہو خدا میں سب سے پہلا خیر چلایا	736	مریض خود طیب بن گیا
830	(۱۱) محمود پایا اور لکڑی کی تاش	783	(۱۲) ہاتھ کے نئے	738	سوز و حر کے کینسر
831	(۱۲) عیسائی رعب کا قبول اسلام	785	(۱۳) سردرات میں چالیس بار غسل	739	نعلی تھکے کی تباہ کاریاں
833	(۱۳) بھل جاوول	786	(۱۱) زمین سے زمین میں کرنگوے کھانا	739	کھانے کا حروف صرف غلٹ تک ہوتا ہے
834	(۱۱) دل کیلئے نصیحتیں	789	(۱۵) دشواری کے بعد آسانی	740	لذت قہر کی عجیب حقیقت
834	(۱۵) کشت کا دیر	791	(۱۶) روز کی غذا اس نکلے	740	دل جلانے والی حکایت
835	(۱۶) دھوپ کا سوکھا ہوا آٹا	792	منقے کے حیرت انگیز فوائد	741	اہل اوقات اور دلانے والے لایانے
836	(۱۷) 40 سال تک دودھ پیا	793	کشمیر کا پانی پینا صحت ہے		کیا آپ کم کھانے کی عادت
836	(۱۸) گوشت روٹی	793	کھانسی کا علاج	742	بنانا چاہتے ہیں؟
837	(۱۹) خونا ک آٹمی	794	سرخ منقے	742	بھیموں کا کھانا پنا
838	(۵۰) سبز پیالہ	794	(۱۷) بیگن کی خواہش	743	سانپوں کے زہر کا پیالہ
840	ایمان پر خاندان کا نسل	795	(۱۸) خوب کھا اور پیو!	744	بڑی نعمت کا حساب بھی ہوا
841	(۵۱) غصے کے ساتھ لکھ	796	(۱۹) کھانے کا مقصد	745	برکت کے بارے میں غمن ہوا
842	(۵۲) سبزی نہیں کھاؤں گا	798	(۲۰) کھانے سے بچنے کیلئے غصے	746	جہنم کا خوف
		799	(۲۱) دلی کی نصیحت کا فیض	747	کم کھانے کی عادت بنانے کا طریقہ
		802	(۲۲) اچھی محبت اچھی موت	748	کھانے کی مقدار مضر و فربہ
		804	(۲۳) بری محبت بری موت	750	غلا (mix) کر کے بھی کھانا کھا لیجے
		806	(۲۴) بھوکا شیر		دوسروں کی موجودگی میں کم
		807	برقی کا توکل	751	کھانے کا طریقہ
		808	(۲۵) توکل تو جو ان		



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
903	ماہِ رمضان میں مرنے کی فضیلت	845	آٹا سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	845	فضائلِ رمضان شریف
904	تین افراد کیلئے جنت کی بشارت	846	عبادت پر کمر بستہ ہو جائے	846	عبادت کا دروازہ
904	قیامت تک کے روزوں کا ثواب	846	آٹا سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	846	تو دلِ قرآن
	جنت کے دروازے کھل جاتے	847	رمضان میں خوب دعائیں مانگتے تھے	847	رمضان کی تہریف
905	ہیں	849	آٹا سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	849	مسکوں کے نام کی وجہ
	شیاطین زنجیروں میں بکڑ دیئے جاتے ہیں	849	رمضان میں خوب خیرات فرماتے	849	سنو نے کے دروازے والا نکل
906	شیطان قید میں ہونے کے باوجود	851	سب سے بڑا حرکتی	851	میں فنکار تھا
907	گناہ کیوں ہوتے ہیں؟	851	ہزار گناہوں کا	851	پانچ خصوصیاتِ کرم
907	گناہوں میں کی تو آئی جاتی ہے	854	رمضان میں ذکر کی فضیلت	854	سیرہ گناہوں کا کفارہ
908	خوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!	855	سکوں بھر اجتماع اور ذکر اللہ	855	تربیت کا طریقہ
909	آتش پرست پر رحمت	855	چھ بیٹیوں کے بعد اولاد دینے	855	آٹا سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا
	رمضان میں علی الاملان کھانے	857	رمضان کا دیوانہ	857	بیانِ جنتِ نھان
910	کی دُعا کی سزا	857	اللہ بے نیاز ہے	857	رمضان المبارک کے چار نام
910	کیا آپ کو رہائش؟	859	تین کے اندر تین پوشیدہ	859	13 عذابی پھول
912	سکوں بھرے عیادت کی برکات	860	غلاب سے چھڑارے کے اسباب	860	جنت سہائی جاتی ہے
916	سال بھر کی نیکیاں برہار	864	چٹل کا دردناک طراب	864	جنت میں آٹا سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
918	دو زخموں کا خون اور پھپھ	865	احرام گناہ کی خوفناک سزا	865	دلم کے چڑوں کی بھارت
919	رمضان میں گناہ کرنا	867	کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہئے	867	ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش
920	بائے روزِ خبردار!	868	گنہگاروں کی چار حکایات	868	روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی
920	دل پر سیاہ خط	868	(۱) قبر میں آگ بھڑک اٹھی	868	دو رخ سے رہائی
921	دل کی سیاہی کا علاج	869	(۲) ماسپے میں بے احتیاطی	869	جعد کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی
922	قبر کا بھیا تک مہر!	869	کے سبب عتاب	869	مظہرت
924	نُروں سے کھنگر	871	(۳) قبر سے چلانے کی آواز	871	بھلائی ہی بھلائی
926	رمضان کی راتوں میں مکمل کو	871	حرام کی کمانی کہاں جاتی ہے؟	871	خرچ میں معاویہ کی کرو
	روزے میں ذقت "پاس" کرنے کے لئے	871	آگ کے دو پہاڑ	871	بڑی بڑی آنکھ والی حوریں
927	افضل عبادت کون سی؟	872	(۴) جگہ کا بوجھ	872	دوا عہد میرے دور
929	روزے میں زیادہ سونا	874	گناہ آج گناہ ہے	874	رمضان بقرانِ شہادت کریں گے
931	روزانہ گھر میں کرنے کا انعام	874	ادائے قرض میں عطا نہتے لئے	874	بخشش کا بہانہ
931	گھر میں کیا ہے؟	875	تاخیر گناہ ہے	875	لاکھ رمضان کا ثواب
		875	تین پیسے کا وبال	875	کاش میدہنے میں ہوا
			قیامت میں مجلس کون؟		
			خالم سے مراد کون ہے؟		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
983	احکام روزہ	955	اعضاء کا تسبیح کرنا	985	روزے کی نیت کے 20 مدنی
985	روزہ کس پر فرض ہے؟	956	عجلی پھل	986	پھول
986	روزہ فرض ہونے کی وجہ	956	نہ ہونے کا سبب	987	دادی دانی بچی!
987	انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے	957	سات قسم کے اعمال	988	دودھ پیتے بچوں کیلئے 16
988	روزہ دار کا ایمان کتنا بڑھتا ہے؟	958	بے حساب اجر	989	مدنی پھول
989	کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟	959	پرکان سے صفحہ مل گئی	990	زچہ دھچ کی حفاظت کا روحانی
990	روزہ	960	تھم سے آدمی	991	نہو
991	روزہ	961	ایک روزہ پھر روزے کا نقصان	992	نہو
992	روزہ	962	انے لگے ہائے لوگ	993	نہو
993	روزہ	963	تین بدعتیں	994	نہو
994	روزہ	964	ناک سٹی میں مل جائے	995	نہو
995	روزہ	965	روزے کے تین دن بچے	996	نہو
996	روزہ	966	(۱) عوام کا روزہ	997	نہو
997	روزہ	967	(۲) خواص کا روزہ	998	نہو
998	روزہ	968	(۳) افضل الخواص کا روزہ	999	نہو
999	روزہ	969	ذاتِ صاحبِ روزہ کا روزہ	1000	نہو
1000	روزہ	970	روزہ رکھ کر بھی گناہ توپ! توپ!	1001	نہو
1001	روزہ	971	اللہ کو کچھ حاجت نہیں	1002	نہو
1002	روزہ	972	میں روزہ دار ہوں	1003	نہو
1003	روزہ	973	میں روزہ تھوڑے کھانوں کا	1004	نہو
1004	روزہ	974	اعضاء کے روزوں کی تعریف	1005	نہو
1005	روزہ	975	آگے کا روزہ	1006	نہو
1006	روزہ	976	کان کا روزہ	1007	نہو
1007	روزہ	977	زبان کا روزہ	1008	نہو
1008	روزہ	978	زبان کی بے احتیاطی کی تباہ	1009	نہو
1009	روزہ	979	کاریاں	1010	نہو
1010	روزہ	980	بہم صیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ	1011	نہو
1011	روزہ	981	والہ سلم	1012	نہو
1012	روزہ	982	ہاتھوں کا روزہ	1013	نہو
1013	روزہ	983	پاؤں کا روزہ	1014	نہو
1014	روزہ	984	K.E.S.C. میں مذکور کی مل گئی	1015	نہو
1015	روزہ	985	روزہ کی فضیلت	1016	نہو
1016	روزہ	986	نصحتِ فقہاءِ فخری کا وقت معلوم		
1017	روزہ	987	کرنے کا طریقہ		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
1103	حتم قرآن اور رخصت	1050	ضروری حدایت	1016	روزہ اور کوپانی پلانے کی فضیلت
1104	تراویح کی جماعت بدعت ختم ہے	1051	بجول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا	1018	مکھور کے 25 مدنی پھول بطار کے ذریعہ دعا قبول ہوتی ہے
1106	12 بدعات ختم		روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے مطلق 21 ہے	1024	ہم کھانے پینے میں مذہب جاتے ہیں
1108	ہر بدعت کراہی نہیں ہے	1051	مکھور ہستہ روزہ	1026	افطار کی احتیاطیں
1110	بدعت ختم کے بعد گزارہ نہیں سبز گندہ کی تاریخ	1056	پکھتا کے کہتے ہیں؟	1027	بطار کی دعا
1111	دیہات مصلحتیں	1058	آسمان سے نازل کیا گیا روزہ	1029	دعا کے تین فرقہ
1113	انہوں کی محبت کے فضائل	1061	ماہ کی فراوانی ملنا بھی اشہام!	1030	دعا میں پانچ سعادتیں
1114	تراویح کے 35 مدنی پھول	1062	بجی کے فضائل	1030	5 مدنی پھول
1116	کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا	1063	روزہ نہ کھنے کی مجبوریوں	1031	نہ جانے کون سا ملنا ہو گیا ہے
1123	فیضانِ لیلة القدر	1067	نذر کی قرینہ	1032	نماز نہ پڑھنا شروع کیا تھا ہی نہیں!!!
1125	83 سال 4 ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب	1068	شمولیت بیماری کوئی مجبوری نہیں	1033	جس دوست کی بات ہم نہ مانیں
1126	سرکارِ مصلیٰ حضرت نبی علیہ السلام رنجیدہ ہو گئے	1069	نذر میں چاہے روزہ رکھو چاہے نہ رکھو	1034	قبولیت دعا میں تاثیر کا ایک سبب
1128	ایمان افروز حکایت	1070	روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی اجازت پہلی 33 ہے	1035	جکارت
1129	ہماری عمریں تو بہت گلیل ہیں	1071	قضاء کے بارے میں 12 ہے	1036	جلدی بچانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی!
1132	آؤ! ہمیں قدر کہاں؟	1081	کھارے کے احکام	1036	افسروں کے پاس تو بار بار جلتے کھاتے ہو مگر.....
1133	مذنی انعامات کے کارڈ کی برکت	1083	روزہ کے کھارے کا طریقہ	1037	دعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے
1133	عالمینِ مذنی انعامات کیلئے بشارتِ عظمیٰ	1084	کھارے سے مطلق 11 ہے	1041	برق النساء کا درد جاتا رہا
1135	تمام بھلائیوں سے محروم کون؟	1088	روزہ نہ پاد ہونے سے نجات	1042	برق النساء کے درد روحانی علاج
1136	ایک ہزار شہداء سے	1091	الحمد للہ عزوجل میں بدل گیا!		روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 ہے
1136	ہزار شہداء کی بادشاہت	1092	بے نماز ہوں میں بیعت کیا؟	1044	روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1137	ہرچم کشائی	1096	فیضانِ تراویح	1044	14 ہے
1139	ہرچم بھڑا	1094	سنت کی فضیلت	1047	روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1140	بد نصیب لوگ	1095	رمضان میں 61 بار تم قرآن جلاوت اور انکس اللہ	1048	روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1140	تو پھر کولو!	1095	خوف چہا	1049	روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1141	لڑائی کا وہاں	1097	تراویح بغیر اجرت پڑھائے		روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1141	ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور.....	1099	حالات و ذکرِ رحمت کی اجرت حرام ہے		روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1141	مسلمان مومن اور مہذب کی تعریف	1100	خداوند کی اجرت کا شری حدید		روزہ میں کئے ہوتے تھے کے بارے میں سات
1143		1101			



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
1141	آدمی دھپ میں نہ بیٹیں	1141	عاقبت پر داشت خدش	1141	تکلیف دہر کرنے کا ثواب
1141	فیضانِ اعتکاف	1141	لڑا ہے تو غصے کے ساتھ لڑو	1141	نذنی انعامات کے کارڈ زکوہ
1141	اعتکاف پرانی مبادت ہے	1141	کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ	1141	وسلم مسکرا ہے تجھے
1141	سجدوں کو صاف رکھنے کا حکم	1141	جادو گر کا جادو کا کام	1141	علامتِ شبِ نذر
1141	ہے	1141	سحر رکا پانی بیٹھا ہو جاتا ہے	1141	حکایت
1141	دس دن کا اعتکاف	1141	حکایت	1141	ہمیں علامات کیوں نظر نہیں
1141	عاشقوں کی دمن	1141	آتیں؟	1141	علاقہ داروں میں ذمہ دہ
1141	ادبشی کے ساتھ پھرے لگانے	1141	آخری ساتہ اتوں میں تلاش کرو	1141	لیلیِٰ القدر پر شیدہ کیوں؟
1141	کی حکمت	1141	تکنتوں کے نذنی پھول	1141	سال میں کوئی بھی رات شب
1141	ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیں!	1141	نذر ہو سکتی ہے	1141	دعوت کو نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
1141	ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت	1141	وسلم کی جمعِ شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	1141	جلوہ مری
1141	سابقہ گناہوں کی بخشش	1141	امامِ اعظم کے دو اتوال	1141	شبِ قدر بدلتی رہتی ہے
1141	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی	1141	نواہنِ جراتی اور شبِ قدر	1141	ستائیسویں رات کو شبِ نذر
1141	جائے اعتکاف	1141	ہر رات عبادت میں گزارنے کا	1141	آسان لہو
1141	سارے مہینے کا اعتکاف	1141	ستائیسویں شب کی قدر کریں	1141	شبِ قدر میں پڑھئے
1141	ترکی خیمے میں اعتکاف	1141	شبِ قدر کی دعا	1141	شبِ قدر کے نوافل
1141	اعتکاف کا مستحبِ مقیم	1141	بیداری میں دے اور ہو گیا۔۔۔۔۔	1141	کس کا؟
1141	پلا سائل زمین پر سجدہ کرنا مستحب				
1141	ہے				
1141	دو بج اور دو عمر کا ثواب				
1141	گناہوں سے محفوظ				
1141	پنیر کے ٹیکوں کا ثواب				
1141	روزِ اندھج کا ثواب				
1141	اعتکاف کی تعریف				
1141	اعتکاف کے لغتی معنی				
1141	اب تو غنی کے در پر بستر				
1141	جدا دیے ہیں				
1141	اعتکاف کی قسمیں				
1141	اعتکاف واجب				
1141	اعتکاف مست				
1141	اعتکاف کی نیت اس طرح کیجئے				
1141	اعتکاف نفل				
1141	سجدہ میں کھانا پوتا				



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
1277	19 بیماریوں کی نشاندہی	1237	بیری کرکاد چلا گیا		استحبابانے مسجد سے سختی نہ
1278	خطرناک ڈرکاکوڑ	1238	چپکاروزہ	1217	ہونے پائیں
	تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم	1239	مخک سے گناہ روزہ		اپنے لباس وغیرہ پر غور کرنے
1278	کرنے کا طریقہ		احکام توڑنے کی سات جائز	1218	کی عادت مٹانے
	بچا ہوا خیل دوبارہ استعمال	1240	مسودہ		مسجد میں بچے کو لانے کی
1279	کرنے کا طریقہ		حاجت روئی اور ایک دن کے	1220	ممانعت
1279	نہیں طلب یعنی نہیں	1242	احکام کی فضیلت	1221	گوشت بھیل پینے والے
	فیضان پرست "مسلحہ سفہ"		احکام میں جائز کاموں کی		بھلے مذاقوں کی وجہ سے پیچھے
1279	نہیں گئے	1245	اجازت پر مشتمل 8 مہینے پھول	1221	میں بد
		1248	اسلامی بہنوں کا احکام	1221	نسکی مقامی کا طریقہ
1285	فیضانِ عید الفطر	1248	اسلامی بخشش بھی احکام کریں	1222	والہی کو بد سے بچانے
1287	ہم مہینہ کیوں نہ مانتے ہیں؟		اسلامی بہنوں کیلئے 12 مہینے		خوشبودار چل جانے کا آسان
1287	نعمانی کا اعلان مام	1249	پھول	1222	طریقہ
1289	مہینہ کی طرح کی رات	1253	احکام قضاء کرنے کا طریقہ	1223	ہو سکے روزہ نہیں
1289	دل زخمی رہے گا	1254	احکام کا فائدہ		عماںسیر کو بد سے بچانے
1289	جسٹ دلہن ہو جاتی ہے	1254	احکام توڑنے کی توجہ	1223	کا طریقہ
1291	کوئی ساگ باغ میں نہیں جاتا		مشہور بیٹہ پارٹی کے مالک کی	1224	عمارہ کیا ہونا چاہئے
1291	شیطان کی بد عواصی	1255	توجہ	1225	خوشبودار نے کی 17 قسمیں
1292	کیا شیطان کا سہا ب ہے	1256	مشکلین کیلئے ضرورت کی اشیاء	1227	بقائے مسجد اور محکمہ
1293	انسان دُعا ان کا فرق	1257	احکام کے 50 مہینے پھول		محکمہ قاتل مسجد میں جاسکا
1294	نہر کی کا تصدیق کیا ہے؟		عاشقانِ رسول کی سمیت نے مجھے	1228	ہے
1295	گھر کی پر ولادت ہوگی	1268	کیا سے کیا بنا دیا		علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
	بجائے حمل کے 2 روحانی	1270	اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ	1228	قوتی
1296	طالع		احکام میں بیمار پڑ جانے	1229	سبکی کھیت پڑ جاتا
1296	مہینہ یا مہینہ	1270	کے سہا ب		محکمہ کے مسجد سے باہر نکلے
	اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بھی	1272	مجھے مسلمانوں کی محبت مزید ہے	1230	کی مسودہ
1297	تو عید مانتے رہے ہیں		گالوں کیلئے روزہ ازیں شکر کی دعا	1230	حاجت شری
1297	عید کا انوکھا کھانا	1273	کرتا کیا؟	1230	طوبہ شری کے حلقہ 3 ہے
	سرکارِ صلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم		مسلمانوں کی پہلائی چاہتا کار	1231	حاجت طیبی
	رکھتا ہے ہیں سرکارِ صلہ اللہ تعالیٰ	1274	قواب ہے	1231	طوبہ طیبی کے حلقہ 8 ہے
1299	طوبہ اب سلجھتا ہے ہیں		کباب سو سے کھانے والے		احکام توڑنے والی چیزوں کا
1300	روح کو لگی ہوائی	1275	حجوبوں	1233	بیان
1301	نچاست پڑ چاندی کا ذوق		کباب سو سے طیبیوں کی نظر		احکام توڑنے والی چیزوں
1301	مہینہ کیلئے ہے؟	1276	میں	1233	کے حلقہ 16 ہے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
1347	عاشورا کی 25 خصوصیات	1325	مید کے خلیجے کے احکام	1302	سید المرقد روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
	عاشوراء کے روزوں کے 6	1326	مید کے 21 سختیاں		کی مید
1349	فضائل	1328	میں مید کی نماز بھی نہیں پڑھنا تھا	1303	ہماری خوش فہمی
1349	ہرم سوئی علیہ السلام	1330	مجھ گناہ پر بھی کرم کے پھینٹے پڑے	1304	شہزادے کی مید
1351	مید میلاد النبی اور دوسرا اسلامی			1305	شہزادیوں کی مید
1352	ہاتھ راد کا روزہ	1333	نفل روزوں کی فضائل		مید صرف اچلے لباس پہنے کا
1352	یہودیوں کی نفلت کرو		نفل روزوں کے دینی و دنیوی	1306	نام نہیں
1353	ساراسال آنکھیں آنکھیں نہ تیار ہو	1333	فوائد	1307	ولید مرحوم پر کرم
1354	رجب المرجب کے روزے	1334	روزہ داروں کیلئے بخشش کی بھارت		کیا خواب سے جینی علم حاصل
1355	ایمان افروز دعا	1335	نفل روزوں کے 18 فضائل	1308	ہو جاتا ہے؟
1357	دوسال کا ثواب	1335	بگشت کا انوکھا ذریعہ		خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا
1357	رجب کی بہاریں		40 سال کا فاصلہ روزہ سے	1309	پابغ فرمایا؟
1358	رجب کے تین خزانے	1336	ذوری		نصوہ غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ
1359	حج ہونے کا مہینہ		روزہ سے 50 سال مسافت	1310	حاکم کی مید
	جوساری زندگی نہ سکے۔ کا وہ	1336	دوری	1311	ایک دلی کی مید
1359	دس دن میں سکھ لیا		زمین بھر سونے سے بھی زیادہ	1313	کرامت کا ایک شعبہ
1361	پانچ ہاتھ راستیں	1336	ثواب	1313	ایک نئی کی مید
	پہلا روزہ تین سال کے گناہوں	1337	جہنم سے بچنے کا زیادہ ذوری		سلام اس پر کہ جس نے بیگسوں
1362	کا شمار	1337	ایک روزہ رکھنے کی فضیلت	1315	کی دھیری کی
1362	ایک نئی نھر کا نام رجب ہے	1338	بہترین عمل	1316	تو سہ سلامت سال ہوگی
1362	نورانی پہاڑ	1339	سفر کو مالدار اور جاؤ گے	1317	مذہب بطور وہب ہے
1364	ایک روزہ کی فضیلت	1340	نشر میں روزہ داروں کے مزے		مذہب بطور لکھنؤ ہاتوں کا شمار
	کبھی نوح میں رجب کے	1340	سونے کے دسترخوان	1317	ہے
1364	روزہ کی بہار	1340	قیامت میں روزہ دار کھائیں گے	1317	روزہ نطق رہتا ہے
1365	جلجلی نخل	1341	روزہ رکھنے کا جنتی ہے	1318	نظرہ کے 16 مدنی پھول
1365	پریشانی دور کر نئی فضیلت	1341	ٹھٹھ گری میں روزہ کی فضیلت		صدقہ فطر کی مقدار آسان
1366	سو برس کے روزوں کا ثواب		دوسروں کو کھانا دیکھ دیکھ کر مہر	1321	لفظوں میں
	ایک نئی سو سال کی نیکیوں کے	1342	کرنے والے روزہ دار کا ثواب		قبر میں ایک ہزار انوار داخل
1366	برائیاں		روزہ کی حالت میں مرنے کی	1322	ہوں
	۳۷ برس کا روزہ دس برس کے	1343	فضیلت	1322	نماز مید سے نفل کی ایک سنت
1367	گناہوں کا شمار		نیک کام کے ذہران موت کی	1323	نماز مید کا طریقہ (نفل)
1367	60 ماہ کے روزوں کا ثواب	1344	سعادت	1324	مید کی ادھوری جماعت ملی تو...
1368	سو سال کے روزوں کا ثواب	1345	کالو چاچا کی ایمان افروز دعا	1325	مید کی جماعت ملی تو کیا کرے؟



سُر	عنوان	سُر	عنوان	سُر	عنوان
1405	ایامِ بھل کے روزے	1387	بھلائیوں والی راتیں		دارِ اسلامی اور حسنِ سراج النبی
	ایامِ بھل کے روزوں کے حقیقی	1387	دو لاکھ اٹھ سو تین روزوں کی فہرست میں	1368	صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم
1406	8 روایات		مکان بنانے والا نوروں کی فہرست	1369	سکھن کی وہیسی
1406	تین روزوں کے دن	1387	میں	1370	لا اچار نے مجھے صحت عطا دیا تھا
1407	جہنم سے بچاؤ کی احوال	1388	سال بھر کے معاملات کی تقسیم	1372	محبوب کے حکایتیں تین روایات
1408	بھرے مرنے کی دعا نہیں مانگتے تھے	1389	ہاؤس فیصلے	1372	بڑی شخص کی نمائندگی
	روزوں کے حقیقی 5 احادیث	1389	کاملی توڑ	1374	غشمان اسلم کے روزے
1409	شہزادہ	1390	مغرب کے بعد چھوٹا دل	1374	آقا کا مہینہ
1411	سنت سے محبت	1391	دعائے نصف شعبان المعظم	1374	شعبان کی تجلیات و نزکات
	بدھ اور جمعرات کے روزوں	1393	سب دین کی مذنی التجا	1375	موجودہ شہر ہرمون کا جذبہ
1412	3 فضائل	1393	سال بھر چاروں سے حفاظت		موجودہ شہر ہرمون کا جذبہ
	بدھ، جمعرات اور ہفتہ کے روزوں		شب براءت اور قبروں کی		تقسیم ترغمان کیلئے شعبان کے
1414	3 فضائل	1393	زیارت	1376	روزے
1415	ہفتہ کے روزوں کے 5 فضائل	1394	گھر پر سوہنیاں جلاتا		شعبان کے اکثر روزے رکھنا
1418	ہفتہ اور اتوار کے روزے	1395	شور و غلہ	1376	سخت ہے
1419	روزہ بھل کے 12 مہینے پھول	1395	آٹھ ماہ کی کاشت و کون		مرنے والوں کی فہرست بنائی
	روزے داروں	1396	آتش بازی حرام ہے	1377	جانی ہے
1423	12 حکایات		آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم نے	1377	پسندیدہ مہینہ
	کریوں کا روزہ	1397	سبز قلم شریف کا تاج ہمارا کھاتا		اگر شعبان کی اہمیت سے
1424	شیطان کی پریشانی	1400	نفسِ عید کے روزوں کے 3	1378	عادل ہیں
1425	بڑا لاکھارہ		فضائل	1378	حالات کے مطابق عمل کیجئے
1426	مذہبِ حق و عدل کی صفات	1400	نومو لو کی طرح گناہوں سے	1379	میں چنگ بازی کا شوق تھا
1429	عاشقانِ رسول سے ملاقات کی	1401	پاک		ترغمان کے بعد کون سا مہینہ
1431	برکات	1401	گویا زمانے (مر) بھر کا روزہ رکھا	1381	انفصل ہے؟
1433	عظمتِ انبی	1401	سال بھر روزے رکھے	1381	چند عریں شب میں غفلت
1434	انعامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	1401	ایک ننگی کا دس ٹکڑا ثواب	1381	عداوت والے کی شامت
1437	روزہ کی خوشبو	1402	نفسِ عید کے روزے کب رکھے	1382	ایامِ امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
	رمضان و شش عید کے روزوں		جائیں؟		فہرستِ براءت میں خود مرنے
1439	کی برکت	1403	زوالِ الحجۃ الحرام کے ابتدائی دس دن	1384	والے افراد
1440	رمضان کا چاند	1403	کے فضائل	1384	سب کی مغفرت سوائے...
1441	جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا	1404	نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ایام		فہرستِ براءت میں جو چاہو
	ایک روزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے	1404	فہرست کے برابر فضیلت	1385	مانگ لیا
1442	تین روزے	1404	غزفہ کا روزہ	1385	حضرت دلاوی علیہ السلام کی دعا
		1404	ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر	1386	فہرستِ براءت کی تقسیم



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
1500	(۲۷) مہینوں میں گزر رہی تھی	1474	(۷) ہماری آنکھوں میں آنسو آگئے!	1445	مسلحہ ہائیں سال بھر دے
	(۲۷) انجیل اللہ میں تھا		(۸) ماضی کا رسول کی گفتگو	1446	نہ تار و دھاتی کے ٹکس ٹکس کے
1501	گزارش کیا	1475	نے لاج رکھ لی	1447	وہ مقامات
1503	(۲۸) ۱۵۲۱ء کا پیرا پیرا ہے	1476	(۹) کیڑوں کی توبہ	1448	اپنی نیکیوں کا اعلان
	(۲۹) حیرت ہے میں نے		(۱۰) اب گردن تو کٹ گئی ہے مگر.....	1449	جگہ کی خوشی میں قریب
1504	نہ اسو کر کیسے بھاڑ دیا	1478		1450	میں نے اعلاں کو نہت عورتا
1506	(۳۰) کوئی نہیں ملے گا	1479	(۱۱) ہماری کاروں میں		بھی طرح خود فرما لیتے!
1507	(۳۱) میں نے تم اسود چمکایا	1480	(۱۲) میں نہیں دیکھتا	1450	جگہ کے آسان ہے مگر جگہ زہرا
	(۳۲) نری صحت میں رہنے		(۱۳) ہماری قلمی کیت نکلتا ہے	1451	شکل ہے
1509	کاٹنا بھڑکنا	1481	کی عادت تھی	1452	حکام بھلا دینے کا طراب
	(۳۳) جذبے کو دے کے		(۱۴) ماڈرن نوجوان ترقی		فرمانہ دہی
1510	۱۲ پارک کے	1482	کرتے کرتے.....	1452	نگی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟
	(۳۴) ۷۵ سالہ اسلامی بھائی		(۱۵) میں نے نئے بازی کیسے	1454	روزے داروں کا خط
1511	کے غارت	1482	بھڑکی		کولف کی خوشبو سے ہی گزارہ
	خیر عزلی میں آیا ہے قرآنی	1484	(۱۶) یا حکام کیا ہوتا ہے	1453	کر لیا
1513	گفتہ جات ہیں		(۱۷) میں کس کس گناہ کا		نادان عجم کی طرف سے نگی
	(۲۵) گھر میں ہی زندگی ماحول	1486	تو کہہ کر	1456	کی رحمت
1514	بھائی		(۱۸) امیگاف کی حرکت سے		مندی تھی نے مندی والے ہاتھ
1515	(۳۶) میں ایک کیسے تھا؟	1488	شہر کے لئے مرکز بن گیا	1459	کیوں دکھائے؟
	(۳۷) رنج و کی ہڈی کے دور		(۱۹) امیگاف کا فیض انگینہ	1460	میں نماز و خدشہ سے عزم تھا
1517	سے نجات	1489	پہنچا		
1519	(۳۸) اپنی نیا نیا کھانا		(۲۰) میں بھڑکے فیضانہ مدینہ	1463	مستکفین کی 41
	مسلمانوں کا نیا سال مندی	1491	نہیں جاتا		مندی بہاریں
1520	سال		(۲۱) امیگاف کی حرکت سے		
	(۳۹) ماضی کا رسول کی محبت	1492	گفتگو کا درد چلا گیا	1464	(۱) ہیکار کی خود کار ہو گیا
1520	کی حرکت	1493	(۲۲) داری تھی: "سربز" ہو گیا		(۲) میں نے گل ہار خود کشی کی
	(۴۰) ملاوٹ والے مصالحے		(۲۳) جیسے میرے سرکار ہیں	1466	کو جوش کی تھی
1522	کا کاروبار بند کر دیا	1494	ایسا نہیں کوئی		(۳) میں نے حید کے علاوہ بھی
	(۴۱) جبریل علیہ السلام کی	1496	میرے کسب وایت	1468	خدا ہی نہیں چڑھی تھی!
1524	زیارت		(۲۴) مجھے کمر والے کرے		(۴) امیگاف کی حرکت سے
1526	فہرست	1497	تلاش ہے تھی	1470	سارا خاندان مسلمان ہو گیا
1543	ماخذ و مراجع	1499	(۲۵) سجدہ کا خطیب بنادیا	1471	(۵) میں بھڑکنا دیکھتا
				1472	(۶) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیتے



# مأخذ و مراجع

## فیضان بسم الله / پیٹ کا قفل مدینہ

نمبر	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جان مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
3	النور المشرور	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
4	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
5	عزرائیل العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
6	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
7	تفسیر کبیر	امام محمد تقی زکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
8	تفسیر یوسف	امام محمد بن محمد قرظی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
9	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
10	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت
11	جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
12	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
13	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
14	تفسیر ابن کثیر	علامہ شریف ابن شہر دار دہلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العربی بیروت
15	شرح البیضا	علامہ ابو محمد حسن بن سعید بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
16	فتح ربیع وفتح ربیع	امام زکری الدین عبد العظیم صلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
17	کنز العمال	علامہ علی مفتی عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
18	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسن بھلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
19	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
20	المسند	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
21	مجمع الزوائد	امام نور الدین مینسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
22	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
23	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
24	کشف الحقائق و نزول الالباس	امام اسماعیل بن محمد عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	موسسة الرسالة بیروت
25	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
26	ریاض الصالحین	علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	شیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
27	مرآۃ المناہج	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
28	تہذیب البحاری	علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	شعبہ البحاری پبلیکیشنز سرگودھا
29	الاصناف فی تہذیب الصحابہ	علامہ احمد بن علی محمد بن عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب بیروت
30	ترجمۃ النظم	علامہ احمد بن علی محمد بن عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الانبیاء ملتان
31	البلدور السائرة	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
32	المواہب اللدیہ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
33	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
34	شمائل رسول	علامہ یوسف بن اسماعیل بھاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک خانہ لاہور



35	وفاء الوفاء	علامه عبدالرحمن ابن حوزي رحمه الله تعالى عليه	دار لاجهات الفرائد العربي بيروت
36	حجة الله على العالمين	علامه يوسف بن اسماعيل نهائي رحمه الله تعالى عليه	مركز فاضل سنت و فاضل احكام
37	لقط المرجان في احكام البحار	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة الايمان مصر
38	بحر الموعود	علامه عبدالرحمن ابن حوزي رحمه الله تعالى عليه	دار الفجر للفرائد القاهرة
39	اسرار الفاتحة	علامه معين مروي رحمه الله تعالى عليه	نواكشو لكهنو هند
40	غنية المنطلي	علامه محمد ابراهيم بن حلي رحمه الله تعالى عليه	سهيلا اكيلسي لاهور
41	الفرد المختار	علامه علامه الفقيه حصصكي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
42	رد المحتار	علامه محمد امين ابن عابد بن شامي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
43	بهار شريعت	مفتي محمد احمد علي اعظمي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة اسلاميه لاهور
44	فتاوى عالمگیری	نظام و علمائے هند رحمه الله تعالى عليهم	كوتہ
45	لمسر الرائق	علامه زين الدين ابن نخيم رحمه الله تعالى عليه	كوتہ
46	حياة الحيوان الكبرى	علامه كمال الدين محمد بن موسى صوري رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
47	تبيين المختصرين	علامة عبد الوهاب بن احمد شعري رحمه الله تعالى عليه	المنطقة السنية مصر
48	نزهة المجالس	علامه عبد الرحمن صفوري رحمه الله تعالى عليه	كوتہ
49	المجالس السنية	شيخ احمد بن حجازي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة تعاليه مصر
50	شرح الصلوة	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
51	فوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علي مكي رحمه الله تعالى عليه	مركز فاضل سنت و فاضل احكام
52	الرسالة القشيرية	امام ابو تالمس عبد الكريم رحمه الله تعالى عليه	دار الفجر بيروت
53	احياء علوم الدين	امام محمد بن محمد غزالي رحمه الله تعالى عليه	دار صادر بيروت
54	منهاج العابدين	امام محمد بن محمد غزالي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
55	كيمياء سعادت	امام محمد بن محمد غزالي رحمه الله تعالى عليه	انتشارات گنجینه تهران
56	اتحاد السادة المسلمين	علامه محمد مرتضى حسيني زياتي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
57	روض قرياحين	علامه عبد الله بن اسعد باهي رحمه الله تعالى عليه	المنطقة السنية مصر
58	العبيرات الحسان	علامه شهاب الدين احمد بن حجر مكي رحمه الله تعالى عليه	باب السنية كراچی
59	غلبوي	علامه احمد شهاب الدين غلبوي رحمه الله تعالى عليه	باب السنية كراچی
60	مكاشفة القلوب	امام محمد بن محمد غزالي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
61	اعجاز الاعجاز	شيخ عبدالحق مخلص تعلوي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة نور و رضويہ سكر
62	تذكرة الواعظين	علامه محمد بن جعفر قريشي رحمه الله تعالى عليه	كوتہ
63	كشف المحجوب	داتا گنج بخش علي حيدر دوي رحمه الله تعالى عليه	فريد بك اشغال لاهور
64	تذكرة الاولياء	شيخ فريد الدين عطار رحمه الله تعالى عليه	شير برادر مركز الاولياء لاهور
65	احسن الوعاه	علامه تقی علی خان رحمه الله تعالى عليه	مكتبة السنية باب السنية كراچی
66	البرهان	مفتي محمد امين منظره لعلی	مكتبة سلطانہ سرطار اہلہ (ضلعی اہلہ)
67	حيات اعلى حضرت	علامه ظفر الدین محدث بهاري رحمه الله تعالى عليه	مكتبة رضويہ كراچی
68	حقائق بخشش	اعليٰ حضرت امام احمد رضا خان عليہ رحمۃ الرحمن	مكتبة السنية باب السنية كراچی
69	ذوق نعمت	علامه حسن رضا خان رحمه الله تعالى عليه	شير برادر مركز الاولياء لاهور
70	مصابح عليہ	علامه محمد اہلسی عطار فتاوی دہلی و کتبہ کرامتہ دہلی	مكتبة السنية باب السنية كراچی
71	سلطان بخشش	علامه مصطفیٰ رضا خان رحمه الله تعالى عليه	شير برادر مركز الاولياء لاهور



# مآخذ و مراجع آداب طعام / فیضان رمضان

نمبر	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه
1	قرآن مجید	کلام باری تعالی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
2	کثر الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
3	جامع البیان	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
4	الدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
5	روح المعانی	علامہ ابو الفضل سید محمود قرسی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
6	روح البیان	علامہ اسماعیل حق بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
7	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
8	تفسیر قرطبی	علامہ عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
9	تفسیر حازن	علامہ طحاوی علی بن محمد بن یوسف بن علی رحمۃ اللہ علیہ	سرحد
10	تفسیر عزیزی	علامہ عبد البر بن محمد بن دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب السنیہ کراچی
11	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
12	تفسیر حمد	علامہ سلیمان حمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب السنیہ کراچی
13	خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
14	تفسیر نسیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
15	غرائب القرآن	علامہ عین المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
16	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
17	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت
18	جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
19	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
20	سنن الساعی	امام احمد بن حنبل ساعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الحدیث بیروت
21	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت
22	الموطا	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت
23	سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب السنیہ کراچی
24	المصنف	امام ابو یکر عبد اللہ بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
25	برائتہ الاصول	امام ابو یکر محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دمشق
26	الترغیب والترہیب	امام رکن الدین عبد العظیم مندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
27	کثر العقال	علامہ علی بن عثمان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
28	شعب الایمان	امام ابو یکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
29	صحیح ابن خزیمہ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المنکب الاسلامی بیروت
30	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت



31	المسند	امام احمد بن حنبل رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت
32	تاريخ بغداد	امام ابو بكر احمد بن علي خطيب بخاري رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
33	جريدة الاولياء	امام ابو نعيم احمد اصفهاني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
34	مجمع الزوائد	امام نور الدين هيثم رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت
35	المعجم الكبير	امام سليمان بن احمد طبراني رحمه الله تعالى عليه	دار احياء التراث العربي بيروت
36	المعجم الصغير	امام سليمان بن احمد طبراني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
37	كشف الخفاء ومزيل الالباس	امام اسماعيل بن محمد عجلوني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
38	جامع الاصول	امام مبارك بن محمد قزويني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
39	المستدرک	امام محمد بن عبد الله حاكم رحمه الله تعالى عليه	دار المعرفة بيروت
40	الجامع الصغير	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
41	مكارم الاخلاق	امام سليمان بن احمد طبراني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
42	مسند امام اعظم عليه الرحمة	امام اعظم ابو حنيفة رحمه الله تعالى عليه	باب المدينة كراچی
43	الإحسان بشریب صحيح ابن جبر	علامه مير علاء الدين علي بن بلال رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
44	مسند أبي يعلى	امام ابو يعلى احمد موصلي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
45	السنن الكبرى	امام احمد بن شعب تيمالي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
46	تنبيه الشريعة	علامه علي بن محمد كاشي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة القاهرة مصر
47	المشعر فریح	امام ابو محمد شرف الدين ديبلي رحمه الله تعالى عليه	دار احضر بيروت
48	الكامل في صفاء الرجال	امام ابو احمد عبد الله بن علي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
49	السنن الكبرى	امام ابو بكر احمد بن حسين يهني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
50	شرح الزرقاني على الموطا	علامه محمد بن عبد الباقي زرقاني رحمه الله تعالى عليه	دار احياء التراث العربي بيروت
51	عمدة القاري	علامه محمود بن احمد عيني رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت
52	شرح صحيح مسلم	علامه شرف الدين ترمذي رحمه الله تعالى عليه	باب المدينة كراچی
53	مرقاة المفاتيح	ملا علي قاري رحمه الله تعالى عليه	كوئٹہ
54	مرآة المناجیح	مفتي احمد بار خان نعمي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة اسلامية لاہور
55	اشعة النعمات	شيخ عبد الحق محدث دہلوی رحمه الله تعالى عليه	كوئٹہ
56	الشفاء	علامه عياض بن موسى اللبس ملكي رحمه الله تعالى عليه	عبد القواب اکیڈمی ملتان
57	القول البدیع	امام محمد بن عبد الله بن حنبل رحمه الله تعالى عليه	موسسة الريان بيروت
58	تاريخ الخلفاء	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	باب المدينة كراچی
59	المعجم الكبير	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	مرکز اعلی سنت و کلت رضا حید
60	لفظ المرجان في احکام النجاس	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
61	حجة الله على العالمين	علامه يوسف بن اسماعيل نهائي رحمه الله تعالى عليه	مرکز اعلی سنت و کلت رضا حید
62	جامع كرامات الاولياء	علامه يوسف بن اسماعيل نهائي رحمه الله تعالى عليه	مرکز اعلی سنت و کلت رضا حید
63	الموعظ اللدنية	علامه ابراهيم باجوري رحمه الله تعالى عليه	مكتبة الاولياء ملتان
64	شواهد النبوة	علامه عبد الله بن حنبل رحمه الله تعالى عليه	مكتبة الحظيفة ترکی



65	مدارج علومه	شيخ عبد الحق محدث دهلوي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة سوربه روضه سكره
66	احبار الاميار	شيخ عبد الحق محدث دهلوي رحمه الله تعالى عليه	طريق ايكلمى صالح حيدر
67	مكتوبات	امام رباني محدث الفرائي رحمه الله تعالى عليه	كوته
68	طبقات الكبرى	علامه عبد الوهاب شيرازي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
69	اعليهم المآل	امام بهاء الاسلام زركلي رحمه الله تعالى عليه	باب السد يند كراچي
70	لد كثره الحفاظ	امام شمس الدين محمد بن احمد نجلي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
71	احسن الوفاء	علامه آقاي علي حاي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة المدينه باب السد يند كراچي
72	ميران الشريفة الكبرى	علامه عبد الوهاب شيرازي رحمه الله تعالى عليه	مصر
73	الكامل في التاريخ	امام ابو الحسن علي بن ابى بكر نيكشليمي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
74	حياة الصحابة الكبرى	علامه كمال الدين محمد بن موسى العمري رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
75	شرح العقائد السنية	علامه مسعود بن عمر نغشاري رحمه الله تعالى عليه	باب السد يند كراچي
76	الهداية	امام ابو الحسن علي بن ابى بكر نيكشليمي رحمه الله تعالى عليه	دار احياء التراث العربي بيروت
77	الفقوري	علامه احمد بن محمد بن احمد رحمه الله تعالى عليه	مكتبة حبيبه راولپنڊي
78	الحواهرة الفيرة	علامه ابو بكر بن علي حيدر رحمه الله تعالى عليه	مكتبة الاولياء ملتان
79	فكر المختار	علامه علاء الدين حصصكي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
80	رد المختار	علامه ابى طالب محمد بن شمس رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
81	حد المختار على رد المختار	اعلي حضرت امام احمد رضا خان عليه رحمه الله تعالى عليه	وحيا ايكلمى بسني هند
82	مناقب الصالحين	امام علاء الدين ابى بكر بن مسعود رحمه الله تعالى عليه	دار احياء التراث العربي بيروت
83	الاشياء والظواهر	علامه زين الدين بن ابراهيم مصري رحمه الله تعالى عليه	باب السد يند كراچي
84	فتاوى عالمگیری	نظام و علمانيه محدث رحمه الله تعالى عليه	كوته
85	منح الفقير	علامه كمال الدين ابى قيام بن مسعود رحمه الله تعالى عليه	كوته
86	البحر الرائق	علامه زين الدين بن تميم رحمه الله تعالى عليه	كوته
87	نسيم الحقائق	علامه عثمان بن علي زلمي رحمه الله تعالى عليه	كوته
88	النهر المعاني	علامه عمر بن ابراهيم بن تميم رحمه الله تعالى عليه	باب السد يند كراچي
89	مراقي العلاج	علامه شمس بن عمار شيرازي رحمه الله تعالى عليه	كوته
90	حاشية الطحطاوي على الترتيبي	علامه سيد احمد طحطاوي رحمه الله تعالى عليه	كوته
91	فتاوى روضه	اعلي حضرت احمد رضا خان عليه رحمه الله تعالى عليه	رضا فاؤنڊيشن لاهور
92	فتاوى امريه	اعلي حضرت احمد رضا خان عليه رحمه الله تعالى عليه	نظير سز پبلشرز لاهور
93	بهار شريعت	مفتي محمد امجد علي اعظمي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة المرشد بريلي شريف
94	فتاوى امجديه	مفتي محمد امجد علي اعظمي رحمه الله تعالى عليه	مكتبة روضه كراچي
95	نور القلوب	امام ابو طالب محمد بن علي سكي رحمه الله تعالى عليه	مرکز لعل سنت و كتاب روضه هند
96	نبيه العافس	علامه ابو القاسم مصر سمرقندي رحمه الله تعالى عليه	دار اس كبر بيروت
97	نبيه المعترف	علامه عبد الوهاب بن احمد شيرازي رحمه الله تعالى عليه	المطبعة الميمنية مصر
98	نزهة القاصدين	علامه عثمان بن حسن حيدري رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت



99	ترجمہ المسائل	علامہ عبد الرحمن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
100	اخلاق الصالحین	ابو یوسف محمد شریف محدث کونوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
101	شرح الصدور	امام عبد الرحمن حلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
102	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
103	معدن الاخلاق	علامہ محمد رمضان علی قنوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر حنفیہ کراچی
104	دروس الرباہین	علامہ عبد اللہ بن اسماعیل باغی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	المطبعة العیسویہ مصر
105	الروض الفائق	علامہ نجیب بن سعد عبد کفای رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
106	ملفوظات اعلیٰ حضرت	معنی محمد مصطفیٰ رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
107	اتحاف السادة المتقين	علامہ محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
108	قلوبی	علامہ احمد شہاب الدین قلوبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
109	بہجة الاسرار	علامہ ابو الحسن شطرنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
110	مکاشفة القلوب	امام محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
111	اصبار الاحبار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
112	مواظع نجیہ	مفتی احمد ہار خان نجی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	نجی کتب خانہ گجرات
113	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر العلمیہ بیروت
114	کشف المسحوب	داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور
115	اسلامی زندگی	مفتی احمد ہار خان نجی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
116	مطالع السیرات	علامہ محمد بن علی مہدی فاضل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ نوریہ رضویہ سرگودھا (پہل اند)
117	مدارج النبوة	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
118	جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
119	حیات اعلیٰ حضرت	علامہ ظفر الدین محدث بہاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
120	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	شیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
121	روحانی حکایات	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الاولیاء لاہور
122	حقائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مدظلہ العالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
123	نوی نعمت	علامہ حسن رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	شیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
124	صحاب مدینہ	علامہ محمد الیاس عظیم قنوی مدظلہ العالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
125	سامان بخشش	علامہ مصطفیٰ رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	شیر برادر مرکز الاولیاء لاہور

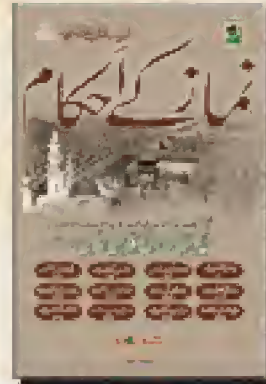
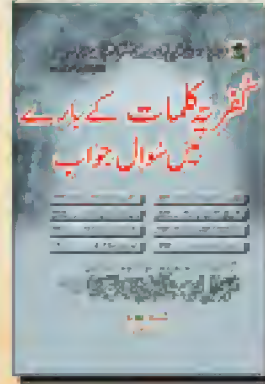
اللہ عزوجل کے محبوب، داناے عُیُوب، مُزَنَّةٌ عَنِ الْعُیُوبِ سَئِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی

سننے سے منع فرمایا۔ (تاریخ بغداد، رقم ۴۳۳۷ ج ۸ ص ۲۱۱)



# فرضِ علوم پر مشتمل امیرِ اہلسنت کی اہم ترین تصانیف



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہر ہر مہمے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے لگنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سید کھار اور۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: افضل داد پانچواں کھنٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا اور بار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (فیصل آباد): امین چور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ذوالفقار چوک نمبر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہید اہل میر پور۔ فون: 058274-37212
- کوٹلی شاد: چکرا بازار نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 244-4362145
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- مٹان: نزد چیل والی مسجد، اندرون جو بڑگیٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شہنواز سٹور، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اوکاڑہ: کالج روڈ، القادسیہ شہید نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550787

مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4125858/4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net